شرح
صحیح بخاری شریف
مترجم
مولانا عبدالرزاق دیوبندی
مفصل حواشی
مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور
مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

اَصَحُّ الْکُتُبِ بعدَ کِتابِ اللہِ

صحیح بخاری شریف مترجم

مُترجَم، مولانا عبد الرّزاق دیوبندی

مفصّل حواشی، مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

جلد سُوئم

بہ اضافہ

ایضاح البخاری

اُردو شرح صَحِیح البُخاری

از

استاذ الاساتذہ مولانا سید فخر الدین احمد شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

نام کتاب ــــ صحیح بخاری شریف مترجم

مُترجم ــــ مولانا عبد الرزاق دیوبندی

مفصّل حواشی ــــ مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر ــــ مکتبۂ رحمانیہ لاہور

مطبع ــــ لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

صحیح بخاری جلد سوم پارہ نمبر ۹ تا نمبر ۱۵

فہرست پارہ نمبر ۹

نواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَاب ۱۴۰۱ فِی الْاِجَارَاتِ اِسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ وَالْخَازِنِ الْاَمِیْنِ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَعْمِلْ مَنْ اَرَادَہٗ۔

باب اجاروں کے بیان میں[1] نیک آدمی کو مزدوری پر رکھنا[2] اللہ تعالیٰ کا ارشاد "یہ بہترین مزدور ہے جو آپ رکھ سکتے ہیں یہ طاقت ور اور امانت دار ہے"[3] (القصص) امانت دار خزانچی کا ثواب اور اس کا بیان کہ جو حکومت کی درخواست کرے اسے عامل یا حاکم نہ بنایا جائے[4]۔

۲۱۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَدِّیْ اَبُوْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْخَازِنُ الْاَمِیْنُ الَّذِیْ یُؤَدِّیْ مَا اُمِرَ بِہٖ طَیِّبَۃً نَفْسُہٗ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِیْنَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از ابوبردہ از جدش ابوبردہ) ابو موسےٰ اشعری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانتدار خزانچی جو اپنے مالک کی دلائی ہوئی رقم بطیب خاطر ادا کردے وہ بھی خیرات کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے[5]۔

۲۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ قُرَّۃَ

(از مسدد از یحییٰ از قرہ بن خالد از حمید بن ہلال از ابوبردہ)

---

[1] اجارہ لغت میں اجرت کو کہتے ہیں اور شرعاً اجارہ یہ ہے کہ عقد ہے منفعت مقصودہ پر جو معلوم اور معین ہو اور وہ منفعت اس قابل ہو کہ کسی کو اس کا اٹھانا اور لینا جائز ہو بعوض ایک بدل معین کے ۱۲ قسطلانی [2] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ کوئی یہ وہم نہ کرے کہ نیک اور اچھے شخصوں سے مزدوری لینا مناسب نہیں کیونکہ اس میں ان کو ذلیل سمجھنا ہے ۱۲ قسطلانی [3] یہ اللہ تعالیٰ نے حضرت شعیب کی صاحبزادی کی زبان پر فرمایا انہوں نے اپنے والد سے گھر پہنچ کر یہ کہا کہ اباجان ایسا زبردست اور امانتدار نوکر تو ملنے کا نہیں۔ حضرت شعیبؑ نے پوچھا تجھے کیونکر معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا وہ پتھر جس کو دس آدمی مشکل سے اٹھاتے تھے اس نے یعنی حضرت موسیٰؑ نے اکیلے اٹھا کر پھینک دیا اور میں اس کے آگے آگے چل رہی تھی میرا کپڑا ہوا سے اڑنے لگا تو اس نے کہا میرے پیچھے پیچھے چل اگر میں غلط رستے چلوں تو پیچھے سے ایک کنکری سیدھے رستے پر پھینک دے مجھ کو رستہ معلوم ہو جائیگا۔ سبحان اللہ یہ جوانی اور یہ حسن اور یہ قوت اور اس پر ایسی پاک بازی اور نیک چلنی اور خدا ترسی سچ ہے ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات ۱۲ منہ [4] یہ بڑا عمدہ کلیہ ہے جس کو عموماً ہر ایک بادشاہ اور حاکم کو ملحوظ رکھنا چاہیئے جو شخص نوکری اور خدمت کی درخواست کرے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے وسیلے اور ذریعے ڈھونڈھے اس کو ہرگز خدمت نہ دینا چاہیئے اور جو نوکری کرنے سے بھاگے اور خدمت سے نفرت کرے اس کو خدمت پر مقرر کرنا چاہیئے وہ ضرور ایمانداری اور خیر خواہی سے کام کرے گا ۱۲ منہ [5] اس حدیث کا تعلق کتاب الاجارہ سے یہ ہے کہ خزانچی بھی آخر ایک طرح کا مزدور یعنی نوکر ہے ۱۲ منہ

ابْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَقَالَ لَنْ أَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ۔

ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں (یمن سے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میرے ساتھ اشعر قبیلہ کے دو شخص بھی تھے[1] انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی عہدے یا خدمت حاصل کرنے کی درخواست کی میں نے کہا مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ دو شخص اس مقصد کے لیے آئے ہیں کہ منصب و حکومت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ہم ہرگز اس شخص کو عامل نہیں بناتے جو عامل بننا چاہے[2]

بَابٌ ۱۴۰۲ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

باب کئی قیراط تنخواہ پر بکریاں چرانا[3]

۲۱۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ وَأَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ۔

(از احمد بن محمد مکی از عمرو بن یحیٰے از جدش از حضرت ابوہریرہ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے کوئی ایسا پیغمبر نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا آپؐ نے بھی چرائیں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، میں چند قیراط تنخواہ پر مکے والوں کی بکریاں چراتا تھا۔

بَابٌ ۱۴۰۳ اِسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ وَعَامَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودَ خَيْبَرَ۔

باب اگر مسلمان مزدور نہ ملے تو بوقت ضرورت مشرک کو مزدوری یا خدمت پر لگانا[4]

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی پر کام لیا۔

۲۱۲۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَىٰ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا الْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عروہ بن زبیر حضرت عائشہ رضؓ نے (ہجرت کا واقعہ نقل کرتے ہوئے بیان فرمایا) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک آدمی کو نوکر رکھا جو بنی عبد بن عدی کے خاندان میں سے تھا، اور راستہ بتلانے میں خوب ہوشیار تھا اور اس نے اپنا ہاتھ (کسی چیز میں) ڈبو کر عاص بن وائل کے خاندان

---

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] کیونکہ اس کی نسبت گمان پیدا ہوتا ہے کہ چکھنے اور خیانت کی نیت رکھتا ہے ورنہ نوکری کی خواہش کیوں کرتا روٹی کمانے کے اللہ تعالیٰ نے بہت سے ذریعے رکھے ہیں جیسے تجارت وصنعت و حرفت اور کاشتکاری وغیرہ ان سب کو چھوڑ کر سرکار کی تابعداری اور غلامی پر گرے جانا اس کے لئے درخواستیں دینا ضرور علت سے خالی نہیں ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بادشاہ یا حاکم اپنے گمان کی وجہ سے کسی شخص کو خدمت سے محروم کرسکتا ہے گو شہادت سے باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ [3] قیراط آدھے دانق کو کہتے ہیں وزن میں پانچ جو کے برابر۔ ہر پیغمبر نے جو پہلے بکریاں چرائی ہیں، اس میں حکمت یہ ہے کہ بکریوں کے اوپر رحم اور شفقت کرنے کی ان کو عادت ہو اور رفتہ رفتہ آدمیوں کو چرانے کی ان کو صلاحیت اور قابلیت پیدا ہو ۱۲ منہ [4] معلوم ہوا بلاضرورت مسلمان کو چھوڑ کر کافر کو نوکر رکھنا اس سے مزدوری لینی منع ہے کافر حربی ہو یا ذمی۔ امام بخاری کا یہی مذہب ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو کاشتکاری پر اس وجہ سے قائم رکھا کہ اس وقت مسلمان کاشتکار ایسے موجود نہ تھے جو خیبر کو آباد رکھتے اگر آپ یہودیوں کو فوراً نکال دیتے تو خیبر اجاڑ ہو جاتا مسلمانوں کی آمدنی میں بڑا نقصان پڑتا حضرت عمرؓ نے اپنے وقت میں ان کو نکال باہر کیا کس لئے کہ مسلمانوں کی تعداد اور آبادی بڑھ گئی تھی اب کافروں سے کام لینے کی کوئی ضرورت نہ رہی تھی۔ ابن بطال نے کہا مسلمان کافر کی نوکری اور مزدوری نہ کرے کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ

يَمِيْنَ حِلْفٍ فِيْ آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيْحَةَ لَيَالٍ ثَلٰثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيْلُ الدِّيْلِيُّ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيْقَ السَّاحِلِ۔

سے عہد کیا تھا کہ اور وہ قریش کے کفار کی طرح کافر مذہب کا تھا دونوں حضرات نے (آنحضرتؐ وحضرت ابوبکرؓ نے) اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں۔ اور اس سے یہ طے کیا کہ تین راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آئے۔ وہ حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لیکر آگیا۔ دونوں روانہ ہوئے اور ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ بھی تھا (حضرت ابوبکرؓ کا غلام) اور وہ راستہ بتانے والا قبیلہ دیل کا شخص بھی تھا چنانچہ انہیں سمندر کے کنارے کنارے لے گیا۔

بَابٌ ۱۴۰۴ـ إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيْرًا لِيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ۔

باب کوئی شخص کسی سے تین دن، ایک مہینہ یا ایک سال کے بعد مزدوری لینے کا معاہدہ کرے۔ اور دونوں اپنے عہد پر قائم رہیں تو جائز ہے[۱]

۲۱۲۱ـ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاسْتَأْجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَأَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ هَادِيًا خِرِّيْتًا وَّهُوَ عَلٰى دِيْنِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلٰثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلٰثٍ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر نے بنی دیل کے ایک ہوشیار رہبر کو رہبری کے لیے مقرر کیا۔ وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ دونوں حضرات نے اسے اپنی اونٹنیاں حوالے کیں۔ اور فرمایا تیسری رات کے بعد صبح کو ان کی اونٹنیاں غار ثور پر لے آئے۔

بَابٌ ۱۴۰۵ـ الْأَجِيْرِ فِي الْغَزْوِ

باب جہاد میں مزدور لے جانا۔

۲۱۲۲ـ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رض قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ

(از یعقوب بن ابراہیم از اسماعیل بن علیہ از ابن جریج از عطاء از صفوان بن یعلے) یعلی بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ جیش العسرہ (جنگ تبوک) کیا۔ مجھے اپنے تمام نیک اعمال میں اس کام کا بڑا اعتماد تھا۔ میرے ساتھ ایک مزدور بھی تھا وہ کسی شخص سے جھگڑا کر بیٹھا۔ دونوں میں سے کسی نے دانت سے دوسرے

---

[۱] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اجارہ میں یہ امر ضرور نہیں کہ جس وقت سے اجارہ شروع ہو اسی وقت سے کام شروع کرے۔ اسماعیلی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ باب کی حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ ابوبکر صدیق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے یہ شرط لگائی تھی کہ وہ تین دن کے بعد اپنا کام شروع کرے ۱۲ منہ

فَكَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا اِصْبَعَ صَاحِبِهٖ فَانْتَزَعَ اِصْبَعَهٗ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَسَقَطَتْ فَانْطَلَقَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ وَقَالَ اَفَيَدَعُ اِصْبَعَهٗ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا قَالَ اَحْسِبُهٗ قَالَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهٖ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَهْدَرَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ؓ

کی انگلی کاٹ لی۔ اس نے جو اپنی انگلی کھینچی تو دوسرے کا دانت نکل گیا۔ چنانچہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس فریادی بن کر آیا۔ آپؐ نے اس کے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا۔ اور فرمایا کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں رہنے دیتا، اور تو اسے اونٹ کی طرح چباجاتا ؟

ابن جریج کہتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن ابی ملیکہ نے اپنے دادا (زہیر بن عبداللہ) سے یہی قصہ نقل کیا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا اس نے دانت نکال لیا۔ تو حضرت ابوبکر نے دانت کا کچھ بدلہ نہ دلایا۔

بَاب ۱۴۰۶ مَنِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْاَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُ الْعَمَلَ لِقَوْلِهٖ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ يَاْجُرُ فُلَانًا يُعْطِيْهِ اَجْرًا وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ اَجَرَكَ اللّٰهُ۔

باب کسی کو میعاد مقررہ تک مزدور یا نوکر رکھنا مگر کام کچھ نہ بتانا[1]

اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (آیت میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں سے ایک کا نکاح تجھ سے کردوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں یاجُرُ فُلَانًا (یعنی فلاں شخص کو مزدوری دیتا ہے) تعزیت میں کہتے ہیں۔ آجَرَكَ اللّٰهُ (اللہ تجھے اس کا بدلہ دے)۔

بَاب ۱۴۰۷ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ حَائِطًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ جَازَ

باب کوئی شخص کسی کو اس کام پر مقرر کرے کہ وہ گری ہوئی دیوار کھڑی کردے تو درست ہے[2]

۲۱۲۳ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ يَّزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَالَ قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از یعلے بن مسلم و عمرو بن دینار از سعید بن جبیر، یعلے اور عمرو ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں) ابن جریج کہتے ہیں میں نے یہ حدیث دوسروں سے بھی سنی ہے، وہ بھی سعید سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے ابی بن کعب سے روایت کیا۔ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (موسیٰؑ و خضرؑ کے قصہ میں) فرمایا دونوں چلتے رہے۔ راستہ

---

[1] معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے اس آیت سے دلیل لے کر اس کو جائز رکھا کہ اجارہ میں کام کی تصریح اور تعیین نہ کی جائے اور جمہور علماء کے نزدیک یہ جائز نہیں ابن منیر نے کہا امام بخاری کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عمل مجہول ہو جب بھی اجارہ جائز ہے بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ عمل کو زبان سے بیان کرنا کچھ شرط نہیں ہے جبکہ قرائن حال سے وہ معلوم ہو ۱۲ منہ

[2] حافظ نے کہا اس حدیث کی بحث انشاء اللہ تو کتاب التفسیر میں آئے گی اور یہ استدلال جب پورا ہوگا کہ اگلی شریعتیں ہمارے لئے بھی حجت ہوں اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے جو علم اصول میں بیان کیا گیا ۱۲ منہ

لِيَنْقَضَّ قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَاسْتَقَامَ قَالَ يَعْلٰى حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ سَعِيدٌ أَجْرًا نَأْكُلُهُ۔

میں ایک دیوار دیکھی، جو گرنے والی تھی۔ سعید کہتے ہیں خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا اور ہاتھ اٹھایا اور وہ دیوار سیدھی ہوگئی یعلے کہتے ہیں میرے خیال میں سعید نے یہ کہا کہ خضر علیہ سلام نے اپنا ہاتھ اس دیوار پر پھیر دیا وہ سیدھی ہوگئی تب موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے تم چاہتے تو اس کام کی مزدوری لیتے سعید نے کہا، یعنی اجرت تو ہم اس کا کھانا کھاتے۔

باب ۱۴۰۸ الْإِجَارَةِ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ

باب آدھے دن کے لیے مزدور لگانا[1]

۲۱۲۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلٰى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ فَأَنْتُمْ هُمْ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا وَأَقَلَّ عَطَاءً قَالَ هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از نافع از ابن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مزدور لگائے اور کہا کہ ایک قیراط کے عوض صبح سے دوپہر تک کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ کام یہود نے کیا پھر وہ شخص کہنے لگا، ایک قیراط کے عوض دوپہر سے نماز عصر تک کون کام کرتا ہے۔ تو یہ کام نصاریٰ نے کیا پھر کہنے لگا عصر سے غروب تک دو قیراط کے عوض کون کام کرتا ہے؟ تو یہ کام تم مسلمانوں نے کیا۔ تو یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا وہ کہنے لگے یہ کیا انصاف ہے، کام اور مزدوری تو ہم نے زیادہ کی اور ہمیں اجرت کم ملی۔ وہ شخص کہنے لگا کیا میں نے تمہارا حق کم دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، تب اس نے کہا اس میں تمہارا کیا دخل؟ یہ میرا فضل و احسان ہے جس کو چاہوں دوں[2] (یعنی وعدہ کے مطابق تمہیں اجرت ملی۔ مسلمانوں سے زیادہ وعدہ کیا زیادہ اجرت دی)

باب ۱۴۰۹ الْإِجَارَةِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ

باب نماز عصر تک مزدور لگانا[3]

۲۱۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودَ

(از اسماعیل بن ابی اویس از امام مالک از عبداللہ بن دینار یعنی ابن عمرؓ کا غلام، ابن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا تمہاری یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے مزدور لگائے، تو کہا ایک ایک قیراط کے عوض دوپہر تک کون کام کرتا ہے؟ یہود نے ایک ایک

---

[1] امام بخاری کی غرض ان بابوں کے لانے سے یہ ہے کہ اجارے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ کم سے کم ایک دن کی مدت ہو بلکہ اس سے کم مدت بھی درست ہے ۱۲ منہ

[2] اس میں اہل سنت کی دلیل ہے کہ ثواب دینا اللہ کی طرف سے بطریق احسان ہے جل جلالہ ۱۲ منہ

[3] اس روایت میں گو یہ صراحت نہیں کہ نصاریٰ نے عصر کی نماز تک کام کیا مگر یہ مضمون اس سے نکلتا ہے کہ تم مسلمانوں نے عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک کام کیا کیونکہ مسلمانوں کا عمل نصاریٰ کے عمل کے بعد شروع ہوا ۱۲ منہ

النَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰی عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ اَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَهُوْدُ وَ النَّصَارٰی وَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَآءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا فَقَالَ فَذٰلِكَ فَضْلِیْ اُوْتِیْهِ مَنْ اَشَآءُ۔

قیراط کے عوض کام کیا۔ پھر نصاریٰ نے (دوپہر سے عصر تک) ایک ایک قیراط کے عوض کام کیا پھر تم مسلمانوں نے عصر سے غروب تک کام کیا دو دو قیراط کے عوض۔ یہ دیکھ کر یہود و نصاریٰ کو غصہ آیا۔ وہ کہنے لگے کام تو ہم نے زیادہ کیا اور اجرت بھی ہمیں کم ملی۔ اس شخص نے کہا کیا تم سے جو میں نے مقرر کیا تھا اس میں کمی واقع ہوئی؟ یہود و نصاریٰ نے جواب دیا نہیں۔ تب اس شخص نے کہا پھر میری مرضی جسے چاہوں اس پر احسان کروں۔

بَابٌ ۱۴۱ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ اَجْرَ الْاَجِیْرِ۔

باب جو شخص کسی کی مزدوری نہ دے اس پر کتنا گناہ ہوگا۔؟

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اُمَیَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰی بِیْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهٗ وَرَجُلٌ اسْتَاْجَرَ اَجِیْرًا فَاسْتَوْفٰی مِنْهُ وَلَمْ یُعْطِهٖ اَجْرَهٗ۔

(از یوسف بن محمد از یحییٰ بن سلیم از اسماعیل بن اُمیہ از سعید بن ابی سعید از ابوہریرہؓ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہا (حدیث قدسی) تین شخص ایسے ہیں جن کا میں قیامت کے دن سخت دشمن ہوں گا ایک تو وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر دھوکا دیا دوسرا وہ جس نے آزاد کو بیچ کر اس کی قیمت کھائی۔ تیسرے جس نے مزدور سے پوری محنت لی اور پھر اس کا حق محنت ادا نہ کیا (یا کم دیا۔)

بَابٌ ۱۴۲ الْاِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ۔

باب عصر سے رات تک مزدور لگانا۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَاْجَرَ قَوْمًا یَّعْمَلُوْنَ لَهٗ عَمَلًا یَوْمًا اِلَی اللَّیْلِ عَلٰی اَجْرٍ مَّعْلُوْمٍ فَعَمِلُوْا لَهٗ اِلٰی نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوْا لَا حَاجَةَ لَنَا اِلٰی اَجْرِكَ الَّذِیْ شَرَطْتَ لَنَا وَمَا

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابوبردہ از ابوموسیٰ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں اور یہود و نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے ایک معین اجرت پر صبح سے لے کر رات تک کام کرنے کے لیے مزدور لگائے۔ انہوں نے دوپہر تک کام کیا پھر کہنے لگے ہم تیری اجرت سے باز آئے جو تو نے مقرر کی تھی ہمارا محنت بیکار گئی اس نے سمجھایا ایسا نہ کرو۔ کام کر لو پورا اور اجرت پوری لو۔ مگر انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ کام چھوڑ کر چل دیئے آخر اس شخص نے

عَمِلْنَا بَاطِلٌ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَفْعَلُوْا اَكْمِلُوْا بَقِيَّةَ
عَمَلِكُمْ وَخُذُوْا اَجْرَكُمْ كَامِلًا فَاَبَوْا وَتَرَكُوْا
وَاسْتَاجَرَ اَجِيْرَيْنِ بَعْدَهُمْ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا
بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هٰذَا وَلَكُمَا الَّذِيْ شَرَطْتُ لَهُمْ
مِنَ الْاَجْرِ فَعَمِلُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ حِيْنَ صَلٰوةِ
الْعَصْرِ قَالَا لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَّلَكَ الْاَجْرُ
الَّذِيْ جَعَلْتَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ لَهُمَا اَكْمِلَا بَقِيَّةَ
عَمَلِكُمَا فَاِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَّسِيْرٌ فَاَبَيَا
وَاسْتَاجَرَ قَوْمًا اَنْ يَّعْمَلُوْا لَهٗ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوْا بَقِيَّةَ
يَوْمِهِمْ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوْا اَجْرَ الْفَرِيْقَيْنِ
كِلَيْهِمَا فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوْا مِنْ هٰذَا النُّوْرِ۔

دوسرے مزدور مقرر کئے اور اُن سے کہا، اچھا تم باقی حصہ دن کا غروب آفتاب تک کام کرو تمہیں وہی اجرت دوں گا جو پہلے مزدوروں سے مقرر کی تھی وہ سب تم حاصل کر لینا انہوں نے بھی کام تو شروع کیا مگر جب عصر کی نماز کا وقت آیا تو کہنے لگے ہمارا کام بیکار گیا اور جو مزدوری تو نے ہم سے مقرر کی تھی وہ تجھے مبارک۔ اس نے سمجھایا دیکھو اپنا کام پورا کرو تھوڑا سا ہی دن باقی رہ گیا ہے مگر انہوں نے بھی انکار کیا۔ آخر اس نے باقی دن کے لیے اور مزدور لگائے انہوں نے غروب تک کام کیا اور پہلے اور دوسرے مزدوروں کی بھی مزدوری سب انہیں ملی تو مسلمانوں کی اور اس نور کی جسے انہوں نے قبول کیا یہی مثال ہے[1]

بَابٌ ۱۴۱۲ مَنِ اسْتَاجَرَ اَجِيْرًا فَتَرَكَ اَجْرَهٗ فَعَمِلَ فِيْهِ الْمُسْتَاجِرُ فَزَادَ اَوْ مَنْ عَمِلَ فِيْ مَالِ غَيْرِهٖ فَاسْتَفْضَلَ۔

باب کوئی مزدور اپنی اجرت چھوڑ کر چلا جائے اور متاجر (جس نے مزدور مقرر کیا تھا) مزدور کی اجرت کے پیسوں کو بڑھائے تو کیا حکم ہے۔؟

۲۱۲۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّٰى اَوَوُا الْمَبِيْتَ اِلٰى غَارٍ فَدَخَلُوْهُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا اِنَّهٗ لَا يُنْجِيْكُمْ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰهَ بِصَالِحِ اَعْمَالِكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ اَللّٰهُمَّ كَانَ لِيْ اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيْرَانِ وَكُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار (اگلے زمانہ میں) تین آدمی ہم سفر تھے۔ رات کو ایک پہاڑی غار میں داخل ہوئے، جب وہ اندر تھے تو اوپر سے چٹان گر پڑی (یا بڑا پتھر) غار کا منہ بند ہو گیا۔ آپس میں یوں کہنے لگے ہم اس پتھر سے نہیں نکل سکتے لہذا اپنی نیکیوں کا حوالہ دے کر اللہ تعالیٰ سے فریاد اور دعا کریں تو ایک کہنے لگا، یا اللہ میرے والدین سخت بوڑھے تھے۔ میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں پلاتا تھا، نہ بال بچوں کو نہ لونڈی غلاموں کو۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میں کسی چیز کی تلاش میں گھر سے دور نکل گیا میں ایسے وقت

[1] یہ حدیث پہلی حدیثوں سے قدرے مختلف ہے۔ غالباً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پہ بیان فرمایا اس لئے تخالف نہیں بعضوں نے ان حدیثوں سے امت کی بقا ہزار سال سے زائد نکالی ہے تو یہ بات صحیح ہے کیونکہ اب تیرہ سو ہزار کے قریب اہل اسلام کو ہو گئے۔ واقعہ یہ ہے کہ غروب سے مراد قیامت ہے اور قیامت تک مسلمان اور اسلام

أَهْلًا وَّمَالًا فَنَادَى بِي طَلَبُ شَيْءٍ يَوْمًا فَلَمْ أُرِحْ
عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا
نَائِمَيْنِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا
فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى
بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا
نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا
يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ
أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُّهَا عَنْ نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ
مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي
فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي
وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ
لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ
الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ
إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ إِنْ
كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا
نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ
الْخُرُوجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
قَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ
فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي
لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ
فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي
فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ
وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ

رات کو گھر آیا کہ والدین سو گئے تھے۔ میں نے ان کے لیے دودھ دوہا دیکھا تو
وہ سو رہے ہیں۔ مجھے یہ مناسب نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان سے پہلے میں کسی اہل
وعیال یا لونڈی غلام کو دودھ پلاؤں۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیے صبح
تک انتظار کرتا رہا جب وہ جاگے تو انہوں نے دودھ پیا۔ یا اللہ اگر میں نے
یہ کام تیری رضا کے لیے کیا تھا تو آج ہمیں مصیبت سے نجات دے اور یہ
پتھر ٹلا دے وہ پتھر تھوڑا سا سرک گیا، مگر اتنا کہ وہ باہر نہیں نکل سکتے تھے آنحضرتؐ
نے فرمایا اب دوسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی تمام انسانوں
سے مجھے زیادہ محبوب تھی۔ میں نے اس سے زنا کرنا چاہا۔ وہ نہ مانی۔ ایک سال
قحط پڑا تو میرے پاس وہ آئی میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں
زنا کی شرط پر دیں۔ وہ راضی ہو گئی جب میں زنا کرنے بیٹھا تو وہ کہنے لگی تو میرا
کنوار پن شرع کے خلاف مت توڑ، میں اس کی اجازت نہیں دیتی۔ یہ سن کر
میں بھی اس کام کو گناہ سمجھ کر اسے چھوڑ دیا، حالانکہ وہ مجھے سب لوگوں سے
زیادہ محبوب تھی۔ اور وہ اشرفیاں بھی جو میں نے اسے دی تھیں معاف
کر دیں۔ یا اللہ اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہم پر سے آج
یہ آفت ٹال دے چنانچہ وہ پتھر قدرے اور سرک گیا مگر ابھی اتنا نہیں تھا کہ
وہ باہر نکل سکتے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تیسرے شخص نے یوں دعا شروع کی
اے اللہ میں نے ایک کام کے لیے کئی مزدور لگائے تھے سب کی مزدوری دے
دی۔ ایک مزدور اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ میں نے اس کے پیسے کو
کام میں لگا دیا۔ وہ بہت بڑھ گیا۔ ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور
کہنے لگا اے خدا کے بندے، میری مزدوری دے! میں نے کہا جتنے اونٹ
گائے بکریاں غلام لونڈی تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیرے ہی ہیں لے جا۔ وہ
کہنے لگا، اے بندہ خدا مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا نہیں میں مذاق نہیں
کرتا۔ آخر وہ سب کچھ لے کر چلا گیا۔ اس میں سے کچھ نہ چھوڑا (میرے پاس) یا اللہ
اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کے لیے کیا تھا تو، یہ مصیبت ہم سے
دور کر دے۔ تب وہ پتھر مکمل طور پر ہٹ گیا اور وہ تینوں غار سے باہر

إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ۔

نکلے اور حسب معمول چل پڑے[1]۔ تیسرے شخص پر سب کچھ دینا ضروری نہیں تھا۔ صرف بطور احسان کے دیا)

بَابُ ۱۴۱۳ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ وَأُجْرَةِ الْحَمَّالِ

باب کوئی شخص بوجھ اٹھانے کی مزدوری کرے پھر اجرت بطور خیرات دے دے۔ بوجھ اٹھانے والے کی اجرت۔

۲۱۲۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ قَالَ مَا تَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ۔

(از سعید بن یحییٰ بن سعید از یحییٰ از اعمش از شقیق) ابو مسعود انصاری فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں کچھ خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا وہاں حمالی کر کے (بوجھ لادنے کی مزدوری کر کے) ایک مد اناج کماتا وہی خیرات دیتا آج انہی میں سے کسی کے پاس لاکھ درہم موجود ہیں شقیق کہتے ہیں ہمارا خیال ہے، ابو مسعود نے "کسی" سے مراد اپنی ذات لیا یعنی انہوں نے اپنا واقعہ بتایا نام نہ بتایا)

بَابُ ۱۴۱۴ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ وَلَمْ يَرَ

باب دلالی کی اجرت۔

ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ بِعْ هَذَا الثَّوْبَ فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا قَالَ بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَهُوَ لَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ۔

ابن سیرین[2] وعطاء وابراہیم وحسن نے دلالی کی اجرت لینا برا نہیں سمجھا ابن عباس کہتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا اتنے پیسوں میں بیچ اگر زیادہ میں بکے تو وہ پیسہ تیرا ہے[3] (یعنی جو پیسہ زیادہ ملے) ابن سیرین کہتے ہیں اگر کسی سے یوں کہے یہ چیز اتنی قیمت میں بیچ دے اور جو فائدہ ہو تو وہ میرا تیرا دونوں کا ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں[4]۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہیں[5]"

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے تیسرے شخص کے بیان سے باب کا مطلب نکالا بعضوں نے اس پر یہ اعتراض لیا ہے کہ اس تیسرے شخص پر اس سب مال کا اس مزدور کو دینا کچھ واجب تھا بلکہ بطور تبرع کے اس نے دے دیا تھا ۱۲ منہ [2] ابن سیرین اور ابراہیم کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے قول کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن کے قول کو نہ حافظ نے بیان کیا نہ قسطلانی نے کہ کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا کیونکہ اس میں دلالی کی اجرت مجہول ہے اور ابن عباسؓ۔ بعض نے اس کو اس وجہ سے جائز رکھا ہے کہ یہ ایک مضاربت کی صورت ہے ۱۲ منہ [4] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو اسحاق نے اپنی مسند میں عمرو بن عوف مزنی سے مرفوعاً روایت کیا اور ابوداؤد اور احمد اور حاکم نے ابو ہریرہؓ سے ۱۲ منہ

۲۱۳۰- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا۔

(از مسدد از عبدالواحد از معمر از ابن طاؤس از والدش) حضرت ابن عباس رضی فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے آگے بڑھ کر ملنے سے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے شہری بیرونی کا مال نہ بیچے۔ طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے ؟ کہ شہری بیرونی کا مال نہ بیچے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

بَابٌ ۱۴۱۵ هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

باب کیا کوئی شخص کسی دار الحرب میں مزدوری کر سکتا ہے[1] یعنی مشرک کے پاس مسلمان مزدور بن سکتا ہے؟

۲۱۳۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ فَلَا قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا۔

(از عمرو بن حفص از حفص از اعمش از مسلم از مسروق) حضرت خباب فرماتے ہیں میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا کچھ کام بنایا۔ میری اجرت اس پر کافی ہوگئی۔ میں اسکے پاس گیا، اور تقاضا کیا۔ وہ کہنے لگا بخدا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار نہ کرے۔ میں نے کہا بخدا تو مر کر پھر اٹھے تب بھی مجھ سے یہ نہ ہوگا۔ عاص نے کہا کیا مرنے کے بعد پھر بھی زندہ ہو کر اٹھوں گا؟ میں نے کہا بے شک۔ عاص نے کہا تو وہاں مجھے دولت اور اولاد ملے گی میں تیرا قرضہ وہیں ادا کر دوں گا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا الآیۃ (اے پیغمبر کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کو نہ تسلیم کیا اور کہتا ہے مجھے وہاں آخرت میں مال اور اولاد ملے گی۔

بَابٌ ۱۴۱۶ مَا يُعْطَى فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا

باب سورہ فاتحہ پڑھ کر عربوں پر پھونکنا اور اس کی اجرت لینا[2]

حضرت ابن عباس رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔ سب کاموں سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے۔ اور شعبی نے کہا قرآن سکھانے والا

---

[1] اس باب میں امام بخاری خباب رضی کی حدیث لائے کیونکہ مکہ اس وقت دار الحرب تھا اور عاص ابن وائل کافر تھا خباب مسلمان ہو چکے تھے لیکن انہوں نے عاص کی مزدوری کی بعض اہل علم نے اس کو مکروہ رکھا ہے لیکن دو شرطوں سے جائز کہا ہے ایک تو یہ کہ وہ کام ایسا ہو جس کو کرنا شرعاً منع نہیں دوسرے یہ کہ اس کام سے مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو۔ ابن منیر نے کہا دکان میں کافروں کے کام بنانے میں قباحت نہیں مگر گھر میں ان کی خدمتگاری کی نوکری کرنی مسلمان کو درست نہیں کیونکہ اس میں مسلمان کی ذلت ہے ۱۲ منہ

[2] اس کو امام بخاری نے طب میں وصل کیا جمہور علماء نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ تعلیم قرآن کی اجرت لینا درست ہے مگر حنفیہ نے اس کو ناجائز رکھا ہے البتہ منتر کے طور پر اگر اس کو پڑھے تو ان کے نزدیک بھی اجرت لے سکتا ہے لیکن تعلیم کی نہیں لے سکتا کیونکہ وہ عبادت

أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ وَقَالَ الْحَكَمُ
لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ وَ
أَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً وَلَمْ يَرَ
ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا وَقَالَ
كَانَ يُقَالُ السُّحْتُ الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ
وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ.

کی اجرت کی شرط کرے۔ اگر بن مانگے کچھ دیا جائے تو قبول کرلے
حکم[1] نے کہا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے معلم کی اجرت
کو مکروہ کہا ہو۔ حسن[2] نے معلم کو دس درہم اجرت کے طور پر دیئے
ابن سیرین[3] تقسیم کی اجرت کو برا نہیں سمجھا اور کہا سحت کا مطلب
یہ ہے کوئی حاکم فیصلے (اور حکومت کے کاموں کی وجہ سے)
لوگوں سے رشوت لے[4]۔ اندازہ کرنے کی اجرت بھی دی جاتی
تھی (گویا وہ بھی جائز ہے)۔

۲۱۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ
عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ انْطَلَقَ
نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفْرَةٍ
سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ
فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا
لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ أَتَيْتُمْ
هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ
بَعْضِهِمْ شَيْءٌ فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ إِنَّ
سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ فَهَلْ
عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ وَاللَّهِ إِنِّي
لَأَرْقِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا
فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوهُمْ
عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ

(از ابوالنعمان از ابو عوانہ از ابو بشر از ابو المتوکل) ابو سعید کہتے ہیں
کہ کچھ صحابہ کرام سفر کے لیے روانہ ہوئے[5]۔ ایک قبیلہ عرب میں پہنچ کر وہاں کے
لوگوں سے ضیافت کے طالب ہوئے مگر انہوں نے انکار کردیا۔ اتفاق سے اس
قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ کھایا[6]۔ علاج بہت کیا فائدہ نہ ہوا
اس قبیلے کے چند لوگوں نے آپس میں کہا۔ یہ جو لوگ یہاں اترے ہیں ان
کے پاس جاکر معلوم کریں، شاید کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو جو فائدہ دے
وہ صحابہ کرام کے پاس آئے اور کہنے لگے اے قافلہ والو ہمارے سردار کو کسی
زہریلی چیز نے کاٹ کھایا ہے، بہت کوشش کی مگر آرام نہیں آیا۔ کیا تم میں
سے کسی کے پاس کوئی تدبیر ہے؟ کسی صحابی نے کہا ہاں ہے۔ بخدا میں منتر[7]
جانتا ہوں لیکن بخدا ہم تم سے ضیافت کے طالب ہوئے تم نے ہماری ضیافت
نہیں کی میں اس وقت تک منتر نہیں پڑھوں گا، جب تک تم اس کی ہمیں مزدوری
نہ دو۔ آخر چند بکریاں[8] بطور اجرت مقرر ہوگئیں۔ وہ صحابی اس سردار کے پاس
پہنچا اور سورہ فاتحہ پڑھ پڑھ کر لب[9] لگانے لگا۔ اور ایسا اچھا بھلا ہوگیا، جیسے
کوئی رسی سے بندھا ہوا ہو اور کھول دیا جائے، اور حسب معمول چلنے

---

[1] اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعد نے طبقات میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے حسن سے نکالا کہ کتابت کی اجرت لینے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے نکالا لیکن عبد بن حمید وغیرہ نے ابن سیرین سے اس کی کراہت نقل کی اور ابن سعد نے ابن سیرین سے یوں نکالا کہ اجرت کی اگر شرط کرے تو مکروہ ہے ورنہ نہیں اور اس روایت سے دونوں روایتوں میں جمع ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی قرآن میں جس سحت کا ذکر ہے وہ حرام ہے اس سے رشوت ہی مراد ہے حضرت عمر اور علی اور ابن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے بھی سحت کی یہی تفسیر منقول ہے ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا مجھ کو ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے سوا ابو سعیدؓ کے ۱۲ منہ [6] حافظ نے کہا اعمش کی روایت سے صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ بچھونے کاٹا تھا۔ اور ہشیم کی روایت میں یوں ہے کہ اس کی عقل میں فتور ہو گیا تھا یا سانپ بچھو نے اس کو کاٹ کھایا تھا ۱۲ منہ [7] وہ ابو سعیدؓ تھے جو اس حدیث کے راوی ہیں جیسے اعمش کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [8] کہتے ہیں تیس بکریاں اجرت کی ٹھہریں ۱۲ منہ [9] اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ کتنی بار سورۂ فاتحہ پڑھی لیکن ایک روایت میں سات بار مذکور ہے اور دوسری روایت میں تین بار ۱۲ منہ

فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ قَالَ فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اقْسِمُوا فَقَالَ الَّذِي رَقَى لَا تَفْعَلُوا حَتَّى نَأْتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ قَدْ أَصَبْتُمُ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا۔

پھرنے لگ گیا اسے کوئی دکھ تکلیف نہ رہی جو بکریاں بطور اجرت طے ہوئی تھیں وہ بحکم سردار صحابہ کرام کو دے دی گئیں بعض صحابہ کہنے لگے کہ اب ہم یہ بکریاں[1] آپس میں بانٹ لیں جس صحابی نے دم کیا تھا اس نے کہا ابھی ٹھہرو جب تک حضور سے نہیں ملتے ہم آپ سے واقعہ بیان کریں گے اور انکے حکم پر چلیں گے غرضیکہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے دم کرانے والے سے پوچھا تجھے یہ کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ دم کرنے کی چیز ہے؟ پھر آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا یہ بکریاں بانٹ لو اور میرا بھی ایک حصہ شامل کرنا یہ فرماتے ہوئے آپ ہنس دیئے شعبہ[2] نے بھی اس حدیث کو روایت کیا بحوالہ ابوالبشر، ابالمتوکل۔

بَابٌ ۱۴۱۷ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ۔

باب غلام لونڈی پر روزانہ ایک رقم مقرر کرنا۔

۲۱۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از حمید طویل) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابوطیبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے۔ آپ نے اسکی اجرت میں صاع یا دو صاع اناج دینے کا حکم دیا۔ اور اس کے مالکوں سے سفارش کی کہ جو محصول اس پر مقرر ہے، اس میں تخفیف کر دیں۔ چنانچہ اس میں تخفیف کر دی گئی۔

بَابٌ ۱۴۱۸ خَرَاجِ الْحَجَّامِ۔

باب حجام (پچھنے لگانے والے) کی اجرت کا بیان[3]۔

۲۱۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از وہیب از ابن طاؤس از والد خود) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اجرت دی۔

۲۱۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ

(از مسدد از یزید بن زریع از خالد از عکرمہ) ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور حجام کو اجرت دی۔ اگر

---

[1] یعنی سورہ فاتحہ کو جو منتر بنایا بکریوں کو جو مجھ سے بن پوچھے نہ بانٹنا ۱۲ منہ [2] شعبہ کی روایت کو ترمذی نے وصل کیا اس لفظ کے ساتھ اور امام بخاری نے بھی طب میں عنعنہ کے ساتھ اس حدیث سے نکالا کہ قرآن کی آیتیں جھاڑ پھونک اور منتر کے طور پر پڑھنا درست ہیں اسی طرح دعائیں اب وہ منتر جن کے الفاظ قرآن اور حدیث میں نہیں آئے تو حدیث سے نہ ان کی نفی ہوتی ہے نہ اثبات اور اس کا ذکر خدا چاہے تو کتاب الطب میں آئے گا ۱۲ منہ [3] باب کی حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حجام کی اجرت حلال ہے اس لئے کہ اگر حرام ہوتی تو آپ کاہے کو دیتے ابن عباسؓ نے گویا اس شخص کا رد کیا جو حجام کی اجرت کو حرام کہتا تھا جمہور کا یہی مذہب ہے کہ وہ حلال ہے اور امام احمد اور ایک جماعت نے کہا ہے کہ آزاد کے لئے یہ پیشہ کرنا اور اس کی کمائی کھانا مکروہ ہے غلام کے لئے مکروہ نہیں ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهٗ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَّمْ يُعْطِهٖ ـ

آپ کراہت سمجھتے، تو اسے اجرت نہ دیتے۔

۲۱۳۶ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَّظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهٗ

(از ابونعیم از مسعر از عمرو بن عامر) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پچھنے لگواتے تھے اور اجرت دینے میں کوئی کمی نہ کرتے۔

بَابٌ ۱۴۱۹ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ ـ

باب کسی غلام کے مالک سے اس پر محصول تخفیف کرنے کے لیے سفارش کرنا[1]

۲۱۳۷ ـ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِنِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهٗ وَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ اَوْ صَاعَيْنِ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَكَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيْبَتِهٖ ـ

(از آدم از شعبہ از حمید طویل) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حجام غلام[2] کو بلوایا۔ اس نے آکر آپ کے پچھنے لگائے اور ایک یا دو صاع یا ایک یا دو مد اناج اسے دلایا اور اس کے لیے سفارش کی تو اس کا محصول کم دیا گیا۔

بَابٌ ۱۴۲۰ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْاِمَاءِ وَكَرِهَ اِبْرَاهِيْمُ اَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَتَيَاتِكُمْ اِمَآءَكُمْ ـ

باب رنڈی اور فاحشہ لونڈی کی کمائی کا بیان۔

ابراہیم نخعی نے نوحہ کرنے والی اور گانے والی کی اجرت کو مکروہ سمجھا ہے[3]۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (آیت) اپنی باندیوں پر حرام کرانے کے لیے زبردستی مت کرو[4] دنیا کے مال و متاع کی خاطر، اگر وہ حرام کاری سے بچنا چاہیں اگر کوئی جبر و اکراہ کرے ان بیچاریوں پر، تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔

فتیات سے مراد باندیاں ہیں۔

۲۱۳۸ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ

(از قتیبہ بن سعید از مالک از ابن شہاب از ابوبکر بن عبدالرحمٰن

---

[1] یعنی بسبیل تفضل و احسان نہ یہ کہ بطور وجوب کے حکم دینا بعضوں نے کہا اگر غلام کو اس کے ادائے کی طاقت نہ ہو تو حاکم تخفیف کا حکم دے سکتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام نافع تھا یہی صحیح ہے بعضوں نے کہا دینار اور یہ وہم ہے کیونکہ دینار حجام تابعی تھا اور ابن مندہ نے ایک حدیث دینار حجام سے اس نے ابوطیبہ حجام سے روایت کی ہے بعضوں نے کہا اس کا نام میسرہ تھا بعضوں نے کہا اس کا نام نہیں معلوم ہوا ابن حذاء نے کہا ابوطیبہ ایک سو چونتیس سال زندہ رہا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور کاہن کا لفظ اس میں زیادہ ہے ۱۲ منہ [4] اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر وہ خوشی سے زنا کرائیں تو ان کو کرنے دو بلکہ ہوا یہ تھا کہ عبداللہ بن ابی منافق نے اپنی ایک لونڈی کو زنا کرانے کا حکم دیا وہ گئی اور زنا کرا کر ایک چادر کما کر لائی عبداللہ نے کہا پھر جا اور کما کر لا اس نے کہا اب تو میں نہیں جاتی اس وقت یہ آیت اتری ایک روایت میں ہے کہ مسیکہ ایک لونڈی آنحضرت کے پاس آئی اور کہنے لگی میرا مالک مجھکو زبردستی کرتا ہے کہ تو زنا کرا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِیِّ وَحُلْوَانِ الْکَاهِنِ۔

بن حارث بن ہشام) ابومسعود انصاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، زناکاری کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔

۲۱۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ کَسْبِ الْاِمَاءِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از محمد بن حجادہ از ابوحازم) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی کمائی سے منع فرمایا۔

بَاب ۱۴۲۱ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب اپنے نر جانور سے جفتی کرا کر اجرت لینا۔[1]

۲۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَاِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

(از مسدد از عبدالوارث از اسماعیل بن ابراہیم از علی بن حکم از نافع) ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نر جانور سے جفتی کرا کر اجرت لینے سے منع کیا ہے۔[2]

بَاب ۱۴۲۳ اِذَا اسْتَاْجَرَ اَرْضًا فَمَاتَ اَحَدُهُمَا

وَقَالَ ابْنُ سِیْرِیْنَ لَیْسَ لِاَهْلِهٖ اَنْ یُّخْرِجُوْهُ اِلٰی تَمَامِ الْاَجَلِ وَقَالَ الْحَکَمُ وَالْحَسَنُ وَاِیَاسُ بْنُ مُعَاوِیَةَ تُمْضَی الْاِجَارَةُ اِلٰی اَجَلِهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَعْطَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِالشَّطْرِ فَکَانَ ذٰلِکَ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّ

باب کوئی شخص زمین اجارہ پر لے۔ پھر

اجارہ لینے والا یا دینے والا مر جائے اسکا بیان ابن سیرین[3] کہتے ہیں کہ زمین والے بغیر مدت مقررہ پوری ہوئے مستاجر یا اس کے وارثوں کو بے دخل نہیں کر سکتے۔ اور حکم اور حسن اور ایاس بن معاویہ نے کہا۔ اجارہ مدت ختم ہونے تک باقی رہے گا۔ اور عبداللہ بن عمر[4] نے کہا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کا اجارہ آدھی آدھی بٹائی پر یہودیوں کو دیا تھا۔ پھر یہی اجارہ عہد نبوی اور عہد ابوبکر رض تک باقی رہا حتی کہ حضرت عمر رض کے ابتدائی دور خلافت

---

[1] کوئی سانڈ جانور ہو گھوڑا یا اونٹ یا بیل یا مینڈھا اور نسائی کی روایت میں خاص بکرے کدانے کا ذکر ہے۔ ہر حال میں یہ اجارہ نا جائز ہے خواہ منی کی قیمت ہو خواہ جماع کی غرض اس کی بیع اور اجارہ حرام ہے اور شافعیہ اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ مدت مقرر کر کے یہ اجارہ جائز ہے اور حسن اور ابن سیرین اور امام مالک سے بھی ایسا ہی منقول ہے ۱۲ منہ [2] لیکن عاریت کے طور پر نر جانور کا دینا سب کے نزدیک درست ہے اور اگر بلا شرط ہدیہ کے طور پر مادہ والا نر والے کو کچھ دے تو اس کے لینے میں کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور حسن اور ایاس کے قول کو بھی انہوں نے وصل کیا لیکن حکم کا قول کسی نے نکالا معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] اس کو امام مسلم نے

صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ جَدَّدَا الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تک بھی یہ قائم تھا۔ اور یہ ذکر کہیں نہیں کہ حضرت ابوبکریا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

۲۱۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَنْ يَّعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرَى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَّا أَحْفَظُهُ وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ۔

(ازموسیٰ بن اسمٰعیل ازجویریہ بن اسماء از نافع) عبداللہ بن عمرؓ[1] کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو یہودیوں کے حوالے کیا اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت اور کاشت کریں اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔ اور ابن عمر نے نافع کو بتایا کہ کاشت کی زمینیں کرایہ مقرر کر کے دی جاتی تھیں۔ وہ کرایہ نافع نے بیان کیا۔ لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔ رافع بن خدیج نے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرتؐ نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ عبیداللہ نے بھی بحوالہ نافع از ابن عمر روایت کیا اس میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے بالآخر یہودیوں کو نکال دیا (خیبر سے)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

كِتَابُ الْحَوَالَاتِ[2]

(انتقالِ قرضہ)

بَابٌ ۱۴۲۴ فِي الْحَوَالَةِ وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ

باب قرض کی طرف منتقل کرنا۔ کیا حوالہ کے بعد رجوع جائز ہے؟[3] حسن اور قتادہ نے کہا کہ محال علیہ یعنی جس کی طرف قرض منتقل کیا گیا اگر حوالہ کے دن مالدار تھا تو (رجوع جائز نہیں) حوالہ پورا ہو گیا۔

---

[1] اس کو بھی امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] حوالہ کہتے ہیں قرض کا مقابلہ دوسرے پر کر دینے کی جو قرضدار حوالہ کرے اس کو محیل کہتے ہیں اور جس کے قرض کا حوالہ کیا جائے اس کو محتال لہٗ اور جس پر حوالہ کیا جائے اس کو محتال علیہ کہتے ہیں درحقیقت حوالہ دین کی بیع ہے بعوض دین کے مگر ضرورت سے جائز رکھا گیا ۱۲ منہ [3] یعنے جب محتال لہٗ نے حوالہ قبول کر لیا تو اب پھر اس کو محیل سے مواخذہ کرنا اور اس سے اپنے قرض کا تقاضا کرنا درست ہے یا نہیں ۱۲ منہ [4] قتادہ اور حسن کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور اثرم نے وصل کیا اس سے یہ نکلتا ہے کہ اگر محتال علیہ حوالہ ہی کے وقت مفلس تھا تو محتال لہٗ پھر محیل پر رجوع کر سکتا ہے اور امام شافعی کا یہ قول ہے کہ محتال کسی حالت میں حوالہ کے بعد پھر محیل پر رجوع نہیں کر سکتا حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ توی کی صورت میں یعنی محتال علیہ کے انکار پر رجوع کر سکتا ہے اور حلف کھا لے اور گواہ نہ ہوں یا افلاس کی حالت میں مر جائے امام احمد نے کہا کہ محتال محیل پر رجوع کر سکتا ہے کہ محتال علیہ کے مالداری کی شرط ہوئی ہو پھر وہ مفلس نکلے مالکیہ نے کہا اگر محیل نے دھوکہ دیا جو مثلاً

وَاَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَّ هٰذَا دَيْنًا فَاِنْ تَوِيَ لِاَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهٖ۔

ابن عباسؓ نے کہا اگر دونوں شریکوں اور وارثوں نے یوں تقسیم کی کسی نے نقد مال لیا اور کسی نے قرضہ پھر کسی کا حصہ برباد ہوگیا تو اب وہ دوسرے شریک سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۱۴۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ۔

(ہم سے) عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج (حضرت) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض کی ادائیگی میں ٹالنا ظلم ہے۔ اگر کسی شخص کا قرض مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیئے۔

بَابٌ ۱۴۲۵ اِذَا اَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهٗ رَدٌّ وَّمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ مَعْنَاهُ اِذَا كَانَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ شَيْءٌ فَاَحَلْتَهٗ عَلٰى رَجُلٍ مَلِيٍّ فَضَمِنَ ذٰلِكَ مِنْكَ فَاِنْ اَفْلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ اَنْ يَتَّبِعَ۔

باب اگر قرض مالدار کے حوالے کر دیا جائے

تو اسے رد کرنے کا اختیار نہیں کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ قبول کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا تجھ پر کچھ قرض ہو اور تو کسی مالدار کے حوالے کر دے وہ ضامن بن جائے۔ بعد ازاں وہ مفلس ہو جائے تو قرضخواہ ضامن سے وصول کرے۔

۲۱۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَّمَنْ اُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ

(ہم سے) محمد بن یوسف از سفیان از ابن ذکوان از اعرج از ابوہریرہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کا قرض کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ظلم ہے جس کسی کا قرض مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو وہ قبول کرے۔

بَابٌ ۱۴۲۶ اِنْ اَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ

باب مردے پر جو قرض ہو اس کا

حوالہ دینا درست ہے۔

۲۱۴۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا صَلِّ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ

(ہم سے) مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع کہتے ہیں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیے۔ آپؐ نے پوچھا یہ مقروض تو نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا

ؔ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلِّ عَلَيْهِ قَالَ هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِيْلَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا ثَلٰثَةَ دَنَانِيْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوْا صَلِّ عَلَيْهَا قَالَ هَلْ تَرَكَ شَيْئًا قَالُوْا لَا قَالَ فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَالُوْا ثَلٰثَةُ دَنَانِيْرَ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَيَّ دَيْنُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

نہیں پھر آپؐ نے پوچھا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے، لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس پر نماز پڑھیئے آپؐ نے پوچھا، کیا یہ قرضدار تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! پھر آپؐ نے پوچھا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے لوگوں نے کہا جی ہاں تین دینار چھوڑے ہیں آپؐ نے اس پر بھی نماز پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ آیا لوگوں نے کہا اس پر نماز پڑھیئے۔ آپؐ نے پوچھا کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں تین دینار اس پر قرض ہیں آپؐ نے فرمایا تو تم ہی اس پر نماز پڑھو ابوقتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نماز پڑھیئے اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں[1]۔ تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الْكَفَالَةِ

بَابٌ ۱۴۲۷ اَلْكَفَالَةُ فِي الْقَرْضِ

وَالدُّيُوْنِ بِالْاَبْدَانِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بَعَثَهٗ مُصَدِّقًا فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَاَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كَفِيْلًا حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهٗ مِائَةَ جَلْدَةٍ فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهٗ

باب قرض وغیرہ کے سلسلے میں ذاتی یا مالی ضمانت کرنا[2]

ابوالزناد نے بحوالہ محمد بن حمزہ بن عمرو اسلمی از والدش حمزہ بن عمروؓ روایت کیا کہ حضرت عمرؓ نے انہیں زکوٰۃ کا محصل بنا کر بھیجا۔ وہاں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ حمزہ نے اس سے (احاضر) ضمانت لی۔ اور حضرت عمر کے پاس آئے حضرت عمر نے اسے سو کوڑے لگائے تھے[3]۔ اس شخص نے جو جرم اس پر لگایا گیا تھا اسے قبول کیا تھا۔ لیکن جہالت کا عذر کیا تھا۔ حضرت عمر نے[4]

---

[1] ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے میں اس کا ضامن ہوں حاکم کی روایت میں یوں ہے آنحضرتؐ نے فرمایا وہ اشرفیاں تجھ پر ہیں اور میت بری ہوگیا جمہور علماء نے اسی سے استدلال کیا ہے کہ ایسی کفالت صحیح ہے اور کفیل کو پھر میت کے مال میں رجوع نہیں پہنچتا اور امام مالک کے نزدیک اگر رجوع کی شرط کر لے تو رجوع کر سکتا ہے اور اگر ضامن کو یہ معلوم ہو کہ میت نادار ہے تو رجوع نہیں کر سکتا۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں اگر میت بقدر قرض کے جائیداد چھوڑ گیا ہے تب تو ضمانت درست ہے ورنہ ضمانت درست نہ ہوگی۔ ۱۲ منہ [2] شریعت میں یہ دونوں درست ہیں ضامن کو مدینے والے زعیم اور مصر والے حمیل اور عراق والے کفیل کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] اور رجم نہیں کیا تھا ۱۲ منہ [4] کیونکہ اسے شبہ ہوگیا تھا۔ وہ جورو کا مال اپنا ہی مال سمجھا اور جورو کی لونڈی کو اپنی لونڈی سمجھ کر اس سے جماع کیا ۱۲ منہ

بِالْجِهَا لَةِ وَقَالَ جَرِيرٌ وَّالْاَشْعَثُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّالْمُرْتَدِّيْنَ اسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوْا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ وَقَالَ حَمَّادٌ اِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَكَمُ يَضْمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآءِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالشُّهَدَآءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا قَالَ فَائْتِنِيْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَدَفَعَهَآ اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَّرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِيْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَآ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّصَحِيْفَةً مِّنْهُ

اسے معذور سمجھا۔ جریر اور اشعث نے عبداللہ بن مسعود سے کہا[1] مرتدوں سے توبہ کرا لیجئے اور ان کا ضامن لے لیجئے پس ان مرتدوں نے توبہ کی اور انکے کنبے والوں نے ان کی ضمانت کی۔ حماد کہتے ہیں جس کا حاضر ضامن[2] (ذاتی ضامن) ہو تو پھر وہ خود مر جائے۔ تو ضامن پر کچھ تاوان نہ ہوگا۔ حکم کہتے ہیں اس کے ذمہ کا حال دینا پڑے گا۔ امام بخاری کہتے ہیں لیث نے بحوالہ جعفر بن ربیعہ[3] از عبدالرحمان بن ہرمز از ابوہریرہؓ روایت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل[4] کے ایک شخص کا واقعہ سنایا، کہ اس نے بنی اسرائیل کے ایک دوسرے شخص سے ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا اچھا گواہ لاؤ تاکہ میں ان کے سامنے دوں۔ اور انہیں گواہ کروں۔ اس نے کہا اللہ کی گواہی کافی ہے۔ تب اس نے کہا اچھا ضمانت دو، اس نے کہا اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ قرض دہندہ نے کہا خیر تو سچ کہتا ہے اور ہزار دینار معین مدت کے لیے اس کے حوالے کر دیئے۔ اب قرض دار بحری سفر میں نکل گیا اور اپنے کام سے فارغ ہو کر یہ ارادہ کیا کہ سوار ہو کر معین مدت تک قرضخواہ تک پہنچے۔ لیکن اسے کوئی جہاز نہ مل سکا۔ توکلاً علی اللہ اس نے ایک لکڑی کریدی اس میں ہزار دینار اور ایک خط لکھ کر ڈال کر لکڑی کا منہ بند کر دیا اور سمندر کے کنارے

[1] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا اور ایک قصہ بیان کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ ابن نواحہ کا مؤذن اذان میں یوں کہتا ہے اشھد ان مسیلمۃ رسول اللہ انہوں نے ابن نواحہ اور اس کے ساتھیوں کو بلا بھیجا ابن نواحہ کی تو گردن ماری اور اس کے ساتھیوں کے باب میں مشورہ لیا عدی بن حاتم نے کہا قتل کرو جریر اور اشعث نے کہا ان سے توبہ کراؤ اور ضمانت لو وہ ایک سو آدمی تھے ابن ابی شیبہ نے ایسا ہی نقل کیا ابن منیر نے کہا امام بخاری نے حدود میں کفالت سے دیون میں بھی کفالت کا حکم ثابت کیا لیکن حدود اور قصاص میں کوئی کفیل ہو اور اصل مجرم یعنی مکفول عنہ غائب ہو جائے تو کفیل پر حد یا قصاص نہ ہوگا اس پر اتفاق ہے لیکن قرضہ میں جو کفیل ہوا اس کو قرضہ ادا کرنا ہوگا ۱۲ منہ [2] حماد اور حکم کے اثروں کو اثرم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیلی اور نسائی اور امام احمد وغیرہم نے لیث سے وصل کیا اور نسائی کے نسخہ میں یوں ہے امام بخاری نے کہا ہم سے عبداللہ بن صالح نے بیان کیا ہم سے لیث نے تو یہ خود موصول ہے ۱۲ منہ [4] ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا حافظ نے کہا محمد بن ربیع نے مسند صحابہ میں عبداللہ بن عمرو سے نکالا کہ قرض دینے والا نجاشی تھا اس صورت میں اس کو بنی اسرائیل فرمانا اس وجہ سے ہوگا کہ وہ بنی اسرائیل کا متبع تھا نہ یہ کہ ان کی اولاد میں تھا۔ عینی نے اپنی عادت کے موافق ناحق حافظ صاحب پر اعتراض کیا اور حافظ صاحب کی وسعت نظر اور کثرت علم کی تعریف نہ کی اور کہا کہ یہ روایت ضعیف ہے۔ اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا حالانکہ حافظ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ اس کی سند میں ایک مجہول ہے ۱۲ منہ

إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى
بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي
كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي
كَفِيلًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا وَرَضِيَ بِكَ
وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا
فَرَضِيَ بِكَ وَأَنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا
أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي
أَسْتَوْدِعُكَهَا فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى
وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ
يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ
الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ
جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا
الْمَالُ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَلَمَّا
نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ
قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتَى بِالْأَلْفِ
دِينَارٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا
فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا
وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ
قَالَ هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ قَالَ
أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي
جِئْتُ فِيهِ قَالَ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَدَّى عَنْكَ
الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ
بِالْأَلْفِ دِينَارٍ رَاشِدًا۔

آکر کہنے لگا اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار دینار قرض لیئے تھے۔ اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تھی تو میں نے کہا تھا تیری ضمانت (خدا کی ضمانت) کافی ہے۔ وہ تیرا نام سن کر راضی ہوگیا تھا۔ اور اس نے مجھ سے گواہ مانگے تھے میں نے کہا تھا تیری گواہی کافی ہے۔ وہ اس پر راضی ہوگیا۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ کوئی جہاز ملے میں اس کا قرض معین مدت پر واپس پہنچا دوں، لیکن مجھے جہاز نہ مل سکا۔ اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں (تو پہنچا دے) یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی۔ وہ ڈوب گئی اور لوٹ کر چلا آیا۔ پھر بھی وہ تلاش میں رہا کہ جہاز ملے اور اپنے شہر کو واپس جائے دوسری طرف قرضخواہ اس خیال سے سمندر کے کنارے آیا کہ شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا روپیہ لائے اتفاقاً اس نے ایک لکڑی دیکھی اور اسے جلانے کی غرض سے اٹھالی گھر لاکر اسے چیرا تو دینار ملے اور خط۔ کچھ عرصے بعد خود مقروض بھی ہزار دینار لیکر اس کے پاس آگیا اور (معذرةً) کہنے لگا میں بخدا جہاز ڈھونڈتا رہا کہ تمہارا قرض آکر ادا کروں مگر اب جس جہاز میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی جہاز نہ مل سکا۔ چنانچہ قرضخواہ نے کہا کیا تو نے میری طرف کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا میں بتا رہا ہوں مجھے کوئی جہاز اس سے پہلے جس پر آیا ہوں نہیں مل سکا۔ قرضخواہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے وہ دینار (اشرفیاں) جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجے تھے پہنچا دیئے لہذا اپنے ساتھ والے ہزار دینار لے کر خوشی سے لوٹ جا۔

باب ۱۴۲۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَالَّذِينَ

باب اللہ تعالیٰ کا قول وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ جن سے

عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

تونے قسم کھا کر قول کیا، ان کا حصہ ان کو دے دو[1]

۲۱۴۵- حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اِدْرِيْسَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ وَرَثَةً وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرُ الْاَنْصَارِيَّ دُوْنَ ذَوِيْ رَحِمِهٖ لِلْاُخُوَّةِ الَّتِيْ اٰخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ نَسَخَتْ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ اِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيْحَةَ وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيْرَاثُ وَيُوْصٰى لَهٗ۔

(از صلت بن محمد از ابو اسامہ از ادریس از طلحہ بن مُصَرِّف از سعید بن جبیر) ابن عباسؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ ہم نے ہر ایک کے موالی بنائے یعنی وارث بنائے وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ الخ جن سے تونے قسمیں کھا کر قول کیا، اس کا قصہ یہ ہے کہ مہاجرین عرب جب مدینہ میں ہجرت کرکے آئے اور آنحضرتؐ نے مہاجرین وانصار میں باہمی بھائی چارہ قائم کردیا تو مہاجر انصاری کا ترکہ پاتا اور انصاری کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا۔ جب یہ آیت اتری وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ تو آیت وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ منسوخ ہوگئی۔ اب وَالَّذِيْنَ عَاقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ سے مدد، اعانت اور خیر خواہی باقی رہ گئی لیکن ترکہ جاتا رہا۔ البتہ وصیت ان کے لئے ہوسکتی ہے۔[2]

۲۱۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَاٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ۔

(از قتیبہ از اسمٰعیل بن جعفر از حمید) حضرت انسؓ فرماتے ہیں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے) ہمارے پاس آئے، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں مواخات قائم کردی (بھائی چارہ)

۲۱۴۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَبَلَغَكَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِلْفَ فِي الْاِسْلَامِ فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِيْ دَارِيْ۔

(از محمد بن صباح از اسمٰعیل بن زکریا) عاصم کہتے ہیں میں نے انسؓ سے پوچھا کیا تمہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث نہیں پہنچی کہ جاہلیت کے عہد و پیمان اسلام میں باقی نہیں رہے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قریش اور انصار میں خود میرے گھر میں عہد و پیمان کرایا تھا۔

باب ۱۴۲۹ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ وَبِهٖ قَالَ الْحَسَنُ۔

باب جو شخص مُردے کے قرض کی ضمانت کرے تو وہ منحرف نہیں ہوسکتا۔ حسن بصری یہی کہتے ہیں[3]

[1] یعنی مولی الموالاۃ سے عرب لوگوں میں دستور تھا کسی سے بہت دوستی ہوجاتی تو اس سے معاہدہ کرتے کہتے تیرا خون ہمارا خون ہے اور تو جس سے لڑے ہم اس سے لڑیں تو جس سے صلح کرے ہم اس سے صلح کریں تو ہمارا وارث ہم تیرے وارث تیرا قرضہ ہم سے لیا جائے ہمارا قرضہ تجھ سے تیری طرف سے ہم دیت دیں تو ہماری طرف سے شروع زمانۂ اسلام میں ایسے شخص کو ترکہ کا چھٹا حصہ ملنے کا حکم ہوا تھا پھر یہ حکم اس آیت سے منسوخ ہوگیا واولوا الارحام بعضہم اولیٰ ببعض فی کتاب اللہ ابن منیر نے کہا کفالت کے باب میں امام بخاری ان کو اس لئے لائے کہ جب حلف سے جو ایک عقد تھا شروع زمانہ اسلام میں ترکہ کا استحقاق پیدا ہوگیا تو کفالت کرنے سے بھی مال کی ذمہ داری کفیل پر پیدا ہوگی کیونکہ وہ بھی ایک عقد ہے ۱۲ منہ [2] جیسے اور غیر شخصوں کے لئے بھی ہوسکتی ہے تہائی ترکہ میں اس کا نفاذ کیا جائے گا ۱۲ منہ [3] نہ حافظ صاحب نے نہ قسطلانی نے بیان کیا کہ حسن کا اثر کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا اَبُوْعَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا لَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى فَقَالَ هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَةَ عَلَيَّ دَيْنُهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ۔

(از ابو عاصم از یزید بن ابی عبید، سلمہ بن اکوع سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا، تاکہ آپ اس پر نماز پڑھیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا یہ مقروض ہو کر مرا؟ لوگوں نے کہا نہیں! آپ نے اس پر نماز پڑھی پھر دوسرا جنازہ لایا گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیا اس پر قرض تھا؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا تم خود اپنے ساتھی پر نماز پڑھ لو۔ ابو قتادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض میں اپنے ذمہ لیتا ہوں تب آپؐ نے اس پر نماز پڑھی۔[1]

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَمَرَ اَبُوْبَكْرٍ فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ كَذَا وَكَذَا فَحَثٰى لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از محمد بن علی) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بحرین کا خراج آئیگا تو میں تجھے اس طرح اس طرح (دونوں ہاتھ ملا کر) دوں گا۔ پھر بحرین کا خراج آنے سے پیشتر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ جب ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں بحرین سے روپیہ آیا تو انہوں نے منادی کرائی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے کچھ وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر کسی کا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے۔ میں یہ منادی سن کر ابوبکر صدیق کے پاس گیا میں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اتنا دینے کا وعدہ فرمایا تھا چنانچہ انہوں نے مجھے ایک لپ بھر کر دیا۔ میں نے شمار کیئے تو وہ پانچ سو روپے تھے۔ انہوں نے کہا اس کے دوگنا مزید لے لے۔[2]

بَابٌ ۱۴۳۔ جِوَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقْدِهٖ

باب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک کافر کا ابوبکر صدیق کو پناہ دینا اور عہد کرنا[3]

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ اِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ

(از یحیٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا (اتنی سمجھ آئی) انہیں دین اسلام پر پایا۔ اور ابو صالح سلیمانؒ نے کہا مجھ سے عبد اللہ نے بحوالہ یونس از زہری از عروہ بن زبیر از حضرت عائشہ روایت کیا میں نے

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ ضامن اپنی ضمانت سے رجوع نہیں کر سکتا جب وہ میت کے قرضے کا ضامن ہو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد ابو قتادہ کی ضمانت کے اس پر نماز پڑھ لی اگر رجوع جائز ہوتا تو جب تک ابو قتادہ یہ قرض ادا نہ کر دیتے آپ اس پر نماز نہ پڑھتے ۱۲ منہ [2] سب تین لپ ہو گئے آنحضرتؐ نے تین لپ بھر کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا جیسے دوسری روایت میں ہے جس کو امام بخاری نے شہادات میں نکالا اس کی تصریح ہے باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ ابوبکر جب آنحضرتؐ کے خلیفہ اور جانشین ہوئے تو گویا آپ کے سب معاملات اور وعدوں کے وہ کفیل ٹھہرے اور ان کو ان وعدوں کا پورا کرنا لازم ہوا ۱۲ منہ [3] جو حدیث اس باب میں لائے اس کی مطابقت اس طرح ہے کہ پناہ دینے والے نے جس کو پناہ دی گویا اس کی عدم ایذا کا متکفل ہوا اور اس پر اس کفالت کا پورا کرنا لازم ہوا اس حدیث سے یہ نکلا کہ عدم ایذا دستی اور لسانی کی ضمانت

وَقَالَ اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ یُّوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَیَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمَا یَدِیْنَانِ الدِّیْنَ وَلَمْ یَمُرَّ عَلَیْنَا یَوْمٌ اِلَّا یَاْتِیْنَا فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَّعَشِیَّةً فَلَمَّا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُوْنَ خَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ مُّهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰی اِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِیَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَیِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَخْرَجَنِیْ قَوْمِیْ فَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَسِیْحَ فِی الْاَرْضِ فَاَعْبُدَ رَبِّیْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ اِنَّ مِثْلَكَ لَا یَخْرُجُ وَلَا یُخْرَجُ فَاِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِی الضَّیْفَ وَتُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ وَاَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ اَبِیْ بَكْرٍ فَطَافَ فِیْ اَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَیْشٍ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ لَا یَخْرُجُ مِثْلُهٗ وَلَا یُخْرَجُ اَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا یَّكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَیَصِلُ الرَّحِمَ وَیَحْمِلُ الْكَلَّ وَیَقْرِی الضَّیْفَ وَیُعِیْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ فَاَنْفَذَتْ قُرَیْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَاٰمَنُوْا اَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْیَعْبُدْ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ فَلْیُصَلِّ وَلْیَقْرَاْ مَا شَآءَ وَلَا یُؤْذِیْنَا بِذٰلِكَ وَلَا یَسْتَعْلِنْ بِهٖ فَاِنَّا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّفْتِنَ اَبْنَآءَنَا وَنِسَآءَنَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِاَبِیْ بَكْرٍ فَطَفِقَ اَبُوْ بَكْرٍ یَعْبُدُ رَبَّهٗ فِیْ دَارِهٖ وَلَا یَسْتَعْلِنُ بِالصَّلٰوةِ وَلَا الْقِرَآءَةِ

جب سے عقل وشعور پایا[۲] والدین کو دین اسلام ہی پر پایا۔ اور ہم پر کوئی ایسا دن نہیں گزرا، کہ جس میں صبح شام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس نہ آئے ہوں۔ چنانچہ مسلمانوں کو جب کفار کی جانب سے سخت تکلیف پہنچنے لگی، تو حضرت ابوبکر ہجرت کر کے حبشہ کی طرف چلے جب برک الغماد میں پہنچے تو انہیں مالک بن دغنہ ملا جو قارہ قبیلہ کا[۳] سردار تھا اس نے پوچھا ابوبکرؓ کہاں جانے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا لہٰذا زمین کی سیر اور خدا کی عبادت کروں گا۔ ابن دغنہ نے کہا تم ایسا آدمی نہ نکل سکتا ہے نہ نکالا جا سکتا ہے۔ کیونکہ تم تو لوگوں کو وہ چیز کما کر دیتے ہو جو ان کے پاس نہیں ہوتی۔ (یعنی غریبوں فقیروں کی امداد کرتے ہو) صلہ رحمی کرتے ہو، بال بچوں کا بوجھ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہو۔ مہمان کی ضیافت کرتے ہو۔ حادثوں میں حق بات کی مدد کرتے ہو میں آپ کو پناہ دیتا ہوں آپ واپس اپنے شہر چلیں اور وہیں اپنے رب کی عبادت کریں آخر ابن الدغنہ نے سفر کیا اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ مکہ میں آیا۔ قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور کہنے لگا دیکھو! ابوبکرؓ جیسا آدمی یہاں سے چلا جائے؟ یا نکالا جائے؟ (نہایت افسوس ہے) تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو غریب کی پرورش کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے، بال بچوں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھاتا ہے۔ مہمان کی ضیافت کرتا ہے، حوادث میں حق بات کی امداد کرتا ہے کفار قریش نے ابن دغنہ کی پناہ منظور کی اور ابوبکرؓ کو امن دیا۔ مگر ابن دغنہ سے کہا تم ابوبکرؓ سے کہہ دو وہ اپنے گھر ہی میں رب کی عبادت کرے صرف وہیں نماز پڑھے اور ہمیں نماز اور قرآن پڑھ کر تکلیف نہ دے۔ نہ علانیہ پڑھے ہمیں اندیشہ ہے وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو متاثر نہ کرے۔ ابن دغنہ نے حضرت ابوبکر سے یہ کہہ دیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ اس دن سے اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے۔ اور علانیہ یا اور کسی جگہ نماز اور

[۱] ابوذر کی حدیث میں یہ سند مذکور نہیں ہے صرف عقیل ہی کا طریق مذکور ہے یہ ابوصالح سلیمان بن صالح مروزی ہیں جو امام بخاری رح کے شیخ ہیں ان کا لقب سلمویہ ہے اور جو لفظ حدیث کا اس باب میں مذکور ہے وہ یونس کی روایت کا ہے اور ہجرت میں جو مذکور ہے وہ عقیل کا لفظ ہے ۱۲ منہ [۲] غرض یہ ہے کہ میرے ابتدائے شعور کے زمانہ سے وہ مسلمان ہی تھے ۱۲ منہ [۳] قارہ ایک شاخ تھی بنی الہون قبیلے کی جو تیر اندازی میں مشہور تھے ان کا سردار مالک بن دغنہ تھا بعضوں نے کہا اس کا نام حارث بن یزید تھا ۱۲ منہ

فِی غَیْرِ دَارِہٖ ثُمَّ بَدَا لِاَبِیْ بَکْرٍ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ
دَارِہٖ وَبَرَزَ فَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ وَیَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَیَتَقَصَّفُ
عَلَیْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَبْنَاءُ هُمْ یَعْجَبُوْنَ وَیَنْظُرُوْنَ
اِلَیْهِ وَکَانَ اَبُوْ بَکْرٍ رَجُلًا بَکَّاءً لَا یَمْلِكُ دَمْعَهٗ حِیْنَ
یَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَاَفْزَعَ ذٰلِكَ اَشْرَافَ قُرَیْشٍ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ
فَاَرْسَلُوْا اِلَی ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَیْهِمْ فَقَالُوْا اِنَّا
کُنَّا اَجَرْنَا اَبَا بَکْرٍ عَلٰۤی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ دَارِہٖ وَاِنَّهٗ
جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰی مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِہٖ وَاَعْلَنَ الصَّلٰوةَ
وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِیْنَا اَنْ یَّفْتِنَ اَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا
فَأْتِهٖ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یَّقْتَصِرَ عَلٰۤی اَنْ یَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِیْ
دَارِہٖ فَعَلَ وَاِنْ اَبٰۤی اِلَّاۤ اَنْ یُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ اَنْ
یَّرُدَّ اِلَیْكَ ذِمَّتَكَ فَاِنَّا کَرِهْنَاۤ اَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا
مُقِرِّیْنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَتٰی
ابْنُ الدَّغِنَةِ اَبَا بَکْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِیْ عَقَدْتُّ
لَكَ عَلَیْهِ فَاِمَّاۤ اَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰی ذٰلِكَ وَاِمَّاۤ اَنْ تَرُدَّ
اِلَیَّ ذِمَّتِیْ فَاِنِّیْ لَاۤ اُحِبُّ اَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ اَنِّیْۤ اُخْفِرْتُ
فِیْ رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اِنِّیْۤ اَرُدُّ اِلَیْكَ
جِوَارَكَ وَاَرْضٰی بِجِوَارِ اللّٰهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ بِمَکَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُرِیْتُ دَارَ هِجْرَتِکُمْ رَاَیْتُ
سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَیْنَ لَابَتَیْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ
فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَ ذَکَرَ ذٰلِكَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ
بَعْضُ مَنْ کَانَ هَاجَرَ اِلٰۤی اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ
اَبُوْ بَکْرٍ مُّهَاجِرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

قرآن شریف پڑھنا چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کو خیال ہوا تو انہوں نے اپنے
گھر کے سامنے صحن میں مسجد بنالی اور وہاں نماز شروع کر دی۔ جب وہ نماز
پڑھتے تو مشرکوں کی عورتیں اور بچے جمع ہو جاتے اور تعجب سے انہیں دیکھتے
حضرت ابوبکر نہایت رقیق القلب شخص تھے جب قرآن پڑھتے تو بڑی دلسوزی
سے ان کے آنسو نکل آتے رؤسائے قریش گھبرا گئے اور ابن دغنہ کو کہلا بھیجا
وہ مکے میں آیا۔ کفار نے اس سے کہا ہم نے تو ابوبکرؓ کو اس شرط پہ پناہ دی تھی کہ
وہ اپنے گھر میں ہی عبادت کرے گا۔ لیکن انہوں نے تو خلاف شرط صحن میں
مسجد بنالی اور علانیہ نماز اور قرآن پڑھتے ہیں۔ ہمیں اندیشہ ہے کہیں ہمارے
بچے عورتیں سن کر پھسل نہ جائیں۔ تو ابوبکرؓ سے کہو اگر وہ اپنے گھر کے اندر
عبادت کریں تو بہتر اگر نہیں مانتے اور علانیہ کرنا چاہیں تو اپنا امان ان
سے اٹھا لو۔ کیونکہ ہمیں تمہاری امان توڑنا پسند نہیں، نہ ہم ابوبکر کی علانیہ
نماز و عبادت برداشت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ابن دغنہ
یہ سن کر حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا آپ جانتے ہیں میں نے جس
شرط پر ذمہ لیا تھا یا تو اسی پر قائم رہیں یا میرا ذمہ واپس کر دیں۔ کیونکہ
میں نہیں چاہتا کہ عربوں میں شہرت ہو کہ میرے ذمہ کو توڑ دیا گیا۔ (یہ
میرے لیے عزتی اور توہین ہے) ابوبکرؓ نے کہا تم اپنا ذمہ واپس لے لو
(کیونکہ میں ذمہ دار اور ضامن نہیں) بس میں اللہ کی امان میں راضی ہوں
ان ایام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی مکے میں تھے۔ آپؐ نے ذکر
کیا کہ مجھے خواب میں تمہاری ہجرت کا مقام بتایا گیا۔ میں نے ایک کھاری
زمین دیکھی جو دو کالی سنگ لاخ زمینوں کے درمیان ہے (یعنی مدینہ
کے دونوں سنگ لاخ کنارے) یہ سن کر جس نے بھی ہجرت کی مدینہ
کی طرف کی۔ چند لوگ جو پہلے حبشہ میں ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ
چلے آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے بھی ہجرت کی تیاری کی تب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! ذرا ٹھہرو مجھے امید ہے مجھے بھی ہجرت کی
اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا میرے ماں باپ

عَلٰی رِسْلِكَ فَاِنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ يُّؤْذَنَ لِیْ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ هَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِاَبِیْ اَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ اَبُوْبَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ۔

آپ پر قربان کیا آپ کو امید ہے کہ ایسی اجازت مل جائیگی؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس لیے حضرت ابوبکر رک گئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں گے اور اپنی اونٹنیوں کو چار ماہ تک ببول کے پتے کھلاتے رہے۔[1]

بَابٌ ۱۴۳۱ اَلدَّيْنِ۔

باب قرضہ کا بیان

۲۱۵۱- حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْاَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ فَضْلًا فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ وَفَاءً صَلّٰی وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی شخص کا جنازہ آتا تو آپ پہلے دریافت فرماتے، کیا اس پر قرض تھا؟ اگر قرض ہوتا تو پوچھتے کیا اس نے ادائیگی قرض کے لیے کچھ رقم یا مال چھوڑا ہے؟ (تجہیز و تکفین کے بعد) اگر لوگ کہتے ہاں تو آپ اس پر نماز پڑھتے۔ ورنہ دوسرے مسلمانوں سے کہتے تم خود پڑھ لو۔[2] جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دولت اور فتوح سے نوازا تو فرمایا میں مسلمانوں کا خود ان سے زیادہ خیر خواہ ہوں جو مسلمان مقروض ہو کر مرے تو اس کا قرضہ ادا کرنا میرے ذمے اگر ترکہ چھوڑے تو اس کے ورثاء لیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

كِتَابُ الْوَكَالَةِ

بَابٌ ۱۴۳۲ وَكَالَةُ الشَّرِيْكِ الشَّرِيْكَ فِی الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا وَقَدْ اَشْرَكَ النَّبِیُّ

باب تقسیم وغیرہ میں ایک شریک دوسرے شریک کا وکیل ہوسکتا ہے[3]

[1] عرب کے لوگ یہ چارہ اونٹوں کو اس وقت کھلاتے ہیں جب ان کا کہیں تیز لے جانا منظور ہوتا ہے اس حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ ابن دغنہ نے گویا ابوبکرؓ کی ضمانت کی تھی کہ ان کو مالی اور بدنی ایذا نہ پہنچے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ قرضداری بری بلا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وجہ سے نماز نہ پڑھی اب اختلاف ہے کہ آپ کو قرضدار پر نماز پڑھنا جائز تھا یا حرام نووی نے کہا ٹھیک یہ ہے کہ جائز تھا اگر کوئی اس کے قرضے کا ضامن ہو جاتا ہے۔ حازمی نے ابن عباسؓ سے نکالا کہ جب آپ نے اس پر نماز نہ پڑھی تو حضرت جبرئیلؑ آئے اور کہنے لگے گناہگار وہ قرضدار ہے جس نے گناہ اور فضول خرچی میں روپیہ صرف کیا ہو لیکن عیالدار سوال سے بچنے والا میں خود اس کا ضامن ہوں اس کی طرف سے ادا کروں گا پھر آپ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے بعد یہ حدیث فرمائی حافظ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے ۱۲ منہ [3] وکالت کا معنے لغت میں سپرد کرنا اور شریعت میں وکالت اس کو کہتے ہیں کہ آدمی اپنا کوئی کام دوسرے کے سپرد کرے بشرطیکہ اس کام میں نیابت اور قائمقامی ہوسکتی ہو ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ ثُمَّ
أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا۔

۲۱۵۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى
عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ
عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلَى
صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ ۔

بَابُ ۱۴۳۳ إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ
حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ
الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رض قَالَ كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا
بِأَنْ يَحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ
بِالْمَدِينَةِ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الرَّحْمٰنَ قَالَ لَا أَعْرِفُ
الرَّحْمٰنَ كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ
فَكَاتَبْتُهُ عَبْدُ عَمْرٍو فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ
إِلَى جَبَلٍ لِأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ
فَخَرَجَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنی قربانی
میں شریک کیا اور انہیں تقسیم کرنے کے لیے حکم دیا[1]

(از قبیصہ از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاہد از عبدالرحمٰن بن
ابی لیلیٰ) حضرت علی کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ حکم
دیا کہ قربانی کے اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں فقراء میں بطور خیرات
تقسیم کر دوں[2]۔

(از عمرو بن خالد از لیث از یزید از ابوالخیر) عقبہ بن عامر سے
مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بکریاں دیں کہ وہ
صحابہ میں تقسیم کر دیں چنانچہ ایسا کیا گیا اور ایک بکری کا بچہ بچ رہا تو انہوں
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا، تو آپ نے فرمایا تو
خود اس کی قربانی کرلے۔

باب اگر مسلمان حربی کافر کو دار الحرب یا دار الاسلام میں وکیل بنائے تو درست ہے۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از یوسف بن ماجشون از صالح بن ابراہیم
بن عبدالرحمان بن عوف از والدش) ان کے دادا عبدالرحمٰن بن عوف سے
مروی ہے۔ فرمایا میں نے عوف بن خلف (کافر) کو خط لکھا کہ وہ مکہ
میں (جو اس وقت تک دارالحرب تھا) میرے بال بچوں یا مال اسباب کی
حفاظت کرے۔ میں مدینہ میں اس کے مال اسباب کی حفاظت اور
نگرانی کروں گا۔ جب میں نے خط میں اپنا نام عبدالرحمان لکھا تو امیہ نے
کہا میں رحمان کو نہیں پہچانتا جو تمہارا نام بزمانہ جاہلیت کا ہے، اسی نام
سے خط و کتابت کرو آخر میں نے زمانہ جاہلیت والا اصلی نام عبدعمرو لکھا
چنانچہ بدر کے دن میں ایک پہاڑ کی طرف نکل گیا کہ امیہ کی جان بچاؤں
لوگ سو گئے تھے۔ حضرت بلال نے کہیں اسے دیکھ لیا۔ چنانچہ وہ

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس روایت میں گو شرکت کا ذکر نہیں مگر امام بخاری نے جابر کی روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو کتاب الشرکۃ میں نکالا اس میں صاف یوں ہے کہ آپ نے حضرت علی کو قربانی میں شریک کر لیا ۱۲ منہ

أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ، لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا، فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ: ابْرُكْ، فَبَرَكَ، فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ، فَتَخَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي حَتَّى قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذَلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ.

بَابُ ۱۴۳۴ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ، وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ.

۱۱۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ: أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟ فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ، فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا. وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ.

بَابُ ۱۴۳۵ إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي

انصار کی مجلس میں گئے اور انہیں بتایا کہ یہ امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ گیا تو میں نہ بچا۔[1] چنانچہ یہ سن کر چند انصار ہمارے پیچھے نکلے میں ڈر گیا کہ وہ ہمیں پا لیں گے میں نے اس کے بیٹے کو پیچھے چھوڑ دیا[2] تاکہ وہ اسکی طرف متوجہ ہو جائیں چنانچہ انہوں نے اسے مار ڈالا، اسکے باوجود وہ ہمارے پیچھے ہو گئے امیہ ایک بھاری بھرکم آدمی تھا جب انصار ہمارے قریب آ گئے تو میں نے اسے کہا بیٹھ جا وہ بیٹھ گیا میں اسکے اوپر گر گیا کہ میری وجہ سے اسکی جان بچ جائے لیکن انصار نے میرے نیچے سے اسکے بدن میں تلواریں ماریں حتیٰ کہ وہ مر گیا ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو لگی عبدالرحمٰن ہمیں اسکا نشان اپنے پاؤں کی پشت پر دکھایا کرتے تھے

باب صرافی اور ماپ تول میں وکیل کرنا حضرت عمر اور ابن عمر نے صرافی میں وکیل بنایا۔[3]

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبدالمجید بن سہیل بن عبدالرحمان بن عوف از سعید بن مسیب) ابو سعید خدری و ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر کیا۔[4] وہ وہاں سے عمدہ کھجور لے کر آیا۔ آپ نے پوچھا کیا خیبر میں سب ایسی ہی کھجور ہوتی ہے اس نے کہا نہیں ہم اس کا ایک صاع دوسری کھجور کے دو صاع اور اس کے دو صاع دوسری کھجور کے تین صاع دے کر خریدتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایسا مت کیا کرو پہلے تمام (گھٹیا) کھجور کو نقد روپیہ کے عوض بیچ دیا کر پھر پیسے دے کر یہ کھجور خرید لیا کر۔ تولنے کی چیزوں میں بھی آپ نے یہی فرمایا۔

باب جب چرواہا یا وکیل بکری مرتے دیکھے

---

[1] حضرت بلال پہلے اسی امیہ ملعون کے غلام تھے وہ بے انتہا تکلیفیں ان کو دیا کرتا تھا تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں اسلئے بلال نے کہا کہ یہ مردود بچ گیا تو میری خیر نہیں ۱۲ منہ

[2] اس کا نام علی بن امیہ تھا حافظ نے کہا اس حدیث کی شرح ان شاء اللہ غزوہ بدر میں مذکور ہوگی اور وہاں ہم یہ بیان کریں گے کہ امیہ کو کس نے مارا اور علی بن امیہ کو کس نے اور عبدالرحمٰن بن عوف کے پاؤں پر کس کی تلوار لگی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ امیہ کافر حربی تھا اور دار الحرب یعنی مکہ میں مقیم تھا عبدالرحمٰن مسلمان تھے لیکن انہوں نے اس کو وکیل کیا اور جب دار الحرب میں اس کو وکیل کرنا جائز ہوا تو اگر وہ امان لے کر دار السلام میں آئے جب بھی اس کو وکیل کرنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا ابن منذر نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کسی کا اس میں اختلاف نہیں کہ کافر حربی کو دونوں امر درست ہیں ۱۲ منہ

[3] صرافی کہتے ہیں بیع صرف کو یعنی روپیوں اور اشرفیوں کی بدلائی۔ حضرت عمر کے اثر کو سعید بن منصور نے اور ابن عمر کے اثر کو بیہقی نے وصل کیا حافظ نے کہا ان کا اسناد صحیح ہے ۱۲ منہ

[4] حافظ نے کہا اس کا نام سواد بن غزیہ انصاری تھا ۱۲ منہ

أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

یا کوئی چیز بگڑے تو اسے ذبح کر ڈالے اور بگڑتی چیز درست کرے[1]

۲۱۵۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَسْأَلُهُ وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَأَنَّهَا ذَبَحَتْ تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از معتمر از عبید اللہ از نافع از ابن کعب[2] بن مالک) ان کے والد کعب کے پاس بکریاں تھیں وہ سلع پہاڑ پر (جو مدینہ میں ہے) چرا کرتیں۔ ہماری ایک لونڈی نے دیکھا کہ ان میں سے ایک بکری مرنے کے قریب ہے تو اسے ایک پتھر سے کاٹ ڈالا کعب نے لوگوں سے کہا اس کا گوشت مت کھاؤ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خود پوچھ لوں۔ یا کسی کو بھیج کر آپ سے معلوم کرا لوں۔ بہرحال انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا کسی کو بھیج کر معلوم کرایا۔ آپ نے حکم دیا اس کا گوشت کھاؤ۔ عبید اللہ نے کہا مجھے یہ بات پسند آئی، کہ اس نے لونڈی ہو کر بکری ذبح کر دی۔

معتمر کے ساتھ اس حدیث کو عبدہ نے بھی عبید اللہ رض سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۴۳۶ وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِلٰى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

باب حاضر اور غائب ہر ایک کو وکیل بنانا درست ہے[3]

عبد اللہ بن عمرو نے اپنے وکیل کو لکھا کہ انکے گھر والوں چھوٹے بڑوں سب کی طرف سے فطرانہ ادا کرے[4]

۲۱۵۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ

(از ابو نعیم از سفیان از سلمہ از ابو سلمہ) ابو ہریرہ رض کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا ایک خاص عمر

---

[1] ابن منیر نے امام بخاری کی غرض اس باب سے یہ نہیں ہے کہ وہ بکری حلال ہوگی یا حرام بلکہ ان کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں چرواہے پر ضمان نہ ہوگا اسی طرح وکیل پر اور یہ مطلب باب طرح باب کی حدیث سے نکلتا ہے کہ ابن مالک نے اس لونڈی سے مواخذہ نہیں کیا بلکہ اس کا گوشت کھانے میں تردد کیا ۱۲ منہ [2] مزی نے اطراف میں یہی لکھا ہے کہ ابن کعب سے عبد اللہ مراد ہیں لیکن ابن وہب نے اس حدیث کو اسامہ بن زید سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے حافظ نے کہا ظاہر یہ ہے کہ وہ عبد الرحمن ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] ابن بطال نے کہا جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جو شخص شہر میں موجود ہو اور اس کو کوئی عذر نہ ہو وہ بھی وکیل کر سکتا ہے لیکن امام ابو حنیفہ رح سے منقول ہے کہ بیماری کے عذر یا سفر کے عذر سے ایسا کرنا درست ہے یا فریق مقابل کی رضامندی سے اور امام مالک نے کہا اس شخص کو وکیل کرنا درست نہیں جس سے فریق مقابل سے دشمنی ہو اور طحاوی نے جمہور کے قول کی تائید کی ہے اور کہا ہے کہ صحابہ رض نے حاضر کو وکیل کرنا بلا شرط بالاتفاق جائز رکھا ہے اور غائب کی وکالت وکیل کے قبول پر موقوف ہے گی بالاتفاق اور جب قبول پر موقوف رہی تو حاضر اور غائب دونوں کا حکم یکساں ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ اس اثر کو کس نے نکالا لیکن یہ کہا کہ مجھ کو اس وکیل کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاۗءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ اَوْفَى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاۗءً ۔

قرض تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا آپ نے صحابہ سے فرمایا اسے اسی عمر کا اونٹ دے دو۔ تلاش کیا گیا مگر اس عمر کا اونٹ نہ ملا اس سے بڑی عمر کا اونٹ ملا (جو قیمت میں زیادہ ہوتا ہے) آپ نے فرمایا وہی دے دو[1] تب وہ بولا آپ نے میرا حق پورا دے دیا۔ اللہ آپ کو پورا دے آپ نے فرمایا تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جو قرض کو خوبی کے ساتھ ادا کریں

بَابُ ۱۴۳۷ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاۗءِ الدُّيُوْنِ

باب قرض ادا کرنے کے لیے وکیل کرنا۔

۲۱۵۸ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهٖ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاۗءً ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سلمہ بن کہیل از ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص[2] آنحضرتؐ کے پاس آیا اور اپنے قرض کا تقاضہ کرنے لگا اور سخت الفاظ کہے آپ کے صحابہؓ نے اسے سزا دینا چاہا۔ آپ نے کہا نہیں اسے کہنے دو، صاحب حق ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر آپ نے فرمایا اسے اسی عمر کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے عرض کیا اس عمر کا تو نہیں اس سے بہتر اونٹ ہے آپ نے فرمایا وہی دے دو تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں[3]۔

بَابُ ۱۴۳۸ اِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيْلٍ اَوْ شَفِيْعِ قَوْمٍ جَازَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِيْنَ سَاَلُوْهُ الْمَغَانِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبِيْ لَكُمْ ۔

باب اگر کسی قوم کے وکیل یا سفارشی کو کچھ ہبہ کیا جائے تو درست ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوازن کی طرف سے جو لوگ آئے تھے جب انہوں نے مال غنیمت واپس مانگا تو آپ نے فرمایا میرے حصہ میں جو آیا ہے تم وہ لے جاؤ[4]

---

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے جو حاضر تھے دوسروں کو اونٹ دینے کیلئے وکیل کیا اور جب حاضر کو وکیل کرنا جائز ہوا حالانکہ وہ خود کام کر سکتا ہے تو غائب کو بطریق اولیٰ وکیل کرنا جائز ہوگا ایسا ہی فرمایا حافظ ابن حجر نے اور علامہ عینی سے تعجب ہے کہ انہوں نے ناحق حافظ صاحب پر اعتراض جمایا کہ حدیث سے غائب کی وکالت نہیں نکلتی اولویت کا تو کیا ذکر ہے حالانکہ اولویت کی وجہ خود حافظ صاحب کے کلام میں مذکور ہے حافظ صاحب نے انتقاض الاعتراض میں کہا جس شخص کے فہم کا یہ حال ہو اس کو اعتراض کرنا کیا زیب دیتا ہے نعوذ باللہ من التعصب ومن سوء الفہم ۱۲ منہ [2] شاید یہ شخص یہودی تھا یا مسلمان ہوگا مگر گنوار تھا امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ ایک دیہاتی گیا آنحضرت سے اپنے اونٹ کا تقاضا کرتا تھا گنواروں کی عادت ہوتی ہے سخت کلامی کر بیٹھتے ہیں اس سے کفر لازم نہیں آتا۔ طبرانی کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ یہ شخص عرباض بن ساریہ تھا جو صحابی ہے لیکن نسائی اور حاکم کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اور شخص تھا اور دونوں کو ایسا اتفاق ہو ۱۲ منہ [3] مستحب ہے کہ قرض ادا کرنے والا قرض سے بہتر اور زیادہ مال قرض دینے والے کو ادا کرے تاکہ اس کے احسان کا بدلہ ہو کیونکہ اس نے قرض حسنہ دیا اور بلا شرط جو زیادتی دی جائے وہ سود نہیں ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں عبداللہ بن عمرو بن العاص سے نکالا ہوازن قیس کے ایک قبیلے کا نام تھا ابن منیر نے کہا گو بظاہر یہ ہبہ ان لوگوں کے لئے تھا جو بنی قوم کی طرف سے وکیل اور سفارشی بن کر آئے تھے مگر درحقیقت سب کے لئے ہبہ تھا جو حاضر تھے ان کے لئے بھی اور جو غائب تھے ان کے لئے بھی خطابی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ وکیل کا اقرار مؤکل پر نافذ ہوگا اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے کہا وکیل کا اقرار مؤکل پر نافذ نہ ہوگا ۱۲ منہ

٢١٥٩- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا -

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے وکیل اسلام قبول کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ اس وقت کھڑے ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے یہ درخواست کی ہمارے مال اور قیدی واپس دیئے جائیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچی بات مجھے بہت پسند ہے تم دو میں سے ایک بات اختیار کرو، یا قیدی واپس لو یا مال (دونوں واپس نہیں ہو سکتے) اور میں نے تو (جعرانہ میں) انکا انتظار کیا تھا (واقعہ یہ ہوا کہ) جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لائے تو دس راتوں سے زیادہ (جعرانہ میں ٹھہرے) ہوازن کے وکیلوں کا انتظار فرماتے رہے۔ چنانچہ جب انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں واپس نہیں کرتے اور ایک ہی دیں گے تو کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی واپس دے دیجئے اس وقت آپ مسلمانوں میں (برائے خطبہ) کھڑے ہوئے پہلے شایان شان حمد و ثناء کی پھر فرمایا امابعد تمہارے یہ بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے آئے ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں انکے قیدی انہیں واپس کر دوں اب جو خوشی سے واپس کرنا چاہے وہ واپس کر دے۔ اور جو اپنا حصہ قائم رکھنا چاہے اس طرح کہ اب جو پہلی فتح ہمیں اللہ دیگا اس میں سے اسکا بدلہ دیں گے تو ویسا کر لے۔ لوگوں نے عرض کیا ہم آپؐ کی خوشی کے لیے ان کے قیدی یوں ہی دے دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ہمیں معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے۔ اور کون نہیں بہتر یہ ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور تمہارے نقیب سردار تمہاری طرف سے بیان کریں۔ آخر ان نقیبوں نے اپنے لوگوں سے گفتگو کی پھر نقیب آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ان کے لوگ راضی ہیں۔ اور انہوں نے قیدی واپس کرنے کی اجازت دی ہے

باب ۱۴۳۹ اِذَا وَكَّلَ رَجُلًا اَنْ يُّعْطِيَ شَيْئًا وَّلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِيْ فَاَعْطٰى عَلٰى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ۔

۲۱۶۰۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ وَّغَيْرِهٖ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُمْ رَجُلٌ وَّاحِدٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ اِنَّمَا هُوَ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ اِنِّيْ عَلٰى جَمَلٍ ثَفَالٍ قَالَ اَمَعَكَ قَضِيْبٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَعْطِنِيْهِ فَاَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ اَوَّلِ الْقَوْمِ قَالَ بِعْنِيْهِ فَقُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ قَدْ اَخَذْتُهُ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِيْرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ اَخَذْتُ اَرْتَحِلُ قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ اَبِيْ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْكِحَ امْرَاَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا قَالَ فَذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ يَا بِلَالُ اقْضِهٖ وَزِدْهُ فَاَعْطَاهُ اَرْبَعَةَ دَنَانِيْرَ وَزَادَهُ قِيْرَاطًا قَالَ جَابِرٌ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُنِ الْقِيْرَاطُ يُفَارِقُ قِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔

باب ایک شخص نے غیر معینہ فیس پر کوئی وکیل کیا تو بعد میں حسب دستور دے سکتا ہے۔

(از مکی بن ابراہیم از ابن جریج) عطاء بن ابی رباح وغیرہ کئی راوی ہیں مگر ان سب نے حدیث کو جابرؓ تک نہیں پہنچایا بلکہ ان میں ایک شخص نے مرسلاً روایت کیا۔ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ مگر میں ایک سست اونٹ پر سوار تھا جو سب کے پیچھے رہ جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے پوچھا کون؟ میں نے عرض کیا جابر بن عبداللہ انصاری آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا میرا اونٹ بالکل سست ہے آپؐ نے فرمایا تیرے پاس کوئی چھڑی ہے؟ میں نے کہا جی حضور! آپؐ نے فرمایا مجھے دے! میں نے دی۔ آپؐ نے اسے لگائی اور آواز زجر دی۔ چنانچہ وہ اونٹ اتنا تیز چلا کہ سب لوگوں سے آگے بڑھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ ہی کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں بیچ ڈال در فرمایا میں چار اشرفی میں لیتا ہوں۔ تو مدینہ تک اس پر سوار رہ۔ خیر جب مدینے کے قریب پہنچے تو میں اور طرف جانے لگا۔ آپؐ نے فرمایا کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا میں نے ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کنواری لڑکی سے کیوں نہیں کیا؟ وہ تجھ سے کھیلتی تو اس کے ساتھ کھیلتا۔ میں نے کہا میرا باپ مر گیا اور کئی بیٹیاں چھوڑ گیا میرا خیال تھا ایسی عورت سے نکاح کروں جو آزمودہ کار ہو آپؐ نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا بلال! جابر کو قیمت ادا کر دے اور کچھ زیادہ دے۔ انہوں نے چار دینار دیئے اور ایک قیراط سونا زیادہ دیا[1] جابرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک قیراط سونا دیا تھا، وہ مجھ سے جدا نہیں ہوتا چنانچہ واقعی ہمیشہ وہ قیراط جابرؓ کی تھیلی میں رہتا۔[2]

۱؎ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے صاف نہیں فرمایا تھا کہ اتنا زیادہ دے مگر بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی رائے سے زمانہ کے رواج کے موافق ایک قیراط جھکتا ہوا سونا زیادہ دیا ۱۲ منہ ۲؎ بعضوں نے کچھ ترجمہ کیا ہے ان کی تلوار کی نیام میں رہتا۔ ام سلمہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حرہ کے دن یزید کی طرف سے شام والوں کا بلوہ مدینہ منورہ پر ہوا تو انہوں نے یہ سونا جابرؓ سے چھین لیا ۱۲ منہ۔

باب ۱۴۴۔ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ۔

۲۱۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا قَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

باب ۱۴۵۔ إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

باب کوئی عورت اپنا نکاح کرنے کے لیے بادشاہ کو وکیل کر دے۔[۱]

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوحازم) سہل بن سعد سے روایت ہے کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی ایک شخص بولا یا رسول اللہ اسکا نکاح مجھ سے کر دیجئے آپ نے فرمایا ہم نے اس قرآن کے عوض، جو تجھے یاد ہے۔ اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔

باب کوئی شخص کسی کو وکیل کرے اور وکیل کوئی چیز چھوڑ دے لیکن موکل اس کی اجازت دے تو درست ہے اگر وکیل معین میعاد پر کسی کو قرض دے اور موکل اجازت دے تو بھی درست ہے۔

عثمان بن ہیثم ابوعمرو[۲] نے بحوالہ عوف، محمد بن سیرین ابوہریرہؓ روایت کیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر کیا۔ ایک شخص آیا[۳] اور لپ بھر بھر کر اناج لینے لگا میں نے اسے پکڑا۔ میں نے کہا بخدا تجھے پکڑ کر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کروں گا۔ وہ کہنے لگا۔ میں محتاج ہوں کنبہ دار اور بڑی تکلیف میں ہوں۔ خیر میں نے اسے (رحم کرکے) چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ ابوہریرہ! گذشتہ رات تیرے قیدی کا کیا حال ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!

---

[۱] یہ وکالت امام بخاری نے عورت کے اس قول سے نکالی کہ میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی داؤدی نے کہا حدیث میں وکالت کا ذکر نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن اور مومنہ کے ولی ہیں بموجب اس آیت کے النبی اولی بالمؤمنین من انفسہم اور اسی ولایت کی وجہ سے آپ نے اس عورت کا نکاح کر دیا ۱۲ منہ [۲] اس کو نسائی اور اسمٰعیل اور ابونعیم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] وہ شیطان تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ ابوہریرہ رضی نے صدقہ کی کھجوروں میں ہاتھ کا نشان پایا جیسے کوئی اس میں سے اٹھا کر لے گیا انہوں نے آنحضرتؐ سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا کیا تو اس کو پکڑنا چاہتا ہے تو یوں کہہ سبحان من سخرک لمحمد ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے یہی کہا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ میرے سامنے کھڑا ہے میں نے اس کو پکڑ لیا ۱۲ منہ

شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ حَتَّى

اس نے بڑی احتیاج اور عیالداری کا شکوہ کیا۔ مجھے رحم آیا میں نے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا خبردار رہ وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ آپ کے فرمانے سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ پھر آئے گا۔ میں اس کی تاک میں رہا۔ ایسا ہی ہوا وہ آپہنچا اور اناج کی لپ بھرنے لگا۔ میں نے پکڑ لیا اور کہا اب تو ضرور تجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا کہنے لگا۔ اب مجھے چھوڑ دو۔ میں محتاج ہوں اور عیالدار۔ آئندہ نہیں آؤں گا۔ پھر مجھے رحم آگیا۔ میں نے چھوڑ دیا۔ صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ابو ہریرہ! تیرا قیدی کدھر گیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس نے سخت محتاجی اور عیالداری کا شکوہ کیا۔ میں نے رحم کر کے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ خبردار ہو جاؤ! وہ جھوٹا ہے اور پھر آئے گا۔ میں تیسری بار اس کی تاک میں رہا وہ آیا اور حسب معمول اناج کی لپ بھرنے لگا۔ میں نے پکڑا اور کہا میں تجھے ضرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔ اور یہ تیسری مرتبہ ہے تو ہر بار کہتا ہے، میں پھر نہیں آؤں گا اور آہی جاتا ہے۔ کہنے لگا۔ مجھے چھوڑ دے۔ میں تجھے وہ کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تعالیٰ تجھے فائدہ[۱] پہنچائے گا۔ جب تو بستر پر سونے کے لئے جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ حتی[۲] کہ پوری آیت ختم کر لیا کر اللہ کی

---

[۱] جو المتوکل کی حدیث میں یوں ہے جب تو وہ کلمے کہہ لے گا تو جن نر یا مادہ کوئی تیرے پاس نہ پھٹکے گا [۲] معاذ بن جبل کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور آمن الرسول سے اخیر سورہ تک اس میں یوں ہے کہ صدقہ کی کھجور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حفاظت میں دی تھی میں جو دیکھوں تو روز بروز کم ہو رہی ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا شکوہ کیا آپ نے فرمایا یہ شیطان کا کام ہے پھر میں اس کو تاکتا رہا وہ ہاتھی کی صورت میں نمودار ہوا جب دروازے کے قریب پہنچا (باقی صفحہ آئندہ)

تَخْتِمَ الْاٰیَۃَ فَاِنَّکَ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ زَعَمَ اَنَّہٗ یُعَلِّمُنِیْ کَلِمَاتٍ یَنْفَعُنِی اللّٰہُ بِہَا فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَہٗ قَالَ مَا ھِیَ قُلْتُ قَالَ لِیْ اِذَا اَوَیْتَ اِلٰی فِرَاشِکَ فَاقْرَأْ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ مِنْ اَوَّلِھَا حَتّٰی تَخْتِمَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَقَالَ لِیْ لَنْ یَّزَالَ عَلَیْکَ مِنَ اللّٰہِ حَافِظٌ وَّلَا یَقْرَبُکَ شَیْطَانٌ حَتّٰی تُصْبِحَ وَکَانُوْٓا اَحْرَصَ شَیْءٍ عَلَی الْخَیْرِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَآ اِنَّہٗ قَدْ صَدَقَکَ وَھُوَ کَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَیَالٍ یَآ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا قَالَ ذَاکَ شَیْطَانٌ

طرف سے ایک فرشتہ تیرا نگہبان رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے پاس نہ پھٹکے گا۔ یہ سن کر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ تیرے قیدی نے رات کیا کیا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے کہا میں تجھے کچھ کلمات سکھائے دیتا ہوں جس سے تجھے اللہ فائدہ دے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ میں نے عرض کیا اس نے کہا۔ جب تو بستر پر سونے کے لئے جائے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اول سے آخر تک اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔ اور اس نے مجھ سے کہا۔ اللہ کی طرف سے تجھ پر ایک فرشتہ نگران رہے گا۔ اور شیطان صبح تک تیرے پاس نہ پھٹکے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ وہ اچھی بات کے بڑے طالب تھے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے یہ تو سچ کہا حالانکہ وہ خود بڑا جھوٹا ہے ابو ہریرہ! تو جانتا ہے تین راتوں سے کون تیرے پاس آتا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا وہ شیطان ہے[1]۔

بَابٌ ۱۴۴۲ اِذَا بَاعَ الْوَکِیْلُ شَیْئًا فَاسِدًا فَبَیْعُہٗ مَرْدُوْدٌ۔

باب اگر وکیل ایسی بیع کرے جو فاسد ہو تو وہ بیع واپس ہوگی[2]۔

(بقیہ سابقہ صفحہ) تو دروازوں میں سے صورت بدل کر اندر چلا آیا اور کھجور کے پاس آ کر اس کے لقمے لگانے لگا میں نے اپنے کپڑے مضبوط باندھے اور اس کی کمر پکڑی میں نے کہا اللہ کے دشمن تو نے صدقہ کی کھجور اڑا دی دوسرے لوگ تجھ سے زیادہ اس کے حقدار تھے تجھ کو پکڑ کر آنحضرت صلعم کے پاس لے جاؤں گا وہاں تیری خوب فضیحت ہوگی۔ رویانی کی روایت میں یوں ہے میں نے پوچھا تو میرے گھر میں کھجور کھانے کے لئے کیوں گھسا کہنے لگا میں بوڑھا محتاج عیالدار ہوں نصیبین سے آ رہا ہوں اگر مجھے کہیں اور کچھ مل جاتا تو تیرے پاس نہ آتا اور ہم تمہارے ہی شہر میں رہا کرتے تھے یہاں تک کہ تمہارے پیغمبر علیہ السلام آ گئے جب ان پر یہ دو آیتیں اتریں تو ہم بھاگ گئے اور اگر تو مجھ کو چھوڑ دے تو میں وہ آیتیں تجھ کو سکھا دوں گا میں نے کہا اچھا پھر اس نے آیت الکرسی اور آمن الرسول سے سورہ بقرہ کے اخیر تک بتلائی ۱۲ منہ

(حواشی صفحہ ہذا) [1] نسائی کی روایت میں ابی بن کعب سے یوں ہے۔ میرے پاس کھجور کا ایک تھیلا تھا اس میں سے روز کھجور کم ہو رہی تھی ایک دن میں نے دیکھا ایک گبرو لڑکا وہاں موجود ہے میں نے پوچھا تو جن ہے یا آدمی وہ کہنے لگا جن ہوں اخیر تک میں نے اس سے پوچھا ہم تم سے کیسے بچیں اس نے کہا آیۃ الکرسی پڑھ کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر آیا آپ نے فرمایا اس خبیث نے سچ کہا معلوم ہوا جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں شیطان شریک ہو جاتے ہیں اور شیطان کا دیکھنا ممکن ہے جب وہ اپنی خلقی صورت بدل لے ۱۲ منہ [2] باب کی حدیث میں اس کی صراحت نہیں ہے کہ واپس ہوگی یعنی پھیر دی جائے گی مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا اس میں یوں ہے یہ سود ہے اس کو پھیر دے ۱۲ منہ

۲۱۶۲- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا قَالَ بِلَالٌ كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَوَّهْ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا عَيْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ۔

(از اسحاق از یحییٰ بن صالح از معاویہ ابن سلام از یحییٰ بن ابی کثیر از عقبہ بن عبدالغافر) ابوسعید خدری کہتے ہیں حضرت بلال حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس برنی کھجور (ایک عمدہ قسم کی کھجور) لے کر آئے۔ آپؐ نے ان سے پوچھا یہ کہاں سے آئی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس ردی کھجور تھی میں نے اس کے دو صاع دیکر اس (عمدہ کھجور) کا ایک صاع لیا تاکہ آپؐ کو پیش کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا اُف اُف یہ تو بالکل سود ہے۔ بالکل سود الیسا مت کیا کر۔ اگر تو آئندہ کھجور خریدنا چاہے تو پہلے اپنی کھجور بیچ ڈال پھر عمدہ کھجور (قیمت کے عوض) خریدلے (دونوں بیعیں الگ ہوں گی ایک کا دوسری سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

بَابُ ۱۴۳ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ۔

باب وقف کے مال میں وکالت اور وکیل کا خرچ وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا۔ نیز خود بھی دستور کے موافق کھانا۔

۲۱۶۳- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ يُهْدِي لِلنَّاسِ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ كَانَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان) عمرو سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے جو صدقہ کے متعلق دستاویز لکھوائی اس میں یہ بھی تحریر ہے کہ صدقہ کا متولی اس میں سے کھا سکتا ہے اور دوستوں کو کھلا سکتا ہے لیکن اپنے لیے رقم نہ جمع کرے۔ عبداللہ بن عمر حضرت عمر کے صدقے کے متولی تھے وہ مکہ والوں کو اسمیں سے تحفے بھیجتے تھے جو ان کے پاس آ ٹھہرتے۔

بَابُ ۱۴۴ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

باب شرعی حد لگانے کیلئے کسی کو وکیل کرنا۔

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا۔

(از ابوالولید از لیث از ابن شہاب از عبیداللہ) زید بن خالد اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (انیس بن ضحاک اسلمی سے) اے انیس تو اس کی عورت کے پاس جا! اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر۔[1]

۲۱۶۵- حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ

(از ابن سلام از عبدالوہاب ثقفی از ایوب از ابن ابی ملیکہ)

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے انیس کو حد لگانے کے لئے وکیل مقرر فرمایا ۱۲ منہ

الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيْئَ بِالنُّعَيْمَانِ اَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ اَنْ يَّضْرِبُوْا قَالَ فَكُنْتُ اَنَا فِيْمَنْ ضَرَبَهُ فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ۔

عقبہ بن حارث سے روایت ہے کہ خود نعیمان یا نعیمان کے بیٹے کو لایا گیا[1]۔ اس نے شراب پی تھی۔ آپؐ نے ان لوگوں کو جو گھر میں موجود تھے حکم دیا اسے حد ماریں (گویا آپؐ کی طرف سے گھر والے ہی خود وکیل مقرر ہوئے)[2] میں بھی ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اسے مارا ہم نے اسے جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔

بَابٌ ۱۴۴۵ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

باب قربانی کے اونٹوں میں وکالت اور ان کی نگرانی کرنا[3]

۲۱۶۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از عبداللہ بن ابی بکر بن حزم از عمرہ بنت عبدالرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمیں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھوں سے تیار کئے تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گلے میں ڈالے اپنے ہاتھوں سے پھر میرے والد کے ساتھ ان کو (مکہ) روانہ کر دیا مگر جتنی چیزیں آپؐ کے لیے حلال تھیں ان میں سے کوئی چیز آپؐ پر حرام نہیں ہوئی حتی کہ وہ اونٹ نحر کئے گئے۔

بَابٌ ۱۴۴۶ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيْلِهِ ضَعْهُ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ وَقَالَ الْوَكِيْلُ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ۔

باب جب کوئی شخص اپنے وکیل کو اخراجات کے اختیارات دے دے۔ اور وکیل اقرار کرے[4]

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا وَكَانَ اَحَبُّ اَمْوَالِهٖ اِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ

(از یحیی بن یحیی از مالک از اسحاق بن عبداللہ) انس بن مالک رضؓ فرماتے ہیں حضرت ابوطلحہ مدینہ کے انصار میں سب سے زیادہ صاحب جائیداد تھے۔ اور انہیں اپنے مالوں میں سب سے زیادہ پسند بیرحا (باغ کا نام) تھا وہ مسجد کے سامنے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے

[1] یہ راوی کو شک ہے کہ نعیمان کہا یا ابن النعیمان اسمٰعیلی کی روایت میں نعمان یا نعیمان مذکور ہے حافظ نے کہا اس کا نام نعیمان بن عمرو بن رفاعہ انصاری تھا بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑا دل لگی باز آدمی تھا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے گھر میں جو لوگ تھے ان کو حد مارنے کے لئے وکیل مقرر کیا ۱۲ منہ [3] وکالت تو اس سے نکلی کہ آپ نے ابوبکر صدیق کے ساتھ وہ قربانیاں روانہ کر دیں اور نگرانی اس سے کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے ان کے گلوں میں ہار ڈالے ۱۲ منہ [4] یعنی وکیل نے اپنی رائے سے اس مال کو کسی کام میں خرچ کیا تو یہ جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطلحہ نے وکیل کیا کہ بیرحا کو آپ جس کار خیر میں چاہیں صرف کریں آپ نے ان کو یہ رائے دی کہ اپنے ہی ناطے والوں کو بانٹ دیں ۱۲ منہ

الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ اَمْوَالِيْ اِلَيَّ بِيْرُحَاءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِّلّٰهِ اَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ فَقَالَ بَخٍ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيْهَا وَاَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبِيْنَ قَالَ اَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَسَمَهَا اَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِيْ عَمِّهٖ تَابَعَهٗ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَّالِكٍ رَّابِحٌ۔

اور وہاں کا صاف پانی پیا کرتے۔ جب یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ (تم نیکی کو ہرگز اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہیں کرو گے) تو ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھ کر آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ "تم نیکی کو ہرگز اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیز خرچ نہ کرو گے"۔ مجھے سب مالوں میں سے زیادہ پسند بیرحاء ہے میں اللہ کے لئے اسے خیرات کرتا ہوں وراس کا اجر اور ثواب اللہ کے پاس جمع کرتا ہوں۔ آپ جس کام میں چاہیں اسے استعمال کریں۔ آپ نے فرمایا۔ "شاباش بہت خوب" یہ مال تو جانے والا ہے، جانے والا ہے۔ میں نے تیری بات سن لی میں مناسب سمجھتا ہوں تو اسے اپنے عزیزوں میں بانٹ دے۔ ابوطلحہ نے کہا بہتر۔ چنانچہ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ یحییٰ بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو اسمٰعیل نے بھی امام مالکؒ سے روایت کیا۔ روح نے بجائے لفظ رائح کے رابح روایت کیا۔ یعنی مفید۔

بَابٌ ۱۴۴ وَكَالَةِ الْاَمِيْنِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا۔

باب خزانچی کا خزانہ میں وکیل ہونا۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَازِنُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُنْفِقُ وَرُبَّمَا قَالَ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا مُّوَفَّرًا طَيِّبًا نَفْسُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبداللہ از ابوبردہ از ابوموسیٰ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امانتدار خزانچی جو اپنے مالک کے حکم پر پورا پورا خوشی سے خرچ کرتا ہے یا دیتا ہے وہ خیرات کرنے والوں میں شریک ہے (یعنی اسے بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔)

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مَا جَاءَ فِي الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

کھیتی، اصولِ زراعت اور بٹائی سے متعلق روایات

بَابٌ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ

باب کھیتی اور میوہ دار درخت لگانے کی فضیلت

إِذَا أُكِلَ مِنْهُ وَقَوْلِهِ تَعَالَى أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا۔

جب لوگوں کو اس سے فائدہ پہنچے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا[1] (آیت) بتاؤ تم جو کھیتی کرتے ہو اسے تم اگاتے ہو یا ہم اگاتے ہیں۔ ہم چاہیں تو اسے چورہ کر کے رکھ دیں۔ (الواقعة)

۲۱۶۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ وَقَالَ لَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از قتیبہ بن سعید از ابوعوانہ) دوسری سند (از عبدالرحمان بن مبارک از ابوعوانہ از قتادہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان[2] کوئی (میوہ دار) درخت لگائے یا کھیتی کرے پھر اس میں سے کوئی پرندہ یا آدمی یا جانور کھائے، تو اسے صدقے کا ثواب ملے گا

امام بخاری نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بحوالہ ابان، قتادہ انسؓ، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

بَابٌ ۱۴۴۹ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الِاشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ۔

باب کھیتی کے سامان میں بہت مصروف رہنے یا حد سے زیادہ اس میں لگ جانے کا انجام برا ہے۔

۲۱۷۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ الْحِمْصِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ وَرَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِّنْ آلَةِ الْحَرْثِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ الذُّلَّ۔

(از عبداللہ بن یوسف از عبداللہ بن سلام حمصی از محمد بن زیاد الہانی) ابوامامہ باہلی سے روایت ہے انہوں نے ہل دیکھا اور کچھ کھیتی کے اوزار دیکھے تو فرمایا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جس کے گھر میں اس کی زیادتی ہو جائے وہاں اللہ تعالےٰ ذلت داخل کر دیتے ہیں[3]

---

[1] امام بخاری نے اس آیت سے یہ ثابت کیا کہ کھیتی کرنی مباح ہے اور جس حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کھیتی میں ایسا مشغول ہونا منع ہے کہ آدمی جہاد سے باز رہے یا دوسرے دین کے کاموں سے ۱۲ منہ [2] مسلمان کی تخصیص اس لئے کی کہ صدقے سے مراد آخرت کا ثواب ہے اور کافر کو آخرت کا ثواب ہونے والا نہیں البتہ دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا جیسے امام مسلم نے انسؓ سے نکالا بعضوں نے کہا آخرت میں اس کا عذاب ہلکا ہوگا مگر اس پر دلیل چاہیئے ۱۲ منہ [3] ذلت سے مراد یہ ہے کہ حکام ان سے پیسہ وصول کریں گے ان پر طرح طرح کے ظلم توڑیں گے حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا وہ پورا ہوا اکثر ظلم کا شکار لوگ یہی بنتے ہیں بعضوں نے کہا ذلت سے یہ مراد ہے کہ جب رات دن کھیتی باڑی میں لگ جائیں گے تو سپاہ گری اور فنون جنگ بھول جائیں گے اور دشمن ان پر غالب ہو جائے گا ہمارے زمانے کے اکثر مسلمانوں کا یہی حال ہے اپنا آبائی پیشہ سپہ گری اور شہسواری کو چھوڑ کر کافروں کی رعایا بن بیٹھے ہیں اور طرح طرح کے ظلم ان کی طرف سے ان پر توڑے جاتے ہیں۔ یہ ہیں کہ بھیگی بلی بنے ہوئے دم نہیں مار سکتے آپس کا جنگ و جدل نہیں چھوڑتے کسی کو بھی اپنا امام نہیں بناتے کہ ہر تنازع میں اس کی طرف رجوع ہوں جب تک یہ کلمۂ اتحاد پھر مسلمانوں میں قائم نہ ہوگا اس وقت تک روز بروز زیادہ خراب اور برباد ہوتے رہیں گے ۔ ۱۲ منہ

باب ۱۴۵ اِقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ۔

باب کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا[۱]

(از معاذ بن فضالہ از ہشام از یحیٰی بن ابی کثیر از ابو سلمہ) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتا رکھا اس کے نیک اعمال کا ثواب قیراط برابر کم ہوتا رہے گا البتہ کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا رکھ سکتا ہے۔ ابن سیرین اور ابو صالح نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کیا البتہ بکریوں یا کھیت کی حفاظت یا شکار کے لیے کتا رکھ سکتا ہے۔ اور ابو حازم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے البتہ شکار یا ریوڑ کا کتا رکھ سکتا ہے[۲]۔

۲۱۷۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ رَجُلًا مِّنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِي وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از یزید بن خصیفہ از سائب بن یزید) سفیان بن ابی زہیر قبیلہ ازد شنوءہ والے صحابی کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جو کوئی (بے ضرورت) کتا پالے جو نہ کھیت کے کام کا ہو، نہ بکریوں کی حفاظت کرے۔ اس کے عمل کے ثواب میں سے ہر روز قیراط کے برابر کم ہوتا رہے گا۔

سائب کہتے ہیں میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ انہوں نے کہا ہاں اس مسجد کے رب کی قسم۔

باب ۱۴۵ اِسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

۲۱۷۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

باب کھیت کے لیے گائے بیل سے کام لینا[۳]

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از سعد از ابو سلمہ از ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ

[۱] اس باب میں امام بخاریؒ نے کھیتی کی اباحت ثابت کی کیونکہ جب کھیت کے لئے کتا رکھنا جائز ہوا تو کھیتی کرنا بھی درست ہوگا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے کھیت یا شکار یا جانوروں کی حفاظت کرنے کتا پالنے کا جواز نکلا حافظ نے کہا اسی قیاس پر اور کسی ضرورت سے بھی کتے کا رکھنا جائز ہوگا لیکن بلا ضرورت اس کا رکھنا مکروہ ہے ایک روایت میں ہے کہ ہر روز دو قیراط اس کے ثواب میں سے کم ہوں گے اس کی وجہ یہ ہے کہ کتا فرشتوں کے گھر میں آنے سے روکتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ مہمان پر بھونکتا ہے اور سائل کو ڈراتا ہے ۱۲ منہ [۳] کیونکہ گائے بیل ہل کھیتی کے کام کے لئے بنائے گئے ہیں جیسے گھوڑا سواری کے لئے اس سے لازم نہیں آتا کہ گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہو جیسے گائے بیل کا گوشت کھانا حرام نہیں ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ اِلْتَفَتَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِيْ فَقَالَ الذِّئْبُ مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ اٰمَنْتُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ۔

نے فرمایا، ایک شخص کسی بیل پر سوار جا رہا تھا تو وہ بیل (جسے خدا نے اس وقت زبان دی) متوجہ ہوا اور سوار کو کہا میں اس (سواری) کے لیے پیدا نہیں ہوا میں تو کھیتی کے لیے پیدا ہوا ہوں پھر آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لائے اور ایک بار ایک بکری کو بھیڑیا لے گیا۔ گڈریا اس کے پیچھے گیا بھیڑے نے کہا آج تو بچانے والا ہے (جس دن (مدینہ میں) درندے ہی درندے ہونگے اس دن میرے سوا بکریوں کا چرانے والا کون ہوگا۔؟ آپ نے فرمایا میں اس پر ایمان لایا اور ابوبکرؓ و عمرؓ ایمان لائے اور ابوسلمہؓ نے کہا حالانکہ وہ دونوں اس دن وہاں موجود نہ تھے [1]

باب ۱۴۵۲ اِذَا قَالَ اَكْفِنِيْ مَؤُنَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهٖ وَتُشْرِكُنِيْ فِي الثَّمَرِ

باب صرف محنت پر پھلدار درختوں کو بٹائی پر دینا۔ جب باغ والا کسی سے کہے تو کھجوروں اور درختوں میں محنت کر اور میں پھل میں تیرا شریک رہوں گا [2]

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالُوْا تَكْفُوْنَا الْمَؤُنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

(از حکم بن نافع از شعیب از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہ) انصار نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ کھجور کے درخت ہم میں اور ہمارے مہاجر بھائیوں میں تقسیم فرما دیں آپ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا تب انصار نے مہاجرین سے کہا ایسا کرو کہ تم درختوں میں محنت کرو ہم تم دونوں میوے میں شریک رہیں گے انہوں نے یہ قبول کر لیا۔ [3]

باب ۱۴۵۳ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ وَقَالَ اَنَسٌ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ۔

باب میوہ دار درخت اور کھجور کے درخت کاٹنا۔ حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹے گئے [4]

۲۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع از عبداللہ بن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر یہودیوں کے درخت

---

[1] اس حدیث سے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ آنحضرتؐ کو ان پر پورا بھروسہ تھا۔ اس حدیث میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو عقل کے خلاف ہو کیونکہ زبان اللہ تعالیٰ نے جانوروں کو بھی دی ہے ان کا بات کرنا کچھ مشکل نہیں ہے جو لوگ عادت کے خلاف باتوں کو عقل کے خلاف جانتے ہیں یہ ان کا جہل اور حمق ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا یہ صورت جائز ہے کہ باغ یا زمین ایک شخص کی ہو اور کام اور محنت دوسرا شخص کرے دونوں پیداوار میں شریک ہوں اس کو مساقات کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انصار کو زمین تقسیم کر دینے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں کی ترقی بہت ہوگی بہت سی زمینیں ملیں گی تو انصار بے چاروں کی تھوڑی سی زمین انہی کے پاس رہنا آپ نے مناسب سمجھا ۱۲ منہ [3] یہ اس حدیث کا ٹکڑا ہے جو باب المساجد میں موصولاً اوپر گذر چکی ہے معلوم ہوا کہ کسی ضرورت سے یا دشمن کا نقصان کرنے کے لئے جب اس کی حاجت ہو میوہ دار درخت کاٹنا یا کھیتی یا باغ جلا دینا درست ہے ۱۲ منہ

أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ ؎

وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

جلوا دیئے اور کٹوا ڈالے، ان کے باغ کا نام بویرہ تھا اور حضرت حسان رضؓ اسی کا ذکر شعر میں کرتے ہیں۔ ترجمہ۔

بنی لوی کے سرداروں کے لیے تباہی کا سبب بڑا آسان
ہوگیا۔ بویرہ میں ہر طرف آگ ہی آگ بھڑک رہی ہے۔[۱]

باب ۱۴۵۴

۲۱۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ قَالَ فَمِمَّا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ فَنُهِينَا وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ۔

باب[۲] ....

(از محمد از عبد اللہ از یحیٰی بن سعید از حنظلہ ابن قیس انصاری) رافع بن خدیج کہتے ہیں مدینہ والوں میں سب سے زیادہ کھیت ہمارے تھے۔ ہم زمین کو بٹائی پر اس شرط پر دیتے تھے کہ معین حصّے کی پیداوار ہم زمین کے مالک سے لیں گے بعض اوقات اس حصّے کی پیداوار خراب ہو جاتی۔ باقی اچھی رہتی اور کبھی ساری زمین کی پیداوار ہلکی رہتی اور اس حصے کی صحیح سلامت رہتی اس لیے ہم کو اس سے ممانعت کی گئی۔ چاندی سونے کا تو اس وقت رواج ہی نہیں تھا

باب ۱۴۵۵ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ

وَنَحْوِهِ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيرِينَ وَ

باب آدھی یا کم و بیش پیداوار پر بٹائی کرنا۔

قیس بن مسلم نے ابو جعفر[۳] سے نقل کیا کہ مدینہ میں کسی مہاجر کا ایسا گھر نہ تھا جو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر بٹائی نہ کرتے ہوں، اور حضرت علیؓ اور سعد بن مالک عبد اللہ بن مسعودؓ و عمر بن عبد العزیز و قاسم و عروہ و آل ابی بکر و آل عمر و آل علی اور ابن سیرین سب بٹائی کیا کرتے اور عبد الرحمان بن اسودؒ نے کہا میں عبد الرحمان بن یزید کا کھیتی میں شریک رہتا

۱؎ بنی لوی قریش کو کہتے ہیں اور سراۃ کا ترجمہ عمائدین اور معززین ہے بویرہ ایک مقام کا نام ہے جہاں بنی نضیر یہودیوں کے باغات تھے۔ ہوا یہ کہ قریش ہی کے لوگ اس تباہی کے باعث ہوئے کیونکہ انہوں نے بنی قریظہ اور بنی نضیر کو بھڑکا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کرائی۔ بعضوں نے کہا آپؐ نے یہ درخت اس لئے جلوائے کہ جنگ کے لئے صاف میدان کی ضرورت تھی تاکہ دشمنوں کو چھپ رہنے کا اور کمین گاہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے ۱۲ منہ ۲؎ اس میں کوئی ترجمہ نہیں ہے گویا یہ باب پہلے باب کی ایک فصل ہے اور مناسبت یہ ہے کہ جب بٹائی ایک میعاد کے لئے جائز ہوئی تو مدت گذرنے کے بعد زمین کا مالک یہ کہہ سکتا ہے کہ اپنا درخت یا کھیت اکھاڑ لے جاؤ پس درخت کا کاٹنا ثابت ہوا اگلے باب کا یہی مطلب تھا ۱۲ منہ ۳؎ ابو جعفر کنیت ہے امام محمد باقر رحمۃ اللہ کی جو والد ہیں حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ کے ۱۲ منہ ۴؎ حضرت علی اور سعد اور ابن مسعود اور ابن عمر عبد العزیز کے اثروں کو ابن ابی شیبہ نے اور قاسم کے اثر کو عبد الرزاق نے اور عروہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور قاسم کے اثر کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے امام محمد باقر سے نکالا اس میں یہ ہے ان سے بٹائی کو پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ سب کے خاندان والوں کو یہ کرتے دیکھا اور ابن سیرین کے اثر کو سعید ابن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ اس کو ابن ابی شیبہ اور نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ فِي الزَّرْعِ وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰى اَنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ فَلَهُ الشَّطْرُ وَاِنْ جَآءُوْا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْاَرْضُ لِاَحَدِهِمَا وَيُنْفِقَانِ جَمِيْعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا وَرَاٰى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ وَقَالَ الْحَسَنُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَابْنُ سِيْرِيْنَ وَعَطَآءٌ وَالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ لَا بَاْسَ اَنْ يُّعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ اَوِ الرُّبُعِ وَنَحْوِهٖ وَقَالَ مَعْمَرٌ لَا بَاْسَ اَنْ تَكُوْنَ الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

اور حضرت عمرؓ[۱] نے لوگوں سے اس شرط پر بٹائی کی کہ اگر بیج انکا ہو تو آدھی پیداوار وہ خود لیں گے بیج لوگوں کا ہو تو وہ لوگ آتنا لیں گے اور حسن بصری[۲] نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شخص کی زمین ہو (دوسرے کی محنت) دونوں اس میں خرچ کریں اور پیداوار نصفا نصف تقسیم کرلیں اور زہری[۳] نے بھی یہی مسلک اختیار کیا۔

حسن نے کہا اگر کوئی آدھوں آدھ کپاس ٹھہرا کر اسے چنے تو کوئی حرج نہیں۔ ابراہیم نخعی اور ابن[۴] سیرین اور عطاء اور حکم اور زہری اور قتادہ نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں کہ جولاہے کو تہائی یا چوتھائی کپڑے کا شریک کرلیں۔ اور معمر نے کہا اس میں کوئی قباحت[۵] نہیں اگر جانور ایک معین مدت کے لیے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دیا جائے۔

۲۱۷۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ مِائَةَ وَسْقٍ ثَمَانُوْنَ وَسْقَ تَمْرٍ وَّعِشْرُوْنَ وَسْقَ شَعِيْرٍ فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ اَزْوَاجَ

(ازابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از نافع از عبد اللہ بن عمر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے نصف و نصف پیداوار پر بٹائی کرلی جو پیداوار ہوتی خواہ اناج یا پھل آپ اس میں سے ازواج مطہرات کو (سال میں) سو وسق[۶] دیا کرتے۔ اسّی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے پھر حضرت عمرؓ نے (اپنے دور خلافت میں یہودیوں

---

[۱] اس کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی اور طحاوی نے وصل کیا امام بخاری کا مطلب اس اثر کے لانے سے یہ ہے کہ مزارعت اور مخابرۃ دونوں ایک ہیں بعضوں نے کہا جب تخم زمین کا مالک دے تو یہ مزارعت ہے اور جب کام کرنے والا تخم اپنے پاس سے ڈالے تو یہ مخابرہ ہے بہر حال مزارعت اور مخابرت امام احمد اور ابن خزیمہ اور ابن منذر اور خطابی کے نزدیک درست ہے اور باقی علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۴] ابراہیم کے قول کو ابوبکر اثرم نے اور ابن سیرین کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء اور قتادہ اور حکم اور زہری کے بھی اقوال کو انہوں ہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو عبد الرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] اسّی وسق کھجور کے اور بیس وسق جو کے کیونکہ کھجور کا خرچ زیادہ تھا۔ برخلاف جو کے اس کی کبھی کبھی روٹی پکایا کرتے ۱۲ منہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّقْطِعَ لَھُنَّ مِنَ الْمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَوْ یُمْضِیَ لَھُنَّ فَمِنْھُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَمِنْھُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ وَکَانَتْ عَآئِشَۃُ اخْتَارَتِ الْاَرْضَ۔

کو جلا وطن کر کے خیبر کی زمین تقسیم کر دی اور امہات المومنین سے کہا یا تو پانی اور زمین (جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں ملا کرتا تھا وہ لو چنانچہ بعض امہات المومنین نے زمین لینا پسند کیا۔ کسی نے کہا ہم کو وسق دیا کرو حضرت عائشہؓ نے زمین لی تھی

بَابُ ۱۴۵۶ اِذَا لَمْ یَشْتَرِطِ السِّنِیْنَ فِی الْمُزَارَعَۃِ۔

باب اگر کھیتی میں برسوں کی تعداد معین نہ کی جائے[1]

۲۱۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ عَامَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از نافع، ابن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے آدھی پیداوار پر میوہ اور اناج کی بٹائی کر لی۔

بَابُ ۱۴۵۷

باب

۲۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِطَاؤُسٍ لَوْ تَرَکْتَ الْمُخَابَرَۃَ فَاِنَّھُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْہُ قَالَ اَیْ عَمْرُو اِنِّیْ اُعْطِیْھِمْ وَاُغْنِیْھِمْ وَاِنَّ اَعْلَمَھُمْ اَخْبَرَنِیْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْہَ عَنْہُ وَلٰکِنْ قَالَ اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہِ خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے طاؤس سے کہا تم بٹائی چھوڑ دو تو بہتر ہے۔ لوگ کہتے ہیں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بٹائی سے منع کیا ہے۔ طاؤس نے کہا اے عمرو میں لوگوں کو زمین دیتا ہوں۔ ان کا فائدہ کرتا ہوں اور صحابہ میں جو بڑے عالم تھے یعنی ابن عباس انہوں نے مجھ سے کہا کہ آنحضرت نے بٹائی سے منع نہیں کیا۔ البتہ یہ فرمایا اگر تم میں کوئی اپنے بھائی کو یونہی مفت زمین دیدے تو یہ بات اس کے لئے اچھی ہے بہ نسبت محصول لینے کے[2][3]

بَابُ ۱۴۵۸ الْمُزَارَعَۃِ مَعَ الْیَھُوْدِ

باب یہودیوں سے بٹائی کرنا[4]

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطٰی خَیْبَرَ الْیَھُوْدَ عَلٰی

(از ابن مقاتل از عبد اللہ از عبید اللہ از نافع از ابن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر یہودیوں کے سپرد کر دیا۔ اس شرط پر کہ وہ اس میں محنت کریں کاشت کاری کریں اور ان کو

---

[1] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے نصف پیداوار پر معاملہ کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے یہ صراحت نہ کی کہ وہ جائز یا ناجائز ہے کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ مزارعت میں جب میعاد نہ ہو تو وہ جائز ہے یا نہیں ابن بطال نے کہا امام مالک و ثوری اور شافعی اور ابو ثور تے اس کو مکروہ کہا ہے ۱۲ منہ

[3] امام طحاوی نے زید بن ثابتؓ سے نکالا انہوں نے کہا اللہ رافع بن خدیج کو بخشے میں ان سے زیادہ اس حدیث کو جانتا ہوں ہوا یہ تھا کہ دو انصاری آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لڑتے آئے آپ نے فرمایا اگر تمہارا حال یہ ہے تو کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو رافع نے یہ لفظ سن لیا کہ کھیتوں کو کرایہ پر مت دیا کرو حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کرایہ پر دینے کو منع نہیں فرمایا بلکہ آپ نے یہ برا سمجھا کہ اس کے سبب سے لوگوں میں فساد اور جھگڑا ہو ۱۲ منہ [4] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ مزارعت جیسے مسلمانوں میں آپس میں درست ہے ویسی ہی مسلمان اور کافر میں بھی درست ہے اور چونکہ حدیث میں صرف یہود کا ذکر تھا لہٰذا انہی کو ترجمہ باب میں بیان کیا اور جیب یہود کے ساتھ مزارعت

أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا خَرَجَ مِنْهَا۔

باب ۱۴۵۹ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۱۸۱- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَكَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهْ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ۔

باب ۱۴۶۰ إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَهُمْ

۲۱۸۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ قَالَ أَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ آتِ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا نَامَا فَحَلَبْتُ

پیداوار کا آدھا حصہ ملے گا۔

باب بٹائی میں مکروہ شرائط کا بیان۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از یحییٰ از حنظلہ زرقی از) رافع کہتے ہیں ہم سب اہل مدینہ سے زیادہ کاشت کرتے تھے۔ کوئی اپنی زمین کرایہ پر دیتا اور کہتا یہ حصہ زمین کا میں لوں گا[1] یہ تو لے پھر کبھی ایسا اتفاق ہوتا کہ ایک حصہ میں پیداوار ہوتی دوسرے میں نہیں اس لئے آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا۔

باب اگر کسی کا روپیہ بغیر اس کی اجازت کے لگا دے اور اس روپیہ صرف کرنے میں بہتری ہو[2]

(از ابراہیم بن منذر از ابو ضمرہ از موسیٰ بن عقبہ از نافع از عبداللہ بن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے ایک بار تین آدمی سفر میں جا رہے تھے پانی برسنے لگا تو وہ پہاڑ کی ایک غار میں ٹھکانہ کر گئے۔ ان کے غار پر ایک چٹان پہاڑ سے گری اور غار کا منہ بند ہو گیا آپس میں کہنے لگے اپنے اپنے نیک اعمال یاد کریں اور اللہ سے انکا واسطہ دیکر دعا کریں شاید وہ ہماری مشکل کشائی کر دے چنانچہ ایک نے اللہ سے خطاب کیا اے اللہ میرے والدین بہت ضعیف تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں انکے لیے بکریاں چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا تو دودھ دوہ کر بچوں سے پہلے والدین کی خدمت میں پیش کرتا پھر بچوں کو پلاتا ایک دن مجھے بڑی دیر ہو گئی کافی رات گزرنے پر میں گھر آیا دیکھا تو والدین سو گئے ہیں میں نے حسب معمول دودھ نکالا اور دودھ لیکر انکے سرہانے کھڑا ہو گیا میں نے انکو جگانا پسند نہ کیا اور یہ بھی مجھے

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ یہ بھی ایک فاسد شرط ہے کہ یہاں کی پیداوار میں لوں گا وہاں کی تو لے اس سے نزاع پیدا ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] امام بخاری نے اس باب میں وہی تین آدمیوں کی حدیث بیان کی جو اوپر ذکر ہو چکی ہے اور ترجمہ باب تیسرے شخص کے بیان سے نکالا کہ اس نے مزدور کی بے اجازت اسکے مال کو کام میں لگایا اور اس کے لئے فائدہ کمایا۔ اگر ایسا کرنا گناہ ہوتا تو یہ شخص اس کام کو دفع بلا کا وسیلہ کیوں بناتا ۱۲ منہ

كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَبَغَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً فَفَرَجَ وَقَالَ الثَّالِثُ اللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ فَخُذْ فَأَخَذَهُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللّٰهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ فَسَعَيْتُ۔

ناپسند تھا کہ بچوں کو ان سے پہلے پلا دوں۔ بچے میرے پاؤں پر پڑے شور کرتے رہے اسی طرح صبح ہوگئی۔ یا اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام خالصتہً تیری رضا کے لئے کیا، تو تو اس پتھر کو ذرا سا سرکا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ وہ پتھر ذرا سا سرک گیا۔ (حسب دعاء) انہیں آسمان دکھائی دینے لگا۔ دوسرے نے کہا۔ میری ایک چچا زاد بہن تھی۔ مجھے اس سے بہت محبت تھی جیسے مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے میں نے اس سے ناجائز کام کی خواہش کی۔ جب تک کہ میں اسے سو اشرفیاں نہ دوں اس نے تسلیم نہ کیا۔ میں نے ان کی فکر کی سو اشرفیاں جمع کیں اور اسے دیں۔ میں جب زنا کیلئے اس کے پاس بیٹھا تو کہنے لگی اے خدا کے بندے! اللہ سے ڈر۔ اور میری عصمت اور کنوارپن ناحق نہ ضائع کر۔ میں (یہ سن کر) فوراً اس سے علیحدہ ہوگیا۔ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیری رضا کیلئے کیا۔ تو اس پتھر کو ذرا اور سرکا دے۔ وہ سرک گیا۔ اب تیسرا گویا ہوا۔ یا اللہ میں نے ایک مزدور کام پر لگایا تھا جس کی اجرت ایک فَرَق چاول طے کی تھی۔ جب وہ کام کر چکا تو مزدوری مانگی میں اسے دینے لگا لیکن اس نے انکار کر دیا۔ میں اس کی اجرت سے زراعت کرتا رہا۔ ان کی اتنی آمدنی ہوئی کہ میں نے اسی سے گائے بیل در چرواہے رکھ لیے۔ پھر وہ مزدور (کافی مدت کے بعد) آیا اور کہنے لگا۔ خدا سے ڈر (اور آج تو میری مزدوری دے دے) میں نے کہا وہ گائے بیل چرواہے سب تیرے ہیں لے لے اس نے کہا خدا سے ڈر۔ مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا ہوں واقعی لے لے۔ اس نے لے لیئے۔ اگر تو جانتا ہے میں نے یہ کام تیری رضا کیلئے کیا تو باقی پتھر بھی ہٹا دے۔ اللہ نے ہٹا دیا۔ امام بخاری رح کہتے ہیں ابن عقبہ نے نافع سے بجائے فَبَغَيْتُ (میں نے فکر کی) کے بجائے فَسَعَيْتُ[1] (میں نے کوشش کی) کا لفظ نقل کیا۔

بَاب ۱۴۶۱ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ

باب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوقاف خراجی زمین اور اس کی بٹائی کا بیان[2] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ (ایک اور حدیث میں تفصیلاً آیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے کچھ مال کمایا ہے میں اسے خیرات

[1] یعنی اس روایت میں بجائے فبغیت حتی جمعتها کے فسعیت حتی جمعتها ہے مطلب دونوں کا ایک ہے یعنی میں نے محنت کر کے سو اشرفیاں جمع کیں ابن عقبہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا ۱۲ منہ

[2] ابن بطال نے کہا اس باب کا مطلب یہ ہے کہ صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کے اوقاف میں اسی طرح مزارعت کرتے رہے جیسے خیبر کے یہود کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

تَصَدَّقْ بِأَصْلِهٖ لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهٗ فَتَصَدَّقَ بِهٖ۔

کرنا چاہتا ہوں[1]۔ کتاب الوصایا میں اس کا ذکر آئیگا اصل زمین کو وقف کردے اسے کوئی بیع نہ سکے البتہ اس کا پھل میوہ کھا سکیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ایسا ہی کیا۔

۲۱۸۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

(از صدقہ از عبدالرحمن از مالک از زید بن اسلم) ان کے والد کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے کہا اگر مجھے آئندہ مسلمان ہونے والوں کا خیال نہ ہوتا[2] تو جس بستی کو میں فتح کرتا اسے فاتحین میں تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا۔

بَاب ۱۴۶۲ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

وَرَأٰى ذٰلِكَ عَلِيٌّ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ مَوَاتًا وَقَالَ عُمَرُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهٗ وَيُرْوٰى عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ وَيُرْوٰى فِيهِ

باب غیر آباد زمین (بنجر زمین[3]) جو کوئی آباد کرے (وہ اسی کی)

حضرت علی نے کوفہ کی زمین میں یہی حکم دیا[4]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا[5] جو کوئی غیر آباد زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے۔ اور عمرو بن عوف[6] سے ایسا ہی مروی ہے۔ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا زیادہ روایت کیا کہ وہ کسی غیر مسلم کی ملکیت میں ہو اور ظالم رگ والے کا زمین میں کوئی حق نہیں[7]

---

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جس کو امام بخاری نے کتاب الوصایا میں نکالا کہ حضرت عمرؓ نے اپنا ایک باغ جس کو ثمغ کہتے ہیں صدقہ کر دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں نے کچھ مال کمایا ہے۔ میں چاہتا ہوں اس کو تصدق کروں وہ مال بہت عمدہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس کی اصل صدقہ کر دے نہ وہ بیع ہو سکے نہ ہبہ نہ اس میں ترکہ ہو بلکہ اس کا میوہ خیرات ہوا کرے پھر حضرت عمرؓ نے اس کو اسی طرح اللہ کی راہ یعنی مجاہدین اور مساکین اور بردوں کے چھڑانے اور مہمان اور مسافروں اور ناطے والوں کے لئے صدقہ کر دیا اور یہ اجازت دی کہ جو اس کا متولی ہو وہ اس میں سے دستور کے موافق کھائے اپنے دوست کو کھلائے پھر دولت نہ جوڑے ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ آئندہ بہت سے مسلمان لوگ پیدا ہوں گے جو محتاج ہوں گے اگر میں تمام مفتوحہ ممالک کو غازیوں میں تقسیم کر دوں گا تو آئندہ محتاج مسلمان محروم رہ جائیں گے یہ حضرت عمرؓ نے اس وقت فرمایا جب سواد کا ملک فتح ہوا۔ یہ قول امام ابوحنیفہ رحمہ کے مذہب کے موافق ہے کہ ممالک مفتوحہ میں امام کو اختیار ہے کہ ان کو وقف کردے یا مجاہدین میں تقسیم کر دے اور شافعیؒ کے نزدیک جو ملک جنگ سے فتح ہو اس کا تقسیم کرنا لازم ہے مگر جب مجاہدین وقف کرنے پر رضامند ہو جائیں اور امام مالک کے نزدیک ایسا ملک فتح ہوتے ہی وقف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] طحاوی نے کہا بنجر وہ زمین جو کسی کی ملک نہ ہو نہ شہر نہ بستی کے متعلق ہو مگر یہ ضرور ہے کہ شہر یا بستی سے باہر ہو دور ہو یا نزدیک امام ابو یوسف نے کہا بنجر نہ آباد زمین کہ وہاں کے نزدیک کے کنارے سے کھڑے ہو کر کوئی بستی والوں کو پکارے تو جو بستی والے وہاں سے قریب ہوں ان کو بھی آواز نہ جائے۔ فراء نے کہا بنجر جو آباد نہ ہو یعنی اس میں کھیتی نہ ہوئی ہو جس کو عربی میں موات کہتے ہیں۔ اس کے آباد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ اس میں پانی لائے یا کھیتی کرے یا باغ لگائے یا مکان یا عمارت بنائے تو وہ ایسا کرنے والے کی ملک ہو جاتی ہے خواہ امام یا بادشاہ کا اذن ہو یا نہ ہو جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام یا بادشاہ کا اذن ضرور ہے ۱۲ منہ [4] اس کو موات یعنی بنجر قرار دیا ۱۲ منہ [5] اس کو امام مالک نے مؤطا میں وصل کیا اور اس کی تفصیل دوسری روایت میں مذکور ہے جس کو ابو عبید قاسم بن سلام نے کتاب الاموال میں نکالا کہ لوگ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں زمین کو روکنے لگے۔ تب انہوں نے کہا جو کوئی غیر آباد زمین آباد کرے وہ اسی کی ہو جاتی ہے مطلب یہ ہے کہ فقط قبضہ کرنے یا روکنے سے ایسی زمین پر ملک نہیں ہوتا جب تک اس کو آباد نہ کرے ۱۲ منہ [6] یعنی عمرو بن عوف بن یزید مزنی سے اس کو طبرانی اور ابن ابی عدی اور بیہقی نے وصل کیا اور اسحاق بن راہویہ نے بھی نکالا لیکن اس کے اسناد میں کثیر بن عبداللہ ضعیف ہے اور بعضے نسخوں میں صحیح بخاری کے یوں ہے اور حضرت عمرؓ اور ابن عوف نے روایت کی مگر یہ غلط ہے اور صحیح وہی ہے کہ عمرو بن عوف نے روایت کی اور یہ عمرو بن عوف ان عمرو بن عوف بدری کے سوا ہیں جن کی روایت جزیہ کے باب میں آئیگی ان سے اس کتاب میں بس ایک یہی حدیث وہ بھی تعلیقاً مروی ہے ۱۲ منہ [7] یعنی جو جبراً دوسرے کی زمین چھین کر اس میں کھیت یا باغ لگائے۔ ۱۲ منہ

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابرؓ نے بھی آنحضرتؐ سے ایسا ہی روایت کیا۔

۲۱۸۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ قَالَ عُرْوَةُ قَضَى بِهِ عُمَرُ رض فِي خِلَافَتِهِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبیداللہ بن ابی جعفر از محمد بن عبدالرحمان از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے عروہ نے کہا حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا۔

بَابٌ ۱۴۶۳

باب[2]

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ فَقَالَ مُوسَى وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِنْ ذٰلِكَ۔

(از قتیبہ از اسمٰعیل بن جعفر از موسےٰ بن عقبہ از سالم بن عبداللہ بن عمر از ابن عمرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو ذوالحلیفہ میں نالے کے نشیب میں اترے تھے (مکہ کو جاتے ہوئے) تو آپؐ سے خواب میں کہا گیا تھا تم برکت والے میدان میں ہو۔ موسیٰ بن عقبہ نے کہا حضرت سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں حضرت عبداللہ بن عمرؓ بٹھایا کرتے تھے اور اسی جگہ کا قصد کرتے تھے، جہاں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اترے تھے۔ یعنی اس مسجد کے نیچے جو نالے کے نشیب میں تھی اس مسجد اور راستے کے درمیان میں وہ جگہ تھی۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةً فِي حَجَّةٍ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از شعیب از اوزاعی از یحییٰ از عکرمہ از ابن عباس از حضرت عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات ایک آنے والا (فرشتہ[3]) میرے مالک کے پاس سے آیا۔ آنحضرت اس وقت عقیق میں تھے۔ اس فرشتے نے کہا برکت والے نالے میں نماز پڑھ اور کہہ عمرہ حج میں شریک ہو گیا۔

---

[1] اس کو امام ترمذی اور نسائی نے نکالا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے [2] اس میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب کی فصل ہے اور مناسبت باب کی حدیث سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ کی زمین میں یہ حکم نہیں دیا کہ جو کوئی اس کو آباد کرے تو وہ اسی کی ملک ہے کیونکہ ذوالحلیفہ لوگوں کے اترنے کی جگہ ہے یا یہ مطلب ہے کہ ذوالحلیفہ کی زمین بنجر ہے وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ [3] مراد حضرت جبرئیل ہیں اس حدیث کی بھی مناسبت اس باب سے وہی ہے جو اگلی حدیث کی ہے یعنی وادی عقیق کی زمین بنجر ہے کسی کی ملک نہیں وہاں ہر شخص اتر سکتا ہے ۱۲ منہ

باب ۱۴۶۴ اِذَا قَالَ رَبُّ الْاَرْضِ اُقِرُّكَ مَا اَقَرَّكَ اللّٰهُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَجَلًا مَّعْلُوْمًا فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيْهِمَا۔

باب اگر زمین کا مالک کاشتکار سے یہ کہے میں تجھے اس وقت رکھوں گا جب تک اللہ تجھے رکھے اور کوئی میعاد معین نہ کرے۔ تو دونوں آپس میں جب تک رضامند رہیں گے معاملہ رہے گا (جب چاہیں گے فسخ کر دیں گے)۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَجْلَى الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا وَكَانَتِ الْاَرْضُ حِيْنَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْيَهُوْدِ مِنْهَا فَسَاَلَ الْيَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا اَنْ يَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰى اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰى تَيْمَاءَ وَاَرِيْحَاءَ۔

(از احمد بن مقدام از فضیل بن سلیمان از موسیٰ از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسری سند (عبدالرزاق از ابن جریج از موسیٰ بن عقبہ از نافع از ابن عمرؓ)[1] حضرت عمرؓ نے یہود و نصاریٰ کو ملک حجاز سے نکال دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر والوں پر غالب ہوئے تو یہودیوں کو وہاں نکالنا چاہا کیونکہ آپؐ کے غلبہ سے وہ ساری زمین اللہ اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہوگئی[2]۔ آپؐ نے انہیں یعنی یہودیوں کو نکالنا چاہا لیکن انہوں نے آپؐ سے درخواست کی کہ آپؐ انہیں وہاں رہنے دیں وہ محنت و زراعت کریں گے اور آدھی پیداوار آپ اور مسلمانوں کو دیں گے آپؐ نے فرمایا اچھا جب تک ہم چاہیں گے تمہیں اس کام پر رکھیں گے آخر یہودی وہیں رہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں بمقام تیما اور[3] اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

باب ۱۴۶۵ مَا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاسِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرَةِ۔

باب صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین زراعت اور باغبانی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے۔

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ لَقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از اوزاعی از ابوالنجاشی یعنی رافع بن خدیج کا غلام از رافع بن خدیج بن رافع) ان کے چچا ظہیر بن رافع نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسی بات سے منع فرمایا جس میں ہمارا فائدہ تھا۔ رافع نے کہا آنحضرت صلے

---

[1] امام بخاری نے عبدالرزاق سے نہیں سنا تو یہ روایت معلق ہوئی اس کو امام مسلم اور امام احمد نے وصل کیا۔ [2] کیونکہ خیبر کی کچھ زمین جنگ کے بعد فتح ہوئی وہ تو حسب قاعدہ شرع اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی ملک ہوگئی اور جو صلحاً فتح ہوئی وہ بھی صلح کے بعد مسلمانوں کی ہوگئی ۱۲ منہ [3] تیما اور اریحا، دونوں مقام کے نام ہیں جو سمندر کے کنارے بنی طے کے کنارے پر واقع ہیں جہاں سے شام کا رستہ شروع ہوتا ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا قُلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا أَوْ أَمْسِكُوهَا قَالَ رَافِعٌ قُلْتُ سَمْعًا وَطَاعَةً۔

اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ سچ ہے۔ زہیر نے کہا آنحضرت نے مجھے بلایا۔ پوچھا تم اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو۔ میں نے کہا نالیوں[1] پر جو پیداوار ہو اس پر دیا یا چوتھائی پیداوار پر) ان کو کرایہ دیتے ہیں اور کھجور اور جو کے چند وسق پر۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کرو تم خود ان میں کھیتی کرو یا کھیتی کراؤ۔ یا خالی روکے رکھو۔ رافع نے کہا السمع و الطاعۃ۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ۔

(از عبید بن موسیٰ از اوزاعی از عطاء) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں انصار تہائی یا چوتھائی یا آدھی پیداوار پر بٹائی کیا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اسے (مفت) اپنے بھائی مسلمان کو دے نہیں تو خالی پڑا رہنے دے۔ ربیع بن نافع ابی توبہ نے کہا[2] ہمیں معٰویہ بن سلام نے بحوالہ یحییٰ ابوسلمہ ابوہریرہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ خود کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو مفت دیدے (عاریۃً) ورنہ اسے خالی پڑا رہنے دے۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ يُزْرِعُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ شَيْئًا مَعْلُومًا۔

(از قبیصہ از سفیان) عمرو کہتے ہیں میں نے طاؤس سے رافع کی حدیث بیان کی انہوں نے کہا بٹائی پر زمین دے سکتا ہے۔ ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کو مفت (زراعت کیلئے) زمین دیدے تو یہ کرایہ لینے سے بہتر ہے۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از نافع) ابن عمرؓ اپنے کھیتوں کو عہد نبوی خلافت ابوبکرؓ اور عمرؓ و عثمانؓ اور ابتدائے خلافت معٰویہؓ میں کرایہ پر دیا کرتے تھے (یعنی بٹائی پر[3]) پھر انہیں رافع بن خدیج کی یہ حدیث بیان کی گئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود رافع کے

[1] بعضی روایتوں میں علی الربیع ہے اربعا اس کی جمع ہے۔ ربیع کہتے ہیں نالی کو اور بعضی روایتوں میں علی الربع ہے یعنی چوتھائی پیداوار پر لیکن حافظ نے کہا صحیح علی الربیع ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ زمین کا کرایہ ٹھہراتے کہ نالیوں پر جو پیداوار ہو وہ تو زمین والا لے اور باقی پیداوار محنت کرنے والا لے ۱۲ منہ [2] یعنی بغیر کرایہ کے یونہی اپنے مسلمان بھائی کو زراعت کرنے کے لئے دو ۱۲ منہ [3] اس کو امام مسلم نے وصل کیا حسن بن علی حلوانی سے انہوں نے ابو توبہ سے حافظ نے کہا اس کتاب میں ابو توبہ سے اس کے سوا اور کوئی روایت نہیں ہے ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت علی کی خلافت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اختلاف کی وجہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی تھی ان کی رائے یہ تھی کہ جس پر لوگوں کا اتفاق نہ ہو اس سے بیعت کرنا درست نہیں اور اسی لئے انہوں نے عبداللہ بن زبیر اور عبدالملک بن مروان سے بھی اختلاف کے وقت میں بیعت نہیں کی ابن زبیر کے قتل

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی عَنْ کِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَذَھَبَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی رَافِعٍ فَذَھَبْتُ مَعَہٗ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ نَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ کِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّا کُنَّا نُکْرِیْ مَزَارِعَنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا عَلَی الْاَرْبِعَآءِ وَبِشَیْءٍ مِّنَ التِّبْنِ۔

پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ گیا ان سے پوچھا رافع نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے ابن عمرؓ نے کہا تم جانتے ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم اپنے کھیت اس پیداوار کے عوض جو نالیوں پر ہو اور تھوڑی گھاس پھونس کے عوض دیا کرتے تھے۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَعْلَمُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَرْضَ تُکْرٰی ثُمَّ خَشِیَ عَبْدُ اللّٰہِ اَنْ یَّکُوْنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَحْدَثَ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَّمْ یَکُنْ یَّعْلَمُہٗ فَتَرَکَ کِرَآءَ الْاَرْضِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں جانتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی۔ پھر ابن عمر نے اندیشہ کیا مبادا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہو جس کی خبر انہیں نہ ہوئی ہو اس لیے انہوں نے (احتیاطاً) زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

باب ۱۴۶۶ کِرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ اَمْثَلَ مَآ اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ تَسْتَاْجِرُوا الْاَرْضَ الْبَیْضَآءَ مِنَ السَّنَۃِ اِلَی السَّنَۃِ

باب سونے اور چاندی کے عوض زمین کرایہ پر دینا۔

ابن عباسؓ نے فرمایا بہتر کام یہ ہے کہ خالی زمین کو ایک ایک سال کے لیے کرایہ پر دو۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ رَّبِیْعَۃَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَۃَ بْنِ قَیْسٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمَّایَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یُکْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا یَنْبُتُ عَلَی الْاَرْبِعَآءِ اَوْ شَیْءٍ یَّسْتَثْنِیْہِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَہَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَکَیْفَ ھِیَ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَیْسَ بِھَا بَاْسٌ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْھَمِ وَقَالَ اللَّیْثُ وَکَانَ الَّذِیْ نُھِیَ عَنْ ذٰلِکَ مَا لَوْ نَظَرَ فِیْہِ

(از عمرو بن خالد از لیث از ربیعہ بن ابی عبدالرحمان از حنظلہ بن قیس) رافع بن خدیج کہتے ہیں میرے دونوں چچاؤں[۱] نے مجھے بتایا کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں زمین کو نالیوں کی پیداوار پر یا مالک کے منتخب قطعۂ زمین کی پیداوار پر دیا کرتے تھے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع کیا میں نے رافع سے کہا روپے پیسے کے عوض کرایہ پر دینا کیسا ہے؟ رافع[۲] نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیث[۳] نے کہا جس بٹائی سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا وہ اس

---

[۱] اس کو ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا حافظ نے کہا اس کا اسناد صحیح ہے اور امام بیہقی نے بھی اس کو نکالا ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا ایک کا نام تو ظہیر بن رافع تھا کلاباذی نے کہا دوسرے کا نام معلوم نہیں ہوا لیکن میں نے بغوی اور ابن سکن کی کتاب الصحابہ میں قتادہ کی ایک روایت پائی اس میں یوں ہے قتادہ نے کہا کہ اس کا نام ظہیر تھا ۱۲ منہ [۳] ممکن ہے کہ رافع نے یہ اپنے اجتہاد سے کہا ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو ۱۲ منہ [۴] یہ تعلیق نہیں ہے لیث تک ہی

ذُوالْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ ۔

صورت میں ہے کہ اگر اس میں حلال و حرام سمجھنے والا غور کرے تو کبھی اسے جائز نہیں کہے گا۔ کیونکہ اس میں دھوکا ہے[1]۔

بَابٌ ۱۴۶۷

حَدَّثَنَا ۲۱۹۴ - مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ قَالَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

باب

(از محمد بن سنان از فلیح از ھلال بن علی) دوسری سند (از عبداللہ بن محمد از ابو عامر از فلیح از ھلال بن علی از عطاء بن یسار از ابو ہریرہ رض) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن ارشاد فرما رہے تھے۔ آپؐ کے پاس ایک آدمی جنگل کا باشندہ بیٹھا تھا آپؐ نے فرمایا جنت کے لوگوں میں سے ایک شخص اپنے رب سے زراعت کی اجازت مانگے گا۔ پروردگار کہے گا تو جو کچھ چاہتا ہے وہ تیرے پاس موجود نہیں وہ عرض کرے گا بیشک ہے لیکن مجھے کاشتکاری پسند ہے چنانچہ وہ بیج ڈالے گا اور پلک جھپکنے میں وہ اُگ آئے گا اور رسیدہا ہو جائے گا۔ نیز فصل کاٹنے کے قابل ہو جائے گی پہاڑوں کی طرح ہو جائے گا۔ اللہ تعالے فرمائیگا آدم کے بیٹے لے! (اب خوش ہو) تیرا پیٹ بھرنے والا نہیں[2]۔ یہ سن کر وہ جنگلی دیہات کا باشندہ کہنے لگا یہ شخص یا قریشی ہوگا یا انصاری کیونکہ وہی کھیتی کرتے ہیں ہم تو کھیتی باڑی کے لوگ[3] نہیں۔ اس کی بات سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

بَابٌ ۱۴۶۸ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

حَدَّثَنَا ۲۱۹۵ - قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا

باب درخت بونے کا بیان۔

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب از ابو حازم) سہل بن سعد نے کہا ہم جمعہ کے دن بہت خوش ہوا کرتے تھے کیونکہ ایک بڑھیا چقندر کی جڑیں لیتی جنہیں ہم اپنے باغ کی کیاریوں میں بویا کرتے تھے۔ وہ ایک ہانڈی میں ان کو پکاتی اور پر سے

---

[1] اس سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے کہ جس مزارعت میں دھوکہ نہ ہو مثلاً روپیہ اشرفی کے بدل ہو یا پیداوار کے نصف یا ربع پر تو وہ جائز ہے منع وہی مزارعت ہے جس میں دھوکہ ہو مثلاً کسی خاص مقام کی پیداوار پر ۱۲ منہ [2] حقیقت میں آدمی ایسا ہی حریص ہے کتنی بھی دولت اور راحت ہو وہ اس پر قناعت نہیں کرتا زیادہ طلبی اس کے خمیر میں ہے اسی طرح تلون مزاجی حالانکہ بہشت میں ہمہ شے اور ہمہ نعمت موجود ہوگی مگر بیٹھے بیٹھے یہ خیال سوجھے گا کہ وہ کھیتی کریں وہ اگے اس کا تماشا دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ خواہش بھی پوری کر دے گا ۱۲ منہ [3] کیونکہ عرب میں قبائل کے لوگ جنگ و جدل اور غارت گری میں مصروف رہتے تھے بستی والے کھیتی باڑی کیا کرتے ۱۲ منہ

فَنَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ٹھوڑے دانے جو کے بھی ڈال دیتی ابوحازم کہتے ہیں میں یہی جانتا ہوں کہ یوں کہا کہ اس میں چربی چکنائی کچھ نہ ہوتی پھر ہم جمعہ کی نماز پڑھکر اسکی ملاقات کو جاتے وہ ہمارے سامنے یہ کھانا لاتی۔ اسی لیے ہمیں جمعہ کی خوشی ہوا کرتی نیز جمعہ کے دن ہم نماز کے بعد ہی کھانے اور سوتے (یعنی قیلولہ کرتے)

۲۱۹۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَاللَّهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ إِلَى قَوْلِهِ الرَّحِيمُ۔

(از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از اعرج) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ بہت احادیث روایت کرتے ہیں۔ آخر اللہ سے مجھے ملنا ہے (اگر جھوٹی احادیث بیان کرتا ہوں توسزا ہوگی) لوگ کہتے ہیں دوسرے مہاجرین اور انصار ابوہریرہ طرح احادیث بیان نہیں کرتے۔ حقیقت یہ ہے میرے بھائی مہاجر بازاروں میں خرید و فروخت کا کام کرتے رہتے اور میرے بھائی انصار زراعت میں مشغول رہتے۔ میں ایک مفلس انسان تھا صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا میں اس وقت موجود رہتا جب دوسرے لوگ غائب ہوتے۔ میں یاد رکھتا جب لوگ بھول جاتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا تم میں سے جو شخص جب تک میں اپنی گفتگو جاری رکھوں اپنی چادر بچھائے رکھے پھر اسے سمیٹ کر اپنے سینہ سے لگالے تو وہ میری کوئی بات کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کمبل (یا چادر) جس کے سوا میرے بدن پر کوئی کپڑا نہ تھا بچھا دیا یہاں تک کہ آپؐ نے اپنی تقریر ختم کی پھر سمیٹ کر میں نے اپنے سینے سے لگا لیا۔ قسم اس کی جس نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے میں آپؐ کی گفتگو سے آج تک کوئی بات نہیں بھولا اور قسم خدا کی اگر قرآن کی یہ دو آیتیں نہ ہوتیں اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ سے الرَّحِیْمُ تک تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

کِتَابُ الْمُسَاقَاۃِ

بَابٌ ۱۴۶۹ فِی الشُّرْبِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ وَقَوْلِہٖ جَلَّ ذِکْرُہٗ اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْہُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰہُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْکُرُوْنَ اَلْاُجَاجُ الْمُرُّ اَلْمُزْنُ السَّحَابُ۔

باب کھیتوں اور باغوں کے لئے پانی میں سے اپنا حصہ لینا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (آیت) وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ الخ (ہم نے ہر زندہ چیز پانی سے بنائی کیا وہ اس بات کا یقین نہیں کرتے۔) دوسرا قول اللہ کا اَفَرَءَیْتُمُ الْمَآءَ الَّذِیْ تَشْرَبُوْنَ الخ (بھلا بتاؤ پانی جو تم پیتے ہو کیا تم نے اسے بادل میں سے اتارا یا ہم اس کے اتارنے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو اسے کھارا کڑوا کریں۔ پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔) اُجاج کا معنیٰ کڑوا اور مُزن کا معنیٰ بادل۔

بَابٌ ۱۴۷۰ فِی الشُّرْبِ وَمَنْ رَاٰی صَدَقَۃَ الْمَآءِ وَھِبَتَہٗ وَوَصِیَّتَہٗ جَائِزَۃً مَقْسُوْمًا کَانَ اَوْ غَیْرَ مَقْسُوْمٍ وَقَالَ عُثْمَانُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَکُوْنَ دَلْوُہٗ فِیْھَا کَدِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاشْتَرَاھَا عُثْمٰنُ رض۔

باب پانی پینے کے آداب نیز پانی کا حصہ خیرات کرنا اور ہبہ کرنا اور اس کی وصیت کرنا جائز ہے خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر منقسم (مشترک)

حضرت عثمان رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ایسا ہے جو رُومہ کا کنواں خریدے پھر اس کا ڈول باقی مسلمانوں کے ڈول کی طرح ہو (یعنی اسے وقف کر دے) آخر حضرت عثمان رض نے اسے خرید لیا۔[۲]

۲۱۹۷۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رض

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہل بن سعد کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

---

۱ مساقات درحقیقت مزارعت کی ایک قسم ہے فرق یہ ہے کہ مزارعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات درختوں میں یعنی ایک شخص کے درخت ہوں وہ دوسرے سے یوں کہے تم پانی وغیرہ دیا کرو ان کی خدمت کرتے رہو اور جو میوہ پیدا ہو وہ ہم تم دونوں بانٹ لیں۔ اس کے جواز اور عدم جواز میں بھی ویسا ہی اختلاف ہے جیسا اوپر مزارعت میں گذر چکا ہے۔
۲ اس کو ترمذی اور نسائی اور ابن خزیمہ نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اور مسلمانوں پر وقف کر دیا پانی کی تکلیف جاتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے خوش ہوئے کہ حضرت عثمانؓ کو اس کے بدل بہشت کی بشارت دی ۱۲ منہ

قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ فَقَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

ایک پیالہ (دودھ یا پانی کا) لایا گیا۔ آپ نے اس میں سے پیا۔ اور آپؐ کے دائیں طرف ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا[1] بائیں لوٹ عمر والے لوگ تھے[2]۔ آپؐ نے فرمایا اے لڑکے! کیا تو مجھے اس کی اجازت دیتا ہے کہ پہلے میں یہ پیالہ بوڑھوں کو دوں، اس نے کہا میں تو آپؐ کا جوٹھا جو میرا حصہ ہے وہ اور کسی کو پینے نہ دوں گا آخر آپؐ نے[3] وہ پیالہ اسی کو دیا۔

۲۱۹۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهَا حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسٍ فَأَعْطَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ مِنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدَكَ فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) انس بن مالکؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دودھ نکالا گیا۔ اور اس میں اس کنویں کا پانی ملایا گیا جو انسؓ کے گھر میں تھا نیز وہ بکری حضرت انسؓ کے گھر پلی تھی۔ پھر آنحضرت کو اس کا پیالہ (پینے کے لیئے) دیا گیا۔ آپؐ نے اسمیں سے پیا۔ جب پیالہ منہ سے جدا ہو گیا تو ابوبکر آپؐ کی بائیں طرف ہیں۔ اور ایک اعرابی (بدو یا گنوار) آپؐ کے دائیں طرف[4] ہے۔ حضرت عمرؓ ڈرے کہیں آپ یہ پیالہ اس گنوار کو نہ دیدیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ابوبکر کو دیجیے جو آپکے پاس بیٹھے ہیں مگر آپنے اس اعرابی کو[5] دیا جو دائیں طرف تھا اور فرمایا دائیں طرف والا زیادہ حقدار ہے پھر جو اس کی دائیں طرف[6] ہو۔

بَابٌ ۱۷۴۱ مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوَى لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ۔

باب جس کا پانی ہے وہ سیراب ہوتے تک پانی کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زیادہ جو پانی ہو[7] وہ نہ روکا جائے۔

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج

---

[1] یہ ابن عباسؓ تھے جیسے ابن ابی شیبہ کی روایت میں صراحت ہے ۱۲ منہ [2] ان میں خالد بن ولید بھی تھے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ پانی کی تقسیم ہو سکتی ہے اور اس کے حصے کی ملک جائز ہے ورنہ آپ لڑکے سے اجازت طلب کیوں کرتے۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ تقسیم میں پہلے داہنی طرف والوں کا حصہ ہے پھر بائیں طرف والوں کا ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا یہ خالد بن ولید تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خالد گنوار نہیں تھے ۱۲ منہ [5] یہاں دیہاتی سے اجازت نہ لی جیسی اگلی روایت میں ابن عباسؓ سے اجازت لی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ نے دیہاتی کا خفا کرنا مناسب نہ سمجھا کہیں وہ اسلام سے پھر نہ جائے ۱۲ منہ [6] جمہور علماء کا یہی قول ہے وہ کہتے ہیں پانی ملک ہے تو مالک اپنی ملک سے پہلے فائدہ اٹھانے کا مستحق ہے ۱۲ منہ [7] یہ ایسی ترتیب ہے کہ چلتے چلتے سب کے پاس پانی ایک اصول کے مطابق پہنچے گا اور تنازعہ بھی نہ ہوگا نیز دائیں سمت کی اس میں کما حقہٗ عزت بھی رہے گی۔ [8] حضورؐ کے اس قول سے ترجمہ باب قائم کرنا امام بخاریؒ کا کمال ذہانت ہے۔ عبدالرزاق

مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ۔

(از ابوہریرہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرورت سے زائد پانی اس لیے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زیادہ جو گھاس ہو وہ بھی رکی رہے[1]

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ۔

(از یحیےٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابن مسیب و ابوسلمہ از ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فالتو پانی مت روکو اس غرض سے کہ فالتو گھاس روک سکو[2]

بَابُ ۱۴۷۲ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ۔

باب جو شخص اپنی ملکی زمین میں کنواں کھودے[3] اور کوئی اس میں گر کر مر جائے تو مالک پر تاوان نہ ہوگا[4]

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(از محمود از عبیداللہ از اسرائیل از ابوحصین از حضرت ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کان سے جو نقصان ہو (جو دب کر مرے وغیرہ) اس کا تاوان نہ ہوگا۔ اسی طرح کنوئیں سے، اسی طرح جانور سے نقصان پر تاوان نہ ہوگا اور رکاز میں پانچواں حصّہ دینا ہوگا۔

بَابُ ۱۴۷۳ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا۔

باب کنوئیں میں جھگڑا کرنا اور اس کا فیصلہ کرنا۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض عَنِ

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از شقیق از عبداللہ ابن مسعود) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص

---

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کا کنواں ایک مقام پر ہو اس کے گرد گھاس ہو جس میں عام سب کو چرانے کا حق ہو مگر کنوئیں والا کسی جانوروں کو پانی نہ پینے دے اس غرض سے کہ جب پانی پینے کو نہ ملے گا تو لوگ اپنے جانور بھی وہاں چرانے کو نہ لائیں گے اور گھاس محفوظ رہے گی جمہور کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے اس کنوئیں پر جو ملکی زمین ہو یا ویران زمین میں بشرطیکہ ملکیت کی نیت سے کھود لیا ہو اور جو کنواں خلق اللہ کے آرام کے لئے ویران زمین میں کھودا جائے اس کا پانی ملک نہیں ہوتا لیکن کھودنے والا جب تک وہاں سے کوچ نہ کرے اس پانی کا زیادہ حقدار ہوتا ہے اور ضرورت سے یہ مراد ہے کہ اپنے اور بال بچوں اور زراعت اور مواشی کے لئے جو پانی درکار ہو اس کے بعد جو فاضل ہو اس کا روکنا جائز نہیں خطابی نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے مگر اس کی دلیل کیا ہے ظاہر یہی ہے کہ نہی تحریمی ہے اور پانی کا نہ روکنا واجب ہے اب اختلاف ہے کہ فاضل پانی کی قیمت لینا اس کا روکنا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [2] امام بخاری کے یہ قید لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی اہل کوفہ کے ساتھ متفق ہیں کہ اگر یہ کنواں اپنے ملک میں کھودا ہو تب کنوئیں والے پر ضمان نہ ہوگا اور جمہور کہتے ہیں کہ کسی حال میں ضمان نہ ہوگا خواہ اپنے ملک میں ہو یا غیر ملک میں اور اس کی تفصیل انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الدیات میں آئے گی ۱۲ منہ [3] یعنی اگر پانی کے قریب عام چراگاہ ہے کنوئیں والا اس لئے پانی سے روکے کہ نہ جانور آئیں گے پانی پینے نہ چراگاہ کی گھاس سے لوگ فائدہ اٹھائیں گے غرضیکہ یہ مَاعُوْن سے روکنے والی بات ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ۔

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَقْتَطِعُ بِھَا مَالَ امْرِئٍ ھُوَ عَلَیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ فَجَاءَ الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَکُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِیَّ اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ کَانَتْ لِیْ بِئْرٌ فِیْ اَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّیْ فَقَالَ لِیْ شُھُوْدَکَ قُلْتُ مَا لِیْ شُھُوْدٌ قَالَ فَیَمِیْنُہٗ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِذًا یَحْلِفَ فَذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ تَصْدِیْقًا لَّہٗ۔

جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال حاصل کرے اللہ سے جب ملے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا پھر یہ آیت نازل ہوئی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ معمولی قیمت وصول کرتے ہیں) پھر اشعث آئے انہوں نے کہا ابو عبد الرحمان یعنی عبد اللہ بن مسعود تم سے کیا بیان کر رہے تھے؟ یہ آیت تو میرے متعلق ہی نازل ہوئی ہے میرے چچا زاد بھائی کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا اسکا جھگڑا ہوا۔ آنحضرتؐ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا پھر تو دوسرے فریق سے قسم لینی پڑیگی میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو قسم کھالیگا جھوٹی اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

بَابٌ ۱۴۷۴ اِثْمِ مَنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِیْلِ مِنَ الْمَاءِ۔

باب مسافروں کو پانی نہ دینے والے پر گناہ[1]

۲۲۰۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِیَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ یَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ لَّا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ کَانَ لَہٗ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِیْقِ فَمَنَعَہٗ مِنِ ابْنِ السَّبِیْلِ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لَّا یُبَایِعُہٗ اِلَّا لِدُنْیَا فَاِنْ اَعْطَاہُ مِنْھَا رَضِیَ وَاِنْ لَّمْ یُعْطِہٖ مِنْھَا سَخِطَ وَرَجُلٌ اَقَامَ سِلْعَتَہٗ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ وَاللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ غَیْرُہٗ لَقَدْ اُعْطِیْتُ بِھَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہٗ رَجُلٌ ثُمَّ قَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبد الواحد بن زیاد از اعمش از ابو صالح) حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف اللہ تعالیٰ نہیں دیکھے گا (بروز محشر) نہ انہیں پاک کریگا نیز انہیں دردناک عذاب ہوگا ایک وہ شخص جس کے پاس راستہ میں ضرورت سے زائد پانی ہو، وہ مسافر کو نہ دے دوسرے وہ شخص جو کسی حاکم کی بیعت کرے دنیاوی اغراض کے ماتحت اگر حاکم کچھ دیتا رہے تو راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے تیسرے وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد اپنا اسباب سودا وغیرہ لیکر کھڑا ہوا اور کہے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اس مال کی اتنی اتنی قیمت ملتی تھی (لیکن میں نے نہیں دیا) چنانچہ کوئی شخص اس کو سچا سمجھے (اور دھوکہ میں آکر خرید لے) اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ الخ (پہلے بھی نمبر ۶ میں یہ آیت گذر چکی ہے)

بَابٌ ۱۴۷۵ سَکْرِ الْاَنْھَارِ

باب نہر کا پانی روکنا۔

[1] یعنی جو پانی اس کی ضرورت سے زیادہ ہو جیسے حدیث میں اس کی تصریح ہے اور ضرورت کے موافق جو پانی ہو اس کا مالک زیادہ حقدار ہے بہ نسبت مسافر کے ۱۲ منہ

۲۲۰۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدُرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از عروہ) عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے ایک انصاری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زبیر بن عوام سے حرّہ کی ندی کے متعلق جھگڑا کیا۔ جس کا پانی لوگ کھجور کے درختوں کو دیا کرتے تھے انصاری کہنے لگا پانی کو بہنے دو۔ زبیر بن عوام نہ مانا پھر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ مقدمہ پیش کیا۔ آپؐ نے زبیر سے فرمایا اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر اپنے ہمسائے کی زمین میں پانی چھوڑ دے۔ یہ سن کر انصاری غصے ہوا کہنے لگا کیوں نہیں زبیر آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے جو ہیں اس لیے۔ آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر روک رہ۔ یہاں تک کہ وہ دیواروں تک چڑھ جائے۔ زبیر نے کہا بخدا مجھے یہ خیال ہے۔ یہ آیت اسی کے متعلق نازل ہوئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیۃ۔ خدا کی قسم یہ لوگ مومن ہو نہیں سکتے جب تک یہ لوگ اپنے جھگڑوں میں تجھے فیصل نہ بنائیں[۱] (النساء ۶۵)۔

بَاب ۱۴۷۶ شُرْبِ الْأَعْلٰى قَبْلَ الْأَسْفَلِ۔

باب بلند زمین والا نیچے کی زمین والے سے پہلے سیراب کرے[۲]۔

۲۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ يَبْلُغَ الْمَاءُ الْجُدُرَ ثُمَّ أَمْسِكْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ

(از عبدان از عبداللہ از معمر از زہری از عروہ) زبیر سے ایک انصاری نے جھگڑا کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زبیر! تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی چھوڑ دے۔ انصاری نے کہا ہاں وہ آپؐ کی پھوپھی کا بیٹا ہے نا تب آپؐ نے فرمایا زبیر اپنے درختوں کو پانی دے پھر روک دے یہاں تک کہ وہ کناروں پر چڑھ جائے۔ زبیرؓ نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں

---

[۱] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہر کا پانی روکنا درست نہیں بلکہ جب اپنے کھیت یا درختوں کو پانی دے لے تو نشیبی کھیت والے کی طرف چھوڑ دے ۱۲ منہ [۲] جو نہر اراضی کسی کی ملک نہ ہو اس سے پانی لینے میں پہلے بلند کھیت والے کا حق ہے اور اتنا پانی اپنے کھیت میں دے سکتا ہے کہ اب زمین پانی پیئے اور کھیت کے منڈیروں تک پانی چڑھ آئے پھر نشیبی کھیت والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے ۱۲ منہ

فَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ۔

یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ الآیۃ اسی بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بَابٌ ۱۴۷۷ شُرْبِ الْاَعْلٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

باب بلند کھیت والا اپنے ٹخنوں تک پانی بھرے

۲۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ يَسْقِيْ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ فَاَمَرَهٗ بِالْمَعْرُوْفِ ثُمَّ اَرْسِلْ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ اِلَى الْجَدْرِ وَاسْتَوْعٰى لَهٗ حَقَّهٗ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اُنْزِلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَقَدَّرَتِ الْاَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَكَانَ ذٰلِكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

(از محمد از مخلد از ابن جریج از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ایک انصاری نے زبیر سے حرّہ کی ندی کے متعلق جھگڑا کیا۔ آپؐ نے فرمایا (انصاری کی رعایت میں) زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی اپنے ہمسایہ کی طرف چھوڑ دے۔ انصاری نے کہا یہ اس وجہ سے کہ زبیر آپؐ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں؟ یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا (یعنی آپؐ کو غصہ آگیا[1]) آپؐ نے فرمایا زبیر! اپنے درختوں کو پانی پلا پھر روک کے رکھ پانی یہاں تک کہ وہ کھیت کی منڈیروں تک آجائے اور زبیر کا جو واجبی حق تھا وہ آپؐ نے دلا دیا۔ زبیر کہتے تھے خدا کی قسم یہ آیت فَلَا وَرَبِّكَ اسی باب میں اتری۔ ابن شہاب کہتے ہیں انصار اور دوسرے لوگوں نے آنحضرتؐ کے فرمان (پانی روک منڈیروں تک) کا یہ مطلب لیا کہ پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے۔

بَابٌ ۱۴۷۸ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

باب پانی پلانے کی فضیلت۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّمْشِيْ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَّلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از سمی از ابو صالح از ابو ہریرہؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار ایک شخص رستے میں جا رہا تھا۔ اسے شدت کی پیاس لگی۔ وہ کنوئیں میں اترا اور پانی پیا۔ پی کر نکلا تو اسے معلوم ہوا کہ باہر ایک کتا (پیاس سے) ہانپ رہا ہے اور کیچڑ چاٹ رہا ہے اسنے سوچا

[1] حالانکہ غصہ کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قاضی کو فیصلہ دینے سے منع فرمایا ہے مگر آپؐ نے یہ حکم غصے کی حالت میں دیا کیونکہ آپ غصے میں بھی انصاف اور معدلت اور حقوبات سے تجاوز نہیں کرتے تھے اور خطا سے معصوم تھے ۱۲ منہ

مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا قَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ۔

اسے بھی وہ تکلیف ہے جو خود اس پر تھی۔ چنانچہ اسنے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور منہ میں تھام کر اوپر چڑھا، کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے اس کام کو بنظر استحسان دیکھا۔ اور اسے بخش دیا۔ یہ سنکر صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! جانوروں کو پانی پلانے میں بھی ہمیں ثواب ملیگا؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں؟ ہر تازے جگر والے میں ثواب[1] ہے

اس حدیث کو حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے بھی محمد بن زیاد سے روایت کیا۔

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قَالَ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا۔

(از ابن مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ از اسماء بنت ابی بکرؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف پڑھی، نماز کے بعد فرمایا دوزخ مجھ سے اتنی نزدیک ہوئی کہ میں کہنے لگا پروردگار کیا میں بھی دوزخ والوں میں سے ہوں۔ (معاذ اللہ) اتنے میں میں نے ایک عورت دیکھی، میرا خیال ہے اسے بلّی نوچ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کیا معاملہ ہے؟ فرشتوں نے کہا اس نے دنیا میں اس بلی کو باندھ رکھا تھا حتیٰ کہ وہ بھوک سے مرگئی۔

۲۲۰۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ قَالَ فَقَالَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَلَا سَقَيْتِيهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا وَلَا أَنْتِ أَرْسَلْتِيهَا فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

(از اسمٰعیل از مالک از نافع از عبد اللہ بن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو اس وجہ سے عذاب ہوا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا۔ یہاں تک کہ وہ بھوک سے مرگئی۔ وہ عورت دوزخ میں گئی۔ آپؐ نے فرمایا! اللہ تو خوب جانتا ہے نہ تو تو نے اسے قید میں کھانا پانی دیا، نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرتی۔[2]

بَابٌ ۱۴۷۹ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ وَالْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ۔

باب حوض والا یا مشک والا پہلے اپنے پانی کا زیادہ حقدار ہے۔

---

[1] یہ تو بظاہر عام ہے ہر جانور کو شامل ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے حلال چوپائے جانور ہیں اور کتے اور سور وغیرہ میں یہ ثواب نہیں کیونکہ ان کے مار ڈالنے کا حکم ہے میں کہتا ہوں حدیث کو مطلق رکھنا بہتر ہے۔ کتے یا سور کو بھی یہ کیا ضرور ہے کہ پیاسا رکھ کر مارا جائے پہلے اس کو پانی پلاویں پھر مار ڈالیں ابو عبد الملک نے کہا یہ حدیث بنی اسرائیل کے لوگوں سے متعلق ہے ان کو کتوں کے مارنے کا حکم نہ تھا بعضوں نے اس سے یہ دلیل لی ہے کہ کتے کا جھوٹا پاک ہے اور اوپر کتاب الطہارت میں اس کی بحث گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ بلی کو پانی نہ پلانے سے عذاب ہوا تو معلوم ہوا کہ پانی پلانا ثواب ہے ابن منیر نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بلی کا قتل کرنا درست نہیں ۱۲ منہ

۲۲۱۰- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رض قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ هُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ قَالَ يَا غُلَامُ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ۔

(از قتیبہ از عبدالعزیز از ابوحازم از سہل بن سعد) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپؐ نے اس میں سے پیا۔ اور آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا جو حاضرین میں سب سے کم عمر تھا۔ بائیں طرف عمر رسیدہ لوگ بیٹھے تھے آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لڑکے! کیا تو اجازت دیتا ہے کہ پہلے میں بوڑھوں کو دوں؟ وہ کہنے لگا نہیں تو آپؐ کا جوٹھا اپنے حصّہ کا کسی اور کو دینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ آپؐ نے وہ پیالہ اسے دے دیا[1]

۲۲۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ تَذُودَانِ تَمْنَعَانِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن زیاد از ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو قیامت کے دن اپنے حوض سے کچھ لوگوں کو ایسے ہانک دوں گا، جیسے پرائے اونٹ حوض سے بھگا دیئے جاتے ہیں[2]

۲۲۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ قَالَتْ نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوا نَعَمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از ایوب و کثیر بن کثیر ایک نے دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کیا) (از سعید بن جبیر از ابن عباسؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اسماعیل کی ماں (حضرت ہاجرہؓ) پر رحم کرے اگر زمزم کو وہ چھوڑ دیتیں (اس کے اردگرد کنارے بلند نہ کرتیں) یا یوں فرمایا اگر وہ زمزم سے چلو نہ بھرتیں تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ تھا۔ اور جرہم قبیلے کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم ہمیں یہاں اترنے کی اجازت دیتی ہو؟ انہوں نے کہا اچھا لیکن پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں۔ انہوں نے کہا بے شک[3]۔

۲۲۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از عمرو از ابوصالح سمان،

---

[1] ترجمہ باب سے مطابقت اس طرح ہے کہ حوض اور مشک کو پیالے پر قیاس کیا۔ ابن منیر نے کہا مناسبت کی وجہ یہ ہے کہ جب داہنی طرف بیٹھنے والا پیالہ کا زیادہ حقدار ہے صرف داہنی طرف بیٹھنے کی وجہ سے تو جس نے حوض بنایا یا مشک تیار کی وہ بطریق اولیٰ پہلے اس کے پانی کا حقدار ہوگا ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوض والے پر انکار نہیں کیا اس اعتبار کہ وہ غیر جانوروں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ہاجرہؓ کے اس قول پر کہ پانی میں تمہارا کوئی دعویٰ نہیں انکار نہیں کیا خطابی نے کہا اس سے یہ نکلا کہ جنگل میں جو کوئی پانی نکالے وہ اس کا مالک بن جاتا ہے اور دوسرا کوئی اس میں بے اس کی رضامندی

سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُولُ اللهُ الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ قَالَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام نہ کریگا، نہ انہیں دیکھے گا۔ ایک وہ جو جھوٹی قسم کھائے کہ مجھے اس مال کے اتنے روپے ملتے تھے حالانکہ اس سے کم ملتے تھے۔ دوسرا جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی کہ اسطرح وہ کسی مسلمان آدمی کا مال ہضم کرلے۔ تیسرا وہ شخص جس نے اپنی ضرورت سے بچا ہوا پانی روک لیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے اس پانی کو روک رکھا، جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا[1] آج میں اپنا فضل اور احسان بھی تجھ سے روکتا ہوں۔

علی بن مدینی کہتے ہیں اس حدیث کو ہم سے سفیان نے کئی بار بیان کیا عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے آنحضرتؐ سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۴۸۰ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب چراگاہ کا تعین اللہ اور اس کے رسول کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں۔

۲۲۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ أَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَقَالَ بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَى النَّقِيْعَ وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ۔

(از یحیےٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ از ابن عباس از صعب بن جثامہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چراگاہ کو اللہ یا اس کا رسول مقرر کرسکتا ہے[2]۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام نقیع کو چراگاہ کے طور پر مقرر کیا[3] حضرت عمر نے مقام شرف اور مقام ربذہ کو مقرر کیا۔

بَابٌ ۱۴۸۱ شُرْبِ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ۔

(نہروں سے آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں[4])

۲۲۱۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک بن انسؓ از زید بن اسلم

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ضرورت سے زیادہ پانی روکنے پر یہ سزا ملی تو معلوم ہوا کہ بقدر ضرورت اس کو روکنا جائز تھا اور وہ اس کا حق تھا بعضوں نے کہا یہ جو فرمایا جو تیرا بنایا ہوا نہ تھا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وہ پانی اس نے اپنی محنت سے نکالا ہوتا جیسے کنواں کھودا ہوتا یا مشک میں بھر کر لایا ہوتا تو وہ اس کا حقدار ہوتا ۱۲ منہ

[2] مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جنگل میں رمنہ روکنا گھاس اور شکار بند کرنا یہ کسی کو نہیں پہنچتا سوا اللہ اور اس کے رسول کے امام اور خلیفہ بھی رسول کا قائم مقام ہے اس کے سوا اور لوگوں کو رمنہ روکنا اور محفوظ کرنا درست نہیں۔ شافعیہ کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

[3] نقیع ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے بیس میل پر اور شرف اور ربذہ بھی مقاموں کے نام ہیں ۱۲ منہ

[4] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جو نہریں رستے پر واقع ہوں ان میں آدمی اور جانور سب پانی پی سکتے ہیں وہ کسی کے لئے خاص نہیں ہو سکتیں ۱۲ منہ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ أَرْوَاثُهَا وَآثَارُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

از ابو صالح سمان از ابو ہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے کسی کے لیے باعث ثواب ہیں، کسی کے لیے بچاؤ کا ذریعہ، کسی کے لیے گناہ کا موجب ہیں۔ ثواب کا باعث تو اس شخص کے لیے ہیں جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے رکھے۔ ان کی رسی چراگاہ میں یا باگ لمبی کر دے۔ وہ اپنی رسی کے طول میں جہانتک چریں گے مالک کے لیے نیکیوں کا باعث ہوگا۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو بلندی تک دوڑ جائیں تو ان کے قدم اور ان کی لیدیں سبھی اس کے لیے نیکیاں بن جائیں گی۔ اگر وہ کسی ندی پر گزریں وہاں پانی پئیں خواہ انکے مالک کا ارادہ پانی پلانے کا اس وقت نہ ہو[1] تب بھی نیکیاں لکھی جائیں گی۔ ایسے شخص کے لیے گھوڑے ثواب ہی ثواب ہیں بچاؤ کا ذریعہ اس شخص کے لیے ہیں جس نے روپیہ کمانے کیلئے اور سوال سے بچنے کے لیے انہیں باندھا پھر انکی گردنوں اور پیٹھوں میں اللہ کا جو حق ہے اسے نہ بھولے تو ایسے شخص کے لیے گھوڑے بچاؤ ہیں عذاب اور گناہ کا باعث اس شخص کے لیے ہیں جو فخر، دکھاوے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے باندھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ بے مثل جامع آیت وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ الآیۃ (جو کوئی رتی برابر بھلائی کرے گا دیکھ لے گا (قیامت کے دن) اور جو کوئی رتی برابر برائی کرے گا، وہ بھی دیکھ لے گا۔

۲۲۱۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ

(از اسماعیل از مالک از ربیعہ بن ابی عبد الرحمان از یزید یعنی منبعث کا غلام) زید بن خالد کہتے ہیں ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا[2]۔ اور آپ سے پڑی ہوئی چیز کے متعلق پوچھا۔ آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بند پہچان رکھ پھر ایک برس تک لوگوں سے پوچھتا رہ۔ اگر اس

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اگر جانوروں کو نہر سے پانی پی لینا جائز نہ ہوتا تو اس پر ثواب کیوں ملتا اور جب بغیر پلانے کے قصد کے ان کے خود بخود پانی پی لینے میں ثواب ملا تو قصداً پلانا بطریق اولیٰ جائز بلکہ موجب ثواب ہوگا ۱۲ منہ [2] ان کا نام ابو عمیر ملک تھا۔ بعضوں نے کہا بلال اور بعضوں نے کہا زید بن خالد ۱۲ منہ

عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

کا مالک آجائے تو بہتر، ورنہ جیسے تیری مرضی ہو کر۔ اس نے پوچھا گم شدہ بکری؟ آپؐ نے فرمایا وہ تیری ہے۔ یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا غرض اس کے ساتھ مشک اور موزہ سب موجود ہے۔ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھاتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکا مالک اسکے پاس آپہنچتا ہے۔

باب ۱۴۸۲ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَإِ

باب لکڑی اور گھاس بیچنا[1]

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللهُ بِهِ وَجْهَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ۔

(از معلّٰی بن اسد از وہیب از ہشام از والدش از زبیر بن عوام) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک رسّی لے اور لکڑی کا ایک گٹھا بیچے اور اپنا گزارہ کرے عزت بچائے یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے پھر اسے دیا جائے یا نہ دیا جائے۔

۲۲۱۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابو عبید یعنی عبد الرحمان بن عوف کا غلام از حضرت ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص لکڑیوں کی گٹھڑی اپنی پیٹھ پر لادے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یا نہ دے۔

۲۲۱۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از ابن شہاب از علی بن حسین بن علی از والدش حسین بن علی) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن مال غنیمت ملا اس میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک جوان اونٹنی پائی اور ایک جوان اونٹنی آنحضرت صلے اللہ وسلم نے مجھے دی۔ میں نے دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری کے دروازے پر بٹھایا

[1] اس باب کی مناسبت کتاب الشرب سے یہ ہے کہ لکڑی پانی گھانس وغیرہ یہ سب مشترک ہیں جن سے ہر ایک آدمی نفع اٹھا سکتا ہے حدیث میں جو لکڑی اور گھانس بیان کی گئی ہے اس سے مراد یہی ہے کہ جو غیر ملکی زمین میں واقع ہو ۱۲ منہ

شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِأَبِيْعَهُ وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِيْنَ بِهٖ عَلٰى وَلِيْمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِيْ ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهٗ قَيْنَةٌ فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ ۔ فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَّمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِيْ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهٗ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهٗ وَقَالَ هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِّآبَائِيْ فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيْمِ الْخَمْرِ۔

میرا ارادہ یہ تھا کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اسے بیچوں۔ میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ میں اذخر فروخت کر کے حضرت فاطمہؓ کے ولیمہ کی دعوت میں مدد لینا چاہتا تھا۔ سو حمزہ بن عبدالمطلب اس گھر میں شراب پی رہے تھے اور ایک مغنیہ گا رہی تھی اس نے یہ مصرعہ گایا۔ الا یا حمز للشرف النواء (ترجمہ اے حمزہ آگاہ ہو فربہ اونٹیاں لے لو۔ یہ سن کر حمزہ تلوار لے کر لپکے اور دو اونٹنیوں کے کوہان کاٹ لیے انکے پیٹ پھاڑ ڈالے اور کلیجے نکال لیے۔ ابن جریج کہتے ہیں میں نے ابن شہاب سے پوچھا اور کوہان؟ انہوں نے کہا کوہان بھی کاٹ لیے گئے ابن شہاب نے کہا حضرت علی کو جب خبر ہوئی وہ گئے کہتے ہیں میں نے ایک ایسا منظر دیکھا جس سے میں گھبرا گیا میں اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور سارا قصہ کہہ سنایا آپؐ کے پاس اس وقت زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ چلے زید بھی آپؐ کے ساتھ تھے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا۔ حمزہ کے پاس پہنچے۔ آپ ان پر غصہ ہوئے حمزہ نے (جو نشہ میں تھے) آنکھ اٹھائی اور کہنے لگے۔ تم ہو کیا؟ میرے باپ دادا کے غلام ہو[1]۔ یہ خیال دیکھ کر آنحضرتؐ واپس چلے آئے[2]۔ یہ واقعہ شراب کی حرمت سے پہلے کا ہے۔

بَابُ ۱۴۸۳ الْقَطَائِعِ

باب جاگیر مقطعہ دینے کا بیان[3]

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ حَتّٰى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ

(از سلیمان بن حرب از حماد از یحییٰ بن سعید) حضرت انس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو بحرین کے علاقہ میں جاگیر مقطعہ دینے کا ارادہ کیا۔ انصار نے عرض کیا ہم اس وقت لیں گے جب ہمارے مہاجر بھائیوں کو ویسی ہی جاگیر مقطعہ سے سرفراز فرمائیں گے آپنے

---

[1] حضرت حمزہؓ اس وقت نشہ میں تھے اس لئے ایسا کہنے سے گنہگار نہیں ہوئے۔ دوسرے ان کا مطلب یہ تھا کہ میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ اور حضرت علی کے والد ابوطالب دونوں ان کے لڑکے تھے اور لڑکا اپنے باپ کا گویا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] اس وقت یہی مناسب تھا شاید حمزہؓ کچھ اور کہہ بیٹھتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان کا نشہ اترنے کے بعد آپ نے ان سے اونٹنیوں کی قیمت حضرت علی کو دلوائی باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ ان پر اذخر لاد کر لاؤں اذخر ایک خوشبودار گھاس ہے ۱۲ منہ [3] اصل کتاب میں قطائع کا لفظ ہے وہ مقطعہ اور جاگیر دونوں کو شامل ہے شافعیہ نے کہا آباد زمین کو جاگیر میں دینا درست نہیں ویران زمین میں سے امام جس کو لائق سمجھے جاگیر دے سکتا ہے مگر جاگیر دار یا مقطع دار اس کا مالک نہیں ہو جاتا محب طبری نے اسی کا یقین کیا ہے لیکن قاضی عیاض نے کہا اگر امام اس کو مالک بنا دے تو وہ مالک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا قَالَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

بَاب ۱۴۸۴ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي۔

بَاب ۱۴۸۵ حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ۔

۲۲۲۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ۔

بَاب ۱۴۸۶ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ فَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ۔

فرمایا عنقریب تم میرے (وصال کے) بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی لہٰذا مجھ سے ملنے تک (وصال تک) صبر کرتے رہنا۔[۱]

باب جاگیر مقطعوں کی سند لکھ دینا اور لیث

نے یحییٰ بن سعید سے روایت کیا انہوں نے حضرت انسؓ سے آنحضرتؐ نے انصار کو بلایا اس لیے کہ انکو بحرین میں جاگیریں دیں انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ دیتے ہیں تو ہمارے بھائی قریش کے لوگوں کو بھی ویسے ہی جاگیروں کی سندات لکھ دیجئے۔ آپ نے یہ بات پسند نہ فرمائی اور ارشاد ہوا، تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم رکھے گئے۔ لہٰذا، مجھ سے ملنے تک صبر کیئے رہنا۔

باب پانی کے پاس اونٹنیوں کو دوھنا۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی از عبدالرحمان بن ابی عمرہ از ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں کا حق یہ ہے کہ انکا دودھ پانی کے پاس دوہا جائے[۲] (پانی پر غریب اور محتاج لوگ ہوتے ہیں انہیں بھی کچھ دودھ خیرات میں دیا جائے۔)

باب باغ میں سے گزرنے کا حق یا کھجور کے درختوں میں پانی پلانے کا حصّہ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[۳] جس نے پیوند کرنے کے بعد کھجور کا درخت بیچا تو اس کا میوہ بیچنے والے کا ہے اور جب تک وہ اپنا میوہ اٹھا نہ لے اسے وہاں جانے اور درخت کو پانی پلانے کا حق ہے اور یہی حکم عریہ والے کا بھی ہے۔

---

[۱] یعنی تم کو خلافت حکومت نہ ملے گی تم محروم رہو گے تو صبر کیے رہنا جنگ جدل نہ کرنا انصار نے اسی حدیث کے موافق عمل کیا اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ۔

[۲] کیونکہ پانی پر اکثر محتاج لوگ جمع ہوتے ہیں وہ بھی دودھ پئیں ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث اُوپر موصولاً باب من باع نخلا قد ابرت میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

۲۲۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ) ان کے والد کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو کوئی پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا میوہ بائع کا ہوگا۔ البتہ اگر خریدار یہ شرط کرلے تو وہ لے گا۔ اور جو کوئی مال دار غلام خریدے تو مال بائع کا ہوگا[1] مگر جب خریدار شرط کرلے[2]

یہ حدیث امام مالکؒ سے بحوالہ نافعؒ از ابن عمرؓ از حضرت عمرؓ مروی ہے اس میں صرف غلام کا ذکر ہے[3]۔

۲۲۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از یحییٰ بن سعید از نافع از ابن عمر از زید بن ثابت) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی کہ اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض بیچی جائے[4]

۲۲۲۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَأَنْ لَا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا۔

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از ابن جریج از عطاء از جابر بن عبداللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ محاقلہ مزابنہ سے منع فرمایا[5]۔ اور پختگی سے قبل میوہ بیچنے سے بھی منع فرمایا اور آپؐ نے یہ حکم دیا کہ میوہ یا غلہ جو درخت پر لگا ہو نہ بیچا جائے۔ مگر دینار و درھم یعنی روپے پیسے کے عوض۔ البتہ عرایا کی اجازت دی۔

۲۲۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از داؤد بن حصین از ابوسفیان یعنی غلام ابواحمد از ابوہریرہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے کہ اتنی ہی کھجور کے

---

[1] امام ابوحنیفہ کا یہی قول ہے اور ایک روایت امام احمد سے بھی ایسے ہی ہے اور شافعی اور مالک سے مروی ہے کہ اگر بائع نے اس غلام کو کسی مال کا مالک بنا دیا تھا تو وہ مال خریدار کا ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] کہ اس مال کو کل یا جزء میں لوں گا اور بائع راضی ہو کر اسی شرط پر بیع کرے ۱۲ منہ [3] یعنی اسی اسناد سے مروی ہے جو اوپر گذرا تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [4] باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ جب عریہ کا دینا جائز ہوا تو خواہ مخواہ عریہ والا باغ میں جائیگا اپنے پھلوں کی حفاظت کرنے کو یہ جو فرمایا اندازہ کرکے اس کے برابر خشک کھجور کے بدل بیچ ڈالنے کی اجازت دی اس کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص کو دو تین درخت کھجور کے بہ طریق عریہ کے ملے وہ ایک اندازہ کرنے والے کو بلائے وہ اندازہ کرے کہ درخت پر جتنا تازی کھجور ہے وہ سوکھنے کے بعد اتنی رہے گی اور عریہ والا اتنی سوکھی کھجور کسی شخص سے لے کر درخت کا میوہ اس کے ہاتھ بیچ ڈالے تو یہ درست ہے حالانکہ یوں کھجور کے بدل اندازہ کرکے بیچنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال رہتا ہے مگر عریہ والے اکثر محتاج بھوکے لوگ ہوتے ہیں تو ان کے کھانے کے لئے ضرورت پڑتی ہے اس لحاظ کے لئے یہ بیع آپ نے جائز فرما دی ۱۲ منہ [5] مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ کے معنے اوپر گذر چکے ہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ۔

عوض اندازے سے ہو جبکہ پانچ وسق ہو یا اس سے کم۔ (یہ شک داؤد بن حصین کو ہے۔)

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِثْلَهُ۔

(از زکریا بن یحییٰ از ابو اسامہ از ولید بن کثیر از بشیر بن یسار یعنی بنی حارثہ کا غلام) رافع بن خدیج وسہل بن ابی حثمہ دونوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ (یعنی درخت پر لگی تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض بیچنے سے) البتہ عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

امام بخاری نے کہا ابن اسحاق نے بحوالہ بشیر ایسی ہی حدیث بیان کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابٌ فِي الْاِسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ۔

کتاب قرض کا لین دین۔ تصرف بیجا سے روکنا مفلسی وغربت کے متعلق [1]

بَابٌ ۱۴۸۷ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

باب جو شخص کوئی چیز بطور قرض خریدے اور اس کے پاس قیمت نہ ہو یا اس وقت موجود نہ ہو تو جائز ہے۔

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ أَتَبِيعُنِيهِ قُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ۔

(از محمد از جریر از مغیرہ از شعبی) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ آپؐ نے فرمایا تیرا اونٹ کیسا ہے؟ کیا تو اسے میرے ہاتھ بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں اچنانچہ میں نے آپ کے ہاتھ بیچ دیا [3]۔ جب آپ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں صبح کے وقت آپؐ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی

[1] یہ تعلیق ہے کیونکہ امام بخاری نے ابن اسحاق کو نہیں پایا حافظ نے کہا مجھ کو یہ تعلیق موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ [2] حجر کہتے ہیں تصرف سے روک دینا حاکم جس شخص کیلئے بوجہ فتور عقل یا کثرت قرض کے مناسب سمجھتا ہے تو یہ حکم دیتا ہے کہ وہ کوئی بیع شراء نہ کرے اگر کرے تو وہ باطل ہے اس کو حجر کہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ کا اونٹ سفر میں خرید فرما لیا حالانکہ اس وقت آپ کے پاس قیمت نہ تھی مدینہ میں آن کر آپ نے قیمت دی ۱۲ منہ

۲۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

(از معلی بن اسد از عبدالواحد) اعمش نے بیان کیا ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس قرض میں گروی رکھنے کا ذکر کیا انہوں نے کہا مجھ سے اسود بن یزید نے بحوالہ حضرت عائشہؓ بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وعدہ پر غلہ خریدا اور آپؐ نے لوہے کی زرہ (قیمت کے بدلے) اس کے پاس گروی رکھ دی

بَابُ ۱۴۸۸ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا

باب جو شخص لوگوں کا مال بہ نیت ادائیگی[1] لے اور جو ہضم کرنے کی نیت سے لے۔

۲۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی از سلیمان بن بلال از ثور بن زید از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں سے مال اس ارادے سے لے کہ اسے ادا کرے[2] گا۔ تو اللہ اس کی طرف سے ادا کرا دے گا (توفیق ادائیگی دے گا) اور جو شخص تلف کرنے کی نیت سے لے گا تو اللہ اسے تلف کرے گا۔

بَابُ ۱۴۸۹ أَدَاءِ الدُّيُونِ وَ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا۔

باب قرضوں کی ادائیگی۔ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ لوگوں کی امانتیں انہیں ادا کرو اور جب تم لوگوں کے جھگڑوں کا فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ اللہ کی نصیحت تمہارے لئے عمدہ ہے۔ اللہ سمیع و بصیر ہے[3] (النساء: ۵۸)

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رض قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَبْصَرَ

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از اعمش از زید بن وہب) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے جب احد کا پہاڑ دیکھا تو فرمایا

[1] یعنی خریدے یا قرض لے ۱۲ منہ [2] یعنی قرض ادا کرنے کی نیت سے قرض لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے یا تو دنیا ہی میں اس کا قرض ادا کرا دیتا ہے یا اگر مفلسی کی وجہ سے وہ ادا نہ کر سکے تو آخرت میں اس کو عذاب نہ ہوگا یہ جو فرمایا اللہ اس کو تباہ کریگا تو یہ تباہی دنیا میں ہوگی یا آخرت میں ۱۲ منہ [3] امام بخاری اس آیت کو اس لئے لائے کہ جب امانت کے ادا کرنے کا اللہ نے حکم دیا حالانکہ اس کی ذمہ داری امین پر نہیں ہوتی تو قرض کا ادا کرنا بطریق اولیٰ لازم ہوگا ۱۲ منہ

يَعْنِي أُحُدًا قَالَ مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يَحُوْلُ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِيْنَارٌ فَوْقَ ثَلٰثٍ إِلَّا دِيْنَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِيْنَ هُمُ الْأَقَلُّوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَأَشَارَ أَبُوْ شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ وَقَالَ مَكَانَكَ وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ مَكَانَكَ حَتّٰى آتِيَكَ فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِي سَمِعْتُ أَوْ قَالَ الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ قَالَ وَهَلْ سَمِعْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَتَانِي جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا قَالَ نَعَمْ۔

میں یہ پسند نہیں کرتا کہ یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور پھر اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس تین دن سے زیادہ رہے۔ البتہ مجھے جس کا قرض ادا کرنا ہے تو اس کے لیے دینار رہے تو یہ اور بات ہے۔ پھر فرمایا جو مالدار ہیں دراصل وہی زیادہ محتاج ہیں[1]، مگر جو اس اس طرح خرچ کرتے رہیں۔ ابو شہاب راوی نے سامنے اور دائیں بائیں اشارہ کیا۔[2] آنحضرت نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا ایسے خرچ کرنے والے تھوڑے ہیں[3] نیز فرمایا تو یہیں ٹھہرا رہ! آپ تھوڑی دیر آگے بڑھ گئے۔ میں نے کچھ آواز سنی اور اس طرف جانے کا ارادہ کیا پھر مجھے آپ کا فرمان یاد آگیا کہ ٹھہرا رہ! جب تک میں خود تیرے پاس آؤں۔ جب آپ تشریف لائے تو میں نے پوچھا یہ آواز کیسی تھی جو میں نے سنی تھی؟ آپ نے فرمایا کیا تو نے سنی تھی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا جبرائیل میرے پاس آئے اور کہنے لگے آپ کی امت میں سے جو شخص بھی انتقال کرے وہ شرک نہ کرتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ وہ ایسے کام کرتا ہو (زنا چوری وغیرہ) انہوں نے کہا ہاں۔[4]

۲۲۳۱- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا يَسُرُّنِي أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلٰثٌ وَّعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ رَوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(از احمد بن شعیب بن سعید از والدش از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ از حضرت ابو ہریرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر احد پہاڑ برابر بھی میرے پاس سونا ہو تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن مجھ پر گذر جائیں اور اس میں سے میرے پاس کچھ سونا رہ جائے۔ البتہ ادائیگی قرض کے لیے کچھ رکھ دوں تو اور بات ہے۔ اس حدیث کو صالح اور عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا۔

---

[1] یعنی آخرت میں ان کو ثواب کی کمی ہوگی "آنانکہ غنی تراند محتاج تراند" ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ روپیہ جوڑ کر نہ رکھا جب اللہ نے دیا تو کھایا کھلایا محتاجوں کو ادھر ادھر جہاں دیکھا تقسیم کیا ۱۲ منہ [3] جو روپیہ ملنے کے بعد سب خرچ کر ڈالیں ورنہ اکثر لوگ روپیہ سے محبت پیدا کر لیتے ہیں اور اس کو جوڑ کر رکھتے ہیں نہ آپ کھاتے ہیں نہ دوسروں کو کھلاتے ہیں گویا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا میں ان کو ہمیشہ رہنا ہے حاشا وکلا مرتے وقت اپنے لئے حسرت اور ندامت جوڑتے ہیں ۱۲ منہ [4] باب کا مطلب اس فقرے سے نکلتا ہے مگر وہ دینار رہے تو رہے جس کو میں نے قرضہ ادا کرنے کے لئے رکھ لیا ہو کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض ادا کرنے کی فکر ہر شخص کو کرنا چاہیئے اور اس کا ادا کرنا خیرات کرنے پر مقدم ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ تجارت کرنے کے لئے کوئی شخص بلا ضرورت قرض لے تو جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ ادا کرنے کی نیت ہو تو جائز ہے بلکہ ثواب ہے عبد اللہ بن جعفر بلا ضرورت قرض لیا کرتے لوگوں نے وجہ پوچھی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ قرضدار کے ساتھ ہے یہاں تک کہ اپنا قرض ادا کرے میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے ساتھ رہے اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جو شخص نیک کاموں میں خرچ کرنے کی وجہ سے قرضدار ہو جائے تو پروردگار اس کا قرض غیب سے ادا کرا دیتا ہے بعضے بزرگوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ مسافروں کی خدمت گذاری کیا کرتے اور محض متوکل تھے جب انتقال ہوا اس وقت کئی ہزار کے قرضدار تھے ان کی قبر پر بہت سے لوگ جمع تھے ایک شخص کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ ان پر جس جس کا قرض ہے وہ مجھ سے لے جائے میں ان کی قبر پر رکھ دیتا ہوں

باب ۱۴۹۰ اِسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

۲۲۳۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِبَيْتِنَا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ وَقَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

باب اونٹ قرض لینا۔

(از ابوالولید از شعبہ) سلمہ بن کہیل کہتے ہیں ہیں نے ابوسلمہ کو ہمارے گھر میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے (قرض واپس لینے کا) تقاضا کیا اور سخت کلامی کی[1] صحابہ کرام نے اس شخص کو سزا دینا چاہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو جس شخص کا کچھ حق نکلتا ہو، وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے۔ ایک اونٹ خرید و اور اسے دے دو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس کے اونٹ جیسا (ہم عمر) تو نہیں ملتا۔ اس سے بڑھیا ملتا ہے آپؐ نے فرمایا وہی خرید کر دے دو کیونکہ تم میں اچھے وہی ہیں، جو خوبی کے ساتھ قرض ادا کریں۔

باب ۱۴۹۱ حُسْنِ التَّقَاضِي

۲۲۳۳- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ قَالَ كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَغُفِرَ لَهُ قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب نرمی سے تقاضا کرنا۔

(از مسلم از شعبہ از عبدالملک از ربعی از حذیفہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ایک شخص مر گیا اس سے پوچھا گیا (قبر میں فرشتوں نے پوچھا) تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ اس نے جواب دیا میں لوگوں سے خرید و فروخت کا معاملہ کرتا تھا مالدار کو مہلت دیتا تھا اور تنگدست کو معاف کر دیتا تھا چنانچہ اسے بخش دیا گیا۔ ابومسعودؓ کہتے ہیں میں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنی۔

باب ۱۴۹۲ هَلْ يُعْطِي أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ۔

۲۲۳۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب قرضہ کے اونٹ کے عوض اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جا سکتا ہے۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سلمہ بن کہیل از ابوسلمہ از ابوہریرہ رض) ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اونٹ کا تقاضا کرنے لگا۔ آپؐ نے صحابہ کرام سے فرمایا اس کو اونٹ دے دو۔ لوگوں نے کہا اس

[1] کہنے لگا عبدالمطلب کی اولاد تم میں جھوٹ بولنے اور قرضخواہ کو ٹالنے کی عادت ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَقَالُوْا فَقَالُوْا مَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَوْفَيْتَنِیْ اَوْفَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَاِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ اَحْسَنَهُمْ قَضَاءً۔

کے اونٹ سے بڑی عمر کا اونٹ موجود ہے[۱]۔ تب اس شخص نے کہا آپ نے میرا پورا حق دے دیا، اللہ آپ کو پورا ثواب دے۔ آپ نے فرمایا وہی اونٹ دے دو، کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کریں[۲]۔

بَابُ ۱۴۹۳ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب قرض اچھی طرح سے ادا کرنا۔

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْاِبِلِ فَجَاءَهٗ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ فَطَلَبُوْا سِنَّهٗ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهٗ اِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِیْ وَفَّى اللّٰهُ بِكَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

(از ابونعیم از سفیان از سلمہ بن کہیل از ابوسلمہ از حضرت ابوہریرہؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک شخص کا چار سال کی عمر والا اونٹ قرض تھا۔ وہ آپؐ سے تقاضا کرنے آیا آپؐ نے صحابہ سے فرمایا اسے اونٹ دو۔ انہوں نے تلاش کیا تو اس عمر کا اونٹ انہیں نہ ملا۔ البتہ زیادہ عمر والا اونٹ موجود تھا آپؐ نے فرمایا وہی دے دو۔ وہ کہنے لگا آپؐ نے میرا قرض بخوبی ادا فرمادیا اللہ آپ کو اللہ جزا دے۔ آپؐ نے فرمایا تم میں بہترین وہی لوگ ہیں جو بحسن وخوبی قرض ادا کریں۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَالَ مِسْعَرٌ اُرَاهُ قَالَ ضُحًى فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِیْ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِیْ وَزَادَنِیْ۔

(از خلاد از مسعر از محارب بن دثار) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ اس وقت مسجد میں رونق افروز تھے۔ مسعر کہتے ہیں غالبًا "چاشت کا وقت" محارب نے بتایا۔ آپؐ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ لے (تحیۃ المسجد) میرا آپ پر کچھ قرض تھا آپ نے ادا کیا اور کچھ زیادہ دیا (بن مانگے جو چیز ملے وہ رشوت نہیں ہوتی نہ ہی سود ہوتا ہے)

بَابُ ۱۴۹۴ اِذَا قَضٰى دُوْنَ حَقِّهٖ وَحَلَّلَهٗ فَهُوَ جَائِزٌ۔

باب جب مقروض قرضہ سے کم ادا کرے اور قرض خواہ معاف کردے تو درست ہے[۳]

[۱] جو قیمت میں اس کے اونٹ سے زیادہ ہے کیونکہ اس کا اونٹ پاٹھا تھا ۱۲ منہ [۲] یہ آپ کا حسن خلق تھا حالانکہ اس نے سختی سے تقاضا کیا اور کوئی ہوتا تو اس کا قرضہ ہی نہ دیتا سخت سست جواب دے کر نکال دیتا اگر حلم بھی کرتا تو اس کے واجبی حق سے ایک پیسہ بھی بڑھ کر نہ دیتا مگر آپ نے بدی کے بدل نیکی کی اور مقدرت کے ساتھ تواضع یہ بہت مشکل ہے اور آپ کے برحق پیغمبر ہونے کی ایک بڑی نشانی ہے قسطلانی نے کہا بلا شرط قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا منع نہیں بلکہ مستحب ہے اور قرضخواہ کو اس کا لینا جائز ہے ۱۲ منہ [۳] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب کتاب میں وحللہ ہو واؤ عطف کے ساتھ مگر اکثر نسخوں میں احلہ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا جب قرضدار قرضخواہ کے حق سے کم دے اور وہ راضی ہو جائے یا معاف کردے تو یہ جائز ہے ابن بطال نے کہا صحیح واؤ عطف کے ساتھ ہے ۱۲ منہ

۲۲۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَقَالَ سَنَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از ابن کعب بن مالک) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد جنگ احد میں شہید ہوگئے اور وہ مقروض تھے۔ قرض خواہوں نے اپنے قرض کا سخت تقاضا کیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا (واقعہ سنایا) آپؐ نے قرضخواہوں سے فرمایا کہ میرے باغ میں جتنی کھجور ہو وہ سب لے لیں باقی قرض معاف کردیں انہوں نے تسلیم نہ کیا[1] آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے باغ کا پھل انہیں نہ دیا۔ اور مجھ سے فرمایا صبح ہم تیرے پاس آئیں گے (قرضخواہوں کو وہیں بلا لینا) چنانچہ حسب ارشاد آپؐ صبح تشریف لائے باغ میں گھومے اور پھلوں میں برکت کی دعا کی میں نے کھجوریں توڑیں تو سب کا قرض ادا کیا مزید بہت سی کھجوریں بچ بھی گئیں۔

باب ۱۴۹۵ إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ۔

باب قرض ادا کرتے وقت کھجور کے عوض اتنی ہی کھجور یا اور کوئی میوہ یا اناج اسی میوہ یا اناج کے عوض پورا ماپ تول کر یا اندازے سے دے[2]

۲۲۳۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِرَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ فَأَبَى أَنْ يُنْظِرَهُ فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ

(از ابراہیم بن منذر از انس از ہشام از وہب بن کیسان) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ان کے والد شہید ہوئے، اور تیس وسق کھجور ایک یہودی کا قرض چھوڑ گئے۔ حضرت جابر نے یہودی قرض خواہ سے مہلت مانگی۔ اس نے مہلت سے انکار کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تاکہ آپؐ اس یہودی سے سفارش کریں۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہودی سے فرمایا تو ایسا کر اپنے قرض کے

---

[1] آپ کا یہ فرمانا بطریق حکم نہ تھا ورنہ ان کو ماننا فرض ہوجاتا بلکہ آپؐ نے بطور صلاحِ خیر کے ان کو یہ مشورہ دیا اگر وہ سارا باغ لے لیتے تو فائدہ میں رہتے ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوجاتے مگر پروردگار عالم کو تو جابرؓ کا فائدہ کرانا منظور تھا وہ لوگ کم قسمت تھے۔ جابرؓ خوش نصیب قرض کا قرض ادا ہوگیا میوہ کا میوہ کھانے کے لئے بچ گیا ۱۲ منہ

[2] اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ گو کھجور کی بیع کھجور کے بدل یا اور کسی میوے کی اسی میوے کے بدل اندازے سے جائز نہیں نہ اس میوے کی بیع جو درخت پر ہو یعنی تر ہو خشک اسی میوے کے بدل کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے بجز عریہ کے مگر قرض کی ادائیگی کا حکم علیحدہ ہے قرض ادا کرتے وقت اگر باغ کا میوہ جو درختوں پر ہو اسی خشک میوے کے بدل جو قرض آتا ہو اندازہ کرکے دیدے تو جائز ہے۔ باب کی حدیث سے صاف اس کا جواز نکلتا ہے کس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے جابرؓ کے قرضخواہوں کو یہی صلاح دی کہ وہ اپنی خشک کھجور کے بدل جو جابرؓ کے باپ پر قرض آتی ہے باغ کی تر کھجور جو درختوں پر تھی لے لیں ۱۲ منہ

عوض اس کے باغ کی ساری کھجور لے لے۔ اس نے انکار کیا۔ آخر آپؐ خود باغ میں تشریف لے گئے وہاں پہلے پھرے پھر جابرؓ سے فرمایا تو کھجوریں کاٹ اور اس کا قرض ادا کر۔ جابرؓ نے آپؐ کے واپس آنے کے بعد کھجور کاٹی اور اس یہودی کے تیس وسق پورے ادا کر دیئے۔ سترہ وسق کھجور حضرت جابر کو مزید بچ رہی جابر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے (یہ واقعہ سنانے کے لیے) دیکھا تو آپؐ عصر کی نماز میں مشغول ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو جابر نے یہ حال مزید بچ رہنے کا سنایا۔ آپؐ نے فرمایا عمرؓ کو بھی یہ واقعہ سنا دے۔ حضرت جابرؓ حضرت عمرؓ کے پاس یہ کہنے گئے انہوں نے کہا میں نے تو اس وقت ہی یقین کر لیا تھا، جب آپؐ باغ میں چل پھر رہے تھے کہ اس کے باغ کے پھل میں ضرور برکت ہو جائے گی۔[1]

ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّذِي لَهُ فَأَبَى فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَجَاءَ جَابِرٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ أَخْبِرْ ذَلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشَى فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا۔

باب ۱۴۹۶ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب قرض سے اللہ کی پناہ مانگنا۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از اسمٰعیل از برادرش از سلیمان از محمد بن ابی عتیق از ابن شہاب از عروہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا مانگتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرضداری سے۔ ایک شخص نے (خود حضرت عائشہؓ نے) پوچھا یا رسول اللہ! اس کی کیا وجہ ہے کہ آپؐ قرضدار ہونے سے[2] بہت پناہ مانگتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب کوئی شخص مقروض ہوتا ہے تو بیچارہ جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۲۲۳۹ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب ۱۴۹۷ الصَّلَاةُ عَلَى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

باب مقروض پر نماز جنازہ پڑھنا۔[3]

---

[1] یہ آپ کا معجزہ تھا عرب لوگوں کو کھجور کا جو درختوں پر ہو ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ کاٹ کر تولیں ماپیں تو اندازہ بالکل صحیح نکلتا ہے سیر دو سیر کی کمی بیشی ہو تو یہ اور بات ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈیوڑھے سے زیادہ کا فرق نکلے۔ اگر کھجور پہلے ہی سے زیادہ ہوتی تو یہودی خوشی سے باغ کا سب میوہ اپنے قرض کے بدلے قبول کر لیتا مگر وہ میوہ تو تیس وسق سے بھی کم معلوم ہوتا تھا آپ کے وہاں پھرنے اور دعا کرنے کی برکت سے وہ ۴۷ وسق ہو گیا یہ امر عقل کے خلاف نہیں ہے حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کے معجزے مکرر سہ کرر ظاہر ہو چکے ہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں آپؐ نے قرضداری سے جو پناہ مانگی اس سے یہ نہیں نکلتا کہ قرض لینا ناجائز ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضداری کی بلاؤں سے خدا محفوظ رکھے ۱۲ منہ [3] اس باب کے لانے سے یہ غرض ہے کہ قرضدار ہونے سے دین میں کوئی خلل نہیں آتا اور اسی لئے قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھی جاتی ہے شروع اسلام میں جب مسلمان نادار تھے آپ نے اپنی ذات سے قرضدار پر جنازے کی نماز پڑھنا چھوڑ دیا تھا تاکہ لوگ قرضداری سے بچتے رہیں۔ جب ملک فتح ہونا شروع ہوئے اور مسلمان مالدار ہو گئے تو آپ قرضدار پر نماز پڑھنے لگے۔ اس کا قرض اپنے ذمہ لینے لگے ۱۲ منہ

۲۲۴۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا۔

(از ابو الولید از شعبہ از عدی بن ثابت از ابو حازم از ابو ہریرۃؓ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارث لیں۔ اور جو عیالداری اور قرضداری چھوڑ جائے اس کے ہم ذمہ دار ہیں[1]۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

۲۲۴۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ

(از عبداللہ بن محمد از ابو عامر از فلیح از ہلال بن علی از عبدالرحمٰن ابن ابی عمرہ از ابو ہریرۃؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہیں جس سے مجھ کو دنیا و آخرت دونوں میں سب سے زیادہ قریبی رشتہ نہ ہو اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو (ترجمہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں سے خود ان سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں[2]۔ پس جو مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔ اور جو شخص قرضہ اور بال بچے (یعنی غربت والی عیالداری) چھوڑ جائے وہ میرے پاس آئے میں اس کا انتظام کروں گا۔

بَاب ۱۴۹۸ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

باب مالدار ہونے کے باوجود ٹالنا ظلم ہے[3]۔

۲۲۴۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

(از مسدد از عبدالاعلیٰ از معمر از ہمام بن منبہ جو وہب بن منبہ کے بھائی ہیں) حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باوجود مالدار ہونے کے قرض میں تاخیر کرنا ایک قسم کا ظلم ہے (جو باعث گناہ ہے)

بَاب ۱۴۹۹ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب قرض خواہ کو تقاضا کرنے کا حق حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے[4] مذکور ہے کہ جو مالدار قرض

---

[1] یعنی اس کے بال بچوں کو پرورش اس کا قرض ادا کرنا ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال میں سے یہ خرچ دیا جائیگا سبحان اللہ اس سے زیادہ شفقت اور عنایت کیا ہوگی خود حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت سے تھی باپ بھی اپنے بیٹے پر اتنا مہربان نہیں ہوتا جتنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں پر مہربان تھے یہی وجہ تھی کہ مسلمان بھی سب آپ پر جان و دل سے فدا تھے مسلمانوں کی حکومت کیا تھی ایک جمہوریت تھی ملک کا انتظام اور آمدنی میں مسلمان سب برابر کے شریک تھے اور بیت المال یعنی خزانہ ملک سارے مسلمانوں کا حصہ یہ نہیں کہ وہ بادشاہ کا ذاتی مال سمجھا جائے کہ جس طرح چاہے اپنی خواہشوں میں اس کو اڑائے خود اللّلے تللّے کرے اور مسلمان فاقے مرتے رہیں جیسے ہمارے زمانہ میں عموماً مسلمان رئیسوں اور نوابوں کا حال ہے اللہ ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ [2] یعنی جتنا ہر مومن خود اپنی جان پر آپ مہربان ہوتا ہے اس سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر مہربان ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی گناہ اور کفر کر کے اپنی تئیں ہلاکت ابدی میں ڈالنا چاہتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بچانا چاہتے ہیں اور فلاح ابدی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں ۱۲ منہ [3] یعنی جو شخص مالدار ہو اس کو چاہیے کہ قرضہ فوراً ادا کر دے اپنے وقت پر لیکن مالدار ہو کر پھر قرض خواہوں سے حیلہ حوالہ کرنا ان کا قرض نہ دینا سخت گناہ ہے علماء نے کہا ہے کہ ایسے شخص کی گواہی مقبول نہ ہو گی ۱۲ منہ [4] اس کو امام احمد اور اسحاق نے اپنی مسندوں میں اور ابو داؤد اور نسائی نے نکالا ۱۲ منہ

أَنَّهُ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوبَتَهُ وَعِرْضَهُ قَالَ سُفْيَانُ عِرْضُهُ يَقُولُ مَطَلْتَنِي وَعُقُوبَتُهُ الْحَبْسُ۔

ادا کرنے میں تاخیر کرے، تو اس پر سختی کرنا اور اس کی مناسب توہین کرنا جائز ہے۔ سفیانؒ ثوری کہتے ہیں بے عزتی کرتا یہ ہے کہ اسے کہا جائے تو نے ٹال مٹول کی ہے۔ اور سزا دینا یہ ہے کہ قید کیا جائے۔

۲۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا۔

(از مسدد از یحیٰی از شعبہ از سلمہ از ابوسلمہ از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ اس نے سخت کلامی کی۔ صحابہؓ نے اس کی پٹائی کرنیکا ارادہ کیا مگر آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو۔ صاحب حق کو اتنی گفتگو کی اجازت ہوتی ہے۔

بَابٌ ۱۵۰۰ إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَضَى عُثْمَانُ مَنِ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

باب بیع یا قرض یا امانت کا مال بجنسہ مفلس کے پاس مل جائے تو جس کا مال ہے وہ دوسرے قرض خواہوں سے زیادہ اس کا حقدار ہوگا۔

حسنؒ کہتے ہیں جب کوئی دیوالیہ ہوجائے اور اس کا دیوالیہ پن ثابت ہوجائے تو اس کو بیچنا، آزاد کرنا یا خریدنا جائز نہ ہوگا۔ سعید بن مسیبؒ نے کہا حضرت عثمانؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ دیوالیہ ہوجانے سے پہلے کسی نے اپنا مال اس سے لے لیا تو وہ اسی کا ہوگیا اسی طرح دیوالیہ پن کے بعد بھی اگر بجنسہ اپنی چیز اس کے پاس مل جائے تو سب سے پہلے وہ خود حقدار ہوگا (دوسرے حقدار اپنا حق اسکی چیز کو بیچ کر یا وہ چیز لے کر وصول نہیں کر سکتے۔)

۲۲۴۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ

(از احمد بن یونس از زہیر از یحیٰی بن سعید از ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم از عمر بن عبدالعزیز از ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث بن ہشام) حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا یوں کہا میں نے آنحضرت صلی

۱؎ جب تک قرض ادا نہ کرے یا اس کی مفلسی ثابت نہ ہو جائے سفیان کے اس قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ مثلاً زید نے عمرو کے پاس ایک گھوڑا امانت رکھا یا اس کے ہاتھ بیچا یا قرض دیا اب عمرو نادار ہوگیا گھوڑا جوں کا توں عمرو کے پاس ملا تو زید اس کو لے لے گا۔ دوسرے قرضخواہوں کا اس میں حصہ نہ ہوگا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو ابوعبید نے کتاب الاموال میں اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنَّهٗ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنی چیز بجنسہ کسی ایسے آدمی کے پاس پائے جو مفلس ہو گیا (یعنی دیوالیہ وغیرہ) تو وہ اور لوگوں (قرض خواہوں) سے اس کا زیادہ حقدار ہوگا۔

بَابُ ۱۵۰۱ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيْمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهٖ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا وَقَالَ جَابِرٌ اشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِيْ حُقُوْقِهِمْ فِيْ دَيْنِ أَبِيْ فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقْبَلُوْا ثَمَرَ حَائِطِيْ فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ فَقَالَ سَأَغْدُوْ عَلَيْكَ غَدًا فَغَدَا عَلَيْنَا حِيْنَ أَصْبَحَ فَدَعَا فِيْ ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ۔

باب اگر کوئی باوجود مالدار ہونے کے کل پرسوں کہہ کر ادائیگی قرض کا وعدہ کرے تو اسے ٹال مٹول نہ سمجھا جائے گا[۱] (یعنی یہ تاخیر گناہ نہیں ایسی تاخیر کی ضرورت امیر غریب ہر ایک کو پڑتی ہے۔) جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا میرے باپ کے قرض خواہوں نے اپنے قرضوں کا سخت تقاضا کیا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کا میوہ لے لیں لیکن قرضخواہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ آخر آپؐ نے باغ یا باغ کا میوہ نہ دیا۔ فرمایا میں کل وہاں آؤں گا[۲] پھر صبح کو آپؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور باغ کے میوے میں برکت کی دعا فرمائی میں نے ان (سب) کا قرض ادا کر دیا۔

بَابُ ۱۵۰۲ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهٗ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتّٰى يُنْفِقَ عَلٰى نَفْسِهٖ۔

باب دیوالیہ یا محتاج کا مال بیچ کر قرض خواہوں کو بانٹ دینا یا خود اسی کو دینا کہ وہ اپنے کام میں لائے۔

۲۲۴۵۔ **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَّهٗ عَنْ دُبُرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

(از مسدد از یزید بن زریع از حسین معلم از عطاء بن ابی رباح) حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا۔[۳] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس[۳] غلام کو مجھ سے کون مول لیتا ہے۔ نعیم بن عبداللہ قرشی

---

[۱] یعنی وہ ٹالم ٹول جو گناہ ہے کیونکہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا اس کی ضرورت ہر شخص کو پڑتی ہے مالدار ہو یا مفلس ۱۲ منہ [۲] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قرض کا فیصلہ کرنا کل پر رکھا تو معلوم ہوا کہ ایک دو روز کا وعدہ کرنا ٹالم ٹولا نہیں ہے جو منع ہے ۱۲ منہ [۳] اس کا نام یعقوب تھا وہ قبطی تھا یہ شخص یعنی ابو مذکور محتاج تھا اور قرضدار بھی دوسری روایت میں ہے اس غلام کے سوا اور کچھ مال اس کے پاس موجود نہ تھا ۱۲ منہ

يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ۔

نے (آٹھ سو درہم کے بدلے) اسے خرید لیا۔ آپؐ نے اس کی قیمت کے روپے لیے، اور انصاریؓ کو دے دیئے۔

بَابُ ۱۵۰۳ إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ وَقَالَ عَطَاءٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَآءِيلَ أَنَّهُ سَأَلَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى الْحَدِيثَ۔

باب معین وعدے پر قرض دینا یا بیع کرنا[۲]

ابن عمر نے کہا معین وعدے پر قرض دینے میں کوئی حرج نہیں[۳] اگرچہ اس کو اپنے روپوں سے اچھے روپے ملیں جب تک اس کی شرط نہ کرے۔ عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا قرض دینے والا اپنی مدت کا پابند رہے[۴] گا (یعنی قبل از میعاد تقاضا نہیں کرے گا) لیث بن سعدؒ[۵] نے بحوالہ جعفر بن ربیعہ از عبدالرحمن بن ہرمز از ابوہریرہ از آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روایت کیا کہ ایک بنی اسرائیل نے دوسرے بنی اسرائیل سے قرض مانگا اس نے معین میعاد پر اسے قرض دے دیا۔ آخر حدیث تک (جو پہلے گزر چکی ہے[۶])

بَابُ ۱۵۰۴ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ۔

باب قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا۔

۲۲۴۶ — **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُصِيبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا مِنْ دَيْنِهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از مغیرہ از عامر) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد شہید ہو گئے اور بال بچے اور قرضہ چھوڑ گئے۔ میں نے قرضخواہوں سے یہ چاہا کہ وہ کچھ قرضہ چھوڑ دیں لیکن انہوں نے تسلیم نہ کیا۔ آخر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے آپؐ کی سفارش چاہی۔ انہوں نے آپؐ کی

---

[۱] نسائی کی روایت یوں ہے آپ نے فرمایا اپنا قرض ادا کر مسلم کی روایت میں ہے کہ پہلے اپنی ذات پر خرچ کر اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دے اگر اس سے کچھ بچے اپنے رشتہ والوں کو دے اگر اس سے بھی بچے تو ادھر اودھر یعنے سامنے داہنے بائیں خرچ کر اور شاید امام بخاری نے باب کے دونوں مطلب نکالنے کے لئے انہی روایتوں کی طرف اشارہ کیا ۱۲ منہ [۲] بیع تو ایک معین وعدے پر کرنا سب کے نزدیک جائز ہے اسی طرح قرض بھی لیکن شافعیہ نے جمہور کے خلاف یہ کہا ہے کہ قرض میں میعاد مقرر کرنا جائز نہیں امام بخاری نے یہ باب لا کر شافعیہ کا رد کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو ابن ابی شیبہ نے مغیرہ کے طریق سے نکالا میں نے ابن عمرؓ سے کہا میں اپنے ہمسایوں کو ان کی تنخواہ آنے تک قرض دیا کرتا ہوں پھر جیسے روپے میں ان کو دیتا ہوں وہ اس سے اچھے روپے مجھ کو ادا کرتے ہیں انہوں نے کہا کچھ قباحت نہیں جب تو اس کی شرط نہ کرے ۱۲ منہ [۴] یعنی مدت سے پہلے ان کو تقاضا کرنے کا حق نہیں امام مالکؒ نے یہی کہا ہے باقی امام یہ کہتے ہیں کہ وہ ہر وقت جب چاہے اپنے قرض کا مطالبہ کر سکتا ہے اس کو عبدالرزاق نے ابن جریج کے طریق سے وصل کیا انہوں نے عطاء اور عمرو بن دینار سے ۱۲ منہ [۵] اس کو خود امام بخاری نے باب الکفالۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ [۶] یہ حدیث اوپر پوری گذر چکی ہے اور یہ دلیل اس وقت پوری ہوتی ہے جب اگلی شریعتوں کی باتیں ہمارے لئے شریعت ہوں اور اس میں اختلاف ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِنْهُ عَلَى حِدَةٍ عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ جَاءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهِ قَالَ بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا أُصِيبَ عَبْدُ اللَّهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ ثُمَّ قَالَ ائْتِ أَهْلَكَ فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ

سفارش بھی مانی۔ آپؐ نے فرمایا تو ایسا کر ہر ہر قسم کی کھجور کے الگ الگ ڈھیر لگا۔ عذق ابن زید (کھجور کا نام) ایک جگہ لین ایک جگہ[۱] اور عجوہ ایک جگہ پھر قرضخواہوں کو میرے آنے تک بلا لے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ آنحضرتؐ تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے۔ اور ہر ایک قرضخواہ کو اس کی کھجور ماپ ماپ کر دی۔ کھجور ویسی ہی رہی جیسے کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اور ایک دفعہ میں پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کے لئے آپ کے ساتھ گیا۔ وہ اونٹ تھک گیا اور سب کے پیچھے رہ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک لکڑی لگائی اور فرمانے لگے جابر یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال اور تو مدینہ پہنچنے تک اس پر سواری کر سکتا ہے جب ہم مدینے کے قریب پہنچے، میں نے آپ سے خلوت کی اجازت طلب کی میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے نئی شادی کی ہے آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ؟ میں نے کہا بیوہ کیونکہ (میرے والد) عبداللہ شہید ہو گئے اور چھوٹی چھوٹی لڑکیاں چھوڑ گئے میں نے بیوہ اس لئے کی کہ وہ انہیں تعلیم و تربیت کرے۔ آپؐ نے فرمایا اپنی بیوی کے پاس جا میں گیا اور اپنے ماموں سے اونٹ بیچنے کی بتایا انہوں نے مجھے ملامت کی[۲] میں نے بیان کیا کہ وہ اونٹ ماندہ ہو گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک لکڑی ماری۔ جب آپ مدینہ میں تشریف لے گئے تو میں دوسرے دن اونٹ لے کر پہنچا۔ آپؐ نے اونٹ کی قیمت بھی دے دی اور اونٹ بھی دے دیا اور مال غنیمت (جہاد کا) بھی دیا

بَاب ۱۵۰۵ مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ وَلَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ وَقَالَ فِي قَوْلِهِ أَصَلَوَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ وَقَالَ وَلَا

باب مال کو ضائع کرنا منع ہے۔ اللہ تعالے نے فرمایا (قرآن میں) اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ نیز فرمایا (قرآن میں) اللہ مفسدین کا عمل درست نہیں ہونے دیتا۔ نیز (قرآن میں) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ہے کہ جن بتوں کو ہمارے آباؤ اجداد پوجتے آئے ہم انہیں اور اپنے مال میں من مانی کرنا چھوڑ

---

[۱] عذق بن زید اور لین اور عجوہ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں ۱۲ منہ [۲] شاید اس امر پر ملامت کی ہو گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اونٹ بیچنا کیا ضرور تھا یونہی آپ کو گذران دیا ہوتا بعضوں نے کہا اس بات پر کہ ایک ہی اونٹ ہمارے پاس تھا اس سے گھر کا کام کاج نکلتا تھا وہ بھی تو نے بیچ ڈالا اب تکلیف ہو گی۔ بعضوں نے کہا ماموں سے جد بن قیس مراد ہے۔ وہ منافق تھا ۱۲ منہ

نُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ وَالْحَجْرِ فِي ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ۔

دیں نیز فرمایا (قرآن میں) اپنا روپیہ بے وقوفوں کے ہاتھ مت دو[1] اور بیوقوفی کی حالت میں حجر کرنے[2] اور دھوکہ دینے کی ممانعت۔

۲۲۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ۔

(از ابونعیم از سفیان از عبد اللہ ابن دینار) حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے لوگ خرید و فروخت میں دھوکہ دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا جب تو معاملہ بیع کرے تو کہہ دیا کر لَا خِلَابَ۔ کہ دھوکہ کی بات نہیں (یعنی بیع میں دھوکہ مت دو) چنانچہ وہ ایسا ہی کیا کرتا تھا[3]۔

۲۲۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ۔

(از عثمان از جریر از منصور از شعبی از مغیرہ بن شعبہ کا غلام وراد) مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی حرام کی۔ اور بیٹیوں کا زندہ دفن کرنا بھی۔ خود نہ دینا دوسروں سے[4] مانگنا بھی حرام کیا۔ فضول گفتگو، بہت سوال کرنا[5] اور مال ضائع کرنا[6] ناپسند کیا۔

بَابٌ ۵۰۶ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

باب غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے۔ بے اسکی اجازت کے بغیر کوئی کاروبار نہ کرے۔

۲۲۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ)

---

[1] بے وقوفوں سے مراد نادان ہیں جو مال کو سنبھال نہ سکیں اس کو تباہ اور برباد کر دیں جیسے عورت بچے کم عقل نوجوان بوڑھے وغیرہ ۱۲ منہ [2] حجر کا معنے لغت میں روکنا منع کرنا اور شرع میں اس کو کہتے ہیں کہ حاکم اسلام کسی شخص کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روک دے اور یہ دو وجہ سے ہوتا ہے یا تو وہ شخص بیوقوف ہو اپنا مال تباہ کرتا ہو یا دوسروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے مثلاً مدیون مفلس پر حجر کرنا قرضخواہوں کے حقوق بچانے کے لئے یا راہن پر یا مرتہن اور وارث کا حق بچانے کے لئے ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے اور مجھ کو تین دن تک اختیار رہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہاں باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کو تباہ کرنا برا جانا جب تو اس کو حکم دیا کہ بیع کے وقت یوں کہا کر دھوکے فریب کا کام نہیں ہے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اپنے اوپر جو حق واجب ہے جیسے زکوٰۃ بال بچوں ناتے والوں کی پرورش وہ نہ دینا اور جس کا لینا حرام ہے یعنی پرایا مال وہ لے لینا ۱۲ منہ [5] خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کے لئے لوگوں سے سوالات کرنا یا بے ضرورت حالات پوچھنا کیونکہ لوگوں کو برا معلوم ہوتا ہے بعضی بات وہ بیان کرنا نہیں چاہتے اس کے پوچھنے سے ناخوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ [6] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے قسطلانی نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ کھانے پینے لباس وغیرہ میں بے ضرورت تکلف کرنا یا سن پر سونے چاندی کے ملمع کرانا دیوار چھت وغیرہ سونے چاندی سے رنگنا سعید بن جبیر نے کہا مال برباد کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کرے اور صحیح یہی ہے کہ خلاف شرع جو خرچ ہو خواہ دینی یا دنیوی کام میں وہ برباد کرنے میں داخل ہے بہرحال جو کام شرعاً منع ہیں جیسے پتنگ بازی مرغ بازی آتشبازی ناچ رنگ ان میں تو ایک پیسہ بھی خرچ کرنا حرام ہے اور جو کام ثواب کے ہیں مثلاً محتاجوں، مسافروں، غریبوں بیماروں کی خدمت قومی کام جیسے مدرسے، پل، سرا، مسجد، محتاج خانے، شفا خانے بنانا ان میں جتنا خرچ کرے وہ ثواب ہی ثواب ہے اس کو برباد کرنا نہیں کہا جا سکتا رہ گیا اپنی نفسانی لذات میں خرچ کرنا تو اپنی حیثیت اور حالت کے موافق اس میں خرچ کرنا اسراف میں نہیں ہے اسی طرح اپنی عزت یا آبرو بچانے کے لئے یا کسی آفت کو روکنے کے لئے اس کے سوا بے ضرورت نفسانی خواہشوں میں مال خرچ کرنا مثلاً بے فائدہ بہت سے کپڑے بنا لینا یا بہت سے گھوڑے رکھنا یا بہت سا سامان خرید کرنا یہ بھی اسراف میں داخل ہے بعضوں نے کہا یہ مباح ہے اسراف میں داخل نہیں مترجم کہتا ہے تقویٰ اور زہد کے تو یہ بھی خلاف ہے۔ مسلمان کو چاہئیے کہ اپنی ضروری حاجت پوری کرے باقی جو مال بچے وہ دوسرے بھائی مسلمان کی حاجتوں میں خرچ کرے ۱۲ منہ

عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم میں سے ہر شخص حاکم ہے۔ اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے متعلق سوالات ہوں گے۔ بادشاہ یا سربراہِ مملکت (صدر، امیر، خلیفہ سلطان، ملک، سردار) سے ان کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اور ہر آدمی سے ان کے گھر والوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے گھر کا حاکم ہے، بیوی اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے چنانچہ اس سے اسکی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ خادم (غلام ملازم) اپنے آقا اور مالک کے مال میں حکومت رکھتا ہے اس سے بھی اسکی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ ابن عمر نے کہا میں نے ان لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اور میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ ہر شخص اپنے والد کے مال میں بھی اختیار رکھتا ہے اس سے بھی اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ غرضیکہ تم میں ہر شخص حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔

كِتَابٌ فِي الْخُصُومَاتِ

لڑائی جھگڑے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑے رحم والا ہے۔

بَاب ۱۵۰۷ مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

باب قرضدار کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا اور مسلمان و یہودی کا جھگڑا۔

۲۲۵۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِلَافَهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ قَالَ شُعْبَةُ

(از ابوالولید از شعبہ از عبدالملک بن میسرہ از نزال) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے ایک شخص سے ایک آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھنے کے خلاف پڑھتے سنا۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں لے گیا۔ آپؐ نے دونوں سے سن کر فرمایا تم دونوں ٹھیک پڑھتے ہو۔ شعبہ نے کہا، میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اختلاف نہ کرو کیونکہ

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب قرآن غلط پڑھنے پر پکڑ کر لیجانا درست ٹھہرا تو اپنے حق کے بدل بھی پکڑ کر لیجانا درست ہوگا جیسے پہلا امر ایک مقدمہ ہے ویسا ہی دوسرا بھی مقدمہ

أَظُنُّهُ قَالَ لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا۔

تم سے پہلے لوگ بھی اختلاف ہی کی وجہ سے تباہ ہو گئے۔[1]

۲۲۵۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسٰى عَلَى الْعٰلَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسٰى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ۔

(از یحیٰی بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از ابوسلمہ وعبدالرحمان اعرج) ابوہریرہ کہتے ہیں ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے محمد مصطفےٰ کو سارے جہان میں بزرگی دی۔ یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسےٰ علیہ سلام کو سارے جہان میں بزرگی دی۔[2] یہ سن کر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا یہودی کو تھپٹر مارا۔ یہودی روتا پیٹتا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ سنایا آپ نے اس مسلمان کو بھی بلایا اور واقعہ معلوم کیا۔ اس نے بھی سارا واقعہ سنایا آپ نے فرمایا دیکھو مجھے موسیٰ علیہ سلام پر فضیلت مت دو[3] قیامت کے دن تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے، اور میں بھی بیہوش ہو جاؤں گا لیکن سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ سلام عرش کا کونا تھامے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے، یا ان لوگوں میں سے ہوں گے جنہیں اللہ تعالےٰ بے ہوشی سے مستثنےٰ رکھے گا۔[4]

۲۲۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از عمرو بن یحیےٰ از والدش) ابوسعید خدری کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا کہنے لگا ابوالقاسم! آپ کے

---

[1] آپ کا مطلب یہ تھا کہ ایسی ایسی چھوٹی باتوں پر لڑنا جھگڑنا جنگ و جدل کرنا بُرا ہے عبداللہ کو لازم تھا کہ اس سے دوسری طرح پڑھنے کی وجہ پوچھتے جب وہ کہتا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے تو آپ سے دریافت کرتے اس حدیث سے ان متعصب لوگوں کو نصیحت لینا چاہیئے جو آمین اور رفع یدین اور اسی طرح کے دوسرے فرعی مسئلوں پر لوگوں سے فساد اور جھگڑا کرتے ہیں اگر دین کے کسی کام میں شبہ ہو تو کرنے والے سے اخلاق اور نرمی کے ساتھ اس کی دلیل پوچھے جب وہ حدیث یا قرآن سے کوئی دلیل بتلا دے بس سکوت کرے اب اس سے متعرض نہ ہو ہر مسلمان کو اختیار ہے کہ جس حدیث پر چاہے عمل کرے بشرطیکہ وہ حدیث بالاتفاق منسوخ نہ ہو اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اختلاف یہ نہیں ہے کہ ایک رفع یدین کرے دوسرا نہ کرے ایک پکار کر آمین کہے ایک آہستہ بلکہ اختلاف یہ ہے ایک دوسرے سے ناحق جھگڑے اس کو ستائے کیونکہ آپ نے ان دونوں کی قرأتوں کو اچھا فرمایا اور لڑنے جھگڑنے کو بُرا کہا ۱۲ منہ [2] ایک روایت میں یوں ہے اس یہودی نے کہا یا رسول اللہ میں ذمی ہوں اور آپ کی امان میں، ہوں اس پر بھی اس مسلمان نے مجھ کو تھپڑ مارا آپ غصے ہوئے اور مسلمان سے پوچھا تو نے کیوں اس کو تھپڑ مارا ۱۲ منہ [3] یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ کی اہانت نکلے کسی پیغمبر کی ذرا سی اہانت اور تحقیر بھی کفر ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اس طرح سے فضیلت نہ دو کہ لوگوں سے گالی گلوچ اور جھگڑے کی نوبت پہنچے بعضوں نے کہا جب آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی اس وقت تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں ۱۲ منہ [4] یعنی اس آیت میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ فَقَالَ مَنْ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ ادْعُوهُ فَقَالَ أَضَرَبْتَهُ قَالَ سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قُلْتُ أَيْ خَبِيثُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَضَرَبْتُ وَجْهَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ الْأُولَى

ایک صحابی نے میرے منہ پر طمانچہ مارا۔ آپ نے پوچھا کس نے؟ اس نے کہا ایک انصاری نے[1]۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا اسے بلاؤ۔ چنانچہ وہ آیا آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اسے مارا ہے؟ وہ کہنے لگا جی حضور) میں نے اسے بازار میں یہ قسم کھاتے سنا۔ قسم اس کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب انسانوں پر فضیلت دی میں نے کہا اے خبیث کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی (فضیلت دی موسیٰ علیہ سلام کو) اور مجھے غصہ آگیا۔ میں نے ایک طمانچہ رسید کیا۔ آنحضرت صلے اللہ وسلم نے فرمایا پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر اس طرح فضیلت نہ بیان کیا کرو قیامت کے دن سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے، سب سے پہلے زمین پھٹ کر میں باہر نکلوں گا۔ میں دیکھوں گا موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہونگے معلوم نہیں وہ بیہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوش میں آچکے ہونگے یا طور پر جو بیہوشی انہیں ہوئی تھی وہی کافی ہوگی[2]۔

۲۲۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ قِيلَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ

(از موسیٰ از ہمام از قتادہ) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک لونڈی کا سر[3] دو پتھروں سے کچل ڈالا۔ پوچھا گیا کہ یہ کس نے کیا؟ آیا فلاں فلاں شخص نے ایسا کیا ہے؟ حتیٰ کہ ایک یہودی کا نام لیا گیا تو اس لونڈی نے سر سے اشارہ کیا۔ وہ یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف جرم کر لیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو اس کا سر بھی دو پتھروں سے کچل[4] دیا گیا۔

بَابٌ ۱۵۰۸ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ

باب کم عقل اور نادان کے معاملے کو رد کیا جائے۔ اگرچہ حاکم نے اسے تصرفات سے نہ روکا ہو[5]

[1] اوپر گزر چکا ہے کہ مارنے والے ابوبکر صدیق تھے یہ روایت اس کے خلاف کیونکہ ابوبکر انصاری نہ تھے بعضوں نے کہا یہ دوسرا واقعہ ہوگا بعضوں نے کہا انصار سے لغوی معنی یعنے مددگار مراد ہے وہ ابوبکرؓ کو بھی شامل ہے ۱۲ منہ [2] جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے اور اللہ جل جلالہ کو دیکھنا چاہا تھا تو وہ بیہوش ہوکر گر رہے تھے جس کا اس آیت میں ذکر ہے فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوسٰى صَعِقًا ۱۲ منہ [3] اس چھوکری کا نام معلوم نہ ہوا نہ یہودی قاتل کا ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ چھوکری انصاریہ تھی کچھ زیور پہنے تھی اس کے طمع میں یہودی نے اس کا سر دو پتھروں سے کچلا اور زیور اتار لیا ۱۲ منہ [4] مالکیہ اور شافعیہ اور حنابلہ سب نے اس حدیث کے موافق یہ حکم دیا ہے کہ قاتل کو اسی طرح ماریں گے جس طرح اس نے مقتول کو مارا ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف یہ حکم دیا ہے کہ قصاص ہمیشہ دھار دار ہتھیار جیسے تلوار سے لیا جائیگا۔ مالکیہ نے کہا ہے یہ بھی کہ صرف مقتول کے بیان یعنی تہمت اور گمان پر بھی قتل ثابت ہو جاتا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں یہ مذکور ہے کہ یہودی نے گرفتاری کے بعد جرم کا اقرار کیا ۱۲ منہ [5] یعنی وہ جو

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ ثُمَّ نَهَاهُ وَقَالَ مَالِكٌ إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ وَلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک شخص کا صدقہ رد کر دیا۔ پھر اسی حالت میں صدقہ کرنے سے منع فرمایا[1]

امام مالک کہتے ہیں اگر کسی کا کسی شخص پر قرض ہو اور مقروض کے پاس ایک ہی غلام کے سوا کوئی چیز (جائیداد) نہ ہو تو اسے آزاد کرنا جائز نہ ہوگا[2]۔

بَابٌ ۱۵۰۹ مَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُ۔

باب اگر کسی نے ایک کم عقل یا اس کے مانند کسی شخص کا مال بیچ کر قیمت اس کے حوالے کر دی اور اس سے یہ کہا کہ اسے درست حالت اور حفاظت سے رکھے تو یہ جائز ہے۔ اگر اس کے باوجود وہ روپیہ ضائع کرے تو حاکم اسے تصرفات سے روک دے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور اس شخص سے جسے بیع میں دھوکہ دیا جاتا تھا آپؐ نے فرمایا "جب تم بیع کا معاملہ کرو تو کہہ دو کہ دھوکہ نہ دو" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا مال نہیں لیا۔

۲۲۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ يَقُولُهُ۔

(از موسےٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن مسلم از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر کہتے تھے کہ کسی کو خرید و فروخت میں دھوکہ دیا جاتا تھا۔ لوگ اسے نقصان پہنچاتے تھے) تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا کرے تو یوں کہہ دیا کر "مجھے دھوکہ نہ دو" چنانچہ وہ شخص یوں ہی کہہ دیا کرتا تھا۔

---

[1] یہ حدیث عبد بن حمید نے نکالی۔ ہوا یہ کہ ایک شخص سونے کا ایک ڈلا انڈے کے برابر لے کر آیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگا آپ میری طرف سے بطور صدقہ کے یہ قبول فرمائیے قسم خدا کی اس کے سوا میرے پاس کچھ مال نہیں ہے آپؐ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر یہی کہا آخر آپؐ نے وہ ڈلا اس کی طرف پھینک مارا اور فرمایا تم میں کوئی نادار ہوتا ہے اور اپنا مال جس کے سوا اور کچھ اس کے پاس نہیں ہوتا خیرات کرتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے خیرات اس وقت کرنا چاہیئے جب آدمی کے پاس خیرات کرنے کے بعد مال رہے اس حدیث کو ابو داؤد نے بھی نکالا اور ابن خزیمہ نے اس کو صحیح کہا ۱۲ منہ

[2] اس کو ابن وہب نے اپنے مؤطا میں امام مالک سے نقل کیا ۱۲ منہ

۲۲۵۵۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ۔

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنا غلام آزاد کر دیا، اس کے پاس اور کوئی جائیداد نہ تھی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی آزادی کو رد کر دیا۔ نعیم بن نحام نے وہ غلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خرید لیا۔

بَاب ۱۵۱ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ۔

باب مدعی اور مدعا علیہ کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا دیہ غیبت میں داخل نہیں[1]

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

(از محمد از ابو معاویہ از اعمش از شقیق) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً جھوٹی قسم کھائے تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کا مال مار لے تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوگا۔

اشعث کہتے ہیں خدا کی قسم میرے ہی متعلق آپؐ نے یہ حدیث فرمائی۔ میرے اور ایک یہودی کے درمیان ایک زمین مشترک تھی اس نے میرے حق سے انکار کیا۔ میں اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپؐ نے یہودی سے فرمایا تو قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ قسم کھا کے میرا مال مار لے گا۔ اس موقعے پر اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی یہ آیت نازل فرمائی۔

"جو لوگ اللہ کا عہد کر کے قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا بہت مال خرید لیتے ہیں" آخر آیت تک۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ

(از عبد اللہ بن محمد از عثمان بن عمر از یونس از زہری از عبد اللہ بن کعب بن مالک) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضا کیا، دونوں

[1] بشرطیکہ ایسا کوئی کلمہ نکالیں جس میں حد یا تعزیر واجب ہو ورنہ سزا دی جائے گی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہاں سے نکلتا ہے کیونکہ اشعث بن قیس۔ ذ ۔ ۶، تھا اپنے مدعی علیہ یعنی یہودی کی برائی بیان کی کہ اس کو جھوٹی قسم کھا لینے میں کوئی باک نہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا ۱۲ منہ

تَقَاضَی ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

شور مچا نے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں تھے، آپؐ نے وہیں سے ان دونوں کی آواز سن لی، چنانچہ آپؐ حجرے کا پردہ اٹھا کر باہر تشریف لائے اور کعب رضی اللہ عنہ کو آواز دی اے کعبؓ! کعب رضی اللہ عنہ نے کہا لبیک یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا اتنا قرض چھوڑ دے اور اشارے سے بتایا یعنی آدھا قرض (معاف کر دے)، کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)، آپؐ نے ابن حدرد سے فرمایا چل اٹھ اس کا قرض ادا کر۔

۲۲۵۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا فَقَالَ لِي أَرْسِلْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَقَرَأَ قَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِي اقْرَأْ فَقَرَأْتُ فَقَالَ هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از عبد الرحمان بن عبد القاری) حضرت عمر بن خطاب رضی کہتے تھے میں نے حکیم بن حزام کو اپنے طریقہ قرأت کے علاوہ دوسری طرح پڑھتے سنا، حالانکہ مجھے یہ سورت خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں ان پر جلدی کر جاؤں مگر صبر کیا جب وہ پڑھ چکے تو میں نے ان کے گلے میں چادر ڈال کر گھسیٹا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم)، سورہ فرقان میں نے انہیں اور طرح پڑھتے سنا۔ ان کا پڑھنا اس طریقے کے خلاف ہے جس طریقے سے آپؐ نے مجھے پڑھائی۔ آپؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دے، پھر حکیمؓ سے فرمایا پڑھ! انہوں نے پڑھی۔ آپ نے فرمایا۔ اسی طرح (یہ سورت) نازل ہوئی۔ بعد ازاں مجھ سے فرمایا تو پڑھ۔ میں نے پڑھی۔ فرمایا اسی طرح (یہ سورت) نازل ہوئی ہے۔ دیکھو! قرآن سات طریقوں پر نازل ہوا ہے[۳] جس طرح تمہیں آسان معلوم ہو اسی طرح پڑھ لیا کرو۔

---

[۱] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ دونوں میں جھگڑا ہوا جیسے دوسری روایت میں اس کی تصریح ہے فتلاحیا اور جھگڑے میں ظاہر ہے کہ ایک شخص دوسرے کی نسبت بُرے بھلے الفاظ کہتا ہے ۱۲ منہ [۲] ان کو مارا دوں یا غصہ میں سخت سست الفاظ کہہ بیٹھوں ترجمہ یہیں سے نکلتا ہے اور اسی سے کہ حضرت عمر نے چادر ان کے گلے میں ڈال کر ان کو گھسیٹا معلوم ہوا خصومت کے وقت ایسی باتیں معاف ہیں ۱۲ منہ [۳] یعنی عرب کے ساتوں قبیلوں کے محاورے اور طرز پر اور کہیں کہیں اختلاف حرکات یا اختلاف حروف مضر نہیں کرتا بشرطیکہ مطلب میں خلل نہ آئے جیسے سات قراءتوں کے اختلافات سے ظاہر ہوتا ہے علماء نے کہا ہے کہ قرآن کو مشہور سات قراءتوں میں سے ہر ایک قراءت کے موافق پڑھ سکتا ہے کوئی حرج نہیں لیکن شاذ قراءت پڑھنا اکثر علماء نے درست نہیں رکھا جیسے حضرت عائشہؓ کی قراءت حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی والصلوۃ العصر یا ابن مسعود کی قراءت فصیام

باب ۱۵۱۱ اِخْرَاجِ اَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُوْمِ مِنَ الْبُيُوْتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ اَخْرَجَ عُمَرُ اُخْتَ اَبِيْ بَكْرٍ حِيْنَ نَاحَتْ۔

۲۲۵۹- **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ۔

باب حالات معلوم ہونے کے بعد مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ام فروہؓ رضی اللہ عنہا (ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بہن)کو گھر سے نکال دیا جب انہوں نے نوحہ کیا۔[1]

(از محمد بن بشار از محمد بن عدی از شعبہ از سعد بن ابراہیم از حمید بن عبد الرحمان) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ نماز کا حکم دوں اور اقامت کی جائے (تکبیر پڑھی جائے) اور ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں، جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے ان کے گھر جلا دوں۔[2]

باب ۱۵۱۲ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ کرسکتا ہے۔

۲۲۶۰- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ابْنِ اَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصَانِيْ اَخِيْ اِذَا قَدِمْتُ اَنْ اَنْظُرَ ابْنَ اَمَةِ زَمْعَةَ فَاَقْبِضَهُ فَاِنَّهُ ابْنِيْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وَابْنُ اَمَةِ اَبِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ فَرَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ

باب میت کا وصی اس کی طرف سے دعوےٰ

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرے بھائی (عتبہ) نے مرتے وقت وصیت کی تھی جب تو مکے پہنچے اور زمعہ کی لونڈی کا لڑکا دیکھے تو اس پر قبضہ کر لینا، کیونکہ درحقیقت وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کی لونڈی نے اسے جنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اس لڑکے کی صورت عتبہ سے بالکل مشابہ ہے لیکن (اس کے باوجود) آپؐ نے یہی حکم دیا کہ وہ لڑکا عبد بن زمعہ کو دیا جائے۔ فرمایا بچہ اسی کا ہوتا ہے جو عورت کا خاوند یا آقا ہو۔ نیز

---

[1] یہ ابن سعد نے طبقات میں نکالا جب ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی تو ام فروہ ان کی بہن جاہلیت کی طرح نوحہ کرنے لگیں۔ حضرت عمرؓ نے ہشام کو حکم دیا انہوں نے ان کو دُرّے لگائے اور ساری نوحہ کرنے والیاں یہ حال دیکھ کر بھاگ گئیں ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ جب گھر جلائیں گے تو وہ نکل بھاگیں گے پس گھر سے نکالنا جائز ہوا امام ابن قیمؒ نے اس حدیث سے اور کئی حدیثوں سے دلیل لی ہے کہ شریعت میں تعزیر بالمال درست ہے یعنی حاکم اسلام کسی جرم کی سزا میں مجرم کو مالی نقصان دے سکتا ہے مگر حنفیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ

لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَاسَوْدَةُ۔

آپؐ نے (اُمّ المومنین) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تو اس سے پردہ کیا کر[1]۔

بَاب ۱۵۱۳ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهٗ وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيْمِ الْقُرْاٰنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ۔

باب جس شخص کی طرف سے شرارت کا اندیشہ ہو اسے قید کرنا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عکرمہ کو قرآن مجید حدیث شریف اور فرائض کی تعلیم[2] دینے کے لیے قید کر لیا تھا۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوْهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ عِنْدِيْ يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ

(از قتیبہ از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت ابوہریرہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا (سنہ ۶ ہجری میں) وہ لوگ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو جس کا نام ثمامہ بن اُثال تھا۔ اور اہل یمامہ کا سردار[3] تھا۔ گرفتار کر لائے اور مسجد کے ایک ستون کے ساتھ اسے باندھ[4] دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دریافت فرمایا ثمامہ! تو کس خیال میں ہے وہ کہنے لگا اے محمد[5]! (صلے اللہ علیہ وسلم) میں اچھا ہوں۔ راوی نے آخر تک یہ حدیث بیان کی۔ آپؐ نے یہ حکم دیا کہ ثمامہ کو رہا کر دو۔

بَاب ۱۵۱۴ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

باب حرم میں کسی کو باندھنا اور قید کرنا۔

وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحٰرِثِ دَارًا

نافع بن عبد الحارث[6] نے مکے میں صفوان بن

[1] حالانکہ جب لڑکا زمعہ کا ٹھہرا تو ام المؤمنین حضرت سودہ کا بھائی ہوا مگر چونکہ یہ شبہ تھا کہ وہ عتبہ کا نطفہ ہے آپؐ نے حضرت سودہ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا یہ حکم احتیاطاً تھا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعد نے طبقات میں اور ابونعیم نے علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یمامہ ایک شہر ہے طائف سے دو منزل پر یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے شریح قاضی بھی جب کسی پر کوئی حکم کرتے اور اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہوتا تو مسجد میں اس کو حراست میں رکھنے کا حکم دیتے جب مجلس برخاست کرتے اگر وہ اپنے ذمے کا حق ادا کر دیتا تو اس کو چھوڑ دیتے ورنہ قید خانے بھجوا دیتے ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں یوں ہے آپ ہر صبح کو ثمامہ کے پاس تشریف لے جاتے وہ کہنے لگا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرا بدلہ دوسرے لوگ لے لیں گے اگر مجھ کو چھوڑ دیں گے تو میں آپ کا شکر گذار رہوں گا۔ اگر آپ میرے بدل روپیہ چاہتے ہیں تو جتنا آپ مانگیں گے میں آپ کو دوں گا۔ آپؐ نے صحابہ کو حکم دیا کہ ثمامہ کو چھوڑ دو۔ ثمامہ چھوڑ کر چل دیا تو صحابہ نے خیال کیا وہ بھاگ گیا لیکن وہ ایک درخت کے نیچے گیا اور نہایا اور وہاں سے لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ۔ وہ صدق دل سے مسلمان ہو گیا ۱۲ منہ [6] یہ نافع حضرت عمرؓ کی طرف سے مکہ کے حاکم تھے انہوں نے مجلس کیلئے صفوان کا گھر چار ہزار دینار کو خریدا مگر یہ شرط کی کہ حضرت عمرؓ کی منظوری پر یہ بیع موقوف رہے گی اگر انہوں نے اجازت دی تو فبہا ورنہ اتنی مدت تک جو صفوان کا گھر استعمال میں رہے گا اس کے بدل ان کو چار سو دینار دیئے جائیں گے معلوم ہوا کہ ایسی شرط بیع میں درست ہے ۱۲ منہ

لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلَى أَنَّ عُمَرَ إِنْ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ وَإِنْ لَمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُ مِائَةٍ وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ۔

امیہ سے قید خانے کے لیے ایک گھوڑا اس شرط پر خریدا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے تو بیع پوری ہو گی، ورنہ صفوان کو (جواب آنے تک) چار سو دینار بطور کرایہ کے ملیں گے۔ عبداللہ بن زبیر نے مکے میں لوگوں کو قید کیا [1]۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از سعید بن ابی سعید) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند سوار نجد کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر لائے، اور مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا [2]۔

باب ۱۵۱۵ الْمُلَازَمَةِ

باب قرض دار کا پیچھا کرنا۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ وَقَالَ غَيْرُهُ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ وَقَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ فَكَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از جعفر بن ربیعہ از عبدالرحمان بن ہرمز از عبداللہ بن کعب بن انصاری) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض تھا۔ چنانچہ ان سے ملے اور ان کے پیچھے لگ [3] گئے دونوں نے تلخ کلامی کی حتی کہ دونوں کی آواز بلند ہو گئی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے، اور فرمایا کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔ یعنی آدھا قرض معاف کر دے۔ چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ نے آدھا قرض معاف کر دیا اور آدھا وصول کیا۔

---

[1] اس کو ابن سعد اور لطیفہ ابن خیاط نے اپنی تاریخ میں اور ابوالفرج اصبہانی نے اغوانی میں نکالا کہ عبداللہ بن زبیر نے حسن بن محمد بن حنفیہ کو دارالندوہ میں سجن عارم میں قید کیا وہ وہاں سے بھاگ کر نکل گئے ۱۲ منہ [2] مدینہ بھی حرم ہے تو حرم میں قید کرنے کا جواز ثابت ہوا یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو ابن ابی شیبہ نے طاؤس سے روایت کیا کہ وہ مکہ میں کسی کو قید کرنا برا جانتے تھے اور کہتے تھے کہ مکہ بیت الرحمۃ ہے وہاں بیت العذاب ہونا مناسب نہیں ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ کعب نے عبداللہ کی ملازمت کی یعنی اُن کے پیچھے چمٹے اور کہا جب تک میرا قرض ادا نہ کرے گا میں تیرا پیچھا نہ چھوڑوں گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا اور ملازمت سے منع نہ فرمایا تو ملازمت کا جواز نکلا ۱۲ منہ

باب ۱۵۱۶ التقاضی

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ ابْنِ حَازِمٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لَا أَقْضِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ قَالَ فَدَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتٰى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا الْآيَةَ۔

باب تقاضا کرنے کا بیان۔

(از اسحاق از وہب بن جریر بن حازم از شعبہ از اعمش از ابوالضحٰی از مسروق) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار کا پیشہ اختیار کئے ہوئے تھا۔ عاص بن وائل پر میرے کچھ روپے قرض تھے میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا اس نے کہا میں تیرا قرض اس وقت تک نہ دوں گا جب تک تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا انکار نہ کرے (ان کا دین نہ چھوڑ دے) میں نے جواب دیا خدا کی قسم میں تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار اس وقت بھی نہیں کروں گا، کہ اللہ مجھے مارے پھر مار کر اٹھائے وہ کہنے لگا اچھا مجھے چھوڑ دے میں جب مر چکوں گا اور مال و اولاد مجھے ملیں گے، تو تیرا قرض ادا کر دوں گا چنانچہ اس وقت (سورہ مریم کی) یہ آیت نازل ہوئی اے پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں سے انکار کیا اور کہتا ہے مجھے (مرنے کے بعد) مال و اولاد ضرور ملیں گے آخر آیت تک[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ اللُّقَطَةِ

گری پڑی چیز کا بیان

باب ۱۵۱۷ إِذَا أَخْبَرَهُ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ

جب لقطہ (گری ہوئی چیز) کا مالک اس کی نشانیاں (ٹھیک) بتلا دے تو اس کے حوالے کر دے۔

(از آدم از شعبہ) دوسری سند (از محمد بن بشار از غندر

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور خبابؓ نے جو تقاضا کیا تھا اور عاص نے جو جواب دیا تھا اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا تھا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رض فَقَالَ أَخَذْتُ صُرَّةً مِائَةَ دِينَارٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا فَقَالَ احْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

(ازشعبہ ازسلمہ) سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا انہوں نے کہا میں نے ایک تھیلی پائی اس میں ایک سو اشرفیاں تھیں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (آپ سے مسئلہ پوچھا) آپ نے فرمایا سال بھر تک مشتہر کر[1] میں سال بھر تک مشتہر کرتا رہا کوئی اس کا پہچاننے والا نہ ملا پھر میں (دوبارہ) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے فرمایا ایک سال اور مشتہر کر چنانچہ میں دریافت کرتا رہا لیکن مجھے کوئی نہ ملا۔ اب تیسری بار آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور تعداد نیز سربندھن کو یاد رکھنا اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر[2] ورنہ تو خود اسے استعمال کرلے شعبہ کہتے ہیں میں اس کے بعد جو سلمہ سے مکے میں ملا تو وہ کہنے لگے مجھے یاد نہیں تین برس تک اعلان لقطہ کا، کہا یا ایک برس تک۔

بَابُ ۱۵۱۸ ضَالَّةِ الْإِبِلِ

باب گم شدہ اونٹ کے متعلق۔

۲۲۲۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ احْفَظْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ

(ازعمرو بن عباس ازعبدالرحمان بن مہدی ازسفیان از ربیعہ ازیزید غلام منبعث) زید بن خالد جہنی کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور گری پڑی چیز کے متعلق پوچھنے لگا آپ نے فرمایا ایک سال تک اس کا اعلان کر پھر اس کی تھیلی اور مہر یاد رکھنا اگر کوئی شخص آئے اور شناخت بتائے (تو اسے دے دے) ورنہ اسے اپنے خرچ میں لا اس نے کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) گم شدہ بکری کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا وہ تیرے لیے ہے

---

[1] یعنی جہاں لوگوں کا جماؤ دیکھے مسجد یا بازار یا میلے میں وہاں پکارے اگر کسی کی کوئی چیز کھو گئی ہو تو وہ میرے پاس آئے مجھ سے اس کی نشانیاں بیان کرے لیکن مسجدوں میں خاص مسجد کے اندر نہ پکارے بلکہ مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو کر ۱۲ منہ [2] یعنی اس کو حوالے کردے جیسے امام احمد، ترمذی اور نسائی کی ایک روایت میں اس کی صراحت ہے اگر کوئی ایسا شخص آئے جو اس کی گنتی اور تھیلی اور سربندھن کو بتلائے تو اس کو دے دے معلوم ہوا کہ پہچاننے والے کو وہ مال دے دینا چاہیے گواہ شاہد کی ضرورت نہیں مالکیہ اور حنابلہ کا یہی قول ہے اور شافعیہ اور حنفیہ کہتے ہیں بغیر گواہ شاہد کے دے دینا واجب نہیں گو جائز ہے۔ اس روایت میں دو سال تک بتلانے کا ذکر ہے اور آگے جو حدیثیں مذکور ہوں گی ان میں صرف ایک سال تک بتلانا بیان ہوا ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے تمام علماء نے حضرت ابی کی حدیث کو ورع اور احتیاط پر محمول کیا ہے ۱۲ منہ

ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ۔

یا تیرے بھائی کے لیئے یا بھیڑیے کے لیئے۔ اس شخص نے گم شدہ اونٹ کے متعلق پوچھا تو آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا اور فرمایا تجھے اس سے کیا کام۔ اس کے ساتھ اس کا کوزہ اور مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درختوں کے پتے کھا لیتا ہے[1]

بَاب ۱۵۱۹ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

باب گم شدہ بکری کا بیان۔

۲۲۶۷ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً يَقُولُ يَزِيدُ إِنْ لَمْ تُعْتَرَفِ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ قَالَ يَحْيٰى فَهٰذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَفِي حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِهِ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَزِيدُ وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ قَالَ فَقَالَ دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از سلیمان از یحییٰ از یزید غلام منبعث) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا آپؐ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سر بندھ (مہر) یاد رکھ لو اور سال بھر تک لوگوں سے پوچھتے رہو۔ یزید کہتے ہیں اگر پہچاننے والا نہ آئے تو جس کو وہ چیز ملی ہو وہ خرچ کر ڈالے مگر وہ مال اس کے پاس امانت رہے گا یحییٰ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں یہ فقرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے یا یزید نے اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے۔[2]

پھر اس نے دریافت کیا آپؐ گم شدہ بکری کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے پکڑ لے کیونکہ بکری یا تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے یزید کہتے ہیں بکری کے متعلق بھی دریافت کرنا چاہیئے[3] (مشہور کرنا چاہیئے) پھر اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اونٹ کو آزاد رہنے دے، اس لیے کہ اس کے ساتھ اس کا کوزہ اور مشک سب موجود ہے وہ پانی پی لیتا ہے، درخت میں سے کھا لیتا ہے، حتی کہ اس کا مالک اسے آ پکڑتا ہے۔

---

[1] یعنی اونٹ کو پکڑنے کی حاجت نہیں اس کو بھیڑیے وغیرہ کا ڈر نہیں نہ چارے پانی کے لئے اس کو چرواہے کی ضرورت ہے وہ آپ پانی پر جا کر پانی پی لیتا ہے اور آٹھ آٹھ روز کا پانی اپنے پیٹ میں بھر لیتا ہے بعضوں نے کہا یہ جنگل میں حکم ہے اگر بستی میں اونٹ بھی ملے تو پکڑ لینا چاہیئے تاکہ مسلمان کا مال ضائع نہ ہو ایسا نہ ہو کہ چور اسے پکڑ کر لے جائے اونٹ ہی کے حکم میں وہ جانور ہیں جو اپنی حفاظت آپ کر سکتے ہیں جیسے گھوڑا بیل وغیرہ ۱۲ منہ [2] یحییٰ کی دوسری روایت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ فقرہ حدیث میں داخل ہے اس کو امام مسلم اور اسمٰعیلی نے نکالا امانت سے مطلوب یہ ہے کہ جب اس کا مالک آ جائے گا تو پانے والے کو یہ مال ادا کرنا لازم ہوگا ۱۲ منہ

[3] یعنی لوگوں سے اس کی نسبت دریافت کرنا چاہیئے کہ کس کا مال ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ بکری میں بھی پوچھنا اور دریافت کرنا واجب ہے شافعیہ نے کہا اگر جنگل میں ملے تو پوچھنا واجب نہیں لیکن بستی میں واجب ہے ۱۲ منہ

باب ۱۵۲۔ إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَجَدَهَا۔

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

باب اگر سال بھر تک لقطہ کا مالک نہ ملے تو پانے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے[1]

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن از یزید غلام منبث) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت کے پاس آیا آپ سے لقطہ (پڑی ہوئی چیز) کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا اس کی تھیلی اور سربندھن پہچان رکھ اور سال بھر تک لوگوں سے دریافت کرتا رہ۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر ورنہ تجھے اختیار ہے اسنے پوچھا گم شدہ بکری کے متعلق کیا کروں؟ آپ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ اس نے دریافت فرمایا گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اس سے تجھے کیا مطلب اسکے ساتھ اسکا کوزہ اور مشک ہے وہ پانی پی لیتا ہے درخت کے پتے کھالیتا ہے حتی کہ اس کا مالک اس کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

باب ۱۵۲۔ إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ

باب اگر سمندر میں لکڑی یا ڈنڈا یا اور کسی قسم کی کوئی چیز ملے[2]

لیث بحوالہ جعفر بن ربیعہ از عبد الرحمان بن ہرمز از ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کیا اور پوری حدیث بیان کی (پہلے گذر چکی ہے) پھر وہ شخص اس ارادے سے نکلا کہ شاید کوئی جہاز آیا ہو اور اس کا روپیہ لایا ہو، اس نے دیکھا ایک لکڑی تیر رہی ہے، وہ اسے اپنے گھر میں ایندھن،

---

[1] بعضوں کا یہی قول ہے کہ سال بھر تک اگر پوچھا پاچھی کرے اور مالک نہ ملے تو وہ چیز پانے والے کی ملک ہو جاتی ہے اب اگر اس نے صرف کر ڈالی اور مالک آیا تو اس پر ضمان لازم نہ ہوگا۔ اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ مالک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس کو تصرف کرنا جائز ہوگا لیکن جب مالک آن پہنچے تو وہ چیز یا اس کا بدل دینا لازم ہوگا حنفیہ کہتے ہیں اگر پانے والا محتاج ہے تو اس میں تصرف کر سکتا ہے اگر مالدار ہے تو اس کو خیرات کر دے پھر اگر اس کا مالک آئے تو اس کو اختیار ہے خواہ اس خیرات کو جائز رکھے خواہ اس سے تاوان لے ۱۲ منہ

[2] اس کو امام بخاری نے باب التجارہ فی البحر میں وصل کیا ۱۲ منہ

حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ۔

(جو اس کے قرض دار کی طرف سے تھا)

کی غرض سے اٹھا لایا جب اسے چیرا تو اس میں سے روپیہ نکلا اور خط ملا

بَاب ۱۵۲۲ اِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ۔

باب رستے میں کھجور پانا۔

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ قَالَ لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا وَقَالَ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ ح وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيهَا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از منصور از طلحہ) حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رستے میں کھجور پائی فرمانے لگے اگر مجھے ڈر نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہے تو میں اسے کھا لیتا۔

یحییٰ بن سعید قطان[۱] نے بحوالہ سفیان بحوالہ منصور روایت کیا۔ زائدہ بن قدامہ[۲] نے بھی اس حدیث کو بحوالہ منصور روایت کیا منصور نے بحوالہ طلحہ از انس رضی اللہ عنہ بیان کیا دوسری سند (از محمد بن مقاتل از عبداللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنے گھر لوٹ کر جاتا ہوں وہاں اپنے بستر پر ایک کھجور پڑی دیکھتا[۳] ہوں، اسے کھانے کی نیت سے اٹھاتا ہوں پھر مجھے خیال آتا ہے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو اور اسے پھینک دیتا ہوں۔

بَاب ۱۵۲۳ كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ

باب مکے کے لقطہ کا کیا حکم ہے[۴]؟

طاؤس نے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل

---

[۱] اس کو مسدد نے اپنی مسند میں اور امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] آپ کو یہ خیال آتا ہوگا کہ شاید صدقہ کی کھجور جس کو آپ تقسیم کیا کرتے تھے باہر سے کپڑے سے لگ کر چلی آئی ہوگی ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی کم قیمت چیز اگر کوئی رستے یا گھر میں ملے تو اس کا کھا لینا درست ہے اور آپ نے جو اس سے پرہیز کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ صدقہ آپ پر اور سب بنی ہاشم پر حرام تھا یہ بھی معلوم ہوا کہ ایسی حقیر چیزوں کے لئے مالک کا ڈھونڈھنا اور اس کا پہنچوانا ضرور نہیں ۱۲ منہ [۴] مکہ کے لقطہ میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا کہ مکہ کا لقطہ اٹھانا ہی منع ہے بعضوں نے کہا اٹھانا تو جائز ہے لیکن ایک سال کے بعد بھی پانے والے کی ملک نہیں ہوتا اور جمہور مالکیہ اور بعض شافعیہ کا یہ قول ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اور ملکوں کے لقطہ کی طرح ہے حافظ نے کہا شاید امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ مکہ کا لقطہ بھی اٹھانا جائز ہے اور یہ باب لاکر انہوں نے اس روایت کے ضعف کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانا منع ہے ۱۲ منہ

ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَقَالَ خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ

کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے۔ البتہ وہی اٹھا سکتا ہے جو مشتہر کرے۔ خالد حذاء نے بحوالہ عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ، نقل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے کا لقطہ کوئی نہ اٹھائے، البتہ اس کے لیے اٹھانا جائز ہے جو اسے مشتہر کرے۔

احمد بن سعد نے بحوالہ روح از زکریا از عمرو بن دینار از عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ، نقل کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکے کا درخت نہ کاٹا جائے نہ وہاں کا شکار بھگایا جائے نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز مشتہر کرنے والے کے علاوہ کسی کے لیے اٹھانا حلال ہے۔ اور نہ گھاس کاٹی جائے (یہ سن کر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا (اذخر کاٹ سکتے ہیں استعمال کر سکتے ہیں)

۲۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ

(از یحییٰ بن موسیٰ از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ ابن ابی کثیر از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فتح مکہ نصیب فرمایا تو آپ خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل کو مکے سے روک لیا اور اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکے پر حکومت عطا کی سنو مکہ مجھ سے پہلے کسی پر حلال نہیں ہوا (یعنی وہاں لڑنا درست نہیں۔ اور میرے لئے بھی صرف ایک گھڑی کے لئے حلال کیا گیا مگر میرے بعد حلال نہ ہوگا۔ نہ وہاں کا شکار چھیڑا جائے، نہ کانٹا اکھیڑا جائے، نہ وہاں کی پڑی ہوئی چیز کوئی شخص اٹھائے

لہ اس کو طحاوی امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ۱۲ منہ سلہ اس کو خود بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ سلہ اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ یعنی ابرہہ والوں کو جو ہاتھی لے کر کعبہ ڈھانے کے لئے آئے تھے۔ یہ روایت پہلے پارے میں گذر چکی ہے بعضی روایتوں میں فیل کی بدل قتل ہے ۱۲ منہ

وَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰی شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَّمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّآ اَنْ يُّفْدٰی وَاِمَّآ اَنْ يُّقِيْدَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ لِقُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَّجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاهٍ قُلْتُ لِلْاَوْزَاعِیِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِیْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

البتہ مشہور کرنے والا اٹھا سکتا ہے[1] جس شخص کا کوئی عزیز مار ڈالا جائے تو اسے اختیار ہے خواہ دیت لے یا قصاص۔ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر کاٹنے کی اجازت ہونی چاہیئے کیونکہ اسے ہم لوگ قبروں میں بچھاتے ہیں گھروں (کی چھتوں) پر ڈالتے ہیں (یا فرش پر بچھاتے ہیں) آپ نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے۔ پھر یمن والوں میں سے ایک شخص ابوشاہ نامی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ خطبہ مجھے لکھوا دیجئے۔ آپ نے صحابہ کرام سے فرمایا ابوشاہ کے لیے خطبہ لکھ دو!

ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے امام اوزاعی سے پوچھا اس کا کیا مطلب ہے میرے لیے لکھوا دیجئے؟ انہوں نے کہا یعنی یہ خطبہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس نے سنا۔

بَابُ ۱۵۲۴ لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ اَحَدٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ۔

باب بغیر اجازت کسی کا جانور نہ دوہا جائے۔

۲۲۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰی مَشْرُبَتُهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کے جانور کا دودھ بغیر اس کی اجازت کے نہ دوھے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی اس کے توشہ خانے میں آئے خزانہ توڑے اور غلہ اٹھا کر لے جائے۔ اسی طرح جانوروں کے تھن بھی ان کے غذائی خزانے

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے معلوم ہوا پڑی ہوئی چیز کا مکہ میں بھی وہی حکم ہے جو اور مقاموں میں ہے ۱۲ منہ

[2] اس باب کے لانے سے غرض یہ ہے کہ اس مسئلہ میں لوگوں کا اختلاف ہے بعضوں نے یہ کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی باغ پر سے گذرے یا جانوروں کے گلے پر سے تو باغ کا پھل یا جانور کا دودھ کھا پی سکتا ہے گو مالک کی اجازت نہ ملے مگر جمہور علما اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں کہ بے ضرورت ایسا کرنا جائز نہیں اور ضرورت کے وقت اگر کرے تو تاوان دے امام احمد نے کہا اگر باغ پر حصار نہ ہو تو تر میوہ کھا سکتا ہے (گو ضرورت نہ ہو) ایک روایت میں یہ ہے جب اس کی ضرورت اور احتیاج ہو لیکن دونوں حالتوں میں اس پر تاوان نہ ہوگا اور دلیل ان کی امام بیہقی کی حدیث ہے ابن عمرؓ سے مرفوعاً جب تم میں سے کوئی کسی باغ پر سے جائے تو کھالے مگر باندھ کر نہ لے جائے ۱۲ منہ

اَطْعِمَاتِهِمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

ہیں لہٰذا کوئی شخص کسی کے جانور بغیر اس کی اجازت کے نہ دوہے

بَاب ۱۵۲۵ اِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِاَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ۔

باب اگر لقطہ کا مالک ایک سال کے بعد آئے تو اسے واپس کر دے۔ اس لیے کہ وہ اس کی امانت ہے۔

۲۲۷۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَاِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَاَدِّهَا اِلَيْهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيكَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ اَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا۔

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از ربیعہ بن ابی عبدالرحمن از یزید غلام منبعث) زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لقطے کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا سال بھر تک اسے مشتہر کرتا رہ۔ پھر اس کا سر بندھن اور ظرف یاد رکھ اور خرچ کر ڈال بعد ازاں اگر اس کا مالک آجائے تو اسے ادا[1] کر لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، گم شدہ بکری کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اسے پکڑ لے۔ وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ گم شدہ اونٹ کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ یہ سن کر آپ غصے ہو گئے حتّٰی کہ آپ کے گال سرخ ہو گئے یا چہرہ سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تجھے اونٹ سے کیا سروکار؟ اس کے ساتھ اس کا کوزہ اور مشک ہے (وہ کھا پی سکتا ہے) اس کا مالک جب اس کے پاس آئے گا قبضہ کر لے گا۔

بَاب ۱۵۲۶ هَلْ يَاْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتّٰى لَا يَاْخُذَهَا مَنْ لَا يَسْتَحِقُّ۔

باب لقطے کا اٹھا لینا بہتر ہے مبادا وہ خراب ہو جائے، یا غیر شخص اسے اٹھا لے جائے۔

۲۲۷۳۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سلمہ بن کہیل) سوید بن غفلہ کہتے ہیں میں سلیمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے

[1] یعنی اگر وہی چیز موجود ہو تو بجنسہ دیدے نہیں تو اس کی قیمت ادا کرے کیونکہ امانت کا مال خرچ کر ڈالنے سے وہ قرض کی طرح امین کے ذمہ ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَ لِي أَلْقِهِ قُلْتُ لَا وَلَكِنْ إِنْ وَجَدْتُ صَاحِبَهُ وَإِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالَ وَجَدْتُ صُرَّةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا

ساتھ ایک جنگ میں شریک تھا، میں نے ایک کوڑا پایا (اسے اٹھالیا) ان میں سے ایک نے کہا پھینک دے میں نے کہا نہیں میں نہیں پھینکوں گا اگر اس کا مالک مل گیا تو اسے دے دوں گا ورنہ اپنے کام میں لاؤں گا جب ہم جہاد سے لوٹ کر آئے اور حج کو گئے تو مدینے میں ابی بن کعب ملے میں نے ان سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو اشرفیاں تھیں میں اسے لیکر آپؐ کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک اسے مشتہر کرتا رہ چنانچہ میں ایک سال تک مشتہر کرتا رہا پھر آپؐ کے پاس آیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک مزید مشتہر کرتا رہ میں ایک سال تک مزید مشتہر کرتا رہا۔ پھر تیسری بار حاضر خدمت ہوا آپؐ نے فرمایا مزید سال تک مشتہر کرتا رہ۔ غرض چوتھی بار حاضر خدمت ہوا تو آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی تعداد اور سربندھن اور ظرف یاد رکھ۔ اگر اس کا مالک آئے تو بہتر (اسے دے دینا) ورنہ خود خرچ کرلینا۔

۲۲۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَاحِدًا۔

(از عبدان از والد از شعبہ) سلمہ سے یہی حدیث مروی ہے شعبہ کہتے ہیں بعد ازاں میں مکے میں سلمہ سے ملا تو وہ کہنے لگے مجھے معلوم نہیں کہ اس حدیث میں سوید نے تین سال تک مشتہر کرنے کا ذکر کیا تھا یا ایک سال تک[1]

بَابُ ۱۵۲۷ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ۔

باب وہ شخص جس نے لقطہ کو مشتہر کیا لیکن حاکم کے سپرد نہ کیا[2]

۲۲۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ اعْرِفْهَا

(از محمد بن یوسف از سفیان از ربیعہ از یزید غلام منبعث) زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے لقطے کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا ایک سال تک مشتہر کرتا رہ پھر اگر کوئی آجائے اور اس کے ظرف اور سربندھن

---

[1] جب راوی کو اس میں شک ہے کہ ایک سال کا ذکر کیا یا تین سال کا تو ایک سال کی روایت یقینی ہوئی اور وہی قول ہے تمام علماء کا کہ لقطہ کا ایک سال تک بتلانا کافی ہے ۱۲ منہ

[2] اس باب سے امام بخاری کا مقصد امام اوزاعی کے قول کا رد منظور ہے انہوں نے کہا کہ لقطہ بیش قیمت ہو تو بیت المال میں داخل کردے ۱۲ منہ

سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ۔

کے متعلق (درست بتائے) تو اس کے حوالے کر دے۔ ورنہ خرچ کر ڈال، اس نے گم شدہ اونٹ کے متعلق دریافت کیا آپؐ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا فرمایا اونٹ کی تجھے کیا فکر ہے؟ وہ اپنا کوزہ اور مشک ساتھ رکھتا ہے پانی پی لیتا ہے، درختوں کے پتے کھا لیتا ہے اس کا مالک جب آئے گا اسے حاصل کر لے گا۔ اس اعرابی نے گم شدہ بکری کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی (اس کے علاوہ اور کہاں جائے گی)

باب ۱۵۲۸

باب

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ فَقُلْتُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اشْرَبْ

(از اسحاق بن ابراہیم از نضر از اسرائیل از ابی اسحاق از براء از ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) دوسری سند (از عبداللہ بن رجاء از اسرائیل از ابی اسحاق از براء بن عازب) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں (ہجرت کے موقع پر) چلا۔ بکریوں کا ایک چرواہا ملا، وہ بکریاں ہانک رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا، میں اسے جانتا تھا۔ میں نے اس دریافت دریافت کیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے! میں نے کہا میرے لیے دودھ نچوڑے گا؟ اس نے کہا اچھا۔ میں نے اس سے کہا اس نے ایک بکری پکڑی، میں نے کہا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر اور اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لے چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا اور اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارا (گرد جھاڑی) پھر ایک پیالہ بھر دودھ نچوڑا، اور میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک چھاگل رکھی ہوئی تھی اس کا منہ کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ غرض میں نے اس میں سے پانی لے کر اس دودھ پر ڈالا (در

يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ۔ | نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا اور میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نوش فرمائیے! چنانچہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔[1]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالےٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابُ ۱۵۲۹ فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ رَافِعِيْ رُءُوْسِهِمْ اَلْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ مُهْطِعِيْنَ مُدِيْمِي النَّظَرِ وَيُقَالُ مُسْرِعِيْنَ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَاَفْئِدَتُهُمْ هَوَاءٌ يَعْنِيْ جُوْفًا لَا عُقُوْلَ لَهُمْ وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَا اَخِّرْنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ الرُّسُلَ اَوَلَمْ تَكُوْنُوْا اَقْسَمْتُمْ مِّنْ قَبْلُ مَا

باب مظالم اور غصب کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ الآیۃ (ترجمہ) ظالموں کے اعمال سے خدا کو غافل ہرگز نہ سمجھ۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ انہیں اس دن تک مہلت دے رہا ہے جس دن ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی، سر اوپر کو اٹھائے ہوئے دوڑے جا رہے ہوں گے۔[2] مُقنِع اور مُقمِح کے ایک ہی معنٰی ہیں۔

مجاہد کہتے ہیں مہطعین کا معنٰی برابر نظر ڈالنے والے[3] بعض کہتے ہیں مہطعین کا معنیٰ جلدی بھاگنے والے۔ ان کی پلکیں نہ جھپکیں گی اور ان کے دل عقل سے خالی ہوں گے۔

اے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ان لوگوں کو اس دن سے ڈرا جب عذاب نازل ہوگا۔ چنانچہ اس وقت نافرمان لوگ کہیں گے۔ پروردگارا ہمیں تھوڑی مہلت اور دے تو آئندہ ہم تیری دعوت دل وجان سے تسلیم

---

[1] اس باب میں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے گویا پہلے باب ہی سے متعلق ہے اس حدیث کی مناسبت باب اللقطہ سے یہ ہے کہ جنگل میں اس دودھ کا پینے والا کوئی نہ تھا تو وہ بھی پڑی ہوئی چیز کی مثل ہوا اور چرواہا گو موجود تھا مگر یہ دودھ اس کی ضرورت سے زائد تھا بعضوں نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اگر لقطہ میں کوئی کم قیمت کھانے پینے کی چیز ملے تو اس کو کھا پی لینا درست ہے جیسے اوپر کھجور کی حدیث گذری اور یہ دودھ بھی جب اس کا مالک وہاں موجود نہ تھا لیکن ابوبکر صدیق رضؓ نے اس کو لیا اور استعمال کیا اسے کھجور پر قیاس کیا گیا ہے گو چرواہا موجود تھا مگر وہ دودھ کا مالک نہ تھا اس وجہ سے گویا اس کا وجود اور عدم برابر ہوا اور دودھ مثل لقطہ کے ٹھہرا واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی ڈر اور ہیبت سے ایک سان اس طرف آنکھ لگ جائے گی ۱۲ منہ

لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ وَّسَكَنْتُمْ فِيْ مَسَاكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْآ اَنْفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْاَمْثَالَ وَقَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَعِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ وَاِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ مِنْهُ الْجِبَالُ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ۔

کریں گے اور اتباع رسل کریں گے۔ کیا تم نے پہلے یہ قسم نہ کھائی تھی کہ تمہیں کبھی زوال نہ ہوگا اور تم نے نافرمانوں کے گھروں میں جا کر سکونت اختیار کی تھی اور تمہیں معلوم ہوگیا تھا ہم نے ان سے کیا سلوک کیا؟ اور ہم نے تمہیں بہت سے گذشتہ واقعات بتا دیئے[1]۔ یہ کفار بڑا مکر کررہے ہیں، اللہ کے پاس ان کا مکر لکھا ہوا ہے (اس کے سامنے ان کا مکر نہیں چل سکتا) اگرچہ ان کے مکر سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں[2]۔

اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ خیال ہرگز نہ کر کہ اللہ اس وعدے کے خلاف کرے گا، جو اس نے اپنے پیغمبروں سے کیا ہے۔ بیشک اللہ غالب اور انتقام لینے والا ہے[3]۔

بَاب ۱۵۳۰ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

باب مظالم کا قصاص

۲۲۷۷ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُوْنَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوْا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَتَقَاصُّوْنَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا نُقُّوْا وَهُذِّبُوْا اُذِنَ لَهُمْ بِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ لَاَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهٖ فِي الْجَنَّةِ اَدَلُّ بِمَنْزِلِهٖ كَانَ فِي الدُّنْيَا وَقَالَ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ

(از اسحاق بن ابراہیم از معاذ بن ہشام از والدش از قتادہ از ابوالمتوکل ناجی) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایماندار لوگ (قیامت کے دن) دوزخ پر سے گذر جائیں گے تو بہشت اور دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اور دنیا میں جو انہوں نے ایک دوسرے پر ظلم کیا تھا اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب پاک صاف ہو جائیں[4] گے تو انہیں بہشت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر شخص کو اپنا مکان بہشت میں دنیا کے مکان سے عالی شان معلوم[5] ہوگا۔ یونس بن محمد نے بحوالہ شیبان از قتادہ از ابوالمتوکل بیان کیا[6]۔

[1] جن سے تم کو عبرت ہونی چاہیئے تھی لیکن تم نے کچھ غور نہ کیا اور کفر و شرک پر ڈٹے رہے گویا ہوں کو نہ چھوڑا ۱۲ منہ [2] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ مکر سے کہیں پہاڑ بھی سرک سکتے ہیں؟ یعنی اللہ کی شریعت پہاڑ کی طرح جمی ہوئی اور مضبوط ہے ان کے مکر اور فریب سے وہ اکھڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ [3] اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ پرایا مال چھین لینا یعنی غصب اور ظلم کرنا بڑا گناہ ہے ۱۲ منہ [4] اس طرح کہ مظلوم کو ظالم کی نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی یا مظلوم کو حکم دیا جائیگا کہ ظالم کو اتنی ہی سزا دے لے جو اس نے مظلوم کو دنیا میں دی تھی اور جس بندے کو اللہ تعالیٰ بچانا چاہے گا اس کے مظلوم کو اس پر راضی کردے گا ۱۲ منہ [5] کیونکہ برزخ میں صبح اور شام اس کو دیکھتا رہتا ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ [6] اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع ابوالمتوکل سے

بَابُ ۱۵۳۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔

باب اللہ کا ارشاد اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۲۷۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رض آخِذٌ بِيَدِهِ إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْوَى فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلٰى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِينَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از قتادہ) صفوان بن محرز مازنی کہتے ہیں، ایک مرتبہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوئے (رستے میں) جار ہا تھا اتنے میں ایک شخص سامنے سے آیا کہنے لگا آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کی بابت کیا سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے بندے سے سرگوشی کرے گا۔ انہوں نے کہا میں نے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے نزدیک بلالے گا، اور اپنا پردہ عزت اس پر ڈال کر اسے چھپالیگا پھر پوچھے گا تجھے فلاں گناہ معلوم ہے؟ وہ کہے گا خداوندا بیشک معلوم ہے۔ جب سب گناہوں کا اس سے اقرار کرالے گا۔ اور مومن یہ سمجھے گا اب انجام تباہی ہے، اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا تھا اور آج بخش دیتا ہوں۔ لبعد ازاں اس کے ہاتھ میں نیکیوں کی کتاب دے دی جائے گی۔

لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق علانیہ (فرشتے جن و انس) یوں گواہی دیں گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے مالک پر جھوٹ باندھا۔ یاد رکھو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے[1]۔

بَابُ ۱۵۳۲ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ۔

باب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ کسی ظالم کو اس پر ظلم کرنے دے[2]۔

[1] اس حدیث کو امام بخاری اس لئے کتاب الغصب میں لائے کہ آیت میں جو یہ وارد ہے ظالموں پر اللہ کی پھٹکار ہے تو ظالموں سے کافر مراد ہیں اور مسلمان اگر ظلم کرے تو وہ اس آیت میں داخل نہیں ہے اس سے ظلم کا بدلہ گو ضرور لیا جائیگا پر وہ ملعون نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے لئے کیا عمدہ حکم دیا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج کافروں کے ہاتھوں کیوں ذلیل وخوار ہوتے دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمان سب مل کر ایک ہاتھ کی طرح ہیں جب سے مسلمانوں میں قومی ہمدردی اٹھ گئی اور ہر شخص نفسی نفسی میں پڑ گیا کافروں نے اس موقع کو غنیمت سمجھا اور مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا روم کے الگ ایران کے الگ علیٰ ہٰذا القیاس ایک ایک ملک پر دست درازی کر کے مسلمانوں کو اپنی رعیت بنایا۔ اگر اب بھی یہ سب مسلمان اپنی حالت پر غور کریں اور حدیث نبوی پر چلیں اور قومی کاموں میں ایک دوسرے کی اعانت اور حمایت اور ہمدردی کریں تو اُن کا بچاؤ ہوگا ورنہ چند ہی روز میں اس سے زیادہ ذلیل وخوار ہونگے۔ آنحضرتؐ تو یہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خود بھی مسلمان پر ظلم نہ کرے اگر کوئی اور اس پر ظلم کرے تو مسلمان کی مدد اور حمایت کرے لیکن ہمارے زمانہ میں ملک کے مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے دوسرے ملک کے مسلمان تماشا دیکھتے رہتے ہیں۔ بجز دعا یا کوسنے یا گالی دینے کے وہ کبھی بیٹھے بیٹھے اور مسلمان کسی کام کے نہیں البتہ نصاریٰ میں قومی ہمدردی انتہا کو پہنچ گئی ہے ایک نصرانی پر دنیا کے کسی کونے پر ظلم ہو تو سارے نصاریٰ اس کی مدد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

۲۲۷۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رض أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ خود اس پر ظلم کرے نہ ظالم کے ہاتھ میں اسے چھوڑ کر بیٹھ جائے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کی فکر میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرتا ہے اور جو شخص مسلمان سے کسی مصیبت کو دُور کردے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے مصائب میں سے ایک مصیبت کو دور کردے گا اور جس نے کسی مسلمان کی عیب پوشی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا۔

بَاب ۱۵۳۳ أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

باب اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرنا۔

۲۲۸۰- حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از ہشیم از عبید اللہ بن ابی بکر بن انس از حمید طویل) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بھائی کی ہر حال میں مدد کر ظالم ہو یا مظلوم[1]۔

۲۲۸۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ۔

(از مسدد از معتمر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے۔ لیکن ظالم ہو تو کیسے مدد کریں؟ آپ نے فرمایا اسے ظلم سے باز رکھو۔

بَاب ۱۵۳۴ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

باب مظلوم کی مدد کرنا[2]

۲۲۸۲- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعٰوِيَةَ

(از سعید بن ربیع از شعبہ از اشعث بن سلیم از معاویہ بن سوید) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

[1] اس کی تفسیر خود آگے کی حدیث میں آتی ہے اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد یوں کرے کہ اس کو سمجھا کر ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام بُرا ہے ایسا نہ ہو اپنا مسلمان بھائی آفت میں پڑ جائے ۱۲ منہ

[2] گو وہ کافر ذمی ہو ایک حدیث میں ہے جس کو طحاوی نے ابن مسعودؓ سے نکالا۔ اللہ نے ایک بندے کے لئے یہ حکم دیا اس کو قبر میں سو کوڑے لگائے جائیں وہ دعا اور عاجزی کرنے لگا آخر ایک کوڑہ رہ گیا لیکن ایک ہی کوڑے سے ساری قبر آگ ہوگئی جب وہ حالت جاتی رہی تو اس نے پوچھا مجھ کو یہ سزا کیوں ملی فرشتوں نے کہا تو نے ایک نماز بے طہارت پڑھ لی تھی اور ایک مظلوم کو دیکھ کر تو نے اس کی مدد نہیں کی تھی ۱۲ منہ

ابْنِ سُوَيْدٍ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ وَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ وَرَدَّ السَّلَامِ وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ وَإِجَابَةَ الدَّاعِي وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا (ان باتوں کا حکم دیا) عیادت (بیمار پرسی) کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا۔ چھینک کا جواب دینا۔ سلام کا جواب دینا۔ مظلوم کی مدد کرنا اور دعوت قبول کرنا۔ اور قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا[1] (بشرطیکہ شریعت کے خلاف قسم نہ ہو)

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ از ابو موسیٰ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جو ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔

بَابٌ ۱۵۳۵ الِانْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ وَكَانَ اللهُ سَمِيعًا عَلِيمًا وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْتَصِرُونَ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا۔

باب ظالم سے بدلہ لینا۔

اللہ تعالیٰ کا (سورۃ نساء میں) ارشاد ہے اللہ تعالیٰ علانیہ بری بات کہنے کو پسند نہیں کرتا مگر وہ جس پر ظلم کیا گیا ہو (وہ مستثنیٰ ہے) وہ ایسا کر سکتا ہے اور اللہ سننے جاننے والا ہے (دوسری آیت) جب ان پر ظلم ہوتا ہے، تو مناسب بدلہ لیتے ہیں[2] ابراہیم نخعی کہتے ہیں صحابہ کرام ذلیل بننے کو برا جانتے تھے جب دشمن پر قدرت حاصل کر لیتے تھے تو معاف کر دیتے تھے۔

بَابٌ ۱۵۳۶ عَفْوِ الْمَظْلُومِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ تُبْدُوا خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا عَنْ سُوءٍ فَإِنَّ اللهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ

باب مظلوم کا ظالم کو معاف کر دینا۔

اللہ تعالیٰ (سورہ نساء میں) فرماتے ہیں اگر تم علانیہ یا پوشیدہ نیکی کر دیا برائی کو معاف کر دو تو اللہ بھی معاف کرنے والا قدرت والا ہے۔ اور (سورۃ حمعسق میں) فرمایا ہیں برائی کا بدلہ اسی کے برابر برائی ہے۔ جس شخص نے معاف کر دیا اور بھلائی کی تو اس کا بدلہ خدا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

---

[1] مقصود اس حدیث سے اس باب میں یہ ہے کہ مظلوم کی مدد کرنا ۱۲ منہ [2] یعنی ظالم کے مقابلے میں بزدلوں کی طرح عاجز و ذلیل نہیں بن جاتے بلکہ اتنا ہی انصاف سے بدلہ لیتے ہیں جتنا ان پر ظلم ہوا اس سے زیادہ بدلہ نہیں لیتے ورنہ خود ظالم بن جائیں گے۔ اس آیت سے یہ ثابت ہے کہ ظالم سے بقدر ظلم کے بدلہ لینا درست ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے

مِّنْ سَبِيلٍ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ۔

ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جو کوئی اپنے پر ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے اس پر کچھ گناہ نہیں۔ گناہ ان پر ہے جو لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ زمین پر ناحق ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب ہوگا۔ جو صبر کرے بخش دے تو یہ بڑا کام ہے۔
اے پیغمبر تو ظالموں کو دیکھے گا جب وہ عذاب دیکھ لیں گے تو کہیں گے اب دنیا میں واپس جانے کی کوئی صورت ہے۔

بَابٌ ۱۵۳۷ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب قیامت کے دن ظلم ظلمات یعنی اندھیروں کی شکل میں ہوگا۔

۲۲۸۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(از احمد بن یونس از عبدالعزیز ماجشون از عبداللہ بن دینار از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ظلم بشکل ظلمات یعنی تاریکی ظاہر ہوگا[۱]۔

بَابٌ ۱۵۳۸ الِاتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ۔

باب مظلوم کی بددعا سے بچے رہنا۔

۲۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ۔

(از یحییٰ بن موسیٰ از وکیع از زکریا بن اسحاق مکی از یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی از ابو معبد یعنی غلام ابن عباس رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا دیکھو مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے میں کوئی روک نہیں[۲]۔

---

[۱] یعنی ظالم کو قیامت کے دن نور نہ ملے گا اندھیرے پر اندھیرا ان اندھیروں میں ٹاپا ٹیپا پھرے گا ۱۲ منہ [۲] یعنی فوراً بے ردد گار تک پہنچ جاتی ہے اور ظالم کی خرابی ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ظالم کو اسی وقت سزا ہوتی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے ویسے حکم دیتا ہے کبھی فوراً سزا دیتا ہے کبھی ایک میعاد کے بعد تاکہ ظالم اور ظلم کر لے اور خوب پھول جائے اس وقت دھکا اس کو کیٹا ملتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کے ظلم سے تنگ آکر بددعا کی چالیس برس کے بعد اس کا اثر ظاہر ہوا بہر حال ظالم کو یہ خیال نہ کرنا چاہیے کہ ہم نے ظلم کیا اور کچھ سزا نہ ملی سزا اسی وقت تجویز ہو جاتی ہے اور اپنے وقت پر اس کا ظہور ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

۲۲۹۰- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رض فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از حسین از یحییٰ بن ابی کثیر از محمد بن ابراہیم) ابوسلمہ کہتے ہیں ان میں اور چند لوگوں[۱] میں کچھ (زمین کا) جھگڑا تھا، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا حضرت عائشہ نے فرمایا اے ابوسلمہ! ناحق زمین لینے سے بچا رہ، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلماً لے گا اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كِتَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَمْلَاهُ عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از عبداللہ بن مبارک از موسیٰ بن عقبہ از سالم از والدش) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ذرا سی زمین بھی ناحق لے لی وہ قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسایا جائے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں ہے۔ جو انہوں نے خراسان میں لکھی، لیکن بصرے میں یہ حدیث سنائی۔

باب ۱۵۴۳ إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ۔

باب اگر کوئی کسی کو اجازت دے دے تو وہ جائز ہے۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رض يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ) جبلہ کہتے ہیں ہم مدینہ میں کچھ عراق والوں کے ساتھ تھے۔ ہم پر قحط آیا تو عبداللہ بن زبیر ہمیں کھجور کھلایا کرتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو، دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا[۲]۔ البتہ اگر اس کا بھائی (جو ساتھ کھا رہا ہو) اجازت دے تو ایسا کر سکتا ہے۔

---

[۱] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے مگر مسلم کی روایت سے اتنا معلوم ہوتا ہے کہ زمین میں جھگڑا تھا اور فریق ثانی ابوسلمہ کی قوم کے لوگ تھے ۱۲ منہ

[۲] ظاہریہ کے نزدیک یہ نہی تحریمی ہے۔ دوسرے علماء کے نزدیک نہی تنزیہی ہے اور وجہ ممانعت کی ظاہر ہے کہ دوسرے کا حق تلف کرنا ہے اور اس سے حرص وطمع معلوم ہوتی ہے۔ نووی نے کہا اگر کھجور مشترک ہو تب تو دوسرے شریکوں کے بن اجازت ایسا کرنا حرام ہے ورنہ مکروہ ہے۔ حافظ نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا مذہب قوی ہوتا ہے جس نے مجہول کا ہبہ جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۵۳۹ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلِمَتَهُ

۲۲۸۶- حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَحَدٍ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ هُوَ مَوْلَى لِأَنَّهُ كَانَ نَزَلَ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ۔

باب اگر کسی شخص نے دوسرے پر کوئی ظلم کیا ہو، اور اس سے معاف کرانا چاہے تو کیا اس ظلم کو بھی بیان کرنا ضروری ہے[۱]؟

(از آدم بن ابی ایاس از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی دوسرے کی بے عزتی یا آبرو ریزی کی ہو یا کوئی اور ظلم کیا ہو تو آج دنیا میں، وہ معاف کرالے۔ اس دن سے پہلے جہاں نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی البتہ اگر نیک عمل اس کے پاس ہوگا تو بقدر اس کے ظلم کے اس سے لے لیا جائے گا۔ اگر نیک عمل نہ ہوگا تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس (ظالم) پر ڈال جائیں گی[۲]۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اسماعیل بن ابی اویس نے کہا کہ سعید راوی کو مقبری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ مقبرہ کے پاس رہا کرتے تھے[۳]۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ سعید مقبری بنی لیث کا غلام تھا، ابوسعید کا بیٹا تھا۔ ابوسعید کا نام کیسان ہے[۴]۔

بَابُ ۱۵۴۰ إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ۔

۲۲۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا قَالَتِ الرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِنْهَا يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي

باب جب آدمی کسی کا قصور معاف کردے تو اب رجوع نہیں کرسکتا۔

(از محمد از عبداللہ از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (سورۃ نساء کی) اس آیت "اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی شرارت یا بے رغبتی سے ڈرے" کی تفسیر یوں بیان فرمائی کہ کسی مرد کی ایک بیوی ہوتی ہے۔ وہ اس سے زیادہ آمد و رفت نہیں کرنا چاہتا اور اسے چھوڑ دینا چاہتا ہے۔ ایسی عورت اگر

۱؎ کہ میں نے فلانا قصور کیا تھا۔ بعضے لوگوں نے کہا ہے کہ قصور کا بیان کرنا ضرور ہے اور بعضوں نے کہا ضرور نہیں مجملاً اس سے معاف کرا لینا کافی ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس ظلم کی تفصیل بیان کرنے میں شرم دامنگیر ہوتی ہے مثلاً کسی کی جورو کو بری نگاہ سے دیکھا یا اس سے فعل شنیع کیا ۱۲ منہ ۲؎ یہ اس آیت کے خلاف نہیں ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرَىٰ کیونکہ ظالم پر مظلوم کی برائیاں ڈالا جانا خود اسی کا کرتوت ہے ۱۲ منہ ۳؎ بعضوں نے کہا اس لیے کہ حضرت عمرؓ نے اس کو قبریں کھدانے پر مقرر کر دیا تھا ۱۲ منہ ۴؎ یہ سعید ثقہ تھا سنہ ۱۲۳ھ میں وفات پائی لیکن موت سے پہلے چار برس اس کے حافظے میں فتور آ گیا تھا ۱۲ منہ

فِی حِلٍّ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ فِیْ ذٰلِكَ۔

اپنے خاوند کو یہ کہہ دے میں نے اپنا حق تجھے معاف کر دیا۔[1] اسی کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ہے۔

باب ۱۵۴۱ اِذَا اَذِنَ لَهٗ اَوْ اَحَلَّهٗ لَهٗ وَلَمْ یُبَیِّنْ كَمْ هُوَ۔

باب اگر کوئی شخص کسی کو اجازت دے یا معاف کر دے مگر یہ نہ بیان کرے کہ کتنی اجازت یا معافی دی۔

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ یَمِیْنِهٖ غُلَامٌ وَّعَنْ یَسَارِهِ الْاَشْیَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اُعْطِیَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِیْبِیْ مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَدِهٖ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوحازم بن دینار) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دودھ یا پانی لایا گیا۔ آپؐ نے پیا، آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا، اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ تھے آپؐ نے لڑکے سے پوچھا میاں لڑکے! کیا تم یہ اجازت دیتے ہو کہ پہلے یہ پیالہ ان بڑوں کو دے دوں، اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میں تو اپنا حصہ جو آپؐ کا تبرک ملے کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ آخر آپؐ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں[2] دے دیا۔

باب ۱۵۴۲ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَیْئًا مِّنَ الْاَرْضِ۔

باب وہ شخص جو کسی کی زمین ظلم سے غصب کر لے تو کیا گناہ ہے؟

۲۲۸۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعِیْدَ بْنَ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَیْئًا طُوِّقَهٗ مِنْ سَبْعِ اَرَضِیْنَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از طلحہ بن عبداللہ از عبدالرحمٰن بن عمرو بن سہل) سعید بن زید کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کچھ زمین ظلماً چھین لے تو قیامت کے دن) سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔[3]

---

[1] یعنی تو میرے پاس اگر نہیں آتا تو نہ آ لیکن مجھ کو طلاق نہ دے اپنی زوجیت میں رہنے دے تو یہ درست ہے ۱۲ رفاوند پر سے اس کی صحبت کا حق ساقط ہو جاتا ہے حضرت علیؓ نے کہا یہ آیت اس باب میں ہے کہ عورت اپنے مرد سے جدا ہونا بُرا سمجھے اور خاوند جورو دونوں یہ ٹھہرالیں کہ میرے یا چوتھے دن ر اپنی عورت کے پاس آیا کرے تو یہ درست ہے حضرت سودہؓ نے بھی اپنی باری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معاف کر دی تھی آپؐ ان کی باری میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس رہا کرتے ۱۲ منہ [2] کیونکہ اس کا حق مقدم تھا وہ داہنی طرف بیٹھا تھا اس حدیث کے باب سے مناسبت بیان کرنا مشکل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح سے نکالا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے وہ پیالہ بوڑھے لوگوں کو دینے کی ابن عباسؓ سے اجازت مانگی اگر وہ اجازت دیدیتے تو یہ اجازت ایسی ہی ہوتی ہے جس کی مقدار نہیں بیان کی گئی کہ کتنے دودھ کی اجازت ہے پس باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ [3] زمین کے ساتوں طبقے میں جس نے بالشت بھر زمین بھی چھینی تو ساتوں طبقوں تک گویا اس کو چھینا اس لئے قیامت کے دن ان سب کا طوق اس کے گلے میں ہوگا دوسری روایت میں ہے وہ سب مٹی اٹھا کر لانے کا اس کو حکم دیا جائے گا۔ بعضوں نے کہا طوق پہنانے سے یہ مطلب ہے کہ ساتویں طبقے تک اس میں دھنسایا جائے گا۔ حدیث سے بعضوں نے یہ بھی نکالا ہے کہ زمینیں سات ہیں جیسے آسمان سات ہیں ۱۲ منہ

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَّحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ اصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا أَتَأْذَنُ لَهُ فَقَالَ نَعَمْ -

(از ابو النعمان از ابو عوانہ از اعمش از ابو وائل) ابو مسعودؓ کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے جس کا نام ابو شعیب تھا اپنے کسی غلام سے[1] کہا جو قصائی تھا، پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کر دے تاکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کروں۔ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر بھوک کے آثار دیکھے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا، آپؐ کے ساتھ ایک شخص بن بلائے چلا گیا۔[2] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاحب خانہ سے فرمایا یہ شخص ہمارے ساتھ (بن بلائے) آگیا ہے، کیا تو اسے اجازت دیتا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں![3]

بَاب ۱۵۴۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ -

باب اللہ کا ارشاد "وہ سخت جھگڑالو ہے"۔[4]

۲۲۹۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ -

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔[5]

بَاب ۱۵۴۵ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ -

باب جان بوجھ کر ناحق لڑائی لڑنے والے کو گناہ۔

۲۲۹۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ام سلمہ) ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے کے دروازے پر کچھ جھگڑا سنا۔ آپؐ باہر ان کے

---

[1] اس غلام کا نام معلوم نہیں ہوا لحام کہتے ہیں گوشت بیچنے والے کو اردو میں اس کو قصائی کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ چھٹا آدمی تھا اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس باب کا مطلب بھی اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ بن بلائے دعوت میں جانا اور کھانا کھانا درست نہیں مگر جب صاحب خانہ اجازت دے تو درست ہو گیا ۱۲ منہ [4] پوری آیت یوں ہے لوگوں میں کوئی ایسا ہے جس کی بات دنیا کی زندگی میں تجھ کو بھلی لگتی ہے اور اپنے دل کی حالت پر اللہ کو گواہ کرتا ہے حالانکہ وہ سخت جھگڑالو ہے کہتے ہیں یہ آیت اخنس بن شریق کے حق میں اتری وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا اور اسلام کا دعویٰ کر کے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگا طالانکہ منافق تھا ۱۲ منہ [5] ذری ذری سی بات کے لئے لوگوں سے لڑے جھگڑے

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ خُصُوْمَةً بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ وَّ اِنَّهُ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهُ صَدَقَ فَاَقْضِيْ لَهٗ بِذٰلِكَ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَاْخُذْهَآ اَوْ فَلْيَتْرُكْهَا۔

پاس تشریف لائے فرمایا دیکھو میں ایک انسان ہوں[1] (عالم الغیب نہیں) میرے پاس ایک فریق آتا ہے۔ (اپنے دلائل پیش کرتا ہے) کبھی ایسا ہوتا ہے ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ سچا ہے اور اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں، لیکن اگر میں اسے (اس کے ظاہری بیان پر بھروسہ کرکے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اسے دلا رہا ہوں وہ لے یا چھوڑ دے[2]۔

بَاب ۱۵۴۶ اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْ اَرْبَعَةٍ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَآ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب لڑائی جھگڑے میں بد زبانی کرنا۔

(از بشر بن خالد از محمد از شعبہ از سلیمان از عبداللہ بن مرہ از مسروق) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں یہ چار خصلتیں، ہوں گی وہ منافق[3] ہوگا۔ اور جس میں ان چار میں سے ایک بات ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی، جب تک اسے چھوڑ نہ دے۔ (وہ چار باتیں یہ ہیں) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔ اور جب جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے[4]۔

بَاب ۱۵۴۷ قِصَاصِ الْمَظْلُوْمِ اِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهٖ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يُقَاصُّهٗ وَقَرَءَ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ

باب مظلوم کو اگر ظالم کا مال مل جائے تو اپنا بدلہ لے سکتا[5] ہے۔

محمد بن سیرین[6] کہتے ہیں اپنا حق برابر لے سکتا۔

---

[1] یعنی جب تک خدا کی طرف سے مجھ پر وحی نہ آئے میں بھی تمہاری طرح غیب کی بات سے ناواقف رہتا ہوں کیونکہ میں آدمی ہوں اور آدمیت کے لوازمات سے پاک نہیں ہوں اس حدیث سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں سمجھتے بلکہ الوہیت کی صفات سے متصف جانتے ہیں تعالیٰ اللہ عما یشرکون ۱۲ منہ [2] یہ تہدید کے لئے فرمایا اس حدیث سے صاف یہ نکلتا ہے کہ قاضی کے فیصلے سے وہ چیز حلال نہیں ہوتی اور قاضی کا فیصلہ ظاہراً نافذ ہے نہ باطناً یعنی اگر مدعی ناحق پر ہو اور عدالت اس کو کچھ دلا دے تو فیما بینہ وبین اللہ اس کے لئے وہ مال درست نہ ہوگا جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح نے اس کا خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے منافق سے مراد عملی منافق ہے نہ شرعی منافق جو کافر ہے ۱۲ منہ [4] یعنی گالی گلوچ یا جھوٹا طوفان جوڑے دوسری روایت میں جو اوپر مذکور ہوئی یہ ہے کہ جب اس کے پاس امانت رکھیں تو خیانت کرے ۱۲ منہ [5] اور حاکم کے فیصلے کی احتیاج نہیں۔ قسطلانی نے کہا بدنی عقوبات میں یہ حکم نہیں وہاں حاکم کی طرف رجوع ہونا ضروری ہے [6] اس کو عبد بن حمید نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ۔

ہے۔ اور سورہ نحل کی یہ آیت پڑھی "اگر کسی سے بدلہ لینا ہے تو اسی قدر تکلیف پہنچاؤ جتنی تمہیں تکلیف دی گئی۔"

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِيْ لَهُ عِيَالَنَا فَقَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان سخت کنجوس انسان ہے۔ کیا میں اس کا روپیہ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دستور کے مطابق لے سکتی ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَا فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ لَنَا إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یزید از ابوالخیر) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ جہاں ہمیں بھیجتے ہیں تو وہاں کے لوگ ہماری تواضع اور مہمان داری نہیں کرتے، ان کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تم کسی قوم کے پاس جاکر اترو اگر وہ حسب دستور تمہاری مہمان داری کریں تو بہتر۔ ورنہ ان سے اپنے اخراجات وصول کرلیا کرو[1]۔

بَابٌ ۱۵۴۸ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

باب سائبان کے نیچے بیٹھنا۔

وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ سَاعِدَةَ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام بنی ساعدہ (انصار کا ایک قبیلہ ہے اس کے) سائبان میں بیٹھے[2]

۲۲۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک و یونس از ابن

---

[1] اس حدیث کے ظاہر سے یہ نکلتا ہے کہ مہمانی کرنا واجب ہے اگر کوئی لوگ مہمانی نہ کریں تو ان سے جبراً مہمانی کا خرچ وصول کیا جائے امام لیث بن سعد کا یہی مذہب ہے اور امام احمد سے منقول ہے کہ یہ وجوب دیہات والوں پر ہے نہ بستی والوں پر اور امام ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ مہمانی کرنا سنت مؤکدہ ہے اور باب کی حدیث ان لوگوں پر محمول ہے جو مضطر ہوں جن کے پاس راہ خرچ بالکل نہ ہو ایسے لوگوں کی ضیافت واجب ہے بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب لوگ محتاج تھے اور مسافروں کی خاطر داری واجب تھی بعد اس کے منسوخ ہو گیا کیونکہ دوسری حدیث میں ہے کہ جائزہ ضیافت کا ایک دن رات ہے جائزہ تفضل کے طور پر ہوتا ہے نہ وجوب کے طور پر بعضوں نے کہا یہ حکم خاص ہے ان لوگوں کے واسطے جن کو حاکم اسلام بھیجے ایسے لوگوں کا کھانا اور ٹھکانا ان لوگوں پر واجب ہے جن کی طرف وہ بھیجے جائیں اور پہلے زمانہ میں بھی اس کا قاعدہ ہے حاکم کی طرف سے جو چپراسی بھیجے جاتے ہیں ان کی دستک گاؤں والوں کو دینا پڑتی ہے ۱۲ منہ

[2] اسی منڈوے کے تلے ابوبکر صدیق کا سے بھی خلافت کی بیعت ہوئی تھی اس حدیث کو خود مؤلف نے کتاب الاشربہ میں وصل کیا یہاں امام بخاری کا مقصد یہ ہے کہ منڈوہ ڈالنا درست ہے منڈوے سے مراد وہ سایہ دار جگہ ہے جو بازار وغیرہ میں راستے پر بنا دی جاتی ہے راستہ چلنے والے اس کے تلے سے ہو کر گذرا کرتے ہیں عرب کے ملک میں یہ بہت مروج ہے چنانچہ جدہ میں جو بڑا بازار ہے وہ کئی جگہ سے پٹا ہوا ہے دونوں کنارے کے مکاندار یا دکاندار اس کو ڈال

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رض قَالَ حِيْنَ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ -

شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھا لیا تو انصار بنی ساعدہ کے سائبان میں جمع ہوئے[1] میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم ہمارے ساتھ چلو۔ چنانچہ ہم انصار کے پاس اسی بنی ساعدہ کے سائبان میں پہنچے[2]

بَاب ۱۵۴۹ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ -

باب اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹیاں لگانے سے نہ روکنا چاہیئے[3]

۲۳۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ -

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اس کی دیوار میں لکڑی (یا لکڑیاں) لگانے سے نہ روکے۔

حضرت ابوہریرہ رض اس حدیث کو روایت کر کے فرماتے تھے میں دیکھتا ہوں تم اس بات سے اعراض کرتے ہو۔ بخدا میں تو تمہیں یہ حدیث برابر سناتا رہوں گا[4]

بَاب ۱۵۵۰ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

باب شراب رستے میں بہانا۔

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رض قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(از محمد بن عبد الرحیم ابو یحییٰ از عفان از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہتے ہیں میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں شراب پلا رہا تھا، ان دنوں وہ کھجور ہی کا شراب پیتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اعلان کر دے کہ سن لو شراب حرام کر دی گئی۔

---

[1] یعنی امام مالک و یونس دونوں نے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ منڈوا بنانا جائز ہے وہ ظلم نہیں ہے ۱۲ منہ [3] یا ایک کڑی لگانے سے کیونکہ حدیث میں دونوں طرح بصیغہ جمع اور بصیغہ مفرد منقول ہے امام شافعی نے کہا یہ حکم استحبابی ہے ورنہ یہ حق کسی کو نہیں پہنچتا کہ ہمسایہ کی دیوار پر بغیر اس کی اجازت کے کڑیاں لگائے مالکیہ اور حنفیہ کا بھی یہی قول ہے اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک یہ حکم وجوبا ہے اگر ہمسایہ اس کی دیوار پر کڑیاں لگانا چاہے تو دیوار کے مالک کو اس کا روکنا جائز نہیں اس لئے کہ اس میں کوئی نقصان نہیں اور دیوار مضبوط ہوتی ہے گو دیوار میں سوراخ کرنا پڑے۔ بیہقی نے کہا شافعی کا قول قدیم یہی ہے اور حدیث کے خلاف کوئی حکم نہیں دے سکتا اور یہ حدیث صحیح ہے ۱۲ منہ [4] لفظی ترجمہ یوں ہے میں اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے درمیان پھینکوں گا یعنی زور زور سے تم کو سناؤں گا اور خوب تم کو سناؤں گا ابوہریرہ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حدیث کے خلاف کسی پیر یا امام یا مجتہد کے قول پر جمے ہوئے ہوں ان کو چھیڑنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بار بار علانیہ ان کو

وَسَلَّمَ مُنَادِيًا يُنَادِي أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا الْآيَةَ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ منادی[1] سن کر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے کہا باہر نکل اور شراب بہا دے[2] میں نکلا اور میں نے اسے بہا دیا، اس دن مدینے کی گلیوں میں شراب بہنے لگی بعض لوگ کہنے لگے ان مسلمانوں کا کیا بنے گا جو شراب پیتے تھے پیٹ میں شراب تھی اور شہید ہو گئے تب اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ کی) یہ آیت نازل کی کہ "ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اس کا کچھ گناہ نہیں جو (قبل حرمت) وہ کھا پی[3] چکے۔ آخر آیت تک

بَاب ۱۵۱ أَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَالْجُلُوْسِ فِيْهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

باب گھروں کے صحن اور راستے میں بیٹھنا۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی جہاں وہ نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے، مشرکوں کی عورتیں اور بچے ان کے پاس جمع ہو جاتے اور تعجب سے سنتے اور دیکھتے۔ ان دنوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف فرما تھے۔

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ فَقَالُوا مَا لَنَا بُدٌّ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

(از معاذ بن فضالہ از ابو عمر حفص بن میسرہ از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس بات میں تو ہم مجبور ہیں، وہیں بیٹھ کر ہم باتیں کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا اگر ایسی مجبوری ہے تو راستے کا حق ادا کر دیا کرو انہوں نے پوچھا کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا[4]، کسی کو ایذا نہ پہنچانا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا، اور بری باتوں سے روکنا۔

---

[1] حافظ نے کہا اس منادی کرنے والے کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کہ رستے کی زمین گو سب لوگوں میں مشترک ہے مگر وہاں شراب وغیرہ بہا دینا درست ہے بشرطیکہ چلنے والوں کو اس سے تکلیف نہ ہو علماء نے کہا ہے کہ رستے میں اتنا بہت پانی بہانا کہ چلنے والوں کو تکلیف ہو منع ہے تو نجاست وغیرہ ڈالنا بطریق اولیٰ منع ہوگا ابوطلحہ نے شراب کو رستے میں بہا دینے کا اس لئے حکم دیا ہوگا کہ عام لوگوں کو شراب کی حرمت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ [3] یعنی شراب کے حرام ہونے سے پہلے جو لوگ شراب پی چکے اس

باب ۱۵۵۲ الآبار علی الطریق إذا لم یتأذ بها۔

۲۳۰۳ - حدثنا عبد اللہ بن مسلمۃ عن مالک عن سمی مولی أبی بکر عن أبی صالح السمان عن أبی ہریرۃ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا رجل بطریق اشتد علیہ العطش فوجد بئرا فنزل فیہا فشرب ثم خرج فإذا کلب یلہث یأکل الثری من العطش فقال الرجل لقد بلغ ہذا الکلب من العطش مثل الذی کان بلغ منی فنزل البئر فملأ خفہ ماء فسقی الکلب فشکر اللہ لہ فغفر لہ قالوا یا رسول اللہ وإن لنا فی البہائم لأجرا فقال فی کل ذات کبد رطبۃ أجر۔

باب ۱۵۵۳ إماطۃ الأذی وقال ہمام عن أبی ہریرۃ رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمیط الأذی عن الطریق صدقۃ۔

باب ۱۵۵۴ الغرفۃ والعلیۃ المشرفۃ وغیر المشرفۃ فی السطوح وغیرہا۔

۲۳۰۴ - حدثنا عبد اللہ بن محمد حدثنا ابن عیینۃ عن الزہری عن عروۃ عن أسامۃ ابن زید قال أشرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی أطم من آطام المدینۃ ثم قال ہل ترون

باب رستے پر کنواں کھود سکتے ہیں، اگر اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔[1]

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از سمی غلام ابوبکر از ابوصالح سمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا، اسے بڑی پیاس لگی، ایک کنواں دیکھا تو اس میں اترا اور پانی پی کر باہر نکلا تو دیکھا ایک کتا ہانپ رہا ہے۔ اور پیاس کی شدت کے باعث کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ دل میں کہنے لگا اس کتے کی کیفیت بھی پیاس کی وجہ سے وہی ہو گی جو میری تھی چنانچہ کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے کو پانی سے بھرا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کی اور اسے بخش دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہمیں ان جانوروں سے سلوک کرنے پر بھی اجر ملے گا آپ نے فرمایا ہر تر جگر رکھنے والے کا ثواب ہے۔[2]

باب رستے سے تکلیف دہ چیز کا اٹھانا

ہمام بن منبہ نے ابوہریرہ رض سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رستے سے تکلیف دہ چیزوں کا ہٹا دینا ایک قسم کا صدقہ ہے۔ (اس کا ثواب ملے گا)

باب بلند اور پست بالاخانوں میں چھت وغیرہ پر رہنا جائز ہے۔[3]

(از عبد اللہ بن محمد از ابن عیینہ از زہری از عروہ (اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے بلند مکانوں میں سے ایک مکان پر چڑھے۔[4] پھر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے گھروں میں بارش کی طرح فتنے برستے

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ رستے وغیرہ میں کنواں کھود سکتے ہیں تاکہ آنے جانے والے اس میں سے پانی پئیں اور آرام اٹھائیں بشرطیکہ ضرر کا یقین نہ ہو ورنہ کھودنے والا ضامن ہوگا ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الجہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] جب دوسرے محلے والوں کی زنانی مدنظر نہ ہو ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے معلوم ہوا کوٹھے اور بالاخانے پر چڑھنا درست ہے ۱۲ منہ

مَا أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ

۲۳۰۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ لَهُمَا إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ وَاعَجَبِي لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا أَنْزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ

دیکھ رہا ہوں[1]

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ہیں میری ہمیشہ یہ خواہش رہتی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کروں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کی شان میں (سورۂ تحریم کی یہ آیت نازل ہوئی کہ) "تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو بہتر ہے تمہارے دل کچھ کج ہو گئے ہیں" پھر ایسا اتفاق ہوا میں نے ان کے ساتھ حج کیا وہ رستے سے ایک طرف ہو گئے[2] میں بھی چھاگل لے کر ان کے پاس مڑا وہ رفع حاجت کے بعد واپس آئے تو میں نے ان کے دونوں ہاتھوں پر چھاگل سے پانی ڈالا، انہوں نے وضو کیا اس وقت میں نے دریافت کیا امیر المومنین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے متعلق اللہ نے یہ فرمایا اگر تم دونوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہو، الآیہ انہوں نے کہا اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما) تجھ پر تعجب ہے[3] عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما مراد ہیں پھر انہوں نے واقعہ بیان کرنا شروع کیا کہنے لگے میں اور ایک میرا ہمسایہ انصاری[4] دونوں مدینہ کے بلند دیہات میں بنی امیہ بن زید کے گاؤں میں رہا کرتے تھے اور باری باری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) اترا کرتے ایک روز وہ آتا۔ ایک روز میں۔ جب میں حاضر خدمت ہوتا تو اس دن کی خبر وحی وغیرہ سب اس انصاری ساتھی کو بتا دیتا جس دن وہ حاضر خدمت ہوتا وہ بھی ایسا ہی کرتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں پر غالب رہا کرتے[5] جب ہم (مدینے میں) انصاریوں کے پاس آئے تو دیکھا کہ ان پر ان کی عورتیں غالب ہیں۔ یہ حال

---

[1] اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ مدینہ میں بڑے بڑے فتنے اور فساد ہونے والے ہیں یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی۔ یزید کی حکومت میں مدینہ خراب دو ویران ہوا مدینہ کے لوگ مارے گئے اور لوٹے گئے حرم میں کئی دن تک نماز نہیں ہوئی ۱۲ منہ [2] یعنی حاجت کے لئے رستہ چھوڑ کر ایک طرف کو گئے ۱۲ منہ [3] کہ ایسی مشہور بات نہیں جانتا حالانکہ قرآن کی تفسیر میں تجھ کو کمال حاصل ہے ۱۲ منہ [4] اس کا نام عتبان بن مالک تھا اور صحیح یہ ہے کہ وہ اوس بن خولی بن عبد اللہ بن حارث انصاری تھا ۱۲ منہ
[5] یعنی ہماری قوم میں عورتیں مردوں سے دبی رہتیں ۱۲ منہ

نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَآءِ الْأَنْصَارِ فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَأَفْزَعَنِي فَقُلْتُ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ خَابَتْ وَخَسِرَتْ أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللّٰهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِينَ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ

دیکھ کر ہماری عورتوں نے بھی وہی طریقہ اختیار کیا۔ ایک بار ایسا اتفاق ہوا کہ میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا، اس نے مجھے جواب دیا، میں نے برا محسوس کیا وہ کہنے لگی آپ نے میرے جواب کو محسوس کیوں کیا؟ خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج بھی آپؐ کو جواب دیتی ہیں اور کوئی زوجہ تو دن بھر شام تک آپؐ سے خفاء رہتی ہے[1]۔ یہ سن کر میں گھبرا یا میں نے کہا جو زوجہ ایسا کرتی ہے وہ تباہ ہوئی، پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے کہا حفصہ! (رضی اللہ عنہا) تم لوگوں کا کیا حال ہے، تم میں کوئی سارا سارا دن بلکہ ساری ساری رات تک آنحضرتؐ کو غصّے رکھتی ہے؟ اس نے کہا ہاں! یہ تو ہوا کرتا ہے۔ میں نے کہا جو ایسا کرے وہ تباہی اور نقصان میں پڑی، کیا تو اللہ تعالیٰ کے غصّے سے نہیں ڈرتی جو اس کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو غصّہ دلاتی ہے تو تباہ ہو جائے گی[2] دیکھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت فرمائشیں مت کیا کر اور آپ کو جواب نہ دیا کر، نہ آپؐ سے خفا رہا کر۔ اگر تجھے کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے کہا کر اور تو کسی غلط فہمی میں مت رہ تیری ہمجولی[3] تجھ سے زیادہ نورانی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی ہے یعنی حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق کہا۔

حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں کہ ان دنوں یہ باتیں بھی ہو رہی تھیں کہ غسان[4] کے لوگ ہم سے جنگ کرنے کے لئے گھوڑوں کے

---

[1] عبید بن حنین کی روایت میں یوں ہے خود تمہاری بیٹی (حضرت حفصہ رضؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے آپ سارے دن غصّے رہتے ہیں ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا اللہ کے رسول کو غصّہ دلانا اللہ کو ناراض کرنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں تشریف رکھتے تھے تو ایک بار حضرت عمرؓ توریت شریف پڑھنے اور سنانے لگے آپ کا مبارک چہرہ غصّے سے سرخ ہو گیا دوسرے صحابہ رضؓ نے حضرت عمر رضؓ کو ملامت کی کہ تم آنحضرتؐ کا چہرہ نہیں دیکھتے اس وقت انہوں نے توریت شریف پڑھنا موقوف کر دیا اور آنحضرتؐ نے فرمایا اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری تابعداری کرنا ہوتی اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس پر حدیث شریف سن کر دوسرے کسی مولوی یا امام یا درویش کی بات پر عمل کرتے ہیں حدیث شریف پر عمل نہیں کرتے خیال کرنا چاہیئے کہ آنحضرتؐ کی روح مبارک کو ایسی باتوں سے کتنا صدمہ ہوتا ہوگا اور جب آنحضرتؐ ناراض ہوئے تو اب کہاں ٹھکانا رہا اللہ جل جلالہ بھی ناراض ہوا۔ ایسی حالت میں نہ کوئی مولوی کام آئے گا نہ پیر نہ درویش یا اللہ تو اس بات کا گواہ ہے کہ ہم کو اپنے پیغمبر سے ایسی محبت ہے کہ باپ دادا پیر مرشد بزرگ امام مجتہد ساری دنیا کا قول اور فعل حدیث کے خلاف ہم لغو سمجھتے ہیں اور تیری اور تیرے پیغمبر کی رضامندی ہم کو کافی و وافی ہے اگر یہ سب تیری اور تیرے پیغمبر کی تابعداری میں بالفرض ہم سے ناراض ہو جائیں تو ہم کو ان کی ناراضی کی ذرا بھی پرواہ نہیں ہے یا اللہ ہماری جان بدن سے نکلتے ہی ہم کو ہمارے پیغمبر کے پاس پہنچا دے۔ ہم عالم برزخ میں آپ ہی کی کفش برداری کرتے رہیں اور آپ ہی کی حدیث سنتے رہیں۔ ۱۲ منہ [3] مراد حضرت عائشہ رضؓ ہیں یعنی تو حضرت عائشہ رضؓ کی حرص نہ کر ان کی بات اور ہے۔ اول تو وہ تجھ سے کہیں خوبصورت ہیں۔ دوسری آنحضرت صلی اللہ کی لاڈلی ہیں ۱۲ منہ [4] غسان ایک قبیلہ ہے قحطان کا جو شام کی طرف رہتا تھا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابًا ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَنَائِمٌ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ طَلَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي قُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَوَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا

نعل باندھ رہے ہیں، غرض میرا ساتھی انصاری اپنی باری کے دن مدینے گیا وہاں سے لوٹ کر آیا تو اس نے میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہنے لگا عمرؓ! سو رہے ہو؟ میں گھبرا کر نکلا وہ کہنے لگا بڑا حادثہ ہو گیا۔ میں نے پوچھا کیا ہوا؟ کیا غسان کے لوگ آپہنچے؟ اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور لمبا واقعہ ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی یہ سن کر میں نے کہا حفصہ تو برباد ہو گئی میں تو پہلے سمجھ گیا تھا کہ ایسا ہونے والا ہے۔ غرض میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مدینے میں) آکر پڑھی آپؐ (نماز پڑھ کر) اپنے بالاخانے میں تشریف لے گئے وہاں تنہا بیٹھ رہے۔ میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا دیکھا تو وہ رو رہی ہے، میں نے کہا کیوں رو رہی ہے؟ میں تجھے پہلے ہی سمجھا چکا تھا۔ اب یہ بتا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو طلاق دے دی؟ وہ بولی مجھے معلوم نہیں۔ آپؐ اس بالاخانے میں ہیں (پوچھ لیجئے) یہ سن کر میں حفصہؓ کے حجرے سے باہر نکلا منبر کے پاس آیا دیکھا تو اس کے گرد لوگ بیٹھے ہیں[1] ان میں سے کچھ رو رہے ہیں میں تھوڑی دیر ان کے پاس بیٹھا پھر مجھے بہت زیادہ رنج و غم ہونے لگا تو میں اٹھا اس بالاخانے کے پاس آیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے میں نے ایک کالے غلام[2] سے کہا جو وہاں بیٹھا تھا، عمرؓ کے لئے اجازت حاضری طلب کر۔ وہ اندر گیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی پھر باہر نکلا تو کہنے لگا میں نے آپؐ سے ذکر کیا لیکن آپؐ خاموش رہے میں لوٹ آیا۔ اور منبر کے پاس جو لوگ بیٹھے تھے، ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر دوبارہ مجھ پر رنج کا غلبہ ہوا اور بالاخانے کے پاس گیا لیکن ویسا ہی معاملہ ہوا۔ پھر میں ان لوگوں کے پاس واپس آکر

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] اس کا نام رباح تھا ۱۲ منہ

فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ أُذِنَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ
مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ
مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَ
أَنَا قَائِمٌ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ فَقَالَ
لَا ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ
رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا
قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ رَأَيْتَنِي
وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ
كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ فَتَبَسَّمَ أُخْرَى
فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي
فِي بَيْتِهِ فَوَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ
غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى
أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَ
أُعْطُوا الدُّنْيَا وَلَا يَعْبُدُونَ اللّٰهَ وَكَانَ مُتَّكِئًا
فَقَالَ أَوَفِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ أُولٰئِكَ
قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ

گیا جو منبر کے گرد بیٹھے تھے پھر مجھ سے نہ رہا گیا رنج نے غلبہ
کیا۔ میں (بالاخانے کی طرف) اس غلام کے پاس آیا اور میں
نے کہا عمرؓ کے لیے اجازت مانگ مگر اب بھی ایسا ہوا۔ آخر
میں پیٹھ موڑ کر (گھر کو) چلا، اس وقت غلام نے مجھے آواز
دی اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اجازت دی
یہ سن کر میں آپؐ کے پاس گیا آپؐ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے
اس پر کوئی بستر نہ تھا۔ چٹائی کے نشان آپؐ کے پہلو پر پڑ گئے
تھے۔ ایک چمڑے کے تکیئے پر ٹیک لگائے تھے جس میں کھجور
کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے کھڑے ہی کھڑے آپ کو سلام
کیا اور پوچھا کیا آپؐ نے ازواج مطہرات کو طلاق دے دی؟
آپؐ نے میری طرف نگاہ مبارک اٹھا کر فرمایا نہیں پھر میں نے
کھڑے ہی کھڑے آپؐ کا دل بہلانے کو عرض کیا حضرت ہم
قریش لوگ عورتوں پر غالب رہتے تھے۔ جب یہاں ایسے
لوگوں میں آئے کہ ان کی عورتیں غالب ہیں اور تمام واقعہ
بیان کر دیا۔ تو آپؐ سن کر مسکرا دیئے۔ پھر میں نے عرض کیا
یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش آپؐ ملاحظہ فرماتے میں
حفصہؓ کے پاس گیا اور میں نے کہا تو اپنی پڑوسن یعنی عائشہؓ سے دھوکہ
مت کھا وہ تجھ سے زیادہ حسین ہیں اور تجھ سے زیادہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہیں۔ یہ سن کر آپؐ پھر ہنسے۔ جب میں نے دیکھ لیا
کہ آپ (دوبارہ) ہنسے تو میں بیٹھ گیا۔ بعد ازاں میں نے آنکھ اٹھا کر آپؐ
کے گھر کا سامان دیکھا تو کوئی چیز نہیں دکھائی دی صرف تین کچی کھالیں
پڑی تھیں میں نے کہا اللہ سے دعا کیجئے وہ آپؐ کی امت کو فراخ دستی دے کیونکہ ایران و روم کے لوگ مالدار ہیں اللہ نے انہیں
دولت دے رکھی ہے حالانکہ وہ اللہ کو نہیں پوجتے۔ اس وقت آپ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔
آپ نے فرمایا خطاب کے بیٹے کیا ابھی تجھے شک ہے؟ (تو دنیا کی دولت اچھی سمجھتا ہے؟) ان لوگوں کو نعمتیں دنیا ہی میں
جلدی سے دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے لئے دعا فرمائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا وَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمًا قُلْتُ أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ

واقعہ یہ ہوا تھا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ کا راز حضرت عائشہؓ سے بیان کر دیا تھا۔[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان پر سخت غصہ آیا اور غصے میں فرما دیا میں ازواج کے پاس مہینہ بھر نہیں جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا۔[2] چنانچہ جب انتیس دن گذرے تو آپ (بالاخانے میں تنہائی گذارنے کے بعد) پہلے حضرت عائشہؓ کے پاس گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپنے تو یہ قسم کھائی تھی کہ مہینہ بھر ہمارے پاس نہ آئیں گے۔ ابھی تو انتیس راتیں گذری ہیں میں انہیں گن رہی ہوں۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اور یہ مہینہ انتیس والا تھا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں پھر آیت تخییر (اختیار)[3] نازل ہوئی سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ ہی سے پوچھا اور فرمایا اے عائشہؓ میں تجھ سے ایک بات کہتا ہوں اس کے جواب میں جلدی نہ کر۔ اپنے والدین سے مشورہ کر لے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں خوب جانتی تھی کہ میرے والدین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فراق اور جدائی کا مشورہ ہرگز نہ دیں گے۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی یَا أَیُّهَا النَّبِیُّ سے عَظِیمًا تک میں نے عرض کیا۔ اس بارے میں والدین سے کیا صلاح لونگی میں تو اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو پسند کرتی ہوں۔ غرض آپؐ نے دوسری ازواج مطہرات کو بھی یہی اختیار دیا۔ سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح جواب دیا۔

۲۳۰۶ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتْ

(از محمد بن سلام از فزاری از حمید الطویل) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کے پاس ایک مہینے تک نہ جانے کی قسم کھائی۔ آپؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی جس کی وجہ سے

---

[1] آپؐ نے یہ قسم جو کھائی میں ایک مہینے تک اپنی ازواج کے پاس نہ جاؤں گا اس قسم کا سبب یہ نہیں کہ آپ نے ماریہ قبطیہ سے صحبت کی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے ان سے فرمایا یہ راز چھپا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ آپنے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر شہد کھائی تھی بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو بو محسوس ہوئی انہوں نے وجہ پوچھی آپؐ نے فرمایا شہد کھائی ہے اور فرمایا اور کسی سے نہ کہنا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے دیگر ازواج مطہرات کو بتا دیا یہی افشائے راز تھا۔ واللہ اعلم ۱۲ عبدالرزاق [2] فرمایا اے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لئے حلال کیں تو اپنی بیبیوں کی رضامندی چاہتا ہے ۱۲ منہ

[3] یعنی اے پیغمبر اپنی بیبیوں سے کہہ اگر تم دنیا کی زندگی اور دنیا کا ساز وسامان چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دے دلا کر اچھی طرح خوبصورتی سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی طلبگار ہو اور آخرت کے گھر کی تم میں جو نیک بیبیاں ہیں ان کے لئے اللہ نے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ (سورۂ احزاب)

اِنْفَكَّتْ قَدَمُهٗ فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَّهٗ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي اٰلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهٖ -

آپ ایک بالاخانے میں بیٹھ رہے۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور پوچھا کیا آپ نے ازواج مطہرات کو طلاق دیدی ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے ایک مہینہ تک ان کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی ہے۔ چنانچہ انتیس دن تک آپ ٹھہرے رہے۔ بعد ازاں اپنی ازواج کے پاس گئے۔

بَاب ۱۵۵۵ مَنْ عَقَلَ بَعِيْرَهٗ عَلَى الْبَلَاطِ اَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ -

باب مسجد کے دروازے یا بلاط پر اونٹ باندھنا[1]

۲۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ اَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ اِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ هٰذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيْفُ بِالْجَمَلِ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ -

(از مسلم از ابوعقیل از ابوالمتوکل ناجی) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے میں بھی آپؐ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے کونے میں باندھ دیا میں نے عرض کیا آپؐ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپؐ باہر آئے اور اونٹ کے نزدیک پھرنے لگے۔ پھر فرمایا قیمت اور اونٹ دونوں تمہارے ہیں انہیں لے جا

بَاب ۱۵۵۶ الْوُقُوْفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ -

باب کسی قوم کے کوڑے کے پاس ٹھہرنا وہاں پیشاب کرنا۔

۲۳۰۸ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ لَقَدْ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا -

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از منصور از ابووائل) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، یا یوں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کے کوڑے پر آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کھڑے کھڑے پیشاب کیا۔

بَاب ۱۵۵۷ مَنْ اَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيْقِ فَرَمٰى بِهٖ -

باب رستے میں سے کانٹوں کی ٹہنی یا اور کوئی تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا۔

۲۳۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ

(از عبداللہ از مالک از سمی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہؓ سے

---

[1] حدیث میں تو صرف بلاط یعنی مسجد کے دروازے پر جو پتھر بچھے ہوتے ہیں وہاں اونٹ باندھنا مذکور ہے اور دروازے کو اسی پر قیاس کیا۔ حافظ نے کہا اس حدیث کے دوسرے طریق میں مسجد کے دروازے کا ہی ذکر ہے امام بخاری نے اس طرف اشارہ کیا ہو منہ

سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بار ایک شخص رستے میں جا رہا تھا۔ راستے میں ایک کانٹے دار شاخ دیکھ کر اٹھا کر ایک طرف پھینک دی۔ خداوند تعالیٰ نے اسی نیکی کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا[1]۔

باب ۱۵۵۸ إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتُرِكَ مِنْهَا الطَّرِيقُ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

باب اگر عام رستے میں میدان واقع ہو اور اختلاف رائے کے باوجود کچھ عمارت بنانا چاہیں تو راستے کے لیے سات گز (ہاتھ) جگہ چھوڑ دیں۔

۲۳۱۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جریر بن حازم از زبیر بن خریت از عکرمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رستے کے متعلق اختلاف کا تصفیہ کرتے ہوئے سات ہاتھ رستہ چھوڑنے کا فیصلہ دیا۔

باب ۱۵۵۹ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ وَقَالَ عُبَادَةُ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا نَنْتَهِبَ۔

باب کسی شخص کی چیز بغیر اس کی اجازت کے لوٹنا۔

عبادہ کہتے ہیں ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی کہ لوٹ مار اور غارت گری نہ کریں گے۔

۲۳۱۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عدی بن ثابت) عبداللہ بن یزید انصاری جو عدی بن ثابت کے نانا تھے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ مار اور مثلہ (ناک کان کاٹنے) سے منع فرمایا۔

۲۳۱۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوبکر بن عبدالرحمن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص زنا کرتا ہے اس وقت وہ حالت ایمان میں نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی حالت ایمان میں نہیں ہوتا چوری کرتے وقت حالت ایمان میں نہیں ہوتا، لوٹ مار کرتے وقت،

---

[1] کیونکہ اس نے خلق خدا کی تکلیف گوارا نہ کی اور ان کے آرام اور راحت کے لئے اس ڈالی کو اٹھا کر پھینکا ایسا نہ ہو کسی کے پاؤں میں چبھ جائے ۱۲ منہ [2] میتاء کے معنی چوڑا یا عام رستہ بعضوں نے کہا میتاء سے یہ مراد ہے کہ غیر آباد زمین اگر آباد ہو اور وہاں رستہ قائم کرنے کی ضرورت پڑے اور رہنے والے لوگ وہاں جھگڑا کریں تو کم سے کم اتنا رستہ چھوڑ دیا جائے ۱۲ منہ

يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَّرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّعَنْ سَعِيْدٍ وَّأَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

جب لوگ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں حالت ایمان میں نہیں رہتا[1]

سعید اور ابوسلمہ نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت کی ہے مگر اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے۔

بَابٌ ١٥٦٠ كَسْرِ الصَّلِيْبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيْرِ۔

باب صلیب توڑنا اور خنزیر مارنا۔

٢٣١٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم میں عیسٰی بن مریم منصف حاکم بن کر نہ اتریں گے۔[2] وہ صلیب کو توڑیں گے اور سور کو[3] مار ڈالیں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ مال کی اتنی فراوانی ہوگی کہ اس کا لینے والا نہ ہوگا۔[4]

بَابٌ ١٥٦١ هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِيْ فِيْهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ

باب کیا شراب کے مٹکے (یا پیپے) توڑ ڈالے جائیں مشکیں پھاڑ ڈالی جائیں۔

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ لوگ اسی لوٹ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں جو مالک کی بے اجازت ہو اور اجازت سے لوٹنے والے کو کوئی بری نگاہ سے نہیں دیکھتا۔ قسطلانی نے کہا ان کاموں کا کرنے والا کامل الایمان نہیں ہوتا یا وہ لوگ مراد ہیں جو ان کاموں کو حلال جان کر کریں وہ تو بالکل کافر ہیں بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ایسے کام کرتے ہیں اُن کا ایمان جاتے رہنے کا ڈر ہے بعض نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الفربری وجدت بخط ابی جعفر قال ابو عبد اللہ تفسیرہ ان ینتزع منہ نور الایمان۔ یعنی فربری نے کہا میں نے ابو جعفر کے خط میں یہ لکھا پایا امام بخاری نے کہا کہ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگوں سے ایمان سلب ہو جاتا ہے بعض نسخوں میں یوں ہے قال ابو عبد اللہ قال ابن عباس تفسیرہ ان ینزع منہ نور الایمان یعنی ایسے لوگوں سے ایمان کا نور سلب ہو جائے گا۔ حافظ نے کہا آگے ہم بیان کریں گے کہ ابن عباس کے اس قول کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

[2] یہ نہایت صحیح حدیث ہے اور متصل اور اس کے راوی سب ثقہ اور امام ہیں اس میں صاف یہ مذکور ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسٰی پیغمبر جو مریمؑ کے بیٹے ہیں دنیا میں اتریں گے معلوم ہوا کہ حضرت عیسٰی پیغمبر آسمان پر زندہ موجود ہیں اور حق تعالیٰ نے ان کو اٹھا لیا ہے جیسے قرآن مجید میں آیا ہے صلیب نصرانیوں کی نشانی ہے اور تثلیث کی علامت ہے حضرت عیسٰی آسمان سے اتر کر دین محمدی پر عمل کریں گے اور تثلیث کی علامت کو توڑ پھوڑ ڈالیں گے سب کو ایک خدائے واحد کی عبادت پر مجبور کریں گے سور سب مار ڈالیں گے اس کی حرمت آپ ظاہر کر دیں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے یا تو آدمی اسلام لائے یا قتل کیا جائے بس ساری دنیا میں صرف ایک ہی دین ہو جائے گا۔ افسوس ہے ان لوگوں پر جو ایسی صحیح اور صاف حدیثیں دیکھتے ہوئے بھی حضرت عیسٰی کے اترنے میں شبہ کریں اور ایک ہندی گمراہ شخص کو مثیل مسیح یا عیسٰی خیال کریں۔ اضلہم الشیطان فادلیہم ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ اگر صلیب توڑ ڈالے یا سور مار ڈالے تو اس پر ضمان نہ ہوگا۔ قسطلانی نے کہا یہ جب ہے کہ وہ حربیوں کا مال ہو۔ اگر ذمی کا مال ہو جس نے اپنی شرائط سے انحراف نہ کیا ہو اور اپنے عہد پر قائم ہو تو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ

[4] صلیب توڑنے اور سور مارنے سے مراد یہ ہے کہ شرعی نظام نافذ کریں گے جس میں صلیب اور سور کی حرمت ہوگی۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے لوگوں کی صلیب توڑتے اور سور مارتے پھریں گے ۱۲ عبدالرزاق

فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَمْ يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ

اگر کسی نے بت یا مورت یا صلیب توڑ دی یا طنبورہ یا بے فائدہ لکڑی (جیسے ستار وغیرہ توڑ دی تو کیا اس پر تاوان ہوگا یا نہیں)

قاضی شریح کے پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ پیش ہوا، آپ نے کچھ تاوان نہ دلایا[1]

۲۳۱۴ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ عَلَى مَا تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ قَالُوا عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ اكْسِرُوهَا وَأَهْرِقُوهَا قَالُوا أَلَا نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اغْسِلُوا۔

(از ابوعاصم ضحاک بن مخلد از یزید بن ابی عبید) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن کچھ آگ روشن دیکھی آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا پکایا جا رہا ہے؟ لوگوں نے کہا پالتو گدھوں کا گوشت۔ آپ نے فرمایا یہ ہانڈیاں توڑ ڈالو اور گوشت وغیرہ سب پھینک دو۔ لوگوں نے کہا ہم گوشت وغیرہ سب بہا کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا دھو ڈالو[2]

۲۳۱۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهٖ وَجَعَلَ يَقُولُ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابن ابی نجیح از مجاہد از ابو معمر) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے (کعبے کے پاس گئے) وہاں کعبے کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے تھے، آپ ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی ہر ایک بت کو مار کر گرانے لگے اور یہ آیت تلاوت کرنے لگے۔ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ الْآيَةَ[3]

۲۳۱۶ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلَى سَهْوَةٍ لَهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از عبدالرحمان بن قاسم از والدش قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے حجرے کے سائبان پر ایک پردہ لٹکایا جس میں مورتیں تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھاڑ ڈالا (یا اتار کر پھینک دیا) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] پہلے آپ نے سختی کے لئے ہانڈیاں توڑ ڈالنے کا حکم دیا پھر شاید آپ پر وحی آئی اور آپ نے ان کا دھو ڈالنا ہی کافی سمجھا۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ حرام چیز کے ظروف توڑ ڈالنا درست ہے جب آپ نے ان ہانڈیوں کے توڑ ڈالنے کا حکم فرمایا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بتوں کا اسی طرح ہندوؤں اور مشرکوں کے استھانوں اور ٹھاکروں کو توڑ ڈالنا چاہیے اور اگر توڑ پھوڑ کر اس کی لکڑی یا پتھر سے کچھ اور کام لیں تو منع نہیں ۱۲ منہ

فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا ـ

نے اس کے دو گدے بنا ڈالے اور وہ گھر میں رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر بیٹھا کرتے[1]

باب ۱۵۶۲ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

باب اپنے مال کی حفاظت کے لیے قتل ہونا۔

۲۳۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ أَبِيْ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ـ

(از عبداللہ بن یزید از سعید از ابن ابی ایوب از ابوالاسود از عکرمہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے وہ شہید ہے[2]

باب ۱۵۶۳ إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ ـ

باب اگر کوئی کسی کا پیالہ یا کچھ اور سامان توڑ دے

۲۳۱۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيْهَا الطَّعَامَ وَقَالَ كُلُوْا وَحَبَسَ الرَّسُوْلَ وَالْقَصْعَةَ حَتّٰى فَرَغُوْا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں دوسری ایک زوجہ نے (صفیہ یا ام سلمہ یا زینب یا حفصہ[3]) نے اپنی کنیز[4] کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس میں کھانا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے (غصے میں آکر) ایک ہاتھ مارا وہ پیالہ توڑ ڈالا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ اٹھا کر اسے جوڑا اور کھانا اس کے اندر رکھا اور صحابہ کرام سے فرمایا کھانا کھاؤ اور اس لونڈی اور پیالہ کو روک لیا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو دوسرا ثابت پیالہ اسے دیا، اور ٹوٹا ہوا اپنے پاس رکھ لیا۔

سعید بن ابی مریم کہتے ہیں ہمیں یحییٰ بن ایوب نے بحوالہ حمید از انس رضی اللہ عنہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہی حدیث[5] روایت کی۔

باب ۱۵۶۴ إِذَا هَدَمَ حَائِطًا

باب اگر کسی کی دیوار گرا دے تو ویسی ہی دیوار بنوا دے

---

[1] اس حدیث کی مفصل بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب اللباس میں آئے گی۔ حدیث سے مورتوں وغیرہ کا توڑ پھاڑ ڈالنا ثابت ہوا اور معلوم ہوا کہ مورت دار کپڑا اگر توشک یا فرش پر ہے تو کچھ قباحت نہیں کیونکہ اس میں اس کی اہانت ہے اور لٹکانے میں تعظیم ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ مظلوم ہے۔ نسائی کی روایت میں یوں ہے اس کے لئے جنت ہے اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اور جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے اور جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے اور جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے وہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ [3] ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں صفیہؓ کا ذکر ہے اور دارقطنی اور ابن ماجہ کی روایت میں حفصہؓ کا نام ہے اور طبرانی کی روایت میں ام سلمہؓ کا اور ابن حزم کی روایت میں زینبؓ کا اور احتمال ہے کہ یہ واقعہ کئی بار ہوا ہو حافظ نے کہا مجھ کو اس لونڈی کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ [4] [5] اس سند کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ حمید کا سماع انس رضی اللہ عنہ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ۔

بنا کر دینا چاہیئے [1]

۲۳۱۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ فَأَبَى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ۔

(از مسلم بن ابراہیم از جریر بن حازم از محمد بن سیرین) حضرت ابو ہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک (عابد) شخص تھا جس کا نام جریج تھا، وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی ماں آئی اسے بلایا وہ نماز میں تھا۔ اس نے جواب نہ دیا [2] اپنے دل میں کہنے لگا۔ میں نماز پڑھوں یا ماں کو جواب دوں۔ پھر دوبارہ اس کی ماں آئی (آواز دی لیکن جواب نہ ملا) آخر اس کی ماں نے بد دعا کی۔ کہنے لگی۔ یا اللہ جریج جب تک بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ دینا۔ جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتا تھا۔ ایک بدکار عورت کہنے لگی۔ میں اسے بہکا دوں گی۔ وہ آئی اور جریج سے بات کی۔ اس نے نہ مانا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اس سے بدفعلی کرائی۔ جب اس نے لڑکا جنا تو کہنے لگی۔ یہ جریج کا لڑکا ہے۔ یہ سن کر (اس کی قوم کے) لوگ آئے اور اس کا عبادت خانہ توڑ ڈالا۔ اور وہاں سے اسے نیچے اتار کر (خوب) گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا۔ نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آیا۔ کہنے لگا۔ اے بچے (بتا) تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا میرا باپ چرواہا ہے۔ تب وہ لوگ (شرمندہ ہوئے اور) کہنے لگے ہم (دوبارہ) تیرا عبادت خانہ سونے سے بنا دیتے ہیں۔ اس نے کہا نہیں! مٹی ہی کا بنا دو (جیسے پہلے بنا ہوا تھا) [3]

---

[1] اس مسئلہ میں مالکیہ کا اختلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ دیوار کی قیمت دینا چاہیئے مگر امام بخاری نے جس روایت سے دلیل لی وہ اس پر مبنی ہے کہ اگلی شریعتیں ہمارے لئے حجت ہیں۔ جب ہماری شریعت میں ان کے خلاف کوئی حکم وارد نہ ہوا اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے ۱۲ منہ [2] حالانکہ اس کے دین میں نماز میں بات کرنا درست تھی تو ماں کو جواب دینا لازم تھا مگر اس نے نہ دیا ۱۲ منہ [3] یہ بچہ بالکل کمسن تھا ابھی اس کے بولنے کے دن نہ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جریج کی دعا قبول کی۔ اس کو بلا دیا جیسے حضرت عیسیٰ کو بولنے کی قوت دی تھی۔ قسطلانی نے کہا چھ بچوں نے کم سنی میں بات کی۔ حضرت یوسف کے گواہ اور فرعون کی بیٹی کی مغلانی کے لڑکے اور عیسیٰ اور صاحب جریج اور صاحب اخدود اور بنی اسرائیل کی ایک عورت کے بیٹے نے جس کو وہ دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک شخص سامنے سے گذرا عورت نے دعا کی یا اللہ میرے اس بچے کو اس جیسا کر دے تو شیرخوار بچہ بولا یا اللہ مجھ کو ایسا مت کر۔ کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کم سنی میں بات کی تو کل سات بچے ہوں گے۔ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ انہیں مٹی سے بنا دو۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ماں کی دعا اپنی اولاد کے لئے ضرور قبول ہوتی ہے ماں کا حق باپ سے تین حصے زیادہ ہے جو لڑکے ماں کو راضی رکھتے ہیں وہی دنیا میں پھولتے پھلتے ہیں۔ اور ماں کو ناراض کرنے والے ہمیشہ تباہ ہوتے ہیں۔ تجربہ اور مشاہدہ سے اس کا ثبوت ہو گیا ہے جس میں کوئی شک نہیں ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۵۶۵ الشِّرْكَةِ فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوْضِ وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوْزَنُ مُجَازَفَةً أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً لَمَّا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُوْنَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقِرَانِ فِي التَّمْرِ۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلٰثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيْهِمْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَنِيَ الزَّادُ فَأَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيْلًا قَلِيْلًا حَتّٰى فَنِيَ فَلَمْ يَكُنْ تُصِيْبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ وَمَا تُغْنِيْ تَمْرَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَنِيَتْ قَالَ ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوْتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَمَرَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب کھانے اور سفر خرچ اور سامان میں شرکت کا بیان۔ جو چیزیں ماپ تول کر بکتی ہیں، انہیں اندازے سے تقسیم کیا جائے یا مٹھی مٹھی کر کے، کیونکہ مسلمانوں نے زاد راہ کی شرکت میں کوئی قباحت نہیں دیکھی، اس طرح کر کچھ یہ کھائے کچھ وہ کھائے۔ اسی طرح سونے کو چاندی کے بدلے یا چاندی کو سونے کے بدلے بغیر تولے ڈھیر لگا کر بانٹنے میں[۱] (قباحت نہیں) اسی طرح دو، دو کھجوریں اٹھا کر کھانے میں[۲] (قباحت نہیں)

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از وہب بن کیسان)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (۸ ہجری میں) ساحل سمندر کی جانب ایک لشکر بھیجا، ابو عبیدہ بن جراح کو اس لشکر کا سردار مقرر کیا یہ تین سو آدمی تھے، میں بھی ان میں تھا۔ ہم چلے زاد راہ رستے میں ہی ختم ہو گیا۔ ابو عبیدہ رض نے حکم دیا کہ تمام لشکر کے لوگ اپنے اپنے توشے اکٹھا کر دیں[۳] چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کل دو تھیلے کھجور جمع ہو سکی۔ ابو عبیدہ رض اس میں سے ہمیں تھوڑا تھوڑا دیا کرتے آخر وہ بھی ختم ہو گیا تب فی آدمی ایک ایک کھجور روزانہ دینے لگے۔ وہب کہتے ہیں میں نے جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک کھجور سے کیا ہوتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو ہمیں معلوم ہوا وہی غنیمت تھی۔ غرض ہم سمندر پر پہنچے۔ ہمیں اتفاقاً ایک پہاڑی کی طرح ایک مچھلی نظر آئی لشکر نے اس مچھلی کو اٹھارہ دن تک کھایا۔ پھر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا

---

[۱] البتہ سونا سونے کے بدل اور چاندی چاندی کے بدل ڈھیر لگا کر اندازے سے تقسیم نہیں کر سکتے کیونکہ اس میں کمی اور بیشی کا خوف ہے اور جب جنس مختلف ہو تو کمی بیشی میں قباحت نہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی قِران کرنے میں اس کا ذکر اوپر گذر چکا ہے کہ دوسرے شریکوں کی اجازت سے ایسا کرنا درست ہے اور بے اجازت منع ہے ۱۲ منہ [۳] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ جب سب کا توشہ ایک جگہ جمع کر دیا گیا اور سب کو تھوڑا تھوڑا بٹنے لگا۔ اندازے سے تو سفر خرچ کی شرکت اور اندازے سے اس کی تقسیم ہوئی ۱۲ منہ

فَرَحَلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا۔

تو اس کی دو پسلیاں کھڑی کی گئیں ان کے نیچے سے اونٹ نکل گیا پسلیوں کو نہیں لگ سکا

۲۳۲۱ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

(از بشیر بن مرحوم از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غزوہ ہوازن میں) لوگوں کے توشے ختم ہو گئے، اور انہیں احتیاج ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دی۔ پھر حضرت عمرؓ لوگوں سے ملے انہوں نے ان سے سارا ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اونٹ ذبح کرنے کے بعد تمہاری بقا کا کیا سامان ہے؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹ ذبح کرنے کے بعد لوگ کس طرح جیئیں گے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا لوگوں میں منادی کر دو کہ سب اپنے اپنے بچے ہوئے توشے لے کر آ جائیں۔ چنانچہ ایک دسترخوان بچھا کر سب نے کھانا اس پر رکھ دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اس میں برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے اپنے تھیلے لے کر آؤ بھرنا شروع کر دو، لوگوں نے لپ بھر بھر کر لینا شروع کیا جب لوگ بھر چکے تو آنحضرتؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم)[1]

۲۳۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از ابو النجاشی) رافع بن خدیج کہتے تھے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عصر پڑھ کر اونٹ ذبح کرتے تھے پھر اس کے دس حصے کرتے، ہم میں ہر شخص غروب سے پہلے پکا ہوا گوشت کھاتا۔[2]

[1] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک بڑی نشانی اپنے پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر کی گویا خدائی اور پیغمبری کا ایک نیا ثبوت اور ملا۔ یا تو توشہ اتنا کم تھا کہ لوگ اپنی سواریوں کو کاٹنے پر آمادہ ہوئے یا اس قدر بہت ہو گیا کہ فراغت سے ہر ایک نے اپنی خواہش کے موافق بھر لیا اس قسم کا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار صادر ہوا ہے اور حضرت عیسٰیؑ سے بھی منقول ہے۔ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے سب کے توشے اکٹھا کرنے کا حکم دیا اور پھر ہر ایک نے یوں ہی اندازے سے لے لیا آپ نے تول ماپ کر اس کو تقسیم نہیں کیا ۱۲ منہ

[2] اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح پر نکلتا ہے کہ اونٹ کا گوشت یوں ہی اندازے سے تقسیم کیا جاتا تھا ۱۲ منہ

[3] معلوم ہوا ظاہری اسباب کے مطابق تدبیر کرنا مستحب ہے جبھی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا مشورہ قبول فرمایا یہ اور بات ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق اونٹ ذبح کر دیتے تو بقا کا سامان بطور معجزہ مہیا ہو جاتا جیسے اس طرح مہیا ہوا کہ سب نے تھیلے بھر لئے یہ بھی ثابت ہوا کہ چھوٹے کی رائے پر بڑا اپنا حکم واپس لے لے تو اس کی شان میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ عبدالرزاق

۲۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔

(از محمد بن علاء از حماد بن اسامہ از یزید از ابو بردہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشعر قبیلے کے لوگ جب جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں ان کے اہل و عیال کے پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب مل کر اپنا اپنا توشہ ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں، وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں[1]

بَاب ۱۵۶۶ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ۔

باب مشترک مال میں زکوٰۃ یکساں ہی دی جائے گی۔

۲۳۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ۔

(از محمد بن عبد اللہ بن مثنیٰ از والد ش از ثمامہ بن عبد اللہ بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں فرض زکوٰۃ کے متعلق بموجب تفصیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حکم ارسال فرمایا، اس میں ایک شق یہ بھی تھی کہ جو مال دو آدمیوں میں مشترک ہو تو وہ زکوٰۃ کے لیے برابر، برابر ایک دوسرے سے مجرا کر لیں[2]

بَاب ۱۵۶۷ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

باب بکریوں کی تقسیم

۲۳۲۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَ

(از علی بن حکم انصاری از ابو عوانہ از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں لوگوں کو بھوک نے تنگ کیا انہوں نے مال غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل کی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پچھلے لوگوں

---

[1] یعنی وہ خاص میرے طریق اور میری سنت پر ہیں میں ان کے طریق پر ہوں اس حدیث سے یہ نکلا کہ سفر یا حضر میں توشوں کا ملا دینا اور برابر برابر بانٹ لینا مستحب ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ

[2] جب زکوٰۃ کا مال دو یا تین ساجھیوں کی شرکت میں ہو اور زکوٰۃ کا تحصیلدار ایک ساجھی سے کل زکوٰۃ وصول کرے تو وہ دوسرے ساجھیوں کے حصے کے موافق ان سے مجرا لے اور زکوٰۃ کے اوپر دوسرے خرچوں کا بھی قیاس ہو سکے گا۔ پس اس طرح سے اس حدیث کو شرکت کے باب سے تعلق ہوا ۱۲ منہ

غَنَمًا قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُوا أَوْ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

میں تھے، انہوں نے جلدی سے (قبل از تقسیم) مال غنیمت کے جانوروں کو ذبح کردیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ ہانڈیاں اوندھا دی گئیں۔ بعد ازاں آپؐ نے مال غنیمت تقسیم فرمایا تو ایک اونٹ کے بدلے دس بکریاں تقسیم فرمائیں اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا، لوگوں نے پکڑنے کی بڑی کوشش کی مگر اس نے انہیں تھکا دیا۔ اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے آخر ایک شخص نے اسے تیر مارا اللہ نے اسے روک دیا (یعنی اونٹ رک گیا) آپؐ نے فرمایا ان جانوروں میں بھی بعض جانور وحشی ہوتے ہیں، جب تم انہیں نہ پکڑ سکو تو یہی عمل کرنا چاہیئے[1] راوی عبایہ کہتے ہیں میرے دادا رافع بن خدیجؓ نے کہا کل ہمیں دشمنوں سے مڈبھیڑ ہونے کا اندیشہ ہے اور چھری بھی ہمارے پاس نہیں کیا ہم بانس کی کھپاچ سے ذبح کرلیں؟ آپؐ نے فرمایا جو چیز خون بہادے، اور جانور پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن کے سوا ذبح کیا جائے (ان دو سے ذبح جائز نہیں) اس کی وجہ یہ ہے کہ دانت تو ایک قسم کی ہڈی ہے اور ناخنوں کو حبشی لوگ چھریوں میں استعمال کرتے ہیں[2]

بَاب ۱۵۶۸ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

باب ساتھی کی اجازت کے بغیر دو کھجوریں ایک ساتھ کھانا درست نہیں۔

۲۳۲۶ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ۔

(از خلاد بن یحییٰ از سفیان از جبلہ بن سحیم) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دو ساتھیوں کی اجازت کے بغیر دو کھجوروں کو ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا

۲۳۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ

(از ابو الولید از شعبہ) جبلہ کہتے ہیں ہم لوگ مدینے میں تھے اور یہاں قحط پڑگیا۔ ابن زبیر ہمیں کھجوریں کھلا دیا کرتے

[1] یعنی تیر مار کر گرا دیا کرو اگر بسم اللہ کہہ کر تیر یا برچھا ملے اور وہ جانور مر بھی جائے جب بھی اس کا گوشت کھانا درست ہے ۱۲ منہ [2] وہ ناخون ہی سے جانور کو کاٹتے ہیں تو ایسا کرنے میں ان کی مشابہت ہے نووی نے کہا ناخون خواہ بدن میں لگا ہو یا الگ ہو پاک ہو یا نجس کسی حال میں اس سے ذبح جائز نہیں اور امام ابو حنیفہؒ نے اس ناخون سے جو جدا ہو ذبح جائز رکھا ہے ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اونٹ کو دس بکریوں کے برابر آپ نے کیا ۱۲ منہ

فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ لَا تُقْرِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب اس طرف سے گزرتے تو کہتے دو دو کھجوریں ملا کر مت کھانا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کھانے سے منع فرمایا ہے۔ مگر اپنے بھائی (ساتھی) سے اجازت لے کر اس طرح بھی کھا سکتا ہے۔

تمت بالخیر

دسواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ ۵٦۹ تَقْوِيْمِ الْاَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيْمَةِ عَدْلٍ۔

۲۳۲۸- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ مِنْ عَبْدٍ اَوْ شِرْكًا اَوْ قَالَ نَصِيْبًا وَّكَانَ لَهٗ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيْقٌ وَّاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ لَا اَدْرِيْ قَوْلُهٗ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَوْلٌ مِّنْ نَافِعٍ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۳۲۹- حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكِهٖ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوْكُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

باب شرکاء کے درمیان مشترک اشیاء میں برابر حصہ تقسیم کرنا۔

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از ایوب از نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشترک غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے اور اس کے پاس سارے غلام کی قیمت کے مطابق[۱] مال ہو تو وہ پورا آزاد ہو جائے گا، اگر اتنا مال نہ ہو تو بس جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوا[۲]۔

ایوب کہتے ہیں کہ یہ فقرہ جتنا حصہ اس کا تھا اتنا ہی آزاد ہوگا مجھے معلوم نہیں نافع نے اپنی طرف سے کہا ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں شامل ہے۔

(از بشیر بن محمد از عبداللہ از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مشترک غلام میں) سے اپنا حصہ آزاد کر دے وہی اپنے مال میں سے اس کا باقی حصہ بھی آزاد کرا دے اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگا کر باقی حصے کے لیے اس سے مزدوری کرائی جائے۔ مگر اسے زیادہ مشقت نہ دی جائے[۳]۔

---

[۱] یعنی سارے غلام کی غلامی کی حالت میں قیمت لگائیں گے یعنی جو حصہ آزاد ہوا اگر وہ بھی آزاد نہ ہوتا تو اس کی قیمت کیا ہوتی ۱۲ منہ [۲] علینی نے اس مسئلہ میں چودہ مذہب بیان کئے ہیں لیکن امام احمد اور شافعی اور اسحاق نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ ایسی صورت میں دوسرے شریک کو اختیار رہے گا خواہ اپنا حصہ ہی آزاد کر دے خواہ غلام سے محنت مشقت کرا کر اپنے حصے کے دام وصول کرے خواہ اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو اپنے حصے کی قیمت اس سے بھر لے پہلی اور دوسری صورت میں غلام کا ترکہ دونوں کو ملے گا

بَابٌ ۱۵۷۰ هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالِاسْتِهَامِ فِيهِ۔

۲۳۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَإِنْ يَتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا۔

باب شرکا میں تقسیم اور حصہ لینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا[1]

(از ابونعیم از زکریا از عامر، نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص حدود اللہ پر قائم ہے اور دوسرا ان میں مبتلا ہے (یعنی گناہ میں پڑ گیا) دونوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ہی جہاز کے مسافروں نے قرعہ اندازی کر کے اپنی نشستیں حاصل کر لیں[2] کسی نے اوپر کا درجہ لیا کسی نے نیچے کا۔ بعد ازاں نیچے کی منزل والے اوپر کی منزل پر پانی لینے گئے، اور سوچنے لگے (بار بار اوپر والوں کو زحمت دینے اور ان کے طعن و تشنیع سننے سے بہتر ہے کہ ہم اپنی نچلی منزل میں سوراخ کر لیں اور اوپر والے لوگوں کے پاس بار بار جانے سے انہیں ایذا نہ دیں۔

چنانچہ اگر اوپر والے انہیں چھوڑ دیں اور ان کے ارادے سے نہ روکیں تو سب ڈوب کر تباہ ہو جائیں گے اور اگر انہیں روک دیں تو خود بھی بچیں گے اور دوسرے بھی۔

بَابٌ ۱۵۷۱ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ۔

۲۳۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيُّ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ إِلَى وَرُبَاعَ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ

باب یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شریک ہونا۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ عامری اویسی از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب) حضرت عروہ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا۔ دوسری سند (از لیث از یونس از ابن شہاب) عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ وان خفتم الخ (اگر تمہیں یتیموں سے ناانصافی کرنے کا اندیشہ ہو تو اپنی پسند سے دو یا تین یا چار عورتوں کو نکاح میں لاؤ کا کیا مطلب ہے تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا بھانجے یہ آیت اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور ترکے میں شریک بھی ہو وہ سرپرست

---

[1] ابن بطال نے کہا شرکا میں تقسیم کرتے وقت ان کی قطع نزاع کے لئے قرعہ ڈالنا سنت ہے اور تمام فقہا اس کے قائل ہیں صرف کوفہ کے بعض فقیہوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ قرعہ ازلام کی طرح ہے جس کی ممانعت قرآن میں وارد ہے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو جائز رکھا ہے دوسری صحیح حدیث میں ہے کہ آپ سفر میں جاتے وقت اپنی بیبیوں کے لئے قرعہ ڈالتے جس کا نام نکلتا اس کو ساتھ لے جاتے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا
بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ
مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ
يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ
الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ
مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ
ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ
أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي قَالَ فِيهَا وَإِنْ
خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا
طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ
اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ
هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ لِيَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي
حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا
أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ
يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ

اس کے مالدار اور حسین ہونے کی وجہ سے اس سے نکاح کرلے چاہے، لیکن پورا مہر جو دوسری جگہ اسے مل سکے ادا نہ کرے تو اسے ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنا منع ہے۔ مگر جب پورا مہر انصاف کے ساتھ اعلیٰ سے اعلیٰ جو انہیں مل سکتا ادا کریں (تو ان کے ساتھ نکاح کر سکتے ہیں)، لیکن جو یتیم لڑکی سے انصاف نہ کریں تو ان کے سوا جو دوسری عورتیں پسند آئیں نکاح میں لائیں

عروہ بن زبیر کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا لوگوں نے اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا (ایسی لڑکیوں سے نکاح کرنے کی اجازت چاہی) اس وقت یہ آیت اتری "لوگ تجھ سے عورتوں کے متعلق فتوے پوچھتے ہیں" آگے فرمایا "تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو" یہ جو اس آیت میں ہے وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِي يَتٰمَى النِّسَآءِ اس سے مراد پہلی آیت ہے یعنی اگر تمہیں یتیموں کے متعلق انصاف نہ ہو سکنے کا اندیشہ ہو تو دوسری پسندیدہ عورتوں سے نکاح کر لو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یہ جو دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو" اس سے غرض یہ ہے کہ جو یتیم لڑکی تمہاری پرورش میں ہو اور اس کے پاس مال جمال کم ہو تو تم اس سے نفرت کرتے ہو، اس کے برعکس جس یتیم لڑکی کے پاس مال و جمال ہو تو تمہیں ان سے رغبت ہوتی ہے، لہٰذا چاہیئے کہ ان سے بھی نکاح نہ کرو البتہ جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا مہر ادا کرنے کا عہد کرو تو نکاح کر سکتے ہو۔

باب ۱۵۷۲ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا۔

باب زمین مکان وغیرہ میں شرکت۔

۲۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّمَا جَعَلَ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابی سلمہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ان چیزوں میں متعین فرمایا ہے جو باقاعدہ تقسیم نہ ہوئی ہوں

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ وَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

اگر حد بندی باقاعدہ ہو چکی ہو اور راستے بھی الگ الگ متعین کر دیے گئے ہوں تو پھر شفعہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا[1]

بَاب ۱۵۷۳ إِذَا اقْتَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ أَوْ غَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَلَا شُفْعَةٌ۔

باب شرکاء اگر مکان وغیرہ باقاعدہ تقسیم کریں تو پھر انہیں رجوع یا شفعہ کے حقوق نہیں پہنچتے[2]

۲۳۳۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

(از مسدد از عبدالواحد از معمر از زہری از ابوسلمہ) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر تقسیم شدہ اشیاء میں شفعہ متعین فرمایا ہے۔ حد بندی اور باقاعدہ تقسیم کے بعد حقوق شفعہ ختم ہو جاتے ہیں[3]

بَاب ۱۵۷۴ الِاشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ۔

باب سونا چاندی اور جن چیزوں میں بیع صرف ہوتی ہے ان میں شرکت[4]

۲۳۳۴- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ اشْتَرَيْتُ وَشَرِيكٌ لِي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيئَةً فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَذَرُوهُ۔

(از عمرو بن علی از ابوعاصم از عثمان یعنی ابن اسود) سلیمان بن ابی مسلم کہتے ہیں میں نے ابوالمنہال سے نقد انقد (ہاتھ کے ہاتھ) بیع صرف کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک[5] نے نقدی میں سے کچھ نقد انقد اور کچھ ادھار خرید لی۔ اتنے میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا میں نے اور میرے شریک زید بن ارقم نے ایسا کیا تھا اور ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا انہوں نے فرمایا جو نقد انقد ہو وہ رکھ لو اور جو ادھار ہو اسے چھوڑ دو۔

---

[1] قسطلانی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ شفعہ غیر منقولہ جائیداد میں ہے نہ منقولہ میں اور اس کی بحث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ قسمت ایک لازمی عقد ہے اس میں رجوع نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب اس طرح نکلتا ہے کہ جب شفعہ کا حق تقسیم کے بعد نہ رہا تو معلوم ہوا تقسیم بھی پھر نہیں سکتی کیونکہ اگر تقسیم باطل ہو جائے تو پھر جائیداد مشترک ہو جائے گی اور شرکاء کو شفعہ کا حق پیدا ہوگا ۱۲ منہ [4] بیع صرف کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنی سونے چاندی اور نقد کی بیع بعوض سونے چاندی اور نقد کے ۱۲ منہ [5] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شریک کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

باب ۱۵۷۵ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ۔

۲۳۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رض قَالَ أَعْطٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

باب زراعت میں مسلمان کا ذمی اور مشرکوں کے ساتھ شریک ہونا[1]

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ بن اسماء از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین یہودیوں کے حوالے کر دی اس اقرار پر کہ وہ اس میں محنت کریں اور کھیتی اور پیداوار کا آدھا حصہ لیں۔

باب ۱۵۷۶ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا۔

۲۳۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

باب بکریوں کو انصاف کے ساتھ تقسیم کرنا

(از قتیبہ بن سعید از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابوالخیر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر کو بکریاں دیں کہ قربانی کے لیے صحابہ میں تقسیم کر دیں پھر سال بھر کا بکری کا بچہ بچ رہا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے عقبہ سے فرمایا تو اس کی قربانی کر[2]

باب ۱۵۷۷ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأٰى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً

باب اناج وغیرہ میں شرکت کا بیان[3]

منقول ہے کہ ایک شخص نے کوئی چیز چکائی[4]۔ دوسرے نے اس کو آنکھ سے اشارہ کیا۔ (چنانچہ اس نے مول لے لیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا کہ وہ شریک ہے۔

۲۳۳۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَايِعْهُ فَقَالَ هُوَ صَغِيرٌ فَمَسَحَ

(از اصبغ بن فرج از عبداللہ بن وہب از سعید) زہرہ بن معبد اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے روایت کرتے ہیں کہ ان کی ماں زینب[5] انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیجیے[6] آپ نے فرمایا وہ چھوٹا ہے[7] پھر آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت فرمائی

---

[1] باب کی حدیث سے ذمی کی شرکت کا جواز کھیتی میں نکلتا ہے اور جب کھیتی میں شرکت جائز ہوئی تو اور چیزوں میں بھی جائز ہوگی۔ اس میں امام احمد اور امام مالک نے خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ شاید ذمی شرکت کے مال میں شراب اور خنزیر اور ربو وغیرہ کا روپیہ شریک کر دے جو مسلمان کے لئے درست نہیں ہے اور شافعیہ کے نزدیک ذمی کے ساتھ شرکت کرنا مکروہ ہے ۱۲ منہ
[2] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ سال بھر کا بکری کا بچہ قربانی کرنا درست ہے اور اس کا پورا بیان انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الاضحیہ میں آئے گا ۱۲ منہ [3] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کا نام معلوم نہیں ۱۲ منہ [5] یعنی آپ کو دیکھا آپ کی وفات سے چھ برس پہلے ۱۲ منہ [6] یعنی ابھی بچہ ہے بیعت کے لائق نہیں ۱۲ منہ

رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ. وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ۔

زہرہ بن معبد سے روایت ہے کہ انکے دادا عبداللہ بن ہشام انہیں لے کر بازار جاتے وہاں اناج خریدتے ہیں پھر عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن زبیر ان سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی اس اناج میں شریک کر لیجئے کیونکہ آنحضرت نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ عبداللہ بن ہشام انہیں شریک کر لیتے چنانچہ بعض اوقات مکمل اونٹ[1] (زج غلہ) نفع میں پیدا کرتے اور اسے گھر بھیج دیا کرتے۔

بَابٌ ۱۵۷۸ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

باب غلام اور لونڈی میں شرکت۔

۲۳۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ۔

(از مسدد از جویریہ بن اسماء از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر وہ اس کی (پوری) قیمت کے برابر مالدار ہو تو اسے سارا غلام آزاد کر دینا واجب ہے انصاف کے ساتھ اس کی قیمت کرائی جائے اور دوسرے شرکاء کو ان کے حصے کے دام ادا کر دے اور غلام کا راستہ صاف کر دیا جائے۔ (آزاد کر دیا جائے)۔

۲۳۳۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ۔

(از ابو النعمان از جریر بن حازم از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا اور وہ مالدار ہو تو پورا غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ باقی حصے کے لیے اس سے محنت کرائیں گے مگر سختی نہ کریں گے[2]

بَابٌ ۱۵۷۹ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدَى

باب قربانی کے جانوروں اور اونٹوں میں شرکت نیز اگر کوئی مکے کو قربانی بھیج چکے پھر اس میں کسی کو شریک کر لے (اس کا بیان)

۲۳۴۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عبد الملک ابن جریج از عطاء از جابر و طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک ونٹ کے لادنے کے موافق اناج پیدا کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کبھی ایک اونٹ پیدا کرتے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے ہم کو بھی اس اناج میں شریک کر لو ۱۲ منہ

[2] خواہ آزاد کرنے والا یا شریک یا بردہ مسلمان ہو یا کافر اکثر علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ

جَابِرٍ وَّعَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مِّنْ ذِي الْحِجَّةِ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَّاَنْ نَّحِلَّ اِلٰى نِسَآئِنَا فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ قَالَ عَطَآءٌ فَقَالَ جَابِرٌ فَيَرُوْحُ اَحَدُنَا اِلٰى مِنًى وَّذَكَرُهٗ يَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ اَقْوَامًا يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهِ لَاَنَا اَبَرُّ وَاَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ وَلَوْ اَنِّيْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ وَلَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِيَ لَنَا اَوْ لِلْاَبَدِ فَقَالَ لَا بَلْ لِلْاَبَدِ قَالَ وَجَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقِيْمَ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَاَشْرَكَهٗ فِي الْهَدْيِ۔

آنحضرت[1] صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکے میں تشریف لائے، حج کا احرام باندھے ہوئے تھے اور کوئی نیت (عمرے وغیرہ کی) نہ تھی، جب ہم مکے میں پہنچے تو آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہم نے حج کو عمرے میں تبدیل کر دیا، یہ بھی حکم دیا کہ ہم اپنی عورتوں سے مجامعت کریں، اس کے متعلق صحابہ کرام میں آپس میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ عطاء نے جابر سے نقل کیا لوگ کہنے لگے کیا ہم (حج کے لیے) منیٰ کو اس کیفیت سے جائیں کہ ذکر سے منی ٹپک رہی ہو[2] جابر نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا (لفظ نہیں کہے یعنی ذکر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہاں سے وہ چیز بہہ رہی ہو کیا اس حال میں ہم جائیں) یہ خبر آنحضرتؐ کو پہنچی آپؐ خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا مجھے یہ خبر ملی ہے کہ بعض لوگ ایسی ایسی باتیں کر رہے ہیں خدا کی قسم میں ان سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں، اگر پہلے سے میں جانتا جو بعد میں مجھے معلوم ہوا تو میں قربانی اپنے ساتھ نہ لاتا۔ اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا، اس موقعہ پر سراقہ بن مالک کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ حکم خاص ہمارے لیے ہے یا ہمیشہ (سب لوگوں) کے لیے آپؐ نے فرمایا تم سے خاص نہیں ہمیشہ کے لیے۔ جابر کہتے ہیں حضرت علی بھی یمن سے آ پہنچے۔ اب عطاء اور طاؤس میں سے ایک تو یوں کہتا ہے کہ حضرت علی نے احرام کے وقت یوں کہا لَبَّيْكَ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور دوسرا یوں کہتا ہے کہ انہوں نے لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا تھا بہرحال آپؐ نے انہیں یہ حکم دیا کہ احرام قائم رکھیں اور انہیں قربانی میں شریک کر لیا۔[3]

بَابٌ ۱۵۸۰ مَنْ عَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُوْرٍ فِي الْقَسْمِ۔

باب تقسیم میں ایک اونٹ دس بکریوں کے برابر ہے۔

۲۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنْ

(از محمد از وکیع از سفیان از والدش) عبایہ ابن رفاعہ

---

[1] یعنی ابن جریج نے اس حدیث کو عطاء اور طاؤس دونوں سے سنا ہے حافظ نے کہا میرے نزدیک تو طاؤس سے روایت منقطع ہے کیونکہ ابن جریج نے مجاہد اور عکرمہ سے نہیں سنا اور طاؤس انہی کے ہمعصر ہیں البتہ عطاء سے سنا ہے کیونکہ عطاء ان لوگوں سے دس برس بعد مرے تھے ۱۲ منہ [2] یہ مبالغہ ہے مطلب یہ ہے کہ ابھی جماع پر تھوڑا ہی وقت گزرا ہو ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ سے قربانی کے لئے تریسٹھ اونٹ لے گئے تھے اور حضرت علی یمن سے ۳۷ اونٹ لائے تھے

سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا قَالَ قَالَ جَدِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

کے دادا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے ملک میں ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم نے (مال غنیمت میں) اونٹ بکریاں حاصل کیں لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں میں (پکنے کے لیے) چڑھا دیا، اتنے میں آنحضرت تشریف لائے آپ نے حکم دیا وہ ہانڈیاں[1] سب الٹ دی گئیں پھر آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور گھوڑے سوار کم تھے، آخر ایک شخص نے تیر مار کر اسے ٹھہرا لیا۔ پھر آپ نے فرمایا ان چوپایوں میں بھی بعض چوپائے وحشی جانوروں کی طرح حرکتیں کرنے لگتے ہیں جب تم انہیں پکڑ نہ سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ عبایہ کہتے ہیں میرے (دادا) رافع نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں امید ہے یا ڈر ہے کل دشمن سے تصادم ہو گا اور ہمارے پاس چھری تک نہیں کیا دھار دار لکڑی سے ذبح کر ڈالیں؟ آپ نے فرمایا جلدی کر (جو چیز بھی خون بہا دے اسی سے ذبح کر ڈالو[2]) اگر اس پر اللہ کا نام پڑھا جائے، تو اسے کھاؤ۔ البتہ دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اس کی وجہ میں یہ کہتا ہوں کہ دانت تو ہڈی[3] ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے

كِتَابُ الرَّهْنِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابُ ۱۵۸۱ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَى سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ

باب قیام وطن میں بھی رہن رکھنا[4] جائز ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں[5] اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا کوئی نہ ملے تو دستی رہن رکھ لو۔

[1] کیونکہ تقسیم سے پہلے لوٹ کے مال میں تصرف کرنا درست نہیں جو کچھ مجاہدین لوٹ میں حاصل کریں وہ سب حاکم کے پاس حاضر کرنا چاہیے ۱۲ منہ [2] تو ذبح کرنے سے اس میں خون لگ جائیگا اور وہ ناپاک ہو کر جنوں کے کھانے کے قابل نہ رہے گی اوپر گذر چکا ہے کہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے ۱۲ منہ [3] رہن کے معنے ثبوت یا رکنا اور اصطلاح شرع میں رہن کہتے ہیں قرض کے بدل کوئی چیز رکھا دینے کو مضبوطی کے لئے کہ اگر قرض ادا نہ ہو تو مرتہن اس سے اپنا قرض وصول کر لے جو شخص چیز کا مالک ہو اس کو راہن اور جس کے پاس رکھی جائے اس کو مرتہن اور اس چیز کو مرہون کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] یہ باب لا کر امام بخاری نے یہ بتلایا کہ قرآن مجید میں جو یہ قید مذکور ہے وان کنتم علی سفر یہ قید اتفاقی ہے اس لئے کہ اکثر سفر میں گروی کی ضرورت پڑتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اور مجاہد ضحاک سے منقول ہے کہ سفر کے سوا حضر میں گروی رکھنا درست نہیں اسی

۲۳۴۲ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعٌ وَلَا أَمْسَى إِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ -

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ جو کے عوض رہن رکھی۔ ایک دن میں آپؐ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بودار چربی (کھانے کے لیے) لے گیا۔ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کے پاس صبح اور شام ایک صاع سے زیادہ اناج نہیں رہتا۔ حالانکہ نو گھر ہیں[1]۔

باب ۱۵۸۲ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

باب زرہ کو گروی رکھنا۔

۲۳۴۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ -

(از مسدد از عبد الواحد) اعمش کہتے ہیں ہم نے ابراہیم نخعی کے پاس سلم میں گروی اور ضمانت دینے کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی[2] سے وعدے پر اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

باب ۱۵۸۳ رَهْنِ السِّلَاحِ

باب ہتھیار رہن رکھنا۔

۲۳۴۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا فَأَتَاهُ فَقَالَ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ فَقَالَ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کعب بن اشرف[3] کا کام کون تمام کر سکتا ہے۔ اس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تکلیف دے رکھی ہے محمد بن مسلمہؓ نے کہا میں کرتا ہوں[4] غرض وہ اس کے پاس گئے اور کہنے لگے ہمیں ایک یا دو وسق[5] غلہ بطور قرض دے دو۔ دوزخ سے آزاد

---

[1] یہ آپؐ نے اپنا حال بیان فرمایا دوسرے مؤمنین کو تسلی دینے کے لئے نہ بطور شکوہ شکایت کے۔ اہل اللہ تو فقر و فاقہ پر ایسی خوشی کرتے ہیں جو غنا اور تونگری پر نہیں کرتے وہ کہتے ہیں فقر و فاقہ اور دکھ بیماری خالص محبوب یعنی خداوند کریم کی مراد ہے اور غنا اور تونگری میں بندے کی مراد بھی شریک ہوتی ہے حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء قدس سرہ سے منقول ہے جب وہ اپنے گھر میں جاتے اور اپنی والدہ سے پوچھتے کچھ کھانے کو ہے وہ کہتیں "بابا نظام الدین! امروز مہمان خدائیم" تو بے حد خوشی کرتے اور جس دن وہ کہتیں "ہاں! کھانا حاضر ہے" تو کچھ خوشی نہ ہوتی ۱۲ منہ [2] شافعی اور بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ آپؐ نے اس یہودی سے جو کے تیس صاع قرض لئے تھے اور جو زرہ گرو کر دی تھی اس کا نام ذات الفضول تھا بعضوں نے کہا آپؐ نے وفات سے پہلے یہ زرہ چھڑالی تھی لیکن ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کی وفات تک وہ گرو رہی ۱۲ منہ [3] یہ یہودیوں میں ایک بڑا مالدار سوداگر تھا اسلام دشمن بدر میں جو کافر مارے گئے تھے ان پر نوحہ کیا کرتا اور مکہ کے کافروں کو آنحضرتؐ سے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرتا اور پیغمبر صاحبؐ کی ہجو میں شعر کہتا لعنہ اللہ ۱۲ منہ [4] یعنی میں اس کو قتل کروں گا۔ دوسری روایت میں ہے انہوں نے آپؐ سے اجازت لی کہ میں آپؐ کے باب میں جو کچھ مناسب ہو، اس کے سامنے کہوں اس کی اجازت دیجئے آپؐ نے اجازت دی ۱۲ منہ [5] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

اِرْهَنُوْنِيْ نِسَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَآءَنَا وَاَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ قَالَ فَارْهَنُوْنِيْ اَبْنَآءَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَرْهَنُ اَبْنَآءَنَا فَيُسَبُّ اَحَدُهُمْ فَيُقَالُ رُهِنَ بِوَسْقٍ اَوْ وَسْقَيْنِ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّاْمَةَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي السِّلَاحَ فَوَعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ فَقَتَلُوْهُ ثُمَّ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ۔

کرے گا[1] کعب (کمبخت) نے کہا اپنی عورتیں میرے پاس گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے کہا بھلا عورتیں تمہارے پاس کیسے گروی رکھیں؟ تم تو سارے عرب میں خوبصورت ہو[2]۔ کعب نے کہا اپنے بیٹے گروی رکھ دو۔ صحابہ کرام نے کہا کہ لوگ ہمیشہ طعنے دیتے رہیں گے کہ ایک یا دو وسق اناج پر گروی رکھی گئی تھی۔ یہ تو بڑی عار کی بات ہے البتہ ہتھیار گروی رکھ سکتے ہیں[3] غرض وعدہ لے کر گھر گئے دوبارہ اس کے پاس آئے اور اسے مار ڈالا۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ کے پاس آکر آپ سے بیان کیا

بَاب ۵۸۴ الرَّهْنُ مَرْكُوْبٌ وَّمَحْلُوْبٌ وَّقَالَ مُغِيْرَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تُرْكَبُ الضَّآلَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا وَالرَّهْنُ مِثْلُهٗ

باب گروی جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا درست ہے[4]

مغیرہ نے ابراہیم نخعی سے نقل کیا۔ انہوں نے کہا بھولے بھٹکے جانور پر چارے کی قیمت کے عوض سواری کر سکتے ہیں اور اس کا دودھ دودھ سکتے ہیں۔ رہن شدہ چیز کے لیے بھی یہی حکم صادق آئے گا۔

۲۳۴۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا۔

(از ابونعیم از زکریا از عامر) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے گروی جانور پر اس پر خرچ کرنے کے عوض اس پر سواری کی جاسکتی ہے دودھ والا جانور ہو تو اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے[5]۔

۲۳۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّآءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از زکریا از شعبی) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گروی جانور

---

[1] تو ہماری عورتیں تجھ پر فریفتہ ہو کر خراب ہو جائیں گی ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں کہ اس کو قبول کیا پھر محمد بن مسلمہ کعب کے رضاعی بھائی ابونائلہ کو لے کر رات کو اس کے پاس گئے اس نے قلعہ کے اندر بلا لیا اور جب ان کے پاس جانے لگا تو اس کی عورت نے منع کیا۔ وہ بولا کوئی غیر نہیں ہے۔ محمد بن مسلمہ ہے اور میرا بھائی ابونائلہ۔ محمد بن مسلمہ کے ساتھ اور بھی دو یا تین شخص تھے ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس، عباد بن بشر۔ محمد بن مسلمہ نے کہا میں کعب کے بال سونگھنے کے بہانے اس کا سر تھاموں گا تم اسی وقت جب دیکھنا کہ میں نے مضبوطی سے تھامے ہوں اس کا سر اڑا دینا۔ پھر محمد بن مسلمہ نے جب کعب آیا تو کہا میں نے تمام عمر ایسی خوشبو نہیں سونگھی۔ وہ کہنے لگا میرے پاس ایک عورت ہے جو عرب کی ساری عورتوں سے زیادہ معطر اور خوشبودار رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے اس کا سر سونگھنے کی اجازت مانگی اور سر کو مضبوط تھام کر اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا مارو۔ انہوں نے تلوار سے سر اڑا دیا اور لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے۔ آپ خوش ہوئے اور ان کو دعا دی ۱۲ منہ [3] یہ مضمون صراحۃً ایک حدیث میں وارد ہے جس کو حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر ۱۲ منہ [4] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] امام ابن قیم اور ابن تیمیہ اور اصحاب حدیث کا مذہب یہی ہے کہ مرتہن شے مرہونہ سے نفع اٹھا سکتا ہے جب اس کی درستی اور اصلاح اور خبر گیری کرتا ہے گو مالک نے اس کو اجازت نہ دی ہو اور جمہور فقہا نے اس کے خلاف کہا ہے کہ مرتہن کو شے مرہونہ سے کوئی فائدہ اٹھانا درست نہیں بعضوں کے مذہب پر مرتہن کو مکان مرہونہ میں اس کی حفاظت اور صفائی وغیرہ کے عوض رہنا اسی طرح غلام لونڈی سے بعوض ان کے نان و پارچہ خدمت لینا درست ہوگا۔ جمہور فقہا اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ جس قرض سے کچھ فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے بلفظہٖ۔ کہتے ہیں اول تو یہ حدیث ضعیف ہے اس صحیح حدیث سے

اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظَّهْرُ یُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّلَبَنُ الدَّرِّ یُشْرَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَّعَلَى الَّذِیْ یَرْكَبُ وَیَشْرَبُ النَّفَقَةُ۔

پر بقدر اخراجات سواری کی جائے۔ اسی طرح دودھ والا جانور جب وہ رہن شدہ ہو تو بقدر اخراجات اس کا دودھ پیا جاسکتا ہے۔ جو شخص سواری کرے یا دودھ پیئے وہی اس کے اخراجات کا ذمہ دار ہے[1]۔

بَابُ ۱۵۸۵ الرَّهْنِ عِنْدَ الْیَهُوْدِ وَغَیْرِهِمْ۔

باب یہود یا کسی دوسری کافر قوم کے پاس گروی رکھنا۔

۲۳۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّهُوْدِیٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهٗ دِرْعَهٗ۔

(از قتیبہ از جریر از اعمش از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی[2] سے اناج خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

بَابُ ۱۵۸۶ اِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهٗ فَالْبَیِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَى الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ

باب رہن کرنے والے اور رکھنے والے کی رائے میں اگر اختلاف واقع ہو جائے یا اسی طرح اگر دوسرے فریقین میں اختلاف واقع[3] ہو جائے تو مدعی کو گواہ پیش کرنا اور مدعا علیہ اگر انکاری ہو تو اس پر قسم کھانا عائد ہوتا ہے۔

۲۳۴۸۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ اِلَیَّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَى الْمُدَّعٰی عَلَیْهِ۔

(از خلاد بن یحیٰی از نافع بن عمر ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کو (دو عورتوں کے مقدمے میں) دیکھا۔ انہوں نے جواب میں لکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ مدعیٰ علیہ سے قسم لی جائے گی۔

۲۳۴۹۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِیْهَا

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص کسی کا مال ہڑپ کر جانے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو جب وہ اللہ سے ملے گا تو وہ (اللہ) اس پر

---

[1] طحاوی نے اپنے مذہب کی تائید میں اس حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ مراد یہ ہے کہ راہن اس پر سواری کرے اور اس کا دودھ پیئے اور وہی اس کا دانہ چارہ کرے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ تاویل ظاہر کے خلاف ہے کیونکہ مرہول جانور مرتہن کے قبضہ اور حراست میں رہتا ہے راہن کے علاوہ اس کے حماد بن سلمہ نے اپنی جامع میں حماد بن ابی سلیمان سے جو امام ابو حنیفہ کے اساتذہ میں سے ہیں روایت کی۔ انہوں نے ابراہیم نخعی سے اس میں صاف یوں ہے جب کوئی بکری رہن کرے تو مرتہن بقدر اس کے دانے چارے کے اس کا دودھ پیئے۔ اگر وہ دودھ اس کے دانے چارے کے خرچ کے لئے بچ رہے تو اس کا لینا درست نہیں وہ ربا ہے ۱۲ منہ [2] وہی ابو الشحم جس کا ذکر اوپر گزرا ۱۲ منہ [3] یا اختلاف خواہ اصل رہن میں ہو یا مقدار شئے مرہونہ میں۔ مثلاً مرتہن کہے تو نے زمین درختوں سمیت گرو رکھی تھی اور راہن کہے میں نے صرف زمین گرو رکھی تھی تو مرتہن ایک زیادت کا مدعی ہوا۔ اس کو گواہ لانا چاہیے اگر گواہ نہ لائے تو راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا شافعیہ کہتے ہیں رہن میں جب گواہ نہ ہوں تو ہر صورت میں راہن کا قول قسم کے ساتھ قبول کیا جائے گا ۱۲ منہ

فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا فَقَرَاَ اِلٰى عَذَابٌ اَلِيْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا يُحَدِّثُكُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَحَدَّثْنَاهُ قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِيَّ وَاللّٰهِ اُنْزِلَتْ كَانَتْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَةٌ فِيْ بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ اَوْ يَمِيْنُهُ قُلْتُ اِنَّهُ اِذًا يَحْلِفُ وَلَا يُبَالِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا هُوَ فِيْهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الَّذِيْنَ ثُمَّ اقْتَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اِلٰى وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

ناراض ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) جو لوگ اللہ کا عہد دے کر اور دوسری ایسی جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا بہت دام لے لیتے ہیں آخر آیت وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ تک۔

ابووائل کہتے ہیں پھر اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور دریافت کیا کہ عبداللہ بن مسعودؓ آپ سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں چنانچہ ہم نے یہ حدیث سنائی انہوں نے کہا سچ کہتے ہیں۔ بخدا یہ آیت میرے مقدمے میں نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ ہمارے اور ایک شخص کے درمیان کنوئیں کی بابت جھگڑا ہوگیا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے فریاد کی، آپؐ نے فرمایا دو گواہ لا ورنہ اس سے قسم لے، میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) وہ تو قسم کھالے گا کچھ پرواہ نہ کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص صرف مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر خفا ہوگا۔ اور اس آیت میں اس امر کی تصدیق موجود ہے۔

اشعث نے یہی آیت (سورہ آل عمران کی) پڑھی جو لوگ اللہ کا عہد لے کر قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا بہت مال لیتے ہیں تا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابٌ ۱۵۸۷ فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهٖ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعَامٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ۔

باب غلام آزاد کرنا اور اس کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے سورہ (بلد) میں فرمایا غلام آزاد کرنا یا بھوک میں کسی عزیز یتیم کو کھانا کھلانا[۱]

۲۳۵۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

(از احمد بن یونس از عاصم بن محمد از واقد بن محمد از سعید

[۱] ہرچند ہر یتیم کو بھوک کے وقت کھلانا ثواب ہے مگر جس یتیم سے ناطہ رشتہ ہو اس کو کھلانا اور زیادہ ثواب ہوگا ۱۲ منہ

عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ إِلَى عَبْدٍ لَهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ۔

بن مرجانہ یعنی مصاحب حضرت زین العابدین) حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے عوض دوزخ سے آزاد کرے گا۔[1]

سعید بن مرجانہ کہتے ہیں، میں یہ حدیث سن کر زین العابدین رح کے پاس گیا (انہیں سنائی) ان کا ایک غلام تھا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر نے دس ہزار درہم یا دس ہزار دینار دینے کو تیار تھے، آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے آزاد کر دیا۔[2]

بَاب ۱۵۸۸ أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ

باب کس قسم کے غلام کو آزاد کرنا افضل ہے؟

۲۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ قُلْتُ فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ قَالَ أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ قَالَ تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ۔

(از عبیداللہ بن موسیٰ از ہشام بن عروہ از والدش از ابی مرواح حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا کام افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ پر ایمان لانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور مالک کو بہت زیادہ پسند ہو، میں نے کہا اگر میں یہ نہ کر سکوں۔ آپ نے فرمایا پھر کسی ہنرمند کی (کاریگر) مدد کر دو، یا کسی بے ہنر جو روزی نہ کما سکے) کے لیے کام کر دو۔ میں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں تو فرمایا لوگوں کے ساتھ برائی مت کیا کرو، یہ ایک صدقہ ہے جو تم اپنے اوپر کرتے ہو (یعنی اس کا فائدہ بھی تمہیں ہی پہنچے گا)

بَاب ۱۵۸۹ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ وَالْآيَاتِ۔

باب سورج گرہن اور دوسری آیات الٰہی کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے۔

[1] اس کا نام مطرف تھا۔ امام احمد اور ابوعوانہ کی روایت میں اس کی تصریح ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ! اچھوں کے کام اچھے ہی ہوتے ہیں۔ امام زین العابدین آخر کس کے صاحبزادے تھے امام حسین رضی اللہ عنہ کے جو محبوب تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حدیث پر عمل کرنے میں ایسی ہی مستعدی کرنا چاہیے جیسے حضرت امام صاحب نے کی ۱۲ منہ [3] مزدوروں کسانوں کی تحریک میں کام کرنا ان کے مطالبات کے لئے کوشاں ہونا حتیٰ کہ ٹریڈ یونین کی صورت میں ان کی تنظیمیں قائم کر کے انہیں خوشحال بنانے کی فکر کرنا سب اس میں شامل ہے تمام مظلوموں کی موجودہ زمانے کے مطابق چند اقدام کرنا، دانشور، طلبہ وغیرہ کے حقوق کا تحفظ کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ عبدالرزاق [4] اخرق میں وہ مفہوم بھی آجاتا ہے جو بعض لوگوں نے صانعاً ہنرمند کے بجائے ضائعاً روایت کیا جس کے معنی تباہ حال، فقر و فاقہ میں مبتلا کے ہیں اس لئے وہاں صانعاً ہنرمند صحیح ہے۔ عبدالرزاق۔

۲۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ هِشَامٍ۔

(از موسیٰ ابن مسعود از زائدہ بن قدامہ از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔ موسیٰ کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی بحوالہ عبدالعزیز دراوردی از ہشام روایت کیا۔

۲۳۵۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَثَّامٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ۔

(از محمد بن ابی بکر از عثام از ہشام از فاطمہ بنت منذر) اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ہمیں سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم ہوتا تھا۔[1]

بَابٌ إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ۔

باب مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا

۲۳۵۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو) سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے دو آدمیوں کا مشترک غلام آزاد کیا اور وہ مالدار ہے تو دوسرے کے حصے کی قیمت ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے گا۔

۲۳۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ آزاد کردے پھر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو کافی ہو تو انصاف کے ساتھ اسکی قیمت لگائی جائے گی، اور دوسرے شرکاء کا حصہ وہ آزاد کرے اور غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، نہیں تو جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہوا۔

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از عبیداللہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام کا ایک حصہ آزاد کردے اس پر پورا حصہ آزاد کرنا لازم ہے۔ بشرطیکہ

[1] کیونکہ سورج گہن عذاب کی نشانی ہے اس وقت بردہ آزاد کرنا یا اور کوئی خیرات کرنا مفید ہے۔ اب تک یہ امر رائج ہے گہن میں لوگ خیرات نکالتے ہیں ۱۲ منہ

أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي الْمَمْلُوكِ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أُعْتِقَ -

اس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو کافی ہو۔ لیکن اگر اتنا مال (روپیہ وغیرہ) نہیں جو اس غلام کی واجبی قیمت کو کافی ہو تو بس جو حصہ آزاد کیا وہی آزاد ہوا۔

۲۳۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ اخْتَصَرَهُ -

(از مسدد از بشیر) عبید اللہ نے اس حدیث کو مختصر بیان کیا

۲۳۵۸ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ قَالَ نَافِعٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ -

(از ابو النعمان از حماد از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں اپنا حصہ[1] آزاد کردے یا بندے میں اپنا حصہ (آزاد کردے) اور اس کی واجبی قیمت کے برابر مال اس کے پاس ہے تو سارا غلام آزاد ہو جائے گا (باقی حصے کی قیمت اسے دینا ہوگی)

نافع کہتے ہیں نہیں تو جتنا آزاد ہوا بس اتنا ہی آزاد ہوگا۔
ایوب کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ نافع نے یہ فقرہ اپنی طرف سے کہا[2] یا حدیث میں داخل ہے۔

۲۳۵۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ شُرَكَاءَ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ يَقُولُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ يُخْبِرُ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از احمد بن مقدام از فضیل بن سلیمان از موسیٰ بن عقبہ از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ یہ فتویٰ دیتے تھے کہ اگر ایک غلام یا لونڈی کئی آدمیوں میں مشترک ہو، پھر ان میں اگر کوئی شریک اپنا حصہ آزاد کردے اور وہ شریک اتنا مال دار ہے کہ غلام یا لونڈی کی واجبی قیمت رکھتا ہے تو اس پر سارے غلام یا لونڈی کا آزاد کرنا واجب ہے۔ اس آزاد کرنے والے کو چاہیے کہ باقی شرکا کو ان کے حصے کی قیمت دلا کر غلام یا لونڈی کی آزادی کا راستہ صاف کر دیا جائے (اس سے کچھ محنت نہ کرائیں گے) ابن عمر رضی اللہ عنہ اس فتوے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابن ابی ذئب اور ابن اسحاق

---

[1] یہ ایوب راوی کی شک ہے ۱۲ منہ [2] یعنی یہ عبارت والا فقد عتق منہ ما عتق حدیث میں داخل ہے یا نافع کا قول ہے مگر اور راویوں نے جیسے عبید اللہ اور مالک وغیرہ ہیں اس فقرے کو حدیث میں داخل کیا ہے اور وہی راجح ہے ۱۲ منہ

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحٰقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَصَرًا۔

اور جویریہ[1] اور یحییٰ ابن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے بھی نافع سے روایت کیا، انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختصار کے ساتھ روایت کیا۔

باب ۱۵۹۱ إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلَى نَحْوِ الْكِتَابَةِ۔

باب اگر کسی مالک نے اپنے مشترکہ غلام کا ذاتی حصہ آزاد کر دیا اور وہ نادار ہے (باقی حصص آزاد نہیں کرا سکتا) تو بقیہ قیمت کے لیے اس غلام سے اتنی محنت مزدوری کرائی جائے کہ اس پر شاق نہ گزرے[2] جس طرح مکاتبت کی جاتی ہے۔

۲۳۶۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ عَبْدٍ ح وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبَانُ

(از احمد بن ابی رجاء از یحییٰ بن آدم از جریر بن حازم از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنا حصہ کسی مشترک غلام میں آزاد کیا۔

دوسری سند (از مسدد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا حصہ یا ٹکڑا غلام میں سے آزاد کر دے تو اسے اپنے مال میں سے غلام کو پورا آزاد کرنا ضروری ہے بشرطیکہ وہ مالدار ہے، ورنہ اس کی قیمت لگا کر غلام سے محنت مزدوری کرائیں لیکن اس پر سختی نہ کریں۔[3]

سعید کے ساتھ اس حدیث کو حجاج بن حجاج اور ابان اور موسیٰ بن خلف نے بھی قتادہ سے روایت کیا شعبہ نے اسے مختصر کر دیا۔

---

[1] لیث کی روایت امام مسلم اور نسائی نے اور ابن ابی ذئب کی ابونعیم نے مستخرج میں اور ابن اسحاق کی ابوعوانہ نے جویریہ کی خود امام بخاری نے کتاب الشرکۃ میں اور یحییٰ بن سعید کی امام مسلم نے اور اسمٰعیل بن امیہ کی عبدالرزاق نے وصل کی ۱۲ منہ [2] یعنی خواہ مخواہ اس پر جبر نہیں کرنے کے ملکہ اگر اس سے محنت نہ ہو سکے تو جتنا آزاد ہوا اتنا آزاد باقی حصہ غلام رہیگا۔ یہ باب لاکر امام بخاری نے اس حدیث کے دونوں الفاظ میں تطبیق دی یعنی بعضی روایتوں میں یوں آیا ہے والا فقد عتق منہ ما عتق۔ اور بعضوں میں یوں آیا ہے استسعی غیر مشقوق علیہ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ پہلی صورت جب ہے کہ غلام محنت و مشقت کے قابل نہ ہو اور آزاد کرنے والا نادار ہو اور دوسری صورت جب ہے کہ وہ محنت مشقت اور کمائی کے قابل ہو ۱۲ منہ [3] یہ راوی کی شک ہے کہ نصیبًا کا لفظ کہا یا شقیصًا۔ دونوں کے معنے ایک ہی ہیں ۱۲ منہ

وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ اِخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ۔

بَاب ۱۵۹۲ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ وَلَا عَتَاقَةَ اِلَّا لِوَجْهِ اللّٰهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ

باب اگر بھول چوک کر کسی کی زبان سے عتاق (آزادی) یا طلاق یا ایسا لفظ نکل جائے[1] آزاد کرنا صرف خوشنودیٔ خدا کے لیۓ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو وہی ملے گا جیسے ارادہ کرے۔ اور بھولنے چوکنے والے کی نیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۲۳۶۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ۔

(از حمیدی از سفیان از مسعر از قتادہ از زرارہ بن اوفی) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے میری امت کے وسوسے (خیال) معاف کر دیئے ہیں جب تک عملاً یا قولاً کوئی گناہ سرزد نہ ہو[2]۔

۲۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

(از محمد بن کثیر از سفیان از یحیٰی بن سعید از محمد بن ابراہیم تیمی از علقمہ بن وقاص لیثی) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سارے کام نیت سے پورے ہوتے ہیں اور آدمی کو وہی ملے گا جیسی نیت کرے چنانچہ جس کی ہجرت خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہوگی تو وہ اسی طرف شمار ہوگی (یعنی اسے اجر اس کے مطابق دیا جائے گا) اور اگر دنیا یا عورت کے حصول کی نیت سے ہوگی تو ان ہی کے مطابق اجر دیا جائے گا[3]۔

---

[1] حنفیہ کے نزدیک ایسی صورت میں طلاق پڑ جائے گی کیونکہ مندرجہ ذیل احادیث میں تکلم کا لفظ ہے اور وہ وسوسے میں شمار نہیں ہوتا بلکہ زبان سے طلاق کا لفظ نکلنا عمل میں داخل ہے۔ اس باب کا لامرئ ما نوی سے تعلق نہیں۔ نیت اور شے ہے زبان سے لفظ نکالنا اور شے ہے نیت کی وضاحت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں واضح کر دی ہے۔ فمن کان ہجرتہ الی اللہ الخ اس سے یہ کہاں ثابت ہوگیا کہ طلاق کا لفظ نکالنے سے طلاق کی نیت نہیں ہوتی، حقیقت یہ ہے کہ نیت بھی ہوتی ہے۔ البتہ جس زبان میں اس لفظ کے معنی اور ہوں اور وہ شخص وہی زبان بول رہا ہو تو سمجھا جائے گا کہ طلاق سے اس کی مراد وہی ہے جو اس زبان میں متعین ہے واللہ اعلم۔ عبد الرزاق۔

[2] یہ ایک حدیث کا لفظ ہے۔ طبرانی نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا ۱۲ منہ [3] اس حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکالا کہ جب وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ نہ ہوا تو جو چیزیں خیال زبان سے بھول چوک کر نکل جائے اس پر بطریق اولیٰ مواخذہ نہ ہوگا یا وسوسے اور دل کے خیال پر مواخذہ اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ دل پر آن کر گزر جاتا ہے جمتا نہیں۔ اسی طرح جو کلام زبان سے گزر جائے قصد سے نہ کیا جائے اس کا حکم بھی وسوسے کی طرح ہوگا کیونکہ دل اور زبان دونوں انسانی اعضا ہیں اور دونوں کا حکم ایک ہے [4] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ جب ہر کام کے درست ہونے کے لئے نیت شرط ہوئی تو اگر کسی شخص کے طلاق دینے کی نیت نہ تھی لیکن بے اختیار کہنا کچھ چاہتا تھا زبان سے یہ نکل گیا اَنْتِ طَالِقٌ تو طلاق نہ پڑے گی ۱۲ منہ

باب ۱۵۹۳ إِذَا قَالَ رَجُلٌ لِعَبْدِهِ هُوَ لِلّٰهِ وَنَوَى الْعِتْقَ وَالْإِشْهَادُ فِي الْعِتْقِ۔

باب جب کوئی شخص اپنے غلام کے لیے کہہ دے "وہ اللہ کا ہے" اور آزاد کرنے کی نیت ہو، اور اس کے لیے گواہ مقرر کرے۔

۲۳۶۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ فَقَالَ أَمَا أَنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ ؎

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

(از محمد بن عبداللہ بن نمیر از محمد بن بشیر از اسماعیل از قیس) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہونے کی نیت سے آئے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، لیکن راستہ بھول کر دونوں جدا ہو گئے کچھ دنوں بعد ابوہریرہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ان کا غلام بھی وہاں آ پہنچا، آنحضرتؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ یہ تیرا غلام حاضر ہے۔ انہوں نے عرض کیا سن لیجیے میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ "وہ آزاد ہے"

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت (جب مدینے میں پہنچے تھے) یہ شعر پڑھتے تھے۔ (ترجمہ) اے رات اگرچہ تو کٹھن اور طویل ہے۔ لیکن تو نے دارالکفر سے نجات دلا دی ہے۔

۲۳۶۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ ؎

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلَى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هٰذَا غُلَامُكَ فَقُلْتُ هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللّٰهِ فَأَعْتَقْتُهُ لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حُرٌّ

(از عبیداللہ بن سعید از ابواسامہ از اسماعیل از قیس) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں (اسلام لانے کی غرض سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ رہا تھا تو یہ شعر پڑھ رہا تھا۔

(ترجمہ) اے رات اگرچہ تو کٹھن اور طویل ہے۔
لیکن تو نے دارالکفر سے نجات دلا دی ہے۔

ابوہریرہؓ کہتے ہیں میرا ایک غلام راستے سے بھاگ گیا جب میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپؐ سے بیعت کر لی، میں آپؐ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہی غلام آ پہنچا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ ابوہریرہؓ! دیکھ تیرا غلام آ گیا۔ میں نے عرض کیا "وہ اللہ کے لیے آزاد ہے" چنانچہ میں نے اسے آزاد کر دیا"

ابوکریب نے بحوالہ ابواسامہ یہی حدیث روایت کی ہے اس میں "وہ آزاد ہے" کے الفاظ روایت نہیں کیے [1]

[1] بلکہ اتنا ہی ہے وہ اللہ کے لیے ہے ابوکریب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

۲۳۶۵- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض وَمَعَهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بِهٰذَا وَقَالَ أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ۔

(از شہاب بن عباد از ابراہیم بن حمید از اسماعیل) قیس کہتے ہیں جب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہونے کی نیت سے آ رہے تھے (راستہ میں) ان کا غلام راستہ بھول کر الگ ہوگیا اس کے بعد وہی روایت کی (کہ جب غلام آگیا تو) کہا سن لیجئے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں "وہ اللہ کا ہے"

بَابٌ ۱۵۹۴ أُمِّ الْوَلَدِ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا۔

باب ام ولد کا بیان [۱]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ لونڈی اپنے غلام کو پیدا کرے [۲]

۲۳۶۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ إِنَّ عُتْبَةَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ قَالَ عُتْبَةُ إِنَّهُ ابْنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا أَخِي ابْنُ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگا) تو اس نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص رض کو یہ وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے پر قبضہ کر لینا، وہ میرا بیٹا ہے۔ غرض جب مکہ فتح ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے تو سعد رض نے اس لڑکے کو لے لیا اور اسے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبد بن زمعہ کو بھی ساتھ لائے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ لڑکا میرا بھتیجا ہے میرے بھائی (عتبہ) نے وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے عبد ابن زمعہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کو (غور سے) دیکھا تو وہ عتبہ کے بہت ہم شکل تھا، پھر آپ نے عبد بن زمعہ سے فرمایا یہ لڑکا تیرا ہے، کیونکہ وہ تیرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے (لیکن چونکہ عتبہ سے اس کی صورت ملتی تھی) آپ نے حضرت سودہ رض

[۱] ام ولد وہ لونڈی جو اپنے مالک سے جنے۔ اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ وہ مالک کے مرنے کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔ امام ابوحنیفہ رح اور شافعی رح کا یہی قول ہے اور ہمارے امام احمد اور اسحاق بھی اسی طرف گئے ہیں لیکن بعضے علماء کہتے ہیں وہ آزاد نہیں ہوتی اور اس کی بیع جائز ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً مع شرح گذر چکی ہے۔ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ ام ولد کی بیع جائز نہیں اور ام ولد کا بکنا یا اس کا اپنی اولاد کی ملک میں رہنا قیامت کی نشانی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ مِمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو حالانکہ بظاہر وہ حضرت سودہ کا بھائی ہوا) اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ اور ام المومنین ہیں۔

باب ۱۵۹۵ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب مدبّر کی بیع کا بیان[1]

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَبَاعَهُ قَالَ جَابِرٌ مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از عمرو بن دینار) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم میں سے کسی نے اپنے غلام کو مدبر کر دیا (کہ مالک کے مرنے کے بعد اس کا غلام آزاد ہوگا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو بلا کر فروخت کر دیا۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ غلام اگلے سال مر گیا

باب ۱۵۹۶ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب ولاء (غلام یا لونڈی کا ترکہ) بیچنا یا ہبہ کرنا۔

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

(از ابوالولید از شعبہ از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے بیچنے سے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔[2]

۲۳۶۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابراہیم از اسود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اس کے مالک کہنے لگے "ولاء ہم لیں گے" میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کر دے، ولاء تو اسی کو ملے گا جو روپیہ خرچ کرے (خریدے) میں نے اسے آزاد کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کو طلب فرمایا اور اس کے شوہر[3]

---

[1] مدبر وہ غلام جس کو مالک یوں کہہ دے تو میرے مرنے پر آزاد ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اس بردے پر حاصل ہوتا ہے جس کو وہ آزاد کرے ایسے حقوق کی بیع نہیں ہو سکتی۔ معلوم نہیں مرتے وقت کچھ مال رہتا ہے یا نہیں ۱۲ منہ [3] اس کے خاوند کا نام مغیث تھا وہ غلام تھا۔ لونڈی جب آزاد ہو جائے تو اس کو اپنے خاوند کی نسبت جو غلام ہو، اختیار حاصل ہوتا ہے خواہ نکاح باقی رکھے یا فسخ کر دے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ مغیث آزاد تھا مگر قسطلانی نے کہا صحیح یہی ہے کہ وہ غلام تھا۔ مغیث بریرہ کے فراق پر روتا پھرتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بریرہؓ سے سفارش فرمائی کہ مغیث کا نکاح باقی رکھے مگر بریرہ نے کسی طرح اس کے نکاح میں رہنا منظور نہ کیا ۱۲ منہ

فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ اَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهٗ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا۔

کے پاس رہنے نہ رہنے کا اختیار اسے دے دیا اس نے کہا چاہے وہ کتنا ہی روپیہ دے دے مگر میں اس کے ساتھ نہ رہوں گی اور اپنے شوہر سے الگ ہو گئی۔

باب ۱۵۹۷ اِذَا اُسِرَ اَخُو الرَّجُلِ اَوْ عَمُّهٗ هَلْ يُفَادٰى اِذَا كَانَ مُشْرِكًا

وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا وَّكَانَ عَلِيٌّ لَّهٗ نَصِيْبٌ فِيْ تِلْكَ الْغَنِيْمَةِ الَّتِيْ اَصَابَ مِنْ اَخِيْهِ عَقِيْلٍ وَّعَمِّهٖ عَبَّاسٍ۔

باب مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو فدیہ دے کر اسے چھڑا لینا۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا" اور اس مال غنیمت میں جو ان کے بھائی عقیل اور چچا عباس رضی اللہ عنہ سے ملا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی حصہ دار تھے۔

۲۳۷۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُّوْسٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَاْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَآءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهُ دِرْهَمًا۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از موسیٰ از ابن شہاب) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم اپنے بھانجے[1] عباس رضی اللہ عنہ کو فدیہ معاف کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

باب ۱۵۹۸ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

باب مشرک کو آزاد کرنا۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ اَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَّحَمَلَ عَلٰى مِائَةِ بَعِيْرٍ فَلَمَّا اَسْلَمَ حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والد خود) حکیم بن حزام نے جاہلیت کے زمانے میں سو غلام آزاد کیے تھے اور سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیئے تھے، جب مسلمان ہوئے تو سو اونٹ سواری کے لیے دیئے، اور سو غلام آزاد کیے پھر آنحضرت

---

[1] حضرت عباسؓ کے والد عبدالمطلب کی والدہ سلمیٰ انصار میں سے تھیں بنی نجار کے قبیلے کی۔ اس لئے ان کو اپنا بھانجا کہا۔ سبحان اللہ! انصار کا ادب انہوں نے عرض کیا۔ اگر آپ اجازت دیجئے تو آپ کے چچا کو فدیہ معاف کر دیں کیونکہ ایسا کہنے سے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احسان دکھانا ہوتا۔ آنحضرتؐ خوب جانتے تھے کہ حضرت عباس مالدار ہیں اس لئے فرمایا کہ ایک روپیہ بھی ان کو نہ چھوڑو۔ ایسا عدل و انصاف کہ اپنے سگے چچا تک کی بھی کوئی رعایت نہ کی پیغمبری کی کھلی دلیل ہے سمجھدار آدمی کو پیغمبری کے ثبوت کے لئے کسی بڑے معجزے کی ضرورت نہیں۔ آپؐ کی ایک ایک خصلت ہزار ہزار معجزوں کے برابر تھی۔ عدل و انصاف ایسا، شجاعت و سخاوت ایسی اور صبر و استقلال ایسا کہ سارا ملک مخالف ہر کوئی جان کا دشمن مگر اعلانیہ توحید کا وعظ فرماتے رہے بتوں کی ہجو کرتے رہے۔ آخر میں عربوں ایسے سخت لوگوں کا کایا پلٹ کر دیا ہزاروں برس کی عادت بت پرستی کو چھڑا کر انہی کے ہاتھوں ان کے بتوں کو توڑ ڈالا۔ پھر آج چودہ سو برس گذر چکے۔ آپ کا دین شرقاً غرباً پھیل رہا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا آدمی بھی ایسا کر سکتا ہے

بِعِبْرٍ وَّاَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ قَالَ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ اَشْيَاءَ كُنْتُ اَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِهَا يَعْنِيْ اَتَبَرَّرُ بِهَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ۔

سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں؟ زمانہ جاہلیت میں نے جو نیک کام کیئے تھے (ان کا ثواب ملے گا یا نہیں؟) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اسلام لایا تو جتنے نیک کام پہلے کر چکا وہ سب قائم رہیں گے[1]

بَابٌ ۱۵۹۹ مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيْقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّمَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا هَلْ يَسْتَوٗنَ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

باب اگر کوئی شخص عربوں سے جہاد کر کے اپنا غلام بنا کر ہبہ یا فروخت کرے یا عربی لونڈی سے جماع کرے یا فدیہ لے اور بچوں کو قید کرے (کیا یہ باتیں جائز ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ نحل میں فرمایا اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے۔ ایک شخص غلام ہے دوسرے کے ملک میں ہے اسے ذرا بھی اختیار نہیں اور ایک وہ شخص ہے جسے ہم نے اچھی دولت دے رکھی ہے وہ پوشیدہ یا ظاہر طور پر خرچ کرتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ اللہ کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے[2]

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ذَكَرَ عُرْوَةُ اَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَهٗ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ اِنَّ مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهٗ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اِمَّا الْمَالَ وَاِمَّا السَّبْيَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَكَانَ النَّبِيُّ

(از ابن ابی مریم از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) مروان اور مسور بن مخرمہ کہتے ہیں جب ہوازن[3] قبیلے کے لوگ (مسلمان ہو کر) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، اور آپؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کیئے جائیں۔ آپؐ نے کھڑے ہوئے فرمایا "تم دیکھتے ہو میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں اور سچ بولنا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، لہذا ایک بات طے کر لو یا مال لے لو، یا قیدی میں اسی لیے قیدیوں کی تقسیم میں تاخیر کرتا رہا"۔ آپؐ جب طائف سے لوٹے تھے تو آپؐ نے دس سے زیادہ

---

[1] یہ اللہ جل جلالہ کی عنایت ہے اپنے مسلمان بندوں پر حالانکہ کافر کی کوئی نیکی مقبول نہیں اور آخرت میں اس کو ثواب نہیں ملنے کا مگر جو کافر مسلمان ہو جائے اس کے کفر کے زمانہ کی نیکیاں بھی قائم رہیں گی۔ اب جن علمائنے اس حدیث کے خلاف رائے لگائی ہے ان سے یہ کہنا چاہیئے کہ آخرت کا حال پیغمبر صاحبؐ تم سے زیادہ جانتے تھے جب اللہ ایک فضل کرتا ہے تو تم کیوں اس کے فضل کو روکتے ہو۔ ام یحسدون الناس علی ما آتٰھم اللہ من فضلہ ۱۲ منہ [2] اس آیت کے اطلاق سے امام بخاری نے باب کا مطلب ثابت کیا یعنی اس میں یہ قید نہیں ہے کہ وہ غلام عرب کا نہ ہو بلکہ عربی اور عجمی دونوں کو شامل ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اور پورا قصہ اس کا انشاء اللہ کتاب المغازی میں آئے گا۔ ہوازن ایک قبیلے کا نام ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُوْنَا تَائِبِيْنَ وَإِنِّيْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُّطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَنْ يَّكُوْنَ عَلٰى حَظِّهٖ حَتّٰى نُعْطِيَهٗ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ قَالَ إِنَّا لَا نَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا فَهٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا

۲۳۷۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلٰى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغَارَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى ذَرَارِيَّهُمْ وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنِيْ بِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

راتوں تک ان کا انتظار کیا تھا (قیدی تقسیم نہیں کیے تھے) غرض جب انہیں معلوم ہوگیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں (مال اور قیدی) واپس نہ دینگے تو وہ کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہمیں واپس دے دیجیے۔

اس وقت آپ پھر کھڑے ہوئے خطبے میں اول خدا کی ثنا کی پھر فرمایا اما بعد دیکھو (مسلمانو!) تمہارے بھائی (کفر سے) توبہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس کر دئیے جائیں جو شخص خوشی سے ایسا کرے تو کرے اور جو شخص چاہے کہ اپنا حصہ نہ چھوڑے تو وہ انتظار کرے جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے گا ہم اس میں سے اس کا حصہ ادا کر دیں گے۔ لوگ کہنے لگے ہم راضی ہیں[1]۔

آپ نے فرمایا۔ ہمیں معلوم نہیں تم میں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں ہے؟ بہتر یہ ہے تم اب جاؤ اور تمہارے نقیب (سردار) تمہارا حال ہم سے بیان کریں۔ چنانچہ وہ چلے گئے۔ پھر ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ وہ لوگ راضی ہیں اور انہوں نے اجازت دے دی ہے۔

زہری کہتے ہیں ہوازن کے قیدیوں کا یہی حال ہمیں معلوم ہوا۔

انسؓ کہتے ہیں حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ میں نے اپنا فدیہ اور عقیل کا فدیہ دیا[2]۔

(از علی بن حسن از عبداللہ بن مبارک) ابن عون کہتے ہیں میں نے نافع کو لکھا انہوں نے (جواب میں) مجھے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق (جو خزاعہ قبیلہ کی شاخ ہے) پر ان کی اطلاع کے بغیر حملہ فرمایا، ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا جو لوگ ان میں لڑنے والے تھے انہیں آپؐ نے قتل کیا عورتوں اور بچوں کو قید کر لیا اور اسی دن ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا قید ہیں

---

[1] یعنی مجھے تمہارا خیال پہلے سے تھا میں سمجھتا تھا کہ تم مسلمان ہو کر عنقریب آ جاؤ گے اور قیدی تم کو واپس دینا ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے بحرین سے روپیہ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ پھر حضرت عباس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی کچھ روپیہ دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا اور عقیل کا فدیہ دیا اخیر تک ۱۲ منہ۔

عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

آئی تھیں، نافع کہتے ہیں یہ عبداللہ بن عمرؓ نے مجھ سے بیان کیا وہ اس لشکر میں موجود تھے

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ فَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ۔

(از عبداللہ بن یوسف از امام مالک از ربیعہ بن ابی عبدالرحمان از محمد بن یحیٰی بن حبان) عبداللہ بن محیریز کہتے ہیں میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان سے عزل[1] کا مسئلہ دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ہم غزوہ بنی مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور عرب کے چند قیدی ہمارے ہاتھ آئے۔ اس وقت ہمیں عورتوں کی خواہش تھی اور عورت سے الگ رہنا ہمارے لیے مشکل ہوگیا، ہم نے عزل کرنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا عزل کر سکتے ہو اس میں کچھ حرج نہیں، جو جان قیامت تک پیدا ہونے والی ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی[2]

۲۳۷۵۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ح وَعَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از زہیر بن حرب از جریر از عمارہ بن قعقاع از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں گا دوسری سند از محمد بن سلام از جریر بن عبدالحمید از مغیرہ از حارث بن زید از ابوزرعہ از ابوہریرہ۔ تیسری سند از مغیرہ از عمارہ از ابوزرعہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی تمیم سے برابر محبت کرتا رہتا ہوں جب سے ان کے متعلق میں نے تین باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنیں۔ آپؐ فرماتے تھے میری ساری امت میں بنی تمیم دجال کے بہت زیادہ مخالف ہوں گے۔ ایک بار ایسا ہوا کہ بنی تمیم کی زکوٰۃ آئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے بنی تمیم کی ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس قید تھی) آپؐ نے فرمایا اسے آزاد کردے، وہ اسماعیل علیہ سلام کی اولاد ہے

---

[1] عزل کہتے ہیں انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینے کو تاکہ رحم میں منی نہ پہنچے اور عورت کو حمل نہ رہے ۱۲ منہ [2] تمہارے عزل کرنے سے اس کی پیدائش رک نہیں سکتی۔ امام شافعی رح کے نزدیک لونڈی سے مطلقاً عزل جائز ہے اور آزاد عورت سے اس کی اجازت سے بعضوں نے اس کو مکروہ رکھا ہے۔ کیونکہ اس میں قطع اور تقلیل نسل ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِّنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَّلَدِ اِسْمٰعِيْلَ۔

بَاب ١٦٠ فَضْلِ مَنْ اَدَّبَ جَارِيَتَهٗ وَعَلَّمَهَا۔

٢٣٧٦۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُّطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ جَارِيَةٌ فَعَالَهَا فَاَحْسَنَ اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ۔

بَاب ١٦٠١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعَبِيْدُ اِخْوَانُكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ذِي الْقُرْبٰى الْقَرِيْبُ وَالْجُنُبُ

باب اپنی لونڈی کو ادب و علم سکھانے والے کی فضیلت۔

(از اسحاق بن ابراہیم از محمد بن فضیل از مطرف از شعبی از ابو بردہ)

ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس کی اچھی طرح پرورش کرے پھر آزاد کر کے نکاح کرے تو اسے دگنا ثواب ملے گا[۲]۔

باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد

"غلام تیرے بھائی ہیں جو تم کھاؤ انہیں بھی کھلاؤ"[۳]

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اللہ کی عبادت کرو اس کا شریک مت بناؤ والدین رشتہ داروں یتیموں محتاجوں رشتہ دار ہمسایوں، غیر ہمسایوں، پاس بیٹھنے والوں مسافروں، غلاموں اور لونڈیوں سے اچھا سلوک کرو، اللہ متکبر و مغرور کو ناپسند کرتا ہے"

آیت میں ذوی القربیٰ سے رشتہ دار مراد ہے[۴]۔
جُنُب[۵] سے مراد غیر یعنی اجنبی ہے۔ جار جنب سے سفر کا رفیق مراد ہے۔

---

[۱] کیونکہ بنی تمیم کا نسب الیاس بن مضر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتا ہے ۱۲ منہ [۲] ایک تو پرورش اور تعلیم کا دوسرے نکاح اور آزادی کا ۱۲ منہ
[۳] اس حدیث کو امام بخاری رح نے ادب مفرد میں وصل کیا ابو ذر اور جابر سے ۱۲ منہ [۴] یہ ابن عباس رض سے مروی ہے اس کو علی بن ابی طلحہ نے بیان کیا اور جنب سے بعضوں نے یہودی اور نصرانی مراد رکھا ہے یہ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نکالا اور جار الجنب کی تفسیر جو امام بخاری رح نے کی وہ مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے ۱۲ منہ

الْغَرِیْبُ وَالْجَارُ الْجُنُبِ یَعْنِی الصَّاحِبَ فِی السَّفَرِ۔

۲۳۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِی إِیَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَیْدٍ قَالَ رَأَیْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِیَّ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غُلَامِهِ حُلَّةٌ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّی سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِی إِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَعَیَّرْتَهُ بِأُمِّهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَیْدِیكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ یَدِهِ فَلْیُطْعِمْهُ مِمَّا یَأْكُلُ وَلْیُلْبِسْهُ مِمَّا یَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا یَغْلِبُهُمْ فَأَعِینُوهُمْ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از واصل) معرور بن سوید کہتے ہیں میں نے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ ایک جوڑا پہنے ہوئے تھے ان کا غلام بھی (ویسا ہی) جوڑا پہنے ہوئے تھا[۱] ہم نے ان سے ان کی وجہ دریافت کی انہوں نے کہا میں نے ایک شخص سے گالی گلوچ کی تھی[۲] اس نے آنحضرتؐ سے میری شکایت کی، آپؐ نے مجھ سے فرمایا کیا تو نے اسے ماں کی گالی دی پھر فرمایا دیکھو تمہارے غلام لونڈی تمہارے بھائی بہن ہیں جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے ماتحت کیا ہے، لہٰذا جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو وہ جو آپ کھائے[۳] اسے بھی کھلائے جو آپ پہنے اسے بھی پہنائے اور انہیں ایسے کام کی تکلیف مت[۴] دو جو ان سے نہ ہو سکے۔ اگر ایسا کام کرنے کو کہو۔ تو خود بھی ان کی مدد کرو[۵]

باب ۱۶۰۲ ۔ الْعَبْدُ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَیِّدَهُ۔

باب وہ غلام جو خدا کا اچھا عبادت گزار اور مجازی آقا کا خیر خواہ ہو۔

۲۳۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَیِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَیْنِ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام جب اپنے سردار کی خیر خواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت اچھی طرح بجا لائے تو اسے دگنا ثواب ملے گا۔

[۱] کہ تم اپنا اور غلام کا لباس کیوں یکساں رکھتے ہو ۱۲ منہ [۲] کہتے ہیں وہ بلال رضی اللہ عنہ تھے مؤذن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعضوں نے کہا ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھائیوں میں کوئی تھے جیسے مسلم کی روایت میں ہے۔ یہ حدیث کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] بعض لوگ اس حکم کو استحبابًا سمجھتے ہیں حالانکہ یہ حکم اسلام کا طرۂ امتیاز ہے اس لئے اسے وجوب پر محمول کرنا چاہیئے۔ استحباب کے حق میں بخوبی بات ثابت نہیں ہوتی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ پر تعجب تو صرف اس لئے ہوا کہ انہوں نے غلام کو بالکل ہم قیمت اور ہم رنگ کپڑے دیئے ہوئے تھے حالانکہ یہ ضروری نہیں کہ غلام کو ہم رنگ اور ہم قیمت کپڑے دیئے جائیں۔ کام کے لحاظ سے کپڑے موٹے پتلے دیئے جا سکتے ہیں اور رنگ بھی آقا و غلام کے کپڑوں کا ایک ہونا ضروری نہیں ابوذر رضی اللہ عنہ نے تو کمال درجے کا حکم نبویؐ پر عمل کیا ہوا تھا۔ عبدالرزاق [۴] یہ حکم بھی وجوبًا ہے ۱۲ منہ [۵] اس حدیث سے ان پادریوں کو شرمندہ ہونا چاہیئے جو اسلام پر یہ عیب لگاتے ہیں کہ اس میں غلامی جائز ہے۔ یہ غلامی کیا ہے؟ قزاقی سے بڑھ کر ہے ۱۲ منہ

۲۲۷۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان ثوری از صالح از شعبی از ابوبردہ) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے اچھی طرح ادب سکھلائے اور تعلیم دے اور اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اسے دہرا اجر ملے گا۔ اسی طرح جو غلام حقوق اللہ بھی ادا کرے اور اپنے مجازی مالکوں کے حقوق بھی اس کے لیے بھی دہرا ثواب ہے۔

۲۲۸۰۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ۔

(از بشیر بن محمد از عبداللہ از یونس از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام نیک ہو (اللہ اور مجازی آقا کے احکام بجا لائے) اس کے لیے دو اجر ہیں (دوہرا ثواب ہے)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، حج اور ماں کی خدمت یہ تینوں کام نہ ہوتے تو میں یہی پسند کرتا کہ غلام رہ کر مروں[2]

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ مَا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ۔

(از اسحاق بن نصر از ابواسامہ از اعمش از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ غلام کتنا اچھا ہے جو اللہ کی عبادت اور اپنے سردار کی خیرخواہی کرتا ہے۔

بَابُ ۱۶۰۳ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ وَقَوْلِهِ عَبْدِي أَوْ أَمَتِي وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ وَقَالَ عَبْدًا

باب غلام پر دست درازی کرنا، اسے غلام یا لونڈی کہنا مکروہ ہے[3] اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اور نیک بخت تمہارے غلاموں اور باندیوں میں سے" (سورہ نحل میں) فرمایا "عَبْدًا مَمْلُوكًا" (غلام

---

[1] اسلام کی شریعت میں عورت مرد سب کو تعلیم دینا چاہیئے یہاں تک کہ لونڈی غلاموں کو بھی۔ دوسری حدیث میں ہے کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے ہمارے زمانہ کے مسلمان اپنی اولاد کو تعلیم نہیں دیتے چہ جائیکہ لونڈی غلاموں کو۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ دوسری قوموں سے مغلوب ہو رہے ہیں اللہ ان کو نیک توفیق دے ۱۲ منہ

[2] ابوہریرہؓ کا مطلب یہ ہے کہ غلام پر جہاد فرض نہیں ہے اسی طرح حج اور وہ بغیر اپنے مالک کی اجازت کے لئے جا ہی نہیں سکتا اسی طرح اپنی ماں کی خدمت بھی آزادی کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر یہ تینوں نہ ہوتیں تو میں آزادی کی نسبت کسی کا غلام رہنا زیادہ پسند کرتا ۱۲ منہ [3] یہ بھی اسلام کا کمال ہے کہ دست درازی کو مکروہ کہا یہ کراہت تحریمی اور غلام اور باندی کو بنظر حقارت غلام اور لونڈی کہنا انہیں احساس کہتری میں مبتلا کرتا ہے یہ عزت نفس اور شرف انسانی کے خلاف ہے اور چونکہ تکبر پایا جاتا ہے اس لئے خدا کو تعالیٰ

مَمْلُوكًا وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَى الْبَابِ وَقَالَ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ وَاذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ يَعْنِي عِنْدَ سَيِّدِكَ وَمَنْ سَيِّدُكُمْ.

مملوک) اور (سورہ یوسف میں) فرمایا[۱] دونوں نے اپنے غلام کو دروازے پر پایا[۲] (سورہ نساء میں) فرمایا "مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ" (تمہاری مسلمان لونڈیاں) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے لینے کے لیے اٹھو[۳] نیز اللہ نے (سورہ یوسف میں) فرمایا تو اپنے رب سردار سے میرا ذکر کیجیو[۴] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے (بنی سلمہ) سے دریافت کیا تمہارا سردار کون ہے[۵]

۲۳۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ.

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی سے اپنے مالک کا کام کرے[۶] اور اپنے رب کی بہترین عبادت کرے تو اسے دہرا ثواب ملے گا۔

۲۳۸۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَمْلُوكُ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ لَهُ أَجْرَانِ.

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید از ابو بردہ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مملوک (غلام) جو اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے مالک کی کماحقہ خلوص اور خیر خواہی کے ساتھ خدمت کرے اسے دہرا ثواب ملے گا۔

۲۳۸۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، اسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ

(از محمد بن سلام از عبدالرزاق از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص (غلام یا لونڈی کو) یوں نہ کہے اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا اپنے رب کو وضو کرا، اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے اے میرے سید (مجازی مالک) اے میرے مولیٰ (مجازی آقا) اور تم سے کوئی یوں نہ کہے، عبدی، امتی بلکہ یوں کہے فتای اور فتاتی (میرا غلام اور لونڈی یا میرا چھوکرا اور چھوکری)

---

[۱] اس آیت سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ غلام اپنے مالک کو سید کہہ سکتا جس کے معنے سردار اور صاحب اور آقا اور خاوند اور خداوند کے ہیں ۱۲ منہ [۲] یعنی سعد بن معاذ کے لئے۔ یہ حدیث موصولاً کتاب المغازی میں مذکور ہوگی ۱۲ منہ [۳] یہ حضرت یوسف کا قول اللہ تعالیٰ نے نقل فرمایا جو انہوں نے ایک قیدی سے کہا تھا جو چھوٹنے والا تھا اور بادشاہ کا ساقی تھا ۱۲ منہ [۴] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں جابرؓ سے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] توجیہ باب اس سے نکلتا ہے کہ غلام کو عبد فرمایا اور مالک کو سید ۱۲ منہ

وَفَتَاتِي وَغُلَامِي -

اور غلامی (میرا غلام) [1]

۲۳۸۵- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ -

(از ابو النعمان از جریر بن حازم از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے [2]، اور اس کے پاس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس کی واجبی قیمت لگا اس کے مال میں سے پورا آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی اگر مال نہیں تو) جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد تصور ہوگا۔

۲۳۸۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ فَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ -

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر شخص حاکم ہے اور (قیامت کے دن) اس کی رعیت کے متعلق اس سے جواب طلبی ہوگی۔ پس [3] جو شخص فی الواقعہ لوگوں کا بادشاہ (سربراہ یا خلیفہ یا صدر یا ڈکٹیٹر یا سردار جرگہ) ہے تو ان لوگوں کے متعلق (جو اس کے زیر اثر ہیں) اس سے باز پرس ہوگی۔ دوسرے آدمی اپنے گھر والوں پر حاکم ہے تو گھر والوں کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی تیسری عورت جو اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے، اور اس کی اولاد کی ان کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔ چوتھے غلام اپنے مالک کے مال کا حاکم ہے [4] اس سے اسکے متعلق باز پرس ہوگی لہذا یاد رکھو تم میں ہر شخص کسی نہ کسی طرح) حاکم ہے، اور (اپنی متعلقہ) رعیت کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی۔

۲۳۸۷- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا

(از مالک بن اسمٰعیل از سفیان از زہری از عبید اللہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی جب زنا کرائے تو اس پر حد لگا کر کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے تو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرائے [5] تو

---

[1] رب کا لفظ کہنے سے منع فرمایا اسی طرح عبد اور امۃ کا تاکہ شرک کا شبہ نہ ہو گو ایسا کہنا مکروہ ہے حرام نہیں جیسے قرآن میں ہے اذکرنی عند ربک بعضوں نے کہا پکارتے وقت اس طرح پکارنا منع ہے غرض مجازی معنی جب مراد لیا جائے تو غایت درجہ فعل مکروہ ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ علما نے عبد النبی یا عبد الحسین ایسے ناموں کا رکھنا مکروہ سمجھا ہے اور ایسے ناموں کا رکھنا شرک اس معنی کر کہا ہے کہ ان میں شرک کا ایہام یا شائبہ ہے اگر حقیقی معنی مراد ہو تو بیشک شرک ہے۔ اگر مجازی معنی مراد ہو تو شرک نہ ہوگا۔ مگر کراہت میں شک نہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں عبد کا لفظ غلام کے لئے ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ غلام کو عبد فرمایا۔ یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو اس لئے لائے کہ اس میں لونڈی کے لئے امۃ کا لفظ فرمایا۔ قسطلانی نے کہا۔ اس حدیث کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ جب لونڈی زنا کرائے تو اس پر دست درازی منع نہیں ہے بلکہ اس کو سزا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ

ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ۔

بَابٌ ١٦٠٤ إِذَا أَتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ۔

٢٣٨٨۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ۔

بَابٌ ١٦٠٥ الْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَنَسَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ

٢٣٨٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضـ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مارو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ کے لیے فروخت کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ کو چاہیے بالوں کی رسی کے برابر اسکی قیمت کیوں نہ ملے (اسے بیچ ڈالو گھر میں نہ رکھو)

باب جب خادم طعام لے کر آئے۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا لے کر آئے تو اگر اسے ساتھ نہ بٹھائے تو کم از کم ایک دو نوالے (کھانا) اس کے لیے باقی چھوڑ دینا چاہیے[1] کیونکہ اس نے تیار کرنے کی تکلیف اٹھائی[2]

باب غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال کا مالک آقا کو قرار دیا ہے۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم میں ہر شخص کسی اعتبار سے حاکم ہے اور اپنی رعیت کے متعلق مسئول ہے (یعنی اس سے باز پرس ہوگی) امام (بادشاہ یا صدر وغیرہ) تو حاکم ہی ہے۔ اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی۔ عام آدمی بھی اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اور ان کے متعلق جواب دہ ہوگا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر کی حاکم ہے۔ وہ بھی اپنی رعیت کے متعلق مسئولہ ہوگی۔ خادم (لونڈی یا غلام) بھی اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور اس کے متعلق وہ مسئول ہوگا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ باتیں تو آنحضرت صلے

---

[1] بٹھانے کا حکم استحبابًا ہے اگر اپنے ساتھ نہ بٹھلائے تو خیر لیکن کھانے میں سے ایک لقمہ یا دو لقمے خادم کے لئے رہنے دینے کا حکم وجوبًا ہے بعضوں نے کہا یہ بھی استحبابًا ہے ۱۲ منہ

[2] عمومًا لوگ کچھ روٹی چھوڑ دیتے ہیں۔ غالبًا یہ طریقہ اس حدیث سے نکلا ہے مگر یہ وہاں ہے کہ بقیہ کھانا کوئی کھائے اگر یہ معلوم ہو کہ بس خوردہ ضائع ہو جائے گا جیسا عمومًا بڑی دعوتوں میں ہوتا ہے تو بہتر طریقہ یہ ہے کہ الگ برتن میں اپنے لئے کھانا نکالے جتنا وہ کھا سکے۔ عبدالرزاق۔

قَالَ وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَّمَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ۔

علیہ وسلم سے سنی ہیں میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا بھی نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعیت (باپ کے مال) کے متعلق بازپرس ہوگی۔

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں تاکیداً دوبارہ فرمایا) پس تم میں ہر شخص حاکم ہے اور اپنی رعیت کے متعلق (عند اللہ) مسئول اور جوابدہ ہے۔

بَابٌ ۱۶۰۶ - إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

باب اگر کوئی غلام لونڈی کو مارے تو منہ پر نہ مارے۔

۲۳۹۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

(از محمد بن عبید از ابن وہب از امام مالک بن انس) ابن وہب نے کہا مجھے فلاں کے بیٹے (ابن سمعان[1]) نے خبر دی۔ امام مالک (اور ابن سمعان دونوں) نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔
دوسری سند۔ از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مار پیٹ کرے تو منہ پر مارنے سے پرہیز کرے[2]۔
ابو اسحاق بحوالہ ابن حرب یہی روایت کرتے ہیں اور انہوں نے ابن فلاں کہا ہے کہ وہ قول ابن وہب کا ہے۔ ابن فلاں سے مراد ابن سمعان ہے۔

کِتَابُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کا بیان

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابٌ ۱۶۰۷ - إِثْمِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ

باب جو شخص اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کا گناہ۔

[1] ابن سمعان کا نام امام بخاری نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ ضعیف ہے اس کو امام مالک اور امام احمد نے جھوٹا کہا اور امام بخاری نے اس کی روایت اس مقام کے سوا اور کہیں اس کتاب میں نہیں نکالی اور یہاں بھی بطور متابعت کے۔ کیونکہ امام مالک اور عبد الرزاق کی روایت بھی بیان کی ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں صاف اضرب ہے اور اس حدیث میں گو خادم کو مارنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے ادب مفرد میں نکالا اس میں یوں ہے اذا ب احدکم خادمہ یعنی جب کوئی تم میں اپنے خادم کو مارے۔ حافظ نے کہا یہ ظلم ہے خواہ کسی حد میں مارے یا تعزیر میں بہرحال میں منہ پر نہ مارنا چاہیئے۔ اس کی وجہ مسلم کی روایت میں یوں مذکور ہے کیونکہ اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر بنایا یعنی مار کھانے والے شخص کی صورت پر بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کیونکہ اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر بنایا

اَلْمُكَاتَبِ وَنُجُومِهِ فِي كُلِّ سَنَةٍ
نَجْمٌ وَّقَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ
الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا
وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰكُمْ
وَقَالَ رَوْحٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ
لِعَطَاءٍ اَوَاجِبٌ عَلَيَّ اِذَا عَلِمْتُ لَهُ
مَالًا اَنْ اُكَاتِبَهُ قَالَ مَا اُرَاهُ اِلَّا
وَاجِبًا وَّقَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قُلْتُ
لِعَطَاءٍ اَتَاْثُرُهُ عَنْ اَحَدٍ قَالَ لَا
ثُمَّ اَخْبَرَنِيْٓ اَنَّ مُوْسَى بْنَ اَنَسٍ
اَخْبَرَهُ اَنَّ سِيْرِيْنَ سَاَلَ اَنَسًا الْمُكَاتَبَةَ
وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَاَبٰى فَانْطَلَقَ اِلٰى
عُمَرَ رض فَقَالَ كَاتِبْهُ فَاَبٰى فَضَرَبَهُ
بِالدِّرَّةِ وَيَتْلُوْ عُمَرُ فَكَاتِبُوْهُمْ
اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا فَكَاتَبَهُ
وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ رض اِنَّ بَرِيْرَةَ دَخَلَتْ عَلَيْهَا
تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَعَلَيْهَا

مکاتب[له] اور اس کی قسطوں کا بیان۔ ہر سال ایک قسط ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا "تمہارے غلاموں یا لونڈیوں میں سے جو مکاتب بننا چاہیں تو اگر تم بہتری سمجھو[له] تو انہیں مکاتب کردو" اور اللہ کا مال جو اس نے تمہیں دیا ہے انہیں بھی اس میں سے دو۔[له]

روح بن عبادہ نے ابن جریج سے نقل کیا[له] میں نے عطاء ابن ابی رباح سے دریافت کیا اگر میں سمجھوں کہ میرا غلام مالدار ہے اور وہ مکاتب بننا چاہے تو کیا اسے مکاتب کردینا میرے لئے واجب ہے؟ انہوں نے کہا میں تو واجب سمجھتا ہوں[له]۔

عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے عطاء سے دریافت کیا۔ آپ کسی سے یہ روایت کرتے ہیں[له]؟ انہوں نے کہا نہیں پھر انہوں نے موسیٰ بن انس سے نقل کیا کہ سیرین نے انس رض سے یہ چاہا[له] کہ اسے مکاتب کردیں۔ وہ مالدار تھا مگر انس رض نے قبول نہ کیا۔

سیرین حضرت عمر رض کے پاس گئے۔ انہوں نے انس رض سے فرمایا اسے مکاتب کردے۔ انس رض نہ مانے۔ حضرت عمر رض نے انہیں دُرّے سے مارا اور یہ آیت پڑھی۔ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا۔ چنانچہ انس رض نے انہیں مکاتب کردیا۔

لیث نے بحوالہ یونس[له] از ابن شہاب از عروہ نقل کیا کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ بریرہ رض ان کے پاس بدلِ کتابت میں مدد مانگنے کے لئے آئی۔ اسے پانچ اوقیہ چاندی پانچ

[له] اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید انہوں نے باب قائم کر لینے کے بعد حدیث لکھنا چاہی ہوگی مگر اس کا موقع نہ ملا اور کتاب الحدود میں ہو ایک حدیث روایت کی ہے کہ جو کوئی اپنی لونڈی کا یا غلام پر زنا کی جھوٹی تہمت لگائے اس کو قیامت کے دن کوڑے پڑیں گے بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ۱۲ منہ [له] یعنی تم بھی کچھ ان کی مدد کرو اس طرح کہ ان کو اپنے پاس سے کچھ دو یہ دو یا بدل کتابت میں سے کچھ معاف کردو ۱۲ منہ [له] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام القرآن اور عبدالرزاق اور شافعی نے وصل کیا ۱۲ منہ [له] امام ابن حزم اور ظاہریہ کے نزدیک اگر غلام مکاتبت کا خواہاں ہو تو مالک پر مکاتبت کردینا واجب ہے کیونکہ قرآن میں فَكَاتِبُوْهُمْ امر ہے جو وجوب کے لئے ہوتا ہے جمہور کے نزدیک یہ امر استحبابی ہے ۱۲

[له] یعنی وجوب کا قول کسی صحابی سے تم نے سنا ہے یا اپنے قیاس اور رائے سے کہتے ہو؟ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمرو بن دینار نے عطاء سے پوچھا لیکن حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ابن جریج نے عطاء سے پوچھا جیسے عبدالرزاق اور شافعی کی روایت میں اس کی تصریح ہے اس صورت میں قال عمرو بن دینار جملہ معترضہ ہوگا اور نسفی کی روایت میں یوں ہے وقالہ عمرو بن دینار یعنی عمرو بن دینار بھی وجوب کے قائل ہوئے ہیں اور ترجمہ یوں ہوگا اور عمرو بن دینار نے بھی اس کو واجب کہا ہے ابن جریج نے کہا میں نے عطاء سے پوچھا کیا یہ تم کسی سے روایت کرتے ہو؟ ۱۲ منہ [له] سیرین انس کے غلام تھے اور یہ والد ہیں محمد بن سیرین کے جو بڑے مشہور تابعین اور فقہاء میں سے ہیں اور علم تعبیر میں بڑا کمال رکھتے تھے اس روایت کو

خَمْسَةُ أَوَاقٍ نُجِّمَتْ عَلَيْهَا فِي
خَمْسِ سِنِيْنَ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ
وَنَفِسَتْ فِيْهَا أَرَأَيْتِ إِنْ عَدَدْتُّ
لَهُمْ عُدَّةً وَّاحِدَةً أَيَبِيْعُكِ
أَهْلُكِ فَأُعْتِقَكِ فَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ
لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ إِلَى أَهْلِهَا
فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَا
إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ لَنَا الْوَلَاءُ قَالَتْ
عَائِشَةُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ
فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا
الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا
بَالُ رِجَالٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا
لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ
شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ
بَاطِلٌ شَرْطُ اللّٰهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

بَابُ ۱۶۰۸ مَا يَجُوْزُ مِنْ شُرُوْطِ الْمُكَاتَبِ وَمَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۱۳۹۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ

سال میں دینا تھا[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ رضی اللہ عنہ کو آزاد کرانا پسند کیا، اور کہنے لگیں یہ بتا اگر میں یہ پانچ اوقیے تیرے مالکوں کو یک مشت دے دوں تو وہ تجھے میرے ہاتھ بیچ ڈالیں گے یا نہیں؟ اگر بیچیں تو میں تجھے آزاد کر دوں گی اور تیری ولاء میں لوں گی۔ بریرہ رضی نے اپنے مالکوں سے جا کر بیان کیا۔ انہوں نے تسلیم کیا بلکہ یہ شرط کی کہ ولاء پر قابض وہ خود ہوں گے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں یہ سن کر آنحضرتؐ کے پاس گئی اور آپؐ سے بیان کیا کہ بریرہؓ کے مالک ایسا کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو بریرہؓ کو خرید لے اور آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ سنانے کھڑے ہوئے فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے، ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کی اصل کتاب اللہ میں نہیں ہے جو کوئی ایسی شرطیں لگائے جس کی اصل کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے۔ خدائے تعالیٰ کی معینہ شرائط زیادہ قابل عمل اور بہتر و مضبوط ہیں۔

باب مکاتب سے کون سی شرطیں کرنا درست ہے

حکم خدا کے خلاف شرائط کرنے والے آدمی کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

(از قتیبہ از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ بریرہ لونڈی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئی

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ وَلَاؤُكِ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي فَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أُنَاسٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

اپنی کتابت کا روپیہ ادا کرنے میں مدد حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اب تک اس نے اس رقم میں سے کچھ بھی ادا نہ کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا، اپنے مالکوں کے پاس لوٹ جا ان سے کہہ اگر وہ پسند کریں تو میں تیری کتابت کا روپیہ ادا کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لوں گی۔

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے یہ ذکر کیا انہوں نے تسلیم نہ کیا اور کہنے لگے اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ سے سلوک کر کے ثواب حاصل کرنا چاہتی ہیں تو بیشک کریں لیکن ولاء ہم لیں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا (اے عائشہ رضی اللہ عنہا) تو بریرہ رضی اللہ عنہا کو مول لے کر آزاد کر دے۔ ولاء اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

راوی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کے لئے) کھڑے ہوئے۔ فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے؟ ایسی ایسی شرائط لگاتے ہیں، جن کا کتاب الٰہی میں جواز نہیں۔ جو شخص ایسی شرائط لگائے جو کتاب الٰہی میں نہیں وہ ان سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔[1] خواہ سو بار شرط لگائے۔ اللہ کی شرط سب سے معقول و منضبط ہے۔

۲۳۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً لِتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو مول لیکر آزاد کرنا چاہا اسکے مالک کہنے لگے ہم اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ ولاء ہم حاصل کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تجھے ان کی یہ شرط تیرے ارادہ خرید سے نہ روکے (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء اسی کو حاصل ہوگا جو آزاد کرے

بَابُ ۱۶۰۹۔ اِسْتِعَانَةِ الْمُكَاتَبِ وَسُؤَالِهِ النَّاسَ

باب مکاتب کا دوسروں سے مدد چاہنا اور لوگوں سے سوال کرنا۔

۲۳۹۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ فَقَالَتْ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي

(از عبید بن اسمٰعیل از ابواسامہ از ہشام از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بریرہ رضی اللہ عنہا (میرے پاس) آئی کہنے لگی میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال

---

[1] ابن خزیمہ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے اس کا عدم جواز یا عدم وجوب ثابت ہو اور یہ مطلب نہیں ہے کہ جو شرط اللہ کی کتاب میں مذکور نہ ہو اس کا لگانا باطل

عَلٰی تِسْعِ اَوَاقٍ فِیْ کُلِّ عَامٍ وَّقِیَّۃٌ فَاَعِیْنِیْنِیْ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اِنْ اَحَبَّ اَھْلُكِ اَنْ اَعُدَّھَا لَھُمْ عَدَّۃً وَّاحِدَۃً وَّاُعْتِقَكِ فَعَلْتُ وَیَکُوْنُ وَلَآءُكِ لِیْ فَذَھَبَتْ اِلٰی اَھْلِھَا فَاَبَوْا ذٰلِكَ عَلَیْھَا فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَیْھِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ الْوَلَآءُ لَھُمْ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِیْ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ خُذِیْھَا فَاَعْتِقِیْھَا وَاشْتَرِطِیْ لَھُمُ الْوَلَآءَ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ عَائِشَۃُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْکُمْ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَاَیُّمَا شَرْطٍ لَّیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَھُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ کَانَ مِائَۃَ شَرْطٍ فَقَضَآءُ اللّٰہِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰہِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْکُمْ یَقُوْلُ اَحَدُھُمْ اَعْتِقْ یَا فُلَانُ وَلِیَ الْوَلَآءُ اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

ایک اوقیہ ادا کرنا ہے۔ تو میری مدد کر[1]۔ میں نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں انہیں نو اوقیے یکمشت دے دیتی ہوں اور تجھے آزاد کر دیتی ہوں۔ تیری ولاء میں حاصل کروں گی، چنانچہ وہ اپنے مالکوں کے پاس گئی ان سے کہا، مگر انہوں نے انکار کیا بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہنے لگی میں نے یہ بات ان سے کہی مگر وہ صرف اس شرط سے مانتے ہیں کہ حقوق ولاء وہ حاصل کریں گے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی۔ آپؐ نے مجھ سے دریافت فرمایا، میں نے عرض کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا تو اسے (خرید کر) آزاد کر دے اور ولاء انہی کو دینا قبول کر لے۔ ولاء تو اسی کو حاصل ہوتا ہے جو آزاد کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر آپؐ لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے پہلے حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا اما بعد تم میں سے بعض لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جن کا کتاب الہی میں وجود ہی نہیں۔ دیکھو جو شرطیں اللہ کی کتاب میں نہ ہوں وہ باطل ہیں خواہ سو شرطیں ہوں یا سو بار لگائی جائیں۔ اللہ کا جو حکم ہے اسی پر چلنا چاہیے، اللہ ہی کی شرط کا اعتبار ہے۔ تم میں سے لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ کہتے ہیں ارے فلاں آزاد کر ولاء ہم لیں گے حالانکہ ولاء تو اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

بَاب ۱۰۶۱ بَیْعِ الْمُکَاتَبِ اِذَا رَضِیَ

وَقَالَتْ عَائِشَۃُ ھُوَ عَبْدٌ مَّا بَقِیَ عَلَیْہِ شَیْءٌ وَّقَالَ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ مَّا بَقِیَ عَلَیْہِ دِرْھَمٌ وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ ھُوَ عَبْدٌ اِنْ عَاشَ وَاِنْ مَّاتَ وَاِنْ

باب مکاتب کا اپنے آپ کو فروخت کرنے پر رضامند ہونا[2]۔

حضرت عائشہ رض[3] کہتی ہیں مکاتب غلام ہے، جب تک اس کے ذمے کچھ باقی ہے۔

زید بن ثابت رض[4] کہتے ہیں جب تک ایک درہم بھی باقی ہو وہ غلام رہے گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما[5] کہتے ہیں وہ زندگی، موت اور جرم کرنے میں غلام ہے جب تک

---

[1] ترجمہ باب اسی فقرے سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] گو وہ بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز نہ ہوا گر عاجز ہو گیا ہو تو وہ غلام ہو جاتا ہے اس کا بیچ ڈالنا سب کے نزدیک درست ہے امام احمد کا یہی مذہب ہے اور امام ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک جب تک وہ عاجز نہ ہو اس کی بیع درست نہیں ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی شیبہ اور ابن سعد نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو شافعی اور سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

جَفَّ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ شَيْءٌ۔

اس کے ذمے کچھ باقی ہے [1]

۲۳۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ تَسْتَعِينُ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَتْ لَهَا إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَصُبَّ لَهُمْ ثَمَنَكِ صَبَّةً وَاحِدَةً فَأُعْتِقَكِ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ بَرِيرَةُ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَقَالُوا لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَلَاءُكِ لَنَا قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَتْ عَمْرَةُ أَنَّ عَائِشَةَ ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک۔ از یحییٰ بن سعید) عمرہ بنت عبدالرحمان کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بدل کتابت کی ادائیگی کے لیے) امداد لینے آئیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالک چاہیں تو میں تیری قیمت یکبارگی ان کے سامنے ڈال کر تمہیں آزاد کر دوں [2]

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا، انہوں نے نفی کی اور شرط لگائی کہ ولاء ہم لیں گے۔

امام مالکؒ کہتے ہیں یحییٰؒ نے کہا عمرہؒ یہ کہتی تھیں کہ حضرت عائشہؓ نے اسکا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا اسے خرید لے اور آزاد کر دے۔ ولاء تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۱۲۱۱ إِذَا قَالَ الْمُكَاتَبُ اشْتَرِنِي وَأَعْتِقْنِي فَاشْتَرَاهُ لِذٰلِكَ

باب اگر مکاتب کسی شخص سے کہے مجھے خرید لے اور آزاد کر دے اور وہ شخص خرید لے

۲۳۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَيْمَنُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ وَمَاتَ وَوَرِثَنِي بَنُوهُ وَإِنَّهُمْ بَاعُونِي مِنِ ابْنِ أَبِي عَمْرٍو فَأَعْتَقَنِي ابْنُ أَبِي عَمْرٍو وَاشْتَرَطَ بَنُو عُتْبَةَ الْوَلَاءَ فَقَالَتْ دَخَلَتْ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتِ اشْتَرِينِي وَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لَا يَبِيعُونِي حَتّٰى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي فَقَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي بِذٰلِكَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ مَا قَالَتْ لَهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ

(از ابو نعیم از عبدالواحد بن ایمن) ایمن کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا (پہلے) میں عتبہ بنؓ ابی لہب کا غلام تھا۔ وہ مر گیا۔ اس کے بیٹے میرے وارث ہوئے۔ انہوں نے مجھے عبداللہ بن ابی عمرو کے ہاتھ فروخت کر ڈالا۔ عبداللہ نے مجھے آزاد کر دیا لیکن عتبہ کے بیٹوں نے ولاء کی شرط اپنے لئے کر لی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ بریرہؓ میرے پاس آئی وہ مکاتب تھی۔ مجھ سے کہنے لگی مجھے خرید لو اور آزاد کر دو۔ میں نے کہا اچھا۔ پھر بریرہؓ نے کہا وہ اس شرط پر مجھے فروخت کرتے ہیں کہ ولاء انہیں ملے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا۔ اس شرط پر میں خریدنا نہیں کرتی بہرحال یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لی یا آپ کو کسی ذریعہ سے پہنچ گئی تو آپ نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا انہوں نے بریرہؓ کی بات بعینہ بیان کر دی آپ نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا۔ تو خرید کر آزاد کر دے اور انہیں وہ جو چاہیں لگانے دے

[1] مثلاً مکاتب تنگ ہو یا نا کرے تو اس کو غلام کی طرح بیچنا اس ہی کو دے لگانے لگے ہیں [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلا۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو مول لینا چاہا تو معلوم ہوا کہ مکاتب کی بیع ہو سکتی ہے [3] ابو لہب عبدالمطلب کا بیٹا تھا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی تھے جس سال مکہ فتح ہوا، اسی سال اسلام

۔۔۔ سنہ ۱۲ ہجری ۔۔۔

مَا شَاءُوْا فَاشْتَرَتْهَا عَائِشَةُ فَاَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاِنِ اشْتَرَطُوْا مِائَةَ شَرْطٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خرید ا اور خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاء حاصل کرنے کی شرط کر لی۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے خواہ وہ سینکڑوں شرطیں لگائیں[1]۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بڑا رحم والا ہے۔

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ[2] کا بیان

وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيْضِ عَلَيْهَا

اس کی فضیلت اور اس کے لئے رغبت دلانے کا بیان۔

۲۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

(از عاصم بن علی ابوالحسین واسطی از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی ہمسایہ عورت کے حصے کو حقیر و ذلیل نہ سمجھے خواہ تمہیں بکری کا کھر ہی تحفۃً کیوں نہ بھیجے[3]۔

۲۳۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ اُخْتِيْ اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ وَمَا اُوْقِدَتْ فِيْ اَبْيَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ فَقُلْتُ يَا خَالَةُ مَا كَانَ يُعِيْشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی از ابن ابی حازم از والد ش از یزید بن رومان از عروہ) حضرت عائشہؓ نے عروہ سے کہا اے بھانجے ہم پر ایسا وقت گذر چکا ہے کہ ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا چاند پھر تیسرا چاند یعنی دو مہینے[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آگ نہیں جلتی تھی کھانا نہیں پکایا جاتا تھا۔ عروہ نے کہا خالہ پھر آپ کا گذارا کس چیز پر ہوتا تھا، انہوں نے کہا یہی دو کالی چیزوں پر گذارا ہوتا تھا یعنی کھجور اور پانی پر[5]۔ البتہ یہ تھا کہ چند انصاری لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسایہ تھے۔ ان کے پاس دودھ کی بکریاں تھیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] یعنی بریرہ کے مالک کو ۱۲ منہ [2] ہبہ کہتے ہیں بلا عوض کسی شخص کو کوئی مال یا حق دے دینا۔ صدقہ بھی اسی طرح ہے مگر وہ محتاج کے لئے ہوتا ہے ثواب کی نیت سے ۱۲ منہ [3] جس پر بہت ہی ذرا سا گوشت ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ بی ہمسائی کا حصہ خوشی سے قبول کرے اس کے لینے میں ناک بھوں نہ چڑھائے نہ زبان سے کوئی ایسی بات نکالے جس سے اس کی حقارت نکلے کیونکہ ایسا کرنے سے اس کے دل کو رنج ہوگا اور کسی مسلمان کا دل دکھانا بڑا گناہ ہے جہاں تک ہو سکے اس سے بچنا چاہئیے حدیث سے باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ اپنے ہمسایہ لوگوں کو تحفہ تحائف بھیجنا مسنون ہے گو تھوڑے ہوں۔ یہ خیال نہ کرے کہ تھوڑی یا کم قیمت چیز کیا بھیجیں بلکہ جو کچھ ہو سکے اپنے مقدور کے موافق اپنے ہمسایہ کو بھیجے ۱۲ منہ [4] دو مہینے میں تین چاند اس طرح دیکھتیں کہ پہلا چاند پہلے مہینے کے شروع ہونے پر دیکھا پھر دوسرا چاند اس کے ختم پر تیسرا چاند دوسرے مہینے کے ختم پر ۱۲ منہ [5] حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا لیکن عرب لوگ تثنیہ ایک چیز کے نام سے کر دیتے ہیں جیسے شمسین قمرین چاند سورج دونوں کو کہتے ہیں اسی طرح ابیضین دودھ پانی دونوں کو کہہ دیتے ہیں اور صرف دودھ ابیض یعنی سفید ہوتا ہے پانی کا تو کوئی رنگ ہی نہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوْا يَمْنَحُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْبَانِهِمْ فَيَسْقِيْنَاهُ۔

کے لیے اپنی بکریوں کا دودھ بطور تحفہ بھیج دیا کرتے۔ اس میں سے آپؐ ہمیں بھی پلاتے[۱]۔

بَابٌ ۱۶۱۲ اَلْقَلِيْلِ مِنَ الْهِبَةِ

باب تھوڑی چیز کا ہبہ کرنا۔

۲۳۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى ذِرَاعٍ اَوْ كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از سلیمان از ابی حازم) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر دعوت میں مجھے بکری کا دست یا پاؤں کھانے کے لیے بلایا جائے تب بھی میں ضرور جاؤں، اور اگر کوئی بکری کا دست یا پایہ تحفہ بھیجے تو اسے ضرور لے لوں[۲]۔

بَابٌ ۱۶۱۳ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ اَصْحَابِهٖ شَيْئًا

وَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْرِبُوْا لِيْ مَعَكُمْ سَهْمًا۔

باب جو شخص اپنے دوستوں سے کوئی چیز مانگے

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ساتھ میرا بھی ایک حصّہ نکالو۔

۲۳۹۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ اِلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَكَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ قَالَ لَهَا مُرِيْ عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا اَعْوَادَ الْمِنْبَرِ فَاَمَرَتْ عَبْدَهَا فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ فَصَنَعَ لَهٗ مِنْبَرًا فَلَمَّا قَضَاهُ اَرْسَلَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَدْ قَضَاهُ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلِيْ بِهٖ اِلَيَّ فَجَاءُوْا بِهٖ فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ حَيْثُ تَرَوْنَ۔

(از ابن ابی مریم از ابوغسان از ابوحازم) حضرت سہیل رضی اللہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین میں سے ایک عورت[۳] کو کہلا بھیجا اس کا ایک غلام بڑھئی تھا۔ آپؐ نے کہلا بھیجا اپنے غلام سے کہہ کہ ہمیں منبر کی لکڑیاں بنا دے اس نے اپنے غلام کو حکم دیا وہ جنگل سے جھاؤ کی لکڑی کاٹ لایا اور آپؐ کے لیے ایک منبر بنایا۔ جب پورا کام کر چکا تو اس عورت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا کہ غلام نے آپؐ کے حکم کی تعمیل کر دی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہلا بھیجا وہ منبر میرے پاس بھیج دے پھر لوگ اسے لے کر آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھا کر وہاں رکھ دیا جہاں پر اب تک تم دیکھتے ہو۔

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ بھی ہبہ کی طرح ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ تھوڑی چیز کا ہبہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ [۳] یہ ابوغسان راوی کا وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ عورت انصاری تھی ان کے نام میں اختلاف ہے جیسے کتاب الجمعہ میں گذر چکا ۱۲ منہ

۲۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُونَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ وَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفَّدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از محمد بن جعفر از ابوحازم از عبداللہ بن ابوقتادہ سلمی) ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام کے ساتھ مکے کے رستے میں بیٹھا ہوا تھا اور آنحضرتؐ ہم سے آگے (فاصلے سے) تشریف فرما تھے میرے سوا دوسرے ساتھی حالت احرام میں تھے انہوں نے ایک گورخر دیکھا، میں اپنے جوتے کا ٹانکہ لگانے میں مصروف تھا۔ انہوں نے مجھے گورخر کے متعلق اطلاع نہ دی لیکن ان کی خواہش ضرور یہ تھی کہ کاش میں اسے خود بخود دیکھ لیتا۔ اتفاقاً میں نے آنکھ اٹھائی اور اسے دیکھ لیا جلدی سے گھوڑے کے پاس جا کر اس پر زین کس کر سوار ہوا اور گھوڑا اس کے پیچھے ڈال دیا مگر اپنا کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا مجھے کوڑا اور نیزہ اٹھا دو وہ کہنے لگے خدا کی قسم ہم تیری کسی چیز سے مدد کرنے کے مجاز نہیں[1] مجھے غصہ آیا میں نے خود اتر کر کوڑا اور نیزہ لے لیا پھر سوار ہوا اور گورخر پر حملہ کیا اسے زخمی کر ڈالا پھر اسے لے کر آیا وہ مر چکا تھا اسکا گوشت سب کھانے لگے مگر بحالت احرام ہونے کی وجہ سے انہیں کھانے میں شک محسوس ہوا (کیا جائز ہے یا نہیں؟) بہرحال ہم وہاں سے چل پڑے اور گورخر کا ایک دست میں نے اپنے پاس چھپا رکھا جب ہم آنحضرتؐ سے جا کر ملے آپؐ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا اس میں سے کچھ گوشت تمہارے پاس ہے[2]؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہے اور وہ دست آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا آپؐ نے تناول فرمایا اور ختم کر دیا اور آپؐ بھی بحالت احرام تھے۔

محمد بن جعفر کہتے ہیں یہ حدیث مجھ سے زید بن اسلم نے بحوالہ عطاء بن یسار از ابوقتادہ روایت کی۔

بَابُ ۱۶۴ مَنِ اسْتَسْقٰى وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِنِي۔

باب پانی (یا دودھ) مانگنا۔

سہل بن سعدؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا پانی پلا[3]۔

---

[1] کیونکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور احرام کی حالت میں نہ شکار کرنا درست ہے نہ شکار میں مدد کرنا ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کا گوشت مانگا ۱۲ منہ [3] یہ حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب النکاح میں وصل کی ۱۲ منہ

۲۴۰۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هٰذِهِ فَاسْتَسْقٰى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هٰذِهِ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَأَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ هٰذَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنُونَ الْأَيْمَنُونَ أَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ أَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از ابوطوالہ یعنی عبداللہ بن عبدالرحمان) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے اس گھر میں تشریف لائے۔ آپ نے پانی مانگا، ہم نے آپ کے لیے ایک بکری کا دودھ دوہا پھر اپنے کنوئیں کا پانی اس دودھ میں ملا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اسوقت ابوبکرؓ آپ کی بائیں طرف اور عمر رضی اللہ عنہ سامنے بیٹھے تھے ایک اعرابی دائیں طرف بیٹھا تھا۔ جب آپ نوش فرما کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں انہیں دیجئے۔ آپ نے اعرابی کو دے دیا اور فرمایا دائیں طرف والے مقدم ہیں یاد رکھو دائیں طرف سے شروع کیا کرو انس رضی اللہ عنہ نے کہا پس دائیں طرف سے شروع کرنا سنت ہے، تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا۔

بَابُ ۱۶۱۵ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ۔

باب شکار کا ہدیہ قبول کرنا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے شکار کا دست لیا[1]۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغَبُوا فَأَدْرَكْتُهَا فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا قَالَ فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ فَقَبِلَهُ قُلْتُ وَأَكَلَ مِنْهُ قَالَ وَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ قَبِلَهُ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ہشام بن زید بن انس بن مالک) حضرت انس کہتے ہیں ہم نے مرالظہران[2] میں ایک خرگوش بھگایا لوگ اس کے تعاقب میں دوڑے لیکن تھک گئے آخر میں نے انہیں پکڑ لیا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا انہوں نے ذبح کر دیا اور آنحضرتؐ کی خدمت میں سرین یا رانوں کا گوشت بھجوایا شعبہ کہتے ہیں رانیں بھجوائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کیا[3] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا اور اس میں سے کھایا۔ سلیمان کہتے ہیں میں نے شعبہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کھایا؟ انہوں نے کہا ہاں کھایا۔ پھر کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا[4]۔

---

[1] یعنی گوشت کا۔ یہ حدیث ابھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] مرالظہران ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا پہلے شعبہ کو شک ہوا کہ پٹھہ بھجوایا یا رانیں پھر خیال آگیا اور یقین کے ساتھ کہا کہ رانیں بھجوائیں ۱۲ منہ [4] تو ان کو شک ہو گیا کہ آپ نے اس میں سے کچھ کھایا یا نہیں ۱۲ منہ

۲۴۰۳ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود از عبد اللہ بن عباس) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر تحفہ بھیجا اس وقت آپؐ ابوا یا ودان میں تھے[1] (حج کا احرام باندھے ہوئے تھے) آپؐ نے واپس کر دیا (قبول نہ کیا) جب آپؐ نے صعبؓ کا چہرہ بدلہ دیکھا (کہ وہ رنج کر رہے ہیں) تو آپؐ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے واپس کیا ہے کہ بحالت احرام ہیں ہیں[2]

باب ۱۶۱۶ - قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ۔

باب تحفہ قبول کرنا۔

۲۴۰۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِهَا أَوْ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تحفہ بھیجنے میں حضرت عائشہؓ کی باری کے منتظر رہتے۔[3] اس سے یہ غرض تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

۲۴۰۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَضَبًّا فَأَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از آدم از شعبہ از جعفر بن ایاس از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام حفید نے جو ابن عباس کی خالہ تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر، گھی اور گوہ بھیجی[4]۔ آپؐ نے پنیر اور گھی کھایا اور گوہ سے نفرت کر کے اسے چھوڑ دیا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس گوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کھایا گیا (صحابہ کرام نے کھایا) اگر حرام ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر کیوں کھایا جاتا۔

---

[1] ابوا اور ودان دونوں گاؤں کے نام ہیں مدینہ اور مکہ کے درمیان ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکلا کہ آپؐ نے فرمایا ہم نے صرف اس وجہ سے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں معلوم ہوا اگر احرام نہ باندھے ہوتے تو آپ ضرور قبول کرتے ۱۲ منہ [3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیبیوں میں حضرت عائشہؓ سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے صحابہ چاہتے کہ جس دن حضرت عائشہؓ کی باری ہو اس دن آپ کو تحفہ بھیجیں تاکہ آپ کو اور زیادہ خوشی ہو ۱۲ منہ [4] گوہ ایک مشہور جانور ہے اس کو گود بھوڑ بھی کہتے ہیں قسطلانی نے کہا یہ جانور پانی نہیں پیتا اور اس کی عمر سات سو برس ہوتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ بعضوں نے کہا چالیس دن میں ایک قطرہ پیشاب کرتا ہے اور اس کا دانت نہیں گرتا

۲۴۰۶- حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَ مَعَهُمْ۔

(از ابراہیم بن منذر از معن از ابراہیم بن طہمان از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی کھانا آتا تو آپ پوچھتے یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپ صحابہ سے فرماتے تم کھالو اور خود نہ کھاتے۔ لیکن اگر کہا جاتا ہدیہ (تحفہ) ہے تو آپ بھی ان کے ساتھ کھانے میں دلچسپی لیتے اور کھانے میں شامل ہوجاتے[1]

۲۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا[2]۔ کسی نے کہا یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۲۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا تُصُدِّقَ عَلٰى بَرِيْرَةَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَّخُيِّرَتْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ زَوْجُهَا حُرٌّ اَوْ عَبْدٌ قَالَ شُعْبَةُ سَاَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ عَنْ زَوْجِهَا قَالَ لَا اَدْرِيْ اَحُرٌّ اَمْ عَبْدٌ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عبدالرحمان بن قاسم از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا مگر اس کے مالکوں نے ولاء لینے کی شرط کرلی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا، آپؐ نے فرمایا تو خرید کر آزاد کردے ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

چنانچہ کسی نے بریرہؓ کو صدقہ کا گوشت بھیجا، آنحضرتؐ نے فرمایا یہ گوشت بریرہؓ کو خیرات میں ملا، اس کے لیے تو صدقہ ہے۔ لیکن ہمارے لیے ہدیہ (تحفہ) ہے۔ بریرہ جب آزاد ہوئی اسے اپنے خاوند کے معاملے میں اختیار دیا گیا عبدالرحمان کہتے ہیں اس کا خاوند (مغیث) آزاد تھا یا غلام (معلوم نہیں) شعبہ کہتے ہیں میں نے عبدالرحمان سے اس کے خاوند کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا مجھے معلوم نہیں کہ وہ آزاد تھا یا غلام۔

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ہدیہ کو قبول کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] بریرہ رضؓ نے یہ گوشت آپ کو تحفہ کے طور پر بھیجا تھا گو بریرہ رضؓ کو صدقہ میں ملا تھا مگر فقیر کو اگر صدقہ ملے اور وہ کسی مالدار کو تحفہ کے طور پر بھیجے تو مالدار اس کو کھا سکتا ہے ۱۲ منہ

۲۴۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ قَالَ إِنَّهَا بَلَغَتْ مَحِلَّهَا۔

(از محمد بن مقاتل از ابوالحسن از خالد بن عبداللہ از خالد حذاء از حفصہ بنت سیرین) ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا کچھ نہیں البتہ گوشت ہے جو ام عطیہؓ نے بھیجا ہے اس بکری کا جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ام عطیہؓ کو بطور صدقہ دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا بکری اپنے ٹھکانے پہنچ گئی[۱]۔

بَابٌ ۱۶۷ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ۔

باب اپنے کسی دوست کو خاص اس دن تحفہ بھیجنا جب وہ ایک خاص بیوی کے پاس ہو[۲]

۲۴۱۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ فَذَكَرَتْ لَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهَا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ لوگ اپنے تحفے بھیجنے میں میری باری کا خیال رکھتے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں۔ میری سوکنیں جمع ہوئیں[۳]۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ؐ نے جواب ہی نہ دیا۔

۲۴۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از اسمٰعیل از برادرش از سلیمان از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے۔ ایک میں تو حضرت عائشہ، حضرت حفصہ، حضرت صفیہ، اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواج مطہرات تھیں۔ مسلمانوں کو یہ معلوم تھا کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کو بہت

---

[۱] یعنی صدقہ ام عطیہ کو دینے سے پورا ہو گیا۔ اب ام عطیہ نے جو بھیجا ہے وہ ہدیہ گنا جائے گا ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے ام عطیہ کا ہدیہ قبول فرمایا ۱۲ منہ

[۲] مطلب یہ ہے کہ اس کی کئی بیبیاں ہوں اور وہ باری باری ہر ایک کے پاس رہتا ہو تو ایسے دن کا خیال رکھنا جب وہ ایک معین بی بی کے پاس ہو اور اسی دن تحفہ بھیجنا ۱۲ منہ

[۳] ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیبیاں ام المؤمنین ام سلمہؓ کے گھر میں اکٹھا ہوئیں اور یہ کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو آپ اپنے صحابہؓ کو حکم دیں کہ وہ ہدیے اور تحفے بھیجنے میں یہ راہ نہ دیکھتے رہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فلانی بی بی پاس تشریف لے جائیں تو بھیجیں بلکہ بلا قید آپ کسی بی بی کے پاس ہوں بھیج دیا کریں۔ چنانچہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے معروضے پر کچھ التفات نہ فرمایا وجہ التفات نہ فرمانے کی یہ تھی کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ کی درخواست معقول نہ تھی حصہ بھیجنے والے کی مرضی وہ جب چاہے بھیجے اس کو جبراً کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا کہ فلاں وقت بھیجے فلاں وقت نہ بھیجے ۱۲ منہ

وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ

چاہتے ہیں، جب کسی کو کوئی تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجنا منظور ہوتا وہ اس میں تاخیر کرتا رہتا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے گھر میں تشریف فرما ہوتے، اس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر بھیج دیتا یہ حال دیکھ کر ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے ام سلمہؓ سے کہا آپ آنحضرتﷺ اس بارے میں عرض کریں۔ آپؐ لوگوں سے فرماویں جس کسی کو آپؐ کے پاس کوئی تحفہ بھیجنا ہو وہ بھیج دے۔ خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی زوجہ مطہرہ کے پاس ہوں۔

چنانچہ ام سلمہؓ نے عرض کیا اور آپؐ نے کچھ جواب ہی نہ دیا ازواج مطہرات نے ام سلمہؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا آپؐ نے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا پھر عرض کیجئے گا چنانچہ جب ان کی باری آئی انہوں نے پھر عرض کیا آپؐ نے کچھ جواب نہ دیا۔ ان ازواج مطہرات نے دریافت کیا تو کہہ دیا کہ آنحضرتؐ نے کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ انہوں نے کہا پھر عرض کیجئے! انہوں نے پھر اپنی باری کے دن عرض کیا، تب آپؐ نے (تیسری مرتبہ عرض کرنے پر) جواب دیا عائشہؓ کے معاملے میں مجھے مت ستاؤ کسی عورت کے بستر پر مجھے وحی نہیں آتی سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بستر کے ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ کو تکلیف دینے سے توبہ کرتی ہوں

بعد ازاں ان ازواج مطہرات نے آپؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو آپؐ کے پاس بھیجا کہ وہ یہ جا کر کہیں کہ آپؐ کی ازواج مطہرات آپؐ کو قسم دیتی (اللہ کی) ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے معاملے میں انصاف کیجئے، انہوں نے عرض کیا آپؐ نے فرمایا بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ آپؐ نے عرض کیا کیوں نہیں! یہ سن کر وہ لوٹ گئیں اور ان ازواج مطہرات کو جواب دے دیا انہوں نے کہا پھر جاؤ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اب میں نہیں جاتی[1] چنانچہ اب انہوں نے اپنی طرف سے ام المؤمنین زینب رضی اللہ عنہا کو بھیجا[2] وہ آئیں اور سخت گفتگو کرنے لگیں کہنے

[1] حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا اپنے والد بزرگوار کی عاشق زار تھیں جب انہوں نے دیکھا کہ آپ کی مرضی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مقدمہ میں دخل دینے کی نہیں ہے تو وہ خاموش ہو رہیں پھر کسی طرح اس بارے میں عرض کرنا منظور نہ کیا۔

[2] شیخ احمد مجدد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں کھانا پکا کر مسکینوں کو کھلاتا اور اس کا ثواب آنحضرت صلی اللہ

زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ فَأَتَتْهُ فَأَغْلَظَتْ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتّٰى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا حَتّٰى إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلٰى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلٰى زَيْنَبَ حَتّٰى أَسْكَتَتْهَا قَالَتْ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّهَا بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ الْكَلَامُ الْأَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ أَبُو مَرْوَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَجُلٍ مِنَ الْمَوَالِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَاطِمَةُ رض۔

لگیں آپؐ کی ازواج مطہرات ابن ابی قحافہ کی بیٹی کے معاملے میں انصاف چاہتی ہیں آپؐ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں حضرت زینبؓ کی آواز بلند ہو رہی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس وقت وہیں بیٹھی ہوئی تھیں انہیں برا بھلا کہنے لگیں یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کی طرف دیکھنے لگے کیا وہ جواباً بولتی ہے؟ راوی کہتے ہیں چنانچہ حضرت عائشہؓ نے کلام کیا اور زینب رضی اللہ عنہا کو خاموش کر دیا۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ کی طرف دوبارہ دیکھا اور فرمایا آخر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کی بیٹی ہے![۲]

امام بخاری رحمۃ اللہ کہتے ہیں آخری مضمون یعنی حضرت فاطمہؓ کا واقعہ ہشام بن عروہ سے مروی ہے بحوالہ شخصے از زہری از محمد بن عبد الرحمان۔

ابو مروان نے بحوالہ ہشام از عروہ روایت کیا کہ لوگ اپنے اپنے تحفے بھیجنے میں حضرت عائشہ رضی اللہ کا انتظار کرتے رہتے۔

نیز مروی ہے ہشام سے بحوالہ شخصے قریش و شخصے غلام از زہری از محمد بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشام کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اتنے میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجازت طلب کی[۳]

بَاب ۱۶۱۸ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

باب جس تحفے کا واپس کرنا درست نہیں[۴]

۲۴۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ

(۲۴۱۲) از ابو معمر از عبد الوارث، عزرہ بن ثابت انصاری کہتے ہیں میں ثمامہ بن عبد اللہ کے پاس گیا انہوں نے مجھے خوشبو دی اور کہنے لگے

علیہ وسلم اور آپ کے اہل بیت علیہم یعنی امام حسن اور امام حسین اور حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ارواح مقدسہ کو بخش دیتا آپ کی ازواج مطہرات کا نام نہ لیتا ایک بار ایسا ہوا خواب میں آپ کی زیارت ہوئی دیکھا تو آپ مجھ سے کشیدہ ہیں میں نے بہت کچھ گریہ زاری کی اور وجہ پوچھی آپ نے فرمایا سب کو معلوم ہے کہ میں کھانا عائشہؓ کے گھر میں کھایا کرتا ہوں گویا مرضی مبارک یہ معلوم ہوئی کہ کھانے کا ثواب حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روح مبارک کو کیوں نہیں بھیجتا اس روز سے میں ازواج مطہرات کو بھی صراحتاً شریک کرنے لگا۔ جس کو پیا چاہے وہی سہاگن۔ رافضی جل کر مر جائیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ سب بیبیوں سے زیادہ پیاری تھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ حضرت عائشہؓ دنیا اور آخرت میں آپ کی بی بی ہیں رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [۱] ابوقحافہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد کا نام ہے ۱۲ منہ [۲] جیسے ابوبکرؓ صحابہ میں زیادہ علم و فضل رکھتے تھے ویسے ہی ان کی صاحبزادی عورتوں میں فاضلہ اور عالمہ اور مقررہ تھیں۔ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ کے علم و فضل کا یہ حال تھا کہ ہزاروں اشعار آپ کو یاد تھے اور جب تقریر کرتی تھیں تو اس فصاحت و بلاغت کے ساتھ کہ کوئی جواب نہ دے سکتا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اس حدیث سے حضرت ابوبکرؓ کی بھی بڑی فضیلت نکلی اور باب کی مطابقت تو ظاہر ہے ۱۲ منہ [۳] ہشام کی روایت ایک شخص سے اسی طرح ابو مروان کی ہشام سے موصولاً نہیں ملی کذا قال الحافظ ۱۲ منہ
[۴] شاید امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے ابن عمرؓ سے نکالا کہ تین چیزیں نہیں لوٹائی جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ ترمذی نے کہا تیل سے خوشبو مراد ہے دوسری حدیث ابوہریرہؓ سے یوں ہے کہ جس کے سامنے خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے اس لئے کہ وہ ہلکی چیز ہے اور خوشبودار ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا قَالَ كَانَ أَنَسٌ رضي الله عنه لَا يَرُدُّ الطِّيبَ قَالَ وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ۔

انس رضی اللہ عنہ خوشبو کا تحفہ واپس نہ کیا کرتے تھے نیز کہا کہ انس رضی اللہ عنہ یہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کا تحفہ رد نہ فرماتے تھے (بلکہ جو کوئی دیتا لے لیتے)

بَاب ۱۶۱۹ مَنْ رَأَى الْهِبَةَ الْغَائِبَةَ جَائِزَةً۔

باب غائب چیز کا ہبہ کرنا[1]۔

۲۴۱۳ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رضي الله عنه وَمَرْوَانَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ قَامَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا لَكَ۔

(از سعید بن ابی مریم از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) مسور بن مخرمہ اور مروان کہتے ہیں کہ ہوازن کا وفد جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ خطبہ دینے کھڑے ہوئے اول حمد و ثنا فرمائی پھر فرمایا اما بعد تمہارے بھائی توبہ کر کے آئے ہیں لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی واپس کر دیئے جائیں چنانچہ جو خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ کرے اور جو یہ چاہے کہ اپنا حصہ قائم رکھے (معاف نہ کرے) تو سب سے پہلی فئے جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرے گا، اس میں سے معاوضہ حاصل کر لے۔ لوگوں نے کہا ہم آپ کی رائے پر خوش ہیں۔

بَاب ۱۶۲۰ الْمُكَافَأَةِ فِي الْهِبَةِ

باب ہبہ کا معاوضہ کرنا۔

۲۴۱۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ وَمُحَاضِرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

(از مسدد از عیسیٰ بن یونس از ہشام از والد خود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور اس کا نعم البدل عطا فرمایا کرتے۔
اس حدیث کو وکیع اور محاضر نے بھی روایت کیا مگر انہوں نے اسے از ہشام از والد خود از عائشہ رضی اللہ عنہا وصل نہیں کیا[2]۔

---

[1] یعنی جو چیز ہبہ کے وقت حاضر نہ ہو باب کی حدیث سے یہ مطلب اس طرح سے نکالا کہ قیدی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر نہ تھے مگر آپ نے ہوازن فتح کرنے والوں کو ہبہ کر دیئے بعضوں نے کہا ہبہ غائب سے یہ مراد ہے کہ موہوب لہٗ غائب ہو جیسے ہوازن کے لوگ اس وقت حاضر نہ تھے لیکن آپ نے ان کے قیدی ان کو ہبہ کر دیئے ۱۲ منہ

[2] بلکہ مرسلاً ہشام سے روایت کیا ترمذی اور بزار نے کہا اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس نے وصل کیا۔ حافظ نے کہا وکیع کی روایت کو تو ابن ابی شیبہ نے نکالا اور محاضر کی روایت مجھ کو نہیں ملی بعضے مالکیہ نے اس حدیث سے ہبہ کا بدلہ کرنا واجب کہا ہے اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور کے نزدیک واجب نہیں مستحب ہے قسطلانی نے کہا ہبہ بالمعاوضہ اگر معین اور معلوم معاوضہ کے بدل ہو تو بیع کی طرح درست ہو گا اور اگر معاوضہ مجہول ہو تو ہبہ صحیح نہ ہو گا۔ ۱۲ منہ

باب ۱۶۲۱ اَلْهِبَةِ لِلْوَلَدِ۔

وَاِذَا اَعْطٰى بَعْضَ وَلَدِهٖ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ حَتّٰى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الْاٰخَرِيْنَ مِثْلَهٗ وَلَا يُشْهَدُ عَلَيْهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ فِي الْعَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ اَنْ يَّرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهٖ وَمَا يَاْكُلُ مِنْ مَّالِ وَلَدِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا يَتَعَدّٰى وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيْرًا ثُمَّ اَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ وَقَالَ اصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ۔

باب اپنی اولاد کو ہبہ کرنا۔

جب ایک اولاد کو کچھ ہبہ کرے تو وہ جائز نہیں جب تک انصاف نہ کرے اور جب تک دوسروں کو اتنا نہ دے نیز ظلم کے ہبہ پر گواہ ہونا بھی درست نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اپنی اولاد کو دینے میں برابری کرو۔ اس باب میں یہ بیان بھی ہے کہ باپ اپنی اولاد کو ہبہ کرے تو پھر رجوع کر سکتا ہے[1] اور اپنی اولاد کا مال دستور کے موافق کھا سکتا ہے، زیادہ خرچ نہ کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے ایک اونٹ لیا۔ پھر ان کے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ اور فرمایا تو جو چاہے وہ کر۔

۲۴۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از حمید بن عبدالرحمان ومحمد بن نعمان بن بشیر از نعمان بن بشیر) بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے میں نے اپنے اس بیٹے (نعمان) کو ایک غلام دیا ہے۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے سب بیٹوں کو ایسا ہی غلام دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو (اس سے بھی) واپس لے لے۔

باب ۱۶۲۲ الْاِشْهَادُ فِي الْهِبَةِ

باب ہبہ پر گواہ بنانا۔

۲۴۱۶ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اَعْطَانِيْ

(از حامد بن عمر از ابو عوانہ از حصین از عامر) نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ (کوفے میں) منبر پر (خطبہ دیتے ہوئے) کہہ رہے تھے میرے والد نے مجھے کچھ دیا (ایک غلام)، عمرہ بنت رواحہ (میری ماں) نے

[1] امام شافعی اور احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ ہبہ میں رجوع جائز نہیں مگر باپ جو اپنی اولاد کو ہبہ کرے اس میں رجوع کر سکتا ہے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا اور کہا صحیح ہے کہ کسی شخص کو درست نہیں کہ اپنے عطیہ اور ہبہ میں رجوع کرے مگر والد جو اپنی اولاد کو دے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک قرابت موہوب لہ مانع رجوع ہبہ ہے ۱۲ منہ

اَبِیْ عَطِیَّۃً فَقَالَتْ عَمْرَۃُ بِنْتُ رَوَاحَۃَ لَا اَرْضٰی حَتّٰی تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْطَيْتُ ابْنِیْ مِنْ عَمْرَۃَ بِنْتِ رَوَاحَۃَ عَطِیَّۃً فَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهٗ۔

کہا میں اسوقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تو آنحضرتؐ کو اس ہبہ کا گواہ نہ بنا دے یہ سن کر میرے والد آنحضرتؐ کے پاس آئے کہنے لگے عمرہ بنت رواحہ کے شکم سے جو میرا بیٹا ہے، اسے میں نے کچھ عطیہ دیا ہے۔ اس کی ماں کہتی ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپؐ کو گواہ بنا دوں آپؐ نے فرمایا کیا تو نے اپنی سب اولاد کو اسی طرح عطیے دیئے ہیں؟ اس نے کہا نہیں! آپؐ نے فرمایا لوگو اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل و انصاف کرو۔ یہ سن کر میرے والد صاحب لوٹ گئے اور اپنا عطیہ (مجھ سے) واپس لے لیا۔[1]

بَابُ ۱۶۲۳ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَاَتِهٖ وَالْمَرْاَةِ لِزَوْجِهَا

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ جَائِزَۃٌ وَّقَالَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَا يَرْجِعَانِ وَ اسْتَاْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نِسَاءَهٗ فِیْ اَنْ يُّمَرَّضَ فِیْ بَيْتِ عَائِشَۃَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِیْ قَيْئِهٖ وَقَالَ الزُّهْرِیُّ فِيْمَنْ قَالَ لِامْرَاَتِهٖ هَبِیْ لِیْ بَعْضَ صَدَاقِكِ اَوْ كُلَّهٗ ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيْهِ قَالَ يَرُدُّ اِلَيْهَا اِنْ كَانَ خَلَبَهَا وَاِنْ كَانَتْ اَعْطَتْهُ

باب خاوند کا بیوی کو اور بیوی کا خاوند کو ہبہ کرنا۔

ابراہیم نخعی کہتے ہیں یہ جائز ہے اور عمر بن عبدالعزیز کہتے ہیں واپس نہیں لے سکتے (ایک دوسرے سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے بیماری کی حالت میں حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہنے کی اجازت مانگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہبہ میں رجوع کرنے والا کُتّے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا جاتا ہے ابن شہاب زہری کہتے ہیں اگر کسی نے اپنی بیوی سے یہ سوال کیا کہ کل مہر یا اس کا کچھ حصہ معاف کر دے (اس نے معاف کر دیا) پھر تھوڑے عرصے کے بعد اسے طلاق دیدی اور بیوی نے ہبہ سے رجوع کیا تو خاوند کو چاہیئے کہ عورت کا ہبہ کردہ مہر اسے ادا کر دے۔ اس کی نیت میں فریب تھا لیکن اگر بیوی نے اپنی خوشی سے معاف کر دیا تھا اور خاوند نے کوئی فریب نہیں کیا تھا، تو ہبہ جائز ہوا اب خاوند کو اس کا ادا کرنا ضروری نہیں)

[1] ابن حبان اور طبرانی کی روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا　　امام احمد بن حنبل رحؒ کا یہی قول ہے کہ اولاد میں عدل کرنا واجب ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ دینا حرام ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ نعمان کے باپ نے اس کو باغ دیا تھا اور اکثر روایتوں میں غلام مذکور ہے حافظ نے کہا طاؤس اور ثوری اور اسحاق بھی امام احمد کے ساتھ متفق ہیں۔ بعضے مالکیہ کہتے ہیں کہ ایسا ہبہ ہی باطل ہے اور امام احمد صحیح کہتے ہیں مگر رجوع واجب جانتے ہیں اور جمہور کا قول یہ ہے کہ اولاد کو ہبہ کرنے میں عدل و انصاف کرنا مستحب ہے اگر کسی اولاد کو زیادہ دے تو ہبہ صحیح ہوگا لیکن مکروہ ہوگا حنفیہ بھی اسی کے قائل ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی اگر خاوند بی بی کو ہبہ کرے یا بی بی خاوند کو دونوں صورتوں میں ہبہ نافذ ہوگا اور رجوع جائز نہیں ان دونوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ جَازَ قَالَ اللهُ تَعَالَى فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَّرِيئًا.

اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء میں) فرمایا اگر بیویاں اپنی خوشی سے تمہیں کچھ معاف کر دیں تو بلا تکلف استعمال کرو۔

۲۴۱۷ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ رض لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَكَانَ بَيْنَ الْعَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ رض قُلْتُ لَا قَالَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے اور آپ کی بیماری میں جب شدت پیدا ہوئی تو آپ نے دوسری ازواج مطہرات سے ایام بیماری میں میرے گھر میں رہنے کی اجازت طلب کی اور انہوں نے اجازت دے دی[1]۔ آپ باہر نکلے (ضعف کی وجہ سے) پاؤں مبارک زمین پر خط کھینچتے جا رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ (آپ کے چچا) اور ایک دوسرے صحابی دونوں طرف سے آپ کو تھامے ہوئے تھے عبید اللہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنی تھی، ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کی انہوں نے پوچھا کیا تجھے معلوم ہے وہ دوسرا شخص کون تھا جس کا نام حضرت عائشہ رض نے نہیں لیا؟ میں نے کہا نہیں - انہوں نے کہا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۲۴۱۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاؤس از والدش از ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہبہ کر کے رجوع کرنے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھا جاتا ہے[2]۔

بَابٌ ۱۶۲۴ هِبَةِ الْمَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً

باب اگر بیوی اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی کو کچھ ہبہ کرے یا غلام یا لونڈی آزاد کرے اور ہبہ کے وقت اس کا خاوند موجود ہو تو ہبہ جائز[3] ہے بشرطیکہ

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری بیبیوں نے اپنی باری کا حق آپ کو ہبہ کر دیا ۱۲ منہ [2] امام شافعی اور امام احمد نے اسی حدیث سے دلیل لی ہے اور ہبہ میں رجوع ناجائز رکھا ہے مگر باپ کو اس ہبہ میں رجوع جائز رکھا ہے جو وہ اپنی اولاد کو کرے بدلیل دوسری حدیث کے جو اوپر گذر چکی اور امام ابوحنیفہ نے کہا اگر کوئی اجنبی شخص کو کچھ ہبہ کرے تو اس میں رجوع جائز رکھا ہے جب تک وہ شے موہوب اپنے مال پر باقی ہو اور اس کا عوض نہ ملا ہو ۱۲ منہ [3] اگر اس عورت کا خاوند ہبہ کے وقت موجود نہ ہو مر گیا ہو یا نکاح ہی نہ کیا ہو تب تو بالاتفاق ہبہ درست ہے ۱۲ منہ

فَاِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمْ۔

وہ عورت کم عقل نہ ہو اگر کم عقل ہے تو ہبہ جائز نہ ہوگا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء میں) فرمایا کم عقلوں (بیوقوفوں) کے ہاتھ اپنا مال نہ دو۔[1]

۲۴۱۹ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مَالٌ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَاَتَصَدَّقُ قَالَ تَصَدَّقِيْ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكِ ۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از عباد بن عبداللہ) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس وہی مال ہے جو زبیرؓ نے مجھے دیا ہے۔ آیا میں اس میں سے صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دیا کر۔ جمع نہ کیا کر، اللہ بھی روک لے گا۔[2]

۲۴۲۰ ۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَآءَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ۔

(از عبید اللہ بن سعید از عبداللہ بن نمیر از ہشام بن عروہ از فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ کیا کر گنا مت کر اللہ بھی گن گن کر دے گا جوڑ نہ رکھ ورنہ اللہ بھی روک لے گا۔

۲۴۲۱ ۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً وَلَمْ تَسْتَاْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِيْ يَدُوْرُ عَلَيْهَا فِيْهِ قَالَتْ اَشَعَرْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنِّيْ اَعْتَقْتُ وَلِيْدَتِيْ قَالَ اَوَفَعَلْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّكِ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ اَعْتَقَتْ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یزید بن ابی حبیب از بکیر از کریب غلام ابن عباسؓ) ام المومنین حضرت میمونہ بنت حارثؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی،[3] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی۔ جب ان کی باری کا دن آیا اور آنحضرتؐ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپؐ کو معلوم ہے، میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا واقعی آزاد کر چکی ہو؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا تم وہ لونڈی اپنے ننہال والوں کو دے دیتی تو تمہیں بہت ثواب ہوتا۔

بکیر بن مضر نے بھی اس حدیث کو بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر از کریب روایت کیا کہ حضرت میمونہ رضی نے (اپنی لونڈی کو) آزاد کر دیا۔[4]

---

[1] جمہور علماء کا یہی قول ہے اور امام مالکؒ کے نزدیک عورت کا ہبہ جب اس کا خاوند موجود ہو بغیر خاوند کی اجازت کے صحیح نہ ہوگا گو وہ عقل والی ہو مگر تہائی مال تک نافذ ہوگا وصیت کی طرح ۱۲ منہ

[2] تیرے اوپر کشائش نہیں دینے کا اگر خیرات کرتی صدقہ دیتی تو اللہ تعالیٰ اور دیتا اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ خاوند والی عورت کا ہبہ صحیح ہے کیونکہ ہبہ اور صدقے کا ایک حکم ہے ۱۲ منہ [3] نسائی کی روایت میں ہے ایک کالی لونڈی جوان کی تھی۔ حافظ نے کہا مجھے اس کا نام معلوم نہیں ہوا (بقیہ...)

۲۴۲۲- حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف لے جانا چاہتے تو اپنی بیویوں کے لیے قرعہ اندازی فرماتے، جس عورت کا نام قرعہ میں آتا اسے ساتھ لے جاتے، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضر میں معمول تھا کہ ہر عورت کے پاس باری باری ایک دن رات قیام فرماتے۔ صرف سودہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے (جو بہت بوڑھی ہو چکی تھیں) اپنا دن رات حضرت عائشہ رض کو بخش[1] دیا تھا۔ حضرت سودہ رض نے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنی باری بخش دی تھی[2]۔

بَاب ۱۶۲۵ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالْهَدِيَّةِ

باب پہلے کن لوگوں کو ہدیہ دینا چاہیئے؟

وَقَالَ بَكْرٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رض إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا فَقَالَ لَهَا وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ -

بکر بن مضر نے بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر از کریب (غلام ابن عباس) روایت کی کہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک لونڈی آزاد کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اپنے ننھال والوں کو یہ لونڈی دیتی تو تجھے زیادہ ثواب ہوتا۔

۲۴۲۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي قَالَ إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از ابوعمران جونی از طلحہ بن عبداللہ بنی تیم بن مرہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دو ہمسائے ہیں میں (پہلے) کسے ہدیہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا جس کا دروازہ قریب تر ہو[3]۔

بقیہ حاشیہ: دوسری سند لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عمرو بن حارث نے بھی یزید بن ابی حبیب کے ساتھ اتفاق کیا ہے اور محمد بن اسحاق نے ان دونوں کا خلاف کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو بکیر سے انہوں نے سلیمان بن لیسار سے انہوں نے ابن عباس رض سے روایت کیا۔ دارقطنی نے کہا یزید اور عمرو کی روایت زیادہ صحیح ہے ۱۲ منہ [1] یہیں سے باب کا مطلب نکلا عورت کا ہبہ اپنے خاوند کے سوا دوسرے شخص کو ثابت ہوا کیونکہ حضرت سودہ رض نے اپنا باری کا دن حضرت عائشہ رض کو بخش دیا تھا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ آنحضرت نے حضرت سودہ رض کو طلاق دینا چاہا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھ کو اب مردوں کی خواہش نہیں ہے میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ قیامت کے دن آپ کی بیبیوں میں میرا حشر ہو اور میں اپنی باری حضرت عائشہ رض کو ہبہ کئے دیتی ہوں آپ خوش ہو گئے کیونکہ حضرت عائشہ رض آپ کو بہت پیاری تھیں آپ حضرت سودہ رض کی باری کے دن بھی ان کے پاس رہا کرتے ۱۲ منہ [3] کیونکہ جس کا دروازہ نزدیک ہوگا وہ تیرے کھانے پکنے اور تیری چیزیں آتے جاتے دیکھے گا۔ اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہوگا ۱۲ منہ

باب ۱۶۲۶ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً وَّالْيَوْمَ رِشْوَةٌ۔

باب کسی عذر کی وجہ سے ہدیہ قبول نہ کرنا۔

عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہدیہ واقعی ہدیہ ہوتا تھا آج کل تو رشوت ہے۔[1]

۲۴۲۴- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَّهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ قَالَ صَعْبٌ فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ از عبداللہ بن عباس رض) صعب بن جثامہ لیثی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے آنحضرت کو ایک گورخر تحفہ بھیجا۔ اسوقت آپ حالت احرام میں بمقام الابواء یا ودان تھے آپ نے واپس کردیا صعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدیہ واپس ہونے کی وجہ سے میرا چہرہ متغیر دیکھا تو فرمایا ہم تیرا ہدیہ واپس نہ کرنا چاہتے تھے لیکن معذوری ہے کہ ہم اس وقت حالت احرام میں ہیں۔

۲۴۲۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ رض قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي قَالَ فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ بن زبیر) ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد قبیلے کے ایک شخص کو جسے ابن اتبیہ کہتے تھے، زکوۃ وصول کرنے پر مامور کیا۔ جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھے تحفتہً ملا ہے آپ نے فرمایا اپنے باپ یا ماں کے گھر بیٹھا رہتا پھر دیکھتے کوئی اسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو کوئی زکوۃ کے مال میں سے (چوری) رکھ لے وہ قیامت کے دن اسے اپنی گردن پر لادے ہوئے لائے گا، اونٹ ہوگا تو

[1] اس اثر کو ابن سعد نے اور ابو نعیم نے حلیہ میں وصل کیا وجہ یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ واسطے محبت رکھتے اور بلا کسی دنیاوی غرض کے محبت ایمانی کی وجہ سے ہدایا اور تحائف بھیجا کرتے اور اب تو بغیر مطلب اور غرض کے کوئی کسی کو تحفہ نہیں بھیجتا خصوصاً حکومت والوں کو تو اسی مطلب سے بھیجتے ہیں کہ وہ ان کی رعایت کریں اور انصاف چھوڑ دیں اس قسم کا تحفہ رشوت ہے اور اس کا لینا ناجائز ہے۔ حنفیہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ قاضی اور عدالت کا حاکم انہی لوگوں کا ہدیہ لے جو عہدہ ملنے سے پیشتر اس کو ہدیہ بھیجا کرتے تھے اور جو لوگ عہدہ ملنے کے بعد ہدیہ بھیجیں ان کا ہدیہ قبول نہ کرے اسی طرح خاص دعوت میں نہ جائے البتہ عام دعوت میں جانا درست ہے ۱۲ منہ

يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهٖ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهٖ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ إِبْطَيْهِ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا۔

وہ بڑبڑ کر رہا ہوگا، گائے ہوگی تو وہ بھائیں بھائیں کرتی ہوگی، بکری ہوگی تو میں میں کر رہی ہوگی۔ پھر آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے حتّٰی کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی آپؐ نے فرمایا اے اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔

بَابٌ ۱۶۲۷ إِذَا وَهَبَ هِبَةً أَوْ وَعَدَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَصِلَ إِلَيْهِ وَقَالَ عُبَيْدَةُ إِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ وَالْمُهْدٰى لَهٗ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ الَّذِيْ أَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ أَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهٗ إِذَا قَبَضَهُ الرَّسُوْلُ

باب اگر ہبہ یا ہبہ کا وعدہ کر کے مر جائے، اور وہ چیز جس کے نام ہبہ کی گئی اسے نہ پہنچی ہو۔[1]

عبیدہ بن عمر سلمانی کہتے ہیں اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور ہبہ کردہ چیز موہوب لہٗ اپنی زندگی میں قابض ہو جائے پھر مر جائے تو وہ موہوب لہ (جس شخص کے نام ہبہ کی گئی) کے ورثاء کا حق ہوگا۔ لیکن اگر موہوب کے قابض ہونے سے پیشتر ہبہ کرنے والا مر جائے تو ہبہ کرنے والے کے ورثاء کو وہ ملے گا۔[2] امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی مر جائے وہ موہوب لہ کے ورثاء کا حق ہوگا بشرطیکہ موہوب لہٗ کا وکیل اس پر قبضہ کر چکا ہو۔

۲۴۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا ثَلَاثًا فَلَمْ يَقْدَمْ حَتّٰى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ أَبُوْ بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادٰى مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَأَتَيْتُهٗ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ابن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ فرمایا اگر بحرین کے علاقہ سے روپیہ آیا تو میں تجھے اس طرح تین لپ بھر کر دونگا حضورؐ کی حیات مبارکہ میں وہاں نہ آسکا، بعد وصال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک منادی کو مقرر کیا اس نے یوں منادی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی سے وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر اس کا قرض ہو تو وہ حاضر ہو جائے یہ سن کر میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] اس حدیث سے نکلا کہ عامل اور حاکم کو ہدیہ نہ لینا چاہیئے اور ان کو جو کچھ ہدیہ ملے وہ بادشاہ ان سے لے کر بیت المال میں شریک کرے اگر بادشاہ خوشی سے اس کو اجازت دے تو وہ ہدیہ قبول کر سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو اجازت دی تھی۔ ترجمہ باب اس حدیث سے یوں نکلا کہ عامل یا حاکم بس عذر سے کہ میں عامل یا حاکم ہوں ہدیہ واپس کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] تو ہبہ فسخ نہ ہوگا کیونکہ بیع کی طرح ہبہ بھی ایک عقد لازم ہے البتہ شرکت یا وکالت شریک یا وکیل یا مؤکل کی موت سے فسخ ہو جاتی ہے ۱۲ وحید [3] کیونکہ ہبہ بغیر قبضہ کے پورا نہیں ہوتا۔ عبیدہ کے اس اثر کو کس نے وصل کیا معلوم نہیں ہوا اور بظاہر یہ ترجمہ باب کے خلاف ہے مگر بعضوں نے عبیدہ کے قول کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر ہبہ کرنے والا مر جائے اور واہب شیٔ موہوب کو اپنے دوسرے املاک سے جدا کر چکا ہو وہ تو شے موہوب موہوب لہ اور اس کے وارثوں کا حق ہوگی اور اگر جدا کرنے سے پیشتر واہب مر جائے تب وہ واہب کے وارثوں کو ملے گی اس صورت میں

فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا۔

علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین لپ بھر کر مجھے روپے دیئے۔

بَابُ ۱۶۲۸ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ۔

باب غلام اور لونڈی اور سامان پر کیسے قبضہ ہوتا ہے؟

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید لیا پھر فرمایا عبداللہ! یہ اونٹ تو لے لے۔

۲۴۲۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رض قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَقَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةُ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں مگر (میرے باپ) مخرمہ کو اس میں سے کچھ نہ ملا۔ والد نے مجھ سے کہا بیٹا! تم میرے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو میں گیا تو انہوں نے مجھے آنحضرتؐ کی خدمت میں اطلاع دینے کیلئے اندر بھیجا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انہی قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا یہ قبا میں نے تمہارے لیے الگ کر کے رکھ دی تھی۔ والد نے اسے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخرمہ خوش ہوا؟ (یا نہیں)[1]

بَابُ ۱۶۲۹ إِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْآخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

باب اگر کوئی ہبہ کرے اور موہوب لہٗ اس پر قبضہ کر لے لیکن زبان سے قبول کرنے کا لفظ نہ کہے[2]۔

۲۴۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

(از محمد بن محبوب از عبدالواحد از معمر از زہری از حمید بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا کہنے لگا میں تباہ ہو چکا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیوں کیا ہوا؟ بولا میں نے رمضان میں (بحالت روزہ) بیوی

---

[1] بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے والد نے کہا اب مخرمہ راضی ہوا۔ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ جب آپ نے وہ اچکن مخرمہ کو دی تو ان کا قبضہ پورا ہو گیا۔ جمہور کے نزدیک ہبہ میں جب تک موہوب لہٗ کا قبضہ نہ ہو اس کی ملک پوری نہیں ہوتی اور مالکیہ کے نزدیک صرف عقد سے ہبہ تمام ہو جاتا ہے البتہ اگر موہوب لہ اس وقت تک قبضہ نہ کرے کہ واہب وہ چیز کسی اور کو ہبہ کر دے تو ہبہ باطل ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ ہبہ میں زبان سے ایجاب قبول کرنا ضرور نہیں اور شافعیہ نے اس کو شرط رکھا البتہ صدقہ میں زبان سے ایجاب و قبول کی ضرورت ہے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

سے صحبت کی۔ آپؐ نے فرمایا تیرے پاس غلام ہے؟ اس نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا دو مہینے لگاتار روزے رکھ سکتا ہے؟ بولا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ جواب دیا نہیں۔ اتنے میں ایک انصاری شخص کھجور کا ایک ٹوکرا لایا آپؐ نے اس شخص سے فرمایا (جس سے ابھی پہلے مخاطب تھے) لے یہ خیرات کر دے وہ کہنے لگا کسے خیرات دوں جو مجھ سے زیادہ حاجتمند ہے؟ مگر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم اس کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا۔ مدینے کے دونوں پتھریلے کناروں میں ہم سے زیادہ کوئی گھر والے مفلس و حاجتمند نہ ہوں گے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جا! اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دے!

بَابٌ ۱۶۳۰ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ حَقٌّ فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَيُحَلِّلُوا أَبِي۔

باب اگر کوئی شخص اپنا قرضہ کسی کے نام ہبہ کر دے[1]

شعبہ حکم سے نقل کرتے ہیں کہ یہ جائز ہے[2]

امام حسن ابن علی علیہ السلام نے ایک شخص کو[3] اپنا قرض معاف کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں[4] جس پر کسی کا حق ہو تو یا ادا کر دے یا اس سے معاف کرائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد[5] احد کے دن شہید ہوئے، ان پر قرض تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں سے فرمایا کہ میرے باغ کا میوہ لے لیں اور میرے والد پر سے قرض معاف کر دیں

---

[1] خواہ خود وہ قرضدار کو معاف کر دے یا دوسرے شخص کو وہ قرض دے ڈالے کہ تم وصول کر لو اور اپنے کام میں لاؤ مالکیہ کے نزدیک غیر شخص کو بھی دین کا ہبہ درست ہے اور شافعیہ و حنفیہ کے نزدیک درست نہیں ہے البتہ مدیون کو دین کا ہبہ کرنا سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا مجھے معلوم نہیں ہوا اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو مسدد نے اپنی سند میں وصل کیا۔ باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ حق قرض کو بھی شامل ہے جب اس کو معاف کرانے کا حکم دیا تو معلوم ہوا قرض کا معاف کرنا درست ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گذر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ

۲۴۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ وَلَكِنْ قَالَ سَأَغْدُو عَلَيْكَ فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ اسْمَعْ وَهُوَ جَالِسٌ يَا عُمَرُ فَقَالَ أَلَّا يَكُونُ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَاللهِ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللهِ -

(از عبدان از عبداللہ از یونس از لیث[1] از یونس از ابن شہاب از ابن کعب بن مالک) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے والد (عبداللہ) احد کے دن شہید ہوئے ان کے شہید ہونے پر قرضخواہوں نے اپنے قرض کا سخت تقاضا کیا آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا (سفارش چاہی) آپ نے ان سے فرمایا تم اس کے باغ کا میوہ لے لو اور اس کے باپ کا قرضہ چھوڑ دو انہوں نے انکار کیا۔ آپ نے انہیں میرا باغ دیا نہ میوہ درختوں سے اتروایا۔ آپ نے فرمایا میں کل صبح آؤں گا چنانچہ آپ صبح تشریف لائے اور کھجور کے درختوں میں پھرے اور میوے میں دعائے برکت فرمائی بعد ازاں میں نے پھل اتارا اور سب قرضخواہوں کا حق ادا کر دیا بلکہ کچھ کھجوریں ہمارے لیے بھی باقی رہ گئیں پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ بیٹھے ہوئے تھے میں نے آپ سے یہ حال بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عمرؓ سن لو (جابرؓ کہہ رہا ہے قرض بھی ادا ہو گیا کھجوریں بھی بچ گئیں) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیوں نہ ہو (ایسے معجزے تو آپ کے بیشمار ہیں) ہمیں تو یقین ہے کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ خدا کی قسم آپ اللہ کے پیغمبر ہیں[2]۔

بَابٌ ۱۶۳ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَّابْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَّرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ بِالْغَابَةِ وَقَدْ

باب ایک ہی چیز کئی آدمیوں کے نام ہبہ کرنا[3]

اسماء رضی اللہ عنہا نے قاسم بن محمد اور عبداللہ ابن ابی عتیق سے کہا مجھے اپنی بہن عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ترکے میں سے غابہ[4] میں کچھ جائیداد ملی تھی آئی

---

[1] لیث کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] عینی نے کہا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرتؐ نے جابرؓ کے قرضخواہوں سے یہ سفارش فرمائی کہ باغ میں جتنا میوہ نکلے اپنے قرض کے بدل لے لو اور جو قرضہ باقی رہے وہ معاف کر دو گویا باقی دینے کا جابر کو ہبہ ہوا ۱۲ منہ [3] یعنی مشاع کا ہبہ جائز ہے مثلاً ایک غلام یا ایک گھر چار آدمیوں کو ہبہ کیا ہر ایک کا اس میں حصہ ہے حنفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو جیسے چکی یا حمام اس کا تو بطور مشاع ہبہ کرنا جائز ہے اور جو چیز تقسیم کے قابل ہو جیسے گھر وغیرہ اس کا ہبہ بطور مشاع کے درست نہیں ۱۲ منہ [4] غابہ ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے متصل وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کچھ حصہ تھا زمین میں ۱۲ منہ ...

أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ فَهُوَ لَكُمَا۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اس کے عوض ایک لاکھ روپیہ دیتے تھے (میں نے فروخت نہیں کی) یہ جائیداد تم دونوں لے لو[1]

۲۴۳۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از ابوحازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کے لیے کچھ لایا گیا (دودھ یا پانی) آپ نے پیا آپ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا (ابن عباسؓ) اور بائیں طرف بڑی عمر کے لوگ بیٹھے تھے۔ آپ نے لڑکے سے دریافت فرمایا اگر تو اجازت دے تو پہلے (یہ پیالہ) میں ان بڑوں کو دوں؟ کہنے لگا یا رسول اللہ میں تو آپ کے بچے ہوئے مشروب (جوٹھے) میں سے اپنا حصہ کسی کو دینا نہیں چاہتا آخر آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ پر زور سے رکھ دیا۔[2]

بَابٌ ۱۶۳۲ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

باب جو چیز قبضے میں ہو اور جو نہ ہو۔ اور جو چیز تقسیم ہو چکی ہو اور جو نہ ہوئی ہو ان کے ہبہ کا بیان۔[3]

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ وَقَالَ ثَابِتٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَضَانِي وَزَادَنِي۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابؓ ہوازن کے لوگوں سے جو مال غنیمت حاصل کیا، وہ انہیں ہبہ کر دیا[4] حالانکہ وہ تقسیم نہ ہوئی تھی۔ ثابت[5] بن محمد نے کہا مسعر از محارب کہتے ہیں کہ جابرؓ نے کہا میں (سفر سے لوٹ کر) مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ نے میرا قرض ادا کیا بلکہ کچھ زیادہ دے دیا۔

۲۴۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعْتُ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محارب) جابر رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک

---

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیونکہ اسماء نے بطور مشاع کے دونوں کو وہ جائیداد ہبہ کی قاسم بن محمد اسماء کے بھتیجے تھے اور عبد اللہ بھتیجے کے بیٹے۔ قسطلانی نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا اور حافظ نے بھی بیان نہیں کیا کہ کس نے اس کو وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے حافظ نے کہا چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عباسؓ سے یہ درخواست کی کہ وہ اپنا حصہ بوڑھوں کو ہبہ کریں اور بوڑھے کئی تھے اور ان کا حصہ مشاع تھا اس لئے مشاع کے ہبہ کا جواز نکلا ۱۲ منہ [3] جو چیز قبضہ میں ہو اس کا ہبہ تو بالاتفاق درست ہے اور جو قبضے میں نہ ہو اس کا ہبہ اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں ہے مگر امام بخاری نے اس کا جواز اسی طرح اس مال کے ہبہ کا جواز جو تقسیم نہ ہوا ہو باب کی حدیث سے نکالا اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹ کا مال جو ابھی مسلمانوں کے قبضے میں نہیں آیا تھا نہ تقسیم ہوا تھا ہوازن کے لوگوں کو ہبہ کر دیا مخالفین یہ کہتے ہیں کہ قبضہ تو ہو گیا تھا کیونکہ یہ اموال مسلمانوں کے ہاتھ میں تھے گو تقسیم نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گزر چکی ہے اور آگے بھی آتی ہے ۱۲ منہ [5] اس کو اسمٰعیلی وغیرہ نے وصل کیا بعضوں نے کہا یہ تعلیق نہیں ہے کیونکہ بعضے نسخوں میں یوں ہے حَدَّثَنَا ثَابِتٌ یعنی امام بخاری کہتے ہیں ہم سے ثابت نے بیان کیا ۱۲ منہ

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ قَالَ شُعْبَةُ أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي فَأَرْجَحَ فَمَا زَالَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

اونٹ فروخت کیا جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرتؐ نے فرمایا مسجد میں داخل ہو دو رکعتیں (تحیۃ المسجد) پڑھ۔ پھر آپؐ نے اونٹ کی قیمت وزن کرا کے عنایت فرمائی[1]۔

شعبہ کہتے ہیں میرے خیال میں جھکتی ہوئی تولی گئی (یعنی فراخ دلی سے تولی گئی) اس میں سے کچھ رقم (بطور تبرک کے) ہمیشہ میرے ساتھ رہتی لیکن حرہ کے دن شام والوں نے مجھ سے چھین لی[2]۔

۲۴۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ۔

(از قتیبہ از مالک از ابو حازم) سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس پینے کی کوئی شے لائی گئی اسوقت آپؐ کے دائیں جانب ایک کم سن لڑکا بیٹھا تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ بیٹھے تھے۔ آپؐ نے خود (پی کر) اس لڑکے سے دریافت فرمایا اگر تم اجازت دو تو یہ ان بڑوں کو دے دوں اس نے جواب دیا نہیں نہیں تو آپؐ کا تبرک (اپنی باری سے پہلے) کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ آخر آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ہاتھ میں زور سے رکھ دیا[3]۔

۲۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى اللّٰه عنه قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا فَأَعْطُوهَا إِيَّاهُ فَقَالُوا إِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا إِلَّا سِنًّا هِيَ أَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ قَالَ

(از عبد اللہ بن عثمان بن جبلہ از والدش از شعبہ از سلمہ از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی شخص کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ قرض تھا۔ اس نے آپؐ سے سخت کلامی کی (صحابہ کرام نے اسے سزا دینا چاہا)۔ آپؐ نے فرمایا جانے دو صاحب حق (قرضخواہ ایسا) کہہ سکتا ہے ایک اونٹ اسے خرید کر دے دو۔ لوگوں نے کہا اس کے اونٹ سے عمدہ اونٹ ملتا ہے آپؐ نے فرمایا وہی خرید کر اسے دے دو[4] تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جو قرض اچھی طرح (فراخ دلی سے) ادا کریں[5]۔

---

[1] یعنی بلالؓ سے تلوا کر دلوائی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور شاید امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ ہے کہ وہ اونٹ بھی آپ نے مجھ کو ہبہ کر دیا تو قبضے سے پہلے ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ [2] یہ لڑائی ۶۳ھ میں ہوئی یزید کے لشکر نے اہل مدینہ پر حملہ کیا اور مدینہ منورہ کو لوٹا اور ویران کیا۔ حرہ مدینہ منورہ کا میدان ہے وہاں جنگ ہوئی کئی روز تک حرم محترم میں نماز نہیں ہوئی اور یزید مردود کے لشکر والوں نے مسجد نبوی میں گھوڑے باندھے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے باب کی مطابقت یوں نکلی کہ آپؐ نے لڑکے کا حق جس پر اس کا قبضہ نہیں ہوا تھا بوڑھوں کو ہبہ کرانا چاہا ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے جتنا مال بڑھ کر دیا تھا اس پر قبضہ نہیں کیا اور ہبہ کر دیا ۱۲ منہ۔

فَاشْتَرُوهَا إِيَّاهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً۔

بَاب ۶۳۳ إِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللهِ

باب اگر کئی اشخاص کئی شخصوں کو ہبہ کریں۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب وفد ہوازن مسلمان ہو کر حاضر ہوا اور اپنے قیدیوں کو واپس لینے کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا (میں تنہا نہیں) میرے ساتھ اور آدمی بھی تم دیکھ رہے ہو اور مجھے سچی بات بہت زیادہ پسند ہے۔ تم دو باتوں سے ایک مان لو یا قیدی لو یا مال میں نے اسی خیال سے تقسیم میں تاخیر کی تھی۔ (واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب طائف سے لوٹ کر آئے تو دس سے زیادہ راتوں تک ان کا انتظار فرماتے رہے۔

اب آپؐ کے سمجھانے سے وہ سمجھ گئے کہ آنحضرتؐ انہیں دونوں چیزیں نہیں دینا چاہتے بلکہ کوئی ایک تو (مجبوراً) کہنے لگے اچھا ہمارے قیدی ہمیں واپس دے دیجئے۔ چنانچہ آپؐ اسی وقت مسلمانوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا اما بعد تمہارے بھائی کفر سے توبہ کر کے آئے ہیں اور میں ان کے قیدی واپس کرنا مناسب سمجھتا ہوں لہٰذا جو شخص خوشی سے ایسا کرنا چاہتا ہے وہ کرے اور جسے اپنا حق چھوڑنا منظور نہیں جب اللہ تعالیٰ ہمیں پہلی فئے نصیب فرمائیں گے اس میں سے اس شخص کو معاوضہ ہم دے دیں گے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بخوشی ان کے قیدی واپس کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں کیسے سمجھوں تم میں سے کس نے اسے منظور کیا کس نے نہیں کیا (تم بہت سے آدمی ہو) لہٰذا بہتر یہ ہے تم جاؤ، اور تمہارے سردار تمہاری مرضی ہم سے بیان کریں گے۔ یہ سن کر لوگ

لہ بعضوں نے کہا اس حدیث کی مناسبت ترجمۂ باب سے مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابورافع کو وکیل کیا تھا انہوں نے اونٹ خریدا تو ان کا قبضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قبضہ تھا اس لئے قبضہ سے پہلے یہ ہبہ نہ ہوا اور اس کا جواب یہ ہے کہ ابورافع خریدنے کے لئے وکیل ہوئے تھے نہ ہبہ کے لئے تو ان کا قبضہ ہبہ کے احکام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قبضہ نہ تھا پس امام بخاری کا مطلب حدیث سے نکل آیا اور غیر مقبوض کا ہبہ ثابت ہوا ۱۲ منہ

نَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا وَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا

لوٹ گئے۔ سرداروں نے ان سے گفتگو کی پھر آنحضرت کے پاس آئے اور عرض کیا وہ سب لوگ بخوشی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار ہیں اور قیدیوں کی واپسی کی اجازت دیتے ہیں[1]۔

ہوازن کے قیدیوں کا حال اس طرح ہمیں پہنچا ہے۔

مندرجہ بالا جملہ (ہوازن کے قیدیوں کا حال اس طرح ہمیں پہنچا ہے) زہری کا جملہ ہے جو اس حدیث کے راوی ہیں۔

بَابٌ ۱۶۳۴ مَنْ أُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ فَهُوَ أَحَقُّ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاؤُهُ وَلَمْ يَصِحَّ۔

باب اگر کسی کو کچھ ہدیہ دیا جائے، اس کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہوں تو جسے دیا جائے وہ زیادہ حقدار ہے[2]۔

ابن عباس سے منقول[3] ہے کہ اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اس میں شریک ہوں گے مگر یہ روایت صحیح نہیں ہے

۲۴۳۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ سِنًّا فَجَاءَ صَاحِبُهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ثُمَّ قَضَاهُ أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ وَقَالَ أَفْضَلُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

(از ابن مقاتل از عبداللہ از شعبہ از سلمہ بن کہیل از ابوسلمہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اونٹ قرض لیا تھا۔ پھر قرض خواہ نے آکر سختی سے تقاضا کیا (صحابہ کو غصہ آیا مارنے کا ارادہ کیا مگر) آپ نے فرمایا جس کا قرض ہوتا ہے وہ ایسی باتیں کر سکتا ہے پھر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ آپ نے اسے ادا کر دیا اور فرمایا تم میں اچھے لوگ وہی ہیں جو قرضہ خاطر خواہ (بہتر طریقے سے) ادا کریں۔

۲۴۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو بن دینار) ابن عمر رضی اللہ سے مروی ہے کہ وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت عمرؓ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے وہ آنحضرت کی سواری

[1] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ صحابہ نے جو متعدد لوگ تھے ہوازن کے لوگوں کو جو متعدد تھے قیدیوں کا ہبہ کیا ۱۲ منہ [2] اس سے مقصود اس قول کا ابطال ہے جو کہتے ہیں الہدایا مشترك ایک بزرگ کے سامنے یہ قول بیان کیا گیا انہوں نے کہا تنہا خوشتر ک ۱۲ منہ [3] اس کو عبد بن حمید نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح نکالا مگر اس کے اسناد میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے ۱۲ منہ [4] باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ اس زیادتی میں دوسرے لوگ جو وہاں بیٹھے تھے شریک نہیں ہوئے بلکہ اسی کو ملی جس کا اونٹ آپ پر قرض تھا ۱۲ منہ

فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ أَبُوهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا يَتَقَدَّمِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

سے آگے بڑھ بڑھ جاتا۔ ان کے والد حضرت عمرؓ پکارتے اوعبداللہؓ حضورؐ سے آگے کوئی نہ بڑھے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈالو انہوں نے عرض کیا لیجیے! آپ ہی کا ہے مگر آپؐ نے اسے مول لیا اور عبداللہؓ کو دے کر فرمایا جو چاہے کر (یہ اونٹ تیرا ہو گیا)

بَاب ۱۶۳۵ إِذَا وَهَبَ بَعِيرًا لِرَجُلٍ وَهُوَ رَاكِبُهُ فَهُوَ جَائِزٌ

وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ بِعْنِيهِ فَابْتَاعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

باب اگر کوئی شخص اونٹ پر سوار ہو اور دوسرا شخص وہ اونٹ اسے ہبہ کر دے تو درست ہے

حمیدی نے بحوالہ سفیان از عمرو ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے ایک سرکش اونٹ پر میں سوار تھا آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہ اونٹ میرے ہاتھ بیچ ڈال، پھر آپؐ نے اسے خرید کر مجھ سے فرمایا عبداللہ! لو یہ اونٹ لے جا (میں نے تجھے دے دیا)

بَاب ۱۶۳۶ هَدِيَّةِ مَا يُكْرَهُ لُبْسُهَا

۲۴۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ

باب جس کپڑے کا پہننا مکروہ ہے وہ بطور تحفہ دینا[2]

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی کے دروازے پر ایک ریشمی دھاری دار حلّہ (جوڑا) فروخت ہوتے دیکھا آنحضرتؐ سے عرض کیا اگر آپؐ اسے خرید لیں تو کتنا اچھا ہو تاکہ جمعہ کے دن یا وفود کے سامنے (جو دوسرے ملکوں یا قبیلوں سے بطور مہمان آتے ہیں) زیب تن فرما لیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا یہ تو وہ پہن سکتا ہے جسے عقبیٰ میں کچھ نہ ملے

---

[1] مطابقت ظاہر ہے کہ عبداللہ کے ساتھ والے اس اونٹ میں شریک نہیں ہوئے ۱۲ منہ [2] حمیدی خود امام بخاری کے شیخ ہیں اگر یہ تعلیق ہو تو اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] کراہت عام ہے تنزیہی ہو یا تحریمی۔

حُلَلٌ فَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً وَّقَالَ اَكَسَوْتَنِيْهَا وَقُلْتَ فِيْ حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَّا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَا عُمَرُ اَخًا لَّهٗ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا۔

گا اس کے بعد چند ریشمی سے آنحضرت کی خدمت میں تحفۃً آئے اس میں سے ایک حضرت عمرؓ کو عنایت فرمایا انہوں نے عرض کیا آپؐ مجھے یہ دے رہے ہیں۔ اور پہلے جو جوڑا عطارد لایا تھا اسکے بارے میں آپؐ نے وہ فرمایا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ میں نے تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے (بلکہ کسی مشرک عزیز کو تحفۃً دے دینا) آخر حضرت عمرؓ نے وہ جوڑا[1] اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکے میں سکونت پذیر تھا پہنا دیا[2]۔

۲۴۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرَتْ لَهٗ ذٰلِكَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ عَلٰى بَابِهَا سِتْرًا مَّوْشِيًّا فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ لِيَاْمُرْنِيْ فِيْهِ بِمَا شَاءَ قَالَ تُرْسِلُ بِهٖ اِلٰى فُلَانٍ اَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ۔

(از محمد بن جعفر ابوجعفر از ابن فضیل از والدش از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور اندر نہ گئے (باہر سے لوٹ گئے) حضرت علی آئے تو فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے یہ بیان کیا، چنانچہ انہوں نے آنحضرتؐ سے بہت دریافت کیا آپؐ نے فرمایا۔ فاطمہ کے گھر کے دروازے پر دھاریدار (منقوش) پردہ پڑا دیکھا۔ بھلا ہم لوگوں کو دنیا کی آرائش سے کیا غرض؟ یہ سن کر حضرت علیؓ آئے حضرت فاطمہؓ سے کہا۔ انہوں نے کہا حضورؐ سے پوچھو میں اس پردے کو کیا کروں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فلاں فلاں لوگوں کو بھیج دے وہ غریب ضرورت مند تھے۔

۲۴۳۹۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَهْدٰى اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عبدالملک بن میسرہ از زید بن وہب) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک دھاری دار ریشمی جوڑا بھیجا میں نے اسے پہن لیا پھر کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر آثار خفگی نمایاں ہیں، چنانچہ میں نے اس جوڑے کو پھاڑ کر اپنی عزیز عورتوں میں تقسیم کر دیا[3]۔

باب ۱۶۳۷ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ مِنَ

باب مشرکوں کا تحفہ قبول کرنا۔

[1] عطارد بن حاجب بن زرارہ بن عدس بن تمیم کا بھیجا ہوا ایک شخص تھا پہلا جوڑہ جس کے خریدنے کی حضرت عمرؓ نے رائے دی تھی وہی لایا تھا ۱۲ منہ [2] کا نام عثمان بن حکیم تھا وہ حضرت عمرؓ کے اخیافی بھائی تھے ۱۲ منہ [3] ابوصالح کی روایت میں یوں ہے فاطموں کو بانٹ دیا یعنی فاطمہ زہراء اور فاطمہ بنت اسد کو جو حضرت علیؓ کی والدہ تھیں اور فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو اور فاطمہ بنت شیبہ یا فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعہ کو جو عقیل بن ابی طالب کی بی بی تھیں ۱۲ منہ

الْمُشْرِكِيْنَ وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيْهَا مَلِكٌ اَوْ جَبَّارٌ فَقَالَ اَعْطُوْهَا اٰجَرَ وَاُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيْهَا سَمٌّ وَقَالَ اَبُوْحُمَيْدٍ اَهْدٰى مَلِكُ اَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهٗ بِبَحْرِهِمْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے[1] ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام (اپنی زوجہ محترمہ) سارہؑ[2] کو لے کر (نمرود کے ملک سے) ہجرت کر گئے، ایک بستی میں پہنچے جہاں کا بادشاہ ظالم تھا[3] اس نے سارہ کو بلا کر دست درازی کرنی چاہی اس کا ہاتھ سوکھ گیا تب کہنے لگا ہاجرہ لونڈی اسے دے کر جانے دو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت[4] میں زہر آلود بکری تحفۃً بھیجی گئی ابوحمید کہتے ہیں کہ ایلہ (شہر کا نام) کے حاکم نے آنحضرت کی خدمت[5] میں ایک خچر تحفہ بھیجا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر بھیجی اور وہاں کے دریائی علاقے (ملک) کی اسے سند لکھ دی۔

۲۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ رض قَالَ اُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا وَقَالَ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُوْمَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبداللہ بن محمد از یونس بن محمد از شیبان از قتادہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سندس (باریک ریشمی کپڑے) کا ایک جبہ تحفہ دیا گیا آپؐ ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگوں نے وہ جبہ دیکھ کر تعجب کیا (کیسا عمدہ کپڑا ہے) آپؐ نے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ محمدؐ کی جان ہے۔ سعد بن معاذ کے رومال بہشت میں اس سے زیادہ عمدہ ہیں۔

سعید بن ابی عروبہ نے بحوالہ قتادہ از انس رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ دومہ کے بادشاہ اکیدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجا۔[6]

۲۴۴۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از خالد بن حارث از شعبہ از ہشام بن زید) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے احادیث الانبیاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں حضرت سارہ بہت خوبصورت تھیں ان کے حسن و جمال کی تعریف سن کر بادشاہ نے ان کو بلا بھیجا اس بادشاہ کا نام عمرو بن امراء القیس تھا بعضوں نے کہا صادوق ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً گذر ہوگی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گزر چکی ہے ایلہ ایک بندر تھا سمندر کے کنارے مکہ سے مصر جاتے ہوئے راہ میں وہاں کے حاکم کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ [5] دومۃ الجندل ایک شہر کا نام تھا تبوک کے قریب وہاں کا بادشاہ اکیدر بن عبدالملک بن عبدالجن تھا جو نصرانی تھا خالد بن ولید اس کو گرفتار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھوڑ دیا وہ جزیہ دینے پر راضی ہو گیا ۱۲ منہ۔

هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ أَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۴۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى وَايْمُ اللّٰهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ أَوْ كَمَا قَالَ

عورت زہر آمیز بکری آنحضرتؐ کے پاس تحفہ لائی آپؐ نے اس میں سے کچھ کھایا (بعد ازاں صحابہ سے فرمایا تم نہ کھاؤ اس میں زہر ہے) اس عورت کو پکڑ کر لایا گیا پوچھا اسے قتل کر ڈالیں آپؐ نے فرمایا نہیں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اس زہر کا اثر[1] آپؐ کے تالوؤں میں برابر دیکھتا رہا۔

(از ابوالنعمان از معتمر بن سلیمان از والدش از ابوعثمان) عبدالرحمان بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم (ایک سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم میں کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ چنانچہ کسی صحابی کے پاس تقریباً ایک صاع آٹا نکل آیا چنانچہ وہ گوندلیا گیا اتنے میں کوئی مشرک پریشان بالوں والا دراز قد کچھ بکریاں لئے آرہا تھا۔ آپؐ نے اس سے دریافت فرمایا (ایک بکری) بیچتا ہے؟ یا عطیۃً یا ہبۃً دیتا ہے؟ وہ بولا بیچتا ہوں، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری اس سے خریدلی، وہ ذبح کی گئی۔ آپؐ نے حکم دیا اس کی کلیجی بھولو۔ عبدالرحمان کہتے ہیں بخدا ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی باقی نہ رہا جسے آپؐ نے اس کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو اگر وہ سامنے آیا تو اسے خود دے دیا ورنہ اسکا حصہ رکھ چھوڑا گوشت کے دو بڑے پیالے تیار کیے سب لوگوں نے سیر ہو کر کھالیا دونوں پیالوں میں کچھ کچھ گوشت بچ رہا، ہم نے ساتھ اونٹ پر رکھ لیا۔ یا راوی نے کچھ ایسا ہی لفظ کہا[2]۔

---

[1] اثر سے مراد اس زہر کا رنگ ہے یا اور کوئی تغیر جو آپؐ کے تالوئے مبارک میں ہوا ہوگا کہتے ہیں بشر بن براء ایک صحابی نے بھی ذرا سا گوشت اس میں سے کھالیا تھا وہ مر گئے۔ جب تک وہ مرے نہ تھے آپؐ نے صحابہؓ کو اس عورت کے قتل سے منع فرمایا چونکہ آپؐ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہتے تھے یہ بھی آپ کی نبوت کی ایک بڑی دلیل ہے۔ جب بشر مر گئے تو ان کے قصاص میں وہ عورت بھی ماری گئی معلوم ہوا زہر خورانی سے اگر کوئی ہلاک ہو جائے تو زہر کھلانے والے کو قصاصاً قتل کر سکتے ہیں اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے قریب ارشاد فرمایا! عائشہ! جو کھانا میں نے خیبر میں کھالیا تھا یعنی یہی زہر آلود گوشت اس نے اب اثر کیا اور میری شہ رگ کاٹ دی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو شہادت بھی عطا فرمائی ۱۲ منہ

[2] یہ راوی کی شک ہے کہ حملناہ علی البعیر کہا یا اور کوئی لفظ اسی مطلب کا ۱۲ منہ

باب ۱۶۳۸ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِيْنَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ۔

باب مشرکوں کو تحفہ بھیجنا۔

(اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ممتحنہ میں) فرمایا اللہ تمہیں ان کفار کے ساتھ انصاف وسلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے معاملے میں تم سے نہیں لڑتے (جیسے عورت بچے وغیرہ) نہ تمہیں انہوں نے تمہارے گھروں سے نکال باہر کیا۔[1]

۲۴۴۳۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاٰى عُمَرُ حُلَّةً عَلٰى رَجُلٍ تُبَاعُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعْ هٰذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ مِنْهَا بِحُلَّةٍ فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ اَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيْعُهَا اَوْ تَكْسُوْهَا فَاَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ اِلٰى اَخٍ لَهٗ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عبداللہ بن دینار) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو (عطارد بن حاجب) ریشمی کپڑے کا جوڑا فروخت کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپؐ یہ جوڑا خرید لیجئے تاکہ جمعہ یا بیرونی وفود کی ملاقات کے موقع پر زیب تن فرمالیا کریں گے آپؐ نے فرمایا یہ تو وہ پہنے گا جو آخرت میں بے نصیب ہے۔ پھر ایک مرتبہ ویسے ہی کپڑے کے کئی جوڑے آنحضرتؐ کے پاس آئے آنحضرتؐ نے ان میں سے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کو بھیجا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اسے کیسے پہنوں آپؐ اس سے پیشتر عطارد کے جوڑے کے متعلق ایسے ایسے فرما چکے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تجھے اس لیے نہیں دیا کہ تو خود پہنے تو اسے بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا۔ چنانچہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکے میں رہائش پذیر تھا بھیج دیا وہ مشرک ابھی اسلام نہیں لایا تھا۔[2]

۲۴۴۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رض قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والد خود) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میری ماں (قتیلہ بنت عبد العزیٰ) آئی وہ مشرک تھی (میں نے اسے گھر میں نہ آنے دیا نہ اس کا تحفہ لیا) اور میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا میں نے عرض کیا میری ماں ممتا سے (محبت سے)

---

[1] اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مشرکوں اور کافروں سے دنیاوی اخلاق وسلوک منع نہیں ۱۲ منہ [2] اس کا نام عثمان بن حکیم تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

[3] اس کا بیٹا حارث بن مدرک بھی ساتھ آیا تھا مگر اس کا نام صحابہ میں نہیں ہے شاید وہ کفر ہی پر مرا۔ یہ قتیلہ ابو بکر صدیق رضؓ نے اس کو جاہلیت کے زمانہ میں ہی طلاق دے دی تھی۔ وہ مدینہ میں اسماء کو دیکھنے آئی اور میوے گھی وغیرہ کئی تحفے ساتھ لائی تھی ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قُلْتُ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُ أُمِّي قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

میرے پاس آئی ہے کیا میں اس سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ضرور صلہ رحمی کرو۔

باب ۱۶۳۹ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ۔

باب ہبہ اور صدقہ کردہ شے کو واپس لینے کی ممانعت [۲]

۲۴۴۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہشام وشعبہ از قتادہ از سعید بن مسیب) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی ہبہ کردہ چیز میں رجوع کرنے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کھانے والا

۲۴۴۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

(از عبدالرحمن بن مبارک از عبدالوارث از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیں یہ بری مثال قائم کرنا مناسب نہیں جو شخص ہبہ کر کے واپس کرے وہ کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اس کو چاٹ لیتا ہے۔

۲۴۴۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

(از یحییٰ بن قزعہ از مالک از زید بن اسلم از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے ایک مجاہد کو فی سبیل اللہ گھوڑا [۳] دیا، اس نے اسے خراب کر ڈالا میں نے پھر اسے خریدنا چاہا میں سمجھا وہ ارزاں (سستا) بیچ ڈالے گا، پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اگر وہ ایک روپے میں بھی دے جب بھی اسے نہ خرید کیونکہ صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر کھا لیتا ہے۔

---

[۱] بعض روایتوں میں وَهِيَ رَاغِمَةٌ ہے یعنی وہ اسلام سے نفرت رکھتی ہے ۱۲ منہ [۲] ظاہر حدیث سے یہی نکلتا ہے کہ ہبہ اور صدقہ میں رجوع حرام ہے لیکن دوسری حدیث کی رو سے وہ ہبہ مستثنیٰ ہے جو باپ اپنی اولاد کو کرے اس میں رجوع کرنا جائز ہے امام شافعی اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اور امام ابوحنیفہ نے کہا رجوع مکروہ ہے حرام نہیں ۱۲ منہ [۳] اس گھوڑے کا نام وَرد تھا یہ تمیم داری نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ گزرانا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کو سرفراز کیا تھا ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۶۴۰

۲۴۴۸ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ اَنَّ بَنِىْ صُهَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ جُدْعَانَ ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى ذٰلِكَ صُهَيْبًا فَقَالَ مَرْوَانُ مَنْ يَّشْهَدُ لَكُمَا عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا ابْنُ عُمَرَ فَدَعَاهُ فَشَهِدَ لَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً فَقَضٰى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهٖ لَهُمْ۔

باب[1]

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج) عبداللہ بن عبید اللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ صہیب بن سنان اولی کے بیٹوں[2] نے جو ابن جدعان کے غلام تھے، دو کوٹھڑیوں اور ایک کمرے کا دعویٰ اس بنا پر کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صہیب (ان کے باپ) کو دیئے تھے مروان نے (جو ان دنوں حاکم تھا) کہا اچھا تمہارا گواہ کون ہے؟ انہوں نے کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مروان نے انہیں بلا بھیجا، انہوں نے گواہی دی کہ بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مکان اور ایک حجرہ انہیں عنایت فرمایا تھا چنانچہ مروان نے گواہی کے ماتحت انہی کے حق میں فیصلہ دیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۱۶۴۱ مَا قِيْلَ فِى الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى

اَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِىَ عُمْرٰى جَعَلْتُهَا لَهٗ اِسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا جَعَلَكُمْ عُمَّارًا۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب عمریٰ اور رقبیٰ کا بیان[3]

(عرب لوگ کہتے ہیں) میں نے اسے گھر عمر بھر کے لیے دے دیا یعنی وہ عمریٰ ہے اس کی ملک کردیا (سورہ ہود میں) وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا آیا ہے اسکا معنی یہ ہے اس نے تمہیں زمین میں آباد کیا۔[4]

۲۴۴۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه قَالَ قَضَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى اَنَّهَا لِمَنْ وُّهِبَتْ لَهٗ۔

(از ابونعیم از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ اسی کا ہے جسے دیا جائے۔

---

[1] یہ باب گویا پہلے باب کی فصل ہے اس باب میں جو حدیث بیان کی اس کی مناسبت اگلے باب سے یہ ہے کہ صہیب کے بیٹوں نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہبہ بیان تو مروان نے یہ نہ پوچھا کہ آپ نے رجوع کیا تھا کہ نہیں معلوم ہوا کہ ہبہ میں رجوع نہیں ۱۲ منہ [2] ان کے بیٹے یہ تھے، حمزہ، حبیب اور سعد اور صالح اور صیفی اور عباد اور عثمان اور محمد ۱۲ منہ [3] عمریٰ کسی شخص کو مثلاً عمر بھر رہنے کے لئے مکان دینا اور رقبیٰ یہ ہے مثلاً کسی شخص کو ایک مکان دے اس شرط پر کہ اگر دینے والا پہلے مرجائے تو مکان اس کا ہوگیا اور اگر لینے والا پہلے مرگیا تو مکان پھر دینے والے کا ہو جائیگا اس میں ہر ایک دوسرے کی موت کو تکتا رہتا ہے اس لئے اس کا نام رقبیٰ ہوا یہ دونوں عقد زمانہ جاہلیت میں مروج تھے۔ جمہور علماء کے نزدیک دونوں صحیح ہیں اور امام ابوحنیفہ نے رقبیٰ کو منع رکھا ہے اور جمہور علماء کے نزدیک عمریٰ لینے والے کا ملک ہو جاتا ہے اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا امام بخاری نے جو حدیث اس باب میں بیان کی اس میں صرف عمریٰ کا ذکر ہے اور رقبیٰ کا نہیں اور شاید انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا تمہاری عمریں دراز ہیں یا تم کو اس کے آباد کرنے کی اجازت دی یعنی اس میں کھیتی باڑی کرنے کی ۱۲ منہ

۲۴۵۰ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

(از حفص بن عمر از ہمام از قتادہ از نضر بن انس از بشیر بن نہیک) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ جائز ہے۔

عطاء[1] نے بھی اس حدیث کو روایت کیا، کہا مجھ سے جابر نے روایت کیا، انہوں نے آنحضرتؐ سے اسی طرح حدیث بیان کی۔

باب ۱۶۴۲ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الْفَرَسَ.

باب گھوڑا وغیرہ عاریتہً لینا۔

۲۴۵۱ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ الْمَنْدُوبُ فَرَكِبَ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا.

(از آدم از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک بار مدینے میں (دشمن کے حملے کا سا) خوف محسوس کیا گیا تو آنحضرتؐ نے ابوطلحہؓ سے ان کا گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا اور سوار ہو کر گئے جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے (خطرے) کی بات نہیں دیکھی یہ گھوڑا کیا ہے گویا دریا ہے[2]۔

باب ۱۶۴۳ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

باب دلہن کے لیے آرائش کی چیزیں عاریتہً مانگ لینا۔

۲۴۵۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتِ ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهَا تُزْهٰى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

(از ابونعیم از عبدالواحد) ابن ایمن کہتے ہیں میرے والد نے بیان کیا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا وہ ایک موٹے کپڑے کا کرتا پہنے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم ہوگی، انہوں نے مجھ سے کہا، ذرا میری لونڈی کو دیکھو وہ یہ کرتہ گھر میں پہننے میں نخرے کرتی ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں

---

[1] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے مروی ہے یعنی قتادہ نے عطاء سے بھی روایت کی ۱۲ منہ

[2] دریا کی طرح تیز اور بے تکان جاتا ہے دوسری روایت میں ہے آپ ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے آپ کے گلے میں تلوار پڑی تھی آپ اکیلے اسی طرف تشریف لے گئے جدھر سے مدینہ والوں نے آواز سنی تھی۔ سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شجاعت اس واقعہ سے معلوم ہوتی ہے کہ اکیلے تنہا دشمن کی خبر لینے کے لئے تشریف لے گئے۔ سخاوت ایسی کہ کسی مانگنے والے کا سوال رد نہ کرتے، شرم وحیا اور مروت ایسی کنواری لڑکی سے بھی زیادہ عفت ایسی کہ کبھی بدکاری کے پاس نہ پھٹکے حسن وجمال ایسا کہ سارے عرب میں کوئی آپ کا نظیر نہ تھا، نفاست ونظافت ایسی کہ جدھر سے نکل جاتے در و دیوار معطر ہو جاتے، حسن خلق ایسا کہ دس برس تک انسؓ آپ کی خدمت میں رہے کبھی ان کو جھڑکا تک نہیں، عدل وانصاف ایسا کہ اپنے سگے چچا کی بھی کوئی رعایت نہ کی فرمایا اگر فاطمہؓ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں عبادت اور ریاضت ایسی کہ نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے۔ بے طمعی ایسی کہ لاکھ روپیہ آئے سب مسجد میں ڈلوا دیئے اسی وقت بٹوا دیئے، صبر وقناعت ایسی کہ دو دو مہینے تک چولہا گرم نہ ہوتا۔ جو کی سوکھی روٹی اور کھجور پر اکتفا کرتے کبھی دو دو تین تین دن فاقے ہوتے ننگے بوریئے پر لیٹتے بدن پر نشان پڑ جاتا مگر اللہ کے شکر گزار اور خوش وخرم رہتے حرف شکایت زبان پر نہ لاتے۔ کیا ان سب امور کے بعد کوئی احمق سے احمق بھی آپ کی نبوت اور پیغمبری میں شک کر سکتا ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم ۱۲ منہ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِيْنَةِ اِلَّا اَرْسَلَتْ اِلَيَّ تَسْتَعِيْرُهُ۔

میرے پاس ایک ایسا ہی کرتہ تھا جس عورت کو مدینے میں شادی بیاہ میں (آرائش کی) ضرورت ہوتی تو یہ کرتہ مجھ سے عاریتہ منگوا لیتی۔

بَابُ ١٦٤٤ فَضْلِ الْمَنِيْحَةِ

باب دودھ دینے والے جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر دینے کی فضیلت۔

۲۴۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْمَنِيْحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً وَّالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُوْ بِاِنَاءٍ وَّتَرُوْحُ بِاِنَاءٍ۔

(از یحییٰ بن بکیر از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ والی اونٹنی جو خوب دودھ دے اس کا دینا بھی کیا اچھا دینا ہے! اسی طرح دودھ والی بکری کا دینا کتنا اچھا ہے! جو صبح برتن بھر کر دودھ دے اور شام برتن بھر کر دودھ دے۔

۲۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ وَ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَّالِكٍ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ۔

(از عبداللہ بن یوسف و اسماعیل از مالک یہی) حدیث منقول ہے اس میں یہ لفظ ہے کیا ہی اچھا صدقہ ہے۔

۲۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ مَّكَّةَ وَلَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ يَعْنِيْ شَيْئًا وَّكَانَتِ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰى اَنْ يُّعْطُوْهُمْ ثِمَارَ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَّيَكْفُوْهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَؤُنَةَ وَكَانَتْ اُمُّهٗ اُمُّ اَنَسٍ اُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ فَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَّسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَاَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهٗ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ اَهْلِ خَيْبَرَ فَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

(از عبداللہ بن یوسف از ابن وہب از یونس از ابن شہاب) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب مہاجرین مکے سے مدینہ میں آئے تو وہ خالی ہاتھ تھے (مفلس تھے) اور انصار کے پاس زمین اور جائیداد تھی تو انصار نے مہاجرین کو اپنی آمدنی میں شریک کر لیا یعنی باغوں کا میوہ انہیں دیں گے اور محنت کا کام کاج خود کر لیں گے (ان پر بوجھ نہ ڈالیں گے) انس کی والدہ ام سلیم نے جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی بھی والدہ تھیں آنحضرتؐ کو کچھ کھجور کے درخت دیئے تھے (کہ ان کا میوہ کھائیں) آپؐ نے وہ درخت ام ایمن کو دے دیئے جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ خیبر سے جب مدینے واپس آئے تو مہاجرین نے انصار کی عطا کردہ زمینیں واپس کر دیں (کیونکہ خیبر میں مہاجرین کو بہت جائیداد مل گئی) آنحضرتؐ نے بھی ام سلیم کو ان کے درخت واپس دے دیئے اور ام ایمن کو آپؐ نے ان کے معاوضے

رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا وَأَعْطَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيْبٍ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ ۔

میں ایک باغ سے کچھ درخت دلوائے (امام بخاری کے شیخ) احمد بن شبیب کہتے ہیں مجھے میرے والد نے بحوالہ حضرت انس ؓ یہی حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ام ایمن کو آپ نے ان کے معاوضے میں خاص جائیداد[1] میں سے کچھ درخت دلوائے۔

۲۴۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُوْلِيِّ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُوْنَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ فَعَدَدْنَا مَا دُوْنَ مَنِيْحَةِ الْعَنْزِ مِنْ رَدِّ السَّلَامِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَإِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيْقِ وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً ۔

(از مسدد از عیسیٰ از ابن یونس از اوزاعی از حسان بن عطیہ از ابو کبشہ سلولی) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چالیس عمدہ خصلتیں ہیں ان سب میں افضل دودھ والی بکری عاریۃً دینا ہے جو شخص ان پاکیزہ خصائل میں کسی ایک پر بھی بہ امید ثواب وعدۂ الٰہی کو سچ سمجھ کر عمل کرے تو اللہ اس کی وجہ سے اسے بہشت میں داخل کریگا۔

حسان کہتے ہیں ہم نے بکری دینے کے سوا دوسری خصلتوں کا شمار کیا جیسے سلام کا جواب دینا، چھینک کا جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا اور اس طرح کی باتیں تو پوری پندرہ خصلتیں بھی ہم بیان نہ کر سکے[2]۔

۲۴۵۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ؓ قَالَ كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُوْلُ أَرَضِيْنَ فَقَالُوْا نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ فَقَالَ النَّبِيُّ

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم لوگوں (انصار) میں بعض حضرات کے پاس ضرورت سے زیادہ زمین تھی وہ کہنے لگے ہم اسے تہائی یا چوتھائی یا نصف پیداوار (بٹائی) پر دے دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا جس

---

[1] یعنی بجائے من حائطہ کے اس روایت میں خالصہ ہے امام مسلم رحمہ اللہ کی روایت میں یوں ہے ایک شخص اپنی زمین میں سے چند کھجور کے درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتا جب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیداد یں آپ کو ملیں تو آپ نے اس شخص کے درخت پھیر دیئے انس ؓ نے کہا میرے عزیزوں نے مجھ سے کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور جو درخت ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیئے تھے وہ سب کے سب یا ان میں سے کچھ واپس مانگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت ام ایمن اپنی کھلائی (دایہ) کو دے دیئے تھے میں جب آپ کے پاس آیا تو آپ نے وہ درخت مجھ کو دے دیئے۔ ام ایمن آئیں اور میرے گلے پڑ گئیں کہنے لگیں وہ درخت تو میں تجھ کو کبھی نہیں دوں گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو سمجھانے لگے۔ ام ایمن تو ان کے بدل اتنے اتنے درخت لے وہ کہتی رہیں ہرگز میں نہ لوں گی قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں یہاں تک کہ آپ نے دس گنے درخت ان کے بدل دینا قبول کئے ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان خصلتوں کو [illegible]

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهٗ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهٗ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ۔

کے پاس زمین ہو وہ اس میں خود کھیتی کرے یا اپنے بھائی کو بلا کرایہ یوں ہی دے اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین خالی رہنے دے۔

(امام بخاری کے شیخ) محمد بن یوسف کہتے ہیں ہم سے اوزاعی نے بحوالہ زہری از عطاء بن یزید از ابوسعید خدریؓ بیان کیا کہ ایک اعرابی آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہی[۱] آپؐ نے فرمایا تجھ پر افسوس، ہجرت بہت مشکل ہے، کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے کہا ہیں! آپؐ نے فرمایا ان کی زکوٰۃ دیتا ہے؟ اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا کسی کو دودھ عاریۃً بھی دیتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا بس یہ عمل بہترین ہیں الگ سب بستیوں کے پرے رہ کر عمل کرتا رہ۔ اللہ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہ کرے گا۔

۲۴۵۸ — حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلٰى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعُهَا فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا اكْتَرَاهَا فُلَانٌ فَقَالَ أَمَا إِنَّهٗ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَّعْلُوْمًا ۔

(از محمد بن بشار از عبدالوہاب از ایوب از عمرو) طاوس کہتے ہیں صحابہ کرامؓ میں سے[۲] جو اس بات (مزارعت) کو خوب جانتا تھا میں نے اس سے سنا یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے[۳] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک زمین پر گئے جہاں کھیت لہلہا رہے تھے، آپؐ نے فرمایا یہ کس کی زمین ہے لوگوں نے کہا فلاں شخص کی ہے جسے اسے کرائے پر لیا ہے آپؐ نے فرمایا اگر زمین کا مالک اسے یوں ہی (بلا کرایہ) اپنی زمین دے دیتا تو کرایہ ٹھہرا کر دینے سے بہتر ہوتا۔[۴]

باب ۱۶۴۵ — إِذَا قَالَ أَخْدَمْتُكَ هٰذِهِ الْجَارِيَةَ عَلٰى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ فَهُوَ جَائِزٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ هٰذِهٖ

باب — اگر کوئی رسم و رواج کے مطابق یوں کہے یہ لونڈی تمہیں خدمت کے لیے پیش کرتا ہوں تو درست ہے بعض حضرات (حنفیہ) کہتے ہیں یہ عاریت پر محمول ہوگا

[۱] اور مہاجرین کی طرح اپنا ملک چھوڑ کر مدینہ میں رہنا چاہا۔ آپ جانتے تھے کہ اس گنوار سے ہجرت نہ نبھ سکے گی اس لئے یہ فرمایا کہ اپنے ملک میں رہ کر نیک کام کرتا رہ یہی کافی ہے یہ واقعہ مکہ کی فتح کے بعد کا ہے جب ہجرت فرض نہیں رہی تھی ۱۲ منہ [۲] دوسری روایت میں ہے عمرو نے طاؤس سے کہا کاش تم بٹائی کرنا چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے انہوں نے کہا عمرو میں تو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہوں اور صحابہ میں جو سب سے زیادہ علم رکھتے تھے یعنی ابن عباسؓ انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ اخیر تک ۱۲ منہ [۳] تو مطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ اگر زمین بے کار پڑی ہو تو اپنے بھائی مسلمان کو مفت زراعت کے لئے دے کر اس کا کرایہ لینے سے یہ امر افضل ہے اور کرایہ لینے سے آپ نے منع نہیں فرمایا ۱۲ منہ

عَارِيَةٌ وَّإِنْ قَالَ كَسَوْتُكَ هٰذَا الثَّوْبَ فَهُوَ هِبَةٌ ۔

اور یوں کہنا میں نے تجھے یہ کپڑا پہننے کے لیے دیا یہ ہبہ متصور ہوگا۔

۲۴۵۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ فَأَعْطُوهَا آجَرَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ أَشَعَرْتَ أَنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام (اپنی زوجہ محترمہ) سارہ کو لے کر ہجرت کر گئے (پھر ظالم بادشاہ کا واقعہ بیان کیا یہاں تک کہ) انہیں ہاجرہ لونڈی دی، وہ لوٹ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کیا تمہیں معلوم ہوا کہ اللہ نے کافر (بادشاہ) کو ذلیل کیا نیز اس نے خدمت کے لیے ایک لونڈی دی۔ ابن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا کہ ان کی خدمت کے لیے ہاجرہ کو دیا۔[۱]

بَابُ ۱۶۴۶ إِذَا حَمَلَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ فَهُوَ كَالْعُمْرٰى وَالصَّدَقَةِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَهُ أَنْ يَّرْجِعَ فِيهَا ۔

باب اگر کسی کو فی سبیل اللہ سواری کے لیے گھوڑا دے تو اس کا حکم بھی عمرے اور صدقے کا ہے۔[۲]

لعض لوگ کہتے ہیں اس میں رجوع درست ہے (یعنی امام) ابوحنیفہ کے نزدیک رجوع درست ہے۔

۲۴۶۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ عُمَرُ رض حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ۔

(از حمیدی از سفیان) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ زید بن اسلم سے دریافت کر رہے تھے، انہوں نے کہا میں نے اپنے والد اسلم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دے دیا پھر میں نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آیا میں اسے دوبارہ خرید لوں؟ آپ نے فرمایا مت خرید اور اپنا صدقہ واپس مت لے۔

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ اس لفظ سے کہ ان کی خدمت کے لئے ہاجرہ کو دیا تملیک مراد ہے ۱۲ منہ

[۲] یعنی جس کو دیا اس کی ملک ہو جاتا ہے اور اس میں رجوع جائز نہیں ۱۲ منہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

كِتَابُ الشَّهَادَاتِ

گواہی کا بیان

بَابُ ۱۶۴۷ مَا جَاءَ فِي الْبَيِّنَةِ عَلَى الْمُدَّعِي

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَنْ يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا دُعُوا وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا

باب مدعی کے ذمہ گواہ پیش کرنا لازمی ہے[1]

(آیت) اے ایمان والو جب تم مدت مقررہ کے لیے قرض کا معاملہ کرو تو اسے باقاعدہ لکھ لو۔ چاہیے کہ تم میں کوئی لکھنے والا انصاف سے لکھ دے جس طرح خدا نے لکھنے والے کو سکھایا (احسان الٰہی کے عوض) وہ لکھنے سے انکار نہ کرے، ضرور لکھ دے، اور جس پر قرضہ ہے وہی لکھوائے اور اللہ سے ڈرتا رہے اس میں کچھ کمی بیشی نہ کرے جس پر حق ہے اگر وہ نادان یا ناتواں ہو یا خود لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کا سرپرست انصاف سے لکھوا دے اور اپنے لوگوں میں سے جنہیں تم اچھا سمجھو دو مردوں کو گواہ کر لو[2]۔ اگر دو مرد نہ مل سکیں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں۔ دو عورتیں اس لیے کہ شاید ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلا دے اور گواہوں کو گواہی کے لیے طلب کیا جائے تو جانے سے (پیش ہونے سے) انکار نہ کریں اور میعادی معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا اسے لکھنے میں سستی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ بہت منصفانہ اور گواہی کے لیے مضبوطی کا باعث ہے نیز آئندہ شک نہ ہونے کے لیے یہ آسان ترین طریقہ ہے البتہ دستی اور نقد الفقد سودے میں جو ہاتھوں ہاتھ کرو اگر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں اور خرید و فروخت کے وقت گواہ کر لیا کرو

---

[1] مدعی وہ شخص جو کسی حق یا شے کا دوسرے پر دعویٰ کرے مدعی علیہ جس پر دعویٰ کرے بار ثبوت شرعاً بھی مدعی ہی پر ہے اور عقل اور قیاس کا بھی مقتضیٰ یہی ہے ۱۲ منہ

[2] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَ اَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَّاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. قَوْلُهٗ تَعَالٰى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا وَ اِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا۔

منشی اور گواہ ان میں کسی کو (سواری کے کرائے اور زیادہ وقت ضائع کرنے سے) نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر ایسا کرو گے تو یہ تمہارے فسق پر محمول ہو گا۔ اللہ سے ڈرتے رہو اللہ تمہیں (تمام) معاملات کی صحیح تعلیم دیتا ہے اللہ سب کچھ جانتا ہے

سورہ نساء میں اللہ کا فرمان ہے۔ اے ایمان والو انصاف پر مضبوطی سے جمے رہو اور اللہ سے ڈر کر گواہی دو۔[1] گو خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کے خلاف ہو۔ کوئی غنی ہو یا فقیر اللہ دونوں کا نگہبان ہے تم انصاف کو چھوڑ کر نفس کی خواہش پر مت چلو، اگر بات بنا کر گواہی دو گے یا گواہی دینے میں تامل کرو گے تو یاد رکھو اللہ تمہارے تمام کاموں سے باخبر ہے

باب ۱۶۴۸ اِذَا عَدَّلَ رَجُلٌ اَحَدًا فَقَالَ لَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا اَوْ قَالَ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا۔

باب تعدیل[2] و تزکیہ میں اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے "ہم اسے اچھا سمجھتے ہیں یا میں نے اسے اچھا ہی جانا ہے" تو کیا حکم ہے؟

۱۶۴۲۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ

(از حجاج از عبداللہ بن عمر نمیری از یونس از لیث ایلی از

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ ان دونوں آیتوں میں گواہی دینے اور گواہ بنانے کا ذکر ہے اور یہ ظاہر ہے کہ گواہ کرنے کی ضرورت اسی شخص کو ہوتی ہے جس کا قول قسم کے ساتھ مقبول نہ ہو تو اس سے یہ نکلا کہ مدعی کو گواہ پیش کرنا ضروری ہے امام بخاری کو اس باب میں وہ مشہور حدیث بیان کرنی چاہیئے تھی جس میں یہ ہے کہ مدعی پر گواہ ہیں اور منکر پر قسم ہے اور شاید انہوں نے اس حدیث کے لکھنے کا اس باب میں قصد کیا ہو گا مگر موقع نہ ملا یا صرف آیتوں پر اکتفا مناسب سمجھے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] تعدیل اور تزکیہ کے معنے کسی شخص کو نیک اور سچا اور مقبول الشہادۃ بتلانا بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ الفاظ تعدیل کے لئے کافی نہیں ہیں جب تک صاف یوں نہ کہے کہ وہ اچھا شخص ہے اور عادل ہے ۱۲ منہ

عُمَرُ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ ح وَقَالَ اللَّيْثُ
حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ ابْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ
اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ
بَعْضًا حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ فَدَعَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَأُسَامَةَ حِينَ
اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَأْمِرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ
فَأَمَّا أُسَامَةُ فَقَالَ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا
وَقَالَتْ بَرِيرَةُ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ
أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ
عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَعْذِرُنَا
مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ مِنْ أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا
مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا۔

از ابن شہاب) عروہ و ابن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبید اللہ
ابن عبد اللہ نے حضرت عائشہؓ پر تہمت کا واقعہ بیان کیا اور ان
میں سے ہر ایک کی روایت سے دوسرے کی تصدیق ہوتی ہے۔
جب بہتان لگانے والوں نے حضرت عائشہؓ پر بہتان لگایا
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور اسامہ رضی اللہ عنہما کو
بلا بھیجا کیونکہ وحی آنے میں دیر ہوئی آپ نے ان سے رائے لی آیا میں اس
بیوی کو جدا کر دوں؟ اسامہؓ نے کہا اپنی اہلیہ کو رہنے دیجئے! ہم تو ان
کی نیکی کے سوا کچھ نہیں جانتے[2]
بریرہؓ نے کہا میں نے اس میں عیب کی کوئی بات نہیں دیکھی۔
صرف یہ بات ہے کہ وہ کم سن لڑکی ہے (ایسی بھولی بھالی ہے کہ) آٹا گندھا
ہوا چھوڑ کر (بن ڈھانکے) سو جاتی ہے بکری آکر کھا جاتی ہے اس وقت
آپ نے فرمایا اس شخص سے ہمارا بدلہ کون لیتا ہے[3]؟ جس نے میری بیوی پر تہمت
لگا کر مجھے رنج پہنچایا، خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی کو نیک ہی سمجھتا ہوں اور
جس مرد سے تہمت لگاتے ہیں اسے بھی میں نے اچھا ہی سمجھا ہے[4]۔

باب ۱۶۴۹ شَهَادَةِ الْمُخْتَبِي

وَأَجَازَهُ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ
وَكَذَلِكَ يُفْعَلُ بِالْكَاذِبِ الْفَاجِرِ
وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَابْنُ سِيرِينَ وَ
عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ السَّمْعُ شَهَادَةٌ
وَقَالَ الْحَسَنُ يَقُولُ لَمْ يُشْهِدُونِي

باب جو اپنے آپ کو چھپا کر گواہ بنا ہو اس
کی گواہی درست ہے۔ عمرو بن حریث نے اسے جائز
قرار دیا ہے، اور کہا ہے کہ جو شخص جھوٹا بے ایمان ہو
اس کے لیے یہی تدبیر کریں گے شعبی ابن سیرین عطار
اور قتادہ کہتے ہیں کہ جو کوئی کسی سے کوئی بات سنے تو اس
پر گواہی دے سکتا ہے خواہ اسے وہ گواہ نہ بنائے[6]۔

[1] لیث کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر سورہ نور میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہیں سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کس لئے کہ اسامہؓ نے حضرت عائشہؓ کی تعدیل ان لفظوں سے کی ۱۲ منہ [3] یہ عبد اللہ بن ابی منافق مردود تھا ۱۲ منہ [4] صفوان بن معطل ؓ ایک صحابی تھے نیک و صالح ان سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا تھا وے بیچارے عورت کے نام سے واقف نہ تھے اور اللہ کی راہ میں شہید ہوئے ۱۲ منہ [5] یہ کم سن صحابہ میں سے تھے ان کے باپ بھی صحابی تھے اس کتاب میں ان کا ذکر صرف اسی مقام میں ہے اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] جھوٹا بے ایمان شخص لوگوں کے سامنے کسی کا حق تسلیم کرنے سے ڈرتا ہے ایسا نہ ہو وہ لوگ گواہ بن جائیں اور تنہائی میں اقرار کرتا ہے تو اس کا اقرار چھپ کر سن سکتے ہیں امام ابو حنیفہؒ نے اس کو جائز نہیں رکھا لیکن امام احمدؒ اور امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ [7] شعبی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور ابن سیرین اور قتادہ کا قول آگے آئے گا اور عطا کا قول کو بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلٰى شَىْءٍ وَّاِنِّىْ سَمِعْتُ كَذَا وَكَذَا۔

(امام حسن بصری) رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ایسی صورت میں گواہ یوں کہے "مجھے انہوں نے کسی بات کا گواہ نہیں کیا بلکہ میں نے اس اس طرح سنا ہے"۔

۲۴۶۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ يَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِيْ ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَّسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُّضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشِهٖ فِيْ قَطِيْفَةٍ لَّهٗ فِيْهَا رَمْرَمَةٌ اَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِيْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ اَيْ صَافِ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَتَنَاهٰى ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کے ساتھ اس باغ کی طرف جانے کے ارادے سے تشریف لے گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا[1] جب آپؐ وہاں پہنچے تو درختوں کی آڑ میں چلنے لگے آپؐ اس فکر میں تھے کہ ابن صیاد آپؐ کو نہ دیکھ لے اور آپؐ اس کی کچھ باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد ایک چادر لپیٹے ہوئے اپنے بستر پر لیٹا تھا اور گنگنا رہا تھا ابن صیاد کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپؐ درختوں کی آڑ لیتے تھے وہ (فوراً) ابن صیاد سے بول اٹھی صاف![2] یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آ پہنچے چنانچہ یہ سن کر ابن صیاد فوراً خاموش ہو گیا (گنگنانا بند کر دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کاش وہ (صیاد کی ماں) چپ رہتی تو ابن صیاد کچھ کہتا اور ہم سنتے[3]

۲۴۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ قرظی کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی اس نے مجھے طلاق دے دی اور طلاق بھی تین طلاق بعد ازاں میں نے عبدالرحمان بن زبیر سے نکاح کر لیا تو وہ کپڑے کے حاشیے[4] کی طرح ڈھیلے ہیں آپؐ نے فرمایا کیا تو پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے؟ اور یہ تو ممکن نہیں جب تک تم دونوں شوہر بیوی ہم بستری نہ کر لو اس

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کا نام صاف تھا اس کے ماں باپ یہودی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی دجال ہوگا ۱۲ منہ [3] یہیں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ چھپ کر کسی کی باتیں سننا درست ہے اور جب درست ہوا تو اس پر گواہی بھی دے سکتا ہے ۱۲ منہ [4] یعنی مرد ہیں ان کے عضو میں سختی نہیں یا ایسا چھوٹا عضو ہے کہ بالکل دخول نہیں ہوتا ۱۲ منہ

وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَهُ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هٰذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

موقع پر ابوبکر صدیقؓ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے اور خالد بن سعید بن عاص دروازے پر کھڑے تھے (اجازت کے منتظر تھے) خالد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آواز دی کہا تم سن رہے ہو یہ عورت بلند آواز سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہہ رہی ہے[1]۔

بَاب ۱۶۵۔ إِذَا شَهِدَ شَاهِدٌ أَوْ شُهُودٌ بِشَيْءٍ فَقَالَ آخَرُونَ مَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ يُحْكَمُ بِقَوْلِ مَنْ شَهِدَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ هٰذَا كَمَا أَخْبَرَ بِلَالٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي الْكَعْبَةِ وَقَالَ الْفَضْلُ لَمْ يُصَلِّ فَأَخَذَ النَّاسُ بِشَهَادَةِ بِلَالٍ كَذٰلِكَ إِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ أَنَّ لِفُلَانٍ عَلٰى فُلَانٍ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَشَهِدَ آخَرَانِ بِأَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ يُقْضٰى بِالزِّيَادَةِ۔

باب اگر ایک گواہ یا کئی گواہوں نے کسی بات کی گواہی دی۔ دوسرے لوگوں نے یوں کہا ہمیں تو معلوم نہیں۔ تو جس نے گواہی دی[2] اس کا قول مقبول ہوگا۔

حمیدی کہتے ہیں اس کی مثال یہ ہے جیسے بلالؓ نے یہ روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی اور فضل بن عباسؓ نے یہ روایت کی کہ آپؐ نے نہیں پڑھی۔ تو لوگوں نے بلالؓ کے قول کو لیا۔ اسی طرح اگر دو گواہوں نے یہ گواہی دی کہ زید کے عمرو پر ہزار روپے قرض نکلتے ہیں اور دو گواہوں نے یوں گواہی دی کہ ایک ہزار پانچ سو روپے قرض ہے تو فیصلہ زیادہ والی رقم کے تحت ہوگا۔

۲۴۶۴۔ حَدَّثَنَا حَبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَأَرْسَلَ إِلٰى آلِ أَبِي

(از حبان از عبداللہ از عمر بن سعید بن ابی حسین از عبداللہ بن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ابواہاب بن عزیز کی بیٹی سے نکاح کیا۔ ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے عقبہ اور اس کی بیوی دونوں کو دودھ پلایا ہے[3]

یہ سن کر عقبہ نے کہا مجھے تو معلوم نہیں کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے نہ تو نے یہ مجھ سے کبھی ذکر کیا۔ چنانچہ عقبہ نے ابواہاب کے خاندان سے دریافت کرایا وہ بھی یہی کہنے لگے ہمیں معلوم نہیں کہ اس عورت

---

[1] یعنی ایسی شرم کی باتیں کھلم کھلا بلند آواز سے کہہ رہی ہے امام بخاری نے یہیں سے نکالا کہ چھپ کر گواہ بننا درست ہے کیونکہ خالد دروازے کے باہر تھے عورت کے سامنے نہ تھے باوجود اس کے خالد کے ایک قول کی نسبت اس عورت کی طرف کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد پر اعتراض نہیں کیا ۱۲ منہ [2] اور ایک امر ثابت کیا اسی کے موافق حکم ہوگا اس لئے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عقبہ اور اس کی جورو کے عزیزوں کا بیان نفی تھا اور دودھ پلانے والی عورت کا بیان اثبات تھا آپ نے اسی کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ

اِهَابٍ يَّسْأَلُهُمْ فَقَالُوْا مَا عَلِمْنَا اَرْضَعَتْ مَا حِبَتَنَا فَرَكِبَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ فَفَارَقَهَا وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ۔

نے ہماری رشتہ دار لڑکی (عقبہ کی بیوی) کو دودھ پلایا ہو بہرحال عقبہ رضی اللہ عنہ سوار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ میں آئے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اب اس عورت کو تو اپنے نکاح میں کیسے رکھ سکتا ہے جب اس کے متعلق یہ بات کہی گئی (کہ وہ تیری بہن ہے) چنانچہ عقبہ نے اسے چھوڑ دیا اس نے دوسرے سے نکاح کر لیا۔

باب ۱۶۵ الشُّهَدَاءِ الْعُدُوْلِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَمِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ۔

باب گواہان عادل[1] (معتبر)

(سورہ طلاق میں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اپنے میں سے دو معتبر آدمیوں کو گواہ بنالو (سورہ بقرہ میں فرمایا) جن گواہوں کو تم پسند کرتے ہو۔

۲۴۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ اِنَّ اُنَاسًا كَانُوْا يُؤْخَذُوْنَ بِالْوَحْيِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ وَاِنَّمَا نَاْخُذُكُمُ الْاٰنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا اَمِنَّاهُ وَقَرَّبْنَاهُ وَلَيْسَ اِلَيْنَا مِنْ سَرِيْرَتِهِ شَيْءٌ اَللّٰهُ يُحَاسِبُهُ فِيْ سَرِيْرَتِهِ وَمَنْ اَظْهَرَ لَنَا سُوْءًا لَمْ نَاْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَاِنْ قَالَ اِنَّ سَرِيْرَتَهُ حَسَنَةٌ[2]

(از حاکم بن نافع از شعیب از زہری از حمید بن عبدالرحمان بن عوف) عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں وحی نازل ہو کر بعض لوگوں سے مواخذہ ہوتا (اللہ تعالیٰ ان کے دل کی بات آپؐ کو بتا دیتا) اب تو وحی کا نزول بند ہو گیا، اب ہم تمہیں تمہارے ظاہری اعمال پر پکڑیں گے جو شخص ظاہر میں بہتر اعمال کرے گا اس پر ہم اعتماد کریں گے اور اپنا مقرب و مصاحب بنائیں گے اس کے دل کے راز سے ہمیں کوئی تعلق نہیں اس کے بارے میں اللہ اس سے حساب لے گا جو شخص بظاہر برے کام کریگا نہ اس پر ہمیں اعتماد ہوگا نہ ہم اسے صادق سمجھیں گے اگرچہ وہ کتنی یقین دہانی کرائے کہ اس کا باطن صاف اور عمدہ ہے[3]۔

---

[1] عادل سے مراد یہ ہے کہ مسلمان آزاد عاقل بالغ نیک ہو تو کافر یا غلام یا مجنون یا نابالغ یا فاسق کی گواہی مقبول نہ ہوگی ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ فاسق بدکار کی بات نہ مانی جائے گی یعنی اس کی شہادت مقبول نہ ہوگی معلوم ہوا کہ شاہد کے لئے عدالت ضرور ہے ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ کے اس قول سے ان بے وقوفوں کا رد ہوا جو ایک بدکار فاسق کو درویش اور ولی سمجھیں اور یہ دعویٰ کریں کہ ظاہری اعمال سے کیا ہوتا ہے دل اچھا ہونا چاہیئے کہو جب حضرت عمرؓ ایسے شخص کو دل کا حال معلوم نہیں ہو سکتا تھا تو تم بیچارے کس باغ کی مولی ہو دل کا حال بغیر خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا پیغمبر علیہ السلام کو بھی اس کا علم وحی یعنی اللہ کے بتلانے سے ہوتا حضرت عمرؓ نے قاعدہ بیان کیا کہ ظاہر کی رو سے جس کے اعمال شرع کے موافق ہوں اس کو اچھا سمجھو اور جس کے اعمال شرع کے خلاف ہوں ان کو برا سمجھو اب اگر اس کا دل فی الفرض اچھا بھی ہوگا جب بھی ہم اس کو برا سمجھنے میں مواخذہ دار نہ ہوں گے کیونکہ ہم نے شریعت کے قاعدے پر عمل کیا البتہ ہم اگر اس کو اچھا سمجھیں گے تو گنہگار ہوں گے ۱۲ منہ

باب ۱۶۵۲ تَعْدِيلِ كَمْ يَجُوزُ

۲۴۶۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا أَوْ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَقَالَ وَجَبَتْ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لِهٰذَا وَجَبَتْ وَلِهٰذَا وَجَبَتْ قَالَ شَهَادَةُ الْقَوْمِ الْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ۔

باب تعدیل کے لیے کتنے آدمی ہونا چاہئیں

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گیا، لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ آپؐ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی، پھر اتفاقاً دوسرا جنازہ گزرا لوگوں نے اس کی برائی کی یا راوی نے اور کوئی لفظ کہا چنانچہ آپؐ نے فرمایا اس کے لیے واجب ہوگئی لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہؐ آپ نے دونوں کے لیے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کی گواہی مقبول ہے[1]

۲۴۶۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ وَهُمْ يَمُوتُونَ مَوْتًا ذَرِيعًا فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ خَيْرٌ فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقُلْتُ مَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ قَالَ وَثَلَاثَةٌ قُلْتُ وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ

(از موسیٰ بن اسماعیل از داؤد بن ابی فرات از عبداللہ بن بریدہ) ابوالاسود کہتے ہیں میں مدینے میں آیا وہاں ایک بیماری پھیل چکی تھی جس میں لوگ جلدی مر جاتے تھے، آخر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک جنازہ گزرا لوگوں کی طرف سے اسکے متعلق اچھے کلمات کہے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ گزرا اس کے متعلق بھی اچھے کلمات کہے گئے حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا اس کے لیے لوگوں کی جانب سے برے کلمات کہے گئے حضرت عمرؓ نے کہا واجب ہوگئی میں نے کہا کیا واجب ہوگئی یا امیرالمومنین؟ انہوں نے کہا میں نے وہی کہا ہے جو آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کے لیے چار آدمی نیک ہونے کی شہادت دیں اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے، ہم لوگوں نے کہا اگر تین گواہی دیں تو آپؐ نے فرمایا ہاں تین بھی (اسی طرح ہیں) پھر میں نے عرض کیا اگر دو آدمی شہادت دیں۔ آپؐ نے فرمایا دو بھی (اسی طرح ہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم نے پھر ایک کی گواہی کے متعلق دریافت نہیں کیا[2]

---

[1] یعنی جس کی مسلمانوں نے تعریف کی اس کے لئے بہشت واجب ہوگئی اور جس کی برائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہوگئی ۱۲ منہ۔

[2] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ تعدیل اور تزکیہ کے لئے کم سے کم دو شخصوں کی گواہی ضرور ہے امام مالکؒ اور امام شافعی رح کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک ایک کی بھی گواہی کافی ہے ۱۲ قسطلانی۔

باب ۱۶۵۳ الشَّهَادَةِ عَلَى الْأَنْسَابِ وَالرَّضَاعِ الْمُسْتَفِيضِ وَالْمَوْتِ الْقَدِيمِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ وَالتَّثَبُّتِ فِيهِ۔

باب انساب، مشہور رضاعت اور بہت عرصے کی موت پر گواہی دینے کا بیان۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے[1] اور ابوسلمہ دونوں کو ثوبیہ (ابولہب کی لونڈی) نے دودھ پلایا تھا۔

رضاعت کے متعلق احتیاط کرنا چاہیے[2]۔

۲۴۶۸- **حَدَّثَنَا** آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا الْحَكَمُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَقَالَ أَتَحْتَجِبِينَ مِنِّي وَأَنَا عَمُّكِ فَقُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي بِلَبَنِ أَخِي فَقَالَتْ سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ أَفْلَحُ ائْذَنِي لَهُ۔

(از آدم از شعبہ از حکم از عراک بن مالک از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ سے افلح[3] نے اندر آنے کی اجازت طلب کی میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ وہ کہنے لگے کیا تم مجھ سے پردہ کرتی ہو؟ میں تو تمہارا چچا ہوں میں نے کہا کیسے؟ اسنے کہا تمہیں میرے بھائی کی بیوی نے میرے بھائی کے وقت کا دودھ پلایا تھا۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا افلح سچ کہتا ہے اسے اندر آنے دے۔

۲۴۶۹- **حَدَّثَنَا** مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِنْتِ حَمْزَةَ لَا تَحِلُّ لِي يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ هِيَ بِنْتُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از ہمام از قتادہ از جابر بن زید) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق فرمایا وہ مجھے درست نہیں، جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہی رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں، وہ میری رضاعی بھتیجی ہے[4]۔

۲۴۷۰- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن ابی بکر از عمرہ بنت عبدالرحمن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اتنے میں انہوں نے (حضرت

---

[1] یہ حدیث خود امام بخاری نے کتاب الرضاع میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [2] یعنی جب تک رضاعت اچھی طرح ثابت نہ ہو سنی سنائی بات پر عمل نہ کرنا مقصود امام بخاری کا اشارہ ہے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی طرف جو آگے اس کتاب میں مذکور ہے کہ سوچ سمجھ کر کسی کو اپنا رضاعی بھائی قرار دو ۱۲ منہ [3] ان کی کنیت ابوالجعد تھی یہ حضرت عائشہؓ کے رضاعی چچا تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بغیر گواہی کے صرف افلح کا کہنا قبول فرمایا اس کی وجہ یہی ہوگی کہ یہ امر مشہور ہوگا یا خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوگا ۱۲ منہ [4] قسطلانی نے کہا ان میں سے چار رشتے مستثنیٰ ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں رضاع سے حرام نہیں ہوتے ان کا ذکر اللہ چاہے تو کتاب النکاح میں آئے گا۔ حمزہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا تو دونوں رضاعی بھائی ہوئے گو حمزہ رشتہ کی رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے ۱۲ منہ

سَلَّمَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَلَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَّسْتَاْذِنُ فِيْ بَيْتِكَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانًا حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا نے) ایک مرد کی آواز سنی وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جانے کی اجازت طلب کر رہا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خیال ہے وہ فلاں شخص حفصہ رضی اللہ عنہا کا رضاعی چچا ہے (ایک نسخے میں اس طرح ہے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ یہ مرد آپؐ کے گھر (حفصہؓ کے گھر) میں جانے کی اجازت طلب کر رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا خیال ہے وہ فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاعی چچا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر فلاں شخص میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس (بے حجاب) آسکتا ؟۔

آپؐ نے فرمایا ہاں کیونکہ جیسے نسب سے محرم رشتے ہوتے ہیں ویسے ہی رضاعی سے بھی ہوتے ہیں۔

۱۷۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ يَا عَائِشَةُ اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ تَابَعَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اشعث بن ابی الشعثاء از والد ش از مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک شخص (ان کا رضاعی بھائی) میرے پاس بیٹھا تھا۔ آپؐ نے پوچھا عائشہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا میرا رضاعی بھائی ہے آپؐ نے فرمایا عائشہ ذرا دیکھ بھال لیا کرو کہ کون تمہارا بھائی ہے رضاعت وہی قابل اعتبار ہے جو کمسنی میں دودھ پینے کی وجہ سے ہو[1]

بَاب ۱۶۵۴ شَهَادَةِ الْقَاذِفِ وَالسَّارِقِ وَالزَّانِيْ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ. تَابُوْا وَجَلَدَ عُمَرُ اَبَا بَكْرَةَ وَشِبْلَ

باب زنا کی تہمت لگانے والے، چور اور زانی کی گواہی کا بیان۔ اللہ نے (سورہ نور میں) فرمایا ایسے تہمت لگانے والوں کی گواہی کبھی نہ مانو یہی لوگ فاسق ہیں مگر جو توبہ کرلیں[2] (وہ مستثنیٰ ہیں)

حضرت عمرؓ نے ابوبکرہ صحابی (نفیع بن حارث)

---

[1] یعنی مدت رضاعت میں دو سال کے اندر (اس کا) مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا ۱۲ منہ [2] غرض امام بخاری رح کی یہ ہے کہ قاذف اگر توبہ کرلے تو آئندہ اس کی گواہی مقبول ہوگی آیت سے یہی نکلتا ہے اور جمہور علماء کا بھی یہی قول ہے۔ حنفیہ کہتے ہیں توبہ کرنے سے وہ فاسق نہیں رہتا لیکن اس کی گواہی کبھی مقبول نہ ہوگی بعضوں نے کہا اگر اس کو حد لگ گئی تو گواہی قبول ہوگی حد سے پہلے قبول نہ ہوگی ۱۲ منہ

ابْنَ مَعْبَدٍ وَّنَافِعًا بِقَذْفِ الْمُغِيْرَةِ
ثُمَّ اسْتَتَابَهُمْ وَقَالَ مَنْ تَابَ
قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ وَاَجَازَهُ عَبْدُ اللّٰهِ
ابْنُ عُتْبَةَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ
وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَّطَاوُسٌ وَّمُجَاهِدٌ
وَّالشَّعْبِيُّ وَعِكْرِمَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَ
مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ وَّشُرَيْحٌ وَّمُعَاوِيَةُ
ابْنُ قُرَّةَ وَقَالَ اَبُو الزِّنَادِ الْاَمْرُ
عِنْدَنَا بِالْمَدِيْنَةِ اِذَا رَجَعَ الْقَاذِفُ
عَنْ قَوْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ قُبِلَتْ
شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ
اِذَا اَكْذَبَ نَفْسَهٗ جُلِدَ وَقُبِلَتْ
شَهَادَتُهٗ وَقَالَ الثَّوْرِيُّ اِذَا جُلِدَ
الْعَبْدُ ثُمَّ اُعْتِقَ جَازَتْ شَهَادَتُهٗ
وَاِنِ اسْتُقْضِيَ الْمَحْدُوْدُ فَقَضَايَاهُ
جَائِزَةٌ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا تَجُوْزُ
شَهَادَةُ الْقَاذِفِ وَاِنْ تَابَ ثُمَّ
قَالَ لَا يَجُوْزُ نِكَاحٌ بِغَيْرِ شَاهِدَيْنِ
وَاِنْ تَزَوَّجَ بِشَهَادَةِ عَبْدَيْنِ لَمْ
يَجُزْ وَاَجَازَ شَهَادَةَ الْمَحْدُوْدِ وَ
الْعَبْدِ وَالْاَمَةِ لِرُؤْيَةِ هِلَالِ

اور شبل بن معبد اور نافع بن حارث کو مغیرہ پر تہمت لگانے کی وجہ سے[1] حد لگائی پھر ان سے توبہ کرائی اور فرمایا جو شخص توبہ کر لے اس کی گواہی قبول ہے۔

عبداللہ بن عتبہ، عمر بن عبدالعزیز، سعید بن جبیر، طاؤس مجاہد، شعبی، عکرمہ، زہری، محارب بن دثار، شریح اور معاویہ بن قرہ نے بھی توبہ کے بعد اس کی گواہی جائز رکھی ہے[2]۔

ابوالزناد کہتے ہیں[3] ہمارے نزدیک مدینہ طیبہ میں تو یہ حکم جب تہمت زنا لگانے والا اپنے قول سے رجوع کرلے (پھر جائے) اور استغفار کرلے تو اس کی گواہی قبول ہوگی شعبی اور قتادہ[4] کہتے ہیں جب وہ اپنے تئیں جھٹلائے اور اسے حد پڑ جائے تو اس کی گواہی قبول ہوگی سفیان ثوری کہتے ہیں[5] جب غلام کو حد قدف پڑی ہو اگر وہ قاضی بنایا جائے تو اس کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

بعض لوگ کہتے ہیں قاذف (تہمت زنا لگانے والے) کی گواہی قبول نہ ہوگی گو وہ توبہ کر لے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ بغیر دو گواہوں کے نکاح درست نہیں لیکن اگر حد قذف کے سزا یافتہ گواہوں کی گواہی سے نکاح کیا تو نکاح درست ہوگا اگر دو غلاموں کی گواہی سے نکاح کیا تو درست نہ ہوگا۔

انہی لوگوں نے حد قذف کے سزا یافتہ لوگوں

---

[1] ہوا یہ کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان تینوں نے ان کی نسبت یہ بیان کیا کہ انہوں نے ام جمیل ایک عورت سے زنا کیا لیکن چوتھے گواہ زیاد نے یہ بیان کیا کہ میں نے دونوں کو ایک چادر میں دیکھا اور مغیرہ کی سانس چڑھ رہی تھی اس سے زیادہ میں نے کچھ نہیں دیکھا حضرت عمرؓ نے ان تینوں کو حد قذف لگائی ۱۲ منہ [2] عبداللہ بن عتبہ کی روایت کو طبری نے اور عمر بن عبدالعزیز کی روایت کو طبری نے اور خلال نے اور سعید بن جبیر کی روایت کو طبری نے اور طاؤس اور مجاہد کی روایت کو سعید بن منصور نے اور شعبی کی روایت کو طبری نے اور زہری کی روایت کو ابن جریر نے وصل کیا اور محارب اور شریح اور معاویہ کی نسبت حافظ نے کہا مجھے ان کی روایت جس میں گواہی قبول ہونے کی صراحت ہو نہیں ملی ۱۲ منہ [3] یہ مدینہ کے بڑے فقیہ ہیں ان کے اثر کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان دونوں اثروں کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ اثر ان کی جامع میں موجود ہے عبداللہ بن ولید عدنی نے ان سے روایت کیا ۱۲ منہ۔

رَمَضَانَ وَكَيْفَ تُعْرَفُ تَوْبَتُهٗ وَقَدْ نَفَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّانِيَ سَنَةً وَّنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَصَاحِبَيْهِ حَتّٰى مَضَى خَمْسُوْنَ لَيْلَةً۔

کی اور لونڈی اور غلام کی گواہی رمضان کے چاند کیلئے درست کہی ہے اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ قاذف کی توبہ کیسے معلوم ہوگی[1]۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زانی کو ایک سال کے لیے جلا وطن کیا[2]۔ آپؐ نے کعب بن مالکؓ[3] اور ان کے دونوں ساتھیوں سے لوگوں کو بات کرنے سے روک دیا، پچاس سے زیادہ راتیں اسی طرح گزر گئیں

۲۴۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَمَرَ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا وَتَزَوَّجَتْ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اسماعیل از ابن وہب از یونس۔ از لیث[4] از یونس از ابن شہاب) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ ایک عورت (فاطمہ بنت اسود) نے غزوۂ فتح میں چوری کی[5]۔ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا آپؐ نے (قطع ید کا) حکم دیا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔
حضرت عائشہ کہتی ہیں اس عورت کی توبہ عمدہ ہوئی[6] اس نے نکاح کیا پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتی میں اس کی ضرورت آنحضرتؐ سے بیان کر دیتی۔

۲۴۷۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ أَمَرَ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ بِجَلْدِ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبِ عَامٍ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) زید بن خالد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ غیر شادی شدہ شخص زنا کرے تو اسے سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے جلا وطن کرو[7]۔

---

[1] شافعی اور اکثر سلف کا یہ قول ہے کہ قاذف جب تک اپنے تئیں جھٹلائے نہیں اس کی توبہ صحیح نہ ہوگی اور امام مالک کا یہ قول ہے کہ جب نیک کام دیا وہ کرنے لگے تو سمجھ جائیں گے کہ اس نے توبہ کی اب اپنے تئیں جھٹلانا ضرور نہیں اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ روایت آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [3] یہ روایت غزوہ تبوک میں مذکور ہوگی موصولاً ان دونوں روایتوں سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قاذف کو سزا ہو جانا بس یہی توبہ ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو اور کعب بن مالک اور ان کے ساتھیوں کو سزا دینے کے بعد توبہ کی کوئی تکلیف نہیں دی ۱۲ منہ [4] لیث کی حدیث کو ابو داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ عورت مخزومی قریش کے اشراف میں سے تھی اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے ایک چادر چرائی تھی جیسے ابن ماجہ کی روایت میں اس کی صراحت ہے اور ابن سعد کی روایت میں زیور چرانا مذکور ہے ۱۲ منہ [6] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے طحاوی نے کہا چور کی شہادت بالاجماع مقبول ہے جب وہ توبہ کر لے باب کا مطلب یہ تھا کہ قاذف کی توبہ کیونکر مقبول ہوگی لیکن حدیث میں چور کی توبہ مذکور ہے تو امام بخاری نے قاذف کو چور پر قیاس کیا ۱۲ منہ [7] اس حدیث سے باب کا مطلب نکلنا مشکل ہے۔ اور شاید امام بخاری کا مقصود یہ ہو کہ جب حدیث میں زنائے غیر محصن کی سزا یہی مذکور ہوئی کہ سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لئے جلا وطن کرو اور توبہ کا علیحدہ ذکر نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ اس کا ایک سال تک بے وطن رہنا یہی توبہ ہے اس کے بعد اس کی شہادت قبول ہوگی ۱۲ منہ

باب ۱۶۵۵ لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةِ جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ۔

۲۴۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِي مِنْ مَالِهِ ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى بِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمَّهُ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْنِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ لِهٰذَا قَالَ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأُرَاهُ قَالَ لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

باب ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو گواہ نہ بننا چاہیے۔

(از عبدان از عبداللہ از ابوحیان تیمی از شعبی) نعمان بن بشیر کہتے ہیں میری والدہ نے میرے والد سے کہا کہ اپنے مال میں سے میرے نام کچھ ہبہ کر دیا جائے (اوّل تو منع کرتے رہے) لیکن بعد میں خیال آ گیا تو ایک شے میرے نام ہبہ کر دی مگر میری والدہ نے کہا میں اس وقت تک راضی نہ ہوں گی جب تک تم اس ہبہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کر دو گے یہ سن کر والد نے میرا ہاتھ پکڑا، ان دنوں میں لڑکا تھا مجھے آنحضرتؐ کے پاس لے گئے اور عرض کیا اس کی ماں رواحہ کی بیٹی نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس بچے کے نام کچھ ہبہ کر دوں، آپؐ نے دریافت فرمایا اس کے سوا تیری اور اولاد بھی ہے والد نے کہا جی ہاں نعمان کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ حضورؐ نے فرمایا پھر ظلم پر میری گواہی نہ لو۔ ابوحریز نے شعبی سے یوں نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

۲۴۷۵ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلٰثَةً قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

(از آدم از شعبہ از ابوجمرہ از زہدم بن مضرب) عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے، پھر ان کا جو ان سے متصل ہیں پھر ان کا جو ان سے متصل ہے۔[1]

عمران کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے بعد) دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا، پھر آپؐ نے فرمایا تمہارے بعد ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے (امانت داری نہ کریں گے بغیر گواہ بنائے خود گواہیاں دیتے پھریں گے۔ منت مانیں گے پوری نہ کریں گے۔ مٹاپا ان پر بہت ہوگا۔[2]

۲۴۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابراہیم از عبیدہ) عبداللہ

---

[1] حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پہلے ثم الذین یلونہم سے پہلی خلافت یعنی عہد صدیقی ہے اور دوسرے ثم الذین یلونہم سے مراد دوسری خلافت یعنی عہد فاروقی ہے اس طرح تسلیم کر لینے سے مسلمانوں کی باہمی جنگوں کا زمانہ خود بخود خارج ہو جاتا ہے شیعوں کی تو جڑ کٹ جاتی ہے۔ شاہ صاحب کی کتابیں انتہائی تحقیق والی ہیں، سیاست مذہب پر صحیح تحقیق ہے ان کا مطالعہ ضروری ہے عبدالرزاق۔ [2] حرام کا مال کھا کھا کر خوب موٹے بنیں گے ۱۲ منہ

۲۴۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ -

(از محمد بن کثیر از سفیان از منصور از ابراہیم از عبیدہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو ان کے متصل ہیں پھر جو ان کے متصل ہیں، پھر ایسے لوگ (دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے[1] ابراہیم نخعی کہتے ہیں بچپن میں ہمیں گواہی اور عہد کا جملہ کہنے پر مار کی سزا ملتی تھی[2]

بَابُ ۱۶۵۶ مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَكِتْمَانِ الشَّهَادَةِ لِقَوْلِهِ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ تَلْوُوا أَلْسِنَتَكُمْ بِالشَّهَادَةِ

باب جھوٹی گواہی بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ فرقان میں) فرمایا بہشت کا بالاخانہ انہی کو ملے گا جن میں باقی اوصاف کے ساتھ ایک صفت یہ بھی ہوگی کہ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔

گواہی چھپانا بھی گناہ ہے، اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا گواہی مت چھپاؤ جو چھپائے اس کا دل گنہگار ہے، اللہ تمہارے کام خوب جانتا ہے۔

اور (سورہ نساء میں) جو فرمایا اگر تم پیچدار بات (لگی لپٹی بات) کہو یعنی گواہی میں[3]۔

۲۴۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ جَرِيرٍ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَبَائِرِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ وَأَبُو عَامِرٍ وَبَهْزٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ -

(از عبداللہ بن منیر از وہب بن جریر و عبدالملک بن ابراہیم از شعبہ از عبداللہ بن ابی بکر بن انس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا (ناحق) خون کرنا اور جھوٹی گواہی دینا[4]۔

وہب بن جریر کے ساتھ اس حدیث کو غندر، ابوعامر، بہز، اور عبدالصمد نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہوگا نہ قسم کھانے میں۔ جلدی کے مارے کبھی گواہی پہلے ادا کریں گے پھر قسم کھائیں گے کبھی قسم پہلے کھالیں گے پھر گواہی دیں گے ۱۲ منہ

[2] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ اسی اسناد سے منقول ہے جو اوپر بیان ہوا مطلب یہ ہے کہ اشہد باللہ یا علیّ عہداللہ ایسی باتوں کے منہ سے نکالنے پر ہمارے بزرگ ہم کو مارا کرتے تاکہ قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے ۱۲ منہ [3] یہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس کو طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ [4] حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بڑے گناہ یہی ہیں اور نہیں ہیں بلکہ صرف بیان کرنا بعضے گناہوں کا منظور رہے جو سب میں بڑے گناہ تھے ۱۲ منہ

۲۴۷۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ ثَلَاثًا قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ۔

(از مسدد از بشر بن مفضل از جریری) عبدالرحمان بن ابی بکرہ نے اپنے والد (نفیع بن حارث) سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار یہ فرمایا صحابہ نے کہا کیوں نہیں ! یا رسول اللہ بتائیے! آپؐ نے فرمایا اللہ سے شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپؐ تکیہ لگائے بیٹھے تھے، تکیہ سے الگ ہو گئے پھر فرمایا کان کھول کر سن لو اور جھوٹ بولنا، بار بار یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم (دل میں) کہنے لگے کاش آپؐ چپ ہو جاتے[۱]۔ (راوی) اسماعیل بن ابراہیم[۲] نے بحوالہ جریری از عبدالرحمان بھی یہی روایت نقل کی۔

بَابٌ ۱۶۵۷ شَهَادَةِ الْأَعْمٰى وَأَمْرِهِ وَنِكَاحِهِ وَإِنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينِ وَغَيْرِهِ وَمَا يُعْرَفُ بِالْأَصْوَاتِ وَأَجَازَ شَهَادَتَهُ قَاسِمٌ وَالْحَسَنُ وَابْنُ سِيرِينَ وَالزُّهْرِيُّ وَعَطَاءٌ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَجُوزُ شَهَادَتُهُ إِذَا كَانَ عَاقِلًا وَقَالَ الْحَكَمُ رُبَّ شَيْءٍ تَجُوزُ فِيهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ لَوْ شَهِدَ عَلٰى شَهَادَةٍ أَكُنْتَ تَرُدُّهُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَبْعَثُ رَجُلًا إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ وَيَسْأَلُ عَنِ

باب اندھے کی گواہی اور اسکا معاملہ کرنا

اپنا یا دوسرے کا نکاح پڑھنا، خرید و فروخت کرنا اذان وغیرہ (امانت اور اقامت) بھی اندھے کی درست ہے۔ وہ امور جو صرف آواز سے متعلق ہیں، انہیں قبول کر لینا۔

قاسم، حسن بصری، محمد بن سیرین، زہری اور عطاء بن ابی رباح نے اندھے کی گواہی جائز قرار دی[۳] ہے۔ شعبی کہتے ہیں اگر اندھا عاقل ہو تو[۴] اس کی گواہی جائز ہے۔ حکم بن[۵] عتیبہ کہتے ہیں بعض امور میں اندھے کی گواہی جائز ہے۔

زہری کہتے[۶] ہیں اگر ابن عباسؓ کسی مسئلے میں گواہی دیں تو درست نہ سمجھی جائے گی۔ ابن عباس کسی[۷]

[۱] کیونکہ آپؐ کو بار بار یہ فرمانے میں تکلیف ہو رہی تھی صحابہ نے آپ پر شفقت کی راہ سے یہ چاہا کہ آپ تکلیف نہ اٹھائیں خاموش ہو رہیں ۱۲ منہ [۲] اس روایت کو امام بخاری نے کتاب استتابۃ المرتدین میں وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ جریری کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت ہو ۱۲ منہ [۳] قاسم کے اثر کو سعید بن منصور نے اور حسن اور ابن سیرین اور زہری کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے اور عطاء کے اثر کو اثرم نے وصل کیا۔ قسطلانی نے کہا مالکیہ کا یہی مذہب ہے کہ اندھے کی گواہی قبول ہے اور بہرے کی گواہی فعل میں درست ہے اور گواہ کے لئے یہ ضرور نہیں کہ انکھیارا اور کان والا ہو اور شافعیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ اندھے کی گواہی درست نہیں ہے کیونکہ آواز مشتبہ ہو جاتی ہے ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] اس کو بھی ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] اس کو کرابیسی نے ادب القضاء میں وصل کیا ۱۲ منہ [۷] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا۔ اس آدمی کا نام معلوم نہیں ہوا۔ اس اثر سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ اندھا اپنے معاملات میں دوسرے آدمی پر اعتماد کر سکتا ہے حالانکہ وہ اس کی صورت نہیں دیکھتا ۱۲ منہ

الْفَجْرِ فَإِذَا قِيلَ لَهُ طَلَعَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَعَرَفَتْ صَوْتِي قَالَتْ سُلَيْمَانُ ادْخُلْ فَإِنَّكَ مَمْلُوكٌ مَا بَقِيَ عَلَيْكَ شَيْءٌ وَأَجَازَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ شَهَادَةَ امْرَأَةٍ مُنْتَقِبَةٍ۔

آدمی کو آفتاب دیکھنے کے لیے بھیج دیا کرتے جب وہ کہتا سورج غروب ہو گیا تو روزہ افطار کر لیتے نیز لوگوں سے دریافت فرماتے کیا سورج طلوع ہو گیا؟ جب وہ کہتے ہاں ہو گیا تو دو رکعتیں (اشراق پڑھتے)

(غلام) سلیمان بن یسار کہتے ہیں میں حضرت عائشہؓ کے پاس گیا اندر آنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے میری آواز پہچان لی اور فرمایا آجاؤ جب تک تم پر کچھ باقی ہے تم غلام ہی ہو[1] سمرہ بن جندبؓ نے نقاب ڈالے ہوئے عورت کی گواہی کو جائز قرار دیا ہے۔

۲۴۷۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا وَزَادَ عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ تَهَجَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَسَمِعَ صَوْتَ عَبَّادٍ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَصَوْتُ عَبَّادٍ هَذَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْ عَبَّادًا۔

(از محمد بن عبید بن میمون از عیسے بن یونس از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ایک شخص کو قرآن پڑھتے سنا۔ فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اس نے مجھے ایک سورت کی فلاں فلاں آیتیں یاد دلا دیں جو میں بھول گیا تھا، عباد بن عبداللہ نے کو الحضرت عائشہ اتنا اور اضافہ کیا کہ آپؐ میرے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے (تہجد کی) اتنے میں آپؐ نے عباد بن بشر کی آواز سنی وہ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے آپؐ نے دریافت فرمایا عائشہؓ! کیا یہ عباد کی آواز ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا اللہ عباد پر رحم کرے[2]

۲۴۸۰- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ أَوْ

(از مالک بن اسماعیل از عبدالعزیز بن ابی سلمہ از ابن شہاب از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بلال رات رہے سے اذان دے دیتا ہے۔ تم کھاتے پیتے رہو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے یا تم اس کی آواز اذان کی آواز سنو۔ حالانکہ ابن ام مکتومؓ

[1] اور غلام سے پردہ کرنا حضرت عائشہؓ ضروری نہیں سمجھتی تھیں خواہ اپنا غلام ہو یا کسی اور کا سلیمان بن یسار مکاتب تھے ان کا بدل کتابت ادا نہیں ہوا تھا حضرت عائشہؓ نے فرمایا جب تک بدل کتابت میں سے ایک پیسہ بھی تجھ پر باقی ہے تو تو غلام ہی سمجھا جائیگا ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر یا عباد کی صورت نہیں دیکھی صرف آواز سنی اور اس پر اعتماد کیا تو معلوم ہوا کہ اندھا آدمی بھی آواز سنے تو شہادت دے سکتا ہے اگر اس کی آواز پہچانتا ہو ۱۲ منہ

قَالَ حَتّٰی تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَّکَانَ ابْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ رَّجُلًا اَعْمٰی لَا یُؤَذِّنُ حَتّٰی یَقُوْلَ لَہُ النَّاسُ اَصْبَحْتَ۔

نابینا تھے، وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک لوگ ان سے نہ کہتے کہ صبح ہوگئی۔[1]

۲۴۸۱۔ حَدَّثَنَا زِیَادُ بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَۃٌ فَقَالَ لِیْ اَبِیْ مَخْرَمَۃُ انْطَلِقْ بِنَا اِلَیْہِ عَسٰی اَنْ یُّعْطِیَنَا مِنْہَا شَیْئًا فَقَامَ اَبِیْ عَلَی الْبَابِ فَتَکَلَّمَ فَعَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَوْتَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ قَبَاءٌ وَّھُوَ یُرِیْہِ مَحَاسِنَہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ خَبَاْتُ ھٰذَا لَکَ

(از زیاد بن یحییٰ از حاتم بن وردان از ایوب از عبداللہ بن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اچکنیں آئیں، میرے والد صاحب نے کہا تم میرے ساتھ آنحضرتؐ کی خدمت میں چلو۔ شاید مجھے بھی اس میں سے عنایت فرما دیں۔ ابھی دروازے پر کھڑے مجھ سے باتیں کر رہے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آواز پہچان کر ایک قبا لئے ہوئے باہر تشریف لائے اور اس کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا میں نے تمہارے لیے یہ پہلے ہی سے رکھ چھوڑی تھی تمہارے لیے یہ چھپا رکھی تھی۔

بَاب ۱۶۵۸ شَہَادَۃِ النِّسَاءِ

وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ۔

باب عورتوں کی گواہی۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بقرہ میں) فرمایا اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں کافی ہوں گی

۲۴۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدٌ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَیْسَ شَہَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَہَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَا بَلٰی قَالَ فَذٰلِکَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِہَا۔

(از ابن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید از عیاض بن عبداللہ) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عورت کی گواہی آدھے مرد کے[2] برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بے شک آدھے مرد کے برابر ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی عقل کم ہے۔[3]

---

[1] اس حدیث کی مطابقت باب سے ظاہر ہے کہ لوگ ابن ام مکتوم کی اذان پر اعتماد کرتے کھانا پینا چھوڑ دیتے حالانکہ وہ اندھے تھے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عورت کی گواہی آپ نے جائز رکھی ۱۲ منہ [3] جب تو اللہ تعالیٰ نے دو عورتوں کو ایک مرد کے برابر قرار دیا تمام حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی خلقت بہ نسبت مرد کے ضعیف ہے اس کے قوی دماغیہ بھی جسمانی قوی کی طرح مرد سے کمزور رہیں اب اگر شاذ و نادر کوئی عورت ایسی نکل آئی جس کی جسمانی یا دماغی طاقت مردوں سے زیادہ ہو تو اس سے آئین فطرتی قاعدے میں کوئی خلل نہیں آسکتا۔ یہ صحیح ہے کہ تعلیم سے مرد اور عورت کے قوی دماغی میں اسی طرح ریاضت اور کسرت سے قوی جسمانی میں ترقی ہو سکتی ہے مگر کسی حال میں عورت کی صنف کی فضیلت مرد کی صنف پر ثابت نہیں ہوتی اور جن لوگوں نے یہ خیال کیا ہے کہ تعلیم اور ریاضت سے عورتیں مردوں پر فضیلت حاصل کر سکتی ہیں ان کی غلطی ہے کس لئے کہ بحث نوعِ ذکور اور نوعِ نسوان میں ہے نہ کسی خاص مذکر یا مؤنث میں قسطلانی نے کہا رمضان کے چاند کی روایت میں ایک شخص کی شہادت کافی ہے اور اموال کے دعاوی میں ایک گواہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا ہے اسی طرح اموال اور حقوق میں ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت پر بھی اور حدود و نکاح اور قصاص میں عورتوں کی شہادت جائز

باب ۱۶۵۹ شَهَادَةِ الْإِمَاءِ وَالْعَبِيدِ

وَقَالَ أَنَسٌ شَهَادَةُ الْعَبْدِ جَائِزَةٌ إِذَا كَانَ عَدْلًا وَأَجَازَهُ شُرَيْحٌ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ شَهَادَتُهُ جَائِزَةٌ إِلَّا الْعَبْدَ لِسَيِّدِهِ وَأَجَازَهُ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ فِي الشَّيْءِ التَّافِهِ وَقَالَ شُرَيْحٌ كُلُّكُمْ بَنُو عَبِيدٍ وَإِمَاءٍ۔

باب لونڈیوں اور غلاموں کی گواہی۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر غلام عادل ہو تو اس کی گواہی جائز ہے[1]۔ قاضی شریح اور قاضی زرارہ بن اوفی نے بھی جائز قرار دیا ہے[2]۔ ابن سیرین کہتے ہیں غلام کی گواہی جائز ہے مگر اپنے مالک کے فائدے کے لیے جائز نہیں[3]۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے کم قیمت حقیر چیز میں اس کی گواہی جائز قرار دی[4]۔ شریح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں تم سب لوگ غلاموں اور لونڈیوں کی اولاد ہو[5]۔

۲۴۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ أَوْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ أُمَّ يَحْيَى بِنْتَ أَبِي إِهَابٍ قَالَ فَجَاءَتْ أَمَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَتَنَحَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَكَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنْ قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا فَنَهَاهُ عَنْهَا۔

(از ابو عاصم از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از عقبہ بن حارث) دوسری سند (از علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از ابن جریج از ابن ابی ملیکہ از عقبہ بن حارث) انہوں نے (عقبہ بن حارث نے) ام یحییٰ بنت ابی اہاب (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک سیاہ لونڈی آئی کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، آپ نے منہ پھیر لیا میں دوسری طرف سے آپ کے سامنے آیا اور پھر عرض کیا آپ نے فرمایا اب نکاح کیسے رہ سکتا ہے؟ جب وہ لونڈی کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ غرض آپ نے عقبہ رضی اللہ عنہ کو اس عورت کو رکھنے سے منع فرما دیا[6]۔

باب ۱۶۶۰ شَهَادَةِ الْمُرْضِعَةِ

باب صرف دودھ پلانے والی کی گواہی کافی ہے

۲۴۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ

(از ابو عاصم از عمر ابن سعید از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث

---

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مختار بن فلفل سے انہوں نے انس رض سے ۱۲ منہ [2] شریح کے اثر کو ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور نے وصل کیا مگر اس میں یہ ہے کہ تھوڑی کم قیمت چیز میں جب وہ عادل ہو ایک روایت میں یوں ہے بشرطیکہ اپنے مالک کے حق میں گواہی نہ دے یعنی مالک کے فائدے کے لیے اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی زرارہ بن اوفی بصرے کے قاضی تھے ۱۲ منہ [3] ابن سیرین کے اثر کو عبد اللہ بن احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] ان دونوں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ شریح کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک خاندان کے آبا و اجداد کسی نہ کسی زمانے میں غلام رہ چکے ہیں یہاں تک کہ عرب لوگ بھی حضرت ہاجرہ کی اولاد ہیں جو لونڈی تھیں یا مطلب یہ ہے کہ سب اللہ کے لونڈی غلام ہیں امام احمد بن حنبل نے اسی کے موافق حکم دیا ہے کہ لونڈی غلام کی جب وہ عادل اور ثقہ ہو گواہی مقبول ہے مگر آئمہ ثلاثہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے ۱۲ منہ [6] یہیں سے باب کا مطلب نکلا کیونکہ آپ نے لونڈی کی شہادت جائز رکھی ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً فَجَآءَتِ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُکُمَا فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَکَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ دَعْھَا عَنْکَ اَوْ نَحْوَہٗ۔

باب ۱۶۶ تَعْدِیْلِ النِّسَآءِ بَعْضِھِنَّ بَعْضًا۔

۲۴۸۵- حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ سُلَیْمَانُ بْنُ دَاؤدَ وَاَفْھَمَنِیْ بَعْضَہٗ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ شِھَابِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ ابْنِ الزُّبَیْرِ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصِ اللَّیْثِیِّ وَعُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَالَ لَھَا اَھْلُ الْاِفْکِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَھَا اللّٰہُ مِنْہُ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَکُلُّھُمْ حَدَّثَنِیْ طَآئِفَۃً مِّنْ حَدِیْثِھَا وَبَعْضُھُمْ اَوْعٰی مِنْ بَعْضٍ وَّاَثْبَتُ لَہٗ اقْتِصَاصًا وَّقَدْ وَعَیْتُ عَنْ کُلِّ وَاحِدٍ مِّنْھُمُ الْحَدِیْثَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ عَنْ عَآئِشَۃَ وَبَعْضُ حَدِیْثِھِمْ یُصَدِّقُ بَعْضًا زَعَمُوْا اَنَّ عَآئِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ اَزْوَاجِہٖ فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا مَعَہٗ فَاَقْرَعَ بَیْنَنَا فِیْ غَزَاۃٍ غَزَاھَا فَخَرَجَ سَھْمِیْ فَخَرَجْتُ مَعَہٗ بَعْدَ مَآ اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِیْ ھَوْدَجٍ وَّاُنْزَلُ فِیْہِ فَسِرْنَا حَتّٰی اِذَا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ

کہتے ہیں میں نے ایک عورت (غنیہ) سے نکاح کیا پھر ایک دوسری عورت آئی، کہنے لگی میں نے تو تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ علقبہ کہتے ہیں میں یہ سن کر آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپؐ نے فرمایا تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے، جب یہ بات کہہ دی گئی ہے؟ (کہ وہ تیری رضاعی بہن ہے) یا اسی طرح کا کوئی دوسرا جملہ فرمایا۔

باب عورتیں عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں

(یعنی ان کی پاکیزگی اور ثقاہت بیان کر سکتی ہیں۔)

(از ابوالربیع سلیمان بن داؤد۔ امام بخاری کہتے ہیں مجھے اس حدیث کے کچھ مطالب احمد بن یونس نے سمجھائے۔ از فلیح بن سلیمان از ابن شہاب زہری) عروہ بن زبیرؓ و سعید بن مسیبؒ و علقمہؓ بن وقاص لیثی و عبیداللہؓ بن عتبہ) یہ چاروں حضرات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جو ام المومنین ہیں، روایت کرتے ہیں کہ جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی۔

زہری کہتے ہیں ان سب لوگوں (عروہ، سعید، علقمہ اور عبیداللہ) نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور ان میں کسی نے اسے خوب یاد رکھا اور اچھی طرح راوی سے بیان کیا۔ میں نے ان میں سے ہر ایک کی حدیث جو اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی یاد رکھی۔ ہر ایک کی روایت دوسرے کی تصدیق کرتی ہے (باہم اختلاف نہیں ہے)

چاروں حضرات نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر کے لیے جاتے تو کسی ایک بیوی کے لیجانے کے لیے قرعہ اندازی فرمالیا کرتے جس کے نام پر قرعہ پڑتا اسے ساتھ لے جاتے۔

ایک جہاد (جنگ بنی مصطلق) کے لیے آپؐ جانے لگے تو میرا نام نکلا۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ واقعہ پردے کے حکم کے نازل ہونے کے بعد کا ہے، چنانچہ میں ایک

غَزْوَتِهِ تِلْكَ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ
لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ
حَتَّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ
إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ
لِي مِنْ جَزْعِ أَظْفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ
عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ يَرْحَلُونَ
لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِي الَّذِي
كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ وَكَانَ
النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ
اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ
يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ
فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ
فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا فَوَجَدْتُ عِقْدِي
بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَ
لَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَمَمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ
بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ
إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَنِمْتُ
وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ
مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى
سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ
الْحِجَابِ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَاخَ
رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ
بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا

ہودے میں سوار رہتی اس میں بیٹھے بیٹھے مجھے اتارا کرتے، ہم اسی طرح
چلتے رہے جب آپؐ اس جہاد سے فارغ ہوئے اور سفر سے لوٹے
اور ہم لوگ مدینے کے نزدیک پہنچ گئے۔ چنانچہ ایک رات آپؐ نے
کوچ کا حکم دیا، میں حکم سنتے ہی اٹھی اور لشکر سے آگے بڑھی، جب حاجت
سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کے پاس آئی، سینے پر ہاتھ پھیرا تو معلوم
ہوا کہ ظفار کے کالے نگینوں کا ہار جو میں پہنے تھی ٹوٹ کر گر گیا ہے۔ میں
اسے تلاش کرنے کے لیے پھر لوٹی اور ڈھونڈتی رہی، میرا ہودہ اٹھانے
والے لوگ ہودے کے پاس آئے وہ سمجھے کہ میں اس میں موجود ہوں
انہوں نے اسے اٹھایا اور جس اونٹ پر میں سوار ہوا کرتی تھی اس پر
لاد دیا، اس زمانے میں عورتیں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں۔ بھاری بھرکم نہ
تھیں، نہ ان کے بدن پر زیادہ گوشت تھا، ذرا سا کھانا کھایا کرتی تھیں
چنانچہ جب لوگوں نے میرا ہودہ اٹھایا تو اسے معمول کے مطابق وزنی
سمجھ کر اٹھا لیا، کیونکہ میں اس وقت ایک کم سن (دبلی پتلی) لڑکی تھی غرض
وہ اونٹ اٹھا کر چل دیئے۔

جب سارا لشکر نکل گیا، اس وقت میرا ہار ملا میں اس مقام
پر آئی دیکھا تو وہاں کوئی نہیں ہے، میں اسی جگہ جا کر بیٹھ گئی جہاں پر
اتری تھی۔ میں یہ سمجھی کہ جب لوگ مجھے قافلے میں نہ دیکھیں گے تو اسی
جگہ لوٹ کر آئیں گے۔ بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی میں سو گئی صفوان
بن معطل سلمی ذکوانی ایک شخص تھے جو قافلے کے پیچھے رہا کرتے تھے[1] میری
جگہ پر آئے انہیں ایک آدمی سوتا ہوا معلوم ہوا، جب میرے نزدیک
پہنچے تو انہوں نے مجھے پہچان لیا کیونکہ پردے کا حکم نازل ہونے سے
پہلے وہ مجھے دیکھا کرتے تھے انہوں نے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ
پڑھا، ان کی آواز سن کر میں جاگ اٹھی جب انہوں نے اپنا اونٹ[2]

[1] کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ساقہ میں معین کیا تھا یعنی لشکر کے عقب میں وہ رہا کرتے جب سب لوگ روانہ ہو جاتے اس کے بعد وہ چلتے اور گری پڑی چیز جو لوگ بھول جاتے اس کو اٹھا لاتے ۱۲ منہ

[2] تاکہ حضرت عائشہؓ آسانی سے اونٹ کے ہاتھ پر پاؤں رکھ کر چڑھ جائیں ۱۲ منہ

مُعَرِّسِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ
وَكَانَ الَّذِيْ تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيِّ
ابْنِ سَلُوْلَ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَاشْتَكَيْتُ
بِهَا شَهْرًا يُفِيْضُوْنَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكِ وَ
يَرِيْبُنِيْ فِيْ وَجَعِيْ أَنِّيْ لَا أَرٰى مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللُّطْفَ الَّذِيْ كُنْتُ أَرٰى مِنْهُ حِيْنَ
أَمْرَضُ إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُوْلُ كَيْفَ
تِيْكُمْ لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ حَتّٰى نَقَهْتُ
فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ مُتَبَرَّزُنَا
لَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلٰى لَيْلٍ وَّذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَّتَّخِذَ
الْكُنُفَ قَرِيْبًا مِّنْ بُيُوْتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ
الْأُوَلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ فِي التَّنَزُّهِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَ
أُمُّ مِسْطَحٍ بِنْتُ أَبِيْ رُهْمٍ نَمْشِيْ فَعَثَرَتْ فِيْ
مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ
مَا قُلْتِ أَتَسُبِّيْنَ رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ يَا هَنْتَاهْ
أَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالُوْا فَأَخْبَرَتْنِيْ بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ
فَازْدَدْتُ مَرَضًا إِلٰى مَرَضِيْ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلٰى
بَيْتِيْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ فَقَالَ كَيْفَ تِيْكُمْ فَقُلْتُ ائْذَنْ لِيْ إِلٰى أَبَوَيَّ
قَالَتْ وَأَنَا حِيْنَئِذٍ أُرِيْدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ مِنْ
قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَتَيْتُ أَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِأُمِّيْ مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ

بٹھایا اور اسکے ایک ہاتھ پر پاؤں رکھا تو میں اونٹ پر چڑھ گئی، وہ پیدل
اونٹ کو کھینچتے ہوئے چلے اور قافلے میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر
کو لوگ آرام کرنے کے لیے اتر چکے تھے۔ اب جس کی قسمت میں تباہی تھی
وہ تباہ ہوا[1]۔ اور تہمت لگانے والوں کا سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق
تھا چنانچہ میں مدینہ میں آئی اور ایک مہینے تک بیمار رہی لوگ اس طوفان
کا چرچا کرتے رہے میں تو بیمار تھی مجھے شک یوں پیدا ہوا کہ آنحضرتؐ کا
وہ لطف و کرم جو بیماری کی حالت میں مجھ پر ہوا کرتا تھا اب نہیں دیکھا۔ آپؐ
صرف اندر آتے اور سلام علیک کرتے اور یہ پوچھ کر چلے جاتے اب کیسی ہے
مجھے اس طوفان کی خبر تک نہ ہوئی میں بہت ناتواں ہو گئی ایک بار میں
اور مسطح کی ماں دونوں مناصع کی طرف نکلے[2]۔ مناصع میں ہم لوگ رفع
حاجت کے لیے جایا کرتے اور رات ہی کو جایا کرتے ان دنوں ہمارے
گھروں کے قریب بیت الخلاء نہ تھے اور اگلے زمانے کے عربوں کی طرح
جنگل میں یا باہر دور جا کر رفع حاجت کرتے۔ غرض میں اور مسطح کی ماں
(سلمی) بنت ابی رہم دونوں جا رہی تھیں وہ اپنی چادر میں اٹک کر پھسلی کہنے لگی
(ہائے) مسطح تباہ ہو گیا، میں نے کہا یہ کیا بری بات منہ سے نکالتی ہے۔ تو
ایسے شخص کو برا کہتی ہے جو بدر کی لڑائی میں شریک تھا وہ کہنے لگی اری بھولی
بھالی تجھے کچھ خبر بھی ہے؟ لوگوں نے کیا طوفان اٹھایا ہے؟ اس نے مجھ
سے یہ طوفان بیان کیا میں بیمار تو تھی ہی یہ سن کر اور زیادہ بیمار ہو گئی۔
جب میں گھر پہنچی تو آنحضرتؐ میرے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے سلام کہا اور
پوچھا اب کیسی ہو؟ میں نے کہا مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت
دیجئے میرا مطلب یہ تھا کہ میں ان کے پاس جا کر اس خبر کی تحقیق کروں
بہرحال آپؐ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے ماں باپ کے پاس

[1] یعنی ان مردودوں نے ام المومنین سا[illegible] بہتان اٹھایا کہ معاذ اللہ حضرت عائشہؓ صفوان سے ملوث ہو گئیں ارے مردود و خدا سے ڈر دیکھ ایسی پاک بیبیوں کو ایسے ناپاک بہتان [illegible] کوئی ان [illegible] سے اتنا پوچھے کہ اس میں برائی کیا ہوئی کہ حضرت عائشہؓ صفوان کے ساتھ چلی آئیں نہ آتیں تو کیا جنگل میں پڑی رہتیں صفوان نے بیچارے خود پیدل چلے حضرت عائشہؓ کو اونٹ پر چڑھا دیا انہوں نے حضرت عائشہؓ کا جسم تک نہیں چھوا اگر ضرورت کی حالت میں چھوتے بھی تو کیا مضائقہ تھا تمام صحابہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لونڈی غلام اور بچوں کی طرح تھے اور آپ کی بیبیاں مسلمانوں کی مائیں تھیں ۱۲ منہ [2] مناصع ایک مقام کا نام ہے۔

فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَى نَفْسِكِ الشَّأْنَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا أَكْثَرْنَ عَلَيْهَا فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوُدِّ لَهُمْ فَقَالَ أُسَامَةُ أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيرَةَ فَقَالَ يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيبُكِ فَقَالَتْ بَرِيرَةُ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنِ الْعَجِينِ فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَوْمِهِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہنچی اور اماں جان سے دریافت کیا یہ لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا بیٹی تو ایسی باتوں کی پرواہ نہ کر یہ تو زمانے کا دستور ہے جب کسی مرد کو خولصورت بیوی سے محبت ہوئی تو اس کی سوکنیں اس قسم کی باتیں بہت کیا کرتی ہیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں میں کیا اس کا چرچا ہو گیا[۱] (انہوں نے کہا ہاں) غرض میں نے یہ رات اس طرح کاٹی کہ ساری رات نہ میرے آنسو تھمے نہ مجھے نیند آئی، جب صبح ہوئی تو آنحضرتؐ نے علی بن ابی طالبؓ اور اسامہ بن زیدؓ دونوں کو بلوا بھیجا (کیونکہ اسوقت تک کوئی وحی آپؐ پر نازل نہیں ہوئی تھی آپؐ نے ان سے مشورہ لیا کیا میں عائشہؓ کو چھوڑ دوں اسامہ کے دل میں جو آنحضرتؐ کی ازواج مطہرات سے محبت تھی انہوں نے ویسی ہی رائے دی کہنے لگے یارسول اللہ! عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی زوجہ محترمہ ہیں اور ہم تو اسے خدا کی قسم پاکدامن ہی سمجھتے ہیں علی بن ابی طالبؓ نے یوں کہا یارسول اللہ اللہ نے آپؐ پر کچھ تنگی نہیں کی عائشہ رضی اللہ عنہا نہ سہی تو نہ سہی عورتوں کی کیا کمی ہے؟ بھلا آپؐ عائشہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی (بریرہؓ) سے ان کا حال پوچھئے وہ سچ سچ کہہ دے گی۔ چنانچہ آپؐ نے بریرہؓ کو بلایا اور پوچھا کیا تو نے عائشہ میں کوئی شک کی بات دیکھی ہے؟ وہ کہنے لگی نہیں قسم اس کی جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے تو اس میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جو عیب والی ہو، ہاں یہ تو ہے وہ ابھی کم سن بچی ہے آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے بکری آکر آٹا چکھ جاتی ہے[۲]۔

یہ سن کر آپؐ اسی دن خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی سلول کی شکایت کی (اسے سزا دلوانی چاہی)، آپؐ نے فرمایا کون میرا بدلہ لے گا؟[۳] اس (منافق مردود) شخص سے جس نے میری

---

[۱] دوسری روایت میں یہ ہے کہ میں چلا کر رونے لگی ابوبکر صدیق اس وقت چھت پر قرآن پڑھ رہے تھے انہوں نے میری والدہ ام رومان سے پوچھا یہ کیوں روئی والدہ نے کہا اس کو وہ خبر ہو گئی جو لوگوں نے طوفان اٹھایا یہ سن کر ان کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی یہ خبر پہنچی انہوں نے کہا ہاں پوچھا کیا ابا جان کو بھی معلوم ہوا انہوں نے کہا ہاں یہ سن کر حضرت عائشہؓ بیہوش ہو کر گر پڑیں اور زور کا بخار ان کو چڑھ آیا ۱۲ منہ [۲] مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہؓ ایک بھولی بھالی کم سن لڑکی ہیں وہ بھلا ان باتوں کو کیا جانیں جن کا طوفان ان بدمعاشوں نے اٹھایا ہے۔ طبرانی کی روایت میں یوں ہے بریرہ نے کہا میں تو جب سے حضرت عائشہؓ کے پاس ہوں میں نے کوئی بات نہیں دیکھی اتنا جانتی ہوں کہ میں نے آٹا گوندھ کر رکھا ان سے کہا ذرا دیکھتی رہنا میں آگ لاتی ہوں میں تو ادھر گئی بکری آن کر آٹا کھا گئی۔ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہؓ کے تزکیہ پر اعتماد کیا ۱۲ منہ

مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي فَوَاللَّهِ
مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا
عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي
إِلَّا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَنَا وَاللَّهِ أَعْذِرُكَ مِنْهُ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ
ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ الْخَزْرَجِ
أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ
وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا
وَلَكِنِ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ
لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ عَلَى ذَلِكَ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ
فَقَالَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ وَاللَّهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ
مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ
وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَخَفَّضَهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ وَ
بَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ
فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ قَدْ بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا
حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي قَالَتْ فَبَيْنَا هُمَا
جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةٌ
مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي فَبَيْنَا
نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَجَلَسَ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمِ قِيلَ فِيَّ مَا قِيلَ
قَبْلَهَا وَقَدْ مَكَثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي

بیوی پر تہمت لگائی ہے خدا کی قسم میں تو اپنی بیوی کو اچھا ہی سمجھتا
ہوں اور جس مرد (صفوان) سے تہمت لگاتے ہیں میں اسے بھی نیک ہی
جانتا ہوں وہ کبھی میری بیوی کے پاس نہ آتا تھا مگر میرے ساتھ۔
یہ سن کر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (جو اس قبیلے
کے سردار تھے) کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کا بدلہ لیتا ہوں
اگر وہ شخص قبیلہ اوس میں سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے،
اگر ہمارے بھائیوں قبیلہ خزرج میں سے ہے تو جیسے آپ حکم دینگے
وہ ہم بجا لائیں گے۔ سعد بن عبادہ جو خزرج کے سردار تھے اور اس
سے پہلے وہ نیک آدمی تھے لیکن اس وقت ان میں (زمانہ جاہلیت
والی) قبائلی حمیت بیدار ہو گئی سعد بن معاذ سے کہنے لگے پروردگار
کے بقا کی قسم تو جھوٹ بولتا ہے نہ تو اسے مارے گا نہ ایسا کر سکے گا۔[۲] یہ سن کر
اسید بن حضیر (جو قبیلہ اوس کے تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے سعد بن عبادہ
تو جھوٹا ہے بقائے الٰہی کی قسم واللہ ہم تو اسے ضرور قتل کریں گے تو بیشک
منافق ہے۔ منافقوں کی طرف سے جھگڑا کر رہا ہے۔ یہ کہنا تھا کہ اوس
اور خزرج دونوں طرف کے لوگ کھڑے ہو گئے اور ہتھیار چلنے ہی کو تھے کہ حضور
منبر پر سے اترے اور انہیں ٹھنڈا کیا وہ خاموش ہو گئے، آپ بھی خاموش
ہو رہے، میرا یہ حال تھا کہ سارا دن روتے گزرا نہ آنسو تھمتے تھے، نہ لمحہ بھر
نیند آتی تھی میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے، میں دو رات اور ایک دن
سے برابر رو رہی تھی، میں سمجھی کہ میرا کلیجہ کہیں باہر نکل نہ آئے، دونوں
(ماں باپ) میرے پاس ہی بیٹھے تھے میں رو رہی تھی اتنے میں ایک
انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ بھی آ کر بیٹھ گئی اور میرے ساتھ رونے لگی
ہم اسی حال میں تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے

[۱] اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ غیب کا علم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ تھا ورنہ اتنے دنوں تک آپ کیوں فکر اور تردد میں رہتے پھر دوسرے بزرگوں اور درویشوں کی بساط ہے ۱۲ منہ [۲] سعد بن عبادہ بڑے سچے مسلمان تھے اور نیک اور صالح بھی تھے مگر قومی حمیت آدمی پر غالب آ ہی جاتی ہے چونکہ اوس اور خزرج دونوں قبیلوں میں مدت سے عداوت چلی آتی تھی اسلام کی برکت سے دب گئی تھی سعد بن معاذ رض کا یہ کہنا کہ ہم خزرج کے آدمی کو بھی جیسا آپ حکم دیں گے بجا لائیں گے یعنی ماریں گے اور سزا دیں گے سعد بن عبادہ رض کو ناگوار گزرا ان کا مطلب یہ تھا کہ سعد بن معاذ کون ہیں جو ہم پر حکومت کریں اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آدمی کو سزا دیں تو یہ اور بات ہے معاذ اللہ سعد بن عبادہ عبد اللہ بن ابی مردود کے طرفدار نہ تھے نہ اس کی تہمت کو سچا سمجھتے تھے ۱۲ منہ

شَیْءٌ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ یَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِی عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِیْئَةً فَسَیُبَرِّئُكِ اللّٰهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوبِی إِلَیْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمَّا قَضٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِی حَتّٰی مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً وَقُلْتُ لِأَبِی أَجِبْ عَنِّی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِی مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِأُمِّی أَجِیبِی عَنِّی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیمَا قَالَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِی مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَأَنَا جَارِیَةٌ حَدِیثَةُ السِّنِّ لَا أَقْرَأُ كَثِیرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ إِنِّی وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا یَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ وَوَقَرَ فِی أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّی بَرِیْئَةٌ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ إِنِّی لَبَرِیْئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِی بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ أَنِّی بَرِیْئَةٌ لَتُصَدِّقُنِّی وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ لِی وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا یُوسُفَ إِذْ قَالَ فَصَبْرٌ جَمِیلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُونَ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلٰی فِرَاشِی وَأَنَا أَرْجُو أَنْ یُبَرِّئَنِی اللّٰهُ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ یُنْزِلَ فِی شَأْنِی وَحْیًا وَلَأَنَا أَحْقَرُ فِی نَفْسِی مِنْ أَنْ یُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِی أَمْرِی وَلٰكِنِّی كُنْتُ أَرْجُو أَنْ یَرٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ

اور بیٹھ گئے، اس سے پہلے جس دن سے یہ طوفان اٹھا تھا آپؐ میرے پاس بیٹھے ہی نہ تھے ایک مہینہ آپؐ اس حال میں رہے کہ آپؐ کی طرف میرے متعلق کوئی وحی نازل نہ ہوئی آپؐ نے تشہد پڑھا اور فرمایا عائشہؓ! تمہارے متعلق یہ اطلاع ملی ہے اگر تو پاکدامن ہے تو اللہ تیری پاکدامنی ظاہر کر دے گا اور اگر اس کے برعکس کوئی بات ہے تو اللہ سے بخشش مانگ توبہ کر جب بندہ توبہ کرتا ہے اور گناہ کا اقرار کرتا ہے تو اللہ معاف کر دیتا ہے جب آپؐ گفتگو کر چکے تو میرے آنسو دفعتہً بند ہو گئے ایک قطرہ بھی نہ رہا اور میں نے اپنے والد سے کہا آپ میری طرف سے آنحضرتؐ کو جواب دیجئے! وہ کہنے لگے خدا کی قسم میری سمجھ نہیں آتا میں آنحضرتؐ کو کیا جواب دوں[1] پھر میں نے اپنی ماں سے کہا آپ ہی میری طرف سے کچھ بولیں آنحضرت کو جواب دیں وہ بھی یہی کہنے لگیں قسم خدا کی میری سمجھ نہیں آتا میں آنحضرتؐ کو کیا جواب دوں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ان دونوں میں ایک کم سن لڑکی تھی ما تنا بہت قرآن بھی نہیں پڑھتی تھی میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا[2] اور کہا میں جانتی ہوں لوگوں نے جو باتیں بنائیں وہ آپؐ سن چکے ہیں اور آپؐ کے دل میں جم گئی ہیں، آپؐ نے انہیں سچ بھی سمجھ لیا ہے میں اگر اپنے تئیں پاک کہوں اور اللہ میری پاکیزگی خوب جانتا ہے جب بھی آپؐ مجھے سچا نہ سمجھیں گے اگر میں جھوٹ موٹ خطا کا اقرار کر لوں تو اللہ میری پاکدامنی جانتا ہے لیکن آپؐ (میرے اقرار میں) مجھے سچا سمجھ لیں گے خدا کی قسم اب تو میری اور آپ لوگوں کی وہی مثل ہے جو یوسفؑ کے والد[3] کی گذری جب انہوں نے کہا فَصَبْرٌ جَمِیلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُونَ "اچھی طرح صبر کرنا میرا کام ہے تم جو باتیں بنا رہے ہو ان میں اللہ ہی میرا مددگار ہے" یہ کہہ کر میں نے اپنے بستر پر دوسری طرف منہ کر لیا، مجھے امید تھی اللہ تعالیٰ ضرور میری پاک دامنی کی تصدیق کرے گا لیکن خدا کی قسم میں یہ نہیں جانتی تھی کہ میرے متعلق قرآن نازل ہوگا۔

[1] وہ تو عاشق رسول اور فنا فی الرسول تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتے۔ باوجود زمن آواز بنایا کہ منہ ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ حضرت عائشہؓ کو کم سن تھیں مگر جوہر ذاتی کہیں مٹ سکتا ہے فصاحت و بلاغت اور خوش تقریری حضرت عائشہؓ کی ضرب المثل تھی ایسے سخت رنج اور غصے کے وقت بھی وہ تقریر کی کہ بڑے بڑے ثابت القلب اور مضبوط مردوں سے ہونی دشوار ہے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں ہے حضرت عائشہؓ نے کہا مجھے اس رنج میں حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ رہا میں نے یوسف کا باپ کہہ دیا ۱۲ منہ

رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللّٰهُ فَوَاللّٰهِ مَا رَامَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ
اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ حَتّٰى اُنْزِلَ عَلَيْهِ فَاَخَذَهُ مَا
كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ
مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ فَلَمَّا سُرِّيَ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ
فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ
اِحْمَدِي اللّٰهَ فَقَدْ بَرَّاَكِ اللّٰهُ فَقَالَتْ لِي اُمِّي
قُوْمِي اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
لَا وَاللّٰهِ لَا اَقُوْمُ اِلَيْهِ وَلَا اَحْمَدُ اِلَّا اللّٰهَ فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ
الْاٰيَاتِ فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذَا فِي بَرَاءَتِي قَالَ
اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رض وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ بْنِ اُثَاثَةَ
لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللّٰهِ لَا اُنْفِقُ عَلٰى مِسْطَحٍ شَيْئًا
اَبَدًا بَعْدَ مَا قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اِلٰى قَوْلِهِ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ بَلٰى وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّ
اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لِي فَرَجَعَ اِلٰى مِسْطَحٍ الَّذِي كَانَ يُجْرِي
عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ عَنْ اَمْرِي فَقَالَ يَا زَيْنَبُ مَا عَلِمْتِ
مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي
وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ وَهِيَ الَّتِي
كَانَتْ تُسَامِيْنِي فَعَصَمَهَا اللّٰهُ بِالْوَرَعِ قَالَ حَدَّثَنَا

(جو قیامت تک پڑھا جائے گا) میں اپنی حیثیت اتنی نہیں جانتی تھی کہ
میرے معاملے میں قرآن پڑھا جائے بلکہ مجھے یہ امید تھی کہ آنحضرتؐ میرے
بارے میں کوئی خواب دیکھیں گے[۵] جس میں اللہ میری پاکدامنی ظاہر کردے گا
خدا کی قسم آپؐ اس جگہ سے سرکے بھی نہ تھے اور نہ گھر کے لوگوں میں
سے کوئی باہر گیا تھا کہ اتنے میں آپؐ پر وحی آنے لگی آپ کو پسینہ آنا شروع
ہوا (جیسے وحی کے وقت آیا کرتا تھا) موتیوں کی طرح سردی کے دن میں
بھی آپؐ کے چہرے سے ٹپکتا، جب وحی کی حالت ختم ہوئی تو آنحضرتؐ خوشی
سے ہنسنے لگے سب سے پہلی بات جو آپؐ نے فرمائی وہ یہ تھی مجھ سے فرمایا
عائشہؓ! اللہ کا شکر بجالا اللہ نے تیری پاکدامنی بیان فرمادی میری ماں کہنے
لگیں اٹھو اور آنحضرتؐ کے پاس آپؐ کا شکریہ ادا کرو! میں نے کہا اللہ کی قسم
میں نہ آپؐ کے پاس اٹھ کر جاؤں گی نہ آپؐ کا شکریہ ادا کروں گی[۱] میں
تو اپنے مالک کا شکریہ ادا کروں گی اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔
اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْكِ آخر رکوع تک جب اللہ تعالیٰ نے میرے پاکدامن ہونے
کے متعلق وحی نازل فرمائی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جو پہلے مسطح بن اثاثہ سے قرابت
کی وجہ سے کچھ سلوک کیا کرتے تھے اب قسم کھالی اب میں مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہ
کروں گا اس نے عائشہؓ کے متعلق یہ طوفان اٹھایا۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی
وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ تا غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ ابوبکرؓ کہنے لگے بیشک میں تو
اللہ کی مغفرت کا طالب ہوں اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری
کردیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (اس طوفان کے زمانے میں) میرے متعلق
زینب بنت جحش (میری سوکن) سے میرے متعلق پوچھتے فرماتے زینب تو
کیا سمجھتی ہے؟ تو نے کیا دیکھا ہے؟ وہ کہتیں یا رسول اللہ میں نے جو سنا
اور دیکھا وہی کہوں گی میں تو عائشہ کو پاکدامن ہی سمجھتی ہوں[۲]۔ اور آپؐ کی ازواج

[۱] یہ حضرت عائشہؓ نے ناز محبوبیت سے فرمایا اور ان کا ناز بجا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند بدمعاشوں کی بات پران سے گمان پیدا کرلیا اور ایک مہینہ کامل تردد میں رہے ان کے پاس بیٹھنا چھوڑ دیا آخر اللہ ہی نے ان کی صفائی بیان کی اور صفائی بھی کیسی اپنے کلام پاک میں جس کی تلاوت قیامت تک جاری ہے سبحان اللہ گو ابتداء میں حضرت عائشہؓ کو صدمہ اور رنج رہا مگر خاتمہ کیسا عمدہ ہوا کہ ان کا ذکر خیر قیامت تک ہر مسلمان کے دل اور زبان پر قائم ہوگیا یہ دولت کسی عورت کو نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ

[۲] وہ اس طوفان میں شریک نہیں ہوئیں حالانکہ وہ اول تو سوکن تھیں دوسرے خوبصورتی اور شرافت میں میرے مقابلہ کی تھیں مگر چونکہ نیک اور پرہیزگار تھیں اس لئے سچی بات انہوں نے کہی رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ

[۵] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب بھی سچا ہوتا ہے اور وہ بھی اللہ کی جانب سے ہوتا ہے اس میں انسانی یا شیطانی خیالات کی قطعاً گنجائش نہیں۔ عبدالرزاق

فُلَيْحٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ قَالَ وَحَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ مِثْلَهُ۔

مطہرات میں میرے مقابلے کی وہی تھیں مگران کی پرہیزگاری کی وجہ سے اللہ نے انہیں بچائے رکھا۔

ابوالربیع سلیمان بن داؤد نے بحوالہ فلیح از ہشام بن عروہ از عروہ از عائشہؓ وعبداللہ بن زبیر یہی حدیث نقل کی۔

ابوالربیع نے بحوالہ فلیح از ربیعہ بن ابی عبدالرحمن ویحیےٰ بن سعید از قاسم بن محمد بن ابی بکر یہی حدیث نقل کی۔

بَابٌ ٦٦٢ إِذَا زَكَّى رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ وَقَالَ أَبُو جَمِيلَةَ وَجَدْتُ مَنْبُوذًا فَلَمَّا رَآنِي عُمَرُ قَالَ عَسَى الْغُوَيْرُ أَبْؤُسًا كَأَنَّهُ يَتَّهِمُنِي قَالَ عَرِيفِي إِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ كَذٰلِكَ اذْهَبْ وَعَلَيْنَا نَفَقَتُهُ۔

باب ایک مرد کسی دوسرے کی نیکی کی گواہی دے دے تو کافی ہوگا[1]

ابوجمیلہ کہتے ہیں میں نے ایک لڑکا پڑا ہوا پایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے[2] ایسا نہ ہو یہ غار آفت کا غار ہو[3] گویا انہوں نے مجھ پر برا گمان کیا[4] پھر میرے نقیب نے ان سے کہا، نہیں یہ نیک آدمی ہے، تب انہوں نے کہا اگر یہی بات ہے تو یہ بچہ لے جا اس کا خرچہ ہم پر ہے[5]۔

٢٤٨٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللّٰهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذٰلِكَ مِنْهُ۔

(از محمد بن سلام از عبدالوہاب از خالد حذا از عبدالرحمان بن ابی بکرہ) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی[6] آپؐ نے فرمایا تو ہلاک ہوجائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی کئی بار آپؐ نے یہ جملہ فرمایا، پھر فرمایا اگر تم میں کسی کو اپنے بھائی (مسلمان) کی تعریف کرنے کی ضرورت پڑے تو یوں کہے" میں اسے ایسا نیک سمجھتا ہوں، درحقیقت خدا ہی بہتر جانتا ہے میں اللہ کے سامنے کسی کو بے عیب نہیں کہہ سکتا بے عیب تو خدا کی ذات ہی ہے")

اگر کسی کی خوبیاں معلوم ہیں تو اس طرح کہو[7]۔

---

[1] یعنی ایک شخص کا تزکیہ کافی ہے اور شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک کم سے کم دو شخص تزکیہ کے لئے ضرور ہیں ۱۲ منہ [2] یہ ایک مثل ہے عرب میں اس موقع پر کہی جاتی ہے جہاں ظاہر میں سلامتی کی امید ہو اور در پردہ اس میں ہلاکت ہو ہوا یہ تھا کہ کچھ لوگ جان بچانے کو ایک غار میں جا کر چھپے وہ غار ان پر گر پڑا یا دشمن نے وہیں آ کر ان کو مارا جب سے یہ مثل جاری ہو گئی ۱۲ منہ [3] حضرت عمرؓ یہ سمجھے کہیں اس نے حرام کاری نہ کی ہو اور یہ لڑکا اسی کا نطفہ ہو ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کی گواہی قبول کی ۱۲ منہ [5] یعنی بیت المال سے اس کے کھانے پینے کا خرچہ دیا جائے گا اور تو پرورش کر اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] ان دونوں کے نام معلوم نہیں ہوئے بعضے کہتے ہیں تعریف کرنیوالا محجن بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی اس کا نام عبداللہ بن ذی البجادین تھا ۱۲ منہ [7] یعنی خوب یقین ہو کہ اس میں یہ یہ وصف ہیں۔ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے ایک شخص کا تزکیہ جائز رکھا بشرطیکہ وہ یا وہ گونہ ہو اور مدح میں مبالغہ نہ کہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کی مدح میں مبالغہ کرنا جیسے شاعروں کی عادت

بَابُ ۱۶۶۳ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْإِطْنَابِ فِي الْمَدْحِ وَلْيَقُلْ مَا يَعْلَمُ

۲۴۸۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي مَدْحِهِ فَقَالَ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے۔

(از محمد بن صباح از اسمٰعیل بن زکریا از برید بن عبداللہ از ابو بردہ رض) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا وہ اس کی تعریف میں مبالغہ کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تم نے اسے تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی[۱]

بَابُ ۱۶۶۴ بُلُوغِ الصِّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمْ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا وَقَالَ مُغِيرَةُ احْتَلَمْتُ وَأَنَا ابْنُ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَبُلُوغِ النِّسَاءِ فِي الْحَيْضِ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِلٰى قَوْلِهِ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ أَدْرَكْتُ جَارَةً لَنَا جَدَّةً بِنْتَ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ سَنَةً۔

باب بچوں کا سن بلوغ اور ان کی گواہی۔

اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور میں) فرمایا اور جب تمہارے بچوں کو احتلام ہونے لگے تو وہ اجازت لیا کریں۔ مغیرہ کہتے ہیں مجھے بارہ برس کی عمر میں احتلام ہونے لگا تھا[۲]

عورتیں حیض آنے پر جوان ہو جاتی ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ طلاق میں فرمایا) "جو عورتیں حیض سے ناامید ہو گئی ہوں" تا حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

حسن بن صالح کہتے ہیں ہماری ایک ہمسائی تھی جو اکیس سال کی عمر میں نانی بن گئی تھی۔[۳]

۲۴۸۸ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي

(از عبداللہ بن سعید از ابو اسامہ از عبیداللہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اُحد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

---

[۱] آپ کو یہ ڈر ہوا کہیں اس کی تعریف سے اس شخص میں تکبر اور غرور پیدا نہ ہو جائے اس باب کا دوسرا مطلب یعنی جتنا جانتا ہو اتنا ہی کہے اس حدیث میں مذکور نہیں ہے مگر جو حدیث ابوبکرہ رض کی اوپر گذری اس میں مذکور ہے اور شاید امام بخاری نے اسی طرف اشارہ کیا اپنی عادت کے موافق ۱۲ منہ

[۲] یعنی بارہ برس کی عمر میں جوان ہو گئے تھے کہتے ہیں عمرو بن عاص بھی اپنے بیٹے عبداللہ سے صرف بارہ برس بڑے تھے۔ امام احمد بن حنبل اور شافعی کے نزدیک کم مدت بلوغ کی مدت کے لئے حیض اور مرد کے لئے پندرہ سال ہیں جیسے آگے ابن عمرؓ کی روایت میں مذکور ہوگا بعضوں نے کہا عورت کو جب حیض آنے لگے اور مرد کو جب احتلام ہونے لگے تو بلوغ ہو گیا اور مالک اور لیث نے کہا جب شرمگاہ پر بال نکل آئیں اور امام ابو حنیفہ نے کہا جب اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہو اور حق یہ ہے کہ بلوغ کی حد مقرر نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ ہر ملک کی آب و ہوا پر منحصر ہے عرب اور گرم ملکوں میں عورتیں دس برس میں بھی جوان ہو جاتی ہیں اور سرد ملک جیسے روس وغیرہ میں بیس برس میں بھی عورت جوان نہیں ہوتی۔ اب رہی بچوں کی گواہی تو جمہور علماء نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے مگر امام مالک نے کہا اگر بچے آپس میں ایک دوسرے سے لڑیں اور زخمی کریں تو ان کی گواہی منظور رہوگی ۱۲ منہ

[۳] اس کو دینوری نے مجالست میں وصل کیا یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے ۱۲ منہ

نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ -

سامنے پیش ہوئے۔ اس وقت ان کی عمر چودہ برس کی تھی، آپؐ نے انہیں لشکر میں شریک نہیں کیا، پھر خندق کے دن پیش ہوئے۔ اس وقت پندرہ برس کی عمر تھی، آپؐ نے منظور کر لیا۔

جناب نافع رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں عمر بن عبد العزیز کے پاس آیا۔ جب وہ خلیفہ تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا بس بالغ اور نابالغ کی یہی حد مقرر کرنا چاہیئے۔ اور اپنے نائبوں کے نام لکھو کہ جو مسلمان پندرہ برس کا ہو جائے، اس کا حصہ (لشکر والوں میں) لگائیں

۲۴۸۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن ہر اس شخص پر غسل واجب ہے جسے احتلام ہوتا ہو[1]۔

بَابٌ ۱۶۶۵ سُؤَالِ الْحَاكِمِ الْمُدَّعِي هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ قَبْلَ الْيَمِينِ

باب مدعا علیہ کو قسم دلانے سے پہلے حاکم کا مدعی سے پوچھنا کہ تیرے پاس گواہ ہیں؟

۲۴۹۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ قَالَ فَقَالَ الْأَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى

(از محمد بن سلام از ابو معاویہ از اعمش از شقیق) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا مال مار لینے کی نیت سے جھوٹی قسم (جسے وہ جھوٹ سمجھتا ہو) کھائے تو وہ خدا سے اس حال میں ملے گا کہ خدا اس پر غصے ہو گا۔

اشعث بن قیس نے (یہ حدیث سن کر کہا) یہ حدیث تو میرے بارے میں آپؐ نے فرمائی۔ واقعہ یہ ہوا کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترک تھی۔ وہ میرے حقدار ہونے سے انکاری ہو گیا، چنانچہ میں اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا۔ آپؐ نے فرمایا کیا تیرے پاس گواہ ہیں؟ میں نے عرض کیا نہیں آپؐ نے یہودی سے فرمایا اچھا تو قسم کھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو (جھوٹی) قسم کھا کر میرا

[1] اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ احتلام سے مرد جوان ہو جاتا ہے گو اس کی عمر پندرہ سال کو نہ پہنچی ہو ۱۲ منہ

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ۔

مال مارلے گا چنانچہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت نازل کی "جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر (یعنی اللہ کا واسطہ دے کر) اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا بہت مول لیتے ہیں[1]" آخر آیت تک۔

باب ۱۶۶۶ اَلْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ فِی الْاَمْوَالِ وَالْحُدُوْدِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاھِدَاکَ اَوْ یَمِیْنُہٗ وَقَالَ قُتَیْبَۃُ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَۃَ کَلَّمَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ فِیْ شَھَادَۃِ الشَّاھِدِ وَیَمِیْنِ الْمُدَّعِیْ فَقُلْتُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاسْتَشْھِدُوْا شَھِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّھَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰھُمَا فَتُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی قُلْتُ اِذَا کَانَ یُکْتَفٰی بِشَھَادَۃِ شَاھِدٍ وَّیَمِیْنِ الْمُدَّعِیْ فَمَا یَحْتَاجُ اَنْ تُذَکِّرَ اِحْدٰھُمَا الْاُخْرٰی مَا کَانَ یَصْنَعُ بِذِکْرِ ھٰذِہِ الْاُخْرٰی۔

باب دیوانی اور فوجداری دونوں مقدموں میں مدعی علیہ سے قسم لینا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا[2] یا تو دو گواہ لا ورنہ اس (مدعی علیہ) سے قسم لے۔

قتیبہ بحوالہ سفیان از ابن شبرمہ (قاضی کوفہ) نے[3] کہا کہ مجھ سے ابوالزناد (قاضی مدینہ) نے ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے میں گفتگو کی۔ میں نے کہا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے "اپنے مردوں میں سے دو مردوں کو گواہ کرلو اور دو مرد نہ ہوں تو ان لوگوں میں سے جنہیں تم پسند کرتے ہو ایک مرد اور دو عورتیں تاکہ اگر ایک عورت بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے" میں نے (ابن شبرمہ نے) کہا جب ایک گواہی اور مدعی کی قسم پر فیصلہ ہو سکتا تو پھر یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ اگر ایک بھول جائے تو دوسری اسے یاد دلادے۔ دوسری عورت کے یاد دلانے سے کیا حاصل۔

۲۴۹۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ کَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ

(از ابونعیم از نافع (ابن عمر) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے لکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ

---

[1] دنیا کا بہت سامان بھی درحقیقت تھوڑا مول ہے کیونکہ فانی ہے خود دنیا بھی متاع قلیل ہے کیونکہ فانی ہے اس آیت کا یہ مطلب لیا جائے جیسے بعض سیاہ دل مسخرے لیتے ہیں کہ تھوڑا مال لینے کی ممانعت ہے بہت مول لینے کی اجازت ہے۔ عبدالرزاق۔ [2] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری رح نے وصل کی ہے ۱۲ منہ [3] قتیبہ امام بخاری کے شیخ ہیں تو یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ [4] جس نے حاشیہ سوم میں کہا ہے کہ قرآن کا جاننے والا اور سمجھنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی نہ تھا اسے کہو حدیث کا جاننے والا اور سمجھنے والا حضرت امام ابوحنیفہ رح سے زیادہ کوئی نہ تھا اس لئے ہم ان کی تقلید کرتے ہیں

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔

کو قسم دلانے کا حکم دیا۔[1]

بَاب ۱۶۶۷

۲۴۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ اِلٰی عَذَابٌ اَلِیْمٌ ثُمَّ اِنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَیْسٍ خَرَجَ اِلَیْنَا فَقَالَ مَا یُحَدِّثُکُمْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْنَاہُ بِمَا قَالَ فَقَالَ صَدَقَ لَفِیَّ اُنْزِلَتْ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ رَجُلٍ خُصُوْمَۃٌ فِیْ شَیْءٍ فَاخْتَصَمْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شَاھِدَاکَ اَوْ یَمِیْنُہٗ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّہٗ اِذًا یَحْلِفُ وَلَا یُبَالِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ یَسْتَحِقُّ بِھَا مَالًا وَّھُوَ فِیْھَا فَاجِرٌ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ ثُمَّ اقْتَرَاَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ۔

باب

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص کسی کا مال ہضم کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا تو مرنے کے بعد جب وہ اللہ سے ملے گا اللہ اس پر سخت غصے ہوگا بعد ازاں اس کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی "جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تا عذاب الیم جب عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تو اشعث بن قیس ہمارے سامنے آئے انہوں نے پوچھا، ابو عبدالرحمان (عبداللہ بن مسعود) نے تم سے کیا حدیث بیان کی؟ ہم نے ان سے کہہ دی انہوں نے کہا عبداللہ سچ کہتے ہیں یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی (اس کا پس منظر یہ ہے) میرے اور ایک شخص میں جھگڑا ہوا ہم نے حضور کے سامنے مقدمہ پیش کیا آپ نے فرمایا یا تو دو گواہ لا یا اس سے قسم لے میں نے عرض کیا میرے پاس گواہ نہیں اور قسم تو وہ (جھوٹی) کھالے گا، کچھ پرواہ نہ کریگا تب آپ نے فرمایا جو شخص (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال ہضم کرے گا تو جب (آخرت میں) اللہ سے ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی آیت پڑھی۔

بَاب ۱۶۶۸ اِذَا ادَّعٰی اَوْ قَذَفَ فَلَہٗ اَنْ یَّلْتَمِسَ الْبَیِّنَۃَ وَیَنْطَلِقَ لِطَلَبِ الْبَیِّنَۃِ۔

باب اگر کسی نے کوئی دعوی کیا یا (اپنی عورت پر) زنا کا جرم لگایا اور گواہ لانے کے لیے مہلت چاہی[2]

۲۴۹۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ ھِشَامٍ حَدَّثَنَا عِکْرِمَۃُ عَنِ ابْنِ

(از محمد بن بشار از محمد بن ابی عدی از ہشام بن حسان از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہلال بن امیہ نے آنحضرت صلی

---

[1] یعنی جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں بیہقی نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مرفوعاً یوں نکالا البینۃ علی من ادعی والیمین علی من انکر معلوم ہوا کہ مدعی علیہ پر قسم کھانا لازم ہوگا۔ جب مدعی کے پاس شہادت نہ ہو خواہ مدعی اور مدعی علیہ میں اختلاط اور ربط ہو یا نہ ہو شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ مدعی علیہ سے اسی وقت قسم لی جائے گی جب اس میں اور مدعی میں ارتباط اور اختلاط اور معاملات ہوں ورنہ ہر شخص شریف آدمیوں کو قسم کھلانے کے لئے جھوٹے دعوے ان پر کردے گا ۱۲ منہ

[2] تو مہلت دی جائے گی جیسے حساب دیکھنے کے لئے مہلت دی جائے گی اگر مہلت کے بعد ایک گواہ لایا اور دوسرا گواہ حاضر کرنے کے لئے اور مہلت چاہے تو پھر مہلت دی جائے گی ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ اَوْ حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا عَلٰى امْرَاَتِهٖ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ فَذَكَرَ حَدِيْثَ اللِّعَانِ۔

اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء نامی شخص سے زنا کرانے کا جرم لگایا یا تو اس جرم کو ثابت کرنے کے لیے چار گواہ لاؤ ورنہ اپنی پشت پر کوڑے لگنے کی سزا قبول کر۔
اس نے عرض کیا کوئی اپنی بیوی کو برا کام کرتا دیکھ کر کیا گواہ ڈھونڈنے کے لیے (دوڑتا جاتا ہے) آپ برابر یہی فرماتے رہے گواہ لاؤ ورنہ پیٹھ پر کوڑے لگوا۔

پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے لعان والی حدیث بیان کی۔

بَابٌ ۱۶۶۹ اَلْيَمِيْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ

۲۴۹۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِطَرِيْقٍ يَمْنَعُ مِنْهُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا لَا يُبَايِعُهُ اِلَّا لِلدُّنْيَا فَاِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفٰى لَهُ وَاِلَّا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهٖ كَذَا وَكَذَا فَاَخَذَهَا۔

باب بعد نماز عصر جھوٹی قسم کھانا۔

(از علی بن عبد اللہ از جریر بن عبد الحمید از اعمش از ابو صالح) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تین آدمیوں سے بات نہیں کرے گا، نہ انہیں دیکھے گا نہ انہیں (گندگی) سے پاک کرے گا، اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس رستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور وہ مسافر کو نہ دے، دوسرا وہ جو دنیا کے لیے (حاکم سے) بیعت کرے اگر اس کی خواہش کے مطابق اسے دے تو بیعت پر قائم رہے ورنہ توڑ دے تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد سودا بیچنے میں جھوٹی قسم کھائے کہ اسے یہ چیز اتنے میں پڑی ہے اور اس کے کہنے میں دوسرا شخص (دھوکہ کھا کر) خرید لے۔

بَابٌ ۱۶۷۰ يَحْلِفُ الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ حَيْثُمَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْيَمِيْنُ وَلَا يُصْرَفُ مِنْ مَوْضِعٍ اِلٰى غَيْرِهٖ قَضٰى

مَرْوَانُ بِالْيَمِيْنِ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَحْلِفُ لَهٗ مَكَانِيْ فَجَعَلَ زَيْدٌ يَحْلِفُ وَاَبٰى اَنْ يَحْلِفَ

باب مدعی علیہ وہیں قسم کھائے جہاں اس سے قسم لی جائے، یہ ضروری نہیں کہ دوسری کسی جگہ جا کر قسم کھائے[1]۔

مروان نے زید بن ثابت کو منبر پر قسم کھانے کا حکم دیا۔ زید نے کہا میں یہیں قسم کھاؤں گا اور قسم کھانے لگے اور منبر پر قسم کھانے سے انکار کیا۔

[1] مثلاً مدعی کہے کہ مسجد میں چل کر قسم کھاؤ تو مدعی علیہ پر ایسا کرنا لازم نہیں ہے حنفیہ کا یہی قول ہے اور حنابلہ بھی اسی کے قائل ہیں اور شافعیہ کے نزدیک اگر قاضی مناسب سمجھے تو ایسا حکم دے سکتا ہے گو مدعی اس کی خواہش نہ کرے ۱۲ منہ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَجَعَلَ مَرْوَانُ يَعْجَبُ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ فَلَمْ يَخُصَّ مَكَانًا دُونَ مَكَانٍ ۔

مروان زید پر تعجب کرنے لگا۔[1] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ فرمان کہ مدعی کے لیے دو گواہ اور مدعا علیہ کے لیے قسم کھانا ضروری ہے۔ اس میں کسی جگہ کی تخصیص نہیں۔

۲۴۹۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالًا لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از اعمش از ابو وائل) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا مال غصب کرنے کے لیئے (جھوٹی) قسم کھانے والا جب اللہ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر سخت غصے ہوگا۔

بَابٌ ۱۶۷۱ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ ۔

باب اگر کئی آدمی ایک دوسرے کے مقابلے میں پہلے قسم کھانا چاہیں (تو پہلے کس سے قسم لی جائے)۔

۲۴۹۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَى قَوْمٍ الْيَمِينَ فَأَسْرَعُوا فَأَمَرَ أَنْ يُسْهَمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ أَيُّهُمْ يَحْلِفُ ۔

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند لوگوں سے فرمایا قسم کھاؤ! ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ (کہ دوسروں سے پہلے قسم اٹھا لے) آپ نے فرمایا قرعہ اندازی کرو اور جس کا نام قرعہ میں پہلے نکلے وہی پہلے قسم کھائے[3]

بَابٌ ۱۶۷۲ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ۔

باب اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران میں فرمایا جو لوگ اللہ کو درمیان دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر تھوڑی سی رقم لے لیتے ہیں۔

۲۴۹۷ - حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْمٰعِيلَ السَّكْسَكِيُّ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي

(از اسحاق از یزید بن ہارون از عوام از ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی) عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے بازار میں اپنا سامان رکھا قسم کھائی میں نے اتنے میں خریدا ہے حالانکہ اتنے میں نہیں

---

[1] اس کو امام مالک نے مؤطا میں وصل کیا زید بن ثابت اور عبداللہ بن مطیع میں ایک مکان کی بابت جھگڑا ہوا تھا مروان اس وقت معاویہ رض کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا اس نے زید رض کو منبر پر جا کر قسم کھانے کا حکم دیا زید نے انکار کیا اور زید کے قول پر عمل کرنا بہتر ہے مروان کی رائے پر عمل کرنے سے لیکن حضرت عثمان رض سے بھی مروان کی رائے کے مطابق منقول ہے کہ منبر کے پاس قسم کھائی جائے امام شافعی رح نے کہا مصحف پر قسم دلانے میں قباحت نہیں ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[3] ابو داؤد اور نسائی کی روایت میں یوں ہے کہ دو شخصوں نے ایک چیز کا دعویٰ کیا اور کسی کے پاس گواہ نہ تھے آپ نے فرمایا قرعہ ڈالو اور جس کا نام نکلے وہ قسم کھائے اور حاکم کی روایت میں یوں ہے کہ دو آدمیوں نے ایک اونٹ کا دعویٰ کیا اور دونوں نے گواہ پیش کئے آپ نے وہ اونٹ آدھوں آدھ دونوں کو دلا دیا ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپ نے

اَوْفٰی یَقُوْلُ اَقَامَ رَجُلٌ سِلْعَتَہٗ فَحَلَفَ بِاللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِھَا مَا لَمْ یُعْطِھَا فَنَزَلَتْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ اَوْفٰی النَّاجِشُ اٰکِلُ رِبًا خَائِنٌ۔

۲۴۹۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبًا لِیَقْتَطِعَ مَالَ رَجُلٍ اَوْ قَالَ اَخِیْہِ لَقِیَ اللّٰہَ وَھُوَ عَلَیْہِ غَضْبَانُ وَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَصْدِیْقَ ذٰلِکَ فِی الْقُرْاٰنِ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا الْاٰیَۃَ فَلَقِیَنِی الْاَشْعَثُ فَقَالَ مَا حَدَّثَکُمْ عَبْدُ اللّٰہِ الْیَوْمَ قُلْتُ کَذَا وَکَذَا قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ۔

خریدا تھا، چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔
"جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسموں کے ذریعے حقیر رقم حاصل کرتے ہیں" آخر تک۔
عبداللہ بن ابی اوفی کہتے ہیں نجش کرنے والا گویا سودخوار چور ہے[1]۔

(از بشیر بن خالد از محمد بن جعفر از شعبہ از سلیمان از ابووائل) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً کسی کا مال یا فرمایا اپنے مسلمان بھائی کا مال مار لینے کے لیے جھوٹی قسم کھائے گا وہ جب اللہ سے ملے گا تو اللہ اس پر غصے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق قرآن میں نازل کی فرمایا جو لوگ اللہ کے عہد اور جھوٹی قسموں کے ذریعے تھوڑی سی رقم حاصل کر لیتے ہیں آخر آیت تک۔
ابووائل کہتے ہیں پھر مجھ سے اشعث بن قیس ملے انہوں نے پوچھا عبداللہ نے تمہیں آج کونسی حدیث بیان کی، میں نے کہا اس مضمون کی انہوں نے کہا یہ آیت تو میرے ہی بارے میں نازل ہوئی۔

بَاب ۱۶۷۳ کَیْفَ یُسْتَحْلَفُ

قَالَ تَعَالٰی یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ وَقَوْلُہٗ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ جَاءُوْکَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا اِحْسَانًا وَّتَوْفِیْقًا یُقَالُ بِاللّٰہِ وَتَاللّٰہِ وَوَاللّٰہِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ حَلَفَ بِاللّٰہِ کَاذِبًا بَعْدَ الْعَصْرِ وَلَا یُحْلَفُ بِغَیْرِ اللّٰہِ۔

باب قسم کیسے لی جائے؟

اللہ تعالیٰ نے (سورہ براءۃ میں) فرمایا "تمہیں راضی کرنے کے لیے اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں" (سورہ نساء میں) ارشاد ایزدی ہے "پھر تیرے پاس آ کر اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہتے ہیں ہماری نیت تو بھلائی اور ملاپ کی تھی[2]۔
قسم میں یوں کہا جائے باللہ، تاللہ، واللہ[3]۔ حضور نے فرمایا[4] ایک وہ شخص جس نے عصر کے بعد اللہ کی جھوٹی قسم کھائی" اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم نہ کھائیں[5]۔

---

[1] نجش کا بیان اوپر گذر چکا ہے یعنی مال کا مول اس نیت سے بڑھانا کہ دوسرا دھوکہ کھائے اور مہنگے داموں خرید لے ۱۲ منہ [2] بعضے نسخوں میں اور دو آیتیں مذکور ہیں ویحلفون باللہ انہم لمنکم اور فیقسمان باللہ لشہادتنا احق من شہادتہما ان آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قسم میں تغلیظ یعنی سختی ضروری نہیں صرف اللہ کی قسم کھانا کافی ہے ۱۲ منہ [3] عرب میں باللہ تاللہ واللہ یہ تینوں کلمے قسم میں لیے جاتے ہیں ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] یہ امام بخاری رح کا کلام ہے ہماری شریعت میں اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا درست نہیں نہ اس قسم کا کوئی اعتبار ہے مثلاً کوئی پیغمبر یا امام یا ولی کے نام کی قسم کھائے تو اول تو وہ گناہ گار ہوگا دوسرے وہ قسم محض لغو ہوگی صحیح حدیث میں ہے جس نے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائی اس نے شرک کیا دوسری حدیث میں ہے جو کوئی قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے ۱۲ منہ

۲۴۹۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَمِّہٖ اَبِیْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّہٗ سَمِعَ طَلْحَۃَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا قَالَ لَا اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ رَمَضَانَ قَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ قَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا قَالَ لَآ اِلَّآ اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَآ اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَآ اَنْقُصُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از ابو سہیل از والد ش) طلحہ بن عبیداللہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے اسلام کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے فرمایا نماز پنجگانہ شب و روز میں اس نے کہا اس کے علاوہ بھی اور کوئی نماز پڑھنی چاہیئے؟ آپؐ نے فرمایا فرض تو صرف یہی ہیں مگر نفل اور بھی ہیں اس کے بعد آپؐ نے رمضان کے روزوں کا حکم دیا اس نے پوچھا اس کے علاوہ بھی اور کوئی روزے رکھنا چاہئیں؟ آپؐ نے فرمایا فرض نہیں مگر اپنی خوشی سے اگر چاہو اور بھی (نفل) روزے رکھ لو۔

طلحہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر بھی کیا، اس نے کہا اور بھی کوئی خیرات مجھ پر ہے؟ آپؐ نے فرمایا فرض نہیں مگر نفل صدقہ دینا چاہیئے ایہ سن کر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا خدا کی قسم میں ان احکام میں کمی بیشی نہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا اگر سچ کہتا ہے تو کامیاب ہوگا[1]

۲۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَۃُ قَالَ ذَکَرَ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلْیَحْلِفْ بِاللّٰہِ اَوْ لِیَصْمُتْ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کھانا چاہے تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے[2]

بَابٌ ۱۶۷۴ مَنْ اَقَامَ الْبَیِّنَۃَ بَعْدَ الْیَمِیْنِ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ بَعْضَکُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِہٖ مِنْ

باب جو شخص مدعیٰ علیہ کے قسم کھا لینے کے بعد پھر گواہ پیش کرے[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا[4] کبھی تم میں کوئی دلیل بیان کرنے میں دوسرے سے بڑھ کر

---

[1] یعنی بہشت میں جائے گا دوزخ سے بچے گا باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ اس نے کہا قسم خدا کی، معلوم ہوا قسم میں یہی کافی ہے واللہ کہنا ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا معلوم ہوا کہ کسی مخلوق کی قسم کھانا قصدًا کرکے مکروہ ہے اگر بلا قصد زبان سے نکل جائے تو گنہگار نہ ہوگا جیسے طلحہ کی حدیث میں جو اوپر گذری ایک روایت میں یوں ہے افلح وابیہ ان صدق مخلوق میں پیغمبرؐ اور کعبہ اور جبرئیل اور صحابہ اور تابعین بزرگ درویش فقیر ولی سب داخل ہیں نسائی نے روایت کیا اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ نہ ماں نانی کی کسی کی قسم اللہ کے سوا نہ کھاؤ قسطلانی نے کہا اگر کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی کو اللہ کی طرح بزرگ سمجھ کر قسم کھائے تو وہ کافر ہو جائے گا اور جو بے قصد زبان سے کسی دوسرے کی قسم نکل جائے تو کراہت نہ ہوگی لیکن قسم لغو ہوگی یعنی اس کے خلاف کرنے میں کچھ کفارہ لازم نہ ہوگا ۱۲ منہ [3] تو اس کے گواہ قبول ہوں گے اہل کوفہ اور شافعی اور احمد کا یہی قول ہے امام مالک کہتے ہیں اگر مدعی کو اپنے گواہوں کا علم نہ تھا اور اس نے مدعی علیہ سے قسم لے لی پھر گواہوں کا علم ہوا تو گواہ قبول ہونگے اور جو گواہوں کا علم ہوتے ساتھ اس نے گواہ پیش نہیں کئے اور قسم لے لی تو اب گواہ منظور نہ ہوں گے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ

بَعْضٍ وَّقَالَ طَاؤسٌ وَّاِبْرَاهِيْمُ وَ شُرَيْحٌ اَلْبَيِّنَةُ الْعَادِلَةُ اَحَقُّ مِنَ الْيَمِيْنِ الْفَاجِرَةِ۔

ہوتا ہے۔

طاؤس اور ابراہیم نخعی اور شریح نے کہا[1] معتبر گواہ جھوٹی قسم کی نسبت زیادہ قابل قبول ہیں۔

۲۵۰۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا بِقَوْلِهٖ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْهَا

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ہشام بن عروہ از والدش از زینب) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے پاس مقدمات لے کر آتے ہو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص دوسرے سے دلیل بیان کرنے میں بڑھ کر ہوتا ہے (قوت بیان بڑھ کر رکھتا ہے) پھر میں اگر اس کے بھائی کا حق اسے دلا دوں تو وہ (حلال نہ سمجھے) اسے نہ لے میں اسے دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

بَابٌ ۱۶۷۵ مَنْ اَمَرَ بِاِنْجَازِ الْوَعْدِ وَفَعَلَهُ الْحَسَنُ وَذَكَرَ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ وَذَكَرَ ذٰلِكَ عَنْ سَمُرَةَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهٗ قَالَ وَعَدَنِيْ فَوَفٰى لِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ رَاَيْتُ اِسْحٰقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ اَشْوَعَ۔

باب ایفائے عہد کا حکم دینے والا[2] امام حسن بصری کا یہ عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے سورہ مریم میں حضرت اسماعیل کا ذکر کیا کہ وہ وعدے کے سچے تھے[3]۔ سعید بن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔[4] اور سمرہ بن جندب صحابی سے ایسا ہی نقل کیا۔ مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرتؐ سے سنا، آپؐ اپنے ایک داماد (ابوالعاص) کا ذکر کرتے تھے اس نے جو وعدہ مجھ سے کیا وہ پورا کیا۔[5]

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اسحاق بن راہویہ کو دیکھا۔ وہ وعدہ پورا کرنے کے وجوب پر ابن اشوع کی حدیث سے دلیل لیتے۔

---

[1] حافظ نے طاؤس اور ابراہیم کا قول مجھ کو موصولاً نہیں ملا لیکن شریح کے قول کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] امام بخاری اور بعضے علماء کا یہی قول ہے کہ وعدہ پورا کرنا چاہیے اگر کوئی نہ کرے تو قاضی پورا کرائے گا لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ وعدہ پورا کرنا مستحب ہے اور اخلاقاً ضرور ہے پر قاضی جبراً اس کو پورا نہیں کرا سکتا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں حضرت اسمٰعیلؑ نے ایک شخص سے وعدہ کیا کہ میں فلاں مقام پر تجھ سے ملوں گا۔ حضرت اسمٰعیلؑ وعدے کے موافق اس مقام پر پہنچے وہ شخص نہ آیا آپ اس کا انتظار میں دوسرے دن تک وہیں ٹھہرے رہے غرض صدق وعدہ انبیاء کی خصلت ہے اور خلف وعدہ منافقوں کا شیوہ ہے اور آیت کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا ما لا تفعلون سے وعدہ پورا کرنے کا وجوب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ [5] مشرکوں نے ابوالعاص سے کہا کہ تم حضرت زینبؓ کو طلاق دے دو انہوں نے نہ سنا اور جب قید ہو کر مدینہ میں آئے آپؐ نے فرمایا تم مکے میں جا کر زینب کو یہاں بھیج دو انہوں نے بھیج دیا ۱۲ منہ

۲۵۰۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ نَبِيٍّ -

(از ابراہیم بن حمزہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھ سے ابوسفیانؓ کہتے تھے کہ ہرقل (بادشاہ روم) نے ان سے کہا میں نے تجھ سے پوچھا یہ پیغمبر تمہیں کیا حکم دیتا ہے؟ تو نے کہا نماز سچ بولنے حرام کاری سے بچنے وعدہ پورا کرنے اور امانت کو ادا کرنے کا۔

ہرقل نے کہا پیغمبر کی یہی صفات ہوتی ہیں۔

۲۵۰۳ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ -

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از ابوسہیل نافع بن مالک بن ابی عامر از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین علامتیں ہیں گفتگو کرے تو جھوٹ بولے، امانت رکھے تو خیانت کرے، وعدہ کرے تو خلاف کرے۔[1]

۲۵۰۴ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ ابْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَأْتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَعَدَّ فِي يَدِي خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ ثُمَّ خَمْسَمِائَةٍ -

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عمرو بن دینار از محمد بن علی) جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا اور (علاء بن حضرمی (بحرین کے حاکم) نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس روپیہ بھیجا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کا کچھ قرض ہو یا آپؐ نے اس سے وعدہ کیا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے (اپنا حق لے لے) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ آنحضرتؐ نے مجھے اتنی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا تین بار دونوں ہاتھ پھیلا کر (مقدار کا) اشارہ کیا۔ جابر کہتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ میں پانسو روپے گنے، دوبارہ اور سہ بارہ پانچ پانچ سو روپے گنے۔[2]

---

[1] یہ حدیث کتاب الایمان میں مع شرح گزر چکی ہے امام بخاریؒ نے کہا اس سے وفائے وعدہ کا وجوب نکالا کس لئے کہ اگر واجب نہ ہوتا تو خلف وعد نفاق کی نشانی نہ ہوتا ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا وعدے کا پورا کرنا ضروری ہے جب تو حضرت ابوبکرؓ نے قرضے کے ساتھ وعدے کو بھی بیان کیا اور اس کو پورا کیا ۱۲ منہ

۲۵۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلَنِي يَهُودِيٌّ مِنْ أَهْلِ الْحِيرَةِ أَيَّ الْأَجَلَيْنِ قَضَى مُوسَى قُلْتُ لَا أَدْرِي حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى حَبْرِ الْعَرَبِ فَأَسْأَلَهُ فَقَدِمْتُ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَضَى أَكْثَرَهُمَا وَأَطْيَبَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ فَعَلَ -

(از محمد بن عبد الرحیم از سعید بن سلیمان از مروان بن شجاع از سالم افطس) سعید بن جبیر کہتے ہیں حیرہ[1] کے ایک یہودی نے مجھ سے پوچھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دونوں میعادوں میں سے کونسی میعاد[2] پوری کی تھی؟ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں میں عرب کے عالم سے دریافت کروں گا چنانچہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا لمبی میعاد جو شعیب علیہ السلام کو زیادہ پسند تھی (یعنی دس سال کی) پوری کی۔ بیشک اللہ کا رسول جو کہتا ہے کرتا ہے[3]۔

باب ۱۶۷۶ لَا يُسْأَلُ أَهْلُ الشِّرْكِ عَنِ الشَّهَادَةِ وَغَيْرِهَا وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ الْمِلَلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ

باب مشرکوں کی گواہی قبول نہ ہوگی[4]۔

عامر شعبی کہتے ہیں کافروں میں ایک مذہب والوں کی گواہی دوسرے مذہب والوں پر قبول نہ ہوگی[5] کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ میں) فرمایا ہم نے ان میں دشمنی اور عداوت ڈال دی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا اہل کتاب کو نہ سچا کہو اور نہ جھوٹا[6] اور یوں کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کتاب پر جو ہم پر نازل کی گئی۔ آخر آیت تک۔

۲۵۰۶- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مسلمانو تم اہل کتاب سے کیسے پوچھتے ہو؟ حالانکہ تمہاری کتاب جو تمہارے پیغمبر پر نازل کی گئی ہے

[1] حیرہ ایک بستی ہے مشہور کربلا کے پاس ۱۲ منہ [2] ایک آٹھ سال کی ایک دس سال کی جیسے قرآن شریف میں مذکور ہے کہ حضرت شعیبؑ نے ان سے کہا میں چاہتا ہوں ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کو تیرے نکاح میں دے دوں بشرطیکہ تو آٹھ برس تک میری نوکری کرے اگر تو دس برس پورے کر دے تو یہ تیرا احسان ہے میں تجھ پر تکلیف نہیں ڈالنا چاہتا ۱۲ منہ [3] یعنی وعدہ خلاف نہیں کرتا یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے پیغمبر سے مراد حضرت موسیٰؑ ہیں دوسری روایت میں یوں ہے سعید نے کہا پھر وہ یہودی مجھ سے ملا تو میں نے جو ابن عباسؓ نے کہا تھا وہ اس کو بتلا دیا وہ کہنے لگا ابن عباسؓ تو بیشک عالم ہیں۔ ابن عباسؓ نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا جیسے ابن جریر کی روایت میں صراحت ہے ابن ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جبرئیل سے پوچھا انہوں نے دوسرے فرشتے سے اس نے پروردگار سے پروردگار نے یہی فرمایا کہ وہ میعاد پوری کی جو زیادہ طیبی اور زیادہ بہتر تھی ۱۲ منہ [4] نہ مشرکوں پر نہ مسلمانوں پر حنفیہ کے نزدیک مشرکوں کی گواہی مشرکوں پر قبول ہوگی اگرچہ ان کے مذہب مختلف ہوں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو چار یہودیوں کی شہادت پر رجم کیا ۱۲ منہ [5] اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ [6] اس حدیث سے صاف نکلا کہ اہل کتاب کی شہادت مقبول نہ ہوگی۔ ہمارے زمانہ میں مسلمانی ریاستوں میں یہ غضب ہو رہا ہے کہ کافروں کی شہادت مسلمانوں کے برخلاف قبول کرتے ہیں

الْمُسْلِمِيْنَ كَيْفَ تَسْأَلُوْنَ اَهْلَ الْكِتَابِ وَ كِتَابُكُمُ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْدَثُ الْاَخْبَارِ بِاللّٰهِ تَقْرَءُوْنَهٗ لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ اَنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ وَغَيَّرُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْكِتَابَ فَقَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَفَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِّنَ الْعِلْمِ عَنْ مَّسَائِلَتِهِمْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا قَطُّ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

(قرآن شریف) اللہ کی سب کتابوں کے بعد والی ہے (سب کتابوں میں نئی نازل کی گئی ہے) اس میں کچھ غلط ملط نہیں ہوا اللہ تعالیٰ اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اہل کتاب نے اللہ کے لکھے کو بدل ڈالا اور اپنے ہاتھوں سے اس میں تصرف کیا اور کہنے لگے یہ اللہ کا کلام ہے۔ (ان کا مقصد یہ ہوتا ہے) کہ اس کے ذریعے تھوڑی بہت قیمت وصول کر سکیں۔ کیا تمہیں جو اللہ نے علم دیا (قرآن) اس میں ان سے پوچھنے کی ممانعت نہیں ہے (اور تعجب تو یہ ہے) خدا کی قسم اہل کتاب کا کوئی آدمی تم سے وہ مسائل نہیں پوچھتا جو تم پر نازل ہوئے۔[1]

بَابُ ۱۷۷ الْقُرْعَةُ فِي الْمُشْكِلَاتِ

باب مشکل کے وقت قرعہ ڈالنا[2]

وَقَوْلِهٖ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِقْتَرَعُوْا فَجَرَتِ الْاَقْلَامُ مَعَ الْجِرْيَةِ وَعَالَ قَلَمُ زَكَرِيَّاءَ الْجِرْيَةَ فَكَفَلَهَا زَكَرِيَّاءُ وَقَوْلِهٖ فَسَاهَمَ اَقْرَعَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ يَعْنِيْ مِنَ الْمَسْهُوْمِيْنَ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ الْيَمِيْنَ فَاَسْرَعُوْا فَاَمَرَ اَنْ يُّسْهَمَ بَيْنَهُمْ اَيُّهُمْ يَحْلِفُ۔

اللہ تعالیٰ (سورہ آل عمران میں) فرماتا ہے جب وہ اپنے اپنے قلم ڈالتے کہ مریم کی کفالت کون کرے؟ ابن عباس[3] رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے قرعہ ڈالا تو سب کے قلم پانی کے بہاؤ میں بہہ نکلے صرف حضرت زکریا علیہ السلام کا قلم اوپر آنکلا چنانچہ زکریا علیہ السلام ہی نے مریم علیہ السلام کی پرورش کی (سورہ الصافات میں) فرمایا پھر قرعہ اندازی کی تو حضرت یونس علیہ السلام ہی پر قرعہ پڑا۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے[4] ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھانے کے لیے فرمایا، تو ان میں سے ہر ایک جلدی کرنے لگا۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا قرعہ اندازی کر لو کہ (پہلے) کون قسم کھائے۔

۲۵۰۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از شعبی) نعمان

---

[1] یعنی وہ قرآن کے مضمون تم سے نہیں پوچھتے حالانکہ قرآن آخری کتاب ہے جو قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتی اور اس میں کچھ کمی بیشی تغیر تبدل بھی نہیں ہوا بالکل محفوظ ہے جب اہل کتاب ایسی کتاب کی قدر نہیں کرتے اور اپنی خلط ملط شدہ کتابوں پر نازاں رہ کر تم سے کوئی بات دریافت نہیں کرتے تو تم کو کیا خبط نے گھیرا ہے کہ ان سے جا کر دین کی باتیں پوچھتے ہو تمہاری شریعت میں سب کچھ موجود ہے اس پر عمل کرو ان سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ [2] جمہور علماء کے نزدیک قطع نزاع کے لئے قرعہ ڈالنا جائز اور مشروع ہے اور حنفیوں نے اس کا انکار کیا ہے لیکن ابن منذر نے امام ابوحنیفہ سے اس کا جواز نقل کیا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِي حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا مَثَلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا سَفِينَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِي أَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِي فِي أَسْفَلِهَا يَمُرُّونَ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَتَأَذَّوْا بِهِ فَأَخَذَ فَأْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ أَسْفَلَ السَّفِينَةِ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا مَا لَكَ قَالَ تَأَذَّيْتُمْ بِي وَلَا بُدَّ لِي مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا أَنْفُسَهُمْ وَإِنْ تَرَكُوهُ أَهْلَكُوهُ وَأَهْلَكُوا أَنْفُسَهُمْ

بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہوں پر سکوت کرنے والے[۱] اور گناہوں میں پڑنے والے کی مثال ان لوگوں کی سی ہے جنہوں نے قرعہ[۲] ڈال کر کشتی میں جگہ حاصل کر لی، کسی کے حصے میں نیچے کا کسی کے پاس اوپر کا حصہ آیا، اب نیچے والے لوگ پانی لے کر بالائی منزل والوں کے پاس سے گزرنے لگے انہیں ایذا ہوئی مجبوراً زیریں منزل والوں میں سے کسی نے سوراخ کرنے والا آلہ لیا اور کشتی میں سوراخ کرنے لگا (تاکہ وہیں سے پانی لے لیا جائے) تب بالائی منزل والوں نے آکر اس سے کہا یہ کیا کر رہا ہے؟ وہ کہنے لگا تمہیں میرے آنے جانے سے ایذا ہوتی ہے اور پانی بھی ضرور لینا ہے۔ اب اگر ان لوگوں نے اپنی حفاظت کے مدنظر روکا تو اسے بھی بچائیں گے اور خود بھی بچیں گے لیکن اگر اسے اس حال پر چھوڑ دیں تو وہ بھی ڈوبے گا اور یہ بھی غرق ہوں گے۔

۲۵۰۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ قَدْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ سَهْمُهُ فِي السُّكْنَى حِينَ أَقْرَعَتِ الْأَنْصَارُ سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَسَكَنَ عِنْدَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَاشْتَكَى فَمَرَّضْنَاهُ حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي ثِيَابِهِ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ أَكْرَمَهُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) خارجہ بن زید انصاری کہتے ہیں کہ ام علاء انصار کی ایک عورت تھی اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی وہ کہتی تھی کہ جب انصار نے مہاجرین کے لیے قرعہ[۳] ڈالا تو عثمان بن مظعون کا قرعہ ہمارے نام پر نکلا، وہ ہمارے پاس رہے (اتفاق سے بیمار ہو گئے) ہم نے ان کی حتی الوسع خدمت کی جب ان کا انتقال ہو گیا اور ہم نے انہیں کفن پہنایا اور آنحضرتؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں کہنے لگی ابوالسائب[۴] تم پر اللہ رحم کرے میں اس بات پر گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تمہیں عزت دی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، مجھے معلوم نہیں تب آپؐ نے فرمایا عثمان بن مظعون خدا کی قسم مر گیا اور میں اس کے لیے امید خیر رکھتا ہوں (لیکن یقین سے میں بھی کچھ نہیں کہہ سکتا) بخدا میں اللہ کا رسول ہوں لیکن میں نہیں جانتا عثمان

[۱] یہ ترجمہ مدہن کا ہے یعنی جو گناہ دیکھ کر خاموش رہے ریا کار ہو بعض روایتوں میں مدہن کے بجائے قائم علی حدود اللہ ہے یعنی گناہوں سے بچنے والا حافظ نے کہا یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ مدہن کا حکم وہی ہے جو گناہ کرنے والے کا ہے ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمۂ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [۳] ہر ایک انصاری نے ایک ایک مہاجر کو قرعہ ڈال کر اپنے پاس رہنے کو جگہ دی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا قرعہ ام علاء کے گھر پڑا وہ ام علاء کے پاس جا کر رہے ۱۲ منہ [۴] ابوالسائب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے ۱۲ منہ

فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا عُثْمَانُ فَقَدْ جَآءَہٗ وَاللّٰہِ الْیَقِیْنُ وَاِنِّیْ لَاَرْجُوْلَہُ الْخَیْرَ وَاللّٰہِ مَآ اَدْرِیْ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِہٖ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ لَآ اُزَکِّیْ اَحَدًا بَعْدَہٗ اَبَدًا وَّاَحْزَنَنِیْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَنِمْتُ فَاُرِیْتُ لِعُثْمَانَ عَیْنًا تَجْرِیْ فَجِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُہٗ۔

کا کیا حال ہونے والا ہے[1]؟۔ ام علاء نے کہا خدا کی قسم میں عثمان (بن مظعون) رضی اللہ عنہ کے بعد اب کسی کی انتہائی تعریف نہیں کروں گی اور مجھے آپؐ کے فرمانے سے (اپنے کلمات پر) رنج ہوا۔ میں سو گئی خواب میں دیکھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے ایک چشمہ بہہ رہا ہے۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپؐ نے فرمایا یہ اس کا نیک عمل ہے۔

۲۵۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ عَنْ عَآئِشَۃَ رض قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَآ اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَیْنَ نِسَآئِہٖ فَاَیَّتُھُنَّ خَرَجَ سَھْمُھَا خَرَجَ بِھَا مَعَہٗ وَکَانَ یَقْسِمُ لِکُلِّ امْرَاَۃٍ مِّنْھُنَّ یَوْمَھَا وَلَیْلَتَھَا غَیْرَ اَنَّ سَوْدَۃَ بِنْتَ زَمْعَۃَ وَھَبَتْ یَوْمَھَا وَلَیْلَتَھَا لِعَآئِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ رِضَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از یونس از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں تشریف لے جانا چاہتے تو ازواج مطہرات میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے قرعہ اندازی فرماتے جس بیوی کے نام قرعہ نکل آتا اسی کو اپنے ساتھ لے جایا کرتے۔ (آپؐ کا یہ بھی معمول تھا کہ) ہر بیوی کے پاس ایک رات رہتے۔ سوائے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے کہ انہوں نے اپنی باری والی رات مجھے دے دی تھی جس سے آپ کا مقصد صرف آنحضرتؐ کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔

۲۵۱۰۔ حَدَّثَنَآ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ سُمَیٍّ مَّوْلٰی اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(از اسماعیل از مالک از سمی غلام ابوبکر بن عبدالرحمان از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان اور صف اول میں جو ثواب ہے اگر لوگ اسے

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے میرا حال کیا ہونا ہے اور عثمان کا حال کیا ہونا ہے۔ یہ موافق ہے اس آیت کے جو سورۂ احقاف میں ہے وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ۔ اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے۔ پادریوں کا یہ اعتراض کہ تمہارے پیغمبر کو جب اپنی نجات کا علم نہیں تھا تو دوسروں کی نجات وہ کیسے کرا سکتے ہیں، محض لغو ہے کس لئے کہ اگر آپ سچے پیغمبر نہ ہوتے تو ضرور اپنی تعلّی کے لئے یوں کہتے کہ میں ایسا کروں گا ویسا کروں گا۔ مجھے سب اختیار ہے۔ یہ حدیث اس وقت کی ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معلوم نہ کرایا ہوگا کہ تمہارا آخرت میں یہ حال ہونا ہے یا معلوم کرایا ہوگا مگر خداوند کریم کی بارگاہ ایسی مستغنی بارگاہ ہے کہ وہ دم بھر میں مقبول سے مقبول بندوں کو مردود کر سکتا ہے اور مردود سے مردود بندوں کو مقبول بنا سکتا ہے۔ جل شانہ، ۱۲ منہ

قَالَ لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَا سْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔

جانتے پھر قرعہ کے بغیر اسے حاصل کرنا (یعنی اذان اور صف اول حاصل کرنا) ممکن نہ ہوتا تو ضرور اس پر قرعہ اندازی کیا کرتے۔ نیز اگر وہ جانتے کہ نماز کے لیے پہلے جانے کا کیا ثواب ہے تو ضرور اس طرف لپکتے۔ اور اگر وہ جانتے کہ عشاء اور فجر کی جماعت میں شریک ہونے کا کیا ثواب ہے تو گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے ان میں جا کر شریک ہوتے۔

كِتَابُ الصُّلْحِ

کتاب صلح کے بیان میں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ ۱۶۷۸ مَا جَاءَ فِي الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ۔

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا خَيْرَ فِي كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا وَخُرُوْجِ الْإِمَامِ إِلَى الْمَوَاضِعِ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ بِأَصْحَابِهِ۔

باب لوگوں میں صلح کرانے کا ثواب۔

اللہ تعالیٰ کا (سورہ نساء میں) ارشاد ہے، ان کی اکثر سرگوشیوں میں خیر کا پہلو نہیں ہوتا، البتہ جو شخص صدقہ یا نیک کام یا لوگوں میں صلح کرانے کے لیے سرگوشی کرتے اور اس کی نیت وصول رضائے خداوندی ہو (ریا کی نیت نہ ہو) اسے ہم بڑا ثواب دیں گے[2]

اس باب میں یہ بیان ہے کہ امام (حاکم) اپنے لوگوں کو ساتھ لے جا کر صلح کرائے۔

۲۵۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُنَاسًا مِّنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ

(از سعید بن ابی مریم از ابو غسان از ابو حازم) سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنی عمرو بن عوف (انصار کے ایک قبیلہ) میں کچھ جھگڑا ہو گیا (وہ قبا میں رہتے تھے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے کئی

[1] صلح کہتے ہیں قطع نزاع یعنی جھگڑا مٹانے کو اور وہ ہر حال میں درست ہے خواہ مدعا علیہ کو اقرار ہو یا انکار اسی طرح خاوند اور جورو میں بھی اور باغی گروہ اور امام میں ۱۲ قسطلانی

[2] امام بخاری نے صلح کی فضیلت میں اسی آیت پر اختصار کیا شاید ان کو کوئی حدیث اس باب میں اپنی شرط پر نہ ملی ہو۔ امام احمد نے ابو الدرداءؓ سے مرفوعاً نکالا کیا میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جو روزے اور نماز اور صدقے سے افضل ہے وہ کیا ہے، آپس میں ملاپ کر دینا۔ آپس میں فساد نیکیوں کو میٹ دیتا ہے ۱۲ منہ

كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ وَلَمْ يَأْتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِسَ وَقَدْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ فَقَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتّٰى قَامَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَأَخَذَ النَّاسُ بِالتَّصْفِيحِ حَتّٰى أَكْثَرُوا وَكَانَ أَبُوبَكْرٍ لَا يَكَادُ يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَالْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ فَأَشَارَ إِلَيْهِ بِيَدِهٖ فَأَمَرَهُ يُصَلِّي كَمَا هُوَ فَرَفَعَ أَبُوبَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَتَقَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ فَأَخَذْتُمْ بِالتَّصْفِيحِ إِنَّمَا التَّصْفِيحُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ لَا يَسْمَعُهٗ أَحَدٌ إِلَّا الْتَفَتَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ لَمْ تُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اصحاب کو ساتھ لے کر ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت آ پہنچا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم (وہاں سے) واپس نہ تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے نماز کی آذان دی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لائے تو بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہنے لگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو وہاں رک گئے ہیں (یعنی بنی عمرو بن عوف میں) اور نماز کا وقت آ گیا اب آپ لوگوں کی امامت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا اگر آپ چاہیں غرض بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی، ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے (نماز شروع کر دی) بعد ازاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ صفوں کو چیرتے ہوئے پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانا شروع کر دیں، ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ نماز میں ادھر ادھر متوجہ نہ ہوا کرتے (جب بہت تالیاں بجائی گئیں تو) انہوں نے نگاہ کی دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیچھے کھڑے ہیں۔ آپ نے ہاتھ کے اشارے سے نماز جاری رکھنے کا حکم دیا۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا پھر الٹے پاؤں پیچھے سرکے، صف میں آ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف رخ انور کیا فرمایا لوگو جب نماز میں تمہیں کوئی بات پیش آتی ہے تو تم تالیاں بجانے لگتے ہو، تالیاں تو عورتوں کے لیے ہیں جس کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہے اسے سن کر ہر کوئی توجہ کرے گا (پھر فرمایا) اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! میں نے تم کو اشارہ کیا تم نماز کیوں نہ پڑھاتے رہے؟ انہوں نے عرض کیا ابوقحافہ کے بیٹے کو یہ زیبا نہیں کہ اللہ کے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی امامت کرے [1]

[1] یہ حدیث اوپر مع شرح گزر چکی ہے یہاں اس لئے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صلح کرانے کے لئے تشریف لے جانے کا اس میں بیان ہے ۱۲ منہ

۲۵۱۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رضی اللہ عنہ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّي وَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَا فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا أَنَّهَا أُنْزِلَتْ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا۔

(از مسدد از معتمر از والدش) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رائے دی کہ اگر آپؐ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے چلیں تو بہتر ہے[1]۔ یہ سن کر آپؐ ایک گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس گئے۔ آپؐ کے ساتھ پیدل چلے وہاں کی زمین کھاری تھی جب آپؐ اس کے پاس پہنچے تو وہ (خبیث) کہنے لگا آپؐ مجھ سے دور ہی رہیں آپؐ کے گدھے سے مجھے بدبو آتی ہے اور مجھے اذیت پہنچتی ہے۔ ایک انصاری (عبداللہ بن رواحہ) بولے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ خوشبودار ہے۔ یہ سن کر عبداللہ (ابن ابی کی قوم کا ایک شخص غصے میں آگیا دونوں میں گالی گلوچ ہوئی اور دونوں طرف کے لوگوں کو غصہ آیا ڈنڈے ہاتھا پائی اور جوتے چلنے لگے۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (آیت) وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ہماری معلومات کے مطابق اسی موقعہ پر نازل ہوئی[2]۔

بَاب ۱۶۷۹ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

باب دو آدمیوں میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا گناہ نہیں ہے[3]۔

۲۵۱۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از حمید بن عبدالرحمان) ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں وہ شخص جھوٹا نہیں جو لوگوں میں صلح کرائے (اور بغرض مصالحت) اچھی بات پہنچائے

---

[1] عبداللہ بن ابی خزرج کا سردار تھا مدینہ والے اس کو اپنا بادشاہ بنانے کو تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور یہ امر ملتوی رہا لوگوں نے آپ کو یہ رائے دی کہ آپ اس کے پاس تشریف لے جائیں گے تو اس کی دلجوئی ہوگی اور بہت سے لوگ اسلام قبول کریں گے۔ پیغمبر مغرور نہیں ہوتے آپ بے تکلف تشریف لے گئے مگر اس مردود نے جو اپنے آپ کو بہت نفیس مزاج سمجھتا تھا آپ کے گدھے کو بدبودار سمجھا آپ کی سواری کا گدھا اس مردود سے کہیں زیادہ معطر اور خوشبودار تھا یہ خوشبو ایمان والوں کو معلوم ہوتی ہے کافر مردود خود گندے ہیں ان کو خوشبو کی کیا قدر عبداللہ بن ابی کی وہی مثال ہے جیسے ایک عطار کی دکان پر ایک موچی گزرا اور خوشبو سے بیہوش ہو گیا لوگوں نے بہت کچھ دوائیں کیں اس کو ہوش نہ آیا آخر ایک موچی آن پہنچا اس نے سڑے چمڑے کی بدبو سنگھائی تو ہوش آگیا ۱۲ منہ [2] یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ پڑیں تو ان میں میل کرا دو مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ آیت تو مسلمانوں کے باب میں ہے اور عبداللہ بن ابی کے ساتھی تو اس وقت تک کافر تھے قسطلانی نے کہا کہ ابن عباسؓ کی تفسیر میں ہے کہ عبداللہ بن ابی کے ساتھی بھی مسلمان ہو چکے تھے واللہ اعلم ۱۲ منہ [3] شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے گلستان میں گویا اسی حدیث سے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْسَ الْکَذَّابُ الَّذِیْ یُصْلِحُ بَیْنَ النَّاسِ فَیَنْمِیْ خَیْرًا اَوْ یَقُوْلُ خَیْرًا

یا کہے [1]

باب ۱۶۸۰ قَوْلِ الْاِمَامِ لِاَصْحَابِہٖ اِذْھَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ۔

باب حاکم سے کہے ہمیں ساتھ لے چلو ہم صلح کرادیں۔

۲۵۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اَھْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوْا حَتّٰی تَرَامَوْا بِالْحِجَارَۃِ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِذٰلِکَ فَقَالَ اِذْھَبُوْا بِنَا نُصْلِحُ بَیْنَھُمْ۔

(از محمد بن عبد اللہ از عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی و اسحاق بن محمد فروی از محمد بن جعفر از ابو حازم) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل قبا آپس میں لڑ پڑے اور نوبت پتھراؤ تک پہنچی آنحضرت کو اطلاع دی گئی تو فرمایا ہمیں لے چلو چل کر صلح کرادیں۔

باب ۱۶۸۱ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یُّصْلِحَا بَیْنَھُمَا صُلْحًا وَّالصُّلْحُ خَیْرٌ۔

باب اللہ تعالٰی کا (سورہ نساء میں) ارشاد اگر میاں بیوی صلح کرلیں تو صلح بہتر ہے۔

۲۵۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَاِنِ امْرَاَۃٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِھَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا قَالَتْ ھُوَ الرَّجُلُ یَرٰی مِنِ امْرَاَتِہٖ مَا لَا یُعْجِبُہٗ کِبَرًا اَوْ غَیْرَہٗ فَیُرِیْدُ فِرَاقَھَا فَتَقُوْلُ اَمْسِکْنِیْ وَاقْسِمْ لِیْ مَا شِئْتَ قَالَتْ فَلَا بَاْسَ اِذَا تَرَاضَیَا۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی لڑائی یا بے پروائی سے ڈرے، مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی عورت میں بڑھاپا یا اور کوئی بات دیکھ کر اس سے جدا ہونا چاہے وہ عورت کہے نہیں مجھے اپنے پاس رہنے دے اور جو تیرا جی چاہے وہ میرے لیے مقرر کردے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ اگر دونوں کسی بات پر راضی ہوجائیں تو اس میں کچھ قباحت نہیں۔ [2]

---

[1] مثلاً دو آدمیوں میں رنج ہو اور یہ ملاپ کرانے کی نیت سے کہے وہ تو آپکے خیر خواہ ہیں یا آپ کی تعریف کرتے ہیں قسطلانی نے کہا ایسے جھوٹ کی رخصت ہے جس سے بہت فائدے کی امید ہو اور امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنے کی اجازت ہے ایک تو لڑائی میں: دوسرے مسلمانوں میں میل جول کرانے میں تیسرے اپنی جورو سے بعضوں نے ادر مقاموں کو بھی جہاں کوئی مصلحت ہو انہی پر قیاس کیا ہے وہ کہتے ہیں جھوٹ بولنا تب منع ہے جب اس سے نقصان پیدا ہو یا اس میں کوئی مصلحت نہ ہو بعضوں نے کہا جھوٹ ہر حال میں منع ہے اور ایسے مقاموں میں توریہ کرنا بہتر ہے مثلاً کوئی ظالم سے یوں کہے میں تو آپکے لئے دعا کیا کرتا ہوں اور مطلب یہ رکھے کہ اللہم اغفر للمسلمین کہا کرتا ہوں اور ضرورت کے وقت تو جھوٹ بولنا بالاتفاق جائز ہے مثلاً کوئی ظالم ظلم سے کسی کو قتل کرنا چاہتا ہو اور وہ بیچارہ آن کر چھپ جائے تو جس کے پاس چھپے وہ کہہ سکتا ہے بلکہ قسم کھا سکتا ہے کہ میرے پاس نہیں ہے وہ گنہگار نہ ہوگا۔ اس لئے کہ نیت بخیر ہے یعنی مظلوم کا بچانا اور صحیح حدیث ہے انما الاعمال بالنیات ۱۲ منہ

[2] پھر اگر مرد قرارداد کے موافق اس کی باری میں دوسری عورت کے پاس رہے یا اس کو خرچ کم دے تو گنہگار نہ ہوگا کیونکہ عورت نے اپنی رضامندی سے اپنا حق ساقط کردیا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہؓ سے ٹھہرالیا تھا کہ ان

باب ۱۶۸۲ إِذَا اصْطَلَحُوا عَلَى صُلْحِ جَوْرٍ فَالصُّلْحُ مَرْدُودٌ۔

۲۵۱۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رض قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

۲۵۱۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَخْرَمِيُّ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ ابْنُ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ۔

باب اگر ظلم کی بات پر صلح کریں تو وہ صلح لغو ہے

(از آدم از ابن ابی ذئب از زہری از عبید اللہ از عبد اللہ حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہما دونوں) کہتے ہیں ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارا فیصلہ کر دیجئے۔ پھر اس کا دشمن (فریق ثانی) اٹھا کہنے لگا سچ کہتا ہے اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارا فیصلہ کر دیجئے اب اس اعرابی نے بیان کرنا شروع کیا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگ کہنے لگے تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اسے دے کر اپنے لڑکے کو چھڑا لیا[1] پھر میں نے اہل علم سے مسئلہ دریافت کیا[2] تو انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور سال بھر کی جلا وطنی ہے (کیونکہ وہ محصن نہ تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کتاب کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں کہ بکریاں اور لونڈی تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے مار کر سال بھر کے لئے جلا وطن کیا جائے۔ آپ نے انیس سے فرمایا اس شخص کی بیوی کے پاس جا اسے رجم کر انیس دوسرے دن اس کے پاس گئے اسے رجم کیا

(از یعقوب از ابراہیم بن سعد از والد خود از قاسم بن محمد عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ہمارے دین میں کوئی نئی بات نکالی (جس کی اصل شریعت میں نہ ہو) وہ رد کر دینے کے قابل ہے (یعنی لغو اور ناجائز ہے) اس حدیث کو عبد اللہ بن جعفر مخرمی اور عبد اللہ بن ابی عون نے بھی سعد بن ابراہیم سے روایت کیا۔[3]

---

[1] گویا جو رو کے خاوند کو سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اس سے صلح کر لی باب کا مطلب اس سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس ملیں گی کیونکہ یہ نا جائز اور خلاف شرع صلح تھی ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ معاوضہ نا جائز کے بدل جو چیز لی جائے اس کا پھیر دینا واجب ہے اور لینے والا اس کا مالک نہیں ہوتا ۱۲ منہ [2] ان صحابہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے جیسے خلفائے اربعہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ [3] عبد اللہ بن جعفر کی روایت کو امام مسلم نے اور عبد الواحد کی روایت کو دار قطنی نے وصل کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو صلح برخلاف قواعد شرع ہو وہ لغو اور باطل ہے اور جب معاہدہ صلح باطل ٹھہرا تو جو معاوضہ کسی فریق نے لیا ہو وہ واجب الرد ہوگا۔ یہ حدیث شریعت کی اصل الاصول ہے اس سے تمام بدعات کا جو لوگوں نے دین میں نکال رکھی ہیں پورا رد ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

باب ۱۶۸۳ كَيْفَ يُكْتَبُ هٰذَا مَا صَالَحَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَّاِنْ لَّمْ يَنْسُبْهُ اِلٰى قَبِيْلَتِهٖ اَوْ نَسَبِهٖ۔

۲۵۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ ابْنَ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ لَا تَكْتُبْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتَ رَسُوْلًا لَّمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ مَّا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَصَالَحَهُمْ عَلٰى اَنْ يَّدْخُلَ هُوَ وَاَصْحَابُهٗ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَا يَدْخُلُوْهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ فَسَاَلُوْهُ مَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ فَقَالَ الْقِرَابُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۵۱۹- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدَعُوْهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتّٰى قَاضَاهُمْ عَلٰى اَنْ يُّقِيْمَ بِهَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوْا هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِهَا فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب صلح نامہ میں یہ لکھنا کافی ہے یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں فلاں اور فلاں ولد فلاں نے صلح کی اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں (اگر دونوں شخص مشہور و معروف ہوں)

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے صلح کی تو حضرت علیؓ صلح نامہ لکھنے بیٹھے انہوں لکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حدیبیہ والوں سے ان شرائط پر صلح کی) مشرک کہنے لگے یہ مت لکھو محمد رسول اللہ کیونکہ اگر آپؐ اللہ کے رسول ہوتے تو ہم آپؐ سے لڑتے کیوں؟ آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اچھا رسول اللہ کا لفظ مٹا دے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا حضورؐ! مجھ سے یہ نہیں مٹایا جاتا[1] چنانچہ آنحضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے رسولؐ[2] کا لفظ مٹا دیا اور کفار سے یہ صلح کی کہ (آئندہ سال) آپؐ اپنے صحابہ سمیت تین دن مکے میں قیام فرمائیں گے۔ اور ہتھیار جلبان میں رکھ کر مکے میں داخل ہوں گے[3]۔ لوگوں نے آپؐ سے پوچھا جلبان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا غلاف اور جو اس میں ہے۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ ذی قعدہ میں عمرے کا ارادہ کیا لیکن مکے والوں نے آپؐ کو نہ جانے دیا (آپؐ نے حدیبیہ میں اتر پڑے) یہاں تک کہ فیصلہ یوں ہوا کہ (آئندہ سال) آپؐ تین ایام مکے میں رہیں گے۔ جب صلح نامہ لکھنے لگے تو اس میں یہ الفاظ لکھے۔ یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راضی ہیں۔ کافر کہنے لگے ہم تو آپؐ کی رسالت کا اقرار نہیں کرتے اگر ہم آپؐ

---

[1] یہ حضرت علی رضؓ نے عدول حکمی کے طور پر نہیں کیا بلکہ قوتِ ایمانیہ کے جوش سے ان سے یہ نہیں ہو سکا کہ آپ کی رسالت جو سراسر برحق اور صحیح تھی اس کو میٹیں اور حضرت علی رضؓ کو معلوم ہو گیا تھا کہ آپ کا حکم بطور وجوب کے نہیں ہے ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں ہے رسول کی جگہ عبد کا لفظ لکھ دیا یہ آپ کا کھلا معجزہ تھا باوجودیکہ آپ پڑھے لکھے نہ تھے امی تھے اس پر بھی رسول کا لفظ پڑھ لیا اور اس کو مٹا کر عبد کا لفظ لکھ دیا ۱۲ منہ

[3] یہ صلح اور امن کی نشانی ہے گویا ندر زبردستی سے داخل نہیں ہوتے بلکہ رضامندی سے ۱۲ منہ

مَا مَنَعْنَاكَ لَكِنْ أَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ وَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَمْحُوكَ أَبَدًا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِتَابَ فَكَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا يَدْخُلُ مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ أَهْلِهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَى الْأَجَلُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوا قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبِعَتْهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ يَا عَمِّ يَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ دُونَكِ ابْنَةَ عَمِّكِ حَمَلَتْهَا فَاخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعْفَرٌ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي وَقَالَ جَعْفَرٌ ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْتِي وَقَالَ زَيْدٌ ابْنَةُ أَخِي فَقَضٰى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَالَتِهَا وَقَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَقَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ لِجَعْفَرٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَقَالَ لِزَيْدٍ أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا۔

کو اللہ کا رسول مانتے ہوتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں؟ آپؐ یوں لکھئے محمد بن عبداللہ۔ آپؐ نے یہ فرمایا (یہ بھی صحیح ہے) میں رسول ہوں اور ابن عبداللہ بھی ہوں پھر حضرت علی سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ مٹا دے انہوں نے کہا واللہ میں تو کبھی آپؐ کے مبارک لفظ رسول اللہ کو نہیں مٹاؤں گا چنانچہ آپؐ نے کاغذ اپنے ہاتھ میں لیا اور یوں لکھا یہ وہ صلح نامہ ہے جس پر محمد بن عبداللہ نے فیصلہ کیا[1] کہ وہ مکے میں ہتھیار غلاف میں رکھ کر داخل ہوں گے، اور مکے والوں میں سے جو کوئی ان کے ساتھ جانا چاہے گا اسے ساتھ نہیں لے جائیں گے اور اپنے ساتھ والوں میں سے اگر کوئی مکے میں رہ جانا چاہے گا تو اسے منع نہیں کریں گے جب (شرائط کے مطابق دوسرے سال) آپ تشریف لائے اور مدت معینہ (تین دن کی) گذر گئی تو کفار حضرت علی کے پاس آئے کہنے لگے اپنے صاحب (آنحضرتؐ) سے کہو اب جاؤ مدت گزر چکی، چنانچہ آنحضرت روانہ ہوئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی آپؐ کے پیچھے ہوئی کہنے لگی چچا چچا[2]۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اپنے چچا کی بیٹی کو لو اور انہوں نے اسے اونٹ پر سوار کرایا، اب علیؓ، زیدؓ، اور جعفرؓ اس کی پرورش کے لیے جھگڑنے لگے حضرت علیؓ نے کہا میری چچا زاد بہن ہے جعفر نے کہا میری بھی چچا زاد بہن ہے اور اس کی خالہ (اسماء بنت عمیس) میرے نکاح میں ہے۔ زیدؓ نے کہا میری بھتیجی ہے[3]۔ آخر آنحضرت نے اسے اس کی خالہ کے سپرد کیا، فرمایا خالہ ماں کی طرح ہے حضرت علیؓ سے فرمایا تو میرا ہے میں تیرا ہوں حضرت جعفر سے فرمایا تو صورت و سیرت میں میری طرح ہے۔ زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور مولیٰ ہے[4]۔

بَابُ ۱۶۸۴ الصُّلْحِ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ

باب مشرکوں سے صلح کرنا۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ صلح نامہ میں صرف فلاں بن فلاں لکھنے پر اختصار کیا اور زیادہ نسب نامہ خاندان وغیرہ نہیں لکھوایا ۱۲ منہ [2] حضرت حمزہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی بھی تھے اس لئے ان کی صاحبزادی نے آپ کو چچا چچا کر کے پکارا ۱۲ منہ [3] کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو حضرت حمزہ کا بھائی بنا یا تھا ۱۲ منہ [4] مولیٰ اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مالک آزاد کر دے آپ نے حضرت زید کو آزاد کر کے اپنا بیٹا بنا لیا تھا۔ جب آپ نے لڑکی از روئے انصاف جعفر کو دلائی تو اوروں کا دل خوش کرنے کے لئے یہ حدیث فرمائی۔ اس حدیث سے حضرت علیؓ کی بڑی فضیلت نکلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تیرا ہوں تو میرا ہے مطلب یہ ہے ہم تم دونوں ایک ہی دادا کی اولاد ہیں ۱۲ منہ

فِيهِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَقَالَ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَكُونُ هُدْنَةٌ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَفِيهِ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَأَسْمَاءُ وَالْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَالَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ عَلَى أَنَّ مَنْ أَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَدَّهُ إِلَيْهِمْ وَمَنْ أَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ لَمْ يَرُدُّوهُ وَعَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا مِنْ قَابِلٍ وَيُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَالْقَوْسِ وَنَحْوِهِ فَجَاءَ أَبُو جَنْدَلٍ يَحْجُلُ فِي قُيُودِهِ فَرَدَّهُ إِلَيْهِمْ قَالَ لَمْ يَذْكُرْ مُؤَمَّلٌ عَنْ سُفْيَانَ أَبَا جَنْدَلٍ وَقَالَ إِلَّا بِجُلُبِّ السِّلَاحِ

اس میں ابوسفیان کی حدیث ہے [1]

عوف بن مالک اشجعی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے پھر تم میں اور بنی اصفر (نصاری) میں صلح ہو جائے گی [2] اسی باب میں سہل بن حنیف کی حدیث بھی ہے۔ نیز اسماء بنت ابی بکر اور مسور بن مخرمہ از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے موسیٰ بن مسعود نے بحوالہ سفیان ابن سعید از ابواسحاق از براء بن عازب روایت کی ہے کہ آنحضرت نے حدیبیہ کے دن مشرکوں سے تین شرطوں پر صلح کی جو مشرک (مسلمان ہو کر) ان کے پاس آئے گا اسے ان کی طرف واپس کر دیا جائے گا۔ آپ (آئندہ سال) مکے میں آئیں گے، تین دن قیام فرمائیں گے ہتھیار نیام میں رکھ کر آئیں تلوار کمان وغیرہ یہ شرطیں ابھی ابھی لکھی جا چکی تھیں، اور ابوجندل بیڑیوں میں لڑکھڑاتے آ پہنچے، آپ نے اسے (شرط کے مطابق) کفار کے حوالے کر دیا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مؤمل بن اسماعیل نے سفیان ثوری سے ابوجندل رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور جلبان کی جگہ جلب کا لفظ کہا ہے۔ [3]

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ

(از محمد بن رافع از سریج بن نعمان از فلیح از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عمرے کی نیت سے (مکے سے)

[1] جو اوپر گذر چکی ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ ابوسفیان نے ہرقل کے سامنے یوں کہا تھا ہم میں اور اس پیغمبر میں ایک مدت کے لئے صلح ہو گئی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے امام بخاری نے کتاب الجزیہ میں وصل کی ہے ۱۲ منہ [3] ابوجندل کی حدیث یہ بھی کتاب الجزیہ میں موصولاً آئے گی ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ خَرَجَ مُعْتَمِرًا فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَقَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يَعْتَمِرَ الْعَامَ الْمُقْبِلَ وَلَا يَحْمِلَ سِلَاحًا عَلَيْهِمْ إِلَّا سُيُوْفًا وَلَا يُقِيْمَ بِهَا إِلَّا مَا أَحَبُّوْا فَاعْتَمَرَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَدَخَلَهَا كَمَا كَانَ صَالَحَهُمْ فَلَمَّا أَقَامَ بِهَا ثَلَاثًا أَمَرُوْهُ أَنْ يَخْرُجَ فَخَرَجَ۔

نکلے کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوگئے (وہاں نہ جانے دیا) آخر آپ نے (مجبوراً) حدیبیہ میں ہدی کے جانور ذبح کر دئے اور سر منڈ وادیا۔ کفار سے یہ طے ہوا کہ آئندہ سال آپ عمرہ کریں گے تلواروں کے سوا کوئی ہتھیار ساتھ نہ لے جائیں گے، مکے میں اس وقت تک رہیں گے جب تک کفار ٹھیرنے دیں گے۔[۱]

حسب شرائط آپ آئندہ سال مکے میں گئے، تین دن مکے میں ٹھیرنے کے بعد کفار نے کہا آپ تشریف لے جائیے چنانچہ آپ روانہ ہوگئے۔

۲۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ۔

(از مسدد از بشر از یحییٰ از بشیر بن یسار) سہل بن ابی حثمہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف گئے، ان دنوں خیبر والوں سے صلح تھی۔[۱]

بَابٌ ١٦٨٥ الصُّلْحُ فِي الدِّيَةِ

باب دیت پر صلح کرنا[۲]

۲۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ الرُّبَيِّعَ وَهِيَ ابْنَةُ النَّضْرِ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا الْأَرْشَ وَطَلَبُوا الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَقَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

(از محمد بن عبداللہ انصاری از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رُبیع بنت نضر نے (جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں) ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ (اس کا نام معلوم نہیں ہوا) ربیع کے لوگوں نے لڑکی کے ورثا سے کہا دیت لے لویا معاف کردو۔ وہ رضامند نہ ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے قصاص کا حکم دیا۔ (انس بن مالک کے چچا) انس بن نضر یہ حکم سن کر کہنے لگے کیا ربیع کا دانت توڑا جائیگا یا رسول اللہ؟ قسم اس کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا (ایسا تو نہیں ہوگا) دانت نہیں توڑا جائیگا۔ آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم کرتی ہے (قصاص ضروری ہے) پھر (خدا کی قدرت سے) لڑکی کے وارث راضی ہوگئے انہوں نے قصاص معاف کردیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ خدا کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم ضروری پوری کرتا ہے۔

---

[۱] خیبر والے یہودی کافر تھے ان کافروں سے صلح کرنا ثابت ہوا ۱۲ منہ [۲] یعنی قصاص معاف کرکے دیت پر راضی ہوجانا ۱۲ منہ [۳] یہاں ایک اعتراض واقع ہوتا ہے کہ دوسری احادیث میں یہ ہے کہ تین دن کی شرط تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کفار نے کم از کم تین دن کی شرط منظور کی تھی۔ اس سے زیادہ ٹھہر لیتے کے وہ مجاز تھے اگر زیادہ ٹھہراتے تو ٹھہرا سکتے تھے لہٰذا اس حدیث کا ان احادیث سے کوئی تعارض نہیں ہے۔ عبدالرزاق

زَادَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوا الْأَرْشَ.

مروان بن معاویہ فزاری نے بحوالہ حمید از انس رضی اللہ عنہ اتنا بڑھایا کہ لڑکی کے وارث راضی ہوگئے۔ دیت منظور کرلی۔

بَابُ ۱۶۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا.

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امام حسن بن علی علیہ السلام کے متعلق یہ ارشاد یہ میرا بیٹا ہے جو مسلمانوں کا سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔

نیز اللہ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا ان میں صلح کرادو۔

۲۵۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ اسْتَقْبَلَ وَاللهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ فَقَالَ اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فَاعْرِضَا عَلَيْهِ وَقُولَا لَهُ وَاطْلُبَا إِلَيْهِ فَأَتَيَاهُ فَدَخَلَا عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا وَقَالَا لَهُ فَطَلَبَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُمَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِنَّا بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا الْمَالِ وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا قَالَا فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا

(از عبداللہ بن محمد از سفیان) ابوموسیٰ کہتے ہیں میں نے حسن بصری سے سنا وہ کہتے تھے خدا کی قسم امام حسن علیہ السلام معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے کے لیے پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر آئے تھے۔ عمرو بن عاص نے (جو معاویہ رضی اللہ عنہ کے مشیر خاص تھے) یہ کہا مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ فوج دشمنوں کو شکست دئیے بغیر پیٹھ نہ موڑے گی۔

یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو ان دونوں میں (عمرو بن عاص اور معاویہؓ) بہتر تھا کہ اگر انہوں نے انہیں مارا یا انہوں نے انہیں، آخر اس خون ریزی کا ذمہ دار کون ہوگا؟ اور ان کی عورتوں اور بچوں کی کون خبر گیری کرے گا۔ چنانچہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے بنی قریش کے خاندان عبد شمس کے دو آدمیوں عبداللہ بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر کریز کو امام حسن کے پاس بھیجا اور کہا ان کے پاس جاؤ اور صلح پیش کرو ان سے گفتگو کرو اور جو کہیں مان لو۔ غرض یہ دونوں امام حسن علیہ السلام کے پاس گئے اور گفتگو کی اور صلح کے طلبگار ہوئے، امام صاحب نے فرمایا ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں اور ہمیں خلافت کی وجہ سے روپیہ پیسہ خرچنے کی عادت ہوگئی ہے[۲] اور یہ لوگ ہمارے ساتھ خون خرابہ کرنے میں طاق ہیں (بغیر روپیہ دیئے ماننے والے نہیں) وہ کہنے لگے کہ حضرت امیر معاویہؓ آپ کو اتنا اتنا روپیہ

---

[۱] یعنی معاویہ اور عمرو دونوں میں معاویہ غنیمت تھا کہ اس کو ذرا رحم تو آیا اور خلق خدا کی خونریزی سے ڈرا مگر عمرو کو ذرا درد نہ تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ خوب جنگ ہو لوگ مارے جائیں ۱۲ منہ

[۲] اگر ہم خلافت چھوڑ دیں تو روپیہ پیسہ کہاں سے آئیگا عادت تو بہت خرچ کرنے کی ہوگئی ہے پیسہ نہ ہو تو خلاف عادت بہت تکلیف اٹھانا پڑے گی کہتے ہیں امام صاحب کی سخاوت کا یہ حال تھا کہ کسی سائل کا سوال رد نہ کرتے کئی بار اپنا سارا مال اسباب گھربار مسکینوں پر لٹا دیا سبحان اللہ آخر بیٹے کس کے تھے اس پیغمبر کے جو سارے جہان سے بزرگ تھے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

وَكَذَا وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ فَمَنْ لِّي بِهٰذَا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالَا نَحْنُ لَكَ بِهٖ فَصَالَحَهٗ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلٰى جَنْبِهٖ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ أُخْرٰى وَيَقُوْلُ إِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَّلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الْحَسَنِ مِنْ أَبِيْ بَكْرَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

دینے پر راضی ہیں۔ اور آپ سے صلح چاہتے ہیں جو آپ چاہیں منظور کر سکتے ہیں امام صاحب نے فرمایا اس بات کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ ان دونوں نے کہا ہم ذمہ دار ہیں غرض امام صاحب نے جو خواہش کی انہوں نے یہی کہا ہم اسکا ذمہ لیتے ہیں آخر امام صاحب نے معاویہؓ سے صلح کی حسن بصری فرماتے ہیں میں نے ابوبکرہ (صحابی) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور امام حسن علیہ السلام آپؐ کے پہلو میں تھے آپؐ کبھی لوگوں کی طرف مخاطب ہوتے اور کبھی اپنے نواسے کو دیکھ کر فرماتے یہ میرا بیٹا ہے۔ (مسلمانوں کا سردار ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھ سے علی بن مدینی نے کہا کہ ابوبکرہ سے حسن بصری کا سماع (سننا) ہمیں اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے۔

بَابٌ ۱۶۸۷ هَلْ يُشِيْرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ۔

باب امام کا صلح کے لیے (فریقین کو) اشارہ کرنا

۲۵۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ أَبِيْ أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِ تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُمَا وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُتَأَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَهٗ أَيُّ ذٰلِكَ أَحَبَّ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از برادرش از سلیمان از یحیےٰ بن سعید از ابو الرجال محمد بن عبد الرحمان از والدش عمرہ بنت عبد الرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دروازے پر دو آدمیوں کی لڑائی کی آوازیں سنیں [1]، ان میں سے ایک دوسرے سے قرضے کا کچھ حصہ معاف کرانا چاہتا تھا۔ دوسرا کہتا تھا واللہ میں کچھ بھی معاف نہ کروں گا۔ آپؐ نے دونوں کے قریب تشریف لے جا کر فرمایا وہ کہاں ہے جو نیکی نہ کرنے کے لیے بھی اللہ کی قسم کھا رہا تھا (واللہ میں کچھ قرضہ معاف نہ کروں گا) اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) میرا مقروض جو چاہے مجھے منظور ہے [2]۔ (چنانچہ مقروض نے جتنا چاہا معاف کرا لیا۔

[1] حافظ نے کہا ان لوگوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس شخص کو پوچھا وہ کہاں ہے جو اچھی بات نہ کرنے کے لئے قسم کھا رہا تھا گویا آپؐ نے اس کے فعل کو برا سمجھا۔ اور صلح کا اشارہ کیا وہ سمجھ گیا آپ کے پوچھتے ہی کہنے لگا جو میرا مدلیون چاہے مجھ کو منظور ہے ۱۲ منہ

[2] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک کو دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں انقلاب آ جاتا تھا ایک لمحے کے لئے بھی وہ شخص نہ رکا اور معاف کر دیا یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے کہ سیکنڈ میں لوگوں کی کایا پلٹ جاتی تھی۔ عبد الرزاق

۲۵۲۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ مَالٌ فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از جعفر بن ربیعہ از اعرج از عبداللہ بن کعب بن مالک) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کا عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی پر کچھ قرض نکلتا تھا، عبداللہ رضی اللہ عنہ کعب رضی اللہ عنہ کو رستے میں ملے تو کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں پکڑ لیا، دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، اتفاقاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ نے فرمایا کعب! اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا قرض چھوڑ دے[1] چنانچہ کعب رضی اللہ عنہ نے آدھا قرض اس سے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

بَابُ ۱۶۸۸ فَضْلِ الْإِصْلَاحِ بَيْنَ النَّاسِ وَالْعَدْلِ بَيْنَهُمْ

باب لوگوں میں صلح کرانے اور عدل و انصاف کرنے کی فضیلت

۲۵۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ سُلَامَى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ صَدَقَةٌ۔

(از اسحاق از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر روز جس میں طلوع شمس ہوتا ہے بدن آدمی کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے (کیونکہ ہر جوڑ خدا کی ایک نعمت ہے) لوگوں میں انصاف کرنا یہ بھی ایک خیرات ہے۔

بَابُ ۱۶۸۹ إِذَا أَشَارَ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ فَأَبَى حَكَمَ عَلَيْهِ بِالْحُكْمِ الْبَيِّنِ۔

باب اگر حاکم صلح کرنے کے لیے اشارہ کرے اور کوئی فریق تسلیم نہ کرے تو ضابطے کے مطابق کارروائی کرنے کا حکم دے دے۔

۲۵۲۷ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الزُّبَيْرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجٍ مِنَ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ان میں اور ایک انصاری میں جو بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکے تھے، مدینہ کی پتھریلی زمین کی نالی کے متعلق جھگڑا ہوا دونوں (اپنے اپنے باغ میں) اس کا پانی لیا کرتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اپنے درختوں کو پانی پلالو پھر اپنے ہمسایہ کی طرف پانی چھوڑ دے، یہ سن کر انصاری

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے۔ آپ نے آدھے قرضے پر صلح کر لینے کا اشارہ فرمایا ۱۲ منہ

سَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ فَاسْتَوْعَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ حَقَّهُ لِلزُّبَيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ سَعَةٍ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْعَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ عُرْوَةُ قَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ مَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمُ الْآيَةَ۔

غصے میں کہنے لگا یا حضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) زبیر آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں اس لیے آپ یہ فیصلہ کر رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ کے چہرے کا رنگ (غصے سے) متغیر ہو گیا فرمایا زبیر رض اپنے درختوں کو خوب سیراب کر لے پھر بھی رو کے رکھو، یہاں تک کہ خود ہی کنارے کی چھوٹی دیواروں تک پہنچ جائے۔ اس وقت آپ نے زبیر کو اس کا صحیح حصہ دلوایا اور پہلے جو حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا اس میں زبیر اور انصاری دونوں کی رعایت تھی، جب انصاری نے غلطی سے آپ کو غصہ دلایا تو آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ کا پورا حق صاف حکم دیکر دلا دیا۔[ا]

عروہ کہتے ہیں زبیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے خدا کی قسم میں سمجھتا ہوں یہ آیت (سورہ نساء کی) اسی مسئلے میں نازل ہوئی۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآيَة (آیت) "تیرے رب کی قسم وہ اس وقت تک مومن نہ ہوں گے جب تک اپنے جھگڑوں میں تجھے حاکم نہ بنائیں" آخر آیت تک۔

بَابُ ۱۶۹ الصُّلْحِ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ وَأَصْحَابِ الْمِيرَاثِ وَالْمُجَازَفَةِ فِي ذَلِكَ

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا بَأْسَ أَنْ يَتَخَارَجَ الشَّرِيكَانِ فَيَأْخُذَ هَذَا دَيْنًا وَهَذَا عَيْنًا فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلَى صَاحِبِهِ۔

باب قرضخواہوں اور وارثوں میں صلح کا بیان اور قرض اندازے سے ادا کرنا[۲]

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ دو شریک اگر یہ طے کر لیں کہ ایک نقد مال لے لے اور دوسرا اپنے حصے کے عوض) قرض وصول کرے تو کچھ حرج نہیں، اس کے بعد اگر ایک کا حصہ تلف ہو جائے (مثلاً قرض ڈوب جائے) تو وہ اپنے شریک سے کچھ نہیں لے سکتا۔

۲۵۲۸ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب از عبید اللہ عمری از وہب بن کیسان) حضرت جابر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میرے والد کا انتقال ہو گیا، ان پر قرض تھا، میں نے ان کے قرضخواہوں سے کہا تم اپنے قرضہ کے عوض کھجور لے لو، مگر انہوں نے یہ پھل کم سمجھتے ہوئے انکار کر دیا، میں نے

[ا] قاعدے اور ضابطے کا حکم یہی ہے کہ جس کا کھیت اوپر ہو وہ مینڈوں تک پانی بھر جانے کے بعد اپنے ہمسایہ کے کھیت میں پانی چھوڑے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا أَنَّ فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ آذَنْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا سَبْعَةٌ عَجْوَةٌ وَسِتَّةٌ لَوْنٌ أَوْ سِتَّةٌ عَجْوَةٌ وَسَبْعَةٌ لَوْنٌ فَوَافَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ فَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا فَقَالَا لَقَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنْ سَيَكُونُ ذٰلِكَ وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الْعَصْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا بَكْرٍ وَلَا ضَحِكَ وَقَالَ وَتَرَكَ أَبِي عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا دَيْنًا وَقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ۔

باب ۱۶۹۱ الصُّلْحِ بِالدَّيْنِ وَالْعَيْنِ

۲۵۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم پھل توڑ کر ایک جگہ جمع کر دو، جمع کرنے کے بعد مجھے اطلاع دے دو۔ چنانچہ میں نے پھل توڑ کر ڈھیر بنایا اور آپ کو اطلاع دی، آپ مع حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے، آپ کھجور کے ڈھیر پر بیٹھ گئے اور برکت کی دعا کی پھر فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا بھیج، ان کا قرضہ بھرپور ادا کر دے۔ چنانچہ میرے باپ پر جس جس کا قرضہ تھا میں نے ادا کر دیا اور تیرہ وسق کھجور بچ رہی[1] جس میں سات وسق عجوہ تھی اور چھ وسق لون یا چھ وسق عجوہ تھی اور سات وسق لون۔

غرض میں (قرض ادا کر کے گھر واپس آیا) مغرب کے وقت آنحضرت سے ملاقات کی اور یہ واقعہ بتایا آپ مسکرا دیئے فرمایا ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سے بھی یہ بیان کر دو۔ ان دونوں نے سن کر کہا ہم تو پہلے ہی سمجھ رہے تھے کہ ان میں برکت ہو جائے گی۔

ہشام نے بحوالہ وہب از جابر رضی اللہ عنہ مغرب کے بجائے صلوٰۃ العصر کہا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا نہ آپ کے مسکرانے کا اس میں یوں ہے "میرا باپ تیس وسق کھجور کا قرضہ چھوڑ گیا"۔

محمد بن اسحاق نے بحوالہ وہب از جابر (بجائے مغرب) صلوٰۃ الظہر بیان کیا۔

باب کچھ نقد دے کر قرض کے بدلے صلح کرنا۔

(از عبد اللہ بن محمد از عثمان ابن عمر از یونس از لیث از یونس از ابن شہاب از عبد اللہ بن کعب) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن حدرد پر ان کا کچھ قرض تھا، انہوں نے اس کا تقاضا کیا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کا واقعہ ہے اور مسجد نبوی میں پیش آیا۔ دونوں (قرضخواہ اور مقروض) کی آواز بلند ہو گئی۔ یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرے میں سے سن لیا، آپ باہر تشریف لائے اور حجرے کا پردہ اٹھا کر پکارا کعب! کعب! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ عجوہ مدینہ کی کھجوروں میں بہت اعلیٰ قسم ہے اور لون بھی ایک قسم کی کھجور کا نام ہے جو عمدہ قسم کی نہیں ہوتی ۱۲ منہ

سَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ أَنْ ضَعِ الشَّطْرَ فَقَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ فَاقْضِهِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ نے ہاتھ کے اشارے سے فرمایا آدھا قرض معاف کر دے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے معاف کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تب آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے فرمایا چل اٹھ ادا کر اسے[1]

كِتَابُ الشُّرُوْطِ

آداب شرائط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۱۶۹۲ مَا يَجُوْزُ مِنَ الشُّرُوْطِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْأَحْكَامِ وَالْمُبَايَعَةِ

باب اسلام لاتے وقت، احکام اور خرید و فروخت میں کیا کیا شرائط جائز ہیں۔

۲۵۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَاتَبَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو يَوْمَئِذٍ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يَأْتِيْكَ مِنَّا أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)۔ مروان اور مسور بن مخرمہ دونوں حضرات صحابہ کرام سے روایت کرتے تھے کہ جب آپ نے (حدیبیہ میں) سہیل بن عمرو سے صلح نامہ لکھوایا اس میں جو شرطیں آپ نے قبول کی تھیں، ان میں یہ بھی تھی کہ کفار میں سے ہمارے پاس کوئی مرد آ جائے خواہ وہ مسلمان ہو تو ہم اسے واپس کفار کے حوالے کر دیں گے خواہ وہ جو سلوک بھی کریں۔ یہ شرط مسلمانوں کو ناگوار ہوئی، وہ بہت برہم ہوئے سہیل نے اس شرط کے بغیر صلح قبول نہ کی۔ بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی شرط پر صلح نامہ لکھوایا۔ اسی دن

[1] گویا آدھا قرضہ نقد دے کر کل قرضہ کے بدل صلح کر لی ۱۲ منہ

بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ وَكَرِهَ الْمُؤْمِنُونَ ذٰلِكَ وَامْتَعَضُوا مِنْهُ وَاَبٰى سُهَيْلٌ اِلَّا ذٰلِكَ فَكَاتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ذٰلِكَ فَرَدَّ يَوْمَئِذٍ اَبَا جَنْدَلٍ اِلٰى اَبِيْهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَلَمْ يَاْتِهِ اَحَدٌ مِّنَ الرِّجَالِ اِلَّا رَدَّهُ فِيْ تِلْكَ الْمُدَّةِ وَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَّجَآءَ الْمُؤْمِنَاتُ مُهٰجِرَاتٍ وَّكَانَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ مِّمَّنْ خَرَجَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ وَّهِيَ عَاتِقٌ فَجَآءَ اَهْلُهَا يَسْئَلُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْجِعَهَآ اِلَيْهِمْ فَلَمْ يَرْجِعْهَآ اِلَيْهِمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ اِلٰى قَوْلِهٖ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَآئِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ اِلٰى غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَآئِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنْهُنَّ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَايَعْتُكِ كَلَامًا يُّكَلِّمُهَا بِهٖ وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُهٗ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ فِي الْمُبَايَعَةِ وَمَا بَايَعَهُنَّ اِلَّا بِقَوْلِهٖ۔

ابوجندل جو مسلمان ہو کر آیا آپؐ نے اسے اس کے باپ سہیل بن عمرو کے حوالے کر دیا۔ مردوں میں سے جو بھی مدت صلح کے دوران آپؐ کے پاس آیا آپؐ نے اسے واپس کر دیا خواہ وہ مسلمان ہو کر بھی آیا۔ عورتوں میں سے مسلمان ہو کر چند عورتیں ہجرت کر کے آئیں ان میں ایک ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط تھی وہ نوجوان تھیں۔ چنانچہ ان کے اعزا نے آپؐ کی خدمت میں آکر واپسی کا مطالبہ کیا، مگر آپؐ نے انہیں واپس نہیں کیا (شرط مردوں کو واپس کرنے کی تھی، عورتوں کو واپس کرنے کی نہ تھی) اس لیے کہ عورتوں کے بارے میں آیت کریم نازل ہو چکی تھی کہ "جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آجائیں تو ان کا امتحان کر و اللہ ان کا ایمان خوب جانتا ہے اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ واقعی ایمان والی ہیں تو کفار کو واپس نہ کرو۔ نہ مومن عورتیں کفار کے لیے حلال ہیں، نہ کفار مرد مومن عورتوں کے لیے حلال ہیں۔"[ه]

عروہ کہتے ہیں مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اسی آیت اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کا امتحان لیا کرتے۔

عروہ کہتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر جو کوئی عورت ان شرطوں کو قبول کرتی جو اس آیت میں مذکور ہیں، آپؐ فرما دیتے میں نے تجھ سے بیعت کر لی۔ خدا کی قسم آپؐ کا ہاتھ بیعت کرتے میں کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی مس نہیں ہوا۔ ہر ایک عورت سے آپؐ زبان سے بیعت کرتے۔[له]

۲۵۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ

(از ابونعیم از سفیان از زیاد بن علاقہ) جریر بن عبد اللہ بجلی کہتے

[له] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں سے بیعت لینے میں صرف زبان سے کہہ دینا کافی ہے ان کو ہاتھ لگانا درست نہیں جیسے ہمارے زمانہ کے اکثر جاہل پیر کیا کرتے ہیں خدا ان سے سمجھے اور ان کو ہدایت کرے ۱۲ منہ [ه] فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ میں یہ مطلب واضح تھا اس کی تائید لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ میں ہے مزید تاکید وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ میں ہے۔ سبحان اللہ اسلام میں عصمت مومنات کا کتنا اہتمام ہے کہ ایک مضمون کو تین اسالیب سے بیان کیا ہے ایک ہم ہیں کہ مشرقی پنجاب میں ۱۹۴۷ء میں مسلم خواتین کی بے عصمتی کا انتقام لینے کیلئے آج تک تیار نہ ہوئے۔ عبد الرزاق

زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی، آپ نے مجھ سے شرطیں کیں، یہ شرط بھی لگائی کہ ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۲۵۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس بن ابی حازم) جریر بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان احکام پر بیعت کی نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا۔

بَابٌ ۱۶۹۳ إِذَا بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ۔

باب پیوند لگانے کے بعد کھجور کے درخت کو فروخت کرنا۔

۲۵۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پیوند لگایا ہوا کھجور کا درخت بیچے تو اس کا پھل بیچنے والا ہی لے گا۔ لیکن اگر خریدار اپنے آپ لینے کے لیے معاہدہ کر لے (تو پھل خریدار ہی لے گا)

بَابٌ ۱۶۹۴ الشُّرُوطِ فِي الْبَيْعِ

باب بیع میں شرطیں کرنے کا بیان۔

۲۵۳۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكِ فَإِنْ أَحَبُّوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيرَةُ إِلَى أَهْلِهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا

(از عبداللہ بن مسلمہ از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنی کتابت کے روپیہ میں ان سے مدد مانگنے آئی، اس نے کچھ ادا نہیں کیا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اپنے لوگوں کے پاس جا، اگر وہ اس پر راضی ہوں کہ ولاء کے حقوق بھی مجھے دے دیں تو میں تیری کتابت کی کل رقم یکبارگی ادا کروں گی۔ بریرہ رض نے اپنے مالکان سے جا کر کہا۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا اگر بہ نیت ثواب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تیرے ساتھ سلوک کرتی ہیں تو کریں۔ تیری ولاء ہم لیں گے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وِلَآءُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! (رضی اللہ عنہا) تو بریرہؓ کو خرید کر آزاد کر دے ولاء تو اسی کا حق مسلم ہے جو آزاد کرے۔

بَابٌ ۱۶۹۵ اِذَا اشْتَرَطَ الْبَائِعُ ظَهْرَ الدَّآبَّةِ اِلٰى مَكَانٍ مُّسَمًّى جَازَ

باب اگر بیچنے والا یہ شرط کرے کہ اس جانور کو اس شرط پر بیچتا ہوں کہ فلاں مقام تک میں اس پر سوار رہوں گا تو یہ شرط جائز ہے۔

۲۵۳۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْنُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَّهٗ قَدْ اَعْيَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَهٗ فَدَعَا لَهٗ فَسَارَ بِسَيْرٍ لَّيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهٗ ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوَقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهٗ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَاَرْسَلَ عَلٰى اِثْرِيْ قَالَ مَا كُنْتُ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ فَخُذْ جَمَلَكَ ذٰلِكَ فَهُوَ مَالُكَ قَالَ شُعْبَةُ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ اِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُّغِيْرَةَ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ

(از ابو نعیم از زکریا از عامر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ ایک اونٹ پر (سفر میں) جا رہے تھے جو بالکل تھک چکا تھا (چل نہ سکتا تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اونٹ کو تھپکی لگا کر ہانک[عہ] دیا اور دعا فرمائی اس کے بعد اونٹ ایسا تیز چلنے لگا کہ ویسا کبھی چلا ہی نہ تھا (روکے سے نہیں رکتا تھا) آپ نے فرمایا جابرؓ! ایک اوقیہ چاندی کے عوض یہ اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دے میں نے عرض کیا میں نہیں بیچتا، آپ نے پھر فرمایا نہیں ایک اوقیہ کے عوض بیچ ڈال، میں نے بیچ دیا اور یہ شرط لگائی کہ میں اپنے گھر پہنچنے تک اس پر سوار رہوں گا، چنانچہ جب میں (گھر پہنچا) اونٹ لے کر آپ کے پاس آیا تو آپ نے اس کی قیمت مجھے دلوادی۔ میں واپس آ رہا تھا کہ آپ نے مجھے پھر بلوا بھیجا اور فرمایا کہ اپنا اونٹ واپس لے جاؤ وہ تمہارا مال ہے قیمت بھی جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور اونٹ بھی)

شعبہ[لہ] نے بحوالہ مغیرہ از عامر شعبی از جابر رضی اللہ عنہ روایت کیا[کہ]

[عہ] کئی حدیثوں میں یہ لفظ بھی ہے کہ آپ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا تو یہ شرط کر لے کہ ولاء کا مالکان کو ملے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر واقعی معروف قانون کے مطابق ولاء کے حقدار تم ہو گے تو تمہیں ملے گی۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آپ نے وعدہ کر کے خلاف کیا بلکہ بریرہؓ کے پہلے مالکان کا خلاف قانون مطالبہ تھا وہ یہ سمجھتے تھے کہ بریرہ اور حضرت عائشہؓ مجبوراً مان لیں گے ان کی اس بدنیتی کا توڑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا کہ پہلے بریرہؓ کو غلامی سے چھڑا کر نیکی سرانجام دی پھر جیسے قانون معروف پہلے سے چلا آرہا تھا اس کے مطابق ولاء مستحق کو مل جائے گی۔ عبدالرزاق [عہ] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ میں آپ کی خدمت میں دس سال رہا کبھی بھی آپ نے یہ نہ فرمایا یہ کام کیوں کیا کیوں نہ کیا؟ کبھی آپ ناراض نہ ہوئے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ننھے پرندے کے شکار سے منع فرمایا ایک اور حدیث میں ہے کہ پرندے کے بچے اٹھانے والے کو فرمایا اسے آزاد کر دو تاکہ اس کی ماں کی بیقراری ختم ہو۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ موذی جانور کو بھی عذاب دے دے کر نہ مارو۔ بہرحال یہاں ضَرَبَہٗ کے لفظ سے ضرب شدید لو کیا خفیف سے بھی کم تر مراد ہے یعنی تھپکی دی گویا ایسی زجر کی اور ہاتھ سے سمجھایا جس کے بغیر جانور نہیں سمجھتا۔ عبدالرزاق [لہ] شعبہ کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے شعبہ سے ۱۲ منہ [کہ] اسحاق کی روایت کو خود امام بخاری نے جہاد میں وصل کیا ۱۲ منہ

ظَهْرِہٖ حَتّٰی اَبْلُغَ الْمَدِیْنَۃَ وَقَالَ عَطَآءٌ وَّ غَیْرُہٗ لَكَ ظَهْرُہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ شَرَطَ ظَهْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّلَكَ ظَهْرُہٗ حَتّٰی تَرْجِعَ وَقَالَ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَفْقَرْنَاكَ ظَهْرَہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ تَبَلَّغْ عَلَیْهِ اِلٰی اَهْلِكَ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ وَابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ وَّهْبٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِوَقِیَّۃٍ وَّتَابَعَهٗ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَآءٍ وَّغَیْرِہٖ عَنْ جَابِرٍ اَخَذْتُهٗ بِاَرْبَعَۃِ دَنَانِیْرَ وَهٰذَا یَكُوْنُ وَقِیَّۃً عَلٰی حِسَابِ الدِّیْنَارِ بِعَشَرَۃِ دَرَاهِمَ وَلَمْ یُبَیِّنِ الثَّمَنَ مُغِیْرَۃُ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرٍ وَّ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ وَاَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَّقَالَ الْاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ وَّقِیَّۃُ ذَهَبٍ وَّقَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ بِمِائَتَیْ دِرْهَمٍ وَّقَالَ دَاوٗدُ بْنُ قَیْسٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ بِطَرِیْقِ تَبُوْكَ اَحْسِبُهٗ قَالَ بِاَرْبَعِ اَوَاقٍ وَّ قَالَ اَبُوْ نَضْرَۃَ عَنْ جَابِرٍ اشْتَرَاہُ بِعِشْرِیْنَ

ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ تک اس اونٹ پر چڑھنے کی مجھے اجازت دی۔ اسحاق بن راہویہ نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے یوں روایت کی ہے میں نے اس اونٹ کو اس شرط پر بیچا کہ مدینے تک اس کی پشت پر میں سوار رہوں گا۔ عطاء[1] بن ابی رباح وغیرہ نے جابر سے یوں نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تو مدینہ تک اس کی پیٹھ پر چڑھ سکتا ہے محمد[2] بن منکدر نے جابر سے یوں روایت کیا کہ انہوں نے مدینے تک اس کی پیٹھ پر رہنے کی شرط کر لی زید بن اسلم نے[3] جابرؓ سے یوں روایت کیا کہ آنحضرت نے فرمایا واپس مدینہ پہنچنے تک سواری کر سکتا ہے ابوالزبیر نے جابرؓ سے یوں نقل کیا ہم نے[4] مدینہ تک تجھے اس کی پشت دی اعمش نے سالم سے انہوں نے جابر سے یوں نقل کیا تو اس کی پیٹھ پر مدینے تک پہنچ جا۔ عبیداللہ اور محمد بن اسحاق نے وہب سے انہوں نے جابر سے[5] یوں نقل کیا کہ آنحضرتؐ نے اس اونٹ کو ایک اوقیہ کے عوض خرید لیا۔ وہب کی طرح زید بن اسلم نے بھی جابرؓ سے[6] روایت کی ابن جریج نے عطاء وغیرہ[7] سے انہوں نے جابر سے یوں نقل کیا کہ آنحضرت نے فرمایا میں نے یہ اونٹ چار دینار کے عوض خرید لیا۔ چار دینار کی ایک اوقیہ چاندی ہوتی ہے ہر دینار دس درہم کے نرخ کے برابر ہوتا ہے مغیرہ نے اس حدیث کو شعبی[8] سے انہوں نے جابرؓ سے محمد بن منکدر اور ابوالزبیر[9] نے بھی جابر سے روایت کیا انہوں نے قیمت کا بیان نہیں کیا اعمش نے سالم[10] سے انہوں نے جابر سے ایک اوقیہ سونا نقل کیا۔ ابواسحاق[11] نے سالم سے انہوں نے جابرؓ سے دو سو درہم قیمت بیان کی۔ داؤد بن قیس نے عبیداللہ[12] بن مقسم سے انہوں نے جابر سے روایت کی آپ نے اس اونٹ کو تبوک کے رستے میں خریدا میں سمجھتا ہوں چار اوقیہ کے عوض۔ ابونضرہ (منذر بن مالک[13]) نے جابرؓ سے یوں روایت کی کہ بیس دینار میں خریدا شعبی نے جو ایک اوقیہ نقل کیا اکثر روایتوں[14] میں ایسا ہی ہے

۱؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو طبرانی اور بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۵؎ عبیداللہ کی روایت کو خود امام بخاری نے بیوع میں اور محمد بن اسحاق کی روایت کو امام احمد اور ابویعلیٰ اور بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ زید بن اسلم کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۷؎ اس کو خود امام بخاری نے باب الوکالہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۸؎ مغیرہ کی روایت کو امام بخاری نے استقراض میں وصل کیا ۱۲ منہ ۹؎ اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۰؎ اس کو نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۱؎ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۲؎ حافظ نے کہا معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۳؎ معلوم نہیں اس کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ ۱۴؎ اس کو ابن ماجہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

دِيْنَارٌ أَوْ قَوْلُ الشَّعْبِيِّ بِوُقِيَّةٍ أَكْثَرُ الِاشْتِرَاطُ وَأَصَحُّ عِنْدِيْ قَالَهُ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مدینے تک سوار رہنے کی شرط بہت روایتوں میں ہے اور میرے نزدیک یہی زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ ۱۶۹۶ الشُّرُوْطِ فِي الْمُعَامَلَةِ

۲۵۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ قَالَ لَا فَقَالَ تَكْفُوْنَا الْمُؤْنَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ قَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۔

(معاہدہ منظور ہے)

باب معاملات میں شرط لگانا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں اور ہمارے بھائی مہاجرین میں کھجور کے درخت تقسیم کر دیجئے آپ نے فرمایا نہیں یہ نہیں ہو سکتا (وہ تمہاری جائیداد ہے) تب انصار مہاجرین سے کہنے لگے اچھا یوں کرو کہ درختوں کی خدمت تم کرو، ہم تم میوے میں شریک رہیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا ہم نے سنا اور مان لیا۔

بَابٌ ۱۶۹۷ الشُّرُوْطِ فِي الْمَهْرِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ ۔

وَقَالَ عُمَرُ إِنَّ مَقَاطِعَ الْحُقُوْقِ عِنْدَ الشُّرُوْطِ وَلَكَ مَا شَرَطْتَ وَقَالَ الْمِسْوَرُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِيْ مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَصَدَقَنِيْ وَوَعَدَنِيْ فَوَفَى لِيْ ۔

باب نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب شرط پوری کی جائے اور تو جو شرط کرے اسے پورا کرنے کا تجھے پورا حق ہے [۲]

مسور بن مخرمہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنے داماد (ابوالعاص) کا ذکر کیا ان کی تعریف کی، فرمایا انہوں نے دامادی کا رشتہ اچھی طرح پورا کیا مجھ سے جو بات کہی سچی کہی۔ مجھ سے جو وعدہ کیا پورا کیا [۳]

۲۵۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابوالخیر)

---

[۱] امام بخاری کی وسعت علم یہاں سے معلوم ہوتی ہے کہ ایک ایک حدیث کے کتنے کتنے طرق ان کو محفوظ تھے حاصل ان سب روایات کے ذکر کرنے سے یہ ہے کہ اکثر روایتوں میں سواری کی شرط کا ذکر ہے جو ترجمہ باب ہے معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط لگانا درست ہے ۱۲ امام بخاری کے بعد حافظ ابن حجر کا مرتبہ ہے شاید کوئی کتاب حدیث کی ایسی نہ ہوگی جو ان کی نظر سے نہ گزری ہو اور صحیح بخاری تو الحمد کی طرح ان کو حفظ تھی۔ یا اللہ ہم کو عالم برزخ میں امام بخاری، ابن تیمیہ اور حافظ ابن حجر کی زیارت نصیب کرنا آمین ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] اس کو خود امام بخاری نے باب الخمس میں وصل کیا ۱۲ منہ

اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ جو شرطیں پوری کرنے کے لائق ہیں وہ شرطیں ہیں جن پر تم نے عورت کی شرمگاہ حاصل کی ہو۔ ؎۱

باب ۱۶۹۸ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب مزارعت میں شرط لگانا۔

۲۳۹ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يَقُولُ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ هَذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ فَنُهِينَا عَنْ ذَلِكَ وَلَمْ نُنْهَ عَنِ الْوَرِقِ۔

(از مالک بن اسماعیل از ابن عیینہ از یحییٰ بن سعید از حنظلہ زرقی) رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے تھے تمام انصار کی نسبت ہمارے کھیت زیادہ تھے ہم زمین کو کرایہ پر دیا کرتے تھے، کبھی ایک جگہ کچھ اگتا دوسری جگہ نہ اگتا۔ لہٰذا مزارعت سے منع کر دیا گیا لیکن روپے کے عوض کرایہ دینا منع نہیں ہوا ؎۲

باب ۱۶۹۹ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ۔

باب نکاح میں کون سی شرطیں درست نہیں

۲۴۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدَنَّ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبَنَّ عَلَى خِطْبَتِهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ إِنَاءَهَا۔

(از مسدد از یزید بن زریع از معمر از زہری از سعید) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستی والا جنگل والے کا مال فروخت نہ کرے ؎۳ نجش بھی نہ کرو (دلالی بھی نہ کرو) اپنے بھائی کے مقابلے میں قیمت کی بولی کو نہ بڑھاؤ، اور اپنے بھائی کے پیغام پر (نکاح کا) پیغام مت دو۔ کوئی عورت اپنی سوکن بہن کا حصہ خود لینے کے لیے اسے طلاق نہ دلوائے ؎۴

؎۱ یعنی جن شرطوں پر تم نے نکاح باندھا ہو ان کا پورا کرنا واجب ہے گو اور شرطوں کا بھی پورا کرنا ضروری ہے مگر نکاح کی شرطیں اور زیادہ پوری کرنے کے لائق ہیں قسطلانی نے کہا مراد وہ شرطیں ہیں جو عقد نکاح کے مخالف نہیں ہیں جیسے معاشرت یا نان نفقہ کے متعلق شرطیں لیکن اس قسم کی شرطیں کہ دوسرا نکاح نہ کریگا یا لونڈی نہ رکھے گا یا سفر میں نہ لے جائیگا پوری کرنا ضروری نہیں ہیں بلکہ یہ شرطیں لغو ہوں گی میں کہتا ہوں امام احمد کا یہ قول ہے کہ ہر قسم کی شرطیں پوری کرنی [illegible] ۱۲ منہ ؎۲ یعنی وہ مزارعت منع ہوئی جس میں یہ قرارداد ہو کہ اس قطعہ کی تم لینا کیونکہ اس میں دھوکا ہے۔ شاید اس قطعہ میں کچھ پیدا نہ ہو ۱۲ منہ ؎۳ اسلام نے عورت کا مقام کتنا بلند کیا ہے اس کا اندازہ اس فرمان سے ہو سکتا ہے۔ کیا اور مذہب ہے جس نے عورت کے احترام کی ایسی پاکیزہ اور باعظمت تعلیم دی ہو۔ ہرگز نہیں۔ دنیا بھر کے مذاہب اور تمدن دیکھ جائیے خالی ہیں۔ عبدالرزاق۔ ؎۴ اس کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ؎۵ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔ معلوم ہوا نکاح میں یہ شرط کرنا درست نہیں کہ دوسری بیوی کو طلاق دے دے ۱۲ منہ

بَابٌ ١٧ الشُّرُوطِ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي الْحُدُودِ ۔

باب حدود میں ناجائز شرائط کا بیان۔

٢٥٤١- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْشُدُكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَائْذَنْ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ وَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود) ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما دونوں کہتے ہیں کہ ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے مخالف فریق جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہنے لگا جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے بیان کرنے کا موقع دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر، وہ کہنے لگا میرا بیٹا اس کا نوکر تھا، اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہئیے تو میں نے سو بکریاں ایک لونڈی اس کی طرف سے فدیہ دے کر اسے چھڑا لیا[له] پھر میں نے علماء سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس تک جلاوطنی ہوگی، اور اس کی بیوی سنگسار کی جائے گی۔

آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میں اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، ایک سال کے لیے جلاوطن بھی رہے گا (آپ نے فرمایا اے انیس) کل تو اس (دوسرے) شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے سنگسار کر چنانچہ صبح انیس اس کے پاس گئے، اس نے زنا کا اقرار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے وہ سنگسار کر دی گئی۔

بَابٌ ١٧ مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ

باب مکاتب اگر آزاد ہونے کی شرط پر بیع

له ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ اس نے زنا کی حد کے بدل یہ شرط کی کہ سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کی طرف سے دوں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باطل اور لغو قرار دیا ۱۲ منہ

الْمُكَاتَبِ إِذَا رَضِيَ بِالْبَيْعِ عَلَى أَنْ يُعْتَقَ -

پر راضی ہو جائے تو یہ درست ہے۔

۲۵۴۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ الْمَكِّيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اشْتَرِينِي فَإِنَّ أَهْلِي يَبِيعُونِي فَأَعْتِقِينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ فَسَمِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَلَغَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُ بَرِيرَةَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَلْيَشْتَرِطُوا مَا شَاءُوا قَالَتْ فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَإِنِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ شَرْطٍ -

(از خلاد بن یحییٰ از عبدالواحد بن ایمن مکی) ایمن مکی کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا انہوں نے بیان کیا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا لونڈی جو مکاتب تھی ان کے پاس آئی اور کہنے لگی ام المؤمنین مجھے آپ خرید کر آزاد کر دیجئے اس لیے کہ میرے مالکان مجھے فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا اچھا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرے مالک اس وقت تک نہیں بیچیں گے جب تک وہ حقوق ولاء خود لینے کی شرط نہ کرلیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو مجھے خریدنے کی ضرورت نہیں[1]۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ واقعہ سن لیا یا آپ کو کسی طرح یہ بات پہنچ گئی آپ نے دریافت فرمایا بریرہ کا کیا معاملہ ہے؟ (میں نے بیان کیا) آپ نے فرمایا خرید کر آزاد کر دے انہیں جو چاہیں شرطیں لگانے دے حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط اپنے لیے کرلی) آنحضرتؐ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے، وہ سو شرائط لگائیں بے کار ہے۔

بَابُ ۱۷۰۲ الشُّرُوطِ فِي الطَّلَاقِ

باب طلاق میں شرطیں لگانا۔

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَالْحَسَنُ وَعَطَاءٌ إِنْ بَدَأَ بِالطَّلَاقِ أَوْ أَخَّرَ فَهُوَ أَحَقُّ بِشَرْطِهِ -

سعید بن مسیب اور حسن بصری اور عطاء بن رباح کہتے ہیں، خواہ شرط کو بعد میں بیان کرے یا پہلے[2] ہر حال میں شرط کے مطابق عمل ہوگا۔

۲۵۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبْتَاعَ الْمُهَاجِرُ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از عدی بن ثابت از ابوحازم) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار کے باہر جا کر قافلے سے خرید کیلئے ملنا منع فرمایا اور بستی والوں کو باہر والوں کا مال بیچنا اور کسی عورت کا اپنی (مسلمان) بہن کو طلاق دلوانے کی شرط لگوانا اور اپنے بھائی

---

[1] یعنی جب ولاء وہ لیا چاہتے ہیں تو میں تجھے مول لینا نہیں چاہتی ۱۲ منہ [2] یعنی طلاق کو مقدم کرے شرط اس کے بعد کہے مثلاً یوں کہے اَنْتِ طَالِقٌ إِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ یا شرط کو مقدم کرے طلاق بعد رکھے مثلاً یوں کہے اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَأَنْتِ طَالِقٌ ہر حال میں طلاق جب ہی پڑیگی جب شرط پائی جائے یعنی وہ عورت گھر میں جائے۔ ان تینوں اثروں کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ

لِلْأَعْرَابِيِّ وَأَنْ تَشْتَرِطَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا وَأَنْ يَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَنَهَى عَنِ النَّجْشِ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ آدَمُ نُهِينَا وَقَالَ النَّضْرُ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ نَهَى۔

کی بولی کے مقابلے میں بولی بڑھانا دلالی کرنا اور بیچنے کی غرض سے جانور کے تھن میں دودھ رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔

محمد بن عرعرہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ بن معاذ اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے بھی شعبہ سے روایت کیا۔

غندر اور عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں ان باتوں سے منع کیا گیا آدم بن ایاس نے یہ لفظ کہا کہ ہم منع کئے گئے (ان باتوں سے)۔

نضر اور حجاج بن منہال نے یہ لفظ کہا (کہ آپؐ نے) منع کیا (ان باتوں سے)

سلہ معاذ کی روایت کو امام مسلم نے اور عبدالصمد اور غندر کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے وصل کیا اور عبدالرحمٰن بن مہدی کی روایت حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملی اور حجاج کی روایت کو امام بیہقی نے وصل کیا اور آدم کی روایت کو انہوں نے اپنے نسخہ میں وصل کیا اور نضر کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے وصل

جلد سوم

گیارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابُ ۱۷۰۳ الشُّرُوطِ مَعَ النَّاسِ بِالْقَوْلِ۔

۲۵۴۴۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَّعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَّزِيْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ وَغَيْرُهُمَا قَدْ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوْسٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِیَ صَبْرًا كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا وَّالْوُسْطٰى شَرْطًا وَّالثَّالِثَةُ عَمَدًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا لَقِيَا غُلَامًا فَقَتَلَهٗ فَانْطَلَقَا فَوَجَدَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ قَرَاَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَهُمْ مَّلِكٌ۔

باب لوگوں سے زبانی شرطیں کرنا[1]

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج) یعلی بن مسلم و عمرو بن دینار دونوں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں دونوں ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتے ہیں۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث یعلی اور عمرو کے سوا دوسروں نے بھی بیان کی بہرحال یعلی بن مسلم اور عمرو بن دینار دونوں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ سعید بن جبیر فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن عباسؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا مجھ سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا موسیٰ علیہ السلام سے خضر علیہ السلام نے کہا۔ "میں نے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کرسکیں گے"۔ واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہلا سوال بھول کر کیا تھا۔ درمیانہ سوال شرط[2] کے طور پر اور تیسرا سوال جان بوجھ کر کیا تھا۔ حضرت موسیٰؑ نے (حضرت خضرؑ سے) کہا پہلی بار تو مجھ سے بھول ہوگئی اس کی بازپرس نہ کیجئے اور نہ میرا کام مشکل بنائیے۔ (آگے چل کر) دونوں کو ایک لڑکا ملا خضر علیہ السلام نے اسے ہلاک کر ڈالا الحاصل دونوں چلے۔ ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضرؑ نے اسے درست کردیا۔

ابن عباسؓ نے اس واقعے میں قرآنی لفظ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ[3]

---

[1] یعنی بغیر اشہاد اور کتابت کے صرف زبانی کوئی شرط لگانا ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی بجائے وراءہم کے ابن عباس کی قرأت میں پورا ہے اماہم معنی دونوں کے ایک ہیں لڑکے کا نام جس کو خضر نے مار ڈالا جیسوں یا جیسور تھا اور لٹا کر اس کا گلا کاٹ ڈالا یا سر اٹھا کر پھینک دیا یا لات ماری یا اس کی ناف

کی جگہ اَمَا مَهُم مَلِكٌ پڑھا ہے۔ (مفہوم میں کوئی فرق نہیں)۔

بَابُ ۱۷۰ الشُّرُوطِ فِي الْوَلَاءِ

باب ولاء میں شرط لگانا[1]

۲۵۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْنِيْ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ اِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ وَ يَكُوْنَ وَلَاءُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَقَالَتْ لَهُمْ فَاَبَوْا عَلَيْهَا فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ قَدْ عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْ عَائِشَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ خُذِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةُ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

(از اسماعیل از مالک از ہشام بن عروہ از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہؓ میرے پاس آئی اور مجھ سے کہا میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی پر کتابت کی ہے، ہر سال ایک اوقیہ دینا مقرر ہوا ہے۔ آپ میری مدد فرمائیے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا اگر تیرے مالکوں کو منظور ہو تو میں یک مشت تیری قیمت ادا کر دوں اور تیری ولاء میں لے لوں گی۔ چنانچہ بریرہؓ واپس گئی اور اپنے مالکوں سے یہ بیان کیا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ بریرہؓ حضرت عائشہ کے پاس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے، بریرہؓ نے عرض کیا میں نے آپ کا پیغام اپنے مالکوں کو دیا مگر وہ نہیں مانتے کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے۔ آنحضرتؐ نے یہ بات سن لی حضرت عائشہؓ نے سارا واقعہ بیان کیا اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بریرہ کو خرید لے اور ولاء کی شرط انہی کے لئے ٹھہرالے کیونکہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کریگا (ان کے ٹھہرانے نہ ٹھہرانے سے تو کون الصاف تھوڑی الٹ جاتا ہے) چنانچہ حضرت عائشہؓ نے ایسا ہی کیا اور بریرہ کو خرید لیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ دینے کیلئے) لوگوں کو تشریف لائے اور کھڑے ہوکر اللہ کی حمد وثنا بیان کی فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں مقرر کرتے ہیں، جنکا اللہ کی کتاب میں کوئی حکم نہیں۔ لہٰذا جو شرط اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو وہ لغو ہے، خواہ ایسی شرط سو کے برابر بھی ہو (تب بھی باطل اور بے کار ہے) اللہ کا جو حکم ہے وہی عمل کے زیادہ لائق ہے۔ اللہ کی شرط ہی قابل اعتماد اور مضبوط ہے یاد رکھو ولاء اسی کو ملیگی جو آزاد کریگا[2]۔

فائدہ ۔ یہ حدیث کئی مسائل کے ضمن میں مذکور ہوئی ہے۔ یہاں ولاء کی شرط لگانے کے بیان میں آئی ہے۔ ولاء کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے۔

---

[1] ولاء کے معنی اوپر بیان ہو چکے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

باب ۱۷۰۵ اِذَا اشْتَرَطَ فِی الْمُزَارَعَۃِ اِذَا شِئْتُ اَخْرَجْتُکَ

۲۵۴۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی اَبُوْ غَسَّانَ الْکِنَانِیُّ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فَدَعَ اَھْلُ خَیْبَرَ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَامَ عُمَرُ خَطِیْبًا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ عَامَلَ یَھُوْدَ خَیْبَرَ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ وَقَالَ نُقِرُّکُمْ مَا اَقَرَّکُمُ اللّٰہُ وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ اِلٰی مَالِہٖ ھُنَاکَ فَعُدِیَ عَلَیْہِ مِنَ اللَّیْلِ فَفُدِعَتْ یَدَاہُ وَرِجْلَاہُ وَلَیْسَ لَنَا ھُنَاکَ عَدُوٌّ غَیْرُھُمْ ھُمْ عَدُوُّنَا وَتُھْمَتُنَا وَقَدْ رَاَیْتُ اِجْلَاءَھُمْ فَلَمَّا اَجْمَعَ عُمَرُ عَلٰی ذٰلِکَ اَتَاہُ اَحَدُ بَنِی الْحُقَیْقِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَتُخْرِجُنَا وَقَدْ اَقَرَّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَامَلَنَا عَلَی الْاَمْوَالِ وَشَرَطَ ذٰلِکَ لَنَا فَقَالَ عُمَرُ اَظَنَنْتَ اَنِّیْ نَسِیْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُخْرِجْتَ مِنْ خَیْبَرَ تَعْدُوْ بِکَ قَلُوْصُکَ لَیْلَۃً بَعْدَ لَیْلَۃٍ فَقَالَ کَانَتْ ھٰذِہٖ ھُزَیْلَۃً مِّنْ اَبِی الْقَاسِمِ قَالَ کَذَبْتَ یَا عَدُوَّ اللّٰہِ فَاَجْلَاھُمْ عُمَرُ وَاَعْطَاھُمْ

باب مزارعت میں یہ شرط لگانا کہ مالک جب چاہے گا کاشتکار کو بیدخل کردے گا[1]

(ازابواحمد از محمد بن یحییٰ ازابوغسان کنانی از مالک از نافع از ابن عمرؓ) جب خیبر کے یہودیوں نے عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ دیئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں برقرار رکھے گا، ہم بھی تمہیں برقرار رکھیں گے اور حالت یہ ہے کہ جب عبداللہ بن عمر اپنا مال لینے وہاں گیا تو یہودیوں نے رات کو اس پر حملہ کیا اور اسکے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تو حقیقت یہ ہے کہ خیبر کے یہودیوں کے علاوہ وہاں اور ہمارا کوئی دشمن نہیں، وہی ہمارے دشمن ہیں۔ انہی پر ہمارا گمان ہے میں انہیں وہاں سے نکالنا اور جلاوطن کرنا بہتر سمجھتا ہوں جب حضرت عمر نے اسکا مصمم ارادہ فرمالیا تو ابوحقیق یہودی کا ایک لڑکا ان کے پاس آیا اور کہنے لگا اے امیرالمومنین کیا آپ ہمارے اخراج کے درپے ہوگئے ہو حالانکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وہاں ٹھہرایا تھا اور ہم سے بٹائی کا معاملہ کیا تھا اور شرط کرلی تھی (ہمارے وہاں ٹھہرانے کی) حضرت عمر نے فرمایا کیا تمہارا خیال ہے میں آنحضرتؐ کا ارشاد بھول گیا ہوں آپؐ نے تجھ سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تجھے خیبر سے نکالا جائیگا راتوں رات تجھے تیری اونٹنی لیے پھرے گی وہ کہنے لگا یہ تو ابوالقاسم نے بطور مزاح فرمایا تھا۔ حضرت عمر نے فرمایا او خدا کے دشمن تو جھوٹا ہے۔ آخر حضرت عمرؓ نے یہودیوں کو وہاں سے نکال دیا اور پیداوار میں جو ان کا حصہ تھا اس کی قیمت انہیں دلوادی۔ کچھ نقد اور کچھ

---

[1] یعنی مزارعت میں کوئی مدت معین نہ کرے بلکہ زمین کا مالک یوں شرط کرے کہ میں جب چاہوں گا تجھ کو بے دخل کردوں گا ۱۲ منہ [2] بعضوں نے کہا یہ ابواحمد محمد بن یوسف بیکندی ہیں بہرحال اس کتاب میں ان سے امام کے شیخ سے ایک ہی حدیث روایت ہے ۱۲ منہ [3] ہوا یہ کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن عمرؓ کو خیبر بھیجا اس لئے کہ وہ وہاں کی پیداوار وصول کریں یہودی مردود دوں نے جو مسلمانوں سے جلتے ہیں ان کو دھکیل دیا یا گرا دیا اور ان کے جوڑوں پر مار لگائی ان کو ٹیڑھا کردیا مروڑ دیا خدا کی مار ان خبیثوں پر یہ کونسی سپاہگری اور شجاعت ہے کہ لڑائی سے تو جان چرائیں بھاگتوں کے آگاڑی رہیں اور فریب بندگان خدا کو ناحق ایذا پہنچائیں نامردوں کا یہی شیوہ ہے ۱۲ منہ [4] پیغمبر کا فرمودہ دل لگی نہیں ہو سکتا بلکہ آپ نے آئندہ کی پیشگوئی فرمائی تھی جو اب پوری ہوئی یہ آپ کا ایک معجزہ تھا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے یہ نکلا کہ زمین کا مالک اگر کاشتکار کا کوئی قصور دیکھے تو اس کو بے دخل کرسکتا ہے گو وہ کام شروع کرچکا ہو مگر اس کے کام کا بدل دینا ہوگا جیسے حضرت عمر نے کیا بعضوں نے کہا مالک اسی وقت بے دخل کرسکتا ہے جب کاشت پوری ہوجائے اور

قِيمَةَ مَا كَانَ لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَإِبِلًا وَعُرُوضًا مِنْ أَقْتَابٍ وَحِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَحْسِبُهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَصَرَهُ۔

سامان کی شکل میں مثلاً اونٹ پالان رسیاں وغیرہ۔

اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی عبید اللہ سے روایت کیا ہے میرا خیال ہے انہوں نے بحوالہ نافع از ابن عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مختصر روایت کیا۔

بَابُ ١٧٠٦ الشُّرُوطِ فِي الْجِهَادِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ وَكِتَابَةِ الشُّرُوطِ۔

باب جہاد میں شرطیں لگانا اور کافروں کے ساتھ مصالحت اور تحریری معاہدہ کرنا۔

٢٥٤٧۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ يُصَدِّقُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدِيثَ صَاحِبِهِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةً فَخُذُوا ذَاتَ الْيَمِينِ فَوَاللَّهِ مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةِ الْجَيْشِ فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ وَسَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبَطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ فَقَالَ النَّاسُ حَلْ حَلْ فَأَلَحَّتْ فَقَالُوا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ خَلَأَتِ

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از زہری از عروہ بن زبیر) مسور بن مخرمہ و مروان دونوں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ[1] کے زمانے میں مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے ابھی راستے میں ہی تھے کہ آپ نے فرمایا خالد بن ولید (جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے) قریش کے سوار لیے ہوئے غمیم میں ہے۔ یہ قریش کا ہراول دستہ ہے تم دائیں طرف کا راستہ لے لو تاکہ خالد کو خبر نہ ہو خدا کی قسم خالد کو خبر تک نہ ہوئی حتیٰ کہ اس کے سواروں نے گرد کی سیاہی دیکھی پس خالد قریش کو خبردار کرنے کے لیے دوڑا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلے، جب آپ اس گھاٹی پر پہنچے جہاں سے آکر مکے کو جاتے ہیں تو آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی، لوگ اسے ہانکنے کیلئے "حل حل"[2] کرنے لگے لیکن وہ نہ ہلی۔ لوگ کہنے لگے قصوا اڑ گئی ہے قصوا[3] بیٹھ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا قصوا نہیں اڑی۔ واقعی اس کی عادت اڑنے کی تھی بھی نہیں، مگر جس خدا نے اصحاب الفیل کو روکا تھا، اسی نے قصوا کو بھی روک دیا پھر فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مکہ والے مجھ سے جو بات ایسی چاہیں

---

[1] یہ واقعہ سنہ ۶ کا ہے آپ پیر کے دن ذیقعدہ کے اخیر میں نکلے تھے آپ کی نیت لڑائی کی نہ تھی بلکہ عمرے کی نیت تھی آپ کے ساتھ صرف سات سو آدمی تھے اور ستر اونٹ قربانی کے ہر دس آدمیوں میں ایک اونٹ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے آپ نے بسر بن سفیان کو بطور جاسوس کے قریش کی خبر لانے کے لئے روانہ کیا تھا اس نے رستے میں آن کر بیان کیا کہ قریش کے لوگ آپ کے آنے کی خبر سن کر ذی طوی میں آن کر بیٹھے ہیں اور خالد بن ولید ان کے سواروں کو لئے ہوئے کراع الغمیم میں ہے اس کو غمیم بھی کہتے ہیں یہ مقام مکہ سے صرف دو منزل پر ہے ۱۲ منہ [2] عرب لوگ حل حل اس وقت کہتے ہیں جب اونٹ کا اٹھانا اور چلانا منظور ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] قصوا اس اونٹنی کا نام تھا جس پر آپ سوار تھے یہ تمام اونٹوں میں بھاگنے میں آگے رہتی آپ اسی پر سوار ہو کر

الْقَصْوَاءُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِخُلُقٍ وَلٰكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ قَالَ فَعَدَلَ عَنْهُمْ حَتّٰى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى ثَمَدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتّٰى نَزَحُوهُ وَشُكِيَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَطَشُ فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ فَوَاللهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّيِّ حَتّٰى صَدَرُوا عَنْهُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيُّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خُزَاعَةَ وَكَانُوا عَيْبَةَ نُصْحِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ تِهَامَةَ فَقَالَ إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ ابْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَةِ وَمَعَهُمُ الْعُوذُ الْمَطَافِيلُ وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَادُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ وَلٰكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ وَإِنَّ قُرَيْشًا قَدْ نَهِكَتْهُمُ الْحَرْبُ وَأَضَرَّتْ بِهِمْ فَإِنْ شَاءُوا مَادَدْتُهُمْ مُدَّةً وَيُخَلُّوا بَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ فَإِنْ أَظْهَرْ فَإِنْ شَاءُوا أَنْ يَدْخُلُوا فِيمَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا وَإِلَّا فَقَدْ جَمُّوا

جس میں اللہ کے حرم کی عظمت ثابت ہوتی ہو، تو میں اسے ضرور منظور کر لوں گا۔ پھر آپؐ نے اونچے بول کر اونٹنی کو اٹھایا تو وہ اٹھ کھڑی ہوئی آپؐ مکہ والوں کی طرف سے مڑ گئے اور حدیبیہ کے پرلے کنارے ایک جوہڑ کے پاس اترے جس میں پانی کم تھا لوگ اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی لیتے تھے انہوں نے پانی کو ٹھہرنے ہی نہیں دیا بلکہ سب کھینچ ڈالا چنانچہ آنحضرتؐ سے (پانی کی کمی کی) شکایت کی گئی۔ آپؐ نے اپنے ترکش میں سے ایک تیر نکالا اور فرمایا اسے اس جوہڑ میں گاڑ دو۔ خدا کی قسم (تیر گاڑتے ہی) اس کا پانی بڑے زور سے جوش مار کر نکلنے لگا اور ان کے واپس آنے تک یہی حال رہا۔ لوگ اسی صورت حال میں تھے کہ بدیل بن ورقا اپنی قوم خزاعہ کے کئی لوگ لے کر آ پہنچا وہ تہامہ[1] میں آپ کا رازدار اور خیر خواہ تھا۔ وہ کہنے لگا میں کعب بن لوی[2] اور عامر بن لوی الگ ہوا ہوں تو وہ حدیبیہ کے بہت پانی والے چشموں پر اترے ہوئے تھے ان کے ساتھ بچوں والی اونٹنیاں بھی ہیں[3] وہ آپ سے لڑنا اور آپ کو مکہ سے روکنا چاہتے تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہم کسی سے لڑنے کیلئے نہیں آئے صرف عمرے کی نیت سے آئے ہیں اور قریش کے لوگ لڑتے لڑتے تھک گئے ہیں انہیں بہت نقصان پہنچا ہے اگر ان کی خوشی ہو تو میں کوئی مدت مقرر کر کے ان سے صلح کر سکتا ہوں بشرطیکہ وہ باقی لوگوں سے میرے باہمی معاملات میں دخیل نہ ہوں، اگر میں غالب آگیا تو ان کی مرضی خواہ وہ اس دین میں شامل ہو جائیں جس میں اور لوگ جو شامل ہو گئے ہیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) (یا نہ ہوں) ورنہ انہیں (کچھ دن) آرام تو ملے گا (یعنی اگر میں غالب نہ ہوا تو انہیں کچھ دن آرام ملے گا) اگر وہ یہ بات بھی (جو سراسر انصاف اور فیاضی کے مطابق ہے) تسلیم نہیں کرتے تو قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو اس دین پر ان سے لڑوں گا حتی کہ میری گردن

---

[1] تہامہ کہتے ہیں مکہ اور اس کے اطراف کی بستیوں کو یہ تہم سے نکلا ہے تہم کہتے ہیں گرمی کی شدت کو اور حبس کو یہ ایک بہت گرم مقام ہے اس لئے اس کا نام تہامہ ہے ۱۲ امنہ

[2] یہ قریش سے جدا علی ہیں۔ قریش کے لوگ جو مکہ میں تھے انہی دونوں کی اولاد میں تھے ۱۲ امنہ [3] عوذ المطافیل کے دو معنے ہیں ایک بچہ دار اونٹنیاں جو دبیل عوذ جمع اور دوسرے بال بچے دونوں صورتوں میں مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ ان چشموں پر زیادہ دن رہنے کے ارادے سے آئے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ کہیں کھا کر پئیں اور آپ سے لڑتے رہیں ۱۲ امنہ

وَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاُقَاتِلَنَّهُمْ عَلٰی اَمْرِیْ هٰذَا حَتّٰی تَنْفَرِدَ سَالِفَتِیْ وَلَيُنْفِذَنَّ اللّٰهُ اَمْرَهٗ فَقَالَ بُدَيْلٌ سَاُبَلِّغُهُمْ بِمَا تَقُوْلُ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی قُرَيْشًا قَالَ اِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ وَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ قَوْلًا فَاِنْ شِئْتُمْ اَنْ نَعْرِضَهٗ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا فَقَالَ سُفَهَاۤؤُهُمْ لَا حَاجَةَ لَنَاۤ اَنْ تُخْبِرَنَا عَنْهُ بِشَیْءٍ وَقَالَ ذَوُو الرَّاْیِ مِنْهُمْ هَاتِ مَا سَمِعْتَهٗ يَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَحَدَّثَهُمْ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَلَسْتُمْ بِالْوَالِدِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَوَلَسْتُ بِالْوَلَدِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ فَهَلْ تَتَّهِمُوْنِیْ قَالُوْا لَا قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اسْتَنْفَرْتُ اَهْلَ عُكَاظٍ فَلَمَّا بَلَّحُوْا عَلَیَّ جِئْتُكُمْ بِاَهْلِیْ وَوَلَدِیْ وَمَنْ اَطَاعَنِیْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ اِقْبَلُوْهَا وَدَعُوْنِیْ اٰتِيْهِ قَالُوْا ائْتِهٖ فَاَتَاهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ قَوْلِهٖ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَیْ مُحَمَّدُ اَرَاَيْتَ اِنِ اسْتَاْصَلْتَ اَمْرَ قَوْمِكَ هَلْ سَمِعْتَ بِاَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَاحَ اَهْلَهٗ قَبْلَكَ وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرٰی فَاِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاَرٰی

علیحدہ ہو جائے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے دین کو نافذ فرما کر رہیں گے بدیل نے آپ کے تمام ارشادات سن کر عرض کی کہ میں آپ کا پیغام انہیں پہنچائے دیتا ہوں چنانچہ وہ آپ کے پاس سے چل کر قریش کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں اس شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہوں انہوں نے ایک بات کہی ہے اگر تم چاہو تو پیش کروں۔ قریش کے احمق لوگوں نے بلا سوچے سمجھے کہہ دیا ہمیں ضرورت نہیں کہ تم اس کی بات سناؤ مگر قریش کے صاحب رائے لوگوں نے کہا بیش کرو انہوں نے کیا پیغام دیا ہے۔ بدیل نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اس طرح فرمایا ہے چنانچہ آپؐ کی تمام باتیں اس نے سنا دیں۔ اتنے میں عروہ بن مسعود ثقفی کھڑا ہو کر کہنے لگا اے اہل قوم کیا تم مجھ پر باپ کی طرح مہربان نہیں ہو؟ انہوں نے کہا "بیشک" اس نے کہا کیا میں تمہارے بیٹے کی مانند تمہارا ہمدرد نہیں؟ انہوں نے کہا "بیشک" عروہ نے کہا تم مجھ پر کسی قسم کا شک کرتے ہو؟ انہوں نے کہا "نہیں" عروہ نے کہا تمہیں معلوم نہیں میں نے عکاظ والوں کو تمہاری مدد کیلئے کہا تھا مگر جب وہ اس پر عمل نہ کر سکے تو میں اپنے اہل وعیال اور حکم ماننے والوں کو لیکر تمہارے پاس آگیا" انہوں نے کہا بیشک! اب عروہ نے کہا بدیل نے تمہاری بھلائی کی بات کہی ہے، مجھے محمدؐ کے پاس جانے دو قریش نے کہا اچھا جاؤ۔ چنانچہ عروہ آیا اور اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی آپؐ نے اس سے بھی وہی فرمایا جو بدیل سے کہہ چکے تھے عروہ نے یہ سن کر کہا محمد بتاؤ اگر تم نے اپنی قوم کو بالکل تباہ کر دیا تو یہ کوئی اچھا تو نہ ہو گا کیا تم نے پہلے عرب کے کسی شخص کے متعلق سنا جس نے اپنی قوم کو تباہ کیا ہو؟ اگر دوسری بات ہوئی (یعنی قریش غالب آگئے) تو میں تو ان مختلف قوموں اور ملکوں کے لوگوں کے متعلق جانتا ہوں کہ یہ تمہیں چھوڑ کر چل دیں گے"[۱] یہ سن کر ابوبکر صدیقؓ نے (غصے میں) فرمایا

[۱] کہ میں باطناً تمہارا بدخواہ ہوں اور ظاہر میں دوست ۱۲ منہ

وُجُوْهًا وَّاِنِّیْ لَاَرٰی اَشْوَابًا مِّنَ النَّاسِ خَلِیْقًا اَنْ یَّفِرُّوْا وَیَدَعُوْكَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَکْرٍ اِمْصَصْ بِبَظْرِ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهٗ فَقَالَ مَنْ ذَا قَالُوْا اَبُوْبَکْرٍ قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا یَدٌ کَانَتْ لَكَ عِنْدِیْ لَمْ اَجْزِكَ بِهَا لَاَجَبْتُكَ قَالَ وَجَعَلَ یُکَلِّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکُلَّمَا کَلَّمَهٗ اَخَذَ بِلِحْیَتِهٖ وَالْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلٰی رَاْسِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ السَّیْفُ وَعَلَیْهِ الْمِغْفَرُ فَکُلَّمَا اَهْوٰی عُرْوَةُ بِیَدِهٖ اِلٰی لِحْیَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ یَدَهٗ بِنَعْلِ السَّیْفِ وَقَالَ لَهٗ اَخِّرْ یَدَكَ عَنْ لِحْیَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ عُرْوَةُ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ اَیْ غُدَرُ اَلَسْتُ اَسْعٰی فِیْ غَدْرَتِكَ وَکَانَ الْمُغِیْرَةُ صَحِبَ قَوْمًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَتَلَهُمْ وَاَخَذَ اَمْوَالَهُمْ ثُمَّ جَاءَ فَاَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الْاِسْلَامُ فَاَقْبَلُ وَاَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ مِنْهُ فِیْ شَیْءٍ ثُمَّ اِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ یَرْمُقُ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"ابے لات کی شرمگاہ چوس[۲] کیا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟۔ عروہ نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ ابوبکر ہیں۔ عروہ نے کہا اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا جس کا میں نے ابھی بدلہ نہیں اتارا تو میں تجھے ضرور جواب دیتا"

بہرحال عروہ پھر باتیں کرنے لگا اور جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پکڑ لیتا (بے تکلفی خوشامد یا اظہار الفت کے باعث) مغیرہ بن شعبہ تلوار لیے آپ کے پاس کھڑے تھے ان کے سر پر خود تھی جب عروہ اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک کی طرف بڑھاتا تو مغیرہ تلوار کی نوک اس کے ہاتھ پر مارتے اور کہتے "اپنا ہاتھ آنحضرت کی ریش مبارک سے الگ رکھ" آخر عروہ نے سر اٹھا کر پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا مغیرہ بن شعبہ۔ عروہ نے کہا دغا باز کیا میں نے تجھے تیری دغابازی کی سزا سے نہیں بچایا؟ واقعہ یہ تھا کہ مغیرہ جاہلیت کے زمانے میں کافروں کی ایک قوم میں رہتے تھے پھر انہیں قتل کر کے انکا مال لوٹ کر چلے آئے اور مسلمان ہو گئے[۳]۔ آنحضرت نے فرمایا میں تیرا اسلام تو قبول کرتا ہوں۔ لیکن جو مال تو لایا ہے اس سے مجھے غرض نہیں۔ عروہ آنحضرت کے اصحاب کو بڑے غور سے دیکھنے لگا۔ راوی کہتے ہیں آنحضرت جب بھی تھوک مبارک پھینکتے تو صحابہ کرام میں سے کوئی نہ کوئی تھوک کو اپنے ہاتھ پر لیتا اور وہ اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا (تبرک کے طور پر) اور جب آپ کوئی حکم فرماتے تو ہر شخص بڑھ کر حکم بجا لانے کی کوشش کرتا۔ جب آپ وضو فرماتے، تو آپ کے وضو کا پانی لینے کیلئے لڑنے کے قریب ہو جاتے جب آپ کوئی ارشاد فرماتے تو سب لوگ اپنی آوازیں مدھم کر لیتے ان کی یہ حالت تھی کہ ازراہ ادب آپ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھتے تھے۔ عروہ یہ سب کچھ دیکھ کر اپنے ساتھیوں

---

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمان مختلف قوموں کے تھے بعضے رومی، حبشی اور فارسی بھی تھے ۱۲ منہ [۲] لات مشرکوں کا بت تھا ابوبکرؓ نے فرمایا اپنے معبود کا شرمگاہ چوس کہیں یہ خیال بھی نہ کرو کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر چل دیں گے حالانکہ لات کو ٹنا نہ تھا۔ مثنا عورت کو ہوتا ہے ابوبکر کی مراد یہ تھی اپنی ماں کا مثنا چوس اشارہ مگر غصہ سے اس کی ماں کے بدل اس کے معبود کا نام لیا تاکہ اور زیادہ اس کی حقارت ہو ۱۲ منہ [۳] اس قوم کے لوگوں نے مغیرہ کی قوم پر حملہ کیا دونوں میں لڑائی ہونے والی تھی مگر عروہ نے بیچ بچاؤ کرایا ان کو دیت پر راضی کر دیا کہتے ہیں مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے ۱۲ منہ

بِعَيْنَيْهِ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا تَنَخَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَ جِلْدَهُ وَاِذَا اَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهُ وَ اِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ وَ اِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهِ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُّ عَلَى الْمُلُوْكِ وَوَفَدْتُّ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَّاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهُ اَصْحَابُهُ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدًا وَ اِنْ تَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَ اِذَا اَمَرَهُمُ ابْتَدَرُوْا اَمْرَهُ وَاِذَا تَوَضَّاَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ وَاِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ اِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ وَاِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ كِنَانَةَ دَعُوْنِيْ اٰتِيْهِ فَقَالُوا ائْتِهِ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فُلَانٌ وَهُوَ مِنْ

کے پاس لوٹ گیا اور انہیں بتلایا میں نے بادشاہ بھی دیکھے ہیں، روم، ایران اور حبش کے بادشاہوں کے پاس بھی ہو آیا۔ مگر خدا کی قسم میں نے ایسا کوئی بادشاہ نہیں دیکھا جس کی تعظیم اس کے لوگ اس طرح کرتے ہوں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم آپ کے صحابہ کرام کرتے ہیں[1] جب آپ تھوکتے ہیں تو کوئی اپنے ہاتھ میں لے کر اپنے منہ اور بدن پر مل لیتا ہے آپ جب کوئی حکم دیتے تو لپک کر فوراً ان کا حکم بجا لاتے ہیں آپ جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے لڑتے ہیں آپ جب بات کرتے ہیں تو ان کے اصحاب اپنی آوازیں دھیمی کر لیتے ہیں ادب کی وجہ سے آپ کو گھور کر نہیں دیکھتے۔ محمد نے جو بات کہی ہے وہ تمہارے لیے مفید ہے اسے مان لو۔

بنی کنانہ کا ایک[2] شخص بولا مجھے ان کے پاس جانے دو۔ لوگوں نے کہا اچھا جب وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے پاس آیا تو آپ نے جھٹ فرمایا یہ شخص جو آ رہا ہے یہ ان لوگوں میں سے ہے جو بیت اللہ کی قربانی کی تعظیم کرتے ہیں تم قربانی کے جانور اس کے سامنے کر دو[3] چنانچہ قربانی کے جانور اس کے سامنے لائے گئے اور صحابہ کرام نے لبیک پکارتے ہوئے اسکا استقبال کیا جب اس نے یہ حال دیکھا تو کہہ اٹھا سبحان اللہ! ان لوگوں کو کعبے سے روکنا مناسب نہیں۔ چنانچہ وہ اپنی قوم کے پاس واپس آیا اور کہا میں نے ان کے اونٹ قلادہ ڈالے ہوئے دیکھے اور ان کے کوہان بھی حسب دستور چیرے ہوئے ہیں میں تو بیت اللہ سے انہیں روکنا مناسب نہیں جانتا۔ پھر ایک شخص مکرز بن حفص اٹھا اس نے کہا مجھے اس کے پاس جانے دو (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) قوم نے کہا جاؤ۔ جب وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوا، تو آپ نے فرمایا اس کا نام مکرز ہے

---

[1] آپ دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ تھے دنیا کے بادشاہوں کی حقیقت ہی کیا ہے وہ ہماری طرح ایک آدمی ہیں ان میں کوئی ذاتی فضیلت نہیں اگر کوئی ان کی تعظیم کرتا بھی ہے تو ڈر سے یا مطلب سے دل میں ہزاروں کوسنے دیتے ہیں اور پیٹھ پیچھے گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں۔ پیغمبر صاحب کی تعظیم ہر مومن کے دل میں ہے اور مومن جان و مال آپ پر قربان کرنا اپنی سعادت سمجھتا ہے ۱۲ منہ [2] اس کا نام حلیس بن علقمہ حارثی تھا وہ حبشیوں کا سردار تھا ۱۲ منہ [3] آپ کا مطلب یہ تھا

قَوْمٌ يُّعَظِّمُوْنَ الْبُدْنَ فَابْعَثُوْهَا لَهٗ فَبُعِثَتْ لَهٗ وَاسْتَقْبَلَهُ النَّاسُ يُلَبُّوْنَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِهٰٓؤُلَآءِ اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَلَمَّا رَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ رَاَيْتُ الْبُدْنَ قَدْ قُلِّدَتْ وَاُشْعِرَتْ فَمَآ اَرٰى اَنْ يُّصَدُّوْا عَنِ الْبَيْتِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ يُقَالُ لَهٗ مِكْرَزُ بْنُ حَفْصٍ فَقَالَ دَعُوْنِيْٓ اٰتِيْهِ فَقَالُوا ائْتِهٖ فَلَمَّآ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مِكْرَزٌ وَّهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهٗٓ اِذْ جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْٓ اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهٗ لَمَّا جَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَهُلَ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَجَآءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ هَاتِ اكْتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَاتِبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا الرَّحْمٰنُ فَوَاللّٰهِ مَآ اَدْرِيْ مَا هُوَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ كَمَا كُنْتَ

اور یہ بدکار ہے بہرحال وہ شخص آپؐ سے گفتگو کرتا رہا۔ دوران گفتگو سہیل بن عمرو قریش کی طرف سے آپہنچا۔

معمر کہتے ہیں مجھے ایوب نے بحوالہ عکرمہ بیان کیا کہ جب سہیل بن عمرو آیا، تو آپؐ نے (بطور نیک فال) فرمایا اب تمہارا کام سہل ہوگیا معمر بحوالہ زہری کہتے ہیں کہ سہیل نے خدمت نبوی میں عرض کیا، آپ کے اور ہمارے درمیان صلحنامہ تحریر ہو جانا چاہیئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب (منشی)[1] کو بلایا اور فرمایا لکھو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سہیل نے کہا بخدا میں رحمان کو نہیں جانتا کیا چیز ہے؟ البتہ باسمک اللّٰھم لکھوایئے، جیسے کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ لکھتے آئے ہیں[2]۔ مسلمانوں نے کہا واللہ ہم تو صرف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ہی لکھیں گے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منشی سے فرمایا بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ ہی لکھو پھر آپؐ نے اس طرح سے کہلوایا کہ: وہ صلح نامہ ہے جس پر اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اتفاق کیا ہے۔ یہ فقرہ سنتے ہی سہیل بولا، بخدا اگر ہم آپؐ کو رسول سمجھتے تو آپ کو کعبے سے کبھی نہ روکتے نہ آپؐ سے لڑتے۔ یوں لکھوایئے "محمد نے عبداللہ کا بیٹا ہے" یہ صلح نامہ لکھوایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ میں اللہ کا رسول ہوں اگر تم مجھے جھٹلاتے ہو تو خیر یوں ہی لکھواتا ہوں محمد بن عبداللہ۔

زہری کہتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ لکھوانے پر اصرار نہ کیا، کیونکہ آپؐ فرما چکے تھے میں ہر ایسی بات جو تعظیم حرمات اللہ سے متعلق ہوگی منظور کروں گا[3]۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے یہ لکھوایا

---

[1] منشی جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب تھے ۱۲ منہ [2] یعنی نبوت سے پہلے آپ خطوں میں باسمک اللّٰھم شروع میں لکھواتے تھے ۱۲ منہ [3] جب آپ کی اونٹنی قصواء رہ راستے میں بیٹھ گئی تھی ۱۲ منہ

تَكْتُبُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهِ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ ثُمَّ قَالَ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ اِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَاِنْ كَذَّبْتُمُونِي اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ لِقَوْلِهِ لَا يَسْأَلُونِّي خُطَّةً يُّعَظِّمُونَ فِيهَا حُرُمَاتِ اللَّهِ اِلَّا اَعْطَيْتُهُمْ اِيَّاهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنْ تُخَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَنَطُوفُ بِهِ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهِ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ اَنَّا اُخِذْنَا ضُغْطَةً وَّلٰكِنْ ذٰلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكَتَبَ فَقَالَ سُهَيْلٌ وَّعَلٰى اَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ وَّاِنْ كَانَ عَلٰى دِينِكَ اِلَّا رَدَدْتَّهُ اِلَيْنَا قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ دَخَلَ اَبُو جَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو يَرْسُفُ فِي قُيُودِهِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِ مَكَّةَ حَتّٰى رَمٰى بِنَفْسِهِ بَيْنَ اَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ سُهَيْلٌ هٰذَا يَا مُحَمَّدُ اَوَّلُ

محمد بن عبد اللہ نے اس پر صلح کی کہ تم لوگ ہمیں بیت اللہ میں جانے دو ہم وہاں طواف کریں گے سہیل نے کہا (یہ نہیں ہو سکتا) اگر ہم اب تمہیں جانے کی اجازت دے دیں تو تمام عرب میں یہ مشہور ہو جائے گا کہ ہم تم سے مرعوب ہو گئے۔ البتہ تم (حج کیلئے) آئندہ سال آنا۔

اس کے بعد تحریر شروع ہوئی تو سہیل نے یہ شرط بھی رکھی کہ اگر ہمارا کوئی آدمی خواہ وہ مسلمان ہو تمہارے پاس آئے تو تم اسے ہمارے پاس واپس کرنے کے پابند ہو گے۔

مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو کر آئے اور مشرکوں کے حوالے کر دیا جائے؟

لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ابوجندل بن سہیل بن عمرو پاؤں میں بیڑیاں پہنے ہوئے آہستہ آہستہ چلتا ہوا آیا[1] وہ مکہ کے نشیب کی طرف سے نکل بھاگا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے ڈال دیا۔ سہیل نے کہا محمدؐ یہ پہلا شخص ہے جو شرط کے موافق تمہیں واپس کر دینا چاہیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی تو صلحنامہ ہم مکمل بھی نہیں کر پائے (اس پر عمل نہیں ہو سکتا) سہیل نے کہا پھر تو ہم صلح بھی نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوجندل کیلئے (خصوصی) اجازت دے[2] دے۔ مگر سہیل بولا نہیں میں اجازت نہیں دیتا۔ آپؐ نے فرمایا اجازت دے دے وہ بولا میں اجازت نہیں دیتا۔ مکرز (کافر) بولا میں اجازت دیتا ہوں (مگر اس کی وقعت نہ تھی)[3] آخر ابوجندل کہنے لگا میں مسلمان ہو کر آیا ہوں اور کافروں کے حوالے کیا جا رہا ہوں کیا مجھے تم نہیں دیکھتے کس قدر مصائب اور عذاب جھیل کر آ رہا ہوں۔ واقعی وہ سخت عذاب دیکھ کر آیا تھا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کے پاس آیا اور

---

[1] چونکہ بیڑیاں پاؤں میں پڑی تھیں اس لئے جلدی نہیں چل سکتا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی اور جو کوئی مسلمان ہو کر آئے گا اس کو لے لینا مگر ابوجندل کو جانے دے کا حکم مخصوص ہے ۱۲ منہ [3] مکرز کو کوئی اختیار نہ تھا۔ صلح نامہ سہیل کی طرف سے لکھا جاتا تھا ۱۲

مَا أُقَاضِيكَ عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَمْ نَقْضِ الْكِتَابَ
بَعْدُ قَالَ فَوَاللهِ إِذًا لَمْ أُصَالِحْكَ عَلَى شَيْءٍ
أَبَدًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجِزْهُ
لِي قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزِهِ لَكَ قَالَ بَلَى فَافْعَلْ
قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ قَالَ مِكْرَزٌ بَلْ قَدْ أَجَزْنَاهُ
لَكَ قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ أَيْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُرَدُّ
إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جِئْتُ مُسْلِمًا أَلَا تَرَوْنَ مَا
قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ عُذِّبَ عَذَابًا شَدِيدًا
فِي اللهِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ
نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَلَسْتَ
نَبِيَّ اللهِ حَقًّا قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى
الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى
قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذًا
قَالَ إِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَسْتُ أَعْصِيهِ وَهُوَ
نَاصِرِي قُلْتُ أَوَلَيْسَ كُنْتَ تُحَدِّثُنَا أَنَّا
سَنَأْتِي الْبَيْتَ فَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى فَأَخْبَرْتُكَ
أَنَّا نَأْتِيهِ الْعَامَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ
آتِيهِ وَمُطَّوِّفٌ بِهِ قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
فَقُلْتُ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيَّ اللهِ حَقًّا
قَالَ بَلَى قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوُّنَا عَلَى
الْبَاطِلِ قَالَ بَلَى قَالَ فَلِمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي
دِينِنَا إِذًا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَ

له

عرض کیا "کیا آپ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں ہیں؟" آپ نے فرمایا کیوں نہیں
میں نے کہا "کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن ناحق پر نہیں ہیں" آپ نے
فرمایا کیوں نہیں میں نے کہا تو پھر ہم اپنے دین کو کیوں ذلیل کریں۔
آپ نے فرمایا "میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کی نافرمانی نہیں کرتا
وہ میری مدد کرے گا" میں نے کہا "آپ فرماتے تھے کہ
ہم کعبے کے پاس پہنچیں گے اور طواف کریں گے" آپ نے
فرمایا "بیشک، مگر میں نے کب کہا تھا کہ اسی سال یہ ہوگا" میں
نے کہا "حقیقت میں آپ نے یہ تو نہیں فرمایا تھا، آپ نے فرمایا تو تم
کعبے کے پاس ایک دن ضرور جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے
حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ بعد ازاں میں حضرت ابوبکرؓ کے
پاس آیا اور میں نے کہا کیا یہ اللہ کے سچے پیغمبر نہیں؟ انہوں نے
فرمایا "کیوں نہیں بیشک ہیں" میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارے
دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا "بیشک" میں نے کہا پھر
ہم اپنے دین کو کیسے ذلیل دیکھ سکتے ہیں"؟ ابوبکرؓ نے کہا "میاں!
وہ اللہ کا رسول ہے، اپنے رب کی نافرمانی نہیں کر سکتا اللہ اس کی
مدد کرنے والا ہے جو آپ حکم دیں اس کو بجا لاؤ کیونکہ خدا کی قسم
آپ حق پر ہیں" میں نے عرض کیا "کیا آپ ہم سے یہ نہ فرماتے
تھے کہ ہم خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے اور طواف کریں گے"؟ ابو
بکر رضی اللہ عنہ نے کہا "بیشک آپ نے یہ کب کہا تھا کہ اسی سال
ایسا ہوگا؟ میں نے کہا نہیں یہ تو نہیں کہا۔ انہوں نے بھی یہی جواب
دیا "تو ایک دن تم کعبہ کے پاس پہنچو گے طواف کرو گے" (حضرت ابوبکرؓ
کے تمام سوال وجواب ویسے ہی ہیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کر چکے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضرت ابوبکر صحیح معنوں میں محرم راز نبوت
اور خلیفہ نبی تھے)

هُوَ نَاصِرُهُ فَاسْتَمْسِكْ بِغَرْزِهِ فَوَاللهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى أَفَأَخْبَرَكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عُمَرُ فَعَمِلْتُ لِذٰلِكَ أَعْمَالًا قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ قُومُوا فَانْحَرُوا ثُمَّ احْلِقُوا قَالَ فَوَاللهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتّٰى قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ أَتُحِبُّ ذٰلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتّٰى تَنْحَرَ بُدْنَكَ وَتَدْعُوَ حَالِقَكَ فَيَحْلِقَكَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ نَحَرَ بُدْنَهُ وَدَعَا حَالِقَهُ فَحَلَقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذٰلِكَ قَامُوا فَنَحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَحْلِقُ بَعْضًا حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ

زہری کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے، مجھ سے جو یہ بے ادبی کی گفتگو سرزد ہوئی اس کے کفارے کیلئے میں نے بہت سے نیک اعمال سرانجام دیئے [1]

راوی فرماتے ہیں کہ جب صلحنامہ کی تحریر مکمل ہوچکی، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا "اٹھو اونٹوں کو قربان کرو، اور سر منڈاؤ" یہ سن کر کوئی نہ اٹھا [2] یہاں تک کہ تین بار آپؐ نے یہی فرمایا، جب کوئی نہ اٹھا تو آپؐ بی بی ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے لوگوں کی شکایت کی۔ ام سلمہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ ایسا کریں، تو آپؐ ایسا کیجئے کہ کسی سے کچھ نہ کہیئے خود اٹھ کر اپنے اونٹوں کو ذبح کریں اور حجام کو بلا کر حجامت بنوائیں، چنانچہ آپ اٹھے اور کسی سے کوئی بات نہیں کی آپؐ نے اپنے اونٹوں کو ذبح کیا اور حجام کو بلا کر سر منڈوایا جب لوگوں نے آپ کو ایسا کرتے دیکھا، سب اٹھے، انہوں نے اونٹ ذبح کیئے اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے۔ قریب تھا کہ ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے کو ہلاک کر دیں، اس کے بعد چند مسلمان عورتیں آپ کی خدمت میں [3] حاضر ہوئیں [4]۔ اللہ نے یہ آیت نازل کی "اے ایمان والو جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لو تا آخر آیت [5]"

چنانچہ حضرت عمرؓ نے نزول آیت کے بعد اسی دن دو مشرک عورتوں کو طلاق دے دی ان میں سے ایک سے معاویہ بن ابی سفیان نے نکاح کر لیا اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ کو لوٹ گئے۔

---

[1] بطور کفارہ کے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ گو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت بخیر تھی ان کی یہی مرضی تھی کہ اسلام کی ذلت نہ ہو مگر آنحضرتؐ کا بار بار اصرار کرنا اور اپنی رائے پر اڑے رہنا انہوں نے گناہ سمجھا جس سے توبہ کی دوسری روایت میں ہے حضرت عمرؓ نے کہا رائے کو دین میں لغو سمجھو یعنی اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کرو اس کے خلاف جو رائے ہو اس کو پھاڑ پھینکو ۱۲ منہ [2] صحابہ کا نہ اٹھنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی نیت سے نہ تھا معاذ اللہ بلکہ وہ یہ سمجھ کر دیر کئے کہ شاید اللہ کی طرف سے کوئی نیا حکم آپ پر اترے جس سے یہ تجویز منسوخ ہو جائے اور ان کا احرام نہ ٹوٹے ۱۲ منہ [3] اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ عورتیں حدیبیہ میں آئیں بلکہ آپ کے لوٹ جانے کے بعد مدت صلح کے اندر یہ عورتیں آئی تھیں ۱۲ منہ [4] یعنی کافر عورتوں سے نکاح کا تعلق نہ رکھو ۱۲ منہ

حَتّٰى بَلَغَ بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا لَهُ فِي الشِّرْكِ فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَالْأُخْرَى صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي طَلَبِهِ رَجُلَيْنِ فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ فَخَرَجَا بِهِ حَتّٰى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَنَزَلُوا يَأْكُلُونَ مِنْ تَمْرٍ لَهُمْ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هٰذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلْ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْهِ فَأَمْكَنَهُ مِنْهُ فَضَرَبَهُ حَتّٰى بَرَدَ وَفَرَّ الْآخَرُ حَتّٰى أَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَعْدُو فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَآهُ لَقَدْ رَأَى هٰذَا ذُعْرًا فَلَمَّا انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتِلَ وَاللّٰهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَدْ وَاللّٰهِ أَوْفَى اللّٰهُ ذِمَّتَكَ قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللّٰهُ مِنْهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ

اس کے بعد (مکہ سے) ایک شخص ابوبصیرؓ نامی مسلمان ہو کر حضورؐ کے پاس آیا وہ قریشی تھا۔ قریش نے اسے واپس بلانے کیلئے دو آدمیوں کو بھیجا اور یہ کہا کہ جو عہد ہمارے اور آپ کے درمیان ہوا ہے اس کے مطابق عمل کیجئے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبصیر کو ان دو شخصوں کے حوالے کر دیا وہ اسے لے کر گئے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ایک درخت کے نیچے ٹھیر کر کھجوریں جو ان کے پاس تھیں کھانے لگے۔ ابوبصیر نے ان دونوں میں سے ایک سے کہا بخدا تیری تلوار تو بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے۔ اس نے سونت کر کہا بیشک عمدہ ہے میں اسے آزما چکا ہوں دوبارہ آزما چکا ہوں۔ ابوبصیر نے کہا ذرا مجھے دکھاؤ اس نے دے دی۔ ابوبصیر نے اسے مار کر ٹھنڈا کر دیا۔ دوسرا آدمی یہ واقعہ دیکھ کر خود بخود بھاگ کھڑا ہوا اور مدینہ آکر مسجد میں بھاگتا دوڑتا داخل ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص خوف زدہ معلوم ہوتا ہے۔ جب وہ آپؐ کے پاس پہنچا تو عرض کیا بخدا میرا ساتھی مارا گیا اور میں بھی نہیں بچوں گا۔ اتنے میں ابوبصیر بھی آپہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کا عہد اللہ نے پورا کر دیا، آپؐ نے مجھے واپس کر دیا، مگر اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے ان سے نجات دی۔ یہ سن کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدنصیب ماں کے بیٹے! تو لڑائی بھڑکانا چاہتا ہے؟ اگر کوئی اس کی مدد کرے یہ سن کر ابوبصیر سمجھ گیا، کہ آپؐ پھر اسے واپس کر دیں گے۔ چنانچہ وہ نکلا اور سیدھا سمندر کے کنارے جا پہنچا۔ ابوجندل بھی (جو مکہ میں تھا) ابوبصیر سے مل گیا۔ اس کے بعد جو قریشی بھی مسلمان ہو کر نکلتا وہ ابوبصیر کے پاس چلا جاتا حتیٰ کہ اس کے پاس ایک دستہ جمع ہو گیا۔ انہوں نے یہ طریقہ اختیار کر لیا کہ قریش کا جو قافلہ شام کے ملک کو جاتا اسے راستے میں

لہ ابوبصیر کا نام عتبہ یا عبید تھا ۱۲ منہ۔ ۵ہ یہ شخص خنیس بن جابر اور ایک اس کا غلام کوثر نامی تھا منہ

فَخَرَجَ حَتّٰى اَتٰى سِيْفَ الْبَحْرِ قَالَ وَيَنْفَلِتُ مِنْهُمْ اَبُوْجَنْدَلِ بْنُ سُهَيْلٍ فَلَحِقَ بِاَبِىْ بَصِيْرٍ فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ اَسْلَمَ اِلَّا لَحِقَ بِاَبِىْ بَصِيْرٍ حَتّٰى اجْتَمَعَتْ مِنْهُمْ عِصَابَةٌ فَوَاللّٰهِ مَا يَسْمَعُوْنَ بِعِيْرٍ خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ اِلَى الشَّامِ اِلَّا اعْتَرَضُوْا لَهَا فَقَتَلُوْهُمْ وَاَخَذُوْا اَمْوَالَهُمْ فَاَرْسَلَتْ قُرَيْشٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاشِدُهُ بِاللّٰهِ وَالرَّحِمِ لَمَّا اَرْسَلَ فَمَنْ اَتَاهُ فَهُوَ اٰمِنٌ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ حَتّٰى بَلَغَ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ حَمِيَّتُهُمْ اَنَّهُمْ لَمْ يُقِرُّوْا اَنَّهُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَلَمْ يُقِرُّوْا بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَحَالُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ وَقَالَ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ قَالَ عُرْوَةُ فَاَخْبَرَتْنِىْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْتَحِنُهُنَّ وَبَلَغَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ يَّرُدُّوْا اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا اَنْفَقُوْا عَلٰى مَنْ هَاجَرَ

روک کر لوٹ لیتے۔ آخر قریش نے مجبور ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالیٰ اور تعلقات و رشتہ داری کا واسطہ دیا کہ آپ ابو بصیر کو بلالیں۔ نیز آئندہ جو شخص[1] آپ کے پاس آئے اسے بھی ہماری طرف سے امن حاصل ہوگا (یعنی آپ صلے اللہ علیہ وسلم واپس کرنے کے پابند نہ ہوں گے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو بلالیا۔ اور اللہ تعالے نے اس موقعہ پر یہ آیت نازل فرمائی وَهُوَ الَّذِىْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ مَآ اَظْفَرَكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ كُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمًا۔ (الفتح) وہی ذات جس نے عین مکہ میں تمہیں ان پر فتح مندی دی اور کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے (یعنی کفار کا وار نہ ہونے دیا) اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے (غرضیکہ جنگ کی نوبت نہ آنے دی اور کام بھی بنا دیا) آخر آیت حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ تک (یہ مضمون نازل ہوا) حمیۃ الجاہلیۃ یعنی نادانی کی ہٹ دھرمی اور ضد یہ کہ انہوں نے آپ کی نبوت کا اقرار نہ کیا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جیسا مقدس اور رحمت والا نام نہ لکھنے دیا۔ نیز مسلمانوں کو کعبے میں جانے سے روک دیا۔

عقیل نے بحوالہ زہری از عروہ حضرت عائشہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسلمان ہو کر آنے والی عورتوں کا امتحان فرماتے تھے زہری کہتے ہیں اور ہمیں یہ حدیث پہنچی کہ جب اس آیت کا نزول ہوا کہ کفار کی بیویاں جو ہجرت کر کے مسلمانوں کے پاس آجائیں تو مسلمان کافروں کو وہ خرچہ واپس دے دیں جو انہوں نے ان عورتوں پر کیا ہے"۔ نیز یہ بھی اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، کہ مسلمان کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھیں"۔ تو (اس پر عمل کرتے ہوتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو بیویوں

[1] خدا کی قدرت دیکھو جس شرط پر کافر بہت خوش ہوئے تھے اور مسلمان رنجیدہ اسی شرط پر کافر نادم ہوئے اور اس سے ہاتھ دھونا پڑا ۱۲ منہ [2] عینی نے کہا اس سے یہ مطلب ہے کہ ابو بصیر کا قصہ عقیل کی روایت میں زہری سے مرسل ہے اور معمر کی روایت میں موصول ہے مسور تک اور معمر کی متابعت ابن اسحاق نے کی ہے اور عقیل کی اوزاعی نے ۱۲ منہ

مِنْ اَزْوَاجِهِمْ وَحَكَمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ لَّا يُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ اَنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَاَتَيْنِ قَرِيْبَةَ بِنْتَ اَبِيْ اُمَيَّةَ وَابْنَةَ جَرْوَلِ الْخُزَاعِيِّ فَتَزَوَّجَ قَرِيْبَةَ مُعٰوِيَةُ وَتَزَوَّجَ الْاُخْرٰى اَبُوْ جَهْمٍ فَلَمَّا اَبَى الْكُفَّارُ اَنْ يُّقِرُّوْا بِاَدَاءِ مَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ وَالْعَقَبُ مَا يُؤَدِّي الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى مَنْ هَاجَرَتِ امْرَاَتُهٗ مِنَ الْكُفَّارِ فَاَمَرَ اَنْ يُّعْطٰى مَنْ ذَهَبَ لَهٗ زَوْجٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اَنْفَقَ مِنْ صَدَاقِ نِسَاءِ الْكُفَّارِ اللَّاتِيْ هَاجَرْنَ وَمَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِّنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ اِيْمَانِهَا وَبَلَغَنَا اَنَّ اَبَا بَصِيْرِ بْنَ اَسِيْدٍ الثَّقَفِيَّ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنًا مُّهَاجِرًا فِي الْمُدَّةِ فَكَتَبَ الْاَخْنَسُ ابْنُ شَرِيْقٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهٗ اَبَا بَصِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

یعنی قریبہ بنت ابی امیہ اور بنت جرول خزاعی کو طلاق دی چنانچہ قریبہ سے معاویہ رضی اللہ عنہا اور دوسری عورت سے ابوجہم نے نکاح کرلیا جب کفار نے اس خرچ کے ادا کرنے سے انکار کیا جو مسلمانوں نے اپنی عورتوں پر کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اگر تمہاری عورتیں کفار کے پاس چلی جائیں اور تم کو کافر ان کا خرچہ نہ دیں، تمہاری باری آئے" تو اس کا تدارک یہ ہے کہ کفار کی جو عورتیں مسلمان ہو کر ہجرت کریں اور ان سے کوئی مسلمان نکاح کرے تو ان کا مہر ان عورتوں کو نہ دے، بلکہ وہ مہر ان مسلمانوں کو دیا جائے جن کی عورتیں کافروں کے پاس بھاگ گئی ہوں یہاں تک ہمیں معلوم ہے کہ کوئی عورت ایمان لانے کے بعد، مرتد نہیں ہوئی۔

زہری کہتے ہیں کہ یہ حدیث بھی ہم تک پہنچی ہے، کہ ابوبصیر بن اسید ثقفی مسلمان ہو کر مدت صلح کے اندر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ اس وقت اخنس بن شریق نے (مکہ سے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عریضہ ارسال کیا، کہ ابوبصیر کو آپ واپس بھیج دیں۔ پھر یہی حدیث آخر تک بیان کی۔

بَابُ الشُّرُوْطِ فِي الْقَرْضِ

باب قرض کے متعلق شرطیں لگانا۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا سَاَلَ بَعْضَ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَنْ

لیث[1] نے بحوالہ جعفر بن ربیعہ از عبدالرحمان بن ہرمز از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ؐ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص[2] کا ذکر کیا، کہ اس نے کسی دوسرے بنی اسرائیلی سے ہزار اشرفیاں بطور قرض مانگیں اس نے ایک مدت مقرر کر کے

[1] اس کو خود امام بخاری نے باب التجارۃ فی البحر میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس حدیث کا ذکر اوپر گذر چکا ہے۔ ان دونوں شخصوں کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

يُسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّقَالَ ابْنُ عُمَرَ رض وَعَطَاءٌ اِذَا اَجَّلَهٗ فِي الْقَرْضِ جَازَ۔

اسے دے دیں۔

عبداللہ بن عمر اور عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں اگر قرض میں مدت مقرر کی جائے تو جائز ہے

بَابٌ ۱۷۰۸ الْمُكَاتَبِ وَمَا يَحِلُّ مِنَ الشُّرُوْطِ الَّتِيْ تُخَالِفُ كِتَابَ اللّٰهِ

وَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض فِي الْمُكَاتَبِ شُرُوْطُهُمْ بَيْنَهُمْ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَوْ عُمَرُ كُلُّ شَرْطٍ خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَّقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ عَنْ كِلَيْهِمَا عَنْ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ

باب مکاتب کا بیان اور ان شرطوں کا بیان جو کتاب اللہ کے خلاف ہیں

جابر بن عبداللہ کہتے ہیں مکاتب غلام لونڈی اور ان کے مالکوں میں جو شرطیں ہوں وہ معتبر ہوں گی۔ حضرت ابن عمر یا حضرت عمر نے کہا جو شرط اللہ کی کتاب کے خلاف ہو وہ باطل ہے خواہ سو بار بھی لگائی جائے۔ امام بخاری کہتے ہیں یہ قول دونوں سے مروی ہے یعنی عبداللہ بن عمر اور حضرت عمر رض سے ۔[۱]

۲۵۴۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَتَتْهَا بَرِيْرَةُ تَسْاَلُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتِ اَعْطَيْتُ اَهْلَكِ وَيَكُوْنُ الْوَلَاءُ لِيْ فَلَمَّا جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَّرَتْهُ ذٰلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَّيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از یحییٰ از عمرہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ان کے پاس بریرہ اپنی مکاتبت میں امداد مانگنے کے لیے آئی۔ حضرت عائشہ رض نے فرمایا اگر تیری خواہش ہو، تو تیرے مالکوں کو اس کا روپیہ یکمشت ادا کر دوں۔ لیکن تیری ولاء میں لوں گی بعد ازاں جب آنحضرت تشریف لائے، تو آپ سے اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے حضرت عائشہ کو فرمایا تو خرید لے اور آزاد کر دے بیشک ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ ایسی ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، جو شخص ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، تو خواہ ایسی سو شرطیں بھی ہوں اس سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔

بَابٌ ۱۷۰۹ مَا يَجُوْزُ مِنَ

باب اقرار میں شرط لگانا یا استثنا کرنا جائز

[۱] یہ دونوں اثر کتاب القرض میں گذر چکے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو سفیان ثوری نے کتاب الفرائض میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ قول بھی کتاب العتق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

الاِشْتِرَاطِ وَالثُّنْيَا فِي الْاِقْرَارِ وَ الشُّرُوطِ الَّتِي يَتَعَارَفُهَا النَّاسُ بَيْنَهُمْ وَاِذَا قَالَ مِائَةٌ اِلَّا وَاحِدَةً اَوْ ثِنْتَيْنِ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ رَجُلٌ لِكَرِيِّهٖ اَدْخِلْ رِكَابَكَ فَاِنْ لَّمْ اَرْحَلْ مَعَكَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَلَكَ مِائَةُ دِرْهَمٍ فَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ شُرَيْحٌ مَنْ شَرَطَ عَلٰى نَفْسِهٖ طَائِعًا غَيْرَ مُكْرَهٍ فَهُوَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اِنَّ رَجُلًا بَاعَ طَعَامًا وَّقَالَ اِنْ لَّمْ اٰتِكَ الْاَرْبِعَاءَ فَلَيْسَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بَيْعٌ فَلَمْ يَجِئْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لِلْمُشْتَرِيْ اَنْتَ اَخْلَفْتَ فَقَضٰى عَلَيْهِ

ہے۔ نیز ان شرطوں کا بیان جو عام طور پر مروج ہیں۔ نیز اس طرح کہنا ایک کے سوا سو یا دو کے سوا سو۔ (تو اسطرح ننانوے اور اٹھانوے مراد ہوں گے۔ اِسس طرح کہنا جائز ہے) ابن عون نے ابن سیرین سے نقل کیا کہ کسی نے ایک اونٹ والے سے کہا کہ تو اپنے اونٹ لاکر باندھ دے۔ اگر میں نے فلاں دن تک تیرے ساتھ سفر نہ کیا، تو تجھے سو درہم دوں گا۔ چنانچہ وہ اس دن نہ گیا، تو قاضی شریح نے یہ حکم دیا کہ جس نے خوشی سے بغیر کسی کے جبر کے کوئی شرط اپنے اوپر عائد کی اسے پورا کرنا ہوگا۔ ایوب سختیانی نے ابن سیرین سے نقل کیا کہ کسی نے اناج بیچا اور خریدار نے یہ اقرار کیا کہ میں اگر بدھ تک تیرے پاس نہ آؤں (اپنا مال قیمت دے کر نہ لے جاؤں) تو بیع باقی نہ رہے گی پھر وہ بدھ تک نہ آیا۔ قاضی شریح نے خریدار کے خلاف فیصلہ کیا اور کہا تو نے اپنا وعدے کے خلاف کیا۔

۲۵۴۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً اِلَّا وَاحِدًا مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو۔ جو شخص ان اسماء حسنیٰ کو محفوظ اور یاد کرلے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

بَابٌ ۱۷۱ الشُّرُوْطِ فِي الْوَقْفِ

باب وقف میں شرطیں لگانے کا بیان۔

۲۵۵۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن عبد اللہ انصاری از ابن عون از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت عمر بن خطاب کو ایک قطعہ زمین خیبر

ل مثلاً بیع میں یہ شرط کہ مال فلانی جگہ حوالہ کرنا یا غلہ میں یہ شرط کہ کاٹ کر دینا یا صاف کر کے ۱۲ منہ ۲ یعنی اگر یوں کہا سو نکلتے ہیں مگر ایک۔ ننانوے دینا ہوں گے اور جو یوں کہا مگر دو تو اٹھانوے دینا ہوں گے اگر ایسا استثنا و یعنی قلیل کا کثیر سے بالاتفاق درست ہے اختلاف اس استثناء میں ہے جو کثیر کا قلیل سے ہو جمہور نے اس کو بھی جائز رکھا ہے مگر مالکیہ نے ناجائز کہا ہے ۱۲ منہ ۳ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب اصل میں یوں ہو ادخل رکابک اور بعضے نسخوں میں یوں ہے ارحل رکابک یعنی اپنے اونٹوں کو لے جا ۱۲ منہ ۴ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ۱۲ منہ

قَالَ اَنْبَاَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ اَصَابَ اَرْضًا بِخَیْبَرَ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَاْمِرُہٗ فِیْھَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَیْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِیْ مِنْہُ فَمَا تَاْمُرُ بِہٖ قَالَ فَتَصَدَّقَ حَبَّسْتَ اَصْلَھَا وَتَصَدَّقْتَ بِھَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِھَا عُمَرُ اَنَّہٗ لَا یُبَاعُ وَلَا یُوْھَبُ وَلَا یُوْرَثُ وَتَصَدَّقَ بِھَا فِی الْفُقَرَآءِ وَفِی الْقُرْبٰی وَفِی الرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَالضَّیْفِ لَا جُنَاحَ مَنْ وَّلِیَھَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْھَا بِالْمَعْرُوْفِ وَیُطْعِمَ غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِہٖ ابْنَ سِیْرِیْنَ فَقَالَ غَیْرَ مُتَاَثِّلٍ مَّالًا۔

میں ملا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کرنے کے لیے آئے (کہ اس زمین کا کیا جائے) عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے خیبر میں ایک زمین پائی جس سے زیادہ نفیس اور عمدہ مال میں نے کبھی نہیں پایا۔ آپ مجھے کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل زمین وقف کر دے اس کی آمدنی خیرات ہوتی رہے گی۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے اسے وقف کر دیا اس شرط پر کہ وہ زمین بیع نہ ہو سکے گی نہ ہبہ اور نہ کسی کو ترکے سے ملے گی۔ جو آمدنی ہو وہ محتاجوں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے، مجاہدوں اور مسافروں اور مہمانوں پر خرچ کی جائے گی۔ جو شخص اس زمین کا متولی ہو وہ معروف طریقے سے اس کی آمدنی سے کھائے کھلائے مگر دولت نہ بنائے۔ ابن عون کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن سیرین سے بیان کی۔ انہوں نے کہا غیر متمول کے معنی دولت جمع نہ کرنے والا۔

کتابُ الوصَایا

امام بخاری رحمۃ اللہ نے وصایا کو کتاب کا درجہ دیا ہے اور اس کے تحت معاشرے کے اہم مسائل پر ابواب قائم کئے ہیں یہ وہ مسائل ہیں جن کا اسلامی مملکت کی عدالت میں بے شمار دخل ہے۔ عام طور پر امام بخاری رحمہ اللہ کتاب کا درجہ اس طویل بحث کو دیتے ہیں جن سے کئی چھوٹے چھوٹے مسائل مستنبط اور مستخرج ہوتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی آپ نے وراثت، وقف، یتامیٰ، صدقہ کے اکثر مسائل وصایا کے بیان میں شامل کر دیئے۔ یہ وہ مسائل ہیں جن کے متعلق اسلامی مملکت میں بے شمار مقدمات داخل ہوتے ہیں ان مسائل کی اہمیت موجودہ عدالتوں میں تو اس لئے کم ہے کہ وراثت کا نظام اسلام کے مطابق نہیں۔ خود وصیت بھی اتنی اہمیت نہیں رکھتی۔ لیکن اسلامی قانون وعدل میں وصیت کی اہمیت مسلمہ ہے۔ وصیت وہ آخری گفتگو ہے جو مرنے والا اپنے متعلقین کے متعلق ضروری سمجھتا ہے خصوصاً مال کی داد ودہش کے معاملے میں ورثاء کے علاوہ حقداروں کا تعین کرتا ہے نیز ان کے متعلق رقم کا تعین کرتا ہے۔ یہ اس لیے بھی اہمیت رکھتی ہے کہ مرنے والا خدا کے حضور خوف سے ایسے حقداروں کا تعین کرتا ہے، جو ورثاء میں شامل نہیں ہوتے مگر اس کی نظر میں بوجوہ حقدار ہوتے ہیں بعض مرتبہ جن کے متعلق وصیت کی جاتی ہے، انہوں نے مرنے والے پر احسانات کئے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ از روئے شریعت نفلی صدقے کے مستحق ہوتے ہیں بہرکیف چونکہ اسلام میں ہر طرح کا عدل وانصاف مستحکم بنیادوں پر قائم ہے اور حقوق اور فرائض کے متعلق قرآن وحدیث میں بڑی تاکید ہے اور ایمان بالغیب کی رو سے ذرہ ذرہ کے حساب کا اندیشہ ہر مسلم کو لاحق ہے۔ خصوصاً حقوق العباد کے متعلق بڑی تاکید ہے اس لیے وصیت کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صرف باب کی بحث تک محدود نہیں کیا بلکہ اس کی صحیح حیثیت متعین کرتے ہوئے اسے کتاب کی طویل بحث میں شامل کیا اور اس کے ضمن میں وراثت وقف، یتیم، صدقات اور شہادت کے مسائل شامل کئے۔

اس کتاب کے مسائل میں مجتہدین کا اختلاف اتنا نہیں جتنا باقی مسائل میں پایا جاتا ہے۔ لیکن اختلاف سے خالی اس کتاب کے بھی مسائل نہیں۔ مثلاً شہادت کے مسئلے میں امام اعظم رحمہ اللہ کا بعض مواقع میں دیگر فقہاء سے اختلاف ہے۔ لیکن امام اعظم رح کے اجتہاد کی بنیاد سراسر قرآن پر مبنی ہے اور بہت وزنی ہے جہاں کسی واقعہ کا ٹکراؤ نص قرآنی سے ہوتا ہے اس کی تاویل کرتے ہیں لیکن کلیہ کی بنیاد وہ قرآنی آیت کو قرار دیتے ہیں۔ مثلاً قرآن پاک نے شہادت کا اہم قاعدہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کم از کم دو یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونا ضروری ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔ وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِن رِّجَالِكُمْ فَإِن لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّن تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ أَن تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ۔ اس صریح نص سے معلوم ہوا کہ عام امور میں شہادت کے لیے یہ ضروری ہے کہ شاید دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں قابل اعتماد ہوں صرف ایک مرد یا تنہا عورتوں کی گواہی ناکافی اور غیر معتبر ہوگی۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے قرآن پاک کی اسی تحدیدی عدد کی بنا پر یہ اصول استنباط کیا کہ عمومی معاملات مثلاً وصیت وکالت حقاق نسب، بیع وشرا اجارہ، اقالہ کفالہ، مضاربت، مزارعت، شفعہ ہبہ، ودیعت، عاریت اور نکاح وطلاق وغیرہ حقوق اور احکام میں دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے اور اس متعینہ ومقررہ عدد سے کم ہونا درست نہیں ہے چنانچہ اگر کسی حاکم یا قاضی نے فقط مدعی کی قسم اور ایک مرد کی شہادت پر کوئی فیصلہ صادر کر دیا تو وہ قابل نفاذ اور قابل عمل نہ ہوگا، بلکہ مسترد کر دیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے قرآن پاک کی مذکورہ بالا آیت کا بطلان ونقض لازم آتا ہے اور قرآن کی آیت کا بطلان ونقض اور اس کی مخالفت قطعاً جائز نہیں کیونکہ شریعت کے اس ضابطہ کلیہ میں کسی تاویل یا تخصیص کی گنجائش نہیں ہاں اس کے مخالف کسی واقعہ میں مناسب توجیہ کر دی جائے گی۔ لیکن امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مسلک ہے کہ مالی معاملات میں ایک مرد کی شہادت ہمراہ یمین مدعی کے معتبر سمجھی جائے گی اور قاضی یا حاکم وقت کو اس قسم کی شہادت پر فیصلہ کرنے کا شرعاً حق حاصل ہے اگرچہ اس سلسلے میں ان حضرات کا استدلال واحتجاج ایک واقعہ اور مشخص آدمی کے حق میں وارد ہونے والی ایک ایسی حدیث سے ہے جسے قانونی اور اصولی کلیہ کی حیثیت نہیں دی جا سکتی لیکن ان کا یہ موقف مذکورہ آیت کے ظاہری وصریح الفاظ کے مخالف اور قرآن کے واضح قانون کلی کے غیر مطابق اور غیر اصولی ہے۔ مگر امام صاحب کا موقف اس معاملے میں واضح طور پر قرآن کے قانون کلی کے مطابق وموافق ہے، اور اس سے سرمنحرف نہیں ہے۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ الْوَصَايَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَّةُ الرَّجُلِ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ جَنَفًا مَيْلًا مُتَجَانِفٌ مَائِلٌ -

کتاب وصیتوں کے بیان میں

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب وصیت[1] کا بیان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کی وصیت اس کے پاس تحریری شکل میں ہر وقت موجود رہنی چاہیئے[2]۔ اللہ تعالیٰ (سورہ بقرہ) میں فرماتے ہیں "جب تم میں سے کوئی شخص مرنے لگے اور مال چھوڑ جانے والا ہو تو دستور کے مطابق ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیئے وصیت کرنا تم پر فرض[3] ہے۔ پرہیز گاروں کو اس کا ضرور) ہے، پھر جو شخص وصیت سن کر اُسے بدل ڈالے تو بدلنے کا گناہ بدلنے والوں پر ہوگا اللہ سننے جاننے والا ہے نیز جسے یہ خوف ہو کہ موصی نے طرف داری یا حق تلفی کی[4] ہے، چنانچہ وہ (وصیت میں کمی بیشی کرکے) موصیٰ لہٗ اور وارثوں میں اصلاح اور میل ملاپ کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (بشرطیکہ وہ ذاتی فائدے کا امیدوار نہ ہو) اللہ غفور رحیم ہے۔

جنف کے معنے ہیں حائل ہونا یعنی طرف داری کرنا متجانف یعنی حائل ہونے والا (گناہ یعنی زیادتی کی طرف)

۲۵۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا　　(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں

---

[1] وصیت کہتے ہیں مرتے وقت آدمی کا کچھ کہہ جانا کہ میرے بعد ایسا ایسا کرنا فلانے فلانے کو یہ دینا۔ وصیت کرنیوالے کو موصی اور جس کیلئے وصیت کی ہو اس کو موصیٰ لہٗ کہتے ہیں اور جس بات کی وصیت کی ہو اس کو وصیت اور موصیٰ بہ کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] یہ مضمون خود باب کی حدیث میں آگے آتا ہے مگر اس میں امرء کا لفظ ہے اور رجل کے لفظ سے یہ حدیث نہیں ملی شاید امام بخاری نے اس کو بالمعنے روایت کیا کیونکہ مرد رجل ہی کو کہتے ہیں۔ اور رجل کی قید باعتبار اکثر کے ہے ورنہ عورت اور مرد دونوں کی وصیت صحیح ہونے میں کوئی فرق نہیں اسی طرح نابالغ کی بھی وصیت صحیح ہے جب وہ عقل اور ہوش رکھتا ہو۔ امام احمد بن حنبل رح اور امام مالک کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ رح اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا ہے۔ امام احمد رح نے ایسے لڑکے کی عمر کا اندازہ کیا ہے کہ سات برس کا ہو یا دس برس کا ۱۲ منہ [3] یہ آیت میراث کی آیت اترنے سے پہلے کی ہے اس وقت وصیت کرنا فرض تھا جب میراث کی آیت اتری تو وصیت کی فرضیت جاتی رہی اور یہ آیت منسوخ ہوگئی وارث کے لئے وصیت کرنا منع ہو گیا جیسے عمرو بن خارجہ کی حدیث میں ہے إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ أَخْرَجَهُ أَصْحَابُ السُّنَنِ اور غیر وارث کے لئے وصیت جائز یا مستحب رہ گئی ۱۲ منہ [4] مطلب یہ ہے کہ وصیت بدلنا گناہ ہے مگر جس صورت میں موصی نے خلاف شرع وصیت کی ہو اور ثلث سے زائد کسی کو دلا کر وارثوں کا حق تلف کیا ہو تو یہ منع نہیں کہ اس کو سمجھا کر اس میں اور وارثوں میں صلح کرادے ۱۲ منہ ع مولانا عبید اللہ سندھی رح قرآن کی کسی آیت کو منسوخ نہیں مانتے تھے چنانچہ اس آیت کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ بھی منسوخ نہیں اس کی مثال دیتے تھے کہ میں مسلمان ہوں میری ماں سکھ ہے اگر میں ماں سے پہلے مرنے لگوں تو میں ماں کے لئے وصیت کروں گا کہ اسے اتنا مال ملنا چاہیئے میں جانتا ہوں کہ مسلم سوسائٹی سکھ عورت کو کچھ نہیں دے گی اس لئے میرا وصیت کرنا ضروری ہوگا۔ بتایئے اگر یہ آیت نہ ہوتی تو اس کا فرماں کے لئے کیا کر سکتا تھا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں اپنے موقع و محل پر وہ بالکل اسی طرح کام دے جاتی ہے جیسے ان حالات

مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے مسلمانوں کو جن کے پاس وصیت کے قابل کچھ مال ہے مناسب نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح گذارے، کہ اسکے پاس وصیت لکھی ہوئی موجود نہ ہو۔ ل

امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بحوالہ عمرو بن دینار، از ابن عمر از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا۔

۲۵۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

(از ابراہیم بن حارث از یحیٰی بن ابی بکیر از زہیر بن معاویہ جعفی از ابو اسحاق) عمرو بن حارث (آنحضرتؐ کے سالے) فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت کوئی درہم یا دینار نہیں چھوڑا۔ نہ کوئی غلام یا لونڈی نہ کوئی اور چیز (یعنی مال کے لحاظ سے) صرف ایک سفید خچر اور اسلحہ اور ایک قطعہ زمین جسے آپؐ نے وقف کر دیا تھا۔ ۲ھ

۲۵۵۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى فَقَالَ لَا فَقُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

(از خلاد بن یحیٰی از مالک) طلحہ بن مصرف کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وصیت فرمائی تھی تو انہوں نے جواب دیا نہیں (یعنی مال کی کوئی وصیت نہیں کی) میں نے عرض کیا پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی؟ وصیت کا حکم کسطرح ملا؟ عبداللہ بن ابی اوفی نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وصیت تھی اللہ کی کتاب پر عمل کرنا۔ ۳ھ

ل ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا یہ مذہب ہے کہ وصیت مستحب ہے لیکن بعضوں نے اس کو واجب کہا ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس مال و دولت یا اور کوئی شئی قابل وصیت ہو اور ظاہر حدیث سے وجوب نکلتا ہے ابن منذری نے کہا جس پر اللہ کا کوئی حق لازم ہو مثلاً حج یا زکوٰۃ وغیرہ اس پر وصیت کرنا واجب ہے ۱۲ منہ ۲ھ یعنی اپنی صحت کی حالت میں آپ نے یہ زمین وقف کر دی تھی پھر وفات کے وقت بھی اس کی تاکید فرما دی بعضوں نے کہا وجعلها صدقۃ کی ضمیر تینوں چیزوں کی طرف پھرتی ہے یعنی خچر اور ہتھیار اور زمین سب کو وقف کر دیا تھا اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ وقف کا اثر مرنے کے بعد بھی رہتا ہے تو وہ وصیت کے حکم میں ہوا ۱۲ منہ ۳ھ باب کا مطلب اس سے نکلا کہ لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی اللہ کی کتاب پر چلنے کا حکم ایک جامع وصیت ہے جو شریعت کے سارے احکام کو شامل ہے۔ جب تک مسلمان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس وصیت پر قائم رہے اور قرآن و حدیث پر چلتے رہے ان کی دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی جب قرآن و حدیث کو پس پشت ڈال دیا اور ہر ایک نے اپنی رائے اور قیاس کو امام بنایا پھوٹ پڑ گئی اور کافر ان پر غالب ہو گئے صحیح مسلم میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت کی یہود کو جزیرۂ عرب سے نکال دینا کافروں کی خاطر مدارات کرنا جیسے میں کرتا ہوں تیسری بات راوی نے بیان نہ کی شاید عبداللہ بن ابی اوفی کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو دوسری روایت

۲۵۵۴۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ ذَكَرُوا عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ عَلِيًّا رضی اللہ عنہ كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ وَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهُ إِلٰى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ حَجْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِي حَجْرِي فَمَا شَعَرْتُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَمَتٰى أَوْصٰى إِلَيْهِ۔

(از عمرو بن زرارہ از اسماعیل، از ابن عون، از ابراہیم) اسود کہتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا، کہ حضرت علی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی تھے، انہوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو وصی کب بنایا؟ میں تو آنحضرت کو اپنے سینہ سے سہارا دیئے ہوئے تھی۔ آپ نے طشت منگوایا اس وقت آپ میری گود میں جھک گئے میں نہیں سمجھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو چکا ہے۔ تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کب وصی بنایا؟[1]

بَابُ ۱۲۷۱۔ أَنْ يَتْرُكَ وَرَثَتَهُ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَتَكَفَّفُوا النَّاسَ

باب انسان ورثاء کیلئے مال چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو نادار چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

۲۵۵۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ ابْنَ عَفْرَاءَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ فَالثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ وَإِنَّكَ مَهْمَا أَنْفَقْتَ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةُ الَّتِي تَرْفَعُهَا إِلٰى فِي امْرَأَتِكَ وَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَرْفَعَكَ فَيَنْتَفِعَ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ

(از ابو نعیم از سفیان از سعد بن ابراہیم از عامر بن سعید) سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ الوداع کے موقعہ پر) جب میں مکہ میں تھا میری عبادت کیلئے تشریف لائے آپ اس بات کو ناپسند جانتے تھے، کہ جہاں سے شخص ہجرت کر چکا ہو۔ وہاں آ کر انتقال کرے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عفراء کے بیٹے پر رحم کرے[2] (سعد بن خولہ) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا تہائی مال کی؟ فرمایا ہاں تہائی مال کی وصیت کر دے۔ تہائی مال بہت ہے۔ اگر تو اپنے ورثاء کو خوشحال اور کھاتا پیتا چھوڑے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تو محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، تو جو کچھ بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر گیا وہ خیرات ہے حتیٰ کہ وہ نوالہ بھی جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے اور تعجب نہیں کہ اللہ تجھے عمر مزید عطا کر دے۔ تیرے سبب سے بعضوں کو

---

[1] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطلب یہ ہے کہ بیماری سے لیکر وفات تک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہی پاس رہے میری ہی گود میں انتقال فرما گئے اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وصی بناتے یعنی اپنا خلیفہ مقرر کرتے جیسے شیعہ گمان کرتے ہیں تو مجھ کو تو ضرور خبر ہوتی ۱۲ منہ

[2] ان سعد کی ماں کا نام خولہ تھا انہی کو عفراء بھی کہتے تھے بعضوں نے کہا عفراء ان کی ماں کا لقب تھا بعضوں نے کہا یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سعد بن خولہ ہے جیسے زہری نے روایت کیا یہ سعد بن خولہ مکہ ہی میں مر گئے تھے ۱۲ منہ

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا ابْنَةٌ۔

فائدہ پہنچے بعضوں کو نقصان۔ ان دِنوں حضرت سعد کی سوائے ایک بیٹی کے کوئی اولاد نہ تھی۔[1]

بَابُ ۱۷۳۱ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

وَقَالَ الْحَسَنُ لَا يَجُوزُ لِلذِّمِّيِّ وَصِيَّةٌ إِلَّا الثُّلُثُ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى وَأَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ۔

باب تہائی مال وصیت کرنے کا بیان۔

حسن بصری کہتے ہیں ذمی کافر کی وصیت بھی تہائی مال سے زیادہ میں نافذ نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں انکے متعلق بھی اللہ کی آیات اور وحی کے مطابق فیصلہ کیجیے۔

۲۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَوْ غَضَّ النَّاسُ إِلَى الرُّبُعِ لِأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از ہشام بن عروہ از حضرت عروہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر لوگ تہائی سے بھی کم یعنی چوتھائی کی وصیت کریں تو یہ بہتر ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تہائی کی وصیت کر اور تہائی بہت ہے یا تہائی بڑا حصہ ہے

۲۵۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ لَا يَرُدَّنِي عَلَى عَقِبِي قَالَ لَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ وَيَنْفَعُ بِكَ نَاسًا قُلْتُ أُرِيدُ أَنْ أُوصِيَ وَإِنَّمَا لِي ابْنَةٌ قُلْتُ أُوصِي بِالنِّصْفِ قَالَ النِّصْفُ كَثِيرٌ قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ قَالَ فَأَوْصَى النَّاسُ بِالثُّلُثِ وَجَازَ ذَلِكَ لَهُمْ۔

(از محمد بن عبد الرحیم از زکریا بن عدی از مروان از ہاشم از عامر بن سعد) عامر کے والد سعد فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے لیے دعا فرمائیے۔ وہ مجھے الٹے پاؤں نہ پھرائے (مکہ میں نہ مارے جہاں سے ہجرت کی تھی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شاید اللہ تعالےٰ یہ بلا تجھ سے ٹال دے اور تیری وجہ سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچائے۔ میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ وصیت کروں ایک بیٹی کے سوا میری کوئی اولاد نہیں، میں آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا آدھا مال بہت ہے، میں نے عرض کیا تو تہائی مال کی وصیت کروں؟ فرمایا ہاں تہائی کی وصیت کر دو تہائی بھی بہت یا بڑی ہے سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس فرمان نبوی کی وجہ ہی سے لوگ تہائی کی وصیت کرتے ہیں جو ان کے لیے جائز ہے۔

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے اچھے ہو گئے ان کے کئی فرزند پیدا ہوئے عمر اور ابراہیم اور یحییٰ اور اسحاق اور عبد اللہ اور عبد الرحمان اور عامر اور عمران اور صالح اور عثمان اور بارہ بیٹیاں ۱۲ منہ عـہ یزید کے ساتھ پلید کا لفظ با اہتمام کہنا فضول بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہم اہل بیت یعنی حضرت معاویہؓ اور حضرت علیؓ کا احترام کرتے ہیں امام حسین ؓ کے امر میں دخل نہیں دیتے۔

بَابٌ ۱۷۴ قَوْلِ الْمُوْصِيِّ لِوَصِيِّهِ تَعَاهَدْ وَلَدِي وَمَا يَجُوزُ لِلْوَصِيِّ مِنَ الدَّعْوٰى۔

باب وصیت کرنے والا اپنے وصی سے کہہ سکتا ہے میری اولاد کا خیال رکھنا اور وصی دعوے کر سکتا ہے۔

۲۵۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أَخِي كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت کی زوجہ مطہرہ ہیں، کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو (مرتے وقت) وصیت کی کہ زمعہ کی لونڈی نے جو لڑکا جنا ہے وہ میرا ہے تو اسے لے لینا۔ جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے وہ بچہ لے لیا اور کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی وصیت کر گیا تھا کہ اسے لے لینا۔ اس وقت عبد بن زمعہ کھڑا ہو گیا اور کہا یہ لڑکا میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور انہیں کے گھر پیدا ہوا ہے بہرحال دونوں آنحضرت کے پاس گئے سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے میرا بھائی اس کے لیے وصیت کر گیا ہے عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا جنا ہوا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرا ہے جس کی عورت ہو اسی کو بچہ ملتا ہے اور بدکار کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔ (یعنی زانی کا زنا کا جرم اپنی جگہ پر مگر جو بچہ جس عورت کے بطن سے ہو گا وہ اس کے قانونی شوہر کی اولاد سمجھی جائے گی خواہ وہ اس کا حقیقی نطفہ نہ ہو، بلکہ کسی اور کا ہو)

۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ سودہ رضی اللہ عنہا کو جو زمعہ کی بیٹی تھیں حکم دیا کہ اس بچے سے پردہ کیا کر، کیونکہ اس کی صورت عتبہ سے ملتی تھی۔ اس لڑکے نے مرتے دم تک حضرت سودہ کو نہ دیکھا (یہ تھا اسلام کا پردہ) اسلام کا معاشرتی انصاف اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نفسیاتی علم۔

بَابٌ ۱۷۵ إِذَا أَوْمَأَ الْمَرِيضُ بِرَأْسِهِ إِشَارَةً بَيِّنَةً جَازَتْ

باب اگر بیمار اپنے سر سے کوئی واضح اشارہ کرے تو اس پر حکم صادر کیا جائے گا۔

۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ عتبہ نے کہا میرے لڑکے کا خیال رکھیو اس کو لے لیجیو اور سعد نے جو اپنے بھائی کے وصی تھے اس کا دعویٰ کیا ۱۲ منہ

۲۵۵۹ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ مَنْ فَعَلَ بِكِ أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى اعْتَرَفَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ -

(از حسان بن ابی عباد از ہمام از قتادہ) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک (انصاری) لڑکی کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا (جبکہ وہ قریب المرگ تھی) لوگوں نے اس لڑکی سے پوچھا تجھے کس نے مارا فلاں نے یا فلاں نے؟ جب نام لیتے لیتے اس یہودی کی باری آئی تو لڑکی نے سر سے اشارہ کیا۔ چنانچہ اس خبیث یہودی کو پکڑا گیا، اس نے اقرار کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کے سر کو کچلنے کا حکم فرمایا۔ اور تعمیل ارشاد میں اس کا سر کچل ڈالا گیا۔[1]

بَابٌ ۱۷۱۶ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب وارث کے لئے وصیت کرنا درست نہیں[2]

۲۵۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْوَالِدَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ

(از محمد بن یوسف از ورقاء از ابن نجیح از عطاء) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ (ابتدائے اسلام میں) مال اولاد کا حق شمار ہوتا تھا۔ البتہ اولاد والدین کیلئے وصیت کرتی تھی۔ لہذا اس اللہ تعالےٰ نے جو چاہا منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دگنا حصہ دلایا اور ماں باپ میں ہر ایک کو چھٹے حصے کا حقدار کیا۔[3] بیوی کیلئے آٹھواں حصہ یا چوتھا حصہ۔ خاوند کو آدھا یا چوتھا حصہ۔

بَابٌ ۱۷۱۷ الصَّدَقَةُ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب مرتے وقت خیرات کرنا۔

۲۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ

(از محمد بن علاء از ابواسامہ از سفیان از عمارہ از ابوزرعہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ کون سا صدقہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا جب تو خوشحال اور تندرست ہوتے ہوئے مال کی محبت اور حرص

---

[1] آپ نے اس لڑکی کا بیان جو سر کے اشارے سے تھا شہادت میں قبول کیا اور یہودی کی گرفتاری کا حکم دیا گیا۔ گو قصاص کا حکم صرف شہادت کی بناء پر نہیں دیا گیا بلکہ یہودی کے اقبال جرم پر۔ غیر مسلم اہل قانون نے بھی شہادت وقت مرگ کو بہت معتبر اور قوی سمجھا ہے کیونکہ آدمی اکثر مرتے وقت سچ ہی کہتا ہے اور جھوٹ سے پرہیز کرتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ مضمون صراحتہً ایک حدیث میں وارد ہے جس کو اصحاب سنن وغیرہ نے ابوامامہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے مگر اس کے اسناد میں کلام ہے اس لئے امام بخاری اس کو نہ لا سکے۔ امام شافعی نے اُم میں اس کو متواتر کہا ہے اور فخرالدین رازی نے اس کا انکار کیا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی چھٹا حصہ جب میت کی اولاد ہو کر جورو کو آٹھواں حصہ۔ جب میت کی اولاد نہ ہو، ورنہ چوتھا حصہ اسی طرح خاوند کو آدھا حصہ اگر اولاد نہ ہو ورنہ چوتھا حصہ ۱۲ منہ

اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ صَحِیْحٌ حَرِیْصٌ تَاْمَلُ الْغِنٰی وَتَخْشَی الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

کے باوجود غنا اور تونگری کی امید اور فقر و احتیاج کے خوف کے باوجود خیرات کرے نیز خیرات میں اسقدر تاخیر نہ کرنا کہ حلق تک سانس آجائے (یعنی موت کا وقت آجائے) اور تو یہ کہے کہ فلاں کو بھی دینا فلاں کو بھی، حالانکہ تو خود بخود (تیرے کہے بغیر فلاں فلاں کا ہو ہی گیا (اور تیرا احسان تو نہ رہا کہ، تو خیرات نہ بھی کرے، تب بھی تیرے کام تو نہ آئے گا)۔

باب ۱۷۱۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَا اَوْ دَیْنٍ وَیُذْكَرُ اَنَّ شُرَیْحًا وَّعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَطَاؤُسًا وَّعَطَاءً وَّابْنَ اُذَیْنَةَ اَجَازُوْا اِقْرَارَ الْمَرِیْضِ بِدَیْنٍ وَّقَالَ الْحَسَنُ اَحَقُّ مَا یُصَدَّقُ بِهِ الرَّجُلُ اٰخِرَ یَوْمٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَاَوَّلَ یَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ وَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَالْحَكَمُ اِذَا اَبْرَاَ الْوَارِثَ مِنَ الدَّیْنِ بَرِیَ وَاَوْصٰی رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ اَنْ لَّا تُكْشَفَ امْرَاَتُهُ الْفَزَارِیَّةُ عَمَّا اُغْلِقَ عَلَیْهِ بَابُهَا وَقَالَ الْحَسَنُ اِذَا قَالَ لِمَمْلُوْكِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ كُنْتُ اَعْتَقْتُكَ جَازَ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ اِذَا قَالَتِ الْمَرْاَةُ عِنْدَ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ وصیت اور قرضہ کی ادائیگی کے بعد ورثاء کو حصے تقسیم کیے جائیں گے۔

نقل ہے کہ قاضی شریح، عمر بن عبد العزیز، طاؤس، عطاء اور عبد الرحمٰن بن اذینہ نے بیماری کی حالت میں قرض کا اقرار جائز سمجھا ہے[1]۔ امام حسن بصری[2] کہتے ہیں سب سے زیادہ آدمی کو سچا اسوقت سمجھنا چاہیے جب دنیا میں اس کا آخری دن اور آخرت میں اس کا پہلا دن ہو۔ ابراہیم نخعی اور حکم بن[3] علیبہ کہتے ہیں اگر بیمار وارث سے یوں کہے کہ میرا اس پر کوئی قرضہ نہیں تو واقعی اسے بری الذمہ سمجھا جائے گا۔ رافع بن خدیج نے یہ وصیت کی کہ ان کی بیوی فرازیہ نے گھر کے دروازے میں جو مال بند اور محفوظ کر لیا ہے وہ مال نہ کھولا جائے[4] (یعنی اس سے نہ لیا جائے) امام حسن بصری کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت اپنے غلام سے کہے میں نے تجھے آزاد کر دیا تھا تو یہ درست سمجھا جائیگا[5] (واقعی اسے آزاد سمجھا جائے گا)

شعبی کہتے ہیں اگر عورت مرتے وقت یوں کہے

---

[1] شریح اور عطاء اور طاؤس اور ابن اذینہ کے اثر کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا اور عمر بن عبد العزیز کا اثر حافظ صاحب کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [2] اس کو دارمی نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ مرتے وقت اگر یہ اقرار کرے کہ فلانے کا مجھ پر اس قدر قرضہ ہے تو یہ اقرار صحیح ہوگا ۱۲ منہ [3] ان دونوں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یعنی کوئی ان کی جورو سے معترض نہ ہو عینی نے کہا کہ خاوند کے مرنے کے بعد جو مال عورت کے پاس ہو وہ اسی کا سمجھا جائے گا گو خاوند نے اس کی شہادت نہ دی ہو حافظ نے کہا یہ اثر مجھ کو موصولاً نہیں ملا ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا مجھ کو یہ اثر موصولاً نہیں ملا جمہور علماء اس کے خلاف کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مرض موت میں ایسا کہنے سے تہائی مال سے وہ آزاد ہوگا

مَوْتِهَا أَنَّ زَوْجِي قَضَانِي وَقَبَضْتُ مِنْهُ جَازَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَجُوزُ إِقْرَارُهُ لِسُوْءِ الظَّنِّ بِهِ لِلْوَرَثَةِ ثُمَّ اسْتَحْسَنَ فَقَالَ يَجُوزُ إِقْرَارُهُ بِالْوَدِيعَةِ وَالْبِضَاعَةِ وَالْمُضَارَبَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا يَحِلُّ مَالُ الْمُسْلِمِينَ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةُ الْمُنَافِقِ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا فَلَمْ يَخُصَّ وَارِثًا وَلَا غَيْرَهُ فِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

میرے خاوند نے مجھے مہر ادا کر دیا ہے اور میں لے چکی ہوں تو جائز ہوگا۔[1]

بعض لوگ کہتے ہیں بیمار کا اقرار کرنا کسی مخصوص وارث کیلئے دوسرے وارثوں کی بدگمانی کیوجہ سے درست نہ ہوگا۔[2] پھر یہی لوگ کہتے ہیں کہ بیمار اگر امانت مضاربت اور بضاعت کا اقرار کرے تو روا ہے۔[3] حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بدگمانی سے بچے رہو، بدگمانی بڑا جھوٹ ہے[4] اور مسلمانوں (یعنی دوسرے وارثوں) کا حق مار لینا درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے[5] منافق کی نشانی یہ ہے کہ امانت میں خیانت کرے نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "اللہ تمہیں حکم دیتا ہے امانتیں امانت والوں کو ادا کرو" اس میں وارث وغیرہ کی تخصیص[6] نہیں کی۔ اس بارے میں عبداللہ بن عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔[7]

۲۵۶۲ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ مَالِكِ

(از سلیمان بن داؤد از ابوالربیع از اسماعیل بن جعفر از نافع بن مالک بن ابی عامر از ابوسہیل از والد خود) حضرت ابوہریرہؓ

---

[1] اب عورت کے وارث خاوند سے مہر کا دعویٰ نہ کر سکیں گے۔ حافظ صاحب اور عینی اور قسطلانی کسی نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] عینی نے کہا صحیح نہ ہونے کی وہ نہیں ہے جو امام بخاری نے بیان کی بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس میں دوسرے وارثوں کا نقصان ہے اور مالکیہ بھی حنفیہ کے ساتھ متفق ہیں اور شافعیہ میں سے رویانی نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے اور شریحؒ اور حسن بن صالح سے منقول ہے کہ مریض کا اقرار کسی وارث کے لئے صحیح نہیں مگر اپنی عورت کے مہر کا اقرار صحیح ہوگا اور قاسم اور سالم اور ثوری سے بھی ایسا ہی منقول ہے اور ابن منذر نے کہا کہ شافعیؒ نے بھی اسی قول کی طرف رجوع کیا ہے اور امام احمد کا بھی وہی قول ہے اور امام بخاری سے تعجب ہے کہ انہوں نے خاص حنفیہ پر طعن کیا انہوں نے اوزاعی اور اسحاق اور ثور کا مذہب اختیار کیا جو بیمار کا اقرار مطلقاً صحیح جانتے ہیں حافظ نے کہا شافعیہ کے نزدیک بھی یہی راجح ہے ۱۲ منہ [3] عینی نے کہا امانت اور مضاربت کا اقرار اس لئے صحیح ہے کہ دین میں لزوم ہوتا ہے ان چیزوں میں لزوم نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے کتاب الادب میں وصل کیا عینی نے کہا ہم بدگمانی کو تو علت ہی قرار نہیں دیتے پھر یہ استدلال بیکار ہے اور اگر مان لیں تب بھی حدیث سے بدگمانی منع ہے اور یہ گمان بدگمانی نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں بھی موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [6] حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ مریض پر جیسے کا دین ہو تو اس کا اقرار کرنا چاہیئے ورنہ وہ خیانت کا مرتکب ہوگا اور جب اقرار کرنا واجب ہوا تو اس کا اقرار معتبر بھی ہوگا ورنہ اقرار کے واجب کرنے سے فائدہ ہی کیا ہے اور آیت سے یہ نکالا کہ دین بھی دوسرے کی گویا امانت ہے خواہ وہ وارث ہو یا نہ ہو پس وارث کے لئے اقرار کرنا صحیح ہوگا عینی کا یہ اعتراض کہ دین کو امانت نہیں کہہ سکتے اور آیت میں امانت کی ادائیگی کا حکم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں امانت سے لغوی امانت مراد ہے یعنی دوسرے کا حق نہ شرعی امانت اور دین لغوی امانت ہے اس آیت کا شان نزول اس آیت پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے عثمان بن طلحہ شیبی سے کعبہ کی کنجی لی اور اندر گئے اس کنجی کو حضرت عباس نے مانگا اس وقت یہ آیت اتری آپ نے وہ کنجی پھر شیبی کو دے دی جو آج تک ان کے خاندان میں چلی آتی ہے ۱۲ منہ [7] اس کو امام احمد اور ...

ابنِ اَبِی عَامِرٍ اَبُو سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ قَالَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ منافق کی تین علامتیں ہیں جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے، خیانت کرے اور جب وہ وعدہ کرے خلاف کرے۔

باب ۱۷۱۹ تَاْوِيلِ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا فرمان مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ کی تفسیر

وَيُذْكَرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اللهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا فَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ اَحَقُّ مِنْ تَطَوُّعِ الْوَصِيَّةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض لَا يُوْصِي الْعَبْدُ اِلَّا بِاِذْنِ اَهْلِهٖ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبْدُ رَاعٍ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے، کہ آپؐ نے دین کو وصیت پر مقدم کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (بیشک تمہیں اللہ حکم دیتا ہے امانتیں ان کے اہل کو ادا کرو۔ لہٰذا امانت کا ادا کرنا (جو فرض ہے) نفل یعنی وصیت پورا کرنے سے زیادہ ضروری اور مقدم ہے۔ نیز آنحضرتؐ کا ارشاد ہے[۱] کہ عمدہ صدقہ وہی ہے جس کے بعد آدمی مالدار ہی رہے (یعنی فقیر نہ ہو جائے) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں[۲] غلام اپنے مالک کی اجازت کے بغیر وصیت نہیں کر سکتا آپؐ نے فرمایا غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے[۳]

۲۵۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ رض قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از زہری از سعید بن مسیب و عروہ بن زبیر) حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا کیا، آپؐ نے مجھے کچھ دیا۔ میں نے پھر مانگا آپؐ نے پھر دیا اور فرمایا اے حکیم! یہ مال سبز اور میٹھا معلوم ہوتا ہے جو شخص بغیر حرص کے لے گا اس کے لیے برکت ہوتی ہے جو لالچ کرے اس کے لیے برکت نہیں بلکہ وہ ایسا ہے، کہ آدمی کھاتا جائے

[۱] اس کو امام بخاری نے کتاب الزکوٰۃ میں وصل کیا۔ اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دین کا ادا کرنا وصیت پر مقدم ہے اس لئے کہ وصیت مثل صدقے کے ہے اور جو شخص مدیون ہو وہ مالدار نہیں ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث کتاب العتق میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ يَّدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَآ اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَّدْعُوْا حَكِيْمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَآءَ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهٗ فَيَاْبٰى اَنْ يَّقْبَلَهٗ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنِّيْ اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِيْ قَسَمَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَّاْخُذَهٗ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيْمٌ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

اور سیر نہ ہو۔ اوپر والا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔

حکیم کہتے ہیں میں نے کہا یا حضرت! اُس خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق پر مبعوث فرمایا۔ میں آپؐ کے سوا کسی سے نہ مانگوں گا حتیٰ کہ مر جاؤں گا (پھر حکیم کا یہ حال تھا) حضرت ابوبکر ان کا سالانہ وظیفہ انہیں دینے کے لیے بلاتے وہ اسے لینے سے انکار کرتے (اسطرح سے) حضرت عمر نے بھی انہیں اپنے عہد خلافت میں وظیفہ دینے کے لیے طلب کیا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا لوگو تم گواہ رہنا) میں حکیم کو مال غنیمت میں اس کا حصہ دیتا ہوں، لیکن وہ نہیں لیتا۔ غرض حکیم نے مرتے دم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی سے سوال نہ کیا۔ اللہ ان پر رحم کرے۔

۲۵۶۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّخْتِيَانِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ اَهْلِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ وَالْمَرْاَةُ فِيْ بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّمَسْئُوْلَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ فِيْ مَالِ سَيِّدِهٖ رَاعٍ وَّمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ۔

(از بشر بن محمد سختیانی از عبداللہ از یونس از زہری از سالم) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے جس سے اس کی رعیت کے بارے میں بازپرس کی جائے گی۔ ملک کا بادشاہ بھی حاکم ہے اور اپنی رعیت کے بابت اس سے بازپرس کی جائے گی۔ عام آدمی بھی اپنے گھر میں حاکم ہے اور گھر کی محدود رعیت کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ عورت خاوند کے گھر میں حاکمہ ہے اور گھر کی رعیت میں مسؤلہ ہے نوکر اپنے آقا کے مال میں راعی ہے اور اتنی حد تک اپنی رعیت کا مسؤل ہے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے[۲]۔ (گویا اس سے اس مال کے متعلق پوچھا جائے گا)

---

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے اس باب کی وجہ مطابقت بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش قبول کرنے کو ادنیٰ درجہ ٹھہرایا اور اپنا قرض وصول کرنے کو ادنیٰ درجہ نہیں فرمایا اور وصیت ایک بخشش ہے تو معلوم ہوا کہ دین وصیت پر مقدم ہے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر کتاب العتق میں گذر چکی ہے اس کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا ہے غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہوا حالانکہ وہ مال غلام ہی کا کمایا ہوا ہے تو اس میں مالک اور غلام دونوں کے حق متعلق ہوئے لیکن مالک کا حق مقدم کیا گیا کیونکہ وہ زیادہ قوی ہے اسی طرح دین اور وصیت میں دین مقدم کیا جائے گا کیونکہ دین کی ادائیگی فرض ہے اور وصیت ایک قسم کا تبرع یعنی نفل ہے ۱۲ منہ

باب ۲۷۱ إِذَا وَقَفَ أَوْ أَوْصَى لِأَقَارِبِهِ وَمَنِ الْأَقَارِبُ - وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ أَقَارِبِكَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ قَالَ اجْعَلْهَا لِفُقَرَاءِ قَرَابَتِكَ قَالَ فَجَعَلَهَا لِحَسَّانَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي وَكَانَ قَرَابَةُ حَسَّانَ وَأُبَيٍّ مِنْ أَبِي طَلْحَةَ وَاسْمُهُ زَيْدُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ حَرَامِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ حَرَامٍ فَيَجْتَمِعَانِ إِلَى حَرَامٍ وَهُوَ الْأَبُ الثَّالِثُ وَحَرَامُ بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدِ مَنَاةَ بْنِ عَدِيِّ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَهُوَ يُجَامِعُ حَسَّانَ أَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيٌّ إِلَى سِتَّةِ آبَاءٍ إِلَى عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبِ بْنِ قَيْسِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ

باب اگر اپنے اعزاء واقارب کیلئے وقف اور وصیت کی (تو کیا حکم ہے؟) اقارب سے کون لوگ مراد ہیں؟[1]

حضرت ثابت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے ضرورت مند اقارب کو دے دے انہوں نے حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا (جو حضرت ابو طلحہ کے چچازاد بھائی تھے) محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں[2] میرے والد نے بحوالہ ثمامہ، انس سے روایت کیا جیسے ثابت کی روایت ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں اپنے قرابت کے ضرورت مند لوگوں کو دے دے، انس کہتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ نے وہ باغ حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔ وہ مجھ سے زیادہ ابوطلحہ کے قریبی رشتہ دار تھا۔

حسان اور ابی بن کعب کی قرابت ابوطلحہ سے یہ تھی کہ ابوطلحہ جس کا نام زید ہے سہل بن اسود بن حرام کا بیٹا ہے اور حسان ثابت بن منذر بن حرام کا بیٹا ہے گویا حرام کی شخصیت میں دونوں مل جاتے ہیں جو تیسری جگہ ہے (یعنی دادا) یعنی حرام ابوطلحہ اور حسان کو ملا دیتا ہے۔ ابی بن کعب چھٹی پشت میں عمرو بن مالک میں ابوطلحہ سے جا ملتا ہے۔ ابی کا سلسلۂ نسب ابی ابن کعب بن قیس بن علید بن زید بن معاویہ بن عمرو ہے الغرض عمرو بن مالک حضرت حسان، ابوطلحہ اور ابن ابی کعب تینوں کے بزرگ ہیں اور تینوں اس کی اولاد میں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اپنے رشتہ داروں کے

[1] اس میں اختلاف ہے شافعیہ نے کہا ان میں وارث داخل نہ ہوں گے بعضوں نے کہا داخل ہوں گے امام ابو حنیفہ رحمہ نے کہا عزیزوں سے محرم ناطہ دار مراد ہوں گے باپ کی طرف کے ہوں یا ماں کی طرف کے ۱۲ منہ [2] اس کو امام مسلم نے نکالا ۱۲ منہ [3] اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ آل عمران میں وصل کیا ۱۲ منہ

مَالِكِ بْنِ النَّجَّارِ فَعَمْرُو بْنُ مَالِكٍ يَجْمَعُ حَسَّانَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيًّا وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَوْصَى لِقَرَابَتِهِ فَهُوَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ۔

کے لیے وصیت کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان ماں باپ دادا گذرے ہیں وہ سب شامل ہوں گے

۲۵۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ سے فرمایا تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دے۔ ابوطلحہ نے عرض کیا تعمیل ارشاد کرتا ہوں۔ چنانچہ ابوطلحہ نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت ابن عباس کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی، "اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کی۔ اے فہر کی اولاد اے عدی کی اولاد جو قریش کے خاندان تھے (اور آپ کے قریبی رشتہ دار تھے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جب آیت نازل ہوئی "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یا معشر قریش (اے قریش کے لوگو!)

بَابٌ ۱۷۱۔ هَلْ يَدْخُلُ النِّسَاءُ وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ۔

باب کیا اقارب میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں؟

۲۵۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے "وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ" نازل کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کے لوگو! یا ایسا ہی کوئی اور ملتا جلتا کلمہ فرمایا اور فرمایا تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو نیک کاموں کے عوض خرید لو میں اللہ تعالیٰ کے سامنے تمہارے

---

[۱] اس کو امام بخاری نے مناقب قریش اور تفسیر سورۂ شعراء میں وصل کیا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کو خود امام بخاری نے آگے کے باب میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] پہلے آپ نے قریش کے کل لوگوں کو مخاطب کیا جو خاص آپ کی قوم کے لوگ تھے پھر عبدالمناف اپنے چوتھے دادا کی اولاد کو پھر خاص اپنے چچا اور پھوپھی یعنی دادا کی اولاد کی اولاد کو پھر فاطمہ اپنی اولاد کو اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ قرابت والوں میں عورتیں بھی داخل ہیں کیونکہ حضرت صفیہ اپنی پھوپھی کو بھی آپ نے مخاطب کیا اور بچے بھی اس لئے کہ حضرت فاطمہؓ جب یہ آیت اتری کم سن بچی تھیں آپ نے ان کو بھی مخاطب فرمایا ۱۲ منہ

قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا تَابَعَهُ أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ۔

کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے عبد مناف کے بیٹو! میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا۔ اے عباس بن مطلب! میں تمہارے کسی کام نہ آسکوں گا اے فاطمہ بنت محمد! میں اللہ کے سامنے تیرے کسی کام نہ آسکوں گا، البتہ تو دنیاوی مال جو مانگتی ہے بیشک مانگ لے۔ اسے صفیہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی) میں اللہ کے سامنے تیرے کسی کام نہ آسکوں گا۔

اس حدیث کو اصبغ ابن وہب نے بھی بحوالہ یونس از ابن شہاب روایت کیا ہے۔

بَاب ۱۷۲۲ هَلْ يَنْتَفِعُ الْوَاقِفُ بِوَقْفِهِ وَقَدِ اشْتَرَطَ عُمَرُ رض لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ وَقَدْ يَلِي الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ وَكَذٰلِكَ مَنْ جَعَلَ بَدَنَةً أَوْ شَيْئًا لِلّٰهِ فَلَهُ أَنْ يَنْتَفِعَ بِهَا كَمَا يَنْتَفِعُ غَيْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَشْتَرِطْ

باب کیا وقف کرنے والا اپنی وقف کردہ چیز سے کچھ فائدہ حاصل کر سکتا ہے[1]؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ[2] وقف میں یہ شرط لگاتے ہیں، کہ جو شخص اسکا اہتمام کرے، وہ اس میں سے (حسب دستور) کھا سکتا ہے بعض اوقات وقف کرنے والا خود مہتمم ہوتا ہے۔ دوسرا شخص (گویا خود مہتمم ہوگا تو کھا سکتا ہے نیز یہ صورت اسوقت بھی پیش آتی ہے جب کوئی شخص اونٹ یا کوئی اور چیز اللہ کی راہ میں وقف کرے تو اس سے خود بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جسطرح دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں گو اسطرح کے وقف کرنے میں شرط نہ کی ہو[3]۔

۲۵۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ أَوْ وَيْحَكَ۔

(از قتیبہ بن سعید از ابوعوانہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا (خود پیدل چل رہا تھا) تو آپؐ نے فرمایا تو اس پر سوار ہو جا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! یہ تو قربانی کا اونٹ ہے آپؐ نے دوبارہ بھی ارشاد فرمایا صحابی نے ویسا ہی جواب دیا دوسری یا تیسری بار فرمایا کمبخت سوار ہو جا۔

---

[1] البتہ اٹھا سکتا ہے جب اس چیز کو خود اپنے اوپر اور نیز دوسروں پر وقف کر دیا ہو یا وقف میں ایسی شرط کرلی ہو یا اس میں سے ایک حصہ اپنے لئے خاص کرلیا ہو یا متولی کو کچھ دلایا ہو اور خود ہی متولی ہو قسطلانی نے کہا شافعیہ کا صحیح مذہب یہ ہے کہ اپنی ذات پر وقف کرنا باطل ہے ۱۲ منہ [2] یہ اثر کتاب الشروط میں موصولاً گذر چکا ہے امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ جب وقف کے متولی کو حضرت عمرؓ نے اس میں سے کھانے کی اجازت دی تو خود وقف کرنے والے کو بھی اس میں سے کھانا یا کچھ فائدہ لینا درست ہوگا کس لئے کہ کبھی وقف کرنے والا خود اس جائیداد کا متولی ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا اگر کوئی چیز فقیروں پر وقف کی اور وقف کرنے والا فقیر نہیں ہے تو اس سے فائدہ اٹھانا درست نہیں البتہ اگر وہ فقیر ہو جائے یا اس کی اولاد میں سے کوئی فقیر ہو جائے تو فائدہ اٹھا سکتا ہے یہی مختار ہے ۱۲ منہ

۲۵۶۸- حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْکَبْهَا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْکَبْهَا وَیْلَکَ فِی الثَّانِیَةِ اَوْ فِی الثَّالِثَةِ

(از اسماعیل از مالک از ابی الزناد از اعرج) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانکے لیے جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ یہ قربانی کا جانور (وقفی) ہے۔ آپ نے دوسری یا تیسری بار میں فرمایا کمبخت سوار ہو جا[1]۔

بَابُ ۱۷۲۳ اِذَا وَقَفَ شَیْئًا فَلَمْ یَدْفَعْهُ اِلٰی غَیْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ لِاَنَّ عُمَرَ رضی اللہ عنہ اَوْقَفَ وَقَالَ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَّلِیَهٗ اَنْ یَّاْکُلَ وَلَمْ یَخُصَّ اَنْ وَّلِیَهٗ عُمَرُ اَوْ غَیْرُهٗ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَفْعَلُ فَقَسَمَهَا فِیْ اَقَارِبِهٖ وَبَنِیْ عَمِّهٖ۔

باب اگر وقف کرنے والا وقف کردہ مال اپنے ہی قبضے میں رکھے (کسی دوسرے کے حوالے نہ کرے) تو جائز ہے[2]۔ کیونکہ حضرت عمرؓ نے وقف کیا اور فرمایا جو شخص وقف کا متولی ہو وہ اس میں سے کھا سکتا ہے اور یہ تخصیص نہیں فرمائی کہ وہ خود متولی ہو یا دوسرا[3]۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ سے فرمایا میرے خیال میں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دیدے، انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

بَابُ ۱۷۲۴ اِذَا قَالَ دَارِیْ صَدَقَةٌ لِلّٰهِ وَلَمْ یُبَیِّنْ لِلْفُقَرَآءِ اَوْ غَیْرِهٖ فَهُوَ جَائِزٌ وَّیَضَعُهَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ اَوْ حَیْثُ اَرَادَ۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ حِیْنَ قَالَ اَحَبُّ اَمْوَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُحَآءَ وَاِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ فَاَجَازَ النَّبِیُّ صَلَّی

باب اگر کسی نے یوں کہا میرا گھر صدقہ ہے اور اس نے فقرا کا لفظ واضح طور پر نہیں کہا، تو جائز ہے، وہ گھر خود بخود رشتہ داروں اور بے رشتہ فقیروں جنہیں وہ چاہے ہر ایک کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ[4] نے عرض کیا "مجھے عزیز ترین مال بیرحاء ہے اور وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے"۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

---

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ وقفی چیز سے خود وقف کرنے والا بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جانور پر مکان کو بھی قیاس کر سکتے ہیں اگر کوئی مکان وقف کرے تو اس میں خود بھی رہ سکتا ہے ۱۲ منہ
[2] اس میں اختلاف ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے اور مالکیہ اور ابن ابی لیلیٰ اور امام محمد کے نزدیک وقف اس وقت تک صحیح نہیں ہوتا جب تک مالِ وقف کو اپنے قبضے سے نکال کر دوسرے کے قبضے میں نہ دے دے جمہور کی دلیل حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے افعال ہیں ان سبھوں نے اپنے اوقاف کو اپنے ہی قبضے میں رکھا تھا اس کا نفع خیرات کے کاموں میں صرف کرتے ۱۲ منہ
[3] تو معلوم ہوا حضرت عمرؓ خود بھی ولی ہو سکتے تھے کیونکہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جب عمرؓ ولی ہو سکے تو ان کو اس میں سے کھانا بھی درست ہوگا اور باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ
[4] یہ حدیث بھی اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ وَقَالَ بَعْضُھُمْ لَا یَجُوْزُ حَتّٰی یُبَیِّنَ لِمَنْ وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

جائز قرار دیا بعض لوگ کہتے ہیں (شافعیہ) کہ وقف اس وقت تک جائز نہیں جب تک یہ بیان نہ کرے، کہ کن لوگوں پر وہ وقف کرتا ہے۔ مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

بَاب ۱۷۲۵ اِذَا قَالَ اَرْضِیْ اَوْ بُسْتَانِیْ صَدَقَۃٌ عَنْ اُمِّیْ فَھُوَ جَائِزٌ وَّاِنْ لَّمْ یُبَیِّنْ لِمَنْ ذٰلِکَ۔

باب اگر کوئی شخص کہے میری زمین یا باغ میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ تو یہ جائز ہوگا۔ گو یہ واضح نہ کرے کہ کن لوگوں پر وہ صدقہ ہے۔

۲۵۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یَعْلٰی اَنَّہٗ سَمِعَ عِکْرِمَۃَ یَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ ابْنَ عُبَادَۃَ تُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ وَھُوَ غَائِبٌ عَنْھَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْھَا اَیَنْفَعُھَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافَ صَدَقَۃٌ عَلَیْھَا۔

(از محمد از مخلد بن یزید از ابن جریج از یعلیٰ از عکرمہ) ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہوگیا، وہ اس وقت موجود نہ تھے[1]۔ جب آئے تو انہوں نے کہا، یا رسول اللہ! میری ماں کا انتقال ہوگیا ہے اور میں اس کے انتقال کے وقت موجود نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسے ثواب پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا باغ مخراف[2] ان کی طرف سے خیرات ہے۔

بَاب ۱۷۲۶ اِذَا تَصَدَّقَ اَوْ اَوْقَفَ بَعْضَ مَالِہٖ اَوْ بَعْضَ رَقِیْقِہٖ اَوْ دَوَآبِّہٖ فَھُوَ جَائِزٌ۔

باب اگر کوئی شخص کسی چیز کو یا کسی غلام لونڈی یا جانور کو صدقہ یا وقف کرے تو جائز ہے[3]۔

۲۵۲۰۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبدالرحمان ابن عبداللہ بن کعب از عبداللہ بن کعب) کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو میری توبہ قبول کی ہے[4] اس کی خوشی اور شکرانہ میں میں نے اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] غزوۂ دومۃ الجندل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے ہوئے تھے ۱۲ منہ [2] مخراف اس باغ کا نام تھا یا مخراف کا معنی بہت میوہ دار ۱۲ منہ [3] مطلب یہ ہے کہ مال منقولہ یا مشترک کا بھی وقف درست ہے امام ابوحنیفہؒ اور زفر رحمہما اللہ نے اس میں خلاف کیا ہے ۱۲ منہ [4] یہ کعب بن مالک وہ شخص ہیں جو اپنے دو ساتھیوں سمیت جنگ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے ایک مدت تک ان پر عتاب رہا آخر اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اس کا مفصل قصہ انشاء اللہ کتاب المغازی میں آئیگا ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ۔

نے فرمایا اپنا کچھ مال گھر میں رکھ لے یہ تیرے حق میں مفید ہوگا۔ میں نے عرض کیا خیبر والا حصہ میں اپنے لیے روک لوں گا۔

بَابٌ ۱۷۲۷ مَنْ تَصَدَّقَ إِلَى وَكِيلِهِ ثُمَّ رَدَّ الْوَكِيلُ إِلَيْهِ

وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كِتَابِهِ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَمْوَالِ إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ قَالَ وَكَانَتْ حَدِيقَةً كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَسْتَظِلُّ بِهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا فَهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو بِرَّهُ وَذُخْرَهُ فَضَعْهَا أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخْ يَا

باب اپنے وکیل کو صدقہ دے اور وکیل اسے واپس کردے۔

اسماعیل کہتے ہیں مجھے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے حوالے سے بتایا کہ میں یہ حدیث حضرت انس ہی سے سمجھتا ہوں وہ فرماتے تھے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ "تم اس وقت تک ثواب نہ حاصل کرسکو گے جب تک محبوب ترین مال خرچ نہ کرو گے" تو ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ نازل کی ہے اور مجھے اپنے پورے مال میں سے بیرحاء زیادہ پسند ہے۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ اس باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے جایا کرتے تھے اس کے سائے میں بیٹھتے تھے اور اس کا پانی پیتے تھے۔ ابوطلحہ نے عرض کیا وہ اللہ اور رسول کی خدمت میں صدقہ ہے میں اس کے عوض آخرت میں بھلائی اور مفاد چاہتا ہوں۔ آپ جہاں چاہے خرچ کیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا شاباش یہ مال تو بڑا فائدہ مند ہے۔ ہم نے یہ مال تجھ سے قبول کیا[1] اور تجھے واپس بھی کردیا (ترجمہ باب یہیں سے نکلا ابوطلحہؓ نے آنحضرتؐ کو اپنے صدقہ کا وکیل کیا آنحضرتؐ نے صدقہ واپس کردیا) تو اسے اپنے رشتہ

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ابوطلحہ نے صدقہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وکیل کیا تھا آپ نے ان کا صدقہ لے کر پھر واپس کردیا ۱۲ منہ [2] وہ شخص [illegible] نہیں کرتا۔ اس حدیث سے [illegible] خیرات کردینا مکروہ ہے اور اپنے عزیزوں پر وقف کرنا بھی جائز ہے ۱۲ منہ

أَبَا طَلْحَةَ ذٰلِكَ مَالٌ رَّابِحٌ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَرَدَدْنَاهُ إِلَيْكَ فَاجْعَلْهُ فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَتَصَدَّقَ بِهٖ أَبُوْ طَلْحَةَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ قَالَ وَكَانَ مِنْهُمْ أُبَيٌّ وَّحَسَّانُ قَالَ وَبَاعَ حَسَّانُ حِصَّتَهٗ مِنْهُ مِنْ مُّعٰوِيَةَ فَقِيْلَ لَهٗ تَبِيْعُ صَدَقَةَ أَبِيْ طَلْحَةَ فَقَالَ أَلَا أَبِيْعُ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ بِصَاعٍ مِّنْ دَرَاهِمَ قَالَ وَكَانَتْ تِلْكَ الْحَدِيْقَةُ فِيْ مَوْضِعِ قَصْرِ بَنِيْ حُدَيْلَةَ الَّذِيْ بَنَاهُ مُعٰوِيَةُ۔

داروں میں خیرات کر دے۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ نے وہ باغ بطور صدقہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا حضرت انس کہتے ہیں کہ رشتہ داروں میں، جن میں باغ خیرات کیا گیا تھا۔ حضرت حسان اور ابی بھی تھے حضرت حسان نے اپنا حصہ معاویہ کی خلافت کے زمانے میں حضرت معاویہ کے ہاتھ بیچ دیا۔ لوگوں نے کہا، تم ابوطلحہ کا صدقہ بیچتے ہو حضرت حسان نے جواب دیا کیا میں ایک صاع درہم کے عوض ایک صاع کھجور نہ دوں[1] (یعنی یہ تو بڑے فائدے کی بات ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ باغ بنی حدیلہ کے مقام کے قریب تھا جسے حضرت معاویہؓ نے (بطور قلعہ) بنایا تھا۔

بَابٌ ۱۷۲۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ۔

باب اللہ تعالیٰ کا فرمان جب تقسیم وراثت کے وقت رشتہ دار اور یتیم و مسکین آ جائیں تو انہیں بھی (وراثت میں سے) کچھ دیدو[2]

۲۵۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَزْعُمُوْنَ أَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نُسِخَتْ وَلَا وَاللّٰهِ مَا نُسِخَتْ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا تَهَاوَنَ النَّاسُ

(از محمد بن فضل ابوالنعمان از ابوعوانہ از ابوبشیر از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کا یہ گمان ہے کہ یہ آیت منسوخ ہے۔ نہیں بخدا یہ منسوخ نہیں ہوئی، بلکہ یہ ان آیات میں سے ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنے میں سستی کی ہے۔ ترکہ لینے والے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جو خود وارث ہو اسے تو حکم ہے کہ

---

[1] یعنی ایسی قیمت پھر کہاں ملے گی گویا کھجور چاندی کے مول بک رہی ہے کہتے ہیں صرف حسان کا حصہ اس باغ میں معاویہ نے ایک لاکھ درہم کو خریدا چونکہ ابوطلحہ نے یہ باغ معین لوگوں پر وقف کیا تھا لہٰذا ان کو اپنا حصہ بیچنا درست ہوا بعضوں نے کہا ابوطلحہ نے ان لوگوں پر وقف کرتے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ اگر ان کو احتیاج ہو تو بیچ سکتے ہیں ورنہ مال وقف کی بیع درست نہیں ۱۲ منہ

[2] اور اگر دینا نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر نرمی سے ٹال دو جو لوگ خود وارث ہوں ان کو تو دینا ضروری ہے یتیم اور مسکین اور دور کے ناطے والوں کو جو وارث نہیں ہیں تقسیم کے وقت کچھ دینا واجب تھا اور جو خود وارث نہ ہوں جیسے وارث کا ولی اس کو یہ حکم تھا کہ نرمی سے ان کو جواب دے دے۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر جب صدقہ کا وجوب جاتا رہا اسی لیے یہ آیت منسوخ ہو گئی بعضوں نے کہا اب بھی یہ حکم باقی ہے اور آیت منسوخ نہیں ہے ۱۲ منہ

هُمَا وَالِيَانِ وَالٍ يَرِثُ وَذٰلِكَ الَّذِىْ يَرْزُقُ وَوَالٍ لَا يَرِثُ فَذَاكَ الَّذِىْ يَقُوْلُ بِالْمَعْرُوْفِ يَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ اَنْ اُعْطِيَكَ -

وہ دوسروں کے حقوق ادا کر دے۔ دوسرا ترکہ لینے والا وہ ہوتا ہے جو خود وارث نہیں تو اسے حکم ہے کہ وہ لوگوں کو بطریق معروف یعنی نرمی سے کہہ دے "میں تمہیں کچھ دینے کا اختیار نہیں رکھتا"۔

بَابُ ۱۷۲۹ - مَا يُسْتَحَبُّ لِمَنْ يُتَوَفّٰى فُجَاءَةً اَنْ يَتَصَدَّقُوْا عَنْهُ وَقَضَاءِ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب جو شخص اچانک انتقال کر جائے اس کی طرف سے خیرات کرنا مستحب ہے۔ نیز میت کیطرف سے نذر پوری کرنے کا بیان۔

۲۵۷۲ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّىْ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَرَاهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ تَصَدَّقْ عَنْهَا -

(از اسماعیل از مالک از ہشام از والد ش) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کی میری ماں اچانک انتقال کر گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر وہ (موت کے وقت کچھ بات کرنے کی توفیق پاتی تو ضرور خیرات کرتی۔ کیا میں اس طرف سے خیرات کروں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں تو اس کی طرف سے خیرات کر دے[1]

۲۵۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّىْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا -

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ از ابن شہاب) سعد بن عبادہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرعی حکم معلوم کیا عرض کیا "میری ماں مرگئی ہے اور اس پر خیرات واجب تھی" آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو اس کی جانب سے ادا کر دے"۔

بَابُ ۱۷۳۰ - الْاِشْهَادِ فِى الْوَقْفِ وَالصَّدَقَةِ

باب وقف اور صدقہ پر گواہ بنانا۔

۲۵۷۴ - حَدَّثَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَخَا بَنِىْ سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَتَى

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از ابن جریج از یعلیٰ از عکرمہ مولیٰ ابن عباس) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں سعد بن عبادہ جو بنی ساعدہ قبیلہ[2] کے تھے، ان کی ماں کا انتقال ہوا اور یہ گھر میں موجود نہ تھے۔ پھر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں مرگئی ہے میں اسوقت

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو خیرات اور صدقے کا ثواب پہنچتا ہے تمام اہل سنت کا اس پر اتفاق ہے لیکن معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے دوسری روایت میں ہے سعد نے پوچھا کونسی خیرات افضل ہے؟ آپ نے فرمایا پانی پلانا اس کو امام نسائی نے نکالا ۱۲ منہ [2] بنی ساعدہ خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے ۱۲ منہ

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا فَهَلْ یَنْفَعُهَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَیْهَا

موجود نہ تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو کیا اسے فائدہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا، ہاں! عرض کیا تو میں آپ کو گواہ بناتا ہوں میرا باغ مخراف میری ماں کی طرف سے صدقہ ہے [1]

بَابٌ ۱۷۳ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاٰتُوا الْیَتٰمٰۤی اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِیْثَ بِالطَّیِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ اِلٰۤی اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِیْرًا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے یتیموں کو انکے اموال دو اور پلید شے کو پاک کے عوض مت لو اور ان کا مال اپنے مال میں خلط ملط کر کے مت کھاؤ۔ یہ بڑا گناہ ہے۔ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ یتیموں کے متعلق تم انصاف نہ کر سکو گے، تو پسندیدہ عورتوں سے نکاح کر لو [2]۔

۲۵۷۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ هِیَ الْیَتِیْمَةُ فِیْ حَجْرِ وَلِیِّهَا فَیَرْغَبُ فِیْ جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَیُرِیْدُ اَنْ یَّتَزَوَّجَهَا بِاَدْنٰی مِنْ سُنَّةِ نِسَآئِهَا فَنُهُوْا عَنْ نِّكَاحِهِنَّ اِلَّا اَنْ یُّقْسِطُوْا لَهُنَّ فِیْ اِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوْا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَآءِ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اسْتَفْتَی النَّاسُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ قَالَتْ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے اس آیت کے مفہوم کے متعلق پوچھا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا یتیم لڑکی اپنے ولی کی پرورش میں ہو وہ اس کی خوبصورتی اور مالداری دیکھ کر اسے نکاح میں لانا چاہے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی اور لڑکیوں کا ہونا چاہیئے تو ایسی حالت میں جب تک پورے انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے تو اسے نکاح کرنا منع ہوا، اور دوسری غیر عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم ہوا۔ حضرت عائشہ نے مزید فرمایا کہ لوگوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَیَسْتَفْتُوْنَكَ فِی النِّسَآءِ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْكُمْ فِیْهِنَّ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں واضح فرما دیا ہے کہ یتیم لڑکی خوبصورت اور مالدار ہو اور لوگ اس سے نکاح کرنا چاہیں اور ایسی لڑکی کا پورا مہر نہ دیں تو جیسے اگر یہ

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے وقف اور صدقہ کا ایک ہی حکم ہے ۱۲ منہ [2] یعنی اپنی خراب چیز یتیم کے مال کے مال میں شریک کر دی اچھی چیز لے لی ایسا نہ کرو کیونکہ یتیم کا مال تمہارے لئے حرام اور گندہ ہے اور تمہاری چیز گو خراب ہو مگر حلال اور ستھری ہے ۱۲ منہ

فَبَيَّنَ اللّٰهُ فِي هٰذِهٖ اِنَّ الْيَتِيْمَةَ اِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَّمَالٍ رَّغِبُوْا فِيْ نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوْهَا بِسُنَّتِهَا بِاِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَاِذَا كَانَتْ مَرْغُوْبَةً عَنْهَا فِيْ قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوْهَا وَالْتَمَسُوْا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ فَكَمَا يَتْرُكُوْنَهَا حِيْنَ يَرْغَبُوْنَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ اَنْ يَّنْكِحُوْهَا اِذَا رَغِبُوْا فِيْهَا اِلَّا اَنْ يُّقْسِطُوْا لَهَا الْاَوْفٰى مِنَ الصَّدَاقِ وَيُعْطُوْهَا حَقَّهَا۔

لڑکی خوبصورت اور مالدار نہ ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے دوسری عورت سے نکاح کرتے ایسے ہی جب وہ خوبصورت اور مالدار ہے اور اس کا پورا مہر نہیں دیتے تو اسے بھی چھوڑ دیں۔ ہاں اگر الضاف سے پورا مہر اور پورا حق دیں تو اس سے نکاح کر سکتے ہیں۔

بَابُ ۱۷۳۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَا اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا حَسِيْبًا يَعْنِيْ كَافِيًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد!

یتیموں کو آزماؤ جب وہ جوان ہو جائیں اور تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کا مال ان کے سپرد کر دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے جلدی جلدی ان کا مال اڑا کر نہ کھا جاؤ۔ جو شخص خود مالدار ہو وہ تو یتیم کے مال سے بچا رہے[1] اور جو محتاج ہو وہ حسب دستور اس میں سے کھا سکتا ہے۔ پھر جب تم یتیموں کے مال ان کے حوالے کرو تو گواہ کر دو اور اللہ تعالیٰ (حساب لینے میں) کافی ہے مردوں کیلئے اور عورتوں کیلئے حصہ ہے اس مال میں جو ماں باپ اور رشتہ دار چھوڑ جائیں خواہ وہ حصہ تھوڑا نکلے یا زیادہ۔ بہرحال شرع میں حصہ مقرر ہے[2]۔ حسیب کا معنیٰ کافی ہے۔

بَابُ ۱۷۳۳ وَمَا لِلْوَصِيِّ اَنْ

باب مال یتیم کی ترقی کے لیے وصی کا محنت

[1] اس میں سے کچھ نہ کھائے للہ اس کی خبرگیری کرے ۱۲ منہ [2] جاہلیت کے زمانہ میں عرب لوگ ترکے میں صرف مردوں کا حق سمجھتے تھے عورتوں کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا اللہ نے یہ بری رسم باطل کر دی اور عورت مرد سب کا حصہ مقرر کر دیا ۱۲ منہ

يَعْمَلَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْهُ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ۔

کرنا اور بقدر اپنی محنت کے اس میں سے اپنی ذات کے لیے استعمال کرنا۔

۲۵۷۶۔ حَدَّثَنَا هٰرُونُ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ ثَمْغٌ وَكَانَ نَخْلًا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ فَصَدَقَتُهُ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُوكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ۔

(از ہارون از ابوسعید جو بنو ہاشم کا غلام ہے از صخر بن جویریہ از نافع از ابن عمرؓ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اپنے ایک مال کو وقف کر دیا (یہ زمین تھی) اس کا نام ثمغ تھا وہاں کھجوروں کا باغ تھا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے ایک عمدہ مال حاصل کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں اسے صدقہ کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اصل مال کو صدقہ کر دے نہ وہ بک سکے نہ ہبہ ہو سکے، نہ میراث میں لیا جا سکے البتہ اس کا میوہ اللہ کی راہ میں خرچ ہوا کرے۔ چنانچہ حضرت عمر نے اسے صدقہ کر دیا اس طرح کہ اس کی آمدنی مجاہدوں پر اور غلاموں کے آزاد کرنے پر اور مساکین اور مہمانوں اور مسافروں اور رشتہ داروں میں صرف کی جائے۔ نیز جو اس کا اہتمام کرے اس میں سے جائز طریقہ سے خود بھی استعمال کر سکتا ہے اور اپنے دوستوں کو کھلا سکتا ہے مگر دولت نہیں جمع کر سکتا۔ غرضیکہ صرف ضرورت کے طور پر خود اور گاہے کوئی دوست آئے تو کھا سکتا ہے[1]۔ لیکن اس میں سے معمولی دولت بھی جمع کرنے ہرگز ہرگز اجازت نہیں۔

۲۵۷۷۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ۔

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والد ش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ الآیۃ یہ آیت یتیم کے ولی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب وہ محتاج ہو تو دستور کے موافق اس کے مال میں سے لے سکتا ہے۔

بَاب ۱۷۳۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى

باب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان جو لوگ یتیموں کا مال ظلماً کھا جاتے ہیں تو گویا وہ اپنے پیٹوں میں آگ کھا رہے

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے گو حدیث میں وقف کا ذکر ہے مگر یتیم کے مال کو اس پر قیاس کیا ۱۲ منہ

ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا۔

ہیں اور دوزخ میں داخل ہوں گے"۔

۲۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الْمَدَنِيِّ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان بن بلال از ثور بن زید مدنی از ابوالغیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کن گناہوں سے بچو! اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کیا گناہ ہیں؟ فرمایا شرک باللہ۔ جادو۔ قتل نفس محرم البتہ حق کے ساتھ قتل روا ہے۔ سود خوری۔ مال یتیم کھانا۔ کافروں سے مقابلہ کے وقت بھاگنا پاک دامن بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

باب ۱۷۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ لَاَعْنَتَكُمْ لَاَحْرَجَكُمْ وَضَيَّقَ وَعَنَتْ خَضَعَتْ وَقَالَ لَنَا سُلَيْمٰنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ مَا رَدَّ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى اَحَدٍ وَصِيَّةً وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيْهِ فِيْ مَالِ الْيَتِيْمِ اَنْ يَّجْتَمِعَ اِلَيْهِ نُصَحَاؤُهُ وَاَوْلِيَاؤُهُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ الآیۃ

(یعنی اے پیغمبر وہ تجھ سے یتیموں کے متعلق پوچھتے ہیں، فرما دیجیے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کی خیر خواہی اور بہتری کرنا اچھا ہے، اگر ان سے مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ خیر خواہ اور فسادی کو خوب جانتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو تمہیں مشکل میں پھنسا سکتا ہے یعنی تنگی اور تکلیف میں ڈال دے) عَنَتْ کا معنی میں جھک گئے" (سورہ طٰہٰ میں ایک آیت کا لفظ ہے)

امام بخاری کہتے ہیں سلیمان بن حرب نے ہم سے بحوالہ حماد بن اسامہ از ایوب از نافع بیان کیا کہ اگر ابن عمرؓ کو کوئی شخص وصی بناتا تو وہ انکار نہ کرتے۔ حضرت ابن سیرین کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ تھی کہ یتیم کے

ل یہ حدیث موصول ہے معلق نہیں ہے کیونکہ سلیمان بن حرب امام بخاری کے شیوخ میں سے ہیں اور تعجب ہے عینی سے کہ انہوں نے حافظ صاحب پر یہ اعتراض جمایا کہ اس حدیث کا موصول ہونا کسی لفظ سے نہیں پایا جاتا حالانکہ اس میں صاف قَالَ لَنَا کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے سلیمان سے سنا اور یہ امام بخاری کی کمال احتیاط ہے کہ انہوں نے ایسے مقاموں میں حدثنا یا اخبرنا نہیں کہا کیونکہ سلیمان نے امام بخاری کو یہ روایت بطور تحدیث کے نہ سنائی ہوگی بلکہ وہ کسی اور سے مخاطب ہوں گے اور امام بخاری نے سن لی ہوگی ۱۲ منہ ۲ے کیونکہ یتیموں کی خبر گیری اور پرورش کرنا بڑے ثواب کا کام ہے اسی طرح کسی مسلمان کا وصی بن جانا اس کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد کا اہتمام

فَيَنْظُرُ وَالَّذِي هُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَكَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِّنْ أَمْرِ الْيَتَامَى قَرَأَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ وَقَالَ عَطَاءٌ فِي يَتَامَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ يُنْفِقُ الْوَلِيُّ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ بِقَدْرِهِ مِنْ حِصَّتِهِ۔

مال کا اہتمام کرنے والے اس کے وصی اور خیر خواہ جمع ہوں اور جو بات اس کے لیے مفید ہو سوچیں اور جب کوئی شخص طاؤس سے[1] یتیموں کے متعلق پوچھتا تو یہ آیت پڑھتے واللہ یعلم المفسد من المصلح عطاء[2] کہتے ہیں یتیم خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا ولی اس کے حصے میں سے جیسے اس کے لائق ہے ویسا اس پر خرچ کرے۔

باب ۱۷۳۶ اسْتِخْدَامِ الْيَتِيمِ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ إِذَا كَانَ صَلَاحًا لَهُ وَنَظَرِ الْأُمِّ وَزَوْجِهَا لِلْيَتِيمِ۔

باب یتیم سے سفر اور حضر میں کام لینا جس میں اسکا فائدہ ہو اور ماں اور ماں کے خاوند یعنی سوتیلے باپ کا یتیم پر نظر ڈالنا (اس کی بھلائی کی تدبیر کرنا خواہ وہ وصی نہ ہوں)۔

۲۵۷۹۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَأَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا۔

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از ابن علیہ از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو ان کا کوئی نوکر نہ تھا۔ ابوطلحہ جو میری ماں کے دوسرے خاوند تھے انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! انس ایک سمجھدار لڑکا ہے، یہ آپ کی خدمت میں رہے گا حضرت انس فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دس برس کی مدت خدمت میں کبھی مجھ سے اختتام کار پر یہ نہ فرمایا کہ تو نے یہ کام ایسے کیوں کیا؟ نیز جس کام کو میں نے نہیں کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے ایسے کیوں نہیں کیا۔[3]

باب ۱۷۳۷ إِذَا وَقَفَ أَرْضًا وَلَمْ يُبَيِّنِ الْحُدُودَ فَهُوَ جَائِزٌ وَكَذٰلِكَ الصَّدَقَةُ۔

باب اگر کسی نے ایک زمین وقف کی (جو لوگوں کی طرح مشہور رہے) اس کی حدیں بیان نہ کیں، تو جائز ہوگا اسی طرح ایسی زمین کا صدقہ دینا بھی درست ہے۔

---

[1] اس کو سفیان بن عیینہ نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا چھوٹے بڑے سے مطلب یہ ہے کہ کوئی یتیم غریب درادنیٰ خاندان میں کا ہوتا ہے کوئی شریف اور امیر اور بڑے خاندان کا تو جیسا جس کے لائق ہو ویسا ہی اس پر خرچ کرے ۱۲ منہ [3] اللہ اکبر اس حسن اخلاق کا کوئی ٹھکانا ہے بجز پیغمبر کے اور کسی سے اتنی نفس کشی نہیں ہو سکتی۔ آدمی کو کبھی نہ کبھی اپنے خدمت گار پر غصہ آ ہی جاتا ہے اور سخت کلام نکال بیٹھتا ہے۔ انس رض کی بھی دانائی اور عقلمندی نکلتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے مرضی شناس تھے کہ کوئی کام ایسا نہ کرتے جس سے آپ غصے ہوں۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے لیکن ماں کا یتیم پر نظر ڈالنا اس سے نکلتا ہے کہ ابوطلحہ نے ام سلیم انس رض کی والدہ سے پوچھ کر انہی کے صلاح مشورے سے انس رض کو آپ کے پاس لائے ہوں گے ۱۲ منہ

۲۵۸۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَضَعْهَا حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ فَقَالَ بَخْ ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ أَوْ رَائِحٌ شَكَّ ابْنُ مَسْلَمَةَ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ رَايِحٌ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوطلحہ مدینہ میں تمام انصاریوں سے زیادہ مالدار تھے اور کھجوریں ان کے ہاں بہت تھیں انہیں بیرحاء کا باغ جو مسجد کے بالمقابل تھا بہت مرغوب تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اس میں تشریف لے جاتے وہاں کا پانی پاکیزہ پیا کرتے۔ انس نے کہا (جب آل عمران کی) یہ آیت اتری لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الآیۃ تو ابوطلحہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں "تم کو کامل نیکی اس وقت تک ملنی ناممکن ہے جب تک تم مرغوب ترین چیز خرچ نہ کرو" میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں بیرحاء وہ مجھے زیادہ پسند ہے، اسے میں اللہ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں۔ مجھے امید ہے اللہ کے ہاں اس کا ثواب اور بدلہ ملے گا۔ لہٰذا آپ جہاں مناسب سمجھیں اسے خرچ کریں آپ نے فرمایا شاباش! یہ تو مفید مال ہے یا خوب چلنے والا مال ہے[1] راوی عبدالرحمان بن سلمہ کو لفظ کا شک ہے (یعنی رابح یا رائح) میں نے تیری بات سن لی میں بہتر سمجھتا ہوں تو یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو بانٹ دے۔ ابوطلحہ نے کہا بہت خوب میں ایسا ہی کرتا ہوں، چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں او چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔ اسمٰعیل ابن ابی عبداللہ بن یوسف اور یحییٰ بن یحییٰ نے امام مالک سے رائح روایت کیا ہے[2]

۲۵۸۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا

(از محمد بن عبدالرحیم از روح بن عبادہ از زکریا بن اسحاق از عمرو بن دینار از عکرمہ) ابن عباس کہتے ہیں ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری ماں مرگئی ہے اگر میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کروں تو اسے فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا "ہاں"۔ اس شخص نے عرض کیا میرا ایک گھنا باغ ہے میں آپ کو گواہ بناتا ہوں

---

[1] یعنی ہر کوئی ایسے مال کا طلبگار ہے ۱۲ منہ [2] انہوں نے شک نہیں کیا۔ ترجمہ باب کی مناسبت ظاہر ہے کہ ابوطلحہ نے بیرحاء کو صدقہ کر دیا اس کی حدود بیان نہیں کئے کیونکہ بیرحاء باغ مشہور و معروف تھا ہر کوئی اس کو جانتا تھا اگر ایسی زمین کو صدقہ یا وقف کرے جو مشہور و معروف نہ ہو تب تو اس کے حدود بیان کرنا ضروری ہیں ۱۲ منہ

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مِخْرَافًا وَّأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا۔

کہ میں نے وہ باغ اپنی ماں کی طرف سے خیرات کر دیا۔

بَاب ۱۷۳۸ إِذَا وَقَفَ جَمَاعَةٌ أَرْضًا مُشَاعًا فَهُوَ جَائِزٌ۔

باب اگر چند لوگوں نے اپنی مشترکہ زمین جو تقسیم شدہ نہ تھی وقف کر دی تو جائز ہو گا۔

۲۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذَا قَالُوا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ۔

(از مسدد از عبد الوارث از ابو التیاح) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا حکم دیا۔ بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کو میرے ہاتھ بیچ دو۔ بنی نجار نے عرض کیا خدا کی قسم ہم تو اس کی قیمت نہیں لیتے۔ بلکہ یہ اللہ کے لیے چھوڑی [۱]

بَاب ۱۷۳۹ الْوَقْفِ كَيْفَ يُكْتَبُ

باب وقف کی سند کیسے لکھی جائے؟

۲۵۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ بِخَيْبَرَ أَرْضًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

(از مسدد از یزید بن زریع از ابن عون از نافع) ابن عمرؓ کہتے ہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین دستیاب ہوئی (جس کا نام ثمغ تھا) وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے عرض کیا کہ ایک زمین میرے ہاتھ لگی ہے ایسا عمدہ مال مجھے آج تک نہیں ملا۔ آپؐ اس کی بابت کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا تو چاہے تو اصل جائیداد کو قبضے میں [۲] رکھ اور اس کا فائدہ خیرات کر۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو ان شرائط پر صدقہ کیا کہ اصل زمین نہ بیع کی جائے، نہ وراثت میں کسی کو دی جائے۔ اس کی آمدنی فقیروں، رشتہ داروں، غلاموں، مجاہدوں، مہمانوں، مسافروں میں خرچ کی جائے گی۔ نیز جو اس مال کا متولی بنے گا۔ وہ بھی اس میں سے جائز طریقہ سے کھا سکتا ہے یا کسی دوست کو جائز طریقے سے کھلا سکتا ہے، لیکن دولت بنانے اور جمع کرنے کا اسے ہرگز اختیار نہ ہو گا [۳]

---

[۱] گویا بنی نجار نے اپنی مشترک مشاع زمین مسجد کے لئے وقف کر دی تو باب کا مطلب نکل آیا لیکن ابن سعد نے طبقات میں واقدی سے یوں روایت کی ہے کہ آپؐ نے یہ زمین دس دینار کو خریدی، اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ قیمت ادا کی اس صورت میں بھی باب کا مطلب نکل آئے گا اس طرح سے کہ پہلے بنی نجار نے اس کو وقف کرنا چاہا اور آپؐ نے ان پر انکار نہ کیا۔ واقدی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپؐ نے قیمت اس لئے دی کہ دو یتیم بچوں کا بھی اس میں حصہ تھا۔ ۱۲ منہ [۲] یعنی اصل جائیداد کو نہ بیع یا ہبہ نہ کر سکے اسی کو وقف کہتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ نے وقف کی یہ شرطیں لکھوا دیں مگر امام بخاری نے اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ابو داؤد نے نکالا اس میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ شرطیں معیقیب کے قلم سے لکھوا دیں ۱۲ منہ

باب ۱۷۴۰ الْوَقْفِ لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَالضَّيْفِ۔

۲۵۸۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ وَجَدَ مَالًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى وَالضَّيْفِ۔

باب مالدار، فقیر اور مہمان سب پر وقف کیا جا سکتا ہے۔

(از ابو عاصم از ابن عون از نافع از ابن عمرؓ) حضرت عمرؓ نے خیبر میں کوئی جائیداد حاصل کی، وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ آپؐ سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا تو چاہے تو صدقہ کر دے (یعنی وقف) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس جائیداد کو محتاجوں، مسکینوں، رشتہ داروں اور مہمانوں پر صدقہ (یعنی وقف) کر دیا۔

باب ۱۷۴۱ وَقْفِ الْأَرْضِ لِلْمَسْجِدِ

۲۵۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَمَرَ بِالْمَسْجِدِ وَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ۔

باب مسجد کے لیے زمین وقف کرنا۔

(از اسحاق از عبد الصمد، انکے والد، ابو التیاح) حضرت انس کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو مسجد بنانے کا حکم دیا اور بنی نجار سے فرمایا اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو۔ انہوں نے عرض کیا، نہیں اللہ کی قسم ہم تو اس کی قیمت نہیں لیتے بلکہ ہم تو اللہ کی طرف (اس کی قیمت ڈالتے ہیں)۔

باب ۱۷۴۲ وَقْفِ الدَّوَابِّ وَالْكُرَاعِ وَالْعُرُوضِ وَالصَّامِتِ

قَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ جَعَلَ أَلْفَ دِينَارٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَفَعَهَا إِلَى غُلَامٍ لَهُ تَاجِرٍ يَتْجِرُ بِهَا وَجَعَلَ رِبْحَهُ صَدَقَةً لِلْمَسَاكِينِ وَالْأَقْرَبِينَ هَلْ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ رِبْحِ ذَلِكَ الْأَلْفِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ جَعَلَ رِبْحَهَا صَدَقَةً فِي الْمَسَاكِينِ قَالَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا

باب جانور، گھوڑے، سامان اور نقد چاندی سونا وقف کرنا۔

زہری کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے ہزار اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں اور اپنے ایک غلام کو جو تجارت کرتا تھا وہ اشرفیاں دے دیں۔ ان کا منافع محتاجوں رشتہ داروں کے لیے خیرات[۱] کیا۔ کیا وہ شخص اشرفیوں کے نفع میں سے خود بھی کچھ استعمال کر سکتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وہ منافع خیرات کرے یا نہ کرے کسی حال میں نہیں استعمال کر سکتا[۲]۔

---

[۱] ان میں مالدار اور نادار سب آ گئے تو باب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ [۲] کیونکہ جب وہ اشرفیاں اللہ کی راہ میں نکالیں تو گو یا صدقہ کر دیں اب صدقے کا مال اپنے خرچ میں کیونکر لا سکتا ہے۔ اس اثر کو ابن وہب نے اپنی مؤطا میں وصل کیا ۱۲ منہ

۲۵۸۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ لَّهٗ فِي سَبِيْلِ اللهِ اَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَحْمِلَ عَلَيْهَا رَجُلًا فَاُخْبِرَ عُمَرُ اَنَّهٗ قَدْ وَقَفَهَا يَبِيْعُهَا فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّبْتَاعَهَا فَقَالَ لَا تَبْتَعْهَا وَلَا تَرْجِعَنَّ فِي صَدَقَتِكَ -

(از مسدد از یحییٰ از عبیداللہ از نافع) ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے ایک گھوڑا دے ڈالا۔ یہ گھوڑا آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے دیا کہ آنحضرتؐ کسی مجاہد کو سواری کے لیے دے دیں۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ جس شخص کو یہ گھوڑا ملا تھا اس نے اسے بازار میں بیچنے کے لیے کھڑا کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے اس گھوڑے کو خریدنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا اس گھوڑے کو مت خرید۔ اپنے صدقے کو مت لوٹا (کسی شکل میں مت لوٹا خواہ وہ دوبارہ بیع کے ذریعہ ہو)[1]

باب ۱۷۴۳ - نَفَقَةُ الْقَيِّمِ لِلْوَقْفِ

باب اپنی وقف کردہ جائیداد کے اہتمام کی اجرت لے سکتا ہے۔

۲۵۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ -

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ میرے وارث ہیں وہ میرا چھوڑا ہوا روپیہ اشرفی تقسیم نہ کریں بلکہ میری ازواج کا خرچ اور جائیداد کے اہتمام کرنے والوں کے خرچ نکال لینے کے بعد وہ صدقہ ہوسکے گا۔[2]

۲۵۸۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ اَنَّ عُمَرَ رضؓ اشْتَرَطَ فِي وَقْفِهٖ اَنْ يَّاْكُلَ مَنْ وَّلِيَهٗ وَيُوْكِلَ صَدِيْقَهٗ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَّالًا -

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ایوب از نافع) از ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے وقف میں شرط لگائی کہ جو شخص اس جائیداد کا بندوبست کرے وہ خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اپنے دوست کو بھی اس میں سے کھلا سکتا ہے، مگر اس میں سے دولت جوڑنے کا عمل نہ کرے۔

باب ۱۷۴۴ - اِذَا وَقَفَ اَرْضًا اَوْ بِئْرًا اَوِ اشْتَرَطَ لِنَفْسِهٖ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ - وَاَوْقَفَ اَنَسٌ دَارًا فَكَانَ اِذَا قَدِمَهَا نَزَلَهَا

باب اگر کسی شخص نے کنواں وقف کیا اور یہ شرط لگائی کہ دوسرے مسلمانوں کی طرح وہ بھی اپنا ڈول اس میں ڈالے گا (یعنی کوئی چیز بھی وقف کر کے دوسروں کی طرح اپنے لیے فائدہ اٹھانے کی شرط لگانا صحیح ہے)

---

[1] گو حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا صدقہ دیا تھا مگر وقف کا حکم بھی صدقہ پر قیاس کیا اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ وقف میں تو اصل جائیداد روک لی جاتی ہے اور صدقہ میں اصل جائیداد کی ملکیت منتقل کی جاتی ہے اس لئے یہ قیاس صحیح نہیں اب یہ کہنا کہ حضرت عمرؓ نے یہ گھوڑا وقف کیا تھا اس لئے صحیح نہیں ہوسکتا کہ اگر وقف کیا ہوتا تو وہ شخص جس کو گھوڑا ملا تھا اس کو بیچنے کے لئے بازار میں کیونکر کھڑا کر سکتا ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ جو کوئی وقفی جائیداد کا انتظام کرے اس کا متولی ہو وہ اپنی محنت کا واجبی معاوضہ جائیداد میں سے ولا پانے کا مستحق ہوگا ۱۲ منہ [3] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَتَصَدَّقَ الزُّبَيْرُ بِدُوْرِهِ وَقَالَ لِلْمَرْدُوْدَةِ مِنْ بَنَاتِهِ اَنْ تَسْكُنَ غَيْرَ مُضِرَّةٍ وَلَا مُضَرٍّ بِهَا فَاِنِ اسْتَغْنَتْ بِزَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا حَقٌّ وَجَعَلَ ابْنُ عُمَرَ نَصِيْبَهٗ مِنْ دَارِ عُمَرَ سُكْنٰى لِذَوِى الْحَاجَةِ مِنْ اٰلِ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَ عَبْدَانُ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمٰنَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ حُوْصِرَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ اَنْشُدُكُمْ وَلَا اَنْشُدُ اِلَّا اَصْحٰبَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَفَرَ رُوْمَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَحَفَرْتُهَا اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزْتُهُمْ قَالَ فَصَدَّقُوْهُ بِمَا قَالَ وَقَالَ عُمَرُ فِىْ وَقْفِهٖ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَّلِيَهٗ اَنْ يَّاْكُلَ وَقَدْ

حضرت انس بن مالک نے مدینہ میں ایک گھر وقف کیا[1] جب مدینہ میں آئے تو اسی میں نازل ہوئے۔ زبیر بن عوام نے بھی اپنے گھر وقف کر دیئے تھے ان کی جس بیٹی کو طلاق دی جاتی تو کہتے اس میں رہ، گھر خراب نہ کر، نہ تیرا کوئی نقصان کرے، اور جو خاوند والی بیٹی ہوتی اسے وہاں رہنے کا کوئی حق نہ ہوتا تھا۔

حضرت ابن عمر نے اپنے والد حضرت عمر[2] کے گھر میں رہنے کا حصہ اپنی محتاج اولاد کو دے دیا تھا عبدان کہتے ہیں[3] کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا (بحوالہ شعبہ از ابواسحاق از ابوعبدالرحمان) کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مصر کے باغیوں نے گھیر لیا، تو وہ بالا خانہ پر تشریف لائے اور ان سے فرمانے لگے کہ میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں بلکہ صحابہ رسول اللہ کو قسم خدا دیتا ہوں اور پوچھتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھود دے اسے بہشت ملے گی میں نے اس کنوئیں کو کھود دیا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں آپ نے فرمایا جو شخص جیش[4] العسرہ کا سامان کر دے اس کے لیے جنت ہوگی میں نے اس کا بھی سامان کر دیا۔

[1] اس کو دارمی نے اپنی مسند میں وصل کیا خاوند والی بیٹی کو اس میں رہنے کی اس لئے اجازت نہ دیتے کہ وہ اپنے خاوند کے گھر میں رہ سکتی ہے یہ اثر ترجمہ باب سے اس طرح مطابق ہوتا ہے کہ کوئی بیٹی ان کی کنواری بھی ہوگی اور صحبت سے پہلے اس کو طلاق دیا گیا ہوگا تو اس کا خرچہ باپ کے ذمہ ہے اس کا رہنا گویا خود باپ کا وہاں رہنا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو ابن سعد نے وصل کیا یہ وہ گھر تھا جس کو حضرت عمرؓ وقف کر گئے تھے تو اثر ترجمہ باب کے مطابق ہو گیا ۱۲ منہ [3] عبدان امام بخاری کے شیخ تھے تو یہ تعلیق نہ ہوگی اور دارقطنی اور اسمٰعیلی نے اس کو وصل بھی کیا ہے دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ کنواں خرید کر کے وقف کر دیا تھا کھدانا مذکور نہیں ہے لیکن شاید حضرت عثمان انہوں نے اس کو کچھ وسیع کرنے کے لئے کھدوایا بھی ہو۔ یہ روایت لا کر امام بخاری نے اس کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی رومہ کا کنواں خریدے اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اپنا ڈول بھی اس میں ڈالے اس کو بہشت میں اس سے بھی عمدہ کنواں ملے گا نسائی کی روایت میں ہے کہ حضرت عثمان نے یہ کنواں بیس ہزار یا پچیس ہزار کو خریدا ۱۲ منہ [4] جیش عسرہ یعنی تنگی کا لشکر مراد وہ لشکر ہے جو جنگ تبوک میں آپ کے ساتھ گیا تھا اس جنگ کا سامان مسلمانوں کے پاس بالکل نہ تھا۔ حضرت عثمان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر سب سامان اپنی ذات سے فراہم کر دیا سبحان اللہ رضی اللہ عنہم وارضاہ ۱۲ منہ

يَلِيهِ الْوَاقِفُ وَغَيْرُهُ فَهُوَ وَاسِعٌ لِكُلٍّ۔

حضرت ابوعبدالرحمان کہتے ہیں حضرت عثمان غنی کی یہ باتیں سن کر صحابہ کرام نے تصدیق کی۔ لے یہ واقعہ ختم ہوا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی موقوفہ جائیداد کے لیے فرمایا جو شخص اس کا انتظام کرے وہ اس میں سے کھا سکتا ہے"۔ اور وقف کرنے والا خود بھی منتظم ہوتا ہے کبھی کوئی اور شخص منتظم ہوتا ہے تو ہر ایک کے لیے (وقف سے کھانا) جائز ہے۔

باب ۱۷۴۵ إِذَا قَالَ الْوَاقِفُ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ فَهُوَ جَائِزٌ

باب جب وقف کنندہ کہے کہ ہم اس کی قیمت اللہ سے لیں گے تو یہ کہنا اور وقف کرنا درست ہوگا۔

۲۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ قَالُوا لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ۔

(از مسدد از عبدالوارث از ابوالتیاح) از حضرت انس کہتے ہیں آنحضرتؐ نے بنی نجار سے فرمایا تم اپنے باغ کی قیمت مجھ سے لے لو انہوں نے کہا ہم تو اس کی اللہ میاں ہی سے لیں گے۔

باب ۱۷۴۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا

الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد مسلمانو جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے دو عادل شخصوں کی گواہی ہونی چاہیے۔ اگر سفر میں تم ہو، اور وہاں موت کی مصیبت پہنچ جائے تو غیر شخص یعنی غیر رشتہ دار یا غیر مسلم بھی گواہ بن سکتے ہیں۔ تم انہیں نماز کے بعد روک لو وہ دونوں خدا کی قسم کھائیں۔ اگر تمہیں ان کی صداقت پر شک ہے تو وہ قسم اس طرح کھائیں "ہم اس گواہی کے عوض دنیا نہیں کمانا چاہتے خواہ رشتہ دار کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے نیز ہم اللہ کی گواہی نہیں چھپاتے ایسا کریں تو ہم خدا کے قصوروار اور گناہ گار ہیں"۔ پھر اگر یہ معلوم ہو کہ واقعی یہ گواہ جھوٹے تھے تو دوسرے گواہ ان کی جگہ کھڑے ہوں (یعنی گواہی دیں) جو مردے کے نزدیکی رشتہ دار ہوں (یا جن

لے یعنی گواہی دی کہ حضرت عثمان سچ کہتے ہیں حضرت علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ اور سعد بن ابی وقاص نے تصدیق کی تھی ۱۲ منہ

عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللّٰهِ
لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا
وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِينَ
ذٰلِكَ أَدْنٰى أَنْ يَّأْتُوا بِالشَّهَادَةِ
عَلٰى وَجْهِهَا أَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدَّ
أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاسْمَعُوا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الْفٰسِقِينَ وَقَالَ لِي عَلِيُّ
ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ
حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُّحَمَّدِ
ابْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي
سَهْمٍ مَّعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ
بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ
لَّيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ
فَقَدُوا جَامًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا
مِّنْ ذَهَبٍ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وُجِدَ
الْجَامُ بِمَكَّةَ فَقَالُوا ابْتَعْنَاهُ مِنْ
تَمِيمٍ وَّعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ
أَوْلِيَائِهِ فَحَلَفَا لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ
مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَإِنَّ الْجَامَ
لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ

دیا جن کو میت کے قریبی دو رشتہ دار گواہ بنائیں) اور
وہ اللہ کی قسم کھائیں۔ بیشک ہماری گواہی پہلے گواہوں
کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور ہم کوئی زیادتی کی بات
نہیں کی ایسا کیا ہو تو ہم ظالم (یعنی سخت گنہگار) ٹھہرے۔
یہ تدبیر ایسی ہے جس سے ٹھیک ٹھیک گواہی دینے کی
زیادہ توقع پیدا ہوتی ہے یا اتنا ہو گا کہ وصی اور گواہوں
کو ڈر رہے گا یہ کہ ایسا نہ ہو ان کے قسم کھانے کے بعد
پھر وارثوں کو قسم اٹھانے کی نوبت آئے (لہٰذا وہ اس
خیال سے صحیح گواہی دینے پر مجبور ہوں گے اور یہی تقاضائے
انصاف ہے) اور لوگو اللہ سے ڈرو اور اس کا حکم مانو۔
اللہ قانون شکن لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتا (اگر قانون
پر چلتے رہے تو ہدایت نصیب ہو گی ورنہ نہیں) (یہاں تک
قرآن تھا) امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے علی بن عبداللہ
نے بحوالہ یحییٰ از آدم از ابن ابی زائدہ از محمد بن ابی القاسم از
عبدالملک بن سعید بن جبیر از والد خود بیان کیا کہ ابن عباس
نے فرمایا بنی سہم[1] کا ایک شخص تمیم داری[2] اور عدی بن بدا کے ساتھ
سفر کو نکلا وہ بھی ایسے ملک میں جا کر مر گیا جہاں کوئی مسلمان
نہ تھا اس کے دونوں ساتھی اس کا متروکہ لے کر مدینہ منورہ
میں آئے تو اس کے سامان میں چاندی کا ایک گلاس گم تھا
آنحضرتؐ نے ان دونوں کو قسم دی (اور انہوں نے تعمیل ارشاد
کی یعنی قسم اٹھائی) بعد ازاں وہ جام مکہ میں ملا جن کے پاس ملا۔
انہوں نے کہا ہم نے یہ تمیم اور عدی سے خریدا ہے اس وقت میت کے
دو قریبی رشتہ دار (عمرو بن عاص اور مطلب) کھڑے ہوئے انہوں
نے قسم کھائی۔ "ہماری گواہی تمیم اور عدی کی گواہی سے زیادہ[3]

---

[1] بنی سہم ایک قبیلہ کا نام ہے اس شخص کا نام بزیل تھا یا بدیل ۱۲ منہ [2] تمیم داری مسلمان تھے مشہور ہیں اور عدی بن بدا و نصرانی تھا ۱۲ منہ [3] یہ شک امام بخاری کو ہوا ۱۲ منہ
[4] شیعوں کو علم ہونا چاہیے کہ عام صحابہ کے الفاظ قرآن میں نازل ہوئے عمرو بن عاص و مطلب نے کہا لشہادتنا احق من شہادتہما۔ یہ الفاظ قرآن میں بھی قانونی الفاظ بن گئے

هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ۔

معتبر ہے۔ اور یہ گلاس ہماری میت ہی کا ہے۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں یہ آیت انہی کی شان میں نازل ہوئی یاایہاالذین الخ (عام صحابہ کے الفاظ بھی قرآن میں نازل ہوئے چنانچہ عمرو بن عاص اور مطلب نے کہا لشہادتنا احق من شہادتہما میں واللہ الم سے قبل کے الفاظ قرآن میں بھی قانونی الفاظ بن گئے خواص صحابہ کا مقام تو ان سے بھی بہت بلند ہے۔

باب ۱۷۴۔ قَضَاءِ الْوَصِيِّ دُيُوْنَ الْمَيِّتِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الْوَرَثَةِ

۲۵۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ اَوِ الْفَضْلُ ابْنُ يَعْقُوْبَ عَنْهُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اَبَاهُ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اُسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا كَثِيْرًا وَّاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَتِهٖ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَا يَصْنَعُوْنَ اَطَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَاَنَا وَاللّٰهِ رَاضٍ اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلِمَ وَاللّٰهِ الْبَيَادِرُ كُلُّهَا

باب میت کے قرضوں کو وصی دوسرے ورثا کی عدم موجودگی میں بھی ادا کر سکتا ہے۔

(محمد بن سابق نے بیان کیا یا فضل بن یعقوب نے محمد بن سابق سے (یہ شک بخاری کو ہے) بحوالہ شیبان از ابو معاویہ از فراس از شعبی) جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ ان کے والد احد کی لڑائی میں شہید ہوئے اور چھ بیٹیاں (جابر کی بہنیں) چھوڑ گئے، اور قرضہ بھی چھوڑ گئے۔ بہر حال جب ان کے باغ کی کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں آنحضرتؐ کے پاس آیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہو گئے ہیں اور بہت سا قرض اپنے اوپر چھوڑ گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں (آپ تشریف لائیں) تاکہ قرضخواہ آپ کی زیارت کریں (اور آپ کی برکت سے قرض میں تخفیف کریں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا جا اور ہر قسم کی کھجوریں الگ الگ ڈھیر کر میں گیا اور حسب ارشاد تعمیل کی، پھر آنحضرتؐ کو بلا لے گیا۔ قرضخواہوں نے جب آنحضرت کو دیکھا تو اور بھڑک اٹھے اور مجھ سے قرض کے مطالبہ میں زیادہ تنگ کرنے لگے[۱]۔ جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو آپؐ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین چکر لگائے پھر ڈھیر پر بیٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا اپنے قرضخواہوں کو بلا۔ آپؐ نے ماپ ماپ کر اس میں سے دینا شروع کیا۔ چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے

[۱] حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے لے گئے تھے کہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ نرمی کریں گے وہ اور زیادہ پیچھے پڑے کہ ہمارا سب قرضہ ادا کرو۔ انہوں نے یہ خیال کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جابرؓ کے پاس تشریف لائے ہیں تو اگر جابرؓ سے کل قرضہ ادا نہ ہو سکے گا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ادا کریں گے یا ذمہ داری لے لیں گے ۱۲ منہ

حَتّٰی اَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْبَیْدَرِ الَّذِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَاَنَّہٗ لَمْ یَنْقُصْ تَمْرَۃً وَّاحِدَۃً۔

والد کا کل قرضہ ادا کرادیا۔ خدا کی قسم میں اس بات پر بھی راضی تھا کہ خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور تک بھی نہ لے جاؤں، لیکن میرے والد کا قرضہ اتر جائے۔ لیکن بخدا وہاں جتنے ڈھیر وہاں تھے سب بچ رہے اور میں اس ڈھیر کو دیکھ رہا تھا جس پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے وہ ویسا ہی رہا۔ گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی[1]۔

امام بخاری کہتے ہیں اغروبی کا معنی ھیجوابی جیسے آیت فَاَغْرَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ الاٰیۃ ہے۔

کتاب الجہاد

امام بخاری رحمہ نے بجا طور پر جہاد کی طویل وعظیم الشان بحث کو کتاب کا درجہ دیا۔ حقیت میں جہاد وہ اہم فرض ہے جس پر پورے اسلامی نظام کا انحصار ہے۔ اگر کسی ملک کی سرحدیں مضبوط و مستحکم ہوں گی تو اس کے اندر معابد، مدارس، عبادات اور تلاوت کے نظارے قائم ہوں گے لیکن اگر کسی ملک کا دفاع کمزور ہے تو اس کا پورا ڈھانچہ ناقص اور ناتوان ہوگا۔ قرآن پاک نے سورۂ انفال، اعراف، توبہ، نساء، صف اور دیگر متعدد سورتوں میں جہاد و قتال پر طویل بحثیں کی ہیں۔ یہود و نصاریٰ اور مشرکین کی چالوں اور سازشوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ جہاد کی رغبت دی۔ کاہلی و سستی کی مذمت کی ہے۔ جہاد کے فضائل مختلف اسالیب سے بیان کئے ہیں۔ کہیں فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ فرمایا ہے تو کہیں اس کے اجر کو اجر عظیم سے موسوم کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بے شمار فضائل بیان کئے ہیں۔ مجاہدین کی تعریف میں قرآن و احادیث اتنے رطب اللسان ہیں کہ کسی شخص کو مجالِ انکار نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَغَدْوَۃٌ اَوْ رَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔ جنہوں نے جہاد سے جی چرایا انہیں منافق فرمایا۔ اسی طرح قرآن نے مُخَلَّفِیْنَ کو سزا دی کہ ان سے ترکِ موالات کا حکم دیا۔ غرض اسلام میں جہاد کو وہ حیثیت حاصل ہے جو لازم و ملزوم کی۔ مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ نے فرمایا کہ اسلام کیا ہے؟ جہاد اور جہاد کیا ہے؟ اسلام۔ علمائے دیوبند یا وجودیکہ بڑے زاہد و عابد اور فقیہ و محدث تھے اور عمومی حالت ان کی ایک مدرس اور عالم کی تھی لیکن آپ ان کی تاریخ دیکھ جائیے وہ جہاد میں اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے قائم کر گئے۔ یہ تو موجودہ زمانے کا ذکر ہے۔ خیر القرون دیکھیں کسی صحابی کا تصور مجاہد کے بغیر نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَمَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَغْزُ وَلَمْ یُحَدِّثْ بِہٖ نَفْسَہٗ فَقَدْ مَاتَ عَلٰی شُعْبَۃٍ

---

[1] سبحان اللہ یہ آپ کا ایک کھلا معجزہ تھا یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے باب کا مطلب یوں نکلا کہ جابر رضی اللہ عنہ جو اپنے باپ کے وصی تھے انہوں نے باپ کا قرض ادا کیا اس وقت دوسرے وارث ان کی بہنیں موجود نہ تھیں ان قرضخواہوں نے اپنا آپ نقصان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کہی بار سمجھایا کہ تم اپنے قرضے کے بدل یہ ساری کھجور لے لو پر انہوں نے کھجور کو کم سمجھ کر قبول نہ کیا ۱۲ منہ

مِّنَ النِّفَاقِ اَوْ كَمَا قَالَ - یعنی جو شخص اس حال میں مرا کہ دنیاوی زندگی میں اس نے نہ تو جہاد کیا نہ جہاد و غزوے کا اسے شوق پیدا ہوا تو وہ نفاق کی موت مرا۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الجہاد میں اکتیس صفحات میں درج کئے ہیں جس میں کہیں شہادت کی تمنا ہے کا ذکر تو کہیں خندق کھودنے کا واقعہ ہے کہیں نفقہ فی سبیل اللہ کا ذکر ہے اور نفقہ فی سبیل اللہ بھی جہاد میں شامل ہے۔ کہیں قتال کا ذکر ہے کہیں گھوڑوں کی سواری کا تذکرہ ہے۔ کہیں غزوے کے سفر کی تفصیل ہے۔ کہیں نیک و بد کے ساتھ شامل ہو کر جہاد کے متعلق بیان ہے۔ غرض جہاد کی ایک ایک شق ایک ایک پہلو۔ اور کلیات تو کلیات اس کی جزئیات کا بڑی شرح و بسط سے مفصل ذکر ہے۔ قتالِ روم، قتال الترک اور قتالِ یہود۔ نیز مختلف غزوات جنگِ بدر، احد وغیرہ کے معمولی معمولی واقعات بھی بیان کر دئیے گئے ہیں۔ تحریض علی القتال کو مستقل باب کا درجہ دیا ہے۔ غرض معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کے بغیر نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کی عبادات بے سرور ہیں اور نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کے بغیر جہاد و قتال بے مزہ اور بے کار۔ عبادت کی ان دونوں قسموں میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابُ ۱۴۸۷ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰةِ وَالْإِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ وَمَنْ أَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ بِهٖ إِلٰى قَوْلِهٖ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْحُدُوْدُ الطَّاعَةُ۔

۲۵۹۱- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ الْعَيْزَارِ ذَكَرَ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مِيْقَاتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَكَتُّ عَنْ

باب جہاد کی فضیلت کا بیان اور اللہ تعالیٰ کا

ارشاد اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى الآیۃ "اللہ نے مسلمانوں سے ان کے جان و مال جنت کے لیے خرید لیے ہیں، وہ اللہ کے راستے میں (کافروں سے) قتال کرتے ہیں چنانچہ وہ (کافروں کو) قتل کرتے ہیں اور کا ہے خود مقتول ہوتے ہیں تورات، انجیل[1] اور قرآن میں (جنت دینے کا) وعدہ اللہ پر حق ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر وعدے کا پابند اور وفا کرنے والا کون ہے پس لے مسلمانو! اس بیع پر جو اللہ کیساتھ کی ہے تمہیں خوشخبری ہو"۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ اللہ کی حدود سے مراد اس کے احکام کی اطاعت ہے۔[2]

(از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک بن مغول از ولید بن عنیر از ابو عمرو شیبانی) عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا، وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا، والدین سے حسن سلوک۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد؟ آپ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔ پھر میں خاموش ہوگیا۔ اگر میں کچھ زیادہ پوچھتا تو آپ ضرور بتاتے۔

[1] حالانکہ انجیل میں جہاد کا حکم نہیں مگر انجیل میں تورات کا صحیح ادب کی کتاب بنا لینا اس کو سچا تو تورات کے سب احکام گویا انجیل میں بھی موجود ہیں ۱۲ منہ

[2] اس آیت میں آگے یہ ہے وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ابن عباس رض کی تفسیر امام بخاری نے نقل کردی اس کو ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّہٗ لَزَادَنِیْ۔

۲۵۹۲- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُّجَاھِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا ھِجْرَۃَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

(از علی بن عبد اللہ از یحییٰ بن سعید از سلیمان از منصور از مجاہد از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت فرض نہیں رہی، لیکن جہاد اور نیت بخیر رکھنا ہمیشہ[۱] قائم ہے۔ نیز جب تمہیں جہاد میں نکلنے کو کہا جائے تو نکل کھڑے ہوا کرو۔

۲۵۹۳- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ اَبِیْ عَمْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ بِنْتِ طَلْحَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَرَی الْجِھَادَ اَفْضَلَ الْعَمَلِ اَفَلَا نُجَاھِدُ قَالَ لٰکِنَّ اَفْضَلَ الْجِھَادِ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ۔

(از مسدد از خالد از حبیب بن ابی عمرو از حضرت عائشہ بنت طلحہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد تمام نیک کاموں میں زیادہ فضیلت والا کام ہے کیا ہم (مستورات) جہاد نہ کریں؟ آپؐ نے فرمایا (مستورات کے لیے) افضل جہاد تو حج مبرور[۲] ہے (حج مبرور جو تمام گناہوں سے پاک ہو)

۲۵۹۴- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَۃَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ حُصَیْنٍ اَنَّ ذَکْوَانَ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ حَدَّثَہٗ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَّعْدِلُ الْجِھَادَ قَالَ لَآ اَجِدُہٗ قَالَ ھَلْ

(از اسحاق بن منصور از عفان از ہمام از محمد بن جحادہ، از ابو حصین ذکوان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھے ایسا عمل بتائیے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپؐ نے فرمایا میری نظر میں کوئی نہیں (نیز) آپؐ نے فرمایا کیا تجھے یہ طاقت ہے کہ مجاہد جب (جہاد کیلئے) نکلے تو تو مسجد میں جائے برابر نماز میں کھڑا رہے ذرا آرام نہ

[۱] یعنی قیامت تک جہاد فرض رہے گا دوسری حدیث میں ہے جب سے مجھ کو اللہ نے بھیجا قیامت تک جہاد ہوتا رہے گا یہاں تک کہ اخیر میں میری امت دجال سے مقابلہ کریگی جہاد اسلام میں ایک رکن عظیم ہے اور فرض کفایہ ہے لیکن جب ایک جگہ ایک ملک کے مسلمان کافروں کے مقابلہ سے عاجز ہو جائیں تو ان کے پاس والوں پر اور اسی طرح تمام دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے اور اس کے ترک سے سب گنہگار ہوتے ہیں اسی طرح جب کافر مسلمانوں کے ملک پر چڑھ آئیں تو ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عورتوں اور بوڑھوں اور بچوں پر بھی۔ ہمارے زمانہ میں چند دنیا دار خوشامد خورے جھوٹے دغاباز مولویوں نے کافروں کی خاطر سے عام مسلمانوں کو بہکا دیا ہے کہ اب جہاد فرض نہیں رہا ان کو خدا سے ڈرنا اور توبہ کرنا چاہیئے جہاد کی فرضیت قیامت تک باقی رہے گی البتہ یہ ضرور ہے کہ امام عادل سے پہلے بیعت کی جائے اور کافروں کو حسب وعدہ نوٹس دیا جائے اگر وہ اسلام یا جزیہ قبول نہ کریں اس وقت اللہ پر بھروسہ کرکے ان سے جنگ کی جائے اور فتنہ اور فساد اور عورتوں اور بچوں کی خونریزی کسی شریعت میں جائز نہیں ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے باب کا مطلب اس حدیث سے یوں نکلا کہ حضرت عائشہؓ نے جہاد کو سب عملوں سے افضل کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر انکار نہیں کیا ۱۲ منہ [۳] علامہ عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ کہتے ہیں اگر امیر نہ ملے تو ہر شخص بذات خود جہاد کر سکتا ہے خود ہی امیر بن سکتا ہے یہ نہیں کہ امیر نہ ہونے کی وجہ سے جہاد رک جائے۔ عبد الرزاق

تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ فَرَسَ الْمُجَاهِدِ لَيَسْتَنُّ فِي طِوَلِهِ فَيُكْتَبُ لَهُ حَسَنَاتٍ۔

کرے۔ برابر روزے رکھتا جائے کبھی افطار نہ کرے اس نے کہا بھلا ایسا کون کر سکتا ہے[1]؟ (یعنی کوئی نہیں کر سکتا)۔
حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ مجاہد کا گھوڑا جب اپنی رسی سے بندھا ہوا چرنے کے لیے چلتا پھرتا ہے، تو اس کے ہر ہر قدم پر مجاہد کیلئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

بَابٌ ۱۷۴۹ أَفْضَلُ النَّاسِ

مُؤْمِنٌ يُّجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

باب تمام لوگوں میں افضل وہ شخص ہے، جو

اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "اے ایمان والو! میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دے؟ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان قائم رکھو، اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد قائم رکھو اگر تمہیں (حقیقت کا) علم ہو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اللہ تمہارے گناہ بخش دیگا۔ تمہیں جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ کو بہشت میں عمدہ مکانات میں آرام کرائے گا۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔
سورۃ الصف

۲۵۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از عطاء بن یزید لیثی) ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! بہترین شخص کون ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا وہ مومن جو اپنے مال اور جان سے فی سبیل اللہ جہاد کرے[2]۔ صحابہ نے عرض کیا پھر کون

---

[1] مطلب آپ کا یہ تھا کہ مجاہد جب جہاد کے لئے نکلتا ہے تو اس کا سونا بیٹھنا چلنا گھوڑے کا دانہ پانی کرنا سب عبادت ہی عبادت ہے تو جہاد کے برابر دوسری کون عبادت ہو سکتی ہے البتہ کوئی برابر عبادت میں معروف رہے ذرا دم نہ لے تو شاید جہاد کے برابر ہو مگر ایسا کس سے ہو سکتا ہے دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ذکر الٰہی جہاد سے بھی افضل ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایام عشرہ میں عبادت کرنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں ان حدیثوں میں تناقض نہیں ہے بلکہ سب اپنے محل اور موقع پر دوسرے تمام اعمال سے افضل ہیں مثلاً جب کافروں کا زور بڑھ رہا ہو تو جہاد سب عملوں سے افضل ہوگا۔ جب جہاد کی ضرورت نہ ہو تو ذکر الٰہی سب سے افضل ہوگا ۱۲ منہ

[2] حقیقت میں ایسا مسلمان دوسرے مسلمانوں سے افضل ہوگا کیونکہ جان اور مال دنیا کی سب چیزوں میں آدمی کو بہت محبوب ہے تو ان کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والا سب سے بڑھ کر ہوگا ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِّنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا وہ مومن جو کسی پہاڑ کی گھاٹی (غیر آباد جگہ) میں رہ کر تقویٰ اختیار کرے اور لوگوں کو چھوڑ دے (یعنی) اپنی برائی سے (انہیں محفوظ رکھے) لے

۲۵۹۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِهٖ بِاَنْ يَّتَوَفَّاهُ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يُرْجِعَهٗ سَالِمًا مَّعَ اَجْرٍ وَّغَنِيْمَةٍ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون فی سبیل اللہ جہاد کرتا ہے ٹ۔ اور مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص دن کو روزہ دار رہے رات کو نماز میں کھڑا رہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہد فی سبیل اللہ کے لیے ذمہ لیا ہے اگر اسے وفات دے گا تو (وہ شہادت پائے گا) تو بغیر حساب کے بہشت میں لے جائے گا، ورنہ سلامتی کے ساتھ ثواب اور مال غنیمت دلا کر گھر واپس لائے گا۔ (وہ غازی ہے)

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْجِهَادِ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَقَالَ عُمَرُ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ

باب جہاد اور شہادت کے لیے عورت اور مرد دونوں کا دعا کرنا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا فرماتے ہیں "ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ" الٰہی! مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت بخش" سے

۲۵۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

لے جب آدمی لوگوں میں رہتا ہے تو ضرور کسی کی غیبت کرتا ہے یا غیبت سنتا ہے یا کسی پر غصہ کرتا ہے اس کو ایذا دیتا ہے تنہائی اور عزلت میں اس کے شر سے لوگ بچے رہتے ہیں اس حدیث سے انہوں نے دلیل لی جو عزلت اور گوشہ نشینی کو اختلاط سے بہتر جانتا ہے جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اختلاط افضل ہے اور حق یہ ہے کہ یہ مختلف ہے باختلاف اشخاص اور احوال اور زمانہ اور موقع جس شخص سے مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی فائدے پہنچتے ہوں اور وہ لوگوں کی برائیوں پر صبر کر سکے اس کے لئے اختلاط افضل ہے اور جس شخص سے اختلاط میں گناہ سرزد ہوتے ہوں و راس کی صحبت سے لوگوں کو ضرر پہنچتا ہو اس کے لئے عزلت افضل ہے ۱۲ منہ سے یعنی نیت کا حال خدا ہی کو خوب معلوم ہے کہ وہ مخلص ہے کہ نہیں اگر مخلص ہے تو وہ مجاہد ہوگا ورنہ جو کوئی دنیا کے مال اور جاہ اور ناموری کے لئے لڑے وہ مجاہد فی سبیل اللہ نہیں ہے ۱۲ منہ سے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مرد یہ دعا کر سکتا ہے کہ یا اللہ تو مجھ کو مجاہدین میں کر مجھ کو شہادت نصیب کر ایسے ہی عورت بھی یہ دعا کر سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور اس کے بعد خلفاء راشدین کے زمانوں میں بھی عورتیں مجاہدین کے ہمراہ رہتیں ان کے کھانے پینے کے اہتمام کرتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کرتیں۔ افسوس ہے مسلمانوں کی کم ہمتی پر انہوں نے عورتوں کو تو کیا مردوں کو ایسا بزدل کر دیا ہے کہ جنگ کے نام سے ان پر لرزہ آتا ہے نصاریٰ کی عورتیں ان مسلمان مردوں سے بدرجہا بہتر ہیں جو گھوڑے کی سواری اور نشان اندازی مردوں کی طرح کرتی ہیں اور جنگ میں رہ کر اس کا نشان نصب کر کے زخمیوں کی دوا دارو مرہم پٹی کرتی ہیں ۱۲ منہ سے یہ اثر اوپر موصولاً گزر چکا ہے کتاب الحج میں حضرت عمرؓ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مدینہ میں ابو لؤلؤ

ابْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ وَمَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعٰوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

وسلم کہا ہے گا ہے ام حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جاتے وہ آپؐ کو کھانا کھلاتی۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھی ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس گئے۔ انہوں نے آپؐ کو کھانا کھلایا اور آپؐ کے سر کی جوئیں دیکھیں[1]۔ اتنے میں آنحضرت کو نیند آگئی پھر بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے؟ ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ کیوں ہنس رہے تھے آپؐ نے فرمایا میں نے (خواب میں) اپنی امت کے کچھ لوگوں کو دیکھا، وہ اس سمندر کے درمیان اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے اس طرح سوار ہیں جیسے تخت پر بادشاہ کی حالت ہوتی ہے یا تخت پر بادشاہ کی طرح۔ اسحاق راوی کو شک ہے، ام حرام کہتی ہیں میں نے عرض کیا، اللہ سے میرے لیے دعا فرمائیے وہ مجھے بھی ان مجاہدوں میں شریک کرے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے دعا کی۔

دوبارہ آنحضرت سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا مجھے دکھایا گیا میری امت کے کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں غازی ہو کر نکلیں گے جیسے آپؐ نے پہلے فرمایا میں نے عرض کیا میرے لیے یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان میں شریک کرے! آپؐ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں شامل ہو گی (یعنی مجاہدین اولین میں)

بہرحال حضرت ام حرام حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے زمانہ خلافت میں سمندر میں سوار ہوئیں اور جب سمندر سے اتری تو اپنی سواری سے گر کر انتقال کر گئیں[2]۔

---

[1] ام حرام رشتہ میں آپؐ کی خالہ ہوتی تھیں بلحاظ رضاعت یا نسب بعضوں نے کہا محرم نہ تھیں لیکن انس آپ کے خادم تھے اور وہ انس کی سگی خالہ تھیں پس جیسے آپ ام سلیم پاس جایا کرتے جو انس کی والدہ تھیں ایسے ہی ام حرام کے پاس بھی جاتے کیونکہ عرب میں یہ عادت ہے کہ مخدوم خادم کے گھر والوں میں جایا کرتا ہے خاص کر معمر عورتوں میں اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ ام حرام سے تنہائی کرتے اگر تنہائی بھی ہو تو آپ معصوم تھے دوسرے کو ایسا کرنا درست نہیں ۱۲ منہ [2] یہ حادثہ اس وقت ہوا جب جہاد سے لوٹ کر آ رہے تھے گو ام حرام خود نہیں لڑیں مگر اللہ کی راہ میں نکلیں اور نص قرآنی اور حدیث کی رو سے جو کوئی جہاد کے لئے نکلے اور راہ میں اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے تو ام حرام کو شہادت نصیب ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پوری ہوئی ۱۲ منہ

باب ۱۷۵ - دَرَجَاتِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُقَالُ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ وَهٰذَا سَبِيْلِيْ۔

۲۵۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِيْ أَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهٗ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ أُرَاهُ فَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ وَفَوْقَهٗ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ۔

۲۵۹۹ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِيْ فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِيْ دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هٰذِهٖ

باب اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے درجات سبیل، مذکر اور مونث دونوں طرح مستعمل ہے[1]

(از یحییٰ بن صالح از فلیح از ہلال بن علی از عطاء بن یسار) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے اللہ پر اس کا حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے خواہ وہ اللہ کے رستہ میں جہاد کرے خواہ اس ملک میں بیٹھا رہے جہاں وہ پیدا ہو (جہاد کا موقع نہ ملے[2]) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں یہ خوشخبری سنا دیں۔ آپؐ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے مجاہدوں کے لیے تیار کیا دو درجوں میں زمین و آسمان جتنا فاصلہ ہوتا ہے جب تم اللہ سے سوال کیا کرو تو فردوس کا کیا کرو وہ جنت کے درمیان ہے اور جنت کا بلند ترین مقام ہے۔ یحییٰ فرماتے ہیں میرے خیال میں اس کے اوپر عرش الٰہی ہے اور اسی سے باقی جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں۔

اس حدیث کو محمد بن فلیح بھی اپنے والد کے واسطہ سے روایت فرماتے ہیں اس میں یوں ہے کہ "اس کے اوپر عرش الٰہی ہے"۔[3]

(از موسیٰ از جریر از ابوالرجاء) سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں دیکھا دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر لے گئے پھر مجھے ایک ایسے خوبصورت اور فضیلت والے مکان میں لے گئے جس سے زیادہ خوب صورت مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ ان دونوں نے کہا یہ شہیدوں کا مکان ہے

[1] چونکہ حدیث میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا تھا تو امام بخاری نے اس مناسبت سے سبیل کی تحقیق بیان کر دی کہ یہ لفظ عربی زبان میں مذکر و مونث دونوں طرح بولا جاتا ہے ہذہ سبیلی اور ہذا سبیلی دونوں طرح کہتے ہیں بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت اور ہے وقال ابو عبد اللہ غزی واحدھا غاز ھم درجات لھم درجات یعنی سورۂ آل عمران رکوع ۱۶ میں جو غزی کا لفظ آیا ہے تو غزی غازی کی جمع ہے اور ہم درجات کا معنی لہم درجات ہے یعنی ان کے لئے درجے ہیں ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو جہاد نصیب نہ ہو لیکن وہ کہ فرائض ادا کرتا ہے اور اسی حال میں مر جائے تو آخرت میں اس کو بہشت ملے گی گو اس کا درجہ مجاہدین سے کم ہوگا ۱۲ منہ [3] یعنی محمد بن فلیح کی روایت میں شک نہیں ہے "یحییٰ ابن صالح کی روایت میں ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ بہشت کی نہروں سے وہ چار نہریں پانی اور دودھ اور شہد اور شراب کی مراد ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے ۱۲ منہ

اَلدَّ اَرْفَدَ اَرُ الشُّهَدَاۤءِ ۔

بَابُ ۱۷۵۲ اَلْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَابَ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ ۔

باب صبح و شام اللہ کی راہ میں، چلنے اور جنت میں کمان برابر جگہ کی فضیلت ۔

۲۶۰۰ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔

(از معلٰے بن اسد از وہیب از حمید) انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا ساری دنیا اور اس کے اندر کی تمام چیزوں سے بہتر ہے ۔

۲۶۰۱ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ وَقَالَ لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی از عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں کمان برابر جگہ ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے اور فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام چلنا ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے ۔

۲۶۰۲ - حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّوْحَةُ وَالْغَدْوَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ۔

(از قبیصہ از سفیان از ابوحازم) سہل بن سعد روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے [۱]

بَابُ ۱۷۵۳ اَلْحُوْرُ الْعِيْنُ وَصِفَتُهُنَّ يُحَارُ فِيْهَا الطَّرْفُ شَدِيْدَةُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَشَدِيْدَةُ بَيَاضِ الْعَيْنِ وَزَوَّجْنَاهُمْ اَنْكَحْنَاهُمْ ۔

باب بڑی آنکھ والی حوروں کا بیان اور ان کی صفت جنہیں دیکھ کر آنکھ ششدر رہ جائے گی ان کی آنکھوں کی سیاہی بھی تیز اور سفیدی بھی تیز ہوگی ۔ اللہ کے اس ارشاد کا ذکر وَزَوَّجْنَاهُمْ (سورہ دخان ۴۴، ۵۲) [۲] ہم نے ان کا نکاح کر دیا ۔

[۱] یہ حدیث بڑی طول کے ساتھ کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت باقی ہے اور فانی چیز کیسی ہی عمدہ ہو باقی چیز کے برابر نہیں ہو سکتی ۱۲

۲۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَّسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدَ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يَسُرُّهٗ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى وَسَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ اَوْ مَوْضِعُ قِيْدٍ يَعْنِيْ سَوْطَهٗ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ لَاَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَاَتْهُ رِيْحًا وَلَنَصِيْفُهَا عَلٰى رَاْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از ابوحمید حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص انتقال کر جائے اور اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی کچھ نیکیاں موجود ہوں، تو وہ دنیا میں آنا پسند نہیں کرے گا اگرچہ اسے ساری دنیا و مافیہا دینے کا اقرار کیا جائے، لیکن صرف شہید ہی ایک شخص ہے جو دنیا میں آنا چاہتا ہے کیونکہ وہ شہادت کا ثواب اس قدر عظیم ولذیذ پاتا ہے کہ وہ خواہش کرتا ہے کہ بار بار آئے اور شہادت پائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ صبح یا شام اللہ کی راہ میں چلنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور جنت میں کمان برابر جگہ یا کوڑے برابر جگہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت (حور) زمین والوں کو جھانک دے تو زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے۔ نیز حور کی اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے[1]۔ (دنیا و مافیہا = دنیا اور اس کے اندر کی چیزیں)

بَابٌ ۱۷۵۴ تَمَنِّی الشَّهَادَةِ۔

باب شہادت کی تمنا کرنا۔

۲۶۰۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر مسلمانوں کے دلوں میں اس بات کا افسوس نہ ہو کہ میں انہیں چھوڑ کر جہاد کو نکل جاؤں اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ سب کو ساتھ لے جاؤں تو میں ہر جہادی دستے کے ساتھ نکلتا جو اللہ کی راہ میں جہاد کیلئے

[1] یعنی ملحد بے دین اور رہبر سماج والے کافر اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں پر ٹھٹھا لگاتے ہیں اور طرح طرح کے استبعاد اس میں پیدا کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اگر حور کے چہرے میں اتنا نور ہے کہ زمین سے آسمان تک روشن ہو جائے تو سورج سے زیادہ اس میں روشنی ہوگی اسی طرح اگر اس کی خوشبو سے زمین و آسمان مہک جائیں تو خود حور میں کتنی خوشبو ہوگی پس ایسی روشنی اور ایسی خوشبوئی میں آدمی کیسے ٹھہر سکے گا ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت کا قیاس دنیا پر نہیں ہو سکتا نہ بہشت کی زندگی دنیا کی زندگی کی طرح ہے بہت سی چیزیں ہم دنیا میں دیکھ نہیں سکتے مگر آخرت میں ان کو دیکھیں گے دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب دنیا میں نہیں اٹھا سکتا پر آخرت میں آدمی کو ایسی طاقت دی جائے گی کہ وہ دوزخ کے عذابوں کا تحمل

تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُّ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْيَا ثُمَّ اُقْتَلُ۔

نکلتا ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں چاہتا ہوں اللہ تعالےٰ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر جلایا جاؤں، پھر مارا جاؤں، پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔

۲۶۰۵۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَهَا خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيْدِ عَنْ غَيْرِ اِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهٗ وَقَالَ مَا يَسُرُّنَا اَنَّهُمْ عِنْدَنَا قَالَ اَيُّوْبُ اَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ اَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(از یوسف بن یعقوب صفار از اسماعیل بن علیہ از ایوب از حمید بن ہلال) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا زید بن حارثہ نے جھنڈا لیا، وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے لیا وہ شہید ہوئے پھر عبداللہ بن ابی رواحہ نے لیا، وہ شہید ہوئے پھر ان تینوں کے بعد خالد بن ولید رضنے جھنڈا لیا، حالانکہ میں نے انہیں امیر نہیں بنایا تھا۔ اللہ نے انہیں فتح دی۔ آپ نے مزید فرمایا ہمیں یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ (شہداء) ہمارے پاس رہیں (کیونکہ وہ بہت مزے میں ہیں) یا آپ نے یوں فرمایا کہ انہیں ہمارے پاس رہنا اچھا نہیں لگتا۔ یہ کہتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو مبارک بھی بہہ رہے تھے۔ گویا آپ کا جوش تمنا شوق شہادت تھا۔[1]

بَابُ ۱۷۵۵ فَضْلِ مَنْ يُّصْرَعُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَمَاتَ فَهُوَ مِنْهُمْ وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَقَعَ وَجَبَ۔

باب راہ خدا میں سواری سے گر کر مرنے والا بھی

شہید ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "جو شخص اللہ اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے گھر سے نکلے، پھر اسے موت آ جائے تو اس کا ثواب اللہ پر قائم ہو گیا"

۲۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنِيْ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از یحیٰی از محمد بن یحییٰ بن حبان از

[1] یہ واقعہ سنہ ۸ھ میں آپ نے غزوہ موتہ کیلئے ایک لشکر روانہ کیا زید بن حارثہ کو ان کا سردار مقرر کیا۔ فرمایا اگر وہ شہید ہوں تو جعفر کو سردار مقرر کرنا اگر وہ بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ کو اتفاق سے تینوں سردار یکے بعد دیگرے جنگ میں شہید ہوئے اور خالد بن ولید کو ان کے لئے کوئی حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیا تھا آخر کا جھنڈا اٹھا لیا اور کافروں سے یہاں تک لڑے کہ اللہ نے ان کو فتح دی دوسری روایت میں آپ نے خالد کی نسبت فرمایا سیف من سیوف اللہ ۱۲ منہ ۹۲ کیونکہ زید بن حارثہ آپ کے پروردہ اور متبنیٰ تھے اور جعفر تو چچا زاد بھائی اور عبداللہ بن رواحہ خاص جانثار اور مخلص صحابی تھے آپ کو بمقتضائے بشریت ان کی جدائی پر رنج ہوا یا ان کے عیال و اطفال کا خیال کر کے ۱۲ منہ

اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ أُنَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ مِثْلَ هٰذَا الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا فَقَالَتْ اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيًا أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ مُعٰوِيَةَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ

انس بن مالک) انس رضی اللہ عنہ کی خالہ ام حرام بنت ملحان روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے قریب آرام فرما تھے جب آپؐ بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے میں نے عرض کیا آپؐ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے (یعنی مجھے دکھائے گئے) جو سبز دریا پر تھے۔ وہ اس طرح سوار تھے جیسے تخت پر بادشاہ سوار ہوتے ہیں۔ میں نے عرض کیا آپؐ میرے لیے بھی دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں شریک کرے آپؐ نے دعا فرمائی پھر دوسری بار سو گئے پھر اسی طرح ہنستے ہوئے جاگے۔ میں نے وجہ پوچھی جیسے پہلے پوچھا تھا۔ آپؐ نے وہی جواب دیا جیسے پہلے دیا تھا۔ میں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان لوگوں میں شامل کرے۔ آپؐ نے فرمایا، تو پہلے لوگوں میں ہو چکی (یعنی مجاہدین جو پہلے جائیں گے ان میں تو ہوگی)

بہر حال جب ام حرام بھی اپنے خاوند عبادہ بن ثابت پہلی بار حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں جہاد کے لیے تشریف لے گئیں۔ جہاد سے لوگ واپس آ رہے تھے تو شام کے ملک میں پڑاؤ ڈالا۔ ام حرام رضی اللہ عنہا کی سواری کے لیے ایک جانور لایا گیا، اس نے انہیں گرا دیا اور آپ شہید ہو گئیں۔

بَابُ ١٧٥٦ مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

باب جسے خدا کی راہ میں تکلیف پہنچے۔

٢٦٠٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ فَلَمَّا قَدِمُوا قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقَدَّمُكُمْ فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتّٰى

(از حفص بن عمر از ہمام از اسحاق) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنو سلیم کے ستر لوگوں کو (جو تمام قاری تھے) قبیلہ عامر کی طرف بھیجا جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے کہا (تم ٹھیرو) میں آگے جاتا ہوں اگر میں نے دیکھا کہ وہاں امن ہے اور میں آنحضرتؐ کا پیغام انہیں پہنچا دوں (تو بہتر) ورنہ تم میرے قریب

[1] کہتے ہیں ایک شخص ضمرہ نامی جو مسلمان تھا مکہ میں رہ گیا تھا جب یہ آیت نازل ہوئی اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا تو اس نے عین بیماری میں اپنے لڑکوں سے کہا مجھ کو مدینے لے چلو وہ اس کو لے کر چلے رستے میں گذر گیا اس وقت یہ آیت اتری ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب اس طرح نکلا کہ ام حرام باوجود دیکہ جانور سے گر کر مریں مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مجاہدین میں داخل رکھا۔ فرمایا اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ ۔ ۱۲ منہ

يُبَلِّغُهُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا كُنْتُمْ مِنِّيْ قَرِيْبًا فَتَقَدَّمَ فَاَمَّنُوْهُ فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَوْمَأُوْا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَطَعَنَهٗ فَاَنْفَذَهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثُمَّ مَالُوْا عَلٰى بَقِيَّةِ اَصْحَابِهٖ فَقَتَلُوْهُمْ اِلَّا رَجُلٌ اَعْرَجُ صَعِدَ الْجَبَلَ قَالَ هَمَّامٌ فَاُرَاهُ اٰخَرُ مَعَهٗ فَاَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ قَدْ لَقُوْا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ فَكُنَّا نَقْرَاُ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ فَدَعَا عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا عَلٰى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَبَنِيْ لَحْيَانَ وَبَنِيْ عُصَيَّةَ الَّذِيْنَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے ہتے ہوئے میری خبر معلوم کرنا۔ بہرکیف وہ آگے گئے تو بنی عامر نے انہیں امن دیا۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام انہیں سنانے لگے اتنے میں انہوں نے اپنے میں سے ایک شخص (عامر بن طفیل) کو اشارہ کیا اس نے ایک برچھا مارا جو میرے ماموں کے بدن کے پار نکل گیا۔ انہوں نے کہا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں مراد کو پہنچ گیا (شہادت پائی) پھر ان کے ساتھیوں پر جھپٹے اور سب کو شہید کر دیا۔ صرف ایک لنگڑا شخص رہ گیا جو کسی پہاڑی پر چڑھ گیا ہمام کہتے ہیں اس کے ساتھ اور ایک شخص بھی زندہ رہ گیا۔ حضرت جبرئیل نے آنحضرتؐ کو خبر دی کہ وہ سب اللہ کو پیارے ہو گئے[1] اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور اس نے انہیں راضی کیا۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم ایک مدت تک یہ پڑھتے رہے۔ اَنْ بَلِّغُوْا قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا[2] اس کے بعد اس آیت کا پڑھنا موقوف ہو گیا بہرحال جب آنحضرتؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپؐ نے چالیس دن تک رعل، ذکوان بنی لحیان بنی عُصیّہ[3] پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی بد دعا کرتے رہے (فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے رہے)

۲۶۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از اسود بن قیس) جندب بن سفیان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک لڑائی میں تشریف رکھتے تھے۔ آپؐ کی انگلی زخمی ہو گئی۔

آپؐ نے فرمایا:-

ایک انگلی ہی تو ہے جو خون آلود ہوئی۔[4]
اللہ کے رستے میں تو ابھی مکمل[5] نہیں پہنچی

[1] حافظ نے کہا اس میں حفص بن عمر امام بخاری کے شیخ نے غلطی کی اور صحیح یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم کے ایک بھائی یعنی حرام بن ملحان کو اور ستر آدمیوں کے ساتھ بنی عامر کی طرف بھیجا۔ یہ ستر آدمی انصار کے قاری تھے اور آپ نے دین کی تعلیم کے لئے بنی عامر کے پاس بھیجے تھے خود ان کی درخواست پر لیکن بنی سلیم نے رستے میں دغا کی اور ان غریب قاریوں کو ناحق قتل کیا بنی سلیم کا سردار عامر بن طفیل تھا ۱۲ منہ

[2] یہ آیت بھی ان آیتوں میں سے ہے جن کی تلاوت منسوخ ہو گئی۔ ترجمہ یہ ہے ہماری قوم کو یہ خبر پہنچا دو ہم اپنے مالک سے مل گئے وہ ہم سے راضی ہم اس سے راضی قسطلانی نے کہا منسوخ التلاوۃ آیت کا چھونا محدث کو اور جنب کو تلاوت کرنا اس میں اختلاف ہے بعضوں نے منع کیا ہے اور بعضوں نے جائز رکھا ہے ۱۲ منہ

[3] یہ سب بنی سلیم کی شاخیں ہیں ۱۲ منہ

[4] گو یہ کلام موزوں ہے پر اس کو شعر نہیں کہیں گے۔ کیونکہ شعر میں شاعر کا قصد ضرور ہے اور بے اختیار جو کلام موزوں نکل جائے اس کو شعر نہیں کہتے ۱۲ منہ

[5] یعنی اول تو تو ایک ادنیٰ چیز ہے انگلی اور پھر خون آلودگی سے بڑھ کر تیرا کوئی کارنامہ نہیں مکمل جان تو نے پیش نہیں کی ۱۲ عبدالرزاق

بَابُ ۱۷۵۷ مَنْ يُجْرَحُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۶۰۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ -

باب راہِ خدا میں زخمی ہونا

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوگا اور اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوا[1]۔ وہ قیامت کے دن اسی طرح زخم خوردہ آئے گا، کہ رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی سی ہوگی۔

بَابُ ۱۷۵۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ وَالْحَرْبُ سِجَالٌ -

باب اللہ تعالیٰ کا فرمان هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَا إِلَّا إِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ

"اے نبی! کفار سے فرما دیجئے تم ہماری موت یا زندگی کا کیا انتظار کرتے ہو؟ ہمارے لئے تو دونوں اچھی چیزیں ہیں۔ (التوبہ ۹ : ۵۲) جنگ تو ڈول ہے[2]۔

۲۶۱۰ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ قَالَ لَهُ سَأَلْتُكَ كَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ فَزَعَمْتَ أَنَّ الْحَرْبَ سِجَالٌ وَدُوَلٌ فَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلَى ثُمَّ يَكُوْنُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ از عبد اللہ بن عباس) ابوسفیان کہتے ہیں کہ (جب وہ اسلام نہیں لائے تھے) ہرقل (شاہ روم) نے ان سے کہا، میں نے تجھ سے سوال کیا تمہاری اس کے ساتھ جنگ کیسے ہوتی ہے؟ تو نے کہا لڑائی تو ڈول کی طرح ہے، کبھی ادھر کبھی ادھر۔ اسی طرح پیغمبروں کی آزمائش ہوتی ہے۔ انجام انہی کا بہتر ہوتا ہے[3]۔

بَابُ ۱۷۵۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد "مسلمانوں میں بعض

وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے ساتھ اپنا کیا ہوا عہد سچ کر دکھایا۔ اب بعض تو اپنا کام مکمل کر چکے اور بعض انتظار میں ہیں مگر انہوں نے کسی صورت میں اپنی بات اور عہد

---

[1] یعنی اللہ کو خوب معلوم ہے کہ خالص اس کی رضامندی کے لئے کون لڑتا ہے اور اس میں ریا اور نام دری کا شائبہ ہے یا نہیں ہے امام نووی نے کہا جو شخص باغیوں یا رہزنوں کے ہاتھ سے زخمی ہو جائے یا کی تعلیم اور تلقین میں اس کے لئے یہی فضیلت ہے ہمارے زمانے میں ایک مولوی سید عبید اللہ صاحب نہایت موحد اور دیندار آدمی تھے ان بیچاروں کو عین رمضان کے مبارک مہینے میں جب وہ روزہ دار تھے عصر کے وقت اہل بدعات نے پتھر مار مار کر زخمی کیا ایک پتھر ایسا مارا کہ ان کی آنکھ باہر نکل پڑی مگر انہوں نے اف تک نہ کی اور خوش ہوتے ہوئے کہنے لگے الحمد للہ اللہ کی راہ میں میری آنکھ تصدق ہوئی ۱۲ منہ

[2] یعنی کبھی مسلمان غالب اور کافر مغلوب اور کبھی کافر غالب اور مسلمان مغلوب ۱۲ منہ

[3] کبھی فتح کبھی شکست لیکن اخیر میں ان کو کامیابی ہوتی ہے اور پیغمبر کے مخالفین ذلیل و خوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ

وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا۔

۲۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُزَاعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا زِيَادٌ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ غَابَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنِ اللهُ أَشْهَدَنِي قِتَالَ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ الْجَنَّةَ وَرَبِّ النَّضْرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ قَالَ سَعْدٌ فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمْيَةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَّلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتُهُ بِبَنَانِهِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُرَى أَوْ نَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ

میں تبدیلی نہیں کی" (الاحزاب ۳۳ ، ۲۳)

(از محمد بن سعید خزاعی، از عبدالاعلیٰ از حمید از حضرت انس) دوسری سند (عمرو بن زرارہ از زیاد از طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے چچا انس بن نضر جنگ بدر میں شامل نہ تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلی جنگ میں جو آپ نے مشرکوں سے کی، میں غائب رہا بہر حال اگر اللہ تعالیٰ نے اب مجھے مشرکوں سے لڑنے کے لیے جنگ میں شریک کیا، تو اللہ خود مشاہدہ کرلے گا کہ میں کیا کرتا ہوں؟ چنانچہ جب احد کی جنگ شروع ہوئی اور مسلمان بھاگ نکلے تو انس بن نضر کہنے لگے اے اللہ میں مسلمانوں کے اس کام سے معذرت[2] کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے بیزار ہوں (وہ کافر ہیں ان کا کرنا ٹھیک نہیں) پھر جنگ کے لیے آگے بڑھے۔ سامنے سعد بن معاذ آئے، انس کہنے لگے "سعد! سعد! میں تو بہشت میں جانا چاہتا ہوں قسم نضر کے مالک کی میں[3] تو احد کے پاس سے بہشت کی خوشبو پا رہا ہوں"۔ سعد بن معاذ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے جو مردانگی اور بہادری دکھائی وہ میں نہ کر سکا۔ انس بن مالک فرماتے ہیں ہم نے (جنگ کے بعد) دیکھا اسی سے کچھ زیادہ ہی زخم تلوار برچھے اور تیر کے انس بن نضر کو لگے تھے اور جب وہ شہید ہوئے تو مشرکوں نے ان کے ناک ہاتھ کان اور پاؤں کاٹ ڈالے کوئی انہیں پہچان نہ سکا۔ ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں کو دیکھ کر پہچان لیا۔

انس بن مالک فرماتے ہیں کہ بڑی حد تک، ہماری رائے اور ہمارا ظن یہ تھا کہ یہ آیت حضرت انس بن نضر اور ان جیسے دوسرے بہادر مجاہدوں کی شان میں نازل ہوئی جنہوں نے ان کی طرح کارنامے سر انجام دیئے تھے۔ انس بن مالک کہتے ہیں کہ انس بن نضر کی بہن ربیع نے

---

[1] مراد وہ عہد ہے جو احد کے دن کیا تھا یا لیلۃ العقبہ میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیں گے اور مرتے دم تک جہاد سے منہ نہ موڑیں گے۔ بعضے تو اپنا فرض ادا کر چکے شہید ہوگئے جیسے انس بن النضر عبداللہ انصاری حمزہ طلحہ وغیرہ بعضے شہادت کے منتظر ہیں جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ میں دونوں کے کام سے ناراض ہوں مشرک تو کمبخت ناپاک کافر ہیں وہ جو ناحق پر لڑ رہے ہیں ان سے تو میں دل سے بیزار ہوں اور مسلمان جن کو خوب لڑنا چاہیے تھا وہ بھاگ نکلے تو ان کا کام بھی ناپسند کرتا ہوں اور تیری درگاہ میں معذرت کرتا ہوں کہ میں اس میں شریک نہیں ہوں ۱۲ منہ [3]

إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَقَالَ إِنَّ أُخْتَهُ وَهِيَ تُسَمَّى الرُّبَيِّعَ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَنَسٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكُوا الْقِصَاصَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ -

ایک عورت کا سامنے کا دانت توڑ دیا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچا پیغمبر کرکے بھیجا ربیع کا دانت تو نہیں توڑا جائیگا پھر (اتفاق سے) اس عورت کے وارث دیت پر راضی ہوگئے اور قصاص معاف کر دیا اس وقت آنحضرت نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ کی قسم کھا بیٹھیں تو وہ انکی قسم پوری کر دیتا ہے (چنانچہ بن نضر نے ایسے کہا تھا جیسے کوئی دعوے سے کہتا ہے "ربیع کا دانت نہیں توڑا جائے گا"

۲۶۱۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ أُرَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهَا فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهُ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ وَهُوَ قَوْلُهُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ -

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از اسماعیل از از برادرش از سلیمان) اسماعیل کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں سلیمان نے محمد بن عتیق سے روایت کیا، انہوں نے ابن شہاب زہری سے، انہوں نے خارجہ بن زید سے روایت کیا کہ زید بن ثابت نے بیان کیا کہ میں نے کئی ورقوں سے نقل کرکے قرآن کو جمع کیا۔ سورۂ احزاب کی آیت مجھے نہ ملی جو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا۔ آخر وہ آیت مجھے صرف ایک صحابی خزیمہ بن ثابت انصاری کے پاس ملی[۱] اور خزیمہ وہ صحابی ہیں جن کی اکیلے کی شہادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مقدمہ میں دو آدمیوں کی شہادت کے برابر قرار دی تھی[۲] (زید بن ثابت کہتے ہیں جو آیت مجھے ان کے پاس سے ملی تھی[۳] اور جسے میں آنحضرت سے ہمیشہ سنا کرتا تھا) وہ آیت یہ تھی مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

بَابُ ١٧٦ عَمَلٌ صَالِحٌ قَبْلَ الْقِتَالِ وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّمَا تُقَاتِلُونَ بِأَعْمَالِكُمْ وَقَوْلُهُ يَا أَيُّهَا

باب جنگ سے پہلے نیک اعمال کا سرانجام دینا۔

ابوالدرداء کہتے ہیں جو تم جنگ کرتے ہو وہ اپنے عملوں کی بدولت کرتے ہو، آیات "اے ایمان والو

---

[۱] اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ قرآن ایک شخص کی روایت پر جمع ہوا ہے کیونکہ یہ آیت سنی تو بہت سے آدمیوں نے تھی جیسے حضرت عمر اور ابی بن کعب اور ہلال بن امیہ اور زید بن ثابت وغیرہ نے مگر اتفاق سے لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ ملی ۱۲ منہ [۲] یہ خاص خزیمہ کے لئے آپ نے حکم دیا تھا ہوا یہ کہ آپ نے ایک شخص سے کوئی بات فرمائی - اس نے انکار کیا - خزیمہ نے کہا میں اس کا گواہ ہوں آپ نے فرمایا تجھ سے تو گواہی طلب نہیں کی گئی اور گواہی دیتا ہے خزیمہ نے کہا یا رسول اللہ آسمان سے جو حکم اترتے ہیں ان پر تو آپ کی تصدیق کرتے ہیں یہ کونسی بڑی بات ہے آپ نے خزیمہ کی شہادت پر فیصلہ کر دیا اور ان کی شہادت دو مردوں کی شہادت کے برابر رکھی ۱۲ منہ [۳] یہ جو آیا ہے کہ وہ آیت کسی کے پاس نہ ملی اس کا مطلب یہ ہے کہ لکھی ہوئی کسی کے پاس نہ تھی - ویسے سننے میں کئی صحابہ سے سنی ۱۲ عبدالرزاق

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ۔

کیوں وہ بات کہتے ہو جو کرتے نہیں؟ اللہ کے نزدیک یہ بڑا گناہ ہے۔ خدا تو انہیں پسند کرتا ہے جو راہ خدا میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔

الصف ۶۱: ۲ تا ۴

۲۶۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِیْمِ حَدَّثَنَا شَبَابَۃُ بْنُ سَوَّارٍ الْفَزَارِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ یَقُوْلُ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِیْدِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُقَاتِلُ اَوْ اُسْلِمُ قَالَ اَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ فَاَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَمِلَ قَلِیْلًا وَّاُجِرَ کَثِیْرًا۔

(از محمد بن عبدالرحیم از شبابہ بن سوار فزاری از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا جس نے لوہے سے اپنا منہ چھپایا ہوا تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں پہلے کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں۔ آپ نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر کافروں سے قتال کرو۔ بہر حال وہ مسلمان ہو گیا پھر اس نے جنگ کی اور شہید ہو گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نے تھوڑا عمل کیا لیکن اجرت بہت حاصل کی۔

باب ۱۷۶ مَنْ اَتَاہُ سَہْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَہٗ۔

باب نامعلوم تیر لگنے سے اچانک مر جانے والا۔

۲۶۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَۃَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ اُمَّ الرُّبَیِّعِ بِنْتَ الْبَرَآءِ وَھِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ وَکَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَہٗ سَہْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ صَبَرْتُ وَاِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَھَدْتُّ عَلَیْہِ فِی الْبُکَآءِ قَالَ یَا اُمَّ حَارِثَۃَ اِنَّھَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنَّ

(از محمد بن عبداللہ از حسین بن محمد ابواحمد از شیبان از قتادہ از انس بن مالک) ام ربیع بنت براء جو حارثہ بن سراقہ کی ماں ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے حارثہ کے متعلق نہ بتائیں گے؟ (انتقال کے بعد ان کا کیا بنا؟) حارثہ جنگ بدر میں نامعلوم تیر لگنے سے اچانک شہید ہوئے تھے۔ اگر وہ جنت میں ہے تو صبر کروں اگر اور کہیں ہے تو زیادہ روؤں۔ آپ نے فرمایا حارثہ کی ماں بہشت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا جنت کے فردوس اعلیٰ میں مقیم ہے

۵ بعضوں نے کہا یہ شخص عمرو بن ثابت انصاری تھا ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا ابو ہریرہؓ لوگوں سے پوچھا کرتے بھلا بتلاؤ تو وہ کون شخص ہے جس نے ایک نماز بھی نہیں پڑھی اور بہشت میں پہنچ گیا۔ پھر کہتے تھے یہ شخص عمرو بن ثابت ہے ۱۲ منہ

اِبْنِكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلٰى۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَاب ۱۷۶۲ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا۔

۲۶۱۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

باب جو شخص کلمۃ اللہ کے بلند کرنے کے لیے جنگ کرے اس کی فضیلت۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو از ابو وائل) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا ایک آدمی تو مال غنیمت حاصل کرنے کی غرض سے جنگ کرتا ہے۔ دوسرا ناموری کے لیے۔ تیسرا بہادری جتانے کے لیے لڑتا ہے۔ فی سبیل اللہ لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا وہ شخص جو اس لیے جنگ کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو۔ وہ فی سبیل اللہ لڑنے والا ہے۔

بَاب ۱۷۶۳ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

۲۶۱۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوْ عَبْسٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ

باب اس شخص کا بیان جس کے دونوں ہاتھ پاؤں اللہ تعالےٰ کی راہ میں غبار آلود ہوئے۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد مَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ إِلٰى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

(از اسحاق بن منصور از محمد بن مبارک از یحییٰ بن حمزہ از یزید بن ابی مریم از عبایہ بن رافع بن خدیج) ابوعبس عبدالرحمٰن بن جبیر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دو قدم جو اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے انہیں آگ نہ چھوئے گی (یعنی ان قدموں والا جہنم میں نہ جائے گا)

؎ اس کو ... نوری نے مجالس میں وصل کیا ۱۲ منہ ؎ یعنی نیک اعمال تو جہاد میں سے دخل ہے نیک اعمال ہی سے اخلاص پیدا ہوتا ہے۔ دل قلب میں قوت اور ہمت اور شجاعت ۱۲ منہ

؎ اللہ کے کلمہ بلند ہونے کا مطلب ہے اسلام کی ترقی ہو توحید کا ڈنکا بجے مسلمانوں کو آزادی اور استحکام بھی ذریعہ ہے اسلام اور توحید کی ترقی کا۔ لہٰذا اسلامی ملک کیلئے لڑنا کشمیر کیلئے لڑنا ہندوؤں سے لڑنا الفتح پارٹی کی طرح نام نہاد اسرائیل کے خلاف فلسطینی مصریوں وغیرہ عربوں کا امریکی سامراج اور اسرائیل سے لڑنا کشمیر کی آزادی کے لئے ہندوؤں سے لڑنا، قبرص میں ترکوں کی آزادی کے لئے یونانیوں سے لڑنا، فلپائن، ... اور اریٹیریا کے مسلمانوں کی آزادی کے لئے عیسائیوں اور انگریزوں سے لڑنا یہ تمام کلمۃ اللہ ہی العلیا (التوبہ ۹: ...) ہی کی تفسیر ہے۔ کافر والی جنگ یا مسلمان آپس میں لڑیں یا ناجائز مقصد کے لئے کسی کافر سے لڑیں وہ جنگ کلمۃ اللہ ہی العلیا سے خارج ہوگی۔ عبدالرزاق۔ ؎ یہ سن کر ام حارثہ ہنستی ہوئی گئیں اور کہنے لگیں حارثہ مبارک ہو۔ مبارک ہو پہلے حارثہ کی ماں یہ سمجھیں کہ جب حارثہ دشمن کے ہاتھ سے نہیں مارا گیا تو وہ شہید نہیں ہوا شاید اس کو بہشت نہ ملے ۱۲ منہ ؎ یعنی اصل نیت اعلاء کلمۂ اسلام کی ہونی چاہئے نہ لوٹ کی خواہش یا ناموری کی رغبت یا حمیت یا شجاعت کے اظہار کے لئے اگر پہلے امر کے ساتھ یعنی ترقی دین کی نیت کے ساتھ ضمناً ان امور کا بھی خیال ہو تو کوئی نقصان نہ ہوگا ۱۲ منہ

؎ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے مدینہ والوں کو اور جو ان کے آس پاس گنوار رہتے ہیں یہ مناسب نہ تھا کہ اللہ کے پیغمبر کو چھوڑ کر پیچھے بیٹھ رہیں اور ان کی جان کی فکر نہ کر کے اپنی جان بچانے کی فکر میں رہیں یہ اس لئے کہ ان لوگوں کو یعنی جہاد کرنے والوں کو خدا کی راہ میں پیاس ہو تکلیف ہو بھوک ہو اس مقام پر چلیں جس سے کافر خفا ہوں دشمن کو کچھ بھی نقصان پہنچائیں ہر ہر کے بدلے ان پانچوں کاموں کے نیک عمل خدا کے پاس لکھ لیا جاتا ہے بیشک اللہ نیکوں کی محنت برباد نہیں کرنے کا اس آیت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ اللہ کی راہ میں اگر آدمی ذرا بھی چلے در پا ...

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ۔

بَابُ ۱۷۶۴ مَسْحِ الْغُبَارِ عَنِ النَّاسِ فِي السَّبِيْلِ۔

باب اللہ کی راہ میں جن لوگوں پر غبار پڑا ان کا غبار صاف کرنا[2]۔

۲۶۱۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَهٗ وَلِعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ائْتِيَا اَبَا سَعِيْدٍ فَاسْمَعَا مِنْ حَدِيْثِهٖ فَاَتَيْنَاهُ وَهُوَ وَاَخُوْهُ فِيْ حَائِطٍ لَّهُمَا يَسْقِيَانِهٖ فَلَمَّا رَاٰنَا جَاءَ فَاحْتَبٰى وَجَلَسَ فَقَالَ كُنَّا نَنْقُلُ لَبِنَ الْمَسْجِدِ لَبِنَةً لَبِنَةً وَّكَانَ عَمَّارٌ يَّنْقُلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَنْ رَّاْسِهِ الْغُبَارَ وَقَالَ وَيْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ عَمَّارٌ يَّدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَيَدْعُوْنَهٗ اِلَى النَّارِ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از عبدالوہاب از خالد از عکرمہ) حضرت عبداللہ بن عباس نے عکرمہ اور اپنے بیٹے علی بن عبداللہ بن عباس سے کہا دونوں ابو سعید خدری کے پاس جاؤ اور ان سے حدیث سنو۔

چنانچہ حضرت عکرمہ اور حضرت علی ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم دونوں ان کے پاس گئے وہ اور ان کا ایک اور (رضاعی[3]) بھائی دونوں اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے جب ابوسعید نے انہیں دیکھا تو آئے اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے (جیسے عربوں کا عام طور پر اور دیہاتیوں کا آجکل بھی یہی دستور ہے دونوں پاؤں آگے ٹانگیں کھڑی کر کے سرین کے بل بیٹھنا) اور حدیث بیان کی ہم مسجد نبوی تعمیر کر رہے تھے اور ایک ایک اینٹ لا رہے تھے۔ حضرت عمار دو دو اینٹیں لا رہے تھے آنحضرتؐ انکے سامنے سے گذرے اور انکے سر سے مٹی پونچھی فرمایا افسوس عمار کو باغی لوگ قتل کریں گے عمار انہیں اللہ کی طرف بلائے گا اور وہ اسے دوزخ کی طرف بلائیں گے۔"

بَابُ ۱۷۶۵ الْغُسْلِ بَعْدَ الْحَرْبِ وَالْغُبَارِ

باب لڑائی اور غبار کے بعد غسل کرنا۔

۲۶۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَقَدْ عَصَبَ رَاْسَهُ الْغُبَارُ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ فَوَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(از محمد از عبدہ از ہشام بن عروہ وہ اپنے والد اور ان کے والد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خندق سے لوٹے اور ہتھیار اتار کر غسل کیا، اسی وقت جبرئیل تشریف لائے ان کے سر پر بھی عمامہ کی طرح غبار جما ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے ہتھیار اتار دیئے میں نے تو بخدا انہیں اتارے آنحضرتؐ نے فرمایا اب کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا یہیں

---

[1] جب اللہ کی راہ میں پاؤں گرد آلود ہونے سے یہ اثر ہو کہ دوزخ کی آگ چھوئے بھی نہیں تو وہ لوگ کیسے دوزخ میں جائیں گے جنہوں نے اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں کوشش کی اگر ان سے کچھ قصور بھی ہو گئے ہیں تو اللہ جل جلالہٗ سے امید معافی ہے اس حدیث سے مجاہدین کو خوش ہونا چاہیئے کہ وہ دوزخ سے محفوظ رہیں گے۔ ۱۲ منہ

[2] بعض نسخوں میں عن الناس کے بدل عن الراس ہے یعنی سر سے گرد پونچھنا مطلب امام بخاری کا اس باب سے یہ ہے کہ جہاد میں جو گرد بدن یا کپڑے پر پڑے اس کا پونچھنا مکروہ نہیں ۱۲ منہ

[3] ابوسعید کا حقیقی اور علاتی اور اخیافی بھائی قتادہ بن نعمان کے سوا کوئی نہ تھا لیکن قتادہ علی بن عبداللہ کی پیدائش سے پہلے گذر گئے تھے تو ضرور رضاعی بھائی راد ہوگا ۱۲ منہ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَیْنَ قَالَ ھٰھُنَا وَاَوْمَأَ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَۃَ قَالَتْ فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اور بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ بنو قریظہ کی طرف تشریف لے گئے (ان سے جنگ کرنے کے لیے)

باب ۱۷۶۶ فَضْلِ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِھِمْ مِّنْ خَلْفِھِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ وَّاَنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

باب اس آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الآیۃ کی فضیلت (یعنی اے پیغمبر جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے انہیں مردہ مت سمجھیے وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں بہشت سے روزی ملتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو کچھ انہیں دیا ہے وہ اس پر خوش ہیں اور جو لوگ ان سے اب تک نہیں ملے ان کے متعلق بھی وہ خوش ہیں کہ انہیں خوف نہ ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل سے خوش ہیں نیز یہ کہ اللہ مومنوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

۲۶۱۹۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الَّذِیْنَ قَتَلُوْا اَصْحَابَ بِئْرِ مَعُوْنَۃَ ثَلٰثِیْنَ غَدَاۃً عَلٰی رِعْلٍ وَّذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ عَصَتِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنَسٌ اُنْزِلَ فِی الَّذِیْنَ قُتِلُوْا بِبِئْرِ مَعُوْنَۃَ قُرْاٰنٌ قَرَأْنَاہُ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ بَلِّغُوْا قَوْمَنَآ اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ۔

(یہ پہلے مع ترجمہ آچکی ہے)۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں پر مسلسل تیس دن تک صبح کے وقت بددعا فرماتے رہے جنہوں نے بیئر معونہ والوں کو مار ڈالا تھا (یعنی ستر قاری جو شہید ہوگئے تھے ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے۔ یعنی رعل ذکوان اور عصیہ قبیلہ والوں پر جنہوں نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی تھی۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ جو مسلمان بیئر معونہ پر مارے گئے تھے ان کے متعلق قرآن کی ایک آیت نازل ہوئی تھی۔ پھر وہ منسوخ ہوگئی تھی۔ وہ آیت یہ تھی۔ بَلِّغُوْا قَوْمَنَآ اَنْ قَدْ لَقِیْنَا رَبَّنَا فَرَضِیَ عَنَّا وَرَضِیْنَا عَنْہُ۔

۲۶۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جنگ احد کے موقع پر صبح کو بعض لوگوں نے شراب پی تھی پھر

اِصْطَبَحَ نَاسٌ الْخَمْرَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ قُتِلُوا شُهَدَاءَ فَقِيلَ لِسُفْيَانَ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ لَيْسَ هٰذَا فِيهِ۔

کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے لوگوں نے حضرت سفیان راوی سے پوچھا کیا اس دن آخر وقت بھی شراب پی تھی؟[1] انہوں نے کہا، یہ ذکر اس حدیث میں نہیں ہے۔

بَابُ ۱۷۶۷ ظِلِّ الْمَلَائِكَةِ عَلَى الشَّهِيدِ۔

باب شہید پر فرشتے سایہ کرتے ہیں۔

۲۶۲۱۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا قُلْتُ لِصَدَقَةَ أَفِيهِ حَتّٰى رُفِعَ قَالَ رُبَّمَا قَالَهُ۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عینیہ از محمد بن منکدر) جابر فرماتے ہیں کہ میرے والد کی لاش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی کافروں نے ان کے ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے آپ کے سامنے جنازہ رکھا گیا میں بار بار اپنے والد کا چہرہ کھول کر دیکھتا تھا مجھے لوگوں نے منع کیا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا شور سنا معلوم ہوا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (مقتول کی بہن یا پھوپھی) آپ نے فرمایا تو کیوں روتی ہے؟ یا آپ نے فرمایا، مت رو اعبداللہ پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں میں نے صدقہ راوی سے پوچھا کیا اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ جنازہ اٹھائے جانے تک (سایہ کیے رہے) تو صدقہ راوی نے جواب دیا، ہاں ابن عینیہ (سفیان بن عینیہ) نے بعض مرتبہ اس طرح[2] بیان کیا ہے (یعنی جب تک جنازہ اٹھایا نہیں گیا فرشتوں نے لاش پر سایہ کیے رکھا)۔

بَابُ ۱۷۶۸ تَمَنِّي الْمُجَاهِدِ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا۔

باب شہید کی یہ تمنا کہ وہ دنیا میں لوٹ جائے

۲۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بھی شخص ایسا نہیں کہ جو جنت میں جائے اور واپس دنیا میں آنے کی تمنا کرے خواہ اسے دنیا کی ساری دولت عطا کر دی جائے۔ صرف شہید ایک ایسی ہستی ہے جو دنیا میں آنے کی اور دس بار اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی تمنا۔

---

[1] یعنی اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ اس دن شام کو شراب پی گئی تھی بلکہ صبح کو پینے کا ذکر ہے جنگ احد جب ہوئی اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی تو اس کے پینے میں کوئی قباحت نہ تھی اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا شہید کی فضیلت اس باب سے نکلی کہ شراب کا نشہ شہید کو کچھ مضر نہ ہوگا مگر جب شراب حرام نہ تھی تو اس کا نشہ مضر ہونے کی کیا وجہ ہے اس لئے صحیح یہ ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اس روایت کی طرف اشارہ کیا جس کو ترمذی نے نکالا اس میں یوں ہے کہ اللہ جل جلالہٗ نے جابر کے والد سے کلام کیا۔ جابر نے یہ آرزو کی کہ میں پھر دنیا میں بھیج دیا جاؤں پھر یہ عرض کیا میرا حال میرے ساتھیوں کو پہنچا دے اس وقت یہ آیت اتری وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا ۱۲ منہ [2] یعنی حَتّٰى رُفِعَ کا لفظ زیادہ کیا ہے۔ علی بن مدینی اور ایک جماعت نے اسی طرح سفیان سے روایت کیا ہے ۱۲ منہ

يَتَمَنَّى أَنْ يَّرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

کرتا ہے۔ کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں (اچھی طرح) دیکھ لیتا ہے۔

بَابٌ ۷۶۹ اَلْجَنَّةُ تَحْتَ بَارِقَةِ السُّيُوْفِ

وَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِّسَالَةِ رَبِّنَا مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ وَقَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلٰى۔

باب بہشت تلواروں کی چمک میں ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ پیغام بھیجا کہ مسلمانوں میں جو شخص (اللہ کی راہ میں) مارا جائے وہ داخل جنت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا ہم میں سے جو لوگ قتل ہوں وہ بہشت میں نہیں جائیں گے اور کافر جو مارے جائیں گے وہ دوزخ میں داخل نہ ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کیوں نہیں! ضرور ایسا ہی ہوگا۔

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبَهٗ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أَوْفٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاعْلَمُوْا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ تَابَعَهُ الْأُوَيْسِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ بن عقبہ) سالم ابوالنضر جو عمر بن عبیداللہ کے غلام اور منشی ہیں کہتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے لکھ بھیجا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا "اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے[2] ہے۔" معاویہ بن عمرو کے ساتھ اس حدیث کو عبدالعزیز اویسی نے بھی بحوالہ ابن ابی الزناد موسیٰ بن عقبہ روایت کیا ہے۔

بَابٌ ۷۷۰ مَنْ طَلَبَ الْوَلَدَ لِلْجِهَادِ

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب جس نے جہاد کے لیے اولاد کی تمنا کی۔

(از لیث بن سعد از جعفر بن ربیعہ[4] از عبدالرحمان بن ہرمز) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کہتے میں کہ حضرت سلیمان ابن داؤدؑ نے کہا آج میں اپنی سو یا ننانوے عورتوں

[1] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الجزیہ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے عمرہ حدیبیہ کے قصے میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی بہشت لازم ہے جہاد کو اور جو کوئی جہاد کرے وہ ضرور بہشت میں جائے گا۔ چونکہ تلوار لڑائی کا بڑا ہتھیار ہے اس لئے اسی کو خاص کیا اب جن جن ہتھیاروں سے لڑائی ہوتی ہے جیسے توپ، تفنگ وغیرہ، ان کے تلے بھی بہشت ہے ۱۲ منہ [4] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور امام مسلم نے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاؤدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى مِائَةِ امْرَاَةٍ اَوْ تِسْعٍ وَّتِسْعِيْنَ كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِفَارِسٍ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَّالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

کے پاس ضرور گھوم آؤں گا (سب سے جماع کروں گا) اور ہر ایک عورت بیٹا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کریگا ان کے ساتھی نے کہا انشاء اللہ لیکن حضرت سلیمان نے انشاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ حضرت سلیمان کی تمام بیویوں میں صرف ایک حاملہ ہوئی اور اس نے بھی ادھورا بچہ جنا قسم اس رب کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کا کلمہ کہہ دیتے تو واقعی سب بیویاں لڑکے جنتیں اور) وہ تمام اللہ کے مجاہد اور شہسوار ہوتے۔

بَابُ ۱۷۱ الشُّجَاعَةِ فِي الْحَرْبِ وَالْجُبْنِ

باب جہاد میں بہادری اور بزدلی کا بیان۔

۲۶۲۴۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَهُمْ عَلٰى فَرَسٍ وَّقَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا۔

(از احمد از عبدالملک بن واقد از حماد بن زید از ثابت) از حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت، بہادر اور سخی تھے، ایک بار مدینہ والے دشمنوں کی آمد کی خبر سن کر کچھ لوگ اس سمت گئے جدہر دشمنوں کے آنے کا ڈر تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر تشریف لے گئے فرمانے لگے یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے[1]۔

۲۶۲۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عمر بن محمد بن جبیر بن مطعم از محمد بن جبیر) جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ وہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی بے تکان چلا ہی جاتا ہے کہیں رکتا اڑتا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بنفس نفیس تنہا آواز کی طرف تشریف لے گئے اور دشمن کا کچھ ڈر نہ کیا سبحان اللہ شجاعت ایسی سخاوت ایسی حسن و جمال ظاہری ایسا کمالات باطنی ایسے قوت ایسی کہ نو بیویوں کے پاس ایک ہی شب میں ہو آتے وہ بھی اس وقت جب آپ کی عمر شریف پچاس سے متجاوز ساٹھ کے لگ بھگ تھی۔ رحم و کرم ایسا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا کبھی کسی سے بدلہ لینا نہیں چاہا جس نے معافی چاہی معاف کر دیا عبادت و خدا ترسی ایسی کہ رات رات بھر نماز پڑھتے پڑھتے پاؤں ورم کر گئے تدبیر اور رائے ایسی کہ چند ہی روز میں عرب کا ملک شرک کی نجاست سے پاک کر دیا بڑے بڑے بہادروں اور اکھڑوں کو نیچا دکھا دیا کیا ان کمالات کو دیکھ کر بھی کسی کو آپ کی پیغمبری اور نبوت میں شک رہتا ہے۔ اے یہودیو اور نصرانیو جب تم موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کو پیغمبر برحق جانتے ہو تو حضرت محمدؐ کو ان سے بھی پہلے پیغمبر ماننا چاہیئے ایک پیغمبر کو ماننا اور دوسرے سے بلا وجہ انکار کرنا نری ہٹ دھرمی ہے توبہ کرو اور حق تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو ۱۲ منہ

مُطْعِمٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ يَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْفَلَهٗ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ النَّاسُ يَسْئَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآئَهٗ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ لَوْ كَانَ لِيْ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ... ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

کے ساتھ چل رہے تھے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ آپ جنگ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے۔ بدو لوگ آپ سے لپٹ گئے کوئی کچھ مانگتا کوئی کچھ انہوں نے آپ کو اتنا تنگ کیا کہ وہ آپ کو کیکر کے درخت کی طرف دھکیل دیا۔ آپ کی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی آپ اس وقت ٹھہر گئے اور فرمایا میری چادر مجھے دے دو اگر میرے پاس ان کانٹوں کی گنتی کے برابر بیل بکریاں ہوتیں تب بھی میں وہ تمہیں ہی بانٹ دیتا۔ مجھے (کسی حال میں) بخیل پاؤ گے نہ جھوٹا نہ بزدل۔

باب ۱۷۲ مَا يُتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ

باب بزدلی سے پناہ مانگنا۔

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيَّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُّعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ الْكِتَابَةَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهٗ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عبدالملک بن عمیر) عمرو بن میمون اودی کہتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص اپنے بیٹوں کو یہ کلمات تعلیم دیتے تھے جس طرح کسی اسکول کا استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے۔ سعد فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ دعا پڑھ کر پناہ حاصل کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ الخ (اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں بوڑھا کھوسٹ ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے)

عبدالملک کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث مصعب بن سعد سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

(از مسدد از معتمر وہ اپنے والد سے) انس بن مالک کہتے ہیں کہ آنحضرت یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور کاہلی سے، نامردی اور بڑھاپے سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے"۔

---

۱ بخل کے ساتھ کذب اور جبن لازمی ہے جیسے سخاوت کے ساتھ صدق و شجاعت ۱۲ منہ ۲ یعنی اس قدر بوڑھا ضعیف ہونے سے کہ عقل اور حواس بجا نہ رہیں فتور آ جائے عبادت کی طاقت نہ رہے جیسے آدمی بچپن میں ضعیف اور نادان ہوتا ہے ایسا ہی بہت بوڑھا ہو کر بھی اسی حالت میں عود کرتا ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۷۳ مَنْ حَدَّثَ بِمَشَاهِدِهٖ فِي الْحَرْبِ قَالَهُ أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ

۲۶۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَحِبْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَسَعْدًا وَالْمِقْدَادَ ابْنَ الْأَسْوَدِ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنِّيْ سَمِعْتُ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ يَّوْمِ أُحُدٍ

بَابُ ۱۷۴ وُجُوْبِ النَّفِيْرِ

وَمَا يَجِبُ مِنَ الْجِهَادِ وَالنِّيَّةِ وَقَوْلِهٖ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّسَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَلٰكِنْ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ الشُّقَّةُ وَسَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ الْاٰيَةَ وَقَوْلِهٖ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَا لَكُمْ اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ يُّذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْفِرُوْا ثُبَاتٍ سَرَايَا مُتَفَرِّقِيْنَ وَيُقَالُ وَاحِدُ الثُّبَاتِ ثُبَةٌ

باب جو شخص لڑائی کے کارنامے[1] بیان کرے۔

اس باب میں ابو عثمان نے سعد سے روایت کی[2]

(از قتیبہ بن سعید از حاتم بن اسماعیل از محمد بن یوسف) سائب بن یزید کہتے ہیں میں طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور مقداد بن اسود اور عبد الرحمان بن عوف کے ساتھ رہا۔ (یہ تمام صحابہؓ تھے) میں نے ان حضرات میں سے کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کرتے نہیں سنا۔ صرف حضرت طلحہؓ جنگ احد کے متعلق حدیث نبوی بیان فرمایا کرتے تھے[3]۔

باب جہاد میں جانا واجب ہے۔ جہاد اور جہاد کی نیت رکھنا بھی واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ برات میں فرماتے ہیں "مسلمانو! مسلح ہو یا غیر مسلح جہاد کیلئے نکل کھڑے ہو[4] اور راہ خدا میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرو، اگر تم جانو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اے پیغمبر اگر کوئی سامان قریب ہوتا اور سفر بھی قریب کا ہوتا تو وہ ضرور تیرے نزدیک رہتے، مگر انہیں یہ راہ دور کی معلوم ہوئی (جنگ تبوک کی راہ) نیز وہ یہ قسم کھائیں گے الآیہ"۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے "اے ایمان والو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جب تم سے کہا جاتا ہے جہاد کے لیے نکلو تو زمین پر ڈھیر ہو جاتے ہو کیا تم آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی پر خوش ہو؟ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی[5] ہے کہ انفروا ثبات کا معنی جدا جدا ٹکڑیاں بن کر نکلو۔ ثبات کا واحد ثبۃ ہے۔

---

[1] دوسرے مسلمانوں کی ہمت بڑھانے کے لئے ان کو شوق دلانے کے لئے تو یہ جائز ہے نہ ریا اور ناموری کی نیت سے ۱۲ منہ [2] یہ روایت مغازی میں آئے گی کہ سعد نے کہا پہلے پہل خدا کی راہ میں مجھ کو تیر لگا ۱۲ منہ [3] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس جنگ میں صرف طلحہ اور سعد رہ گئے تھے اور طلحہ کا ہاتھ شل ہو گیا تھا انہوں نے مشرکوں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا ۱۲ منہ [4] یعنی جوان ہو یا بوڑھا مالدار ہو یا مفلس مجرد ہو یا عیالدار بیکار ہو یا باکار ۱۲ منہ [5] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

۲۶۲۹- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

(از عمرو بن علی از یحییٰ از سفیان از منصور از مجاہد از طاؤس) ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ فتح کے بعد ہجرت نہیں رہی البتہ جہاد اور جہاد کی نیت باقی ہے۔ وہ قیامت تک قائم رہے گی۔ نیز جب تم سے جہاد کیلئے کہا جائے تو فوراً نکل کھڑے ہو

بَابُ ۱۷۷۵ الْكَافِرِ يَقْتُلُ الْمُسْلِمَ ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ۔

باب کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کرے پھر مسلمان ہو جائے۔ اسلام پر مضبوط رہ کر شہادت نصیب کرے۔

۲۶۳۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللّٰهُ مِنْ رَّجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابوالزناد از اعرج) ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (میدان محشر میں) دو آدمیوں کے حال پر ہنس دیں گے (یہ ہنسی اسی طرح ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کو زیبا ہے) حالانکہ وہ دونوں دنیا میں اس حال میں رہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا یعنی ایک قاتل ہوگا اور دوسرا مقتول مگر آخرت میں قاتل و مقتول دونوں بہشت میں داخل ہوں گے۔ مقتول تو اس لیے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ شہید ہو گیا اور قاتل اسلئے کہ اگرچہ اس نے بحالت کفر قتل کیا تھا مگر بعد میں اسے توفیق توبہ نصیب ہوئی اور وہ مسلمان ہو گیا پھر اسے راہ خدا میں جہاد کا موقع ملا تو وہ بھی شہید ہو گیا لہٰذا وہ بھی داخل جنت[1] ہوگا)

۲۶۳۱- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَسْهِمْ لِي فَقَالَ بَعْضُ بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ لَا تُسْهِمْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هٰذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقَلٍ فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ

(از حمیدی از سفیان از زہری از عنبسہ بن سعید) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ خیبر میں تھے لوگ خیبر کو فتح کر چکے تھے میں نے عرض کیا مجھے بھی مال غنیمت میں حصہ دیجئے۔ سعید بن عاص کا ایک بیٹا تھا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ اسے حصہ نہ دیجئے حضرت ابوہریرہ نے کہا یہ شخص (سعید بن عاص کا بیٹا) نعمان بن قوقل کا قاتل[2] ہے (ابن سعید بن عاص اس وقت تک اسلام نہ لایا تھا اس کا نام ابان ہے) ابان نے یہ سن کر کہا اس وبر (بلی) سے چھوٹے

---

[1] معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے اور جہاد کرنے سے کفر کے سبب گناہ اتر جاتے ہیں امام احمد اور ہمام کی روایت سے یہ صراحت نکلتی ہے کہ دو شخصوں میں ایک مومن تھا ایک کافر لیکن اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو عمداً قتل کرے پھر قاتل توبہ کرے اور اللہ کی راہ میں شہید ہو تو اس کا گناہ معاف نہ ہوگا ابن عباسؓ کا یہی قول ہے کہ قاتل مومن کی توبہ قبول نہیں اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ اس کی توبہ صحیح ہے اور آیت ومن قتل مومنا متعمدا بطریق تغلیظ ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور خلود سے مراد بہت مدت تک رہنا ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن غنم صحابی ہیں قوقل ان کے دادا ثعلبہ کا لقب تھا وہ احد کے دن ابان کے ہاتھ سے شہید ہوئے کہتے ہیں انہوں نے اس دن یہ دعا کی تھی یا اللہ سورج ڈوبنے سے پہلے میں بہشت میں

وَاعَجَبًا لِوَبْرٍ تَدَلّٰى عَلَيْنَا مِنْ قَدُومِ ضَأْنٍ يَنْعٰى عَلَىَّ قَتْلَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَىَّ وَلَمْ يُهِنِّىْ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَلَا اَدْرِىْ اَسْهَمَ لَهٗ اَمْ لَمْ يُسْهِمْ لَهٗ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنِيْهِ السَّعِيْدِىُّ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعِيْدِىُّ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ

ایک جانور کا نام) سے تعجب[1] ہے (یعنی ابوہریرہؓ سے تعجب ہے) ابھی (بکریاں چرا کر) پہاڑ کی چوٹی سے اترا[2] ہے اور قتلِ مسلم کا مجھ پر الزام لگاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے میری وجہ سے اسے عزت دی (یعنی اسے شہید کیا) اور مجھے اس کے ہاتھوں ذلیل نہیں کیا (بحالت کفر موت نہیں دی) عقبہ کہتے ہیں مجھے معلوم نہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہؓ کو حصہ دیا یا نہیں۔ سفیان کہتے ہیں یہ حدیث مجھ سے عمرو بن یحییٰ سعیدی نے اپنے دادا کے حوالے سے بیان کی انہوں نے ابوہریرہؓ سے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً فرماتے ہیں کہ سعیدی کا نام عمرو بن یحییٰ بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص ہے۔

بَابٌ ۷۶ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ عَلَى الصَّوْمِ

باب جہاد کو روزے پر ترجیح دینا (نفلی روزے پر)

۲۶۳۲- حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِىُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ لَا يَصُوْمُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ الْغَزْوِ فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اَرَهٗ مُفْطِرًا اِلَّا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى۔

(از آدم از شعبہ از ثابت بنانی) انس بن مالک کہتے ہیں کہ ابوطلحہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نفلی روزے نہیں رکھتے تھے کیونکہ جہاد میں مصروف رہتے تھے (طاقت کم نہ ہو) جب آنحضرت کی وفات ہو گئی تو میں نے افطار کی حالت میں انہیں دیکھا سوائے عید الفطر کے اور عید الاضحیٰ کے علاوہ سارا سال روزے رکھتے، کیونکہ سنت نبوی میں اسے بھی چنداں ترجیح نہیں دی گئی، بلکہ صوم داؤدی کو ترجیح ہے کہ ایک دن افطار اور ایک دن صوم واللہ اعلم بالصواب۔

بَابٌ ۷۷ الشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ

باب راہِ خدا میں قتل ہونے کے علاوہ شہادت کی اور بھی سات اقسام ہیں[3]۔

۲۶۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَىٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از سمی از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ شخص ہیں طاعون سے مرنے والا، پیٹ کے عارضے سے مرنے والا ڈوب کر مرنے والا۔ مکان سے گر کر مرنے والا۔ اللہ کی راہ میں،

---

[1] حدیث میں وبر کا لفظ ہے وبر ایک جانور ہے بلی سے کچھ چھوٹا اس کی دم بھی نہیں ہوتی اس کا کھانا حلال ہے عرب لوگ اس کو غنم بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] حدیث میں قدوم ضان کا لفظ ہے بعضوں نے کہا قدوم ضان ایک پہاڑ کا نام ہے جو دوس کے ملک میں ہے یعنی ابوہریرہؓ کی قوم میں ۱۲ منہ [3] امام بخاری جو حدیث اس باب میں لائے اس میں تو سات صورتیں مذکور نہیں ہیں لیکن انہوں نے اشارہ کیا اس روایت کی طرف جو امام مالک نے موطا میں نکالی جابر بن عتیک سے اس میں یوں ہے کہ قتل فی سبیل اللہ کے سوا شہادت کی اور سات صورتیں ہیں اور چونکہ اس کا اسناد امام بخاری کی شرط پر نہ تھا اس لئے اس کو نہ لاسکے دوسری روایتوں میں جو جل کر مر جائے یا ذات الجنب میں مرے یا عورت زچگی میں یا آدمی اپنے مال اور عزت کی حفاظت میں یا سفر میں یا سانپ بچھو کے کاٹنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے وہ سب شہید ہیں ۱۲ منہ

أَنْهَدِمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

شہید ہونے والا۔

۲۶۲۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(از بشر بن محمد از عبد اللہ از عاصم از حفصہ بنت سیرین) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا طاعون[1] ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔[1]

بَاب ۱۷۷۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورًا رَحِيمًا۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد مسلمانوں میں جہاد نہ کرنے والے اور جان و مال سے مجاہد فی سبیل اللہ برابر نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ایک درجہ کی فضیلت دی ہے۔ تمام سے اچھا وعدہ کیا۔ جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے سے بڑھ کر ثواب دیا ہے۔ الآیہ۔

۲۶۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا وَشَكَا ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

(از ابو الولید از شعبہ از ابی اسحاق) براء رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب یہ آیت لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ[2] الآیۃ نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو بلایا وہ ہڈی لیکر آئے اس پر یہ آیت لکھی۔ عبد اللہ بن ام مکتوم آئے اور آنحضرتؐ سے اپنے اندھے پن کا شکوہ کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ[3] الآیۃ۔

۲۶۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد زہری از صالح بن کیسان از ابن شہاب) سہل بن سعد ساعدی کہتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم

---

[1] وہاں سے بھاگنا مکروہ اور منع ہے طاعون ایک مشہور بیماری ہے یعنی گلے یا بغل میں ایک ورم ہو جاتا ہے اور بخار آکر آدمی دو روز میں مر جاتا ہے انگریز لوگ اس کو پلیگ اور بیوبانگ فیور کہتے ہیں۔ [2] پہلے یہ آیت یوں اتری تھی لا یستوی القاعدون من المومنین والمجاھدون اخیر تک اس میں غیر اولی الضرر یہ الفاظ نہ تھے ۱۲ منہ [3] اللہ تعالیٰ نے جو لوگ معذور ہیں جیسے گونگے لنگڑے اپاہج اندھے ان کو نکال لیا کیونکہ وہ اگر بیٹھ رہیں تو ان کا درجہ کم نہیں ہو سکتا کس لئے کہ وہ جہاد کی طاقت نہیں رکھتے ۱۲ منہ [4] اللہ نے معذور صحابہ کی وجہ سے غیر اولی الضرر والی آیت نازل فرمائی شیعہ کیا سمجھیں شان صحابہؓ ۱۲ عبد الرزاق

كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تُرَضَّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا، میں ان کے پہلو میں بیٹھ گیا۔ انہوں نے کہا زید بن ثابت نے مجھ سے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ آیت لکھوا رہے تھے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الآية تو ان کے پاس ابن مکتوم آئے آپ یہ آیت لکھوا رہے تھے تو ابن ام مکتوم نے عرض کیا کاش میں بھی جہاد کی طاقت رکھتا تو جہاد کرتا ابن ام مکتوم نابینا تھے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی اس وقت ان کی ران میری ران پر رکھی ہوئی تھی۔ مجھ پر بے اختیار وزن معلوم ہوا حتیٰ کہ مجھے اپنی ران ٹوٹنے کا اندیشہ ہوگیا۔ پھر وحی موقوف ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ نازل کیا۔ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔ پہلی آیت میں غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ کا لفظ نہیں تھا۔ معذوروں کو خیال ہوا کہ ان کے درجے قعود کی وجہ سے کم ہو جائیں گے اس لئے دوسری آیت غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ نازل ہوئی گویا اللہ تعالیٰ نے معذوروں اندھوں کی دل جوئی کی۔

بَابٌ ۱۷۷۹ الصَّبْرُ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب کافروں سے جنگ کرتے وقت صبر کرنا (ثابت قدم رہنا)

۲۶۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى كَتَبَ فَقَرَأْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ بن عقبہ) سالم ابوالنضر کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی اوفی (صحابی) نے (عمرو بن عبیداللہ کو) خط لکھا۔ میں نے ان کا خط پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ جب تم جب کافروں سے بھڑ جاؤ تو صبر کرو۔

بَابٌ ۱۷۸۰ التَّحْرِيضُ عَلَى الْقِتَالِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ۔

باب قتال کے لیے اکساتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ۔

۲۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْخَنْدَقِ فَإِذَا الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از حمید) انس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خندق کی طرف تشریف لے گئے۔ دیکھا تو مہاجرین والضار سردی کے ایام میں صبح سویرے اسے کھود رہے ہیں۔ ان کے پاس ہاتھ بٹانے والے غلام بھی نہ تھے۔ جب آپ کو ان

يَحْفِرُوْنَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ عَبِيْدٌ يَعْمَلُوْنَ ذٰلِكَ لَهُمْ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِّنَ النَّصَبِ وَالْجُوْعِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ فَقَالُوْا مُجِيْبِيْنَ لَهٗ

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

کی مشقت اور بھوک معلوم ہوئی تو آپؐ نے یہ شعر پڑھا۔ ترجمہ
اے اللہ بیشک زندگی حقیقت میں آخرت والی ہے۔ مولیٰ انصار اور مہاجرین کو بخش دے (تاکہ آخرت میں زندگی کا مزہ دیکھیں) انصار اور مہاجرین نے آپؐ کے اس شعر کا جواب اپنے اس شعر میں دیا: ترجمہ
ہم وہ ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زندگی بھر کے لیے بیعتِ جہاد کر چکے ہیں۔

بَابٌ ۱۷۸ حَفْرِ الْخَنْدَقِ

باب خندق کھودنا

۲۶۳۹ - حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ عَلٰى مُتُوْنِهِمْ وَيَقُوْلُوْنَ!

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِيْبُهُمْ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُ الْاٰخِرَةِ فَبَارِكْ فِي الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از عبدالعزیز) از حضرت انس کہتے ہیں کہ مہاجر اور انصار مدینہ کے گرد و نواح میں خندق کھود رہے تھے اور مٹی لاد رہے تھے ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھ رہے تھے ترجمہ۔
"ہم وہ ہیں جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر زندگی بھر کیلئے بیعت جہاد کر چکے ہیں"۔
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ ترجمہ
اے اللہ آخرت کی خیر کے علاوہ درحقیقت اور خیر و بہتری کوئی نہیں ہمیں انصار و مہاجر ہر دو کے لیے برکت چاہیئے۔ یا اللہ انصار و مہاجرین کو مالی اور روحانی برکت عطا فرما۔

۲۶۴۰ - حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ وَيَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۔

(از ابوالولید از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خندق کی کھدائی میں) خود بھی مٹی ڈھو رہے تھے اور یہ مصرعہ فرما رہے تھے۔ ترجمہ اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی

۲۶۴۱ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ رضی قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ التُّرَابَ وَقَدْ اَرٰى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ۔ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَ

(از حفص بن عمر از شعبہ از ابواسحاق) براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ جنگ احزاب (خندق) کے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بذاتِ خود مٹی ڈھو رہے تھے اور آپؐ کے شکم مبارک کے سفید رنگ کو مٹی نے چھپا لیا تھا۔ آپؐ یہ شعر پڑھتے جاتے تھے۔
ترجمہ۔ اگر تو ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے تھے، نہ

لَاصَلَّيْنَا + وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا + وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا + اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا + اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا +

خیرات دیتے نہ نماز پڑھتے ہم پر سکون نازل فرما ہمیں جنگ کے موقع پر ثابت قدم رکھ کفار ظلم سے ہم پر چڑھ آئے ہیں جب وہ ہمیں فتنہ میں ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم ان کی بات کا انکار کرتے ہیں[1]۔

بَابُ ۱۷۸۲ مَنْ حَبَسَهُ الْعُذْرُ عَنِ الْغَزْوِ

۲۶۴۲ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَجَعْنَا مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ اَقْوَامًا فِي الْمَدِيْنَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا اِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيْهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ وَقَالَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَوَّلُ اَصَحُّ۔

باب جس شخص کو جہاد سے کسی قسم کی معذوری روک دے

(از احمد بن یونس از زہیر از حمید) انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جنگ تبوک سے واپس آئے دوسری سند (از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از حمید) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ (جنگ تبوک) میں تھے آپؐ نے فرمایا کچھ لوگ ہمارے پیچھے مدینہ میں رہ گئے ہیں (یعنی جہاد میں نہیں آئے) مگر کوئی گھاٹی یا میدان ایسا نہ تھا جس میں وہ ہمارے ساتھ شامل نہ تھے صرف انہیں معذوری نے جہاد سے روک لیا ہے۔ (یعنی جنگ کی ہر گھاٹی اور میدان میں ہمارے ثواب کے ساتھ وہ بھی شریک تھے کیونکہ وہ معذوری کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے ورنہ جہاد ضرور کرتے[2]۔

موسیٰ ابن اسماعیل نے بحوالہ حماد از حمید از موسیٰ بن انس از والد ش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ پہلی سند جس میں موسیٰ کا واسطہ نہیں زیادہ صحیح ہے[3]

بَابُ ۱۷۸۳ فَضْلِ الصَّوْمِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

۲۶۴۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ ابْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت۔

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از ابن جریج از یحییٰ بن سعید و سہیل بن ابی صالح از نعمان بن ابی عیاش) از ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ جو شخص جہاد میں روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ آگ سے ستر برس کے رستہ کی مسافت جتنا دور رکھے گا۔

---

[1] یعنی جب ہم کو بدعت اور شرک اور کفر میں پھنسانے کی رائے دیتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں ۱۲ منہ [2] اس سند میں حمید اور انس کے درمیان موسیٰ بن انس کا واسطہ ہے لیکن امام بخاری نے اگلی سند کو جس میں یہ واسطہ نہیں ہے زیادہ صحیح قرار دیا ۱۲ منہ [3] محدثین نے حدیث کا اس قدر اہتمام کیا ہے کہ باوجود متن میں اتفاق ہے مگر کہتے ہیں کہ پہلی سند اصح ہے یعنی دوسری اصح نہیں حالانکہ مضمون دونوں کا بواسطہ موسیٰ و بلاواسطہ موسیٰ ایک ہے۔ عبدالرزاق

باب ۷۸ افضل النفقۃ فی سبیل اللہ

۲۶۴۴ - حدثنی سعد بن حفص حدثنا شیبان عن یحیٰی عن ابی سلمۃ انہ سمع ابا ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من انفق زوجین فی سبیل اللہ دعاہ خزنۃ الجنۃ کل خزنۃ باب ای فل ھلم قال ابو بکر یا رسول اللہ ذاک الذی لا توی علیہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لارجو ان تکون منھم

باب اللہ کی راہ میں (جہاد میں) خرچ کرنے کی فضیلت

(از سعد بن حفص از شیبان بن عبد الرحمان از یحیٰی بن ابی کثیر از ابو سلمہ) از ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص راہ جہاد میں ایک جوڑا[1] کسی چیز کا خرچ کرے اُسے جنت کے ہر دروازے کے پہریدار بلائیں گے آئیے ادھر حضرت ابو بکرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ایسا شخص تو جس دروازے بھی جائے گا اسے نقصان نہ ہو گا آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے امید ہے تم انہی لوگوں میں ایک ہو جو بہشت کے دروازے سے بلائے جائیں گے۔)

۲۶۴۵ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فلیح حدثنا ھلال عن عطاء بن یسار عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام علی المنبر فقال انما اخشی علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من برکات الارض ثم ذکر زھرۃ الدنیا فبدا باحدھما وثنی بالاخری فقام رجل فقال یا رسول اللہ او یاتی الخیر بالشر فسکت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلنا یوحی الیہ وسکت الناس کان علی رؤسھم الطیر ثم انہ مسح عن وجھہ الرحضاء فقال این السائل آنفا اوخیر ھو ثلثا ان الخیر لا یاتی الا بالخیر وانہ کلما ینبت الربیع ما یقتل حبطا او یلم الا آکلۃ الخضر اکلت حتی اذا امتلأت خاصرتاھا استقبلت الشمس فثلطت وبالت ثم رتعت وان ھذا المال خضرۃ حلوۃ ونعم صاحب المسلم لمن اخذہ بحقہ فجعلہ

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عطاء بن یسار) ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف لائے اور فرمایا مجھے اپنے بعد تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ خوف ہے وہ برکات زمین کا خوف ہے کہ تم پر وہ کھل جائیں گی (مال و دولت کی فراوانی جہاد میں سست کر دے گی) پھر آنحضرتؐ نے آرائش دنیا[2] ایک بات پھر دوسری بات بیان کی اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا بھلائی (دولت) سے برائی پیدا ہو گی؟ یہ سن کر آپؐ خاموش رہے ہم نے خیال کیا شائد آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ لوگ اس طرح خاموش ہو گئے جیسے ان کے سر پر پرندے آ بیٹھے (اور وہ اسلئے نہیں ملتے کہ کہیں وہ اڑ نہ جائیں)

پھر آنحضرتؐ نے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ سائل کہاں ہے؟ کیا مال و دولت بھلائی نہیں؟ بھلائی نہیں؟ تین بار یہ فرمایا بھلائی سے تو بھلائی پیدا ہوتی ہے، دیکھو بہار کے موسم میں جب ہری گھاس پیدا ہوتی ہے وہ جانور کو مار دیتی ہے یا مرنے کے قریب بنا دیتی ہے۔ البتہ وہ جانور بچ جاتا ہے جو ہری ہری گھاس چرتا ہے۔ جب اسکی دونوں کوکھیں بھر جائیں تو سورج کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے اور پیشاب نکالتا ہے (غذا ہضم ہونے کے بعد) دوبارہ چرتا ہے (غرضیکہ ہضم اور اعتدال سے جیسے غذا مضر نہیں ایسے ہی مال و دولت

[1] مثلاً دو روپے، دو اشرفیاں، دو کپڑے، دو گھوڑے، دو اونٹ، دو تلواریں اور دو بندوقیں وغیرہ ۱۲ منہ [2] یعنی دنیا کا مال و دولت جو ضرورت سے زیادہ ہو کوئی عمدہ چیز اور نعمت نہیں بلکہ خدا کی آزمائش ہے اکثر آدمی اس کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاتے ہیں اس صورت میں مال و دولت آفت ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچائے ۱۲ منہ

فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَلَمْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهٖ فَهُوَ كَالْاٰكِلِ الَّذِيْ لَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ

بھی مفر نہیں) یہ دنیا کا مال ظاہر میں ہرا بھرا شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے بشرطیکہ اسے حق کیساتھ حاصل کرے جہاد اور یتیموں مسکینوں میں خرچ کرے اور جو شخص ناحق مال مارے اسکی مثال اس بیمار شخص کی سی ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا چنانچہ یہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہ بنے گا۔

بَابُ ۱۷۸۵ فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهٗ بِخَيْرٍ۔

باب جو غازی کا سامان تیار کر دے یا اسکے پیچھے اس کے گھر بار کی خبر رکھے اس شخص کی فضیلت۔

۲۶۴۶ - حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

(از ابو معمر از عبد الوارث از حسین از یحییٰ از ابو سلمہ از بسر بن سعید) زید بن خالد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص جہاد کے لیے کسی غازی کا سامان کر دے اسنے گویا خود جہاد کیا (مجاہد کے جہاد جتنا اجر اور ثواب پائے گا) نیز جس نے غازی کے گھر بار کی دیکھ بھال اور خبر گیری کی اس نے گویا خود جہاد کیا۔

۲۶۴۷ - حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرَ بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ إِنِّيْ أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوْهَا مَعِيْ۔

(از موسےٰ از ہمام از اسحاق بن عبد اللہ) انس رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی عورت کے گھر میں آمد و رفت نہ رکھتے تھے البتہ ام سلیم کے گھر تشریف لے جاتے تھے لوگوں نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا مجھے اس پر رحم آتا ہے، اسکا بھائی (حرام بن ملحان) میرے کام میں (تبلیغ میں) شہید ہوا۔ [۱]

بَابُ ۱۷۸۶ التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت خوشبو استعمال کرنا۔

۲۶۴۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُوْسٰى ابْنِ أَنَسٍ قَالَ وَذَكَرَ يَوْمَ الْيَمَامَةِ قَالَ أَتٰى أَنَسٌ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَيْهِ وَ

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از خالد بن حارث از ابن عون) موسےٰ بن انس سے مروی ہے کہ وہ جنگ یمامہ کا ذکر کر رہے تھے [۲]، فرمایا میرے باپ انس بن مالک ثابت بن قیس [۳] کے پاس آئے۔ وہ اپنی رانیں کھولے خوشبو لگا رہے تھے حضرت انس نے ان سے پوچھا چچا آپ کو جنگ میں آنے سے

---

۱ اوپر قصہ گذر چکا ہے کہ حرام بن ملحان ان ستر لوگوں میں جو بئر معونہ پر دغا سے مارے گئے تھے بعضوں نے کہا ام سلیم آپ کی رضاعی خالہ تھیں بعضوں نے کہا کہ یہ آپ کا خاصہ تھا کہ آپ کو غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت درست تھی اس لئے کہ آپ شیطان کے شر سے معصوم تھے باب کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ حرام بن ملحان اللہ کی راہ میں گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر بار عزیز اقرباء کی خبر رکھی ۱۲ منہ ۲ جو مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے ۱۲ھ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی یمامہ ایک شہر ہے یمن کا جو طائف سے دو منزل پر ہے ۱۲ منہ ۳ یہ انصار کے خطیب تھے مشہور شخص ہیں ۱۲ منہ

هُوَ يَتَحَنَّطُ فَقَالَ يَا عَمِّ مَا يَحْبِسُكَ أَنْ لَا تَجِيءَ قَالَ الْآنَ يَا ابْنَ أَخِي وَجَعَلَ يَتَحَنَّطُ يَعْنِي مِنَ الْحُنُوطِ ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ فَقَالَ هٰكَذَا عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نُضَارِبَ الْقَوْمَ مَا هٰكَذَا كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ رَوَاهُ حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

کیا رکاوٹ ہے؟ انہوں نے کہا بھتیجے! ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر (کفن وغیرہ پہن کر) مجاہدوں کی صف میں آ بیٹھے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کو قدرے شکست ہوئی تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا ہٹ جاؤ انہیں جگہ دو ہم کافروں سے لڑیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی صف سے سرکتے نہ تھے بلکہ لڑتے رہتے) تم نے اپنے دشمنوں کو بری عادت ڈال دی (کہ تم ان سے بھاگنے لگے وہ حملہ کرنے لگے) یہ حدیث حماد نے بحوالہ ثابت حضرت انس سے روایت کی ہے۔[1]

بَابُ ۱۷۸۷ فَضْلِ الطَّلِيعَةِ۔

باب جاسوسی کرنے والے گروہ (یا محکمہ) کی فضیلت

جو دشمن کی خبر لاتے ہیں

۲۶۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

(از ابو نعیم از سفیان از محمد بن منکدر) جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ احزاب میں) فرمایا دشمن کی اطلاعات کون لائے گا؟ زبیرؓ نے کہا میں لاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا۔ دشمن کی اطلاعات کون لائیگا۔؟ زبیرؓ نے کہا۔ میں لاؤں گا۔ تو آنحضرت صلے اللہ نے فرمایا۔ ہر پیغمبر کا ایک حواری (مددگار سچا) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

بَابُ ۱۷۸۸ هَلْ يُبْعَثُ الطَّلِيعَةُ وَحْدَهُ

باب کیا جاسوسی کے لیے ایک آدمی بھی بھیجا جا سکتا ہے؟ (جواب ہاں)

۲۶۵۰۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَدَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَالَ صَدَقَةُ أَظُنُّهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ

(از صدقہ ابن عیینہ از ابن منکدر) جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش کی کہ کون دشمن کی خبر لائے صدقہ کہتے ہیں میرا خیال ہے یہ جنگ خندق کا ذکر ہے۔ تو (آنحضرت کے ارشاد پر) زبیرؓ اٹھے (اور عرض کیا وہ خبر لائیں گے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ[2]

---

[1] طبرانی کی روایت میں ہے کہ ثابت بن قیس دو سفید کپڑے کفن کے پہن کر خوشبو لگا کر میدان جنگ میں آئے اس وقت مسلمانوں کو شکست ہو چکی تھی انہوں نے کہا یا اللہ میں بیزار ہوں ان کافروں کے کام سے اور مسلمانوں نے جو کیا اس سے معذرت کرتا ہوں پھر کافروں پر حملہ اور یہاں تک لڑے کہ شہید ہو گئے ان کی زرہ کسی نے چرائی تھی خواب میں ان کو ایک شخص نے دیکھا انہوں نے بیان کیا کہ میری زرہ فلاں جگہ پر رکھی ہوئی ہے اور چند وصیتیں کیں لوگوں نے زرہ اسی مقام پر پائی اور ان کی وصیتیں پوری کیں سبحان اللہ شجاعت اور بہادری صحابہ پر ختم تھی میدان جنگ میں جان بکف ہو کر جاتے اور پہلے ہی سے مرنے کی تیاری کر لیتے۔ اگر صحابہ یہ شجاعت اور بہادری نہ کرتے اور اپنے خون نہ بہاتے تو آج دنیا میں اسلام کا وجود نہ ہوتا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۱۲ منہ

[2] ادھر تو ابو سفیان فوج لے کر مسلمانوں پر چڑھ آیا تھا ادھر یہ خبر پہنچی کہ بنی قریظہ کے یہودی بھی ان سے مل گئے اس تنگی گھیرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تردد ہوا فرمایا کون ان کی خبر لاتا ہے ۱۲ منہ

[3] قربان جائیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے سی آئی اے کی اہمیت چودہ سو سال پہلے بیان فرما دی۔ عبدالرزاق

ثُمَّ نَدَبَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَ النَّاسَ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

آواز دی پھر بھی زبیر نے جواب دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

بَابُ ۱۷۸۹ سَفَرِ الْاِثْنَيْنِ

باب دو آدمیوں کا مل کر سفر کرنا۔

۲۶۵۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ انْصَرَفْتُ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا أَنَا وَصَاحِبٌ لِي أَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا۔

(از احمد بن یونس از ابوشہاب از خالد حذاء از ابوقلابہ) از مالک بن حویرث فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹا تو آپ نے مجھ سے اور میرے ایک ساتھی سے فرمایا اذان اور اقامت قائم رکھنا اور تم میں سے بڑا امامت کرے[1]۔

بَابُ ۱۷۹۰ اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک برکت وابستہ ہے[2]

۲۶۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت قائم رہے گی۔

۲۶۵۳ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ وَابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ سُلَيْمٰنُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ وَتَابَعَهُ مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حصین و ابن ابی السفر از شعبی) عروہ بن جعد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہمیشہ خیر اور برکت قائم رہے گی۔

یہ حدیث سلیمان بن حرب نے بحوالہ شعبہ از عروہ بیان کی مسدد نے بھی بحوالہ ہشیم از حصین از شعبی از عروہ از ابوالجعد روایت کی[3]

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ ایک حدیث میں یوں وارد ہوا ہے کہ اکیلا سفر کرنے والا شیطان ہے اور دو شخص سفر کرنے والے دو شیطان ہیں اور تین شخص جماعت ہیں اس حدیث کی رو سے بعضوں نے دو شخصوں کا سفر مکروہ رکھا ہے امام بخاری نے اس حدیث سے اس کا جواز نکالا معلوم ہوا کہ ضرورت سے دو آدمی بھی سفر کر سکتے ہیں مگر بے ضرورت مکروہ ہے اگلی حدیث کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ [2] گھوڑا بڑا شریف جانور ہے اور آدمی کے بعد سب جانوروں سے اس کا درجہ زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ برکت گھوڑے کے لئے لازمی ہے اور جو شخص گھوڑا رکھے گا پروردگار اس کو برکت دے گا بشرطیکہ نیت بخیر ہو ۱۲ منہ [3] مسدد نے بھی ابوالجعد کہا ابن مدینی نے کہا یہی ٹھیک ہے اور ابن ابی حاتم نے کہا کہ ابوالجعد کا نام سعد تھا سلیمان کی روایت ابونعیم نے مستخرج میں اور مسدد کی روایت ان کے مسند میں موصول ہے ۱۲ منہ [4] اس باب کی تینوں حدیثوں میں گھوڑوں کی پیشانی کی فضیلت

۲۶۵۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ -

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از ابو التیاح) انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے

بَاب ۱۷۹۱ الْجِهَادُ مَاضٍ مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

باب امام (یعنی حکمران) نیک ہو یا بد (بشرطیکہ مسلمان ہو) اس کے ساتھ مل کر جہاد قیامت تک قائم رہیگا (بموجب ارشاد نبوی) گھوڑوں کی پیشانیوں سے خیر قیامت تک وابستہ ہے [لہ]

۲۶۵۵- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ الْبَارِقِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ -

(از ابو نعیم از زکریا از عامر) عروہ بارقی فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت ہے یعنی آخرت میں ثواب اور دنیا میں مال غنیمت ملتا ہے [۲]

بَاب ۱۷۹۲ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ

باب جو شخص (بہ نیت جہاد) گھوڑا رکھے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ، وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ الآیۃ دشمنوں سے جہاد کے لیے طاقت اور گھوڑے باندھ کر تیار رکھو (الخ)

۲۶۵۶- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(از علی بن حفص از ابن مبارک از طلحہ بن ابی سعید از سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ اور وعدۂ خداوندی کو سچ سمجھ کر جہاد کے لیے گھوڑا باندھ رکھے تو اسے کھلانا پلانا نیز اس کی پیشاب سب اس کے میزان اعمال میں رکھے جائیں گے (یعنی ان چیزوں کے اہتمام و محنت کا بھی ثواب ملے گا) [۳]

[لہ] اور گھوڑا اسی واسطے متبرک ہے کہ وہ آلہ جہاد ہے تو معلوم ہوا کہ جہاد بھی قیامت تک ہوتا رہے گا امام بخاری ابو داؤد کی حدیث نہ لا سکے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر ایک بادشاہ اسلام کے ساتھ خواہ وہ نیک ہو یا بد گو کبیرہ گناہ کرتا ہو اور انس رضؓ کی یہ حدیث کہ جہاد جب سے اللہ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہیگا اخیر میری امت دجال سے لڑے گی کسی ظالم کے ظلم یا عادل کے عدل سے جہاد باطل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ان کی شرط کے موافق نہ تھیں ۱۲ منہ [۲] تو آپ نے امام عادل کی قید نہیں لگائی پس ترجمہ باب نکل آیا کہ بادشاہ عادل اور فاسق دونوں کے ساتھ ہو کر کافروں سے جہاد کرنا درست ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی سب کا ثواب ملے گا دوسری حدیث میں ہے کہ اس کے دانے کے لئے جتنے جو دانہ کریگا ہر جو کے بدل یا ہر دانے کے بدل ایک نیکی اس کی لکھی جائے گی یہ جب ہے کہ خالص خدا کی رضامندی کے لئے جہاد کی نیت سے گھوڑا رکھے نہ فخر اور ناموری اور شہرت اور ریا کے لئے ۱۲ منہ [۴] سبحان اللہ البرکۃ کو مبتدا و بنا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک

بَابُ ۱۷۹۳ اِسْمِ الْفَرَسِ وَالْحِمَارِ

باب گھوڑے گدھے کا نام رکھنا۔

۲۶۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفَ اَبُو قَتَادَةَ مَعَ اَصْحَابِهِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاَوْا حِمَارًا وَّحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَّرَاهُ فَلَمَّا رَاَوْهُ تَرَكُوهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُو قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَسًا لَّهُ يُقَالُ لَهُ الْجَرَادَةُ فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُّنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَاَبَوْا فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ فَعَقَرَهُ ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوا فَقَدِمُوا فَلَمَّا اَدْرَكُوهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِّنْهُ قَالَ مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا۔

(از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از ابو حازم از عبد اللہ بن ابی قتادہ) ابو قتادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور اپنے چند ساتھیوں سمیت جو احرام باندھے ہوئے تھے پیچھے رہ گئے لیکن حضرت ابو قتادہ احرام نہیں باندھے ہوئے تھے ان کے ساتھیوں نے ایک گورخر دیکھا۔ حضرت ابو قتادہؓ اسے نہ دیکھ سکے۔ چنانچہ انہوں نے (محرم ساتھیوں نے بوجہ احرام شکار کو نظر انداز کر دیا اور بوجہ احرام) ابو قتادہ کو بھی نہ بتایا کیونکہ بحال احرام دلالت علی الصید حرام ہے۔ حتی کہ ابو قتادہ نے خود دیکھ لیا وہ اس شکار مارنے کو گھوڑے پر سوار ہو کے دوڑے اس گھوڑے کا نام جرادہ[1] تھا۔ اپنے ساتھیوں سے کہا میرا کوڑا مجھے دے دو انہوں نے انکار کیا (کیونکہ اعانت للاصطیاد بھی حرام ہے) غرضیکہ ابو قتادہ نے کوڑا بھی خود اٹھایا اور گورخر پر حملہ کیا اور گرا دیا۔ ابو قتادہ نے خود بھی اس میں سے کھایا دوسرے ساتھیوں نے بھی کھایا (جو محرم تھے یعنی بحالت احرام تھے) اور جنہوں نے بوجہ احرام شکار بازی میں ابو قتادہ کی ذرا بھی مدد نہ کی تھی) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپؐ نے دریافت فرمایا اس شکار کا کچھ گوشت ہے؟ (یہ معلوم کر دیا گیا ہوگا کہ صحابی نے آپ کے پیچھے شکار کیا ہے) ابو قتادہ نے کہا ایک ران کا ٹکڑا ہے۔ آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ لے کر تناول فرمایا[2]۔

۲۶۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسٰى حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُّقَالُ لَهُ اللُّحَيْفُ۔

(از علی بن عبد اللہ بن جعفر از معن بن عیسے از ابی بن عباس بن سہل وہ اپنے والد اور انکے دادا) سہل بن سعد ساعدی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا اسے لحیف کہتے تھے[3]۔

۲۶۵۹۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ يُّقَالُ لَهُ

(از اسحاق بن ابراہیم از یحیے بن آدم از ابو الاحوص از ابو اسحاق از عمرو بن میمون) معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیچھے گدھے پر سوار تھا اس گدھے کا نام عفیر[4] تھا۔ آپ نے فرمایا اے معاذ! تجھے معلوم ہے؟ اللہ کا اس کے بندوں پر کیا حق ہے؟ اور

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر کتاب الحج میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] بعضی روایتوں میں لخیف ہے ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ گھوڑے کا نام رکھا گیا ۱۲ منہ [4] یہیں سے

عُفَیْرٌ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ھَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْھُمْ فَیَتَّکِلُوْا

بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے ؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا پیغمبر خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی بندگی کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ اس بندے کو جو اس کے ساتھ کسی اور کو شریک نہیں بناتا، عذاب نہ دے (یعنی دائمی عذاب معمولی عذاب تو توحید پرست گنہگار کو بھی ہو سکتا ہے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سناؤں آپ نے فرمایا نہیں بس وہ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (جیسے اس زمانہ میں اس مسئلہ کی بدولت بے عمل ہو کر بیٹھ گئے اور جہاد وغیرہ اعمال خیر الغرض ترک کر دیئے)[1]

۲۶۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ سَمِعْتُ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِیْنَۃِ فَاسْتَعَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ مَنْدُوْبٌ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ فَزَعٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) انس بن مالک فرماتے ہیں ایک بار مدینہ والوں کو گھبراہٹ ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم سے گھوڑا مانگا جس کا نام مندوب تھا آپ اس پر مدینہ کی چاروں طرف پھر کر آئے) فرمایا ہم نے کوئی بات گھبراہٹ کی نہیں دیکھی، اور یہ گھوڑا گویا دریا ہے)

باب ۱۷۹۔ مَا یُذْکَرُ مِنْ شُؤْمِ الْفَرَسِ

باب گھوڑے کی نحوست[2]

۲۶۶۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّمَا الشُّؤْمُ فِیْ ثَلٰثَۃٍ فِی الْفَرَسِ وَالْمَرْاَۃِ وَالدَّارِ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبد اللہ) عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے گھوڑے عورت اور گھر میں۔

۲۶۶۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِکٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ کَانَ

(از عبد اللہ بن مسلمہ از مالک از ابو حازم بن دینار از سہل بن سعد ساعدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو بس عورت گھوڑے اور مکان میں ہے۔

---

[1] اور دوسرے اعمالِ خیر میں کوشش کم کردیں گے ایک روایت میں ہے کہ معاذ نے مرتے وقت یہ حدیث بیان کردی بہ منہ

[2] یعنی اگر نحوست کوئی چیز ہو تو ان چیزوں میں ہوگی جیسے آگے کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ فال کوئی چیز نہیں اگر کوئی چیز ہو تو گھر اور گھوڑے اور عورت میں ہوگی اور ابن خزیمہ اور حاکم نے نکالا کہ دو شخص حضرت عائشہؓ کے پاس گئے اور کہا کہ ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑے اور عورت اور گھر میں یہ سن کر حضرت عائشہؓ بہت غصے ہوئیں اور کہنے لگیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نہیں فرمایا بلکہ آپ نے جاہلیت والوں کا یہ خیال بیان فرمایا تھا کہ وہ ان چیزوں میں نحوست کے قائل تھے علماء نے اس میں اختلاف کیا کہ واقعی ان چیزوں میں نحوست کوئی شے ہے یا نہیں اکثر نے انکار کیا ہے کیونکہ دوسری صحیح حدیث ہے کہ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے نہ چھوت کوئی چیز ہے اور نہ تیرہ تیزی اور بعضوں نے کہا نحوست سے یہ مراد ہے کہ گھوڑا بذات خود بدشریر اور کاہل ہو یا عورت بدزبان بدرویہ ہو یا گھر تنگ اور بے ہوا اور گندہ ہو۔ ابوداؤد کی ایک حدیث میں ہے آپ نے ایک شخص نے بیان

فِی شَیْءٍ فَفِی الْمَرْأَۃِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْکَنِ۔

بَابُ ۱۷۹۵ الْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً۔

۲۶۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰی رَجُلٍ وِّزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَّبَطَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ فَمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِھَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّھَا قَطَعَتْ طِیَلَھَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ اَرْوَاثُھَا وَاٰثَارُھَا حَسَنَاتٍ لَّہٗ وَلَوْ اَنَّھَا مَرَّتْ بِنَھَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْہُ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَھَا کَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّہٗ وَرَجُلٌ رَّبَطَھَا فَخْرًا وَّرِیَآءً وَّنِوَآءً لِّاَھْلِ الْاِسْلَامِ فَھِیَ وِزْرٌ عَلٰی ذٰلِكَ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَآ اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْھَا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْجَامِعَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

باب گھوڑے رکھنے والے تین طرح کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اَلْخَیْلُ وَالْبِغَالُ وَالْحَمِیْرُ الآیۃ گھوڑے خچر اور گدھے (اللہ نے بنائے ہیں) سواری اور آرائش کے لیے[1]۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از ابوصالح سمان)

ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک شخص کیلئے باعث ثواب دوسرے کے لیئے باعث ثواب نہ باعث عذاب تیسرے کیلئے باعث عذاب، باعث ثواب تو اس شخص کیلئے ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے لیے رکھے اور اسے کسی چراگاہ یا باغ اور کھیت میں لمبی رسی کر کے باندھے[2] (تاکہ وہ خوب پیٹ بھر کر چرے) پس جس قدر لمبائی میں گھوڑے چریں گے اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی، اگر انہوں نے رسی تڑالی اور ایک یا دو ٹیلے (مراد کچھ دور) چلے گئے تو ان کی لید، پیشاب اور نشانات قدم کے برابر نیکیاں شمار ہونگی۔ اگر وہ ندی پر جاکر خود پانی پی لیں گے اگرچہ مالک کا ارادہ اسوقت پانی پلانے کا تھا بھی نہیں تو گھوڑوں کا پانی پی لینا بھی مالک کے لیے نیکی شمار ہوگا۔ وہ شخص جس کیلئے گھوڑے باعث عذاب ہیں وہ شخص ہے جو فخر و ریا اور بدخواہی مسلمین کے لیے[3] باندھے۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے متعلق کچھ نہ فرمایا جس کے لیے نہ باعث ثواب نہ باعث عذاب کیونکہ ظاہر ہے جو گھوڑا تانگہ وغیرہ کا کاروبار کیلئے ہو اس سے نہ ثواب نہ عذاب ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے گدھوں کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا گدھوں کے متعلق مجھ پر کوئی خاص حکم نازل نہیں ہوا۔ ہاں تنہا

---

[1] اس آیت سے بعضوں نے گھوڑے اور خچر اور گدھے کے گوشت کی حرمت پر دلیل لی ہے حالانکہ یہ آیت حرمت کی دلیل نہیں ہوسکتی اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ آیت مکہ میں اتری اور بستی کے گدھوں کا گوشت خیبر میں حرام ہوا امام بخاری نے یہ حدیث لاکر اس طرف اشارہ کیا کہ اگر زیب و زینت کے لئے بھی کوئی گھوڑا رکھے تو جائز ہے بشرطیکہ تکبر اور غرور نہ کرے اور گناہ کا کام ان سے نہ لے ۱۲ منہ

[2] اس روایت میں اس کا ذکر چھوڑ دیا جس کے لئے نہ ثواب ہے نہ عذاب دوسری روایت میں اس کا بیان ہے وہ وہ شخص ہے جو اپنی تونگری کی وجہ سے اور اس لئے کہ کسی سے سواری نہ مانگی جائے، باندھے پھر اللہ کا حق فراموش نہ کرے یعنی تھکے ماندے محتاج کو ضرورت کے وقت سوار کرلے کوئی مسلمان رعایت مانگے تو ان کو دے ۱۲ منہ [3] (انتہی) جامع آیت کو آپ نے بیان فرما کر لوگوں کو استنباط احکام کا طریقہ بتلایا کہ عموم آیات اور احادیث سے استدلال کرسکتے ہیں ۱۲ منہ [4] (انتہی) تفصیل سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے چرنے اور پیشاب، نشانات قدم، رسی کی درازی اور اس کا چھوٹ جانا بیان کیا ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جہاد کی اعلیٰ تعلیم دی اور اس کی اہمیت جتائی ہے ۱۲ عبدالرزاق

یہ جامع آیت ہے (جس سے ہر چیز کے متعلق فیصلہ کیا جاسکتا ہے اور تعین ثواب و عذاب ہو سکتا ہے) فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا الآية (پس جو شخص ذرہ برابر نیکی کمائے گا وہ بھی روز قیامت میں دیکھ لیگا اور جو ذرہ برابر برائی کریگا وہ بھی دیکھ لے گا) اور دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ ثواب یا عذاب پالے گا)

باب ۱۷۹۶ مَنْ ضَرَبَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْغَزْوِ

باب جہاد میں دوسرے کے جانور کو مارنا (تیز چلانے کیلئے کسی ساتھی کے جانور کو پیٹنا مراد ہے جان سے مارنا مقصود نہیں)

۲۶۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا أَبُو عُقَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ أَبُو عُقَيْلٍ لَا أَدْرِي غَزْوَةً أَوْ عُمْرَةً فَلَمَّا أَنْ أَقْبَلْنَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِهِ فَلْيُعَجِّلْ قَالَ جَابِرٌ فَأَقْبَلْنَا وَأَنَا عَلَى جَمَلٍ لِي أَرْمَكَ لَيْسَ فِيهِ شِيَةٌ وَالنَّاسُ خَلْفِي فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ قَامَ عَلَيَّ فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اسْتَمْسِكْ فَضَرَبَهُ بِسَوْطِهِ ضَرْبَةً فَوَثَبَ الْبَعِيرُ مَكَانَهُ فَقَالَ أَتَبِيعُ الْجَمَلَ قُلْتُ نَعَمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فِي طَوَائِفِ أَصْحَابِهِ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ لَهُ هَذَا جَمَلُكَ فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ وَيَقُولُ الْجَمَلُ جَمَلُنَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَاقٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَعْطُوهَا جَابِرًا ثُمَّ قَالَ

(از مسلم بن ابراہیم از ابو عقیل) ابو المتوکل ناجی (علی بن داؤد) کہتے ہیں میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گیا میں نے ان سے عرض کیا آپ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو وہ مجھ سے بیان کیجئے آپ نے فرمایا میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ کوئی سفر کیا تھا (غزوۂ تبوک) ابو عقیل راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں یہ سفر جہاد تھا یا سفر عمرہ۔ بہرحال جب ہم مدینہ کو واپس ہونے لگے تو آپؐ نے فرمایا جس کو خواہش ہو وہ آگے بڑھ کر اپنے گھر والوں میں جلدی پہنچ جائے جابر فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم (جلدی) چل پڑے میں ایک کالے سرخ بے داغ اونٹ پر سوار تھا لوگ پیچھے ہو گئے میں اسی طرح (تیز روی سے) جا رہا تھا۔ اتنے میں اونٹ (تھکن کیوجہ سے) رک گیا آپؐ نے فرمایا جابر اونٹ تھام لے پھر آپؐ نے اسے ایک کوڑا مارا وہ کود کر چل نکلا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اونٹ بیچتا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ غرضیکہ جب ہم مدینہ پہنچ گئے اور آنحضرتؐ اپنے کسی صحابہ کے ساتھ مسجد میں تشریف لے گئے تو میں آپ کے پاس گیا اور اونٹ کو بلاط کے ایک کونے میں باندھ دیا (بلاط پتھر کا وہ فرش جو مسجد کے سامنے تھا) میں نے آپ سے عرض کیا یہ آپ کا اونٹ حاضر ہے۔ آپ باہر تشریف لائے اونٹ کے گرد پھرنے لگے ساتھ ساتھ فرماتے جا رہے تھے یہ اونٹ ہمارا ہے ہمارا اونٹ ہے۔ پھر آپؐ نے کئی اوقیے بھیجے اور فرمایا یہ جابر کو دے دو پھر مجھ سے پوچھا تو نے قیمت مکمل لے لی؟ میں نے عرض

لہ لیکن اور روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفر غزوۂ تبوک کا تھا۔ ابن اسحاق نے کہا غزوہ ذات الرقاع کا سفر تھا ۱۲ منہ ۔ ۲ه ایک روایت میں ہے آپ نے فرمایا ذرا اس کو بٹھا میں نے بٹھایا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لکڑی تو مجھ کو دے میں نے دی آپنے اس لکڑی سے اس کو کئی ٹھونسے دیئے بعد اس کے فرمایا سوار ہو جا میں سوار ہو گیا ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپنے بیرائے اونٹ یعنی جابر کے اونٹ کو مارا ۱۲ منہ ۔ ۳ه بلاط وہ پتھر کا فرش جو مسجد کے سامنے تھا ۱۲ منہ

اسْتَوْفَيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ الثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ کیا جی ہاں آپ نے فرمایا قیمت بھی لے اور اونٹ بھی لے یہ تیرا ہی ہے (حضور کی شفقت، محبت اور طریقہ امداد دیکھئے پیسے دیتے وقت تجارت ظاہر فرمائی جب جابرؓ لے چلے تو اونٹ بھی حوالے فرما دیا مطلب یہ ہے کہ پیسے لیتے وقت جابرؓ کو ذرا بھی احساسِ امداد گیری نہ ہو اور بعد میں ہدیہ اور تحفہ کی صورت میں انکار کا موقعہ نہ ملے)

باب ۱۷۹۷ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ الصَّعْبَةِ وَالْفُحُولَةِ مِنَ الْخَيْلِ وَقَالَ رَاشِدُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ السَّلَفُ يَسْتَحِبُّونَ الْفُحُولَةَ لِأَنَّهَا أَجْرَى وَأَجْسَرُ۔

باب شریر سخت اور نر گھوڑے پر سوار ہونا۔

راشد بن سعد کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نر گھوڑے پر سوار ہونے کو اچھا سمجھتے تھے کیونکہ وہ بہادر اور دلیر ہوتا ہے۔

۲۶۶۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ وَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از شعبہ از قتادہ) انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ مدینہ میں (اجتماعی طور پر) گھبراہٹ محسوس ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ کا گھوڑا جسے مندوب کہتے تھے مانگ کر لیا آپؐ اس پر سوار ہوئے (مدینہ کے چاروں طرف پھر آنے کے بعد) فرمایا ہم نے کوئی ڈر کی بات نہیں دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہم نے سمندر محسوس کیا ہے۔[۲]

باب ۱۷۹۸ سِهَامِ الْفَرَسِ

باب گھوڑے کو مال غنیمت کا کتنا حصہ ملے گا؟

۲۶۶۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا وَقَالَ مَالِكٌ يُسْهَمُ لِلْخَيْلِ وَالْبَرَاذِينِ مِنْهَا لِقَوْلِهِ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از عبیداللہ از نافع) ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو حصے لگا اور گھوڑ سوار کا ایک حصہ (گویا تین حصے سوار کو ملے اور پیدل صرف ایک حصہ لے گا) امام مالک فرماتے ہیں عربی اور ترکی گھوڑے سب برابر ہیں کیونکہ اللہ تعالٰے کا ارشاد ہے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو اللہ تعالیٰ نے

---

[۱] عینی اور حافظ اور قسطلانی کسی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس اثر کو کس نے وصل کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ صحابہ شبخون وغیرہ میں مادیاں کو بہتر سمجھتے تھے اور صفوف اور قلعوں پر حملہ کرنے میں نر گھوڑے کو عینی نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیشہ نر گھوڑے پر سواری منقول ہے اسی طرح صحابہ سے صرف سعد سے یہ منقول ہے کہ وہ مادیاں پر سوار ہوتے ہیں ۱۲ منہ

[۲] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ فرس تو عربی میں نر اور مادیاں دونوں کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا ان وجدناہ میں جو ضمیر مذکر ہے اس سے امام بخاریؒ نے یہ نکالا کہ وہ نر گھوڑا تھا اب باب کا یہ مطلب کہ شریر جانور پر سوار ہونا اس سے نکالا کہ نر اکثر مادیاں کی نسبت تیز اور شریر ہوتا ہے اگرچہ بعض مادیاں نر سے زیادہ شریر اور سخت ہوتی ہیں ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیز رفتاری کے لئے بحر کا لفظ فرمایا ہے اور بحر کو لوگ ساکن کہتے ہیں۔ جواب یہ ہے کہ سمندر کی وسعت بھی ضرب المثل ہے اور تیز روی کی وسعت کے لئے بھی بحر لانا جائز ہوگا۔ عبدالرزاق۔

وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَلَا يُسْهَمُ لِأَكْثَرَ مِنْ فَرَسٍ | سواری کے لیے بنایا[۱] نیز خواہ کتنے ہی گھوڑے ہوں، حصہ صرف ایک کا ملے گا ایک سواری کو۔

بَاب ۱۷۹۹ مَنْ قَادَ دَابَّةَ غَيْرِهِ فِي الْحَرْبِ۔

باب اگر کوئی لڑائی میں دوسرے کا جانور کھینچ کر چلائے۔

۲۶۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَفِرَّ إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَفِرَّ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ٭ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

(ترجمہ میں پیغمبر برحق ہوں[۲]۔ عبد المطلب کا بیٹا ہوں[۳])

(از قتیبہ از سہل بن یوسف از شعبہ) ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے کہا آپ جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے، انہوں نے کہا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنی جگہ نہیں چھوڑی ہوازن بڑے تیر انداز لوگ تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ اٹھے مسلمان مال غنیمت پر متوجہ ہو گئے (اب دشمنوں کو موقعہ ملا) انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کر دیا اور تیر اندازی کی تاب نہ لا کر مسلمان بھاگ نکلے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھاگے (اپنی جگہ ڈٹے رہے) میں نے دیکھا آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے ابو سفیان اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ رہے تھے۔[۴]

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

بَاب ۱۸۰۰ الرِّكَابِ وَالْغَرْزِ لِلدَّابَّةِ

باب جانور پر رکاب یا غرز[۵] لگانا۔

۲۶۶۸۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً أَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از عبید اللہ از نافع) عبد اللہ بن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنا پاؤں مبارک اونٹنی کی رکاب میں رکھتے اور اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی تو آپ ذو الحلیفہ کی مسجد کے پاس سے احرام باندھتے (یعنی تلبیہ کہتے، لبیک پکارتے)

---

[۱] اللہ تعالیٰ نے عربی گھوڑے کی تخصیص نہیں کی عربی اور ترکی سب گھوڑوں کو برابر حصہ ملے گا یعنی سوار کو تین حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ اکثر اماموں کا یہی قول ہے لیکن امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک سوار کو دو حصے ملیں گے پیدل کو ایک حصہ ۱۲ منہ [۲] یعنی میں اللہ کا سچا پیغمبر ہوں اور اللہ نے جو کچھ مجھ سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے وہ برحق ہے اس لئے میں بھاگ جاؤں یہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ [۳] گو یہ کلام موزوں ہے مگر چونکہ بلا قصد آپ سے صادر ہوا اس لئے اس کو شعر نہیں کہیں گے ۱۲ منہ [۴] غرز بھی وہی رکاب بعضوں نے کہا رکاب گھوڑے میں ہوتی ہے اور غرز اونٹ میں۔ بعضوں نے کہا رکاب لوہے کی ہوتی ہے اور غرز چمڑے کی ۱۲ منہ

بَاب ۱۸۰۱ رُکُوبُ الْفَرَسِ الْعُرْیِ

۲۶۶۹ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ اسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسٍ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ

باب گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہونا (بغیر زین وغیرہ کے)

(از عمرو بن عون از حماد از ثابت) حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ (جس رات اہل مدینہ دشمن کے خطرے کی وجہ سے خوفزدہ ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ کے چاروں طرف پھر کر اور پوری اطلاع اور چشم دید حالات دیکھنے کے بعد) ننگی پیٹھ پر سوار سامنے سے تشریف لائے اس پر زین وغیرہ کچھ نہ تھا۔ آپ کے گلے میں تلوار لٹک رہی تھی[1]۔

بَاب ۱۸۰۲ الْفَرَسُ الْقَطُوفُ

۲۶۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ كَانَ يَقْطِفُ أَوْ كَانَ فِيهِ قِطَافٌ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى۔

باب سست گھوڑا۔

(از عبدالاعلیٰ بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) انس بن مالک سے مروی ہے کہ ایک بار مدینہ والوں کو دشمن کا خوف محسوس ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا جب لوٹ کر آئے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا کی طرح تیز چلتے پایا (چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوار ہونے کی برکت اور آپ کے تعریفیہ کلمہ کی برکت یہ ہوئی کہ آئندہ اس جیسا تیز رفتار گھوڑا کوئی نہ رہا[2] (وہ سب سے تیز چلتا تھا)

بَاب ۱۸۰۳ السَّبْقُ بَيْنَ الْخَيْلِ

۲۶۷۱ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَجْرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضُمِّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَأَجْرَى مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى قَالَ عَبْدُ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ قَالَ سُفْيَانُ بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَبَيْنَ ثَنِيَّةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ۔

باب گھوڑ دوڑ کا بیان۔

(از قبیصہ از سفیان از عبیداللہ از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی حد جو شرط کیلئے تیار کئے گئے تھے حفیا سے ثنیۃ الوداع تک رکھی[3]۔ ان گھوڑوں کی حد جو تیار نہیں کئے گئے تھے ثنیۃ الوداع سے مسجد زریق تک رکھی۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خود شرط میں گھوڑا دوڑایا تھا عبداللہ ابن ولید نے بحوالہ سفیان ثوری از عبیداللہ بیان کیا[4] (اس سند سے مقصد یہ ہے کہ سفیان ثوری کا سماع عبیداللہ سے معلوم ہو جائے)

سفیان ثوری کہتے ہیں حفیا سے ثنیۃ الوداع تک پانچ میل کا فاصلہ ہے۔ اور ثنیہ سے مسجد زریق تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔

[1] سبحان اللہ حسن وجمال اور یہ شجاعت اور بہادری ننگی پیٹھ گھوڑے پر سواری کرنا بڑے شہسواروں کا کام ہے ۱۲ منہ [2] یا بیٹھا تھا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ایسا تیز اور چالاک ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے برابر چل نہ سکتا ۱۲ منہ [3] حفیا اور ثنیۃ الوداع دونوں مقاموں کے نام ہیں مدینہ سے باہر شرط کے لئے تیار کئے گئے یعنی ان کا اضمار کیا گیا اضمار اس کو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو خوب کھلا پلا کر موٹا کیا جائے پھر اس کو دانہ کم کر دیا جائے اور ایک کوٹھڑی میں جھول ڈال کر بند رہنے دیں تاکہ خوب پسینہ کرے اور اس کا گوشت کم ہو جائے

بَاب ۱۸۰۴ اِضْمَارِ الْخَيْلِ لِلسَّبْقِ

۲۶۷۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ سَابَقَ بِهَا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ أَمَدًا غَايَةً فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ۔

باب گھوڑدوڑ میں مقابلے کیلئے گھوڑوں کو تیار کرنا (اضمار کرنا)[1]

(از احمد بن یونس از لیث از نافع) عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں میں مسابقت کرائی گھوڑ دوڑ کرائی جو تربیت نہیں دئے گئے تھے ان کی حد ثنیہ سے لے کر مسجد بنی زریق تک مقرر کی (ترجمہ باب لبظاہر مشکل ہے مگر اس سے دوسرے پہلو کی طرف امام بخاری اشارہ کر گئے ہیں) اس حدیث میں دوسرا جملہ ہے جن کی اضمار یعنی تربیت ہوئی تھی ان کی حد حیفا سے ثنیۃ الوداع تک مقرر کی۔ گویا اضمار یعنی تربیت ثابت ہوئی عبداللہ بن عمر نے بھی ایسے گھوڑوں کی شرط کردی تھی۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث میں، حد سے مراد حدا و انتہا ہے قرآن میں فطال علیہم الامد سے بھی مراد حد ہے۔

بَاب ۱۸۰۵ غَايَةِ السَّبْقِ لِلْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ۔

۲۶۷۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ فَأَرْسَلَهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ لِمُوسَى كَمْ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ سِتَّةُ أَمْيَالٍ أَوْ سَبْعَةٌ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ فَأَرْسَلَهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَكَانَ أَمَدُهَا مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قُلْتُ فَكَمْ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ مِيلٌ أَوْ نَحْوُهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ مِمَّنْ سَابَقَ فِيهَا۔

باب جن گھوڑوں کا اضمار کیا جائے انہیں کہاں تک دوڑایا جائے۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ از ابو اسحاق از موسیٰ بن عقبہ از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت یافتہ گھوڑوں کی دوڑ کرائی تو انہیں حفیا سے چھوڑا اور ان کی حد ثنیۃ الوداع تک رکھی میں نے موسیٰ بن عقبہ سے پوچھا، ان میں کتنی مسافت تھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ چھ یا سات میل۔ آنحضرتؐ نے غیر تربیت یافتہ گھوڑوں کو دوڑایا تو انہیں ثنیۃ الوداع سے چھوڑا اور حد مسجد بنی زریق تھی۔ میں نے موسیٰ بن عقبہ (راوی سے) پوچھا ان میں کیا مسافت تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میل کے لگ بھگ حضرت ابن عمر بھی گھوڑ دوڑ کرانے والوں میں سے تھے)۔

---

[1] بعضوں نے ترجمہ باب کا یہ مطلب کہا ہے کہ شرط کے لئے اضمار کا ضرور نہ ہونا اس صورت میں باب کی حدیث باب کے مطابق ہو جائے گی ۱۲ منہ [2] اضمار کی تفسیر بھی بیان ہو چکی ہے آنم

[3] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے باب میں تو اضمار شدہ گھوڑوں کی شرط مذکور ہے اور اس حدیث میں ان گھوڑوں کا ذکر ہے جن کا اضمار نہیں ہوا اس کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری کی عادت ہے کہ حدیث کا ایک لفظ لا کر اس کے دوسرے لفظ کی طرف اشارہ کرتے ہیں اس حدیث میں دوسرا لفظ ہے کہ جن گھوڑوں کا اضمار ہوا تھا آپ نے ان کی شرط کرائی حفیا سے ثنیہ تک جیسے اوپر گذرا ۱۲ منہ [4] یعنی حفیا اور ثنیۃ الوداع میں ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۸۰۶ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ ابْنُ عُمَرَ أَرْدَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ عَلَى الْقَصْوَاءِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَلَأَتِ الْقَصْوَاءُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ مبارک کا بیان حضرت ابن عمرؓ نے کہا آنحضرتؐ نے اسامہ کو قصواء (اونٹنی) پر اپنے ساتھ پیچھے بٹھایا[1] مسور بن مخرمہ صحابی سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصواء خود نہیں[2] رکی (بلکہ اللہ نے اسے روکا اور بٹھایا)

۲۶۷۴ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ نَاقَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهَا الْعَضْبَاءُ۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ از ابواسحاق از حمید) حضرت انس کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضباء تھا[3]۔

۲۶۷۵ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ لَا تَكَادُ تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى عَرَفَهُ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ طَوَّلَهُ مُوسٰى عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از حمید) انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عضباء نامی اونٹنی کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھی حمید کہتے ہیں یہ لفظ کہتے تھے کوئی اونٹنی اس کے آگے نہ نکل پاتی تھی۔ چنانچہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس اونٹنی سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو اس بات سے بڑی کوفت ہوئی اور جب حضورؐ کو یہ واقعہ معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا اللہ ایسا ضرور کرتا ہے کہ جو چیز دنیا میں بلند ہو جاتی ہے اسے ضرور کسی وقت نیچا دکھاتا ہے حضرت موسےٰ صحابی نے بحوالہ حماد ثابت از انس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

بَابٌ ۱۸۰۷ بَغْلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَنَسٌ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خچر[4]۔ اس کا حضرت انسؓ نے ذکر کیا اور ابوحمید کہتے ہیں کہ ایلہ کے بادشاہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید خچر

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الشروط میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں قصواء اور عضباء دونوں ایک ہی اونٹنی کے نام تھے اور اسی کا نام جدعاء بھی تھا اور شہباء بھی وحی اترتے وقت آپ کو یہی اونٹنی سنبھالتی اور کوئی اونٹنی نہ اٹھا سکتی اس کے سوا اور بھی آپ کی کئی اونٹنیاں تھیں منہ ۱۲ [4] ابوحمید کی حدیث میں جس خچر کا بیان ہے یہ اور خچر تھا اور جنگ حنین میں آپ جس خچر پر سوار تھے وہ فروہ ابن نفاثہ نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ [5] اس کا امام بخاری نے قصہ حنین میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ

بطور ہدیہ پیش کیا [1]

۲۶۷۶ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً ـ

(از عمرو بن علی از یحیٰے از سفیان از ابو اسحاق) عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر، ہتھیار اور زمین کے [2] کچھ ترکہ نہ چھوڑا تھا۔ یہ تینوں چیزیں بھی آپ صدقہ میں دے گئے تھے۔

۲۶۷۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عُمَارَةَ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ فَلَقِيَهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(از محمد بن مثنیٰ از یحیٰے بن سعید از سفیان از ابو اسحاق رضی اللہ عنہما) حضرت براء سے ایک شخص نے کہا اے ابو عمارہ (کنیت) تم لوگ جنگ حنین میں پیٹھ دے کر بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں دکھائی ایسا ہوا کہ جلد باز لوگوں نے پیٹھ موڑی (مال غنیمت پر لگ گئے) ہوازن کے کفار نے ان پر تیر اندازی شروع کر دی اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(میں نبی ہوں اس میں جھوٹ کا بالکل شائبہ نہیں اور عبد المطلب جیسے بہادر سردار کا بیٹا ہوں [3])

بَاب ۱۸۰۸ جِهَادِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کا جہاد۔

۲۶۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رض قَالَتْ

(از محمد بن کثیر از سفیان از معاویہ بن اسحاق از عائشہ بنت طلحہ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد میں جانے کیلئے اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا

---

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے۔ ایلہ ایک شہر تھا ساحل بحر پر مصر اور مکہ کے بیچ میں وہاں پر حجاز کی حد ختم ہوتی ہے اور شام کی حد شروع ہوتی ہے مدینہ سے پندرہ منزل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع تھا وہاں کے بادشاہ کا نام یوحنا بن روبہ تھا ۱۲ منہ [2] اس کا نام دلدل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی خچر زندہ رہا تھا۔ زمین کیا تھی فدک کا آدھا حصہ اور وادی القریٰ کا تہائی حصہ اور خیبر کا خمس میں آپ کا حصہ اور بنی نضیر میں سے جو آپ نے چن لی تھی انہی چیزوں کو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ان کی خلافت میں مانگا حضرت ابو بکر صدیق رض نے یہ حدیث سنائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ خیرات ہے ۱۲ منہ [3] یعنی عبد المطلب کا جو آپ کے دادا تھے عرب میں انہی کا نام زیادہ مشہور تھا اس لئے دادا کا بیٹا اپنے تئیں فرمایا جیسے ضمام نے پوچھا تھا تم میں عبد المطلب کا بیٹا کون ہے ۱۲ منہ

اِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا۔

مستورات کا جہاد حج ہے عبداللہ بن ولید نے بحوالہ سفیان از معاویہ یہی حدیث نقل کی۔[۵۱]

۲۶۷۹۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ مُعٰوِيَةَ بِهٰذَا وَعَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهُ نِسَاؤُهُ عَنِ الْجِهَادِ فَقَالَ نِعْمَ الْجِهَادُ الْحَجُّ۔

(قبیصہ نے بحوالہ سفیان از معاویہ سے یہی حدیث روایت کی۔ سفیان[۵۲] نے بحوالہ حبیب بن ابی عمرہ، عائشہ بنت طلحہ سے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی کہ آپ سے ازواج مطہرات نے جہاد کرنے کے لیے اجازت مانگی تو آنحضرتؐ نے فرمایا حج بہت اچھا جہاد ہے (مستورات کے لیے)

بَاب ۱۸۰۔ غَزْوِ الْمَرْأَةِ فِي الْبَحْرِ

باب عورت کا دریا یا سمندر میں سوار ہو کر جہاد کرنا۔

۲۶۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُوْلُ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَةِ مِلْحَانَ فَاتَّكَأَ عِنْدَهَا ثُمَّ ضَحِكَ فَقَالَتْ لِمَ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُوْنَ الْبَحْرَ الْأَخْضَرَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُهُمْ مَثَلُ الْمُلُوْكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ فَضَحِكَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ أَوْ مِمَّ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِيْنَ وَلَسْتِ مِنَ الْآخِرِيْنَ قَالَ قَالَ أَنَسٌ فَتَزَوَّجَتْ عُبَادَةَ ابْنَ الصَّامِتِ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَ بِنْتِ قَرَظَةَ فَلَمَّا قَفَلَتْ رَكِبَتْ دَابَّتَهَا فَوُقِصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابو اسحاق) عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ملحان کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے وہاں تکیہ لگا کر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے۔ بنت ملحان یعنی ام حرام نے پوچھا آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ فرمایا میری امت کے کچھ لوگ سمندر میں جہاد کے لیے سوار ہو رہے ہیں ان کی مثال دنیا یا آخرت میں ایسی ہے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھیں۔ ام حرام نے کہا یا رسول اللہ! دعا فرمائیے اللہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کرے آپ نے دعا کی اے اللہ! اسے ان میں شامل کر۔ آپ پھر سو گئے پھر ہنستے ہوئے جاگے، ام حرام نے ویسے ہی دوبارہ بھی پوچھا آپ ہنستے کیوں ہیں؟ آپ نے پھر وہی فرمایا۔ ام حرام نے پھر دعا کیلئے عرض کی اللہ مجھے ان میں شامل کرے۔ آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں سے ہے (یعنی تیرے لیے پہلے دعا ہو چکی ہے اس خواب میں دوسرے لوگ دکھائے گئے ہیں) دوسرے لوگوں میں تو نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت انس نے کہا ام حرامؓ نے حضرت عبادہ بن صامت کے ساتھ نکاح کیا اور بنت قرظہ (یعنی فاختہ، حضرت معاویہ کی زوجہ) کے ساتھ

---

[۵۱] یہ سفیان ثوری کی جامع میں موصولاً مذکور ہے ۱۲ منہ [۵۲] یہ تعلیق نہیں ہے بلکہ قبیصہ نے اس کو بھی روایت کیا ہے تو وہ موصول ہے ۱۲ منہ [۵۳] یہ دوسری روایت کے خلاف ہے جس میں یہ ہے کہ وہ اسی وقت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں شاید انہوں نے طلاق دے دی ہوگی اور ام حرام نے دوبارہ ان سے نکاح کیا ہوگا ۱۲ منہ

عَنْهَا فَمَاتَتْ۔

سمندر میں سوار ہوئیں (یعنی جس وقت ۲۸ سنہ ہجری میں انہوں نے جزیرہ قبرص پر جہاد کیا) جب واپس تشریف لانے کے لیے سوار ہونے لگیں تو اپنی سواری سے گر کر نیچے دب گئیں اور انتقال کر گئیں (اس طرح سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائے شہادت پوری ہوگئی)

باب ۱۸۱۰ حَمْلِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ فِي الْغَزْوِ دُونَ بَعْضِ نِسَائِهِ۔

باب جہاد میں کسی بیوی کو لے جانا کسی کو گھر چھوڑ جانا (جائز ہے)

۲۶۸۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيَّتُهُنَّ يَخْرُجُ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ۔

(از حجاج بن منہال از عبداللہ بن عمر نمیری از یونس از زہری) عروہ بن زبیر سعید بن مسیب و علقمہ بن وقاص و عبیداللہ بن عبداللہ چاروں نے حضرت عائشہ کی یہ حدیث مجھ سے تھوڑی تھوڑی بیان کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت جب سفر کے لیے تشریف لے جاتے تو اپنی بیویوں پر قرعہ ڈالتے جس کا نام قرعہ میں نکلتا اسے ساتھ لے کر تشریف لے جاتے۔ ایک جہاد میں قرعہ اندازی میں میرا نام آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئی۔ اور یہ واقعہ حکم پردہ کے نازل ہونے کے بعد پیش آیا۔ (معلوم ہوا کہ پردہ کا یہ مطلب نہیں کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے)

باب ۱۸۱۱ غَزْوِ النِّسَاءِ وَ قِتَالِهِنَّ مَعَ الرِّجَالِ۔

باب عورت کا جنگ کرنا اور (مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔

۲۶۸۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُزَانِ الْقِرَبَ وَقَالَ غَيْرُهُ تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ

(از ابومعمر از عبدالوارث از عبدالعزیز) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب احد کی جنگ ہوئی تو مسلمان شکست کھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہو گئے مگر میں نے حضرت عائشہ اور ام سلیم کو دیکھا دونوں ٹخنوں سے اوپر کپڑا اٹھائے ہوئے تھیں ان کے پاؤں کے چھاگل مجھے نظر آ رہے تھے۔ (جلدی جلدی پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لاتی تھیں اور مسلمانوں کو پانی پلا کر پھر لوٹ جاتی تھیں اور مشکیں بھر کر لاتیں پھر پلاتیں)

ف معلوم ہوا کہ پردے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ نکلے جیسے بعضے جاہلوں نے سمجھ رکھا ہے ۱۲ منہ

عَلٰی مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهٖ فِیْٓ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِیْئَانِ فَتُفْرِغَانِهَا فِیْٓ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ۔ [1]

بَابُ ۱۸۱۲ حَمْلِ النِّسَآءِ الْقِرَبَ اِلَی النَّاسِ فِی الْغَزْوِ۔

باب جہاد میں عورتوں کا مشکیں اٹھا کر مردوں کے پاس جانا۔

۲۶۸۳ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثَعْلَبَةُ ابْنُ اَبِیْ مَالِكٍ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَسَمَ مُرُوْطًا بَیْنَ نِسَآءٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْمَدِیْنَةِ فَبَقِیَ مِرْطٌ جَیِّدٌ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهٗ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَعْطِ هٰذَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الَّتِیْ عِنْدَكَ یُرِیْدُوْنَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ عَلِیٍّ فَقَالَ عُمَرُ اُمُّ سُلَیْطٍ اَحَقُّ وَاُمُّ سُلَیْطٍ مِّنْ نِّسَآءِ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَزْفِرُ لَنَا الْقِرَبَ یَوْمَ اُحُدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ تَزْفِرُ تَخِیْطُ۔

(از عبدان از عبداللہ از یونس از ابن شہاب از ثعلبہ بن ابی مالک) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی عورتوں کو چادریں تقسیم کیں ایک عمدہ چادر باقی رہ گئی آپ کے پاس کسی بیٹھے ہوئے نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر آنحضرتؐ کی نواسی کو دے دیجئے (جو حضرت علی کی بیٹی حضرت عمر کی بیوی تھیں یعنی علیا ام کلثوم) حضرت عمرؓ نے کہا ام سلیط اس کی زیادہ حقدار ہیں وہ انصاری عورت تھیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی حضرت عمر نے کہا یہ ام سلیط جنگ احد کے موقع پر مشکیں بھر بھر کر ہمارے لیے لاتی[2]۔ امام بخاری فرماتے ہیں ترفر کے معنی تخیط یعنی سیتی تھی۔

بَابُ ۱۸۱۳ مُدَاوَاةِ النِّسَآءِ الْجَرْحٰی فِی الْغَزْوِ۔

باب عورتوں کا جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور دوا دارو کرنا۔

۲۶۸۴ - حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَیِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِیْ وَنُدَاوِی الْجَرْحٰی وَنَرُدُّ الْقَتْلٰی اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔

(از علی بن عبداللہ از بشر بن مفضل از خالد بن ذکوان) ربیع بنت معوذ کہتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (جہاد میں) لوگوں کو پانی پلاتی تھیں، مرہم پیش کرتی تھیں جو لوگ شہید ہو جاتے ان کی لاشیں مدینہ میں لاتیں۔

---

[1] اس وقت جان پر بنی ہوئی تھی شاید انس کی نظر بے قصد ان کی پنڈلی پر پڑ گئی ہوگی دوسرے اس وقت حجاب کا حکم نہ اترا ہوگا ۱۲ منہ

[2] حضرت عمرؓ کا عدل و انصاف یہاں سے معلوم کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ چاہتے تو حضرت ام کلثوم کو دے دیتے مگر صرف اس خیال سے نہ دی کہ وہ ان کی بی بی تھیں اور غیر عورت کو جس کا حق زیادہ تھا مقدم رکھا ۱۲ منہ سبحان اللہ اصحابی عورتیں نرسنگ ایمبولینس

باب ۱۸۱۴ رَدِّ النِّسَاءِ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى۔

۲۶۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْقِي الْقَوْمَ وَنَخْدِمُهُمْ وَنَرُدُّ الْجَرْحٰى وَالْقَتْلٰى إِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

باب عورتیں لاشیں اور زخمیوں کو اٹھا کر لے جا سکتی ہیں

(از مسدد از بشر بن مفضل از خالد بن ذکوان) ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتی تھیں ہم مجاہدوں کو پانی پلاتی تھیں۔ ان کی خدمت کرتی تھیں۔ شہداء کی لاشوں اور زخمیوں کو اٹھا کر مدینہ لے جاتی تھیں۔

باب ۱۸۱۵ نَزْعِ السَّهْمِ مِنَ الْبَدَنِ

۲۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رُمِيَ أَبُوْ عَامِرٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ انْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهٗ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِيْ عَامِرٍ۔

باب زخمیوں کے بدن سے تیر نکالنا۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبد اللہ از ابو بردہ) ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو عامر کو گھٹنے میں ایک تیر لگا۔ میں ان کے پاس گیا تو کہنے لگے یہ تیر نکال لے میں نے اسے کھینچ کر نکالا تو پانی بہنے لگا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو خبر دی آپ نے دعا فرمائی اے اللہ عبید ابی عامر پر مغفرت[1] فرما۔

باب ۱۸۱۶ الْحِرَاسَةِ فِي الْغَزْوِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

۲۶۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ خَلِيْلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقَالَ أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب جہاد فی سبیل اللہ میں پہرہ دینا۔

(از اسماعیل بن خلیل از مسہر از یحییٰ بن سعید از عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جاگتے رہے (نیند نہ کی) جب مدینہ تشریف لائے تو فرمایا کاش میرے نیک صحابہ میں سے کوئی آج رات میری نگہبانی کرے اتنے میں ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی آپ نے پوچھا کون ہے؟ آواز آئی میں ہوں سعد بن ابی وقاص، میں آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں آپ سو[2] گئے۔

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے یوں دعا فرمائی یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن اپنے بہت بندوں سے بلند درجہ کر آپ کا قاعدہ تھا جس کے لئے مغفرت کی دعا فرماتے وہ شہید ہوتا ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں ہے یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹے (سنے) اور نسائی ترمذی نے حضرت عائشہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چوکی پہرہ رکھتے تھے جب یہ آیت اتری واللہ یعصمک من الناس تو آپ نے چوکی پہرہ اٹھا دیا حاکم اور ابن ماجہ سے مرفوعاً نکالا جہاد میں ایک رات چوکی پہرہ دینا ہزار راتوں کی عبادت اور ہزار دنوں کے روزے سے زیادہ ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ

۲۶۸۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَزَادَنَا عَمْرٌو قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ لَمْ يَرْفَعْهُ إِسْرَائِيلُ وَمُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ وَقَالَ تَعْسًا كَأَنَّهُ يَقُولُ فَأَتْعَسَهُمُ اللَّهُ طُوبَى فُعْلَى مِنْ كُلِّ شَيْءٍ طَيِّبٍ وَهِيَ يَاءٌ حُوِّلَتْ إِلَى الْوَاوِ وَهِيَ مِنْ يَطِيبُ۔

(از یحییٰ بن یوسف از ابوبکر از ابوحصین از ابوصالح از ابوہریرہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ دینار کا بندہ درہم کا بندہ قطیفہ اور خمیصہ کا بندہ ہلاک اور شرمسار ہو جائے جن کا حال یہ ہے کہ اگر ان کو یہ چیزیں ملیں تو راضی ورنہ ناراض۔

اس حدیث کو اسرائیل نے ابوحصین سے مرفوع نہیں کیا اور عمرو بن مرزوق نے ہم سے بڑھا کر بیان کی۔ انہوں نے کہا ہمیں عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار نے اپنے والد ابوصالح سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا دینار درہم خمیصہ کا بندہ تباہ ہوا۔ اگر اسے دیا جائے تو راضی ورنہ ناراض، ایسا شخص تباہ اور سرنگوں ہو اگر اسے کانٹا لگے تو پھر نہ نکلے۔ مبارک ہے وہ بندہ جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ تھامے، بال بکھیرے، قدم خاک آلود، جا رہا ہو اگر اسے کہا جائے پہرہ دے تو وہ پہرہ دے۔ اگر اسے کہو پچھلے لشکر میں رہو تو وہ وہاں رہے (غرضیکہ اطاعت امیر سے سرشار ہو) اس کا یہ حال ہو کہ اگر وہ اندر آنے کی اجازت مانگے تو نہ ملے۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنی جائے (بوجہ اس کے غربت و افلاس کے)

امام بخاری فرماتے ہیں کہ اسرائیل اور محمد بن جحادہ نے ابوحصین سے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا اور قرآن میں جو آیا ہے۔ (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں ہے۔

یعنی خدائے تعالیٰ انہیں گرائے انہیں ہلاک کرے۔ طوبیٰ بروزن فعلیٰ طیب سے نکلا ہے یعنی ہر ستھری پاکیزہ چیز۔ اصل میں طیبیٰ تھا۔ یا کو واؤ سے بدل دیا یطیب سے ہے۔

باب ۸۱۷ فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

باب جہاد میں خدمت کرنے کی فضیلت۔

۲۶۸۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رض قَالَ صَحِبْتُ جَرِيرَ بْنَ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از یونس بن عبید از ثابت بنانی) انس بن مالک کہتے ہیں میں جریر بن عبداللہ کے ساتھ رہا وہ میری خدمت کرتے تھے" (راوی کہتے ہیں) حالانکہ جریر بن عبداللہ حضرت انس رض

عَبْدِ اللّٰهِ فَكَانَ يَخْدُمُنِي وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْ أَنَسٍ قَالَ جَرِيرٌ إِنِّي رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ يَصْنَعُونَ شَيْئًا لَا أَجِدُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا أَكْرَمْتُهُ۔

سے بڑے تھے۔ جریر کہتے ہیں میں نے انصار میں ایک وصف دیکھا لہٰذا میں جہاں بھی کسی انصاری کو دیکھتا ہوں اس کی عزت و اکرام کرتا ہوں[1]۔

۲۶۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا وَبَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا كَتَحْرِيمِ إِبْرَاهِيمَ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از محمد بن جعفر از عمرو بن ابی عمرو غلام مطلب بن حنطب) حضرت انس بن مالک رضؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا جنگ خیبر میں آپ کی خدمت کرتا رہا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے اور اُحد پہاڑ سامنے آیا تو فرمایا! یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر اپنے دستِ مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ دعا فرمائی "اے اللہ! میں اس شہر کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان علاقہ کو حرم مقرر کرتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا اے اللہ! ہمارے صاع اور مُد میں برکت نازل فرما۔"

۲۶۹۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَهَنُوا وَعَالَجُوا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

(از سلیمان بن داؤد ابوالربیع، اسمعیل بن زکریا از عاصم از مورق عجلی) انس رضؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے جو زیادہ سایہ کرتا، وہ کمبل تان لیتا (یعنی سائے کا صرف یہی انتظام تھا۔ جو روزہ دار تھے وہ کچھ کام نہ کر سکے (انہیں کام کا قصداً موقع نہیں دیا گیا) جو بے روزہ تھے، انہوں ہی نے (پانی پلانے کے لئے) اونٹوں کو اٹھایا، کام کاج کیا اور خدمات سرانجام دیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آج بے روزہ داروں نے زیادہ ثواب حاصل کیا[3]۔

بَابُ ۱۸۱۔ فَضْلِ مَنْ حَمَلَ مَتَاعَ صَاحِبِهِ فِي السَّفَرِ۔

باب سفر میں اپنے ساتھی کا سامان اٹھانے والے کی فضیلت۔

---

[1] وہ بات یہ تھی کہ انصاری جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت محبت رکھتے تھے اور آپ کی بہت تعظیم کرتے تھے معلوم ہوا جو کوئی اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے اس کی خدمت کرنا عین سعادت ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے عینی نے کہا مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ یہ صحبت سفر میں ہوئی اور سفر عام ہے شامل ہے جہاد کے بھی سفر کو تو باب سے مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی روزہ داروں سے زیادہ ان کو ثواب ملا معلوم ہوا کہ جہاد میں مجاہدین کی خدمت کرنا روزے سے زیادہ اجر رکھتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ روزہ داروں کو بالکل ثواب نہیں ملا ان کو روزہ کا ثواب ضرور ملا ۱۲ منہ

۲۶۹۲ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامَى عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ يُعِينُ الرَّجُلَ فِي دَابَّتِهِ يُحَامِلُهُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيهَا إِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ وَدَلُّ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از ہمام از ابوہریرہ ؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے ہر جوڑ یا عضو پر ایک ایک صدقہ لازم ہے جو شخص کسی کو اپنی سواری پر بٹھا کر مدد کرے یا اس کا سامان لادے تو یہ بھی ایک صدقہ ہے۔ اچھی بات کہنا۔ نماز کے لیے ایک ایک قدم اٹھانا صدقہ ہے۔ راستہ بتانا صدقہ ہے۔

بَاب ۱۸۱۹ فَضْلِ رِبَاطِ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

باب اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے میں رہنے کی زبردست فضیلت۔ اللہ کا ارشاد یَا أَیُّہَا الَّذِینَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

۲۶۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوِ الْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

(از عبداللہ بن منیر از ابوالنضر از عبدالرحمان بن عبداللہ بن دینار از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن مورچے میں جہادی خدمت سر انجام دینا دنیا وما فیہا سے بہتر ہے۔ جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ اللہ کی راہ میں شام یا صبح کے وقت نکلنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے [1]

بَاب ۱۸۲۰ مَنْ غَزَا بِصَبِيٍّ لِلْخِدْمَةِ

باب جہاد میں بچے کو خدمت کیلئے ساتھ لیجانا

۲۶۹۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي حَتَّى أَخْرُجَ إِلَى خَيْبَرَ فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ مُرْدِفِي وَأَنَا غُلَامٌ رَاهَقْتُ الْحُلُمَ

(از قتیبہ از یعقوب از عمرو) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے ابوطلحہ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا میری خدمت کے لیے تجویز کر۔ تاکہ میں خیبر کا سفر کروں چنانچہ ابوطلحہ مجھے اپنی سواری پر بٹھا کر نکلے اس وقت میں قریب بلوغ تھا۔ آپؐ جب سفر میں کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو میں آپ کی خدمت

[1] کیونکہ دنیا فانی اور بے ثبات ہے اور بہشت باقی اور دائمی ہے۔ کوڑے کو اس لئے بیان کیا ہے کہ کوڑا آلۂ جہاد ہے اور بہت ادنیٰ آلہ اس کے بدل جو بہشت میں جگہ ملے گی جب وہ ساری دنیا سے افضل ہے تو دوسرے آلات کا ثواب کتنا ہوگا خود قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بنظر جہاد کی تیاری کے لئے سائنس کے استعمال کی کس قدر فضیلت ہوگی عبدالرزاق

[2] قرآن نے بڑی تفصیل سے کہا صبر کرو۔ دشمن سے صبر میں زیادہ رہو۔ مورچوں میں مجمع رہو قرآن کو جہاد سے اس قدر دلچسپی ہے کہ ایک ایک نکتہ واضح کر دیا ہے ۱۲ عبدالرزاق۔

فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ كَثِيرًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ثُمَّ قَدِمْنَا خَيْبَرَ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فَخَرَجَ بِهَا حَتّٰى بَلَغْنَا سَدَّ الصَّهْبَاءِ حَلَّتْ فَبَنٰى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَفِيَّةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلٰى رُكْبَتِهِ حَتّٰى تَرْكَبَ فَسِرْنَا حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ نَظَرَ إِلٰى أُحُدٍ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا بِمِثْلِ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

کرتا[۱] میں نے آپؐ کو یہ دعا کرتے بہت سنا۔ یا اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، فکر و غم[۲]، عاجزی، سستی، کنجوسی، بزدلی سے، قرضداری کے بوجھ سے اور ظالموں کے غلبے سے) پھر ہم خیبر پہنچے۔ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کا قلعہ (قموص) فتح کرا دیا، تو لوگوں نے صفیہ بنت حیی بن اخطب کی خوبصورتی آپؐ سے بیان کی ان کا خاوند جنگ میں مارا گیا تھا وہ نئی نویلی دلہن تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے لیے منتخب کر لیا چنانچہ انہیں اپنے ساتھ لے لیا جب ہم سد الصہباء میں پہنچے تو وہ حیض سے فارغ ہوئیں، آپؐ نے ان کے ساتھ شب آغاز منائی پھر آپؐ نے ایک چھوٹے دسترخوان پر حیس[۳] (کھجور، گھی اور پنیر سے مرکب کھانا) بنا کر رکھا اور مجھ سے فرمایا جو لوگ اردگرد کے ہیں انہیں جمع کر لو پس یہی آپؐ کا ولیمہ تھا، جو صفیہؓ کے نکاح میں آپؐ نے کیا (روٹی گوشت وغیرہ اور چیزیں نہ تھیں) لبعد ازاں ہم مدینہ روانہ ہو گئے حضرت انس کہتے ہیں میں نے راستہ میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ ام المومنین کے لیے اپنے پیچھے اونٹ پر ایک گول دائرہ کمبل کا بنا دیتے (پردے کیلئے) پھر اپنے اونٹ کے پاس بیٹھ جاتے اور زانو جھکا دیتے حضرت صفیہ آپ کے زانو پر پاؤں رکھ کر اونٹ پر چڑھ جاتیں بہر حال ہم برابر منزل بمنزل) چلتے رہے۔ جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ کو احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت رکھتے ہیں پھر آپؐ نے مدینہ کی طرف دیکھ لطور دعا فرمایا "اے اللہ! اس شہر کے دونوں پتھریلے کناروں میں جو علاقہ ہے (یعنی مدینہ) میں اسے حرم قرار دیتا ہوں، جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم مقرر فرمایا تھا۔ اے اللہ مدینے والوں کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما۔"

---

[۱] خیبر کی جنگ تو سنہ ۷ھ میں ہوئی انسؓ اس سے پیشتر آپ کی خدمت کر رہے تھے کیونکہ وہ خود کہتے ہیں میں نے نو دس برس آپ کی خدمت کی اگر خیبر کی جنگ سے ان کی خدمت شروع ہو تو صرف چار برس ان کی خدمت کی مدت ہوگی۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے کوئی خادم چھوکرا تجویز کر دو انسؓ گو پہلے سے خدمت کر رہے تھے مگر مدینہ میں نہ کہ سفر میں ۱۲منہ [۲] حدیث میں ہم اور حزن ہے ہم اس کام کے لئے ہوتا ہے جو ابھی واقع نہیں ہوا لیکن ہونے والا ہے اور حزن اس کام پر جو ہو چکا ۱۲منہ [۳] حیس اس کھانے کو کہتے ہیں جس میں کھجور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے ۱۲منہ [۴] اس حدیث میں ایک اشکال ہے حضرت انس کو جنگ خیبر میں خدمت کے لئے مامور کیا گیا جنگ خیبر سنہ ۷ھ میں ہوئی اس طرح آنحضرتؐ کے وصال سنہ ۱۱ھ تک انس نے چار سال خدمت کی ہونگے حالانکہ وہ خود کہتے ہیں کہ دس سال خادم رہے اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ آپ مدینہ میں آنحضرتؐ کی خدمت کیلئے پہلے سے ہی مامور تھے مگر سفر کے لئے

باب ۱۸۲۱ رُكُوبِ الْبَحْرِ

۲۶۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَرَامٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا فِي بَيْتِهَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ أَنْتِ مَعَهُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَيَقُولُ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَ بِهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَخَرَجَ بِهَا إِلَى الْغَزْوِ فَلَمَّا رَجَعَتْ قُرِّبَتْ دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَوَقَعَتْ فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

باب سمندر میں سوار ہونا (جہاد کے لیے)

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از یحییٰ از محمد بن یحییٰ از حبان) انس بن مالک کہتے ہیں مجھ سے ام حرام نے بیان کیا کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قیلولہ کیا اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے چند لوگوں کو تعجب سے دیکھا وہ بادشاہوں کی طرح تخت پر سوار تھے میں نے عرض کیا[1] یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرے، آپؐ نے فرمایا تو انہی میں سے ہوگی پھر آپؐ سو گئے اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے غرضیکہ دو تین بار آپؐ نے قیلولہ فرمایا اور ہنستے ہوئے اٹھنے کی یہ وجہ فرمائی ام حرام نے کہا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ مجھے ان میں شامل کرے" آپؐ نے جواباً ارشاد فرمایا تو پہلے لوگوں میں شامل ہو چکی" پھر ایسا ہوا کہ عبادہ بنت صامت نے ام حرام سے عقد نکاح کیا۔ وہ انہیں (جہاد روم میں) لے گئے، جب وہ جہاد سے لوٹ کر آ رہی تھیں۔ اسوقت انہیں بطور سواری جانور پیش کیا گیا مگر وہ سوار ہوتے وقت گر پڑیں اور ان کی گردن ٹوٹ گئی (انتقال کر گئیں)

باب ۱۸۲۲ مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعَفَاءِ

وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سُفْيَانَ قَالَ لِي قَيْصَرُ سَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ۔

باب جنگ میں کمزوروں (جیسے عورتیں، بچے، بوڑھے، اندھے، معذور، مریض) اور نیک لوگوں سے مدد چاہنا دعا کرانا

(ابن عباسؓ نے کہا مجھ سے ابوسفیان نے بیان کیا کہ قیصر روم نے مجھ سے کہا میں نے تجھ سے دریافت کیا کہ امیر لوگوں نے اس نبی کا اتباع کیا یا کمزوروں نے۔ تو نے کہا کمزوروں اور غریب لوگوں نے (قیصر کہہ رہا ہے کہ) درحقیقت پیغمبروں کے ماننے والے آغاز میں یہی لوگ ہوتے ہیں۔

---

[1] فَقُلْتُ یہ بتا رہا ہے کہ ام حرام نے رَاكِبُونَ الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ کا مطلب صرف مجاہدین لیا گویا ان کے ہاں جہاد اس قدر عام چیز تھی کہ سمندر میں سوار ہونے سے بھی ایک عورت نے جہادی سفر مراد لیا اور فوراً عرض کیا یا رسول اللہ میرے لئے دعا کیجئے کہ مجھے خداوند تعالیٰ ان میں شامل کرے۔ دوسرا نکتہ یہ معلوم ہوا کہ عورتیں مردوں سے خود کو الگ نہیں سمجھتی تھیں اس لئے فوراً مجاہدوں میں شمولیت کی درخواست کی۔ تیسرا نکتہ یہ واضح ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالکل وہی مزاج رکھتے تھے فوراً فرمایا أَنْتِ مِنْهُمْ گویا آپؐ بھی عورتوں کے جہاد کے لئے کسی بات کے سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرتے تھے ۱۲ عبدالرزاق۔

۲۶۹۶۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَى سَعْدٌ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ۔

(از سلیمان بن حرب از محمد بن طلحہ از طلحہ) مصعب بن سعد کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت سعد بن ابی وقاص نے یہ خیال کیا کہ وہ (شجاعت اور دولت میں) دوسرے صحابہ پر فضیلت رکھتے ہیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خیال تمہارا صحیح نہیں) تمہیں جو مدد ہوتی ہے یا روزی ملتی ہے وہ غریب کمزور لوگوں کی وجہ سے [1]

۲۶۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از عمرو از جابر) ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ فوج فوج جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہو؟ لوگ کہیں گے ہاں تو اس کی دعا سے فتح حاصل کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ نبی کے صحابہ کے متعلق پوچھا جائے گا کہ ہے کوئی صحابی ان مجاہدوں میں؟ جواب ملے گا ہاں تو اس کی دعا سے فتح حاصل کی جائے گی۔ پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ اس جماعت میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے صحابہ کرام کے فیض یافتہ لوگوں یعنی تابعین کی زیارت کی ہو؟ جواب ملے گا ہاں چنانچہ اس کی دعا کے ذریعے فتح حاصل کی جائے گی۔ [2]

بَابُ ۱۸۲۳ لَا يُقَالُ فُلَانٌ شَهِيدٌ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ اللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ۔

باب یقینی طور پر کسی کو شہید نہیں کہہ سکتے (کیونکہ نیت اور انجام کا حال معلوم نہیں) [3]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔ [4]

---

[1] ان لوگوں پر اللہ کا رحم ہوتا ہے تم ان لوگوں کے طفیل میں بچ جاتے ہو تو ان کا درجہ تم سے زیادہ ہوا جس کو پیا چاہے وہی سہاگن۔ ہر بادشاہ کو لازم ہے کہ جب جنگ کے لئے جائے تو دو لوں طرح کے لشکر رکھے۔ دعا کا لشکر اور دو غا یعنی جنگ کا لشکر ۱۲ منہ [2] اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی دوسری حدیث میں ہے کہ سب زمانوں میں یہی تین زمانے بہتر ہیں اللہ رافضیوں کو تباہ کرے ان کے اعتقاد پر تو تمام صحابہ کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے معاذ اللہ اگر ایسا ہو تو پھر صحابہؓ بدترین خلائق ٹھہرتے ہیں کیا پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم کی سالہا سال کی صحبت کا اتنا بھی اثر نہ تھا جتنا ایک ادنیٰ درویش صالح کی صحبت میں اثر ہوتا ہے کسی درویش کا یہ حال نہیں گذرا کہ اس کے مرتے ہی اس کے سارے مرید منحرف ہو گئے ہوں۔ رافضیوں کے بقول صحابہ کا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ کہ خیر القرون یہ رافضی اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے۔ درحقیقت اس کے پیغمبر کی توہین کرتے ہیں کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ۱۲ منہ [3] جب تک حدیث سے ثابت نہ ہو جیسے قطعی طور پر کسی کو بہشتی نہیں کہہ سکتے مگر ان لوگوں کو جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بہشتی ہیں امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا تم اپنی جنگوں میں کہتے ہو فلاں شہید ہوا ایسا نہ کہو بلکہ یوں کہو جو خدا کی راہ میں مرے وہ شہید ہے دوسری روایت میں ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کو ہتھیار لگتا ہے وہ شہید نہیں ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۲۶۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقٰى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلٰى عَسْكَرِهِمْ وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً وَلَا فَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ فَقَالَ مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُهُ قَالَ فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ فَقَالَ فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلٰى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ أَنَا لَكُمْ بِهِ فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ ثُمَّ جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ فِي الْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ

(از قتیبہ از یعقوب بن عبدالرحمان از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکوں کا آمنا سامنا ہوا اور لڑائی ہوئی۔ جب آپ نے اپنی فوج کی طرف منہ پھیرا اور مشرک اپنی فوج کی طرف پھرے آپ کے لشکر میں ایک شخص ایسا تھا جو اکیلے دوکیلے دشمن کو دیکھ کر اس کا پیچھا کر کے حملہ کر دیا کرتا حضرت سہل نے کہا کہ آج کوئی ہمارے کام اتنا نہیں آیا جتنا فلاں شخص۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جان لو وہ دوزخی ہے۔ یہ سن کر صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا میں اسکے ساتھ ساتھ رہتا ہوں۔ دیکھتا ہوں وہ دوزخ کا کیا کام کرتا ہے؟ بہرحال وہ اس کے ساتھ نکلا جب کہیں وہ ٹھہرتا یہ صحابی بھی ٹھہر جاتے جب وہ دوڑتا تو یہ بھی دوڑتا، اتنے میں وہ شخص کہیں مجروح ہوا اور سخت زخم آئے زخموں کی تاب نہ لا کر) اس نے موت کی جلدی کی اور اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینہ پر دونوں چھاتیوں کے درمیان، پھر تلوار پر زور ڈالا اور خودکشی کر لی۔ جو شخص اس کے ساتھ گیا تھا وہ وہاں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے پیغمبر ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے جس شخص کے لیے فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے اور لوگوں نے تعجب کیا تھا، تو میں نے کہا تھا میں اس شخص کا حال معلوم کرنے کے لیے جاتا ہوں چنانچہ وہ شخص سخت زخمی ہوا، اس نے موت میں جلدی کی۔ اس نے تلوار کا قبضہ زمین پر رکھا اور نوک سینہ سے لگائی پھر اس پر زور دیا اور اس طرح اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کی نظر میں ایک شخص بہشت والوں جیسے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے اور ایک شخص، لوگوں کی نظر میں، دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ بہشتی ہوتا ہے (خاتمہ اس کا اچھا ہوتا ہے)

(ف) غرضیکہ کسی کو یقینی طور پر بہشتی یا دوزخی نہیں کہا جا سکتا اس لاعلمی سے اللہ تعالیٰ نے اکرام انسانیت کا طریقہ قائم کر دیا ورنہ اگر کسی کے دوزخی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کا اکرام کون کرتا؟ اسی طرح کسی کی اندھی تقلید بھی ممنوع ٹھہری ورنہ کسی کے متعلق بہشتی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کی

اَهْلِ الْجَنَّةِ۔

تقلید سے انکار کون کرتا ؟ عبدالرزاق) ؎

بَابُ ۱۸۲۴ التَّحْرِيضِ عَلَى الرَّمْيِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُمْ۔

باب تیراندازی کی رغبت دینا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تیار کرو کافروں کے مقابلہ کے لیے اپنی طاقت کے مطابق سامان قوت اور گھوڑے باندھ کر تاکہ اللہ کے دشمن کو رعب رکھو" ؎

۲۶۹۹۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِرْمُوْا فَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلہ کے چند لوگوں کے پاس سے گزرے، وہ تیراندازی کی مشق کر رہے تھے آپ نے فرمایا اے بنو اسماعیل (اسماعیلؑ کی اولاد یعنی عرب لوگو) تیراندازی کرو تمہارے باپ اسماعیلؑ تیرانداز تھے اور میں اس گروہ کے ساتھ ہوں (تیراندازی کی مشق دو گروہ کر رہے تھے۔ یہ سن کر دوسرے گروہ نے تیراندازی کی مشق روک دی۔ آپ نے فرمایا تیراندازی کیوں نہیں کرتے ؟ انہوں نے عرض کیا آپ تو دوسرے گروہ میں شامل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اچھا میں دونوں فریق کے ساتھ ہوں لیکن تیراندازی جاری رکھو چھوڑو نہیں) ؎

۲۷۰۰۔ **حَدَّثَنَا** اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْغَسِيْلِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ صَفَفْنَا لِقُرَيْشٍ وَّصَفُّوْا لَنَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَعَلَيْكُمْ

(از ابونعیم از عبدالرحمان بن غسیل از حمزہ بن ابی اسید) ان کے والد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں جب ہم قریش کے خلاف صف آرا تھے اور قریش ہمارے خلاف صف آرا۔ فرمایا جب وہ تمہارے قریب آجائیں (تیر کی زد پر) اس وقت تیر مارو ؎

؎ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ جب کسی شخص کے خاتمے کا حال معلوم نہیں نہ اس کی نیت کہ وہ خالص خدا کے لئے لڑا تھا یا مال و دولت اور نام وری کے لئے تو کسی کو قطعی شہید نہیں کہہ سکتے مگر علماء سلف اور خلف نے اس مسلمان کو جو اللہ کی راہ میں مارا جائے یا ظلم سے مارا جائے شہید کہا ہے اور انہوں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ شہید کو غسل نہ دیں گے قسطلانی نے کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قطعی طور پر شہید یعنی بہشتی نہ کہنا چاہیئے گو احکام شریعت جاری کرنے کے لئے اس کو شہید کہیں گے ۱۲ منہ ؎ غرضیکہ یقینی طور پر کسی کو بہشتی یا دوزخی نہیں کہا جا سکتا اس لاعلمی سے اللہ تعالیٰ نے اکرام بلا منیت کا طریقہ قائم کر دیا ورنہ اگر کسی کے دوزخی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کا اکرام کون کرتا ؟ اسی طرح کسی کی اندھی تقلید بھی ممنوع ہے ورنہ کسی کے متعلق بہشتی ہونے کا یقین ہوتا تو اس کی تقلید سے انکار کون کرتا ۱۲ عبدالرزاق ؎ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق دیکھئے کسی کی دل شکنی نہ فرماتے یہ صرف تشویق تھی اور آپ ایک طرف شامل ہونے کا مطلب صرف تنظیمی طور پر کسی نہ کسی جماعت کے ساتھ منسلک ہونا تھا کسی عداوت پر دوسرے کے خلاف نہ تھے لیکن چونکہ دوسرے گروہ نے آپ کی یکطرفہ شمولیت کا احساس کیا لہٰذا آپ نے دونوں طرف شمولیت کا اعلان فرما دیا اور کسی کی دل شکنی نہ ہونے دی عبدالرزاق ؎ یہ آیت لا کر امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جس کو امام مسلم نے نکالا کہ زور تیراندازی ہے تین بار یہی فرمایا۔ ہمارے زمانے میں بندوق اور توپ اندازی ہے جہاں تک ہو سکے ہر مسلمان کو بندوق اور توپ کا نشانہ مارنے اور عمدہ عمدہ بندوقیں اور توپیں تیار رکھنے میں مصروف رہنا چاہیئے ۱۲ منہ ؎ یعنی دونوں کا خیر خواہ ہوں اور دونوں کے لئے دعا کروں گا ۱۲ منہ

بِالنَّبْلِ۔

پس قرآن حکیم کی اس آیت سے مراد ہر زمانے کے اسلحہ جنگ سے ہے جو اس زمانے میں کام آئیں مثلاً ٹینک، توپ جنگی، بحری اور ہوائی جہاز راکٹ وغیرہ۔[۱]

بَابُ ۱۸۲۵ اللَّهْوِ بِالْحِرَابِ وَنَحْوِهَا۔

۲۷۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَابِهِمْ دَخَلَ عُمَرُ فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصٰى فَحَصَبَهُمْ بِهَا فَقَالَ دَعْهُمْ يَا عُمَرُ وَزَادَ عَلِيٌّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ فِي الْمَسْجِدِ

باب برچھے کی مشق کرنا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از زہری از ابن مسیب) ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حبشی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے برچھے سے[۲] کھیل رہے تھے۔ اتنے میں حضرت عمر آئے اور کنکریاں اٹھانے کے لیے جھکے اور ان پر کنکر مارے۔ آنحضرت نے فرمایا اے عمر! انہیں کھیلنے دے۔ راوی علی نے بحوالہ عبدالرزاق، معمر روایت کیا ہے کہ یہ کھیل مسجد میں ہو رہا تھا۔

بَابُ ۱۸۲۶ الْمِجَنِّ وَمَنْ يَتَتَرَّسُ بِتُرْسِ صَاحِبِهِ۔

۲۷۰۲۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَبُو طَلْحَةَ يَتَتَرَّسُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتُرْسٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ اَبُو طَلْحَةَ حَسَنَ الرَّمْيِ فَكَانَ اِذَا رَمٰى تَشَرَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْظُرُ اِلٰى مَوْضِعِ نَبْلِهِ

باب ڈھال کا استعمال اور دوسرے کی ڈھال[۳] استعمال کرنا۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از اوزاعی از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ اپنی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کی ایک سپر سے آڑ کرتے تھے اور ابوطلحہ بڑے تیرانداز تھے۔ جب وہ تیر مارتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک اٹھا کر دیکھتے کہ ان کا نشانہ تیر کہاں تک جاتا ہے۔

۲۷۰۳۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ

(از سعید بن عفیر از یعقوب بن عبدالرحمان از ابوحازم) از سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جنگ احد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خود آپ

---

[۱] سبحان اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے کمالات عطا فرمائے تھے آپ فنون جنگ سے بھی بخوبی واقف تھے اور فوج کی کمانڈری بھی خود ہی کرتے تھے عمدہ اور لائق جنرل اپنی فوج کو اسی وقت فیر کا حکم دیتے ہیں جب دشمن زد پر آجائے ورنہ گولی بارود بے فائدہ ضائع کرنا نادانوں کا کام ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ دشمن کو دیکھتے ہی گھبرا کر تیر کی بارش نہ کرو ورنہ تیر برباد جائیں گے بلکہ اطمینان سے کھڑے رہو جب دیکھو کہ وہ تیر کی زد میں آن پہنچے ہیں اس وقت تیر مارو ۱۲ منہ [۲] بعضے نسخوں میں یہ نہیں ہے بحرابھم یعنی اپنے برچھے سے اور حافظ اور عینی کے نسخوں میں یہ لفظ نہ تھا انہوں نے باب کی مطابقت یوں بیان کی کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ مذکور ہے کہ اپنے برچھے سے کھیل رہے تھے۔ قسطلانی نے کہا حافظ اور عینی کا یہ قول عجیب ہے کیونکہ کئی نسخوں میں یہ لفظ اس حدیث میں بھی مذکور ہے ۱۲ منہ [۳] امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لڑائی میں ڈھال کا استعمال جائز ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں ہے ۱۲ منہ

لَمَّا كُسِرَتْ بَيْضَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَأْسِهٖ وَأُدْمِيَ وَجْهُهٗ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهٗ وَكَانَ عَلِيٌّ يَخْتَلِفُ بِالْمَاءِ بِالْمِجَنِّ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُهٗ فَلَمَّا رَأَتِ الدَّمَ يَزِيْدُ عَلَى الْمَاءِ كَثْرَةً عَمَدَتْ إِلٰى حَصِيْرٍ فَأَحْرَقَتْهَا وَأَلْصَقَتْهَا عَلٰى جُرْحِهٖ فَرَقَأَ الدَّمُ۔

کے سر مبارک پر ٹوٹ گیا (کفار نے پتھر پھینکے تھے) آپ کا منہ خون آلود ہوگیا، آپ کا دندان مبارک شہید ہوگیا، توحضرت علی بار بار اپنی ڈھال میں پانی لاتے (ترجمہ باب) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخم دھوتیں۔ سیدۃ النساء نے جب دیکھا کہ اس طرح خون مزید بہہ نکلا ہے تو چٹائی کا ٹکڑا جلا کر زخم میں راکھ بھردی اور اس طرح خون بند ہوگیا۔

۲۷۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوْجِفِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهٖ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از زہری از مالک بن اوس بن حدثان) عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو نضیر کے مال اور باغات وغیرہ ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بغیر جنگ کے عطاء فرما دیئے تھے مسلمانوں نے انہیں حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ استعمال نہیں کئے تھے (جنگ نہیں کی تھی) لہٰذا یہ مال (حسب شرع خصوصی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھے۔ آپ اس میں سے ازواج مطہرات کا سالانہ خرچ نکال لیتے جو بچ جاتا، وہ اسلحہ، جانوروں اور جنگ کے سامان میں خرچ فرماتے۔ (ترجمہ باب یہ ہے کہ اسلحہ میں ڈھال بھی آگئی اور وہ اپنے اور دوسرے مجاہدوں کے کام آئی)۔

۲۷۰۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّيْ رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبداللہ بن شداد از حضرت علی رضی اللہ عنہ) دوسری سند (از قبیصہ از سفیان از سعد بن ابراہیم از عبداللہ بن شداد از حضرت علی رضی اللہ عنہ وہ فرماتے تھے "میں نے سعد کے بعد کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنے کو یا اپنے والدین کو قربان کیا ہو۔ (جنگ احد کے موقع پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد سے یوں فرماتے ہوئے میں نے سنا ارم فداک ابی و امی "اے سعد تو تیر اندازی کر! تجھ پر میرے ماں باپ فدا ہوں)

بَابُ ۱۸۲ الدَّرَقِ۔

باب ڈھال کا بیان ؎

؎ ہتھیار میں ڈھال بھی آگئی اس طرح حدیث باب کے مطابق ہوگئی ۱۲ منہ ؎ مگر صحیحین کی دوسری روایت میں یہ ہے کہ جنگ خندق میں آپ نے حضرت زبیر سے بھی یوں فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر صدقے شاید حضرت علی کو اس کی خبر نہ ہوئی ہو ۱۲ منہ ؎ یہ باب اوپر گزر چکا ہے تو یہ تکرار ہوگی بعضوں نے کہا تکرار نہیں ہے درقہ سے چمڑے کی ڈھال مراد ہے اور اوپر مجن کا ذکر ہوا جو لوہے کی ڈھال کو کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

٢٧٦ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ عَمْرٌو وَحَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا عَمِلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا قَالَتْ وَكَانَ يَوْمَ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ أَنْ تَنْظُرِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَيَقُولُ دُونَكُمْ بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي قَالَ أَحْمَدُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فَلَمَّا غَفَلَ۔

(از اسمٰعیل از ابن وہب از عمرو از ابوالاسود از عروہ) حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اس وقت میرے پاس دو انصاری لڑکیاں جنگ بُعاث کے متعلق اشعار گارہی تھیں[1] آپؐ رخ انور کو پھیر کر بستر پر آرام فرما ہوگئے[2]۔ حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: پیغمبر خدا کے نزدیک شیطانی آواز کا کیا کام ہے؟ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ان کو گانے دے[3]۔ جب حضرت ابوبکرؓ دوسری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے خود ہی ان دو لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ عید کا دن تھا حبشی اپنے سپر اور برچھوں سے کھیل رہے تھے[4] یا تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی یا آپؐ نے خود ہی فرمایا تو یہ تماشہ دیکھنا چاہتی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! چنانچہ آپؐ نے مجھے اپنی پشت کی طرف کھڑا کیا میرے رخسار حضور انور کے رخسار پر تھے۔ آپ حبشیوں سے فرمارہے تھے اے بنی ارفدہ[5] کھیلو اور تماشہ کرو۔ میں تماشہ دیکھتے دیکھتے خود ہی تھک گئی۔ آپؐ نے پوچھا بس۔ میں نے عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا اچھا جا۔

احمد بن ابی صالح نے ابن وہب سے فلما عمل کے بجائے فلما غفل روایت کیا ہے[6]

بَابُ ١٨٢٨ الْحَمَائِلِ وَتَعْلِيقِ السَّيْفِ بِالْعُنُقِ۔

باب تلوار گلے میں لٹکانا۔

[1] یہ لڑائی اوس اور خزرج انصار کے دو قبیلوں میں ہجرت سے تین برس پہلے ہوئی تھی ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں ہے دف بجارہی تھیں ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے ابوبکرؓ ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے (یعنی تہوار خوشی کا دن) یہ ہماری عید ہے معلوم ہوا خوشی اور سرور کے دن جیسے شادی بیاہ، عید، عقیقہ، ولیمہ، ختنہ وغیرہ میں گانا بجانا درست ہے ایک جماعت غیر مقلدین نے اسی کو اختیار کیا ہے مگر حنفیہ اس کو مطلقاً حرام کہتے ہیں۔ اور شیخ ابن قیم بھی حرمت ہی کی طرف گئے ہیں۔ لیکن ابن حزم اباحت کی طرف گئے ہیں اور دف پر اور باجوں کو بھی قیاس کیا ہے بالجملہ یہ مسئلہ اختلافی ہے اس میں تشدد اور غلو کرنا انصاف سے بعید ہے ایک جماعت صوفیہ نے بھی غنا اور مزامیر کو شروط کے سنا ہے وہ شروط یہ ہیں گانے والا امرد ہو اور اجنبی عورت نہ ہو مضامین فحش اور خلاف شرع نہ ہوں بلکہ ان سے اللہ اور اس کے رسول کی محبت پیدا ہو آنحضرتؐ نے انصار کی لڑکیوں سے فرمایا جو گاتی بجاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے نکلیں تھیں اعلموا ان اللہ یحبکن اور قرآن شریف میں جو لہو الحدیث آیا ہے بہت سے تابعین نے اس سے گانا بجانا مراد لیا ہے مگر اس آیت میں آگے یہ ہے لیضل به عن سبیل اللہ ایسے غنا کو کون منع نہیں کرتا جو اللہ کی راہ سے بہکا دے اور کفر و فسق و فجور کی طرف لے جائے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [5] بنی ارفدہ حبشیوں کو کہتے ہیں دکن کی زبان میں حبشی کو سدی کہتے ہیں ۱۲ منہ [6] یعنی جب ابوبکرؓ غافل ہوگئے مطلب دونوں کا ایک ہے ۱۲ منہ

۲۷۰۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً فَخَرَجُوا نَحْوَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اسْتَبْرَأَ الْخَبَرَ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ وَفِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا ثُمَّ قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا أَوْ قَالَ إِنَّهُ لَبَحْرٌ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں سے زیادہ خوبصورت اور سب لوگوں سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک بار مدینے میں رات کے وقت (دشمن کے ڈر سے) گھبراہٹ محسوس ہوئی۔ لوگ دشمن کی آواز کی طرف چل دیئے آنحضرتؐ لوگوں کو مدینے کی سرحدیں دیکھ بھال کر واپس آتے ہوئے ملے ان سے پہلے ہی آپؐ اکیلے روانہ ہوئے تھے۔ اب آپؐ بات کی تحقیق کر کے آرہے تھے، گویا جب لوگ دشمن کے مقابلہ کیلئے جا رہے تھے آنحضرتؐ دشمن کی دیکھ بھال کر کے واپس آرہے تھے۔ آپؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے پر ننگی پیٹھ سوار تھے گلے میں تلوار لٹکائے ہوئے تھے آپؐ فرما رہے تھے کہ کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں پھر فرمایا یہ گھوڑا تو دریا کی طرح تیز رفتار ہے۔

باب ۱۸۲۹- حِلْيَةِ السُّيُوفِ

باب تلواروں میں زیور لگانا (سونا چاندی لگانا)

۲۷۰۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ لَقَدْ فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمُ الذَّهَبَ الْفِضَّةَ إِنَّمَا كَانَتْ حِلْيَتُهُمُ الْعَلَابِيَّ وَالْآنُكَ وَالْحَدِيدَ.

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از اوزاعی از سلیمان بن حبیب) ابو امامہ وہ فرماتے ہیں کہ فتوحات انہیں نصیب ہوئیں، جن کو تلواروں میں سونا چاندی نہ تھا بلکہ چمڑا سیسہ اور لوہا ان کی تلواروں کا زیور تھا۔[1]

باب ۱۸۳۰- مَنْ عَلَّقَ سَيْفَهُ بِالشَّجَرِ فِي السَّفَرِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ.

باب سفر میں سوتے وقت تلوار درخت سے لٹکا دینا۔

۲۷۰۹- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) از سنان بن ابی سنان دؤلی اور ابو سلمہ بن عبد الرحمان سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا۔ جب آپؐ واپس ہوئے تو اتفاق سے ایک جنگل میں دوپہر کا وقت ہوگیا۔ اس جنگل میں کیکر کے بہت درخت تھے آپؐ نے وہاں پڑاؤ کیا۔ لوگ بھی ارد گرد درختوں کے نیچے مقیم ہوگئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے ٹھہرے اور تلوار درخت

[1] اکثر علماء نے تلوار کا زیور اسی طرح دوسرے ہتھیاروں کا چاندی سے بنانا درست رکھا ہے لیکن سونے سے جائز نہیں رکھا اور بعضوں نے اس سے بھی منع کیا ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمُرَةٍ وَّعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلَيَّ سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اَللّٰهُ ثَلٰثًا وَّلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ۔

سے لٹکا دی۔ ہم لوگ سو گئے۔ اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں۔ آپؐ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس بدو نے میری تلوار مجھ پر سونت لی۔ میں سو رہا تھا جاگا تو دیکھا ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اور کہہ رہا ہے تجھے میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ کون بچا سکتا ہے؟ میں نے تین بار کہا اللہ۔ پھر آپؐ نے اس بدو کو کوئی سزا نہ دی اور وہ بیٹھا رہا۔[۱]

بَابٌ ۱۸۳۱ لُبْسِ الْبَيْضَةِ۔

باب خود پہننا۔

۲۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ جُرْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ وَعَلِيٌّ يُمْسِكُ فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّ الدَّمَ لَا يَزِيْدُ اِلَّا كَثْرَةً اَخَذَتْ حَصِيْرًا فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْزَقَتْهُ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

(۲۷۱۰) ہم سے عبداللہ بن مسلمہ از عبدالعزیز بن ابی حازم از ان کے والد سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا حال پوچھا گیا جو جنگ احد میں آپؐ کو لگا تھا۔ حضرت سعد نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہو گیا اور درمیانہ دانت شہید ہوا۔ خود جو آپؐ کے سر مبارک پر تھا وہ ٹوٹ گیا[۲] سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی خون بہنے سے بند کر رہے تھے۔ حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ خون بڑھ رہا ہے تو انہوں نے بوریا کا ٹکڑا لیا اسے جلایا اور راکھ کو زخم میں بھرا تو خون بہنا بند ہو گیا۔

بَابٌ ۱۸۳۲ مَنْ لَّمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

باب مرنے کے بعد ہتھیار وغیرہ توڑنا درست نہیں ہے[۳]

[۱] ابن اسحاق نے مغازی میں یوں روایت کیا کہ کافروں نے اس گنوار جس کا نام دعثور تھا یہ کہا کہ اس وقت محمد اکیلے پڑے ہیں ان کو مارے وہ ایک تلوار لے کر آیا اور آپ کے سر پر کھڑا ہوا اور کہنے لگا اب آپ کو کون بچاتا ہے آپ نے فرمایا اللہ یہ فرمانا ہی تھا کہ حضرت جبرائیل ع آن پہنچے اور اس کے سینے پر ایک گھونسا دیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی آپ نے اٹھا لی اور فرمایا اب تجھ کو کون بچاتا ہے اس نے کہا کوئی نہیں آپ نے فرمایا خیر چلا جا۔ کہتے ہیں وہ گنوار مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم کو بھی اسلام کی دعوت دی ذہبی نے کہا اس گنوار کا نام غورث بن حارث تھا ۱۲ منہ [۲] چہرے پر زخم تو ابن قمیئہ نے دیا اور دانت عتبہ بن ابی وقاص نے توڑا اور خود عبداللہ بن ہشام نے جیسے اوپر گذر چکا باب کا مطلب یہیں نکلتا ہے کہ خود کا استعمال جائز ہے ۱۲ منہ [۳] جاہلیت کی ایک رسم یہ بھی تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اس کے ہتھیار توڑ ڈالتے اس کا اسباب جلا دیتے اس کے جانور مار ڈالتے امام بخاری نے یہ باب لا کر اس طرف اشارہ کیا کہ یہ سب کام منع ہیں کیونکہ اس میں مال کا ضائع کرنا ہے بلکہ ان چیزوں کو اللہ کی راہ میں دے دیا جائے اب تک ہندوستان میں رسم ہے کہ خاوند کے مر جانے پر عورت ہاتھ کی چوڑیاں توڑتی ہے ۱۲ منہ

۲۷۱۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَةً وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً۔

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمان از سفیان از ابواسحاق) از عمرو بن حارث کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے ہتھیار سفید خچر اور زمین کے جسے صدقہ کر گئے تھے اور کوئی چیز نہیں چھوڑی۔

باب ۱۸۳۳ تَفَرُّقِ النَّاسِ عَنِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْقَائِلَةِ وَالِاسْتِظْلَالِ بِالشَّجَرِ

باب اگرچہ امام دوپہر کے وقت کہیں پڑاؤ ڈالے تو لوگ اس سے الگ ہو کر درختوں کے سایہ میں ٹھہر سکتے ہیں۔

۲۷۱۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سِنَانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ وَأَبُو سَلَمَةَ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُمَا ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ فِي الشَّجَرِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سنان بن ابی سنان و ابوسلمہ از حضرت جابر (دوسری سند) از موسیٰ بن اسمٰعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از سنان بن ابی سنان ازدولی) حضرت جابر فرماتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ جہاد میں شمولیت کی۔ اتفاقاً دوپہر کسی خاردار جنگل میں آگئی۔ لوگ متفرق ہو کر درختوں کے سایہ میں پھیل گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک درخت تلے آرام فرما ہوئے آپؐ نے اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی اور خود سو گئے۔ بیدار ہو کر دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آپؐ کے پاس کھڑا ہے جس کا آپؐ کو علم نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص نے میری تلوار سونتی اور کہا تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے میں نے کہا اللہ! اس نے تلوار میان میں کر لی اب یہ بیٹھا ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے اسے سزا نہ دی

باب ۱۸۳۴ مَا قِيلَ فِي الرِّمَاحِ

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُعِلَ رِزْقِي

باب بھالوں یعنی نیزوں کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری روزی بھالے

تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِیْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ اَمْرِیْ۔

کے سائے تلے ہے۔ اور جو شخص میرے احکام کی مخالفت کرے اس کے لیے ذلت اور پستی لازم کر دی ہے

۲۷۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّهٗ مُحْرِمِیْنَ وَهُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَّحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَی الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضٌ فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّمَا هِیَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ وَعَنْ زَیْدِ ابْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ فِی الْحِمَارِ الْوَحْشِیِّ مِثْلَ حَدِیْثِ اَبِی النَّضْرِ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْ لَّحْمِهٖ شَیْءٌ۔

(از عبداللہ بن ابی یوسف از مالک از ابوالنضر خولی عمر بن عبداللہ از نافع خولی از ابوقتادہ انصاری) از حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکے کے کسی راستے میں تھے کہ آنحضرت سے پیچھے رہ گئے، ان کے ساتھ احرام باندھے ہوئے اور بھی کئی صحابہ کرام تھے ابوقتادہ غیر محرم تھے (احرام نہیں باندھے ہوئے تھے) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر دیکھا آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے (اس کا شکار کرنے کے لیے) اپنے ساتھیوں سے کہا کوڑا اٹھا دینا انہوں نے نہ اٹھایا (بحالت احرام شکاری کو مدد دینا صحیح نہیں) حضرت ابوقتادہ نے خود کوڑا اٹھایا۔ پھر آپ نے فرمایا اچھا مجھے بھالا (نیزہ) اٹھا دیجیے انہوں نے اس کا بھی انکار کر دیا چنانچہ ابوقتادہ نے خود ہی نیزہ اٹھا لیا پھر حضرت ابوقتادہؓ نے گورخر پر حملہ کیا اور اسے شکار کر لیا۔ اب بعض ساتھیوں نے اس کا گوشت کھایا بعض نے (اس خیال سے کہ بحالت احرام شکار ممنوع ہے) گوشت نہ کھایا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو آپ سے پوچھا (کیا احرام والا شخص گوشت کھا سکتا ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا یہ تو اللہ کا دیا ہوا کھانا ہے جو اللہ نے تمہیں کھلا دیا ہے

حضرت زید بن اسلم بحوالہ عطاء بن یسار از حضرت ابوقتادہ کا گورخر کا یہی واقعہ بیان کرتے ہیں جیسے ابوالنضر نے روایت کیا اس میں یہ جملہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت باقی ہے؟"

بَابُ ۱۸۳۵ مَا قِیْلَ فِیْ دِرْعِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمِیْصِ فِی الْحَرْبِ

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی زرہ اور جنگی قمیص (لوہے کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

خالد بن ولید نے تو اپنی زرہیں فی سبیل اللہ وقف کر دیں

لہ اس حدیث کو امام احمد نے وصل کیا مطلب یہ ہے کہ میرا پیشہ سپہ گری ہے دشمنوں کو نیچا دکھانا اور دولت کمانا دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کی سود اگری جہاد ہے ۱۲ منہ
لہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ سلہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲ منہ کلہ یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ

۲۷۱۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ إِنْ شِئْتَ لَمْ تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ أَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ وَهُوَ فِي الدِّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهٰى وَأَمَرُّ وَقَالَ وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَوْمَ بَدْرٍ

(از محمد بن مثنی از عبدالوہاب از خالد از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بدر کے دن) ایک خیمہ میں تھے آپ نے یوں دعا فرمائی اے اللہ میں تجھ سے تیرا اقرار اور تیرا وعدہ چاہتا ہوں[1]، اے اللہ اگر تیری مرضی یہی ہے تو پھر آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جا سکے گی[2]

حضرت ابوبکر صدیق نے آپ کا ہاتھ تھام لیا اور کہا اے اللہ کے رسول بس کیجئے آپ نے اللہ سے دعا کرنے میں انتہاء کر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زرہ پہنے ہوئے خیمہ سے باہر تشریف لائے اور یہ پڑھ رہے تھے۔ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔ (ترجمہ) عنقریب کفار کی جماعت شکست کھائے گی اور پیٹھ دکھلائے گی۔ بَلِ السَّاعَۃُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَۃُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ۔ (ترجمہ) اصل وقت ان کے عذاب کا قیامت ہے جو ان کے لئے نہایت سخت اور تلخ ثابت ہوگی)

۲۷۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهٗ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَقَالَ يَعْلٰى حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ دِرْعٌ مِنْ حَدِيدٍ وَقَالَ مُعَلًّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ وَقَالَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِنْ حَدِيدٍ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابراہیم از اسود حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت آپ کی زرہ یہودی کے پاس تیس صاع جو کے عوض گروی تھی۔ اور یعلے نے اعمش سے روایت کی ہے لوہے کی زرہ۔ معلی نے بحوالہ عبدالواحد، اعمش روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھی ہوئی تھی

۲۷۱۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابن طاؤس وہ اپنے والد سے) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] یعنی تو اپنا وعدہ اپنے فضل وکرم سے پورا کر وعدہ یہ تھا کہ یا تو قافلہ ہاتھ آئے گا یا کافروں پر فتح ملے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے وعدے پر کامل یقین تھا مگر مسلمانوں کی بے سروسامانی اور کافروں کے سامان جنگ و کثرت کو دیکھ کر مقتضائے بشریت آپ کو تردد ہوا ۱۲ منہ [2] یعنی دنیا میں آج تیرے خالص پوجنے والے یہی تین سو تیرہ آدمی ہیں اگر تو ان کو بھی ہلاک کر دیگا تو تیری مرضی چونکہ میرے بعد کوئی پیغمبر آنے والا نہیں تو قیامت تک شرک ہی شرک رہیگا اور تجھے کوئی نہ پوجے گا ایسی دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کو زیبا تھی جو پروردگار کے چہیتے تھے اور کسی کی مجال نہیں کہ بارگاہ خداوندی میں اس طرح عرض کرے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی ایک دعا ایسی ہی کی تھی اَتُھْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَھَاءُ مِنَّا الآیۃ ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ سنت محمودیہ ہے اور اس نے لوہے کا کرتہ پہنا یعنی جوش کا جواز نکلا ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَتِهِ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِالصَّدَقَةِ انْقَبَضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ فَسَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

نے فرمایا از بخیل اور صدقہ یعنی زکوٰۃ دہندہ کی مثال دو شخصوں کی سی ہے جن پر لوہے کے دو کرتے ہوں۔ ان کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہوں جب زکوٰۃ دہندہ زکوٰۃ دیتا ہے تو اسکا کرتہ اتنا کشادہ ہو جاتا ہے کہ زمین پر گھسٹتا جاتا ہے بخیل جب دینے کا ارادہ کرتا ہے تو کرتہ سمٹ جاتا ہے ایک چھلہ دوسرے چھلے سے بھر جاتا ہے اور ہاتھ گردن سے جڑ جاتے ہیں[1]۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی سنا کہ آپؐ فرماتے تھے کہ وہ بڑا زور لگاتا ہے کہ کسی طرح یہ کرتہ ذرا ڈھیلا ہو جائے مگر وہ ڈھیلا نہیں ہوتا (ترجمہ باب اس حدیث سے عجیب نکتہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ سخی قابل ستائش شخصیت ہوتا ہے اس لیے اس کا یہ فعل کہ وہ زرہ پہنتا ہے قابل ستائش ہے۔ لہٰذا بطور استدلال اس باب میں شامل کیا اگرچہ یہ پہلو بھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بخیل کو بھی زرہ پوش فرمایا۔ مگر اس کی زرہ پوشی کی طرف ٹھیک اس طرح توجہ نہ دی گئی جس طرح شجاع کو شیر کے ساتھ تشبیہ دینے سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ شجاع کے بھی شیر کی طرح پنجے دم وغیرہ اعضاء ہوتے ہیں جو اور انسان میں نہیں ہوتے)

بَابُ ۱۸۳۶ الْجُبَّةِ فِي السَّفَرِ وَالْحَرْبِ

باب سفر اور جنگ میں جبہ پہننا۔

۲۷۱۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى مُسْلِمٍ هُوَ ابْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَقِيتُهُ بِمَاءٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ فَذَهَبَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ مِنْ كُمَّيْهِ فَكَانَا ضَيِّقَيْنِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِهَا فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَعَلَى خُفَّيْهِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از اعمش از ابوالضحیٰ مسلم ابن صبیح از مسروق) از مغیرہ بن شعبہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ تبوک میں) رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے واپس تشریف لائے تو میں نے آپؐ کی خدمت میں پانی پیش کیا۔ آپؐ ملک شام کا ایک جبہ پہنے ہوئے تھے[2]۔ آپؐ نے کلی کی ناک میں پانی ڈالا منہ دھویا۔ پھر آپؐ ہاتھ آستینوں سے باہر نکالنے لگے وہ تنگ تھیں لہٰذا آپ نے نیچے سے ہاتھ نکال کر دھویا سر اور موزوں پر مسح کیا۔

بَابُ ۱۸۳۷ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ۔

باب لڑائی میں ریشمی کپڑا پہننا[3]۔

[1] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گذر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ سخی کا دل تو زکوٰۃ اور صدقہ دینے سے خوش اور کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل کا دل تو زکوٰۃ دیتا نہیں دوسرے جبراً قہراً کچھ دے بھی تو دل تنگ اور رنجیدہ ہوتا ہے ۱۲ منہ

[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] اس مسئلہ میں اختلاف ہے امام مالک اور امام ابو حنیفہ نے مطلقاً اس کا پہننا مردوں کے لئے جائز نہیں رکھا اور امام شافعی اور امام ابو یوسف نے کہا ضرورت کے لئے جائز ہے جیسے خارشت یا جوؤں کی علت اور بعضوں کے نزدیک لڑائی میں بھی جائز ہے بلکہ ابن ماجشون نے کہا مستحب ہے دشمن کو ڈرانے کے لئے بعضے نسخوں میں فی الحرب کی جگہ فی الحریر ہے تو ترجمہ

۲۷۱۸۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّ الزُّبَيْرِ فِي قَمِيصٍ مِّنْ حَرِيرٍ مِّنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

(از احمد بن مقدام از خالد از سعید از قتادہ) از حضرت انس رضی اللہ عنہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف اور زبیر بن عوام کو خارش کیوجہ سے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت دے دی تھی [له]

۲۷۱۹۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرَ شَكَوَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْقَمْلَ فَاَرْخَصَ لَهُمَا فِي الْحَرِيرِ فَرَاَيْتُهُ عَلَيْهِمَا فِي غَزَاةٍ۔

(از ابوالولید از ہمام از قتادہ از انس رضی) دوسری سند (از محمد بن سنان از ہمام از قتادہ) انس فرماتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جوؤں کی شکایت کی آپ نے انہیں ریشمی لباس میں ملبوس رہنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے انہیں جہاد میں یہ کپڑا پہنے ہوئے دیکھا۔

۲۷۲۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِي قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ رَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام کو ریشمی لباس میں ملبوس رہنے کی اجازت دے رکھی تھی۔

۲۷۲۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَخَّصَ اَوْ رُخِّصَ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) از حضرت انس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان بن عوف اور زبیر کو کھجلی کیوجہ سے اس کو (ریشم پہننے کی) اجازت دی ہوئی تھی [له]

باب ۱۸۳۸ مَا يُذْكَرُ فِي السِّكِّينِ

باب چھری یا چاقو وغیرہ سے کوئی چیز کاٹ کر کھانا درست ہے۔

۲۷۲۲۔ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْ كَتِفٍ يَحْتَزُّ مِنْهَا ثُمَّ دُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از جعفر بن عمرو بن امیہ) ان کے والد عمرو بن امیہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ شانے کا گوشت چھری سے کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر آپ کو نماز کے لیے اطلاع دی گئی تو آپ نے نماز پڑھی، نیا وضو نہیں کیا۔

له یہ حدیث لاکر امام بخاری نے اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو آگے بیان کیا کہ یہ اجازت جہاد میں ہوئی اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ یہ اجازت سفر میں دی اور دوسری روایت میں اجازت کی علت جوئیں مذکور ہیں اس روایت میں کھجلی دونوں میں تطبیق یوں ہوگی کہ پہلے جوئیں پڑی ہوں گی پھر جوؤں کی وجہ سے کھجلی پیدا ہوگئی ہوگی کہتے ہیں ریشمی کپڑا خارشت کھو دیتا ہے اور جوؤں کو مار ڈالتا ہے ۱۲ منہ

۲۷۲۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ «وَأَلْقَى السِّكِّينَ».

(از ابوالیمان از شعیب) زہری نے بھی یہی حدیث بیان کی اتنا اور ہے کہ آپ نے چھری ڈال دی[1] (نماز سے پہلے)۔

بَاب ۱۸۳۹ مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

باب جنگ روم کا بیان۔

۲۷۲۴- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ الْأَسْوَدِ الْعَنْسِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَهُوَ نَازِلٌ فِي سَاحِلِ حِمْصَ وَهُوَ فِي بِنَاءٍ لَهُ وَمَعَهُ أُمُّ حَرَامٍ قَالَ عُمَيْرٌ فَحَدَّثَتْنَا أُمُّ حَرَامٍ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ فَقُلْتُ أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا۔

(از اسحاق بن یزید دمشقی از یحییٰ بن حمزہ از ثور بن یزید از خالد بن معدان) عمیر بن اسود عنسی وہ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے عبادہ اس وقت حمص کے ساحل پر ایک مکان میں اترے ہوئے تھے۔ ام حرام (جو ان کی زوجہ تھیں) ان کے ساتھ تھیں۔ عمیر کہتے ہیں ام حرام نے ہم سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میری امت کا پہلا لشکر جو جہاد کے لیے سمندر پر سوار ہوگا اس پر بہشت واجب ہوگی۔ ام حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کروں گی؟ آپ نے فرمایا ہاں تو بھی اس میں شامل ہوگی۔ پھر آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر (قسطنطنیہ موجودہ استنبول) پر جہاد کرے گا، وہ خدا کی جانب سے مغفور ہوگا (ام حرام کہتی ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں بھی اس میں شامل ہوں گی؟ فرمایا نہیں[2]۔

بَاب ۱۸۴۰ قِتَالِ الْيَهُودِ

باب یہود سے جنگ کرنے کا بیان۔

۲۷۲۵- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِيَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

(از اسحاق بن محمد فروی از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہودیوں کے ساتھ جنگ کرو گے (آخر زمانے میں) ان میں کوئی پتھر کی آڑ میں جا کر چھپ جائے گا، تو پتھر بول اٹھے گا اے بندہ خدا! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا بیٹھا ہے اسے قتل کر ڈال[3]۔

---

[1] یہ حدیث کتاب الوضو میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ جب چھری کا استعمال درست ہوا تو جہاد میں اس کو ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ وہ بھی ہتھیاروں میں کا ایک ہتھیار ہے۔ منہ

[2] پہلا جہاد حضرت معاویہؓ کے ساتھ ہوا جزیرہ قبرص فتح کرنے کو اسی میں ام حرام شریک تھیں ۲۸ھ میں دوسرا جہاد جو قسطنطنیہ پر ہوا یزید بن معاویہ اس لشکر کے سردار تھے اس میں بھی بہت سے صحابہ شریک تھے جیسے ابن عمر، ابن عباس، ابن زبیر اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم یہ ۵۲ھ میں ہوا۔ [3] حضرت ام حرام کا کے لئے قبرص کے جہاد میں شمولیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی تھی جو ۲۸ھ میں حضرت معاویہؓ کی کمان میں ہوا۔ جس جہاد کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی فرمائی ہے وہ جہاد قسطنطنیہ ہے جو ۵۲ھ میں ہوا اور یزید کی کمان میں ہوا، اس میں حضرت ام حرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفی فرمائی یعنی تو اس میں نہیں ہوگی ظاہر ہے جس کی شہادت ۲۸ھ میں ہوگئی وہ ۵۲ھ میں کیسے شامل ہوسکے گی مگر صحابیہ کا شوق ملاحظہ کیجئے کہ ہر جہاد میں شمولیت کے لئے تمنا کرتی ہیں۔ عبدالرزاق [4] بالکل صحیح ہے چنانچہ آج کے آلات جیسے راڈار ہیں کہ دشمن کی آمد کی اطلاع دے دیتے ہیں اور فوج والے اسے آتا دیکھ لیتے ہیں۔ عبدالرزاق

۲۷۲۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ حَتّٰى يَقُولَ الْحَجَرُ وَرَاءَهُ الْيَهُودِيُّ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از عمارہ بن قعقاع از ابوزرعہ) ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم یہود سے جنگ نہ کروگے حتی کہ وہ پتھر بول اٹھے گا جس کی آڑ میں یہودی بیٹھا ہوگا۔ اے مسلمان امیرے پیچھے یہودی چھپا ہے اسے قتل کر۔

بَابُ ۱۸۴ قِتَالِ التُّرْكِ۔

باب ترکوں سے[1] جہاد۔

۲۷۲۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ نِعَالَ الشَّعَرِ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عِرَاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

(از ابوالنعمان از حازم از حسن) از عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ تم بالوں کی جوتیاں پہننے والی اور لمبے بالوں والی قوم سے قتال کروگے نیز جن کے چہرے چوڑے چوڑے[2] ہوں گے ان ڈھالوں کی طرح جن پر چمڑا لگا ہوا ہوتا ہے۔

۲۷۲۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوهِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔

(از سعید بن محمد از یعقوب وہ اپنے والد سے اور وہ صالح سے اور وہ اعرج سے) از حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ترکوں سے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی منہ سرخ ناک موٹی پھیلی ہوئی چہرے ایسے جیسے چمڑا لگی ہوئی ڈھالیں اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم بالدار جوتے پہننے والی قوم سے نہ لڑوگے (ترک قوم سے مراد روسی چینی تاتار جو کافر ہیں اور ان علاقوں کے ہیں۔ ظاہر ہے صرف ترکی نام کا ملک مراد نہیں کیونکہ وہ مسلمان ہے پھر وہ اب محدود چھوٹا ملک ہے حالانکہ مقصد حدیث ایک خاص قوم ہے جو یافث بن نوح کی اولاد ہے اور اس میں بھی کافر لوگ مراد ہیں ورنہ انڈونیشی اور ملیشیائی بھی اس میں شامل ہیں بلکہ برما آسام تک اس شکل کے لوگ ہیں)

---

[1] ترک سے یہاں وہ قوم مراد ہے جو یافث بن نوح کی اولاد میں ہے علی العموم تاتار کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء کے عہد تک کافر تھے یہاں تک کہ ہلاکو خان ترک نے عرب پر چڑھائی کرکے خلافت عباسیہ کا کام تمام کیا اس کے بعد کچھ ترک مشرف باسلام ہوئے اسی خاندان میں سلطان عبدالحمید خان بادشاہ روم ہوئے اور اکثر ترک اب تک کافر ہیں بعضے نصرانی اور بعضے لودھ بعضے بت پرست چینی تاتار اور روسی تاتار کاسک قلماق وغیرہ یہ سب ترک ہیں وہب بن منبہ نے کہا ترک یاجوج ماجوج کے چچیرے بھائی ہیں جب سد بنائی گئی تو یہ لوگ غائب تھے وہ دیوار کے اسی طرف لیٹ گئے اسی لئے ان کا نام ترک ہو گیا یعنی تروک ۱۲ منہ [2] یہیں ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ دوسری روایت میں یہ صفت ترکوں کی مذکور ہے ۱۲ منہ [3] یعنی بہت گندہ اور موٹے منہ جس ڈھال پر چمڑا جمایا جاتا ہے وہ خوب موٹی ہو جایا کرتی ہے حدیث میں مُطْرَقَہ ہے یا مُطَرَّقَہ معنی ایک ہی ہیں یحیی بن سعید قطان نے جب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کلام کیا تو ایک بزرگ نے فرمایا اگر یحیی کو خدا ہی ایسا کہتے لاحاجۃ النعال المطرقۃ یعنی ان کو خوب موٹے موٹے جوتے لگائے جاتے ۱۲ منہ

باب ۱۸۲۲ قِتَالِ الَّذِينَ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ۔

۲۷۲۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيهِ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْأَعْيُنِ ذُلْفَ الْأُنُوفِ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

باب بالدار جوتے پہننے والی قوم سے قتال

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از سعید بن مسیب) از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم بالدار جوتا پہننے والی قوم سے قتال نہ کرو گے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح منہ والی قوم سے قتال نہ کرو گے۔

سفیان کہتے ہیں کہ ابوالزناد نے بحوالہ اعرج، ابوہریرہ اتنا اضافہ کیا کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک موٹی، منہ ایسے جیسے تہ بہ تہ چمڑا لگی ہوئی ڈھالیں۔

باب ۱۸۲۳ مَنْ صَفَّ أَصْحَابَهُ عِنْدَ الْهَزِيمَةِ وَنَزَلَ عَنْ دَابَّتِهِ وَاسْتَنْصَرَ۔

۲۷۳۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلَاحٍ فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ

باب شکست کے بعد امام کا سواری سے اترنا اور باقی ماندہ لوگوں کا صف بستہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا۔

(از عمرو بن خالد از زہیر از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا اے ابوعمارہ! (حضرت براء رضی اللہ عنہ کی کنیت) کیا تم جنگ حنین میں فرار کر گئے تھے؟ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ چند نوجوان نہتے صحابہ بھاگے کیونکہ وہ صحابہ ہوازن اور بنی نضیر کے بڑے تیر اندازوں کے مقابلہ میں آئے ایسے تیر انداز جن کا تیر خالی نہ جاتا تھا۔ ان کافروں نے ایک دم ایسے تیر مارے جو خطا نہ ہوئے مسلمان (بھاگ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔ آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اس خچر کی بھاگ تھامے چلا رہے تھے۔ آپ نے یہ حال دیکھا تو نیچے اترے اور اللہ سے مدد مانگی پھر شعر فرمایا أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ میں پیغمبر برحق ہوں میں عبدالمطلب

وَاسْتَنْصَرَ ثُمَّ قَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ + أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ - ثُمَّ صَفَّ أَصْحَابَهُ -

بَابُ ۱۸۴۴ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ -

۲۷۳۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللَّهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ -

۲۷۳۲ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الْقُنُوتِ اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللَّهُمَّ أَرْسِلْ عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ -

۲۷۳۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رض يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ -

جیسے بہادر سردار کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے اپنے اصحاب کی صف قائم کی اور کفار کو شکست دی ؎

باب کفار و مشرکین کے لیے شکست و فرار کی بد دعا کرنا۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسے از ہشام از محمد از عبیدہ) علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب جنگ احزاب کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی "اے اللہ ان (کفار و مشرکین) کے گھروں کو آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں نماز عصر سے ہٹا کر الجھائے رکھا، حتی کہ سورج غروب ہوگیا۔

(از قبیصہ از سفیان از ابن ذکوان از اعرج) از ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعائے قنوت میں یہ فرماتے تھے "اے اللہ سلمہ بن ہشام کو (کفار سے) چھڑا دے، یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے، یا اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے۔ یا اللہ کمزور مسلمانوں (بچوں عورتوں) کو چھڑا دے۔ یا اللہ مضر کے کفار کو خوب پیس ڈال یا اللہ ان پر ایسا سخت قحط بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں مصر پر پڑا تھا۔

(از احمد بن محمد از عبداللہ از اسماعیل بن ابی خالد) از عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب میں مشرکوں کے لیے بد دعا کی اور فرمایا اے کتاب کے اتارنے والے جلد حساب لینے والے اللہ! ان کافروں کے گروہوں کو شکست دے یا اللہ انہیں شکست دے ان کے قدم اکھاڑ دے"۔

ل جو زندہ ہیں ان کے گھر جو مر گئے ہیں ان کی قبریں ۱۲ منہ ۲ مضر ایک قبیلے کا نام ہے جو سخت کافر تھے مسلمانوں کو ستاتے تھے آنحضرت کے پاس آنے سے کمبخت روکتے تھے ۱۲ منہ

۲۷۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَةِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَّنَاسٌ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّنُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِنَاحِیَةِ مَکَّةَ فَاَرْسَلُوْا فَجَاءُوْا مِنْ سَلَاهَا وَطَرَحُوْهُ عَلَیْهِ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَلْقَتْهُ عَنْهُ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ لِاَبِیْ جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ وَّعُقْبَةَ بْنِ اَبِیْ مُعَیْطٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَیْتُهُمْ فِیْ قَلِیْبِ بَدْرٍ قَتْلٰی قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَنَسِیْتُ السَّابِعَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اُمَیَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَّقَالَ شُعْبَةُ اُمَیَّةُ اَوْ اُبَیٌّ وَّالصَّحِیْحُ اُمَیَّةُ۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از جعفر بن عون از سفیان از ابواسحاق از عمرو بن میمون) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے سائے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابوجہل اور قریش کے چند دیگر لوگوں کو شرارت سوجھی کسی کو بھیج کر ایک اونٹنی کی جو مکے کے ایک کنارے میں ذبح کی گئی تھی اوجھڑی منگوائی اور آپ پر ڈال دی (آپ سجدے میں ہی رہے) حضرت فاطمہؓ آئیں تو انہوں نے وہ اٹھا کر پھینک دی (جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا اے اللہ تو کفار قریش سے سمجھ لے اے اللہ تو کفار قریش سے سمجھ لے، اے اللہ کفار قریش سے تو سمجھ لے۔ ابوجہل بن ہشام اور عتبہ ابن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور ابی بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے سمجھ لے" حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں قسم خدا کی میں نے انہیں بدر کے کنوئیں میں مرا پڑا دیکھا ابواسحاق راوی کہتے ہیں کہ ساتویں شخص کا نام میں بھول گیا۔ یوسف بن اسحاق نے بحوالہ ابواسحاق روایت کیا ہے کہ اس میں ابی بن خلف کی بجائے امیہ بن خلف ہے اور شعبہ کی روایت میں شک کا اظہار ہے اُمیہ یا اُبی اور صحیح اُمیہ ہے [1]

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْیَهُوْدَ دَخَلُوْا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَیْکَ فَلَعَنْتُهُمْ فَقَالَ مَالَکِ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْ مَا قُلْتُ وَعَلَیْکُمْ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابن ابی ملیکہ) از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور السام علیک (تجھ پر موت ہو) کہنے لگے (بجائے السلام علیک) میں نے ان پر لعنت کی۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا؟ میں نے کہا۔ کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا؟ آپؐ نے فرمایا کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ویسے ہی کہا وعلیکم (یعنی جو کچھ تم مجھ پر کہتے ہو وہی تم پر ہو یعنی موت) [2]

باب ۱۸۴۵ هَلْ یُرْشِدُ الْمُسْلِمُ اَهْلَ الْکِتَابِ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتَابَ

باب اہل کتاب کو راہ ہدایت دینا یا تعلیم کتاب دینا۔

۱۸۴۵۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از ابن شہاب از ابن شہاب

[1] کیونکہ ابی بن خلف کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے جنگ بدر میں مارا تھا یہ حدیث ورکتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] صحیح علیکم ہے بغیر واؤ کے ۱۲ منہ

اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِى ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ وَقَالَ فَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ۔

(از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ) از عبد اللہ بن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ (ہرقل) کو خط لکھا جس میں اسے دعوت اسلام دی) نیز اسے یہ لکھا اگر تو قبول نہ کرے گا تو تیرے کسانوں کا وبال بھی تجھ پر پڑے گا۔

بَابُ ۱۸۴۶ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِيْنَ بِالْهُدٰى لِيَتَأَلَّفَهُمْ۔

باب مشرکین کی دلجوئی کے لیے دعائے ہدایت کرنا۔

۲۷۴۷ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَدِمَ طُفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِىُّ وَ اَصْحَابُهٗ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ اِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللهَ عَلَيْهَا فَقِيْلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبد الرحمان) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دوسی اور اس کے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! قبیلہ دوس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور ان کا کہنا نہ مانا ان کے لیے بد دعا کیجئے لوگوں نے (جلدی میں) کہہ دیا قبیلہ دوس ہلاک ہو جائے مگر حضورؐ نے فرمایا اے اللہ قبیلہ دوس کو ہدایت دے انہیں (میرے پاس) لے آ۔[1]

بَابُ ۱۸۴۷ دَعْوَةِ الْيَهُوْدِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ وَعَلٰى مَا يُقَاتَلُوْنَ عَلَيْهِ وَمَا كَتَبَ النَّبِىُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَالدَّعْوَةُ قَبْلَ الْقِتَالِ۔

باب یہود و نصاریٰ کو دعوت اسلام دینا اور شرائط جنگ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لکھنا قیصر و کسریٰ کے نام اور جنگ سے پہلے دعوت اسلام دینا۔[3]

---

[1] ابوہریرہؓ بھی دوس قبیلے کے تھے لوگوں نے بد دعا کی درخواست کی تھی آپؐ نے دعا فرمائی ایسا ہی ہوا کہ دوس کے لوگ خوشی سے آن کر مسلمان ہو گئے یہ کوئی نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے بعض لوگوں کے لئے بد دعا بھی فرمائی حالانکہ اولیاء اللہ نے کسی دشمن کے لئے بد دعا نہیں کی تو اولیاء اللہ کا مرتبہ زیادہ ہو گیا۔ اولیاء اللہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کفش بردار اور بھی خواہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں بموجب حکم الٰہی عمل کرتے تھے جہاں دعا کا حکم ہوتا دعا فرماتے جہاں بد دعا کا حکم ہوتا بد دعا فرماتے اسی سے وہ نکتہ بھی حل ہو گیا کہ بعضے بزرگوں نے دعا کا مرتبہ ادنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ محبوب کا جو فعل ہو عاشق کا یہ کام ہے کہ اسی کو پسند کرے یہ ہم ایسے لوگوں کے باب میں ہے نہ کہ پیغمبروں کے باب میں پیغمبروں کو پروردگار کا اتنا تقرب ہوتا ہے کہ اولیاء اس کے پاسنگ بھی نہیں پہنچ سکتے پیغمبر جو کچھ کرتے ہیں مرضی و اشارہ الٰہی کرتے ہیں جب دعا کا حکم ہوتا ہے دعا کرتے ہیں جب صبر و سکوت کی مرضی پاتے ہیں تو خاموش رہتے ہیں حضرت ایوبؑ نے اٹھارہ برس صبر کیا جب دعا کی مرضی پائی اس وقت دعا کی حاصل کلام یہ ہے کہ نبوت کا مرتبہ ولایت کے مرتبے سے کہیں اعلیٰ ہے اور جس نے ولایت کو اعلیٰ سمجھا ہے اس نے سخت غلطی کی ہے۔

[2] امام بخاری نے یہ مضمون شاید حضرت علیؓ کی حدیث سے نکالا جو آگے آتی ہے کہ لڑو ان سے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں اور باب کی حدیث سے بھی یہ اس طرح نکلتا ہے کہ آپؐ نے روم والوں کو اسلام کی طرف بلایا ۱۲ منہ

[3] بعضوں کے نزدیک یہ ضرور ہے کہ لڑائی سے پہلے اسلام کی دعوت دی جائے اور بعضوں نے کہا اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تب تو ضرور ہے ورنہ ضرور نہیں یہ مطلب باب کی حدیث سے نکلتا ہے جو لوگ کہتے ہیں دعوت ضرور نہیں وہ اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کو غفلت میں جا کر لوٹا ۱۲ منہ

۲۷۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ قِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

(از علی بن جعد از شعبہ از قتادہ) انس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو خط لکھنا چاہا تو لوگوں نے آپ سے عرض کیا کہ روم کے لوگ اسی خط کو مستند سمجھتے ہیں جن پر مہر ہو لہٰذا آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا اس انگوٹھی کی سفیدی کا منظر آج بھی میری آنکھوں میں ہے کہ آپ کے ہاتھ میں گویا اب بھی موجود ہے آنحضرت نے اس انگوٹھی میں محمد رسول اللہ کا نقش کرایا تھا۔

۲۷۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى خَرَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کسریٰ کی طرف بھجوایا اور قاصد کو حکم فرمایا کہ یہ خط بحرین کے حاکم کو دے وہ کسریٰ کو پہنچا دیگا۔ چنانچہ حاکم بحرین نے کسریٰ کو وہ خط دیا اس نے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔

ابن شہاب کہتے ہیں میرے خیال میں سعید بن مسیب (اس حدیث میں) یوں فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایران والوں کے لیے بددعا کی اللہ کرے وہ بالکل پھاڑ ڈالے جائیں۔

بَابٌ ۱۸۴۸ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالنُّبُوَّةِ وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللّٰهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْآيَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوتِ اسلام دینا، نبوت ماننے کی دعوت دینا۔ نیز یہ کہ وہ ایک دوسرے کو خدا نہ بنائیں اللہ کا ارشاد کسی بندے کو یہ شایان نہیں اللہ اسے کتاب، و شریعت عطا فرمائے پھر لوگوں کو کہے تم میرے بندے بن جاؤ الی آخر الآیہ[1]

۲۷۴۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ

(از ابراہیم بن حمزہ از ابراہیم بن سعد از صالح بن کیسان از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ) از عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو دعوتِ اسلام

[1] پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ پھر وہ یوں کہے تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ وہ تو یوں کہے گا اللہ والے بن جاؤ کیونکہ تم اللہ کی کتاب پڑھاتے پڑھتے رہے ۱۲ منہ

عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رض اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى
الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ مَعَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ
وَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَّدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ
وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ
مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَآءَ شُكْرًا لِّمَآ اَبْلَاهُ
اللّٰهُ فَلَمَّا جَآءَ قَيْصَرَ كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ قَرَاَهٗ اِلْتَمِسُوْا لِيْ
هٰهُنَا اَحَدًا مِّنْ قَوْمِهٖ لِاَسْاَلَهُمْ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رض
فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سُفْيَانَ اَنَّهٗ كَانَ بِالشَّامِ فِيْ
رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ قَدِمُوْا تِجَارًا فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ
كَانَتْ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
بَيْنَ كُفَّارِ قُرَيْشٍ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَوَجَدَنَا
رَسُوْلُ قَيْصَرَ بِبَعْضِ الشَّامِ فَانْطَلَقَ بِيْ وَ
بِاَصْحَابِيْ حَتّٰى قَدِمْنَا اِيْلِيَآءَ فَاُدْخِلْنَا اِلَيْهِ
فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ مَجْلِسِ مُلْكِهٖ وَعَلَيْهِ التَّاجُ
وَاِذَا حَوْلَهٗ عُظَمَآءُ الرُّوْمِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ
سَلْهُمْ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ
يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا
اَقْرَبُهُمْ اِلَيْهِ نَسَبًا قَالَ مَا قَرَابَةُ مَا بَيْنَكَ
وَبَيْنَهٗ فَقُلْتُ هُوَ ابْنُ عَمِّيْ وَلَيْسَ فِي الرَّكْبِ
يَوْمَئِذٍ اَحَدٌ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ غَيْرِيْ قَالَ

کا مکتوب ارسال فرمایا اور یہ خط دحیہ کلبی کے ہاتھ بھیجا۔ دحیہ سے فرمایا
کہ وہ خط حاکم بصرہ کے حوالے کرے وہ قیصر کو پہنچا دیگا۔ قیصر کی یہ حالت
تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے ایران کی فوجوں کو اس سے[لہ] ہٹا دیا (یعنی نجات
دلائی) تو وہ اس شکرانہ کی ادائیگی کیلئے حمص سے بیت المقدس کی جانب گیا
بہرکیف جب قیصر کو مکتوب نبوی موصول ہوا تو اس نے پڑھ کر کہا یہاں
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کے کسی شخص کو تلاش کرو میں اس سے آپ کا
حال پوچھونگا۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ اس
وقت کئی قریش کے لوگوں کے ساتھ ملک شام میں بغرض تجارت موجود
تھے اس زمانے میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین مکہ میں صلح
تھی ابوسفیان نے کہا ہم کو قیصر کا قاصد شام کے کسی مقام میں ملا۔ وہ
مجھے اور میرے ساتھیوں کو لے کر چلا۔ جب ہم بیت المقدس پہنچے تو
ہمیں قیصر کے پاس لے گئے۔ دیکھا تو وہ دربار میں بیٹھا ہے۔ سر پر تاج
ہے اردگرد سرداران حکومت ہیں اس لیے اپنے ترجمان سے کہا ان
لوگوں سے پوچھو ان میں اس شخص کا جو خود کو پیغمبر کہتا ہے کون قریبی رشتہ
دار ہے۔ ابوسفیان نے کہا میں ان سب میں اس کا قریبی رشتہ دار
ہوں قیصر نے پوچھا تم میں اور اس میں کیا رشتہ ہے۔ میں نے کہا
وہ میرا چچا زاد بھائی ہے[لہ] اور اس وقت عبد مناف کی اولاد میں اور
کوئی قافلہ موجود نہ تھا۔ قیصر نے کہا اس شخص کو میرے پاس لاؤ اور اس
نے یہ حکم دیا کہ میرے ساتھیوں کو میرے شانے کے برابر کھڑا کر دیا
جائے چنانچہ تعمیل حکم ہوئی، پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس
شخص (ابوسفیان) کے ساتھیوں سے کہو میں (قیصر) اس (ابوسفیان)
سے اس پیغمبر کا حال پوچھوں گا اگر یہ غلط کہے تو ٹوک دینا ابوسفیان
کہتے ہیں کہ بخدا اگر اس دن مجھے اپنے ساتھیوں کی شرم نہ ہوتی تو یہ

لہ ہوا یہ تھا کہ ایران کی فوجوں نے روم پر چڑھائی کر کے شام وغیرہ سب چھین لیا تھا اور قسطنطنیہ تک پہنچ گئے تھے روم کا بادشاہ محصور ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے روم والوں کی مدد کی اور ایرانی شکست کھا کر بھاگے۔ روم والوں نے اپنا سب ملک واپس لے لیا ۱۲ منہ۔ لہ کیونکہ ابوسفیان چوتھی پشت یعنی عبد مناف میں آنحضرت

قَيْصَرُ فَدَنَوْتُهُ وَاَمَرَ بِاَصْحَابِيْ فَجَعَلُوْا خَلْفَ ظَهْرِيْ عِنْدَ كَتِفِيْ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا الرَّجُلَ عَنِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ وَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ يَوْمَئِذٍ مِّنْ اَنْ يَّأْثُرَ اَصْحَابِيْ عَنِّيَ الْكَذِبَ لَكَذَبْتُهٗ حِيْنَ سَاَلَنِيْ عَنْهُ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ اَنْ يَّأْثُرُوا الْكَذِبَ عَنِّيْ فَصَدَقْتُهٗ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَّهٗ كَيْفَ نَسَبُ هٰذَا الرَّجُلِ فِيْكُمْ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا فَقَالَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مِنْ مَّلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَاَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُوْنَهٗ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ فَيَزِيْدُوْنَ اَوْ يَنْقُصُوْنَ قُلْتُ بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ سَخْطَةً لِّدِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ الْاٰنَ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ فَنَحْنُ نَخَافُ اَنْ يَّغْدِرَ قَالَ اَبُوْ سُفْيٰنَ وَلَمْ يُمْكِنِّيْ كَلِمَةٌ اُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا اَنْتَقِصُهٗ بِهٖ لَا اَخَافُ اَنْ تُؤْثَرَ عَنِّيْ غَيْرَهَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَاتَلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ حَرْبُهٗ وَحَرْبُكُمْ قُلْتُ كَانَتْ دُوَلًا وَّسِجَالًا يُدَالُ عَلَيْنَا الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْاُخْرٰى قَالَ فَمَاذَا

اول میری غلط بیانی پر مجھے جھٹلا دیں گے تو قیصر کے دریافت کرنے پر میں ضرور جھوٹ بولتا (آنحضرتؐ کے خلاف کہتا) مگر مجھے یہی شرم آئی کہ یہ مجھے جھٹلا دیں گے لہٰذا میں نے سچ سچ کہہ دیا۔ پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا اسے کہو اس شخص کا نسب کیسا ہے؟ ذات کیسی ہے؟ میں نے کہا وہ بڑا شریف ہے۔ کہنے لگا اچھا یہ دعوائے نبوت تمہارے خاندان میں پہلے بھی کسی نے کیا تھا؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اچھا تم نے اسے دعوائے نبوت سے پہلے کبھی جھوٹ بولتے سنا؟ میں نے کہا نہیں کہنے لگا اچھا اس کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا اس کے پیرو بڑے لوگ (رؤسا) ہیں یا غریب لوگ۔ میں نے کہا غریب لوگ۔ سوال کیا اس کے پیروؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے؟ میں نے کہا وہ بڑھ رہے ہیں۔ کہنے لگا کوئی اس کے دین میں آکر پھر اسے برا جان کر پھر بھی گیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کیا وہ بدعہدی کرتا ہے؟ میں نے کہا نہیں لیکن اب ہم سے اور اس سے ایک عرصے تک صلح ٹھہری ہے۔ دیکھیے ہمیں خوف ہے کہ وہ دغابازی کرے گا[ع]۔ ابوسفیان کہتے ہیں اس کے سوا مجھے ساری گفتگو میں مخالفت کا کوئی اور کلمہ شامل کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا جس پر مجھے اپنے ساتھیوں کے جھٹلانے کا ڈر نہ ہوتا۔ کہنے لگا اچھا تم نے اس سے یا اس نے تم سے کبھی جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں ہوئی ہے اس نے کہا لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا ڈولوں کی طرح کبھی ادھر کبھی ادھر یعنی کبھی وہ غالب کبھی ہم غالب۔ اس نے کہا اچھا وہ تمہیں کیسے احکام دیتا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ حکم دیتا ہے کہ صرف خدا کو پوجو۔ اس کا شریک نہ بناؤ۔ ہمارے باپ دادا جن چیزوں کی پرستش کرتے آئے ان کی پرستش سے منع کرتا ہے۔ نماز، خیرات

ع قیصر کوئی بچہ نہیں تھا نہ پاگل وہ بادشاہ تھا اور بادشاہ بھی اعلیٰ قسم کا۔ اس نے فوراً سمجھ لیا ہوگا کہ یہاں خود ابوسفیان بھی گذشتہ حالات سے غمازی اور غداری کر رہا ہے ورنہ وہ شخص جس میں ہمیشہ خوبیاں خوبیاں دیکھی گئی ہوں، اس سے دغابازی اور غداری کا خوف نہیں ہوتا بلکہ خیر خواہی اور نیکی کا یقین ہوتا ہے۔ عبدالرزاق

يَأْمُرُكُمْ قَالَ يَأْمُرُنَا أَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا
نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَانَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا
وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ
بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ لِتَرْجُمَانِهِ حِيْنَ
قُلْتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فِيكُمْ
فَزَعَمْتَ أَنَّهُ ذُو نَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ
هٰذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ
أَحَدٌ مِنْكُمْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ قُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَمُّ
بِقَوْلٍ قَدْ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا
فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ
وَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مِنْ مَلِكٍ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ
مَلِكٌ قُلْتُ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ
النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّ
ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ
أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ
يَدْخُلَ فِيهِ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَكَذٰلِكَ الْإِيمَانُ
حِينَ تَخْلِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ لَا يَسْخَطُهُ أَحَدٌ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ
لَا يَغْدِرُونَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ وَقَاتَلَكُمْ
فَزَعَمْتَ أَنْ قَدْ فَعَلَ وَأَنَّ حَرْبَكُمْ وَحَرْبَهُ تَكُونُ

پاک دامنی، ایفائے عہد، ادائے امانت کا حکم دیتا ہے۔ جب قیصر یہ باتیں
پوچھ چکا تو اپنے ترجمان سے کہا اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کی
ذات پوچھی، تو نے کہا وہ اعلیٰ مرتبے کا فرد ہے، واقعی تمام پیغمبر اپنی قوم میں
اعلیٰ نسب مبعوث ہوتے رہے ہیں. میں نے پوچھا کیا یہ دعویٰ تم لوگوں میں
اس سے پہلے بھی کسی نے کیا تھا؟ تو نے کہا نہیں. میرا مقصد تھا اگر اس
سے پہلے بھی کسی نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو یہ اس اگلی بات کی پیروی کر رہا ہوتا
میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس دعوے سے پہلے تم نے کبھی اسے جھوٹ
بولتے دیکھا؟ تو نے کہا نہیں، اس سے میں یہ سمجھا کہ جب وہ بندوں پر
جھوٹ نہیں بولتا تو اللہ پر کیوں جھوٹ بولے گا. میں نے تجھ سے پوچھا
اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ تو نے کہا نہیں اس
سے میں نے یہ دل میں کہا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی
بادشاہ ہوا ہے تو شاید وہ اپنے آباء کی بادشاہت چاہتا ہے میں
نے پوچھا بڑے آدمی اس کے پیروکار ہیں یا غریب لوگ؟ تو نے کہا
غریب لوگ. تو درحقیقت پہلے پیغمبروں کے بھی شروع میں اسی طرح کے
لوگ پیروکار ہوئے ہیں. میں نے پوچھا پیروکار بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے
ہیں؟ تو نے کہا بڑھ رہے ہیں ایمان کی بھی یہی کیفیت گزرتی ہے حتیٰ کہ
وہ تام اور کامل ہو جاتا ہے. میں نے پوچھا کیا کوئی اس کے دین میں
آکر دین کو ــــــ برا سمجھ کر مرتد ہوا ہے؟ تو نے کہا نہیں واقعی
ایمان کا یہی حال ہے جب اس کی خوشی دل میں سما جاتی ہے، تو پھر نہیں
نکلتی کوئی اسے برا نہیں جانتا میں نے پوچھا کیا وہ دغا کرتا ہے تو نے
کہا نہیں پیغمبر ایسے ہی ہوتے ہیں وہ دغا نہیں کر سکتے میں نے پوچھا کیا
تمہاری اس سے جنگ ہوئی ہے؟ تو نے کہا ہاں ہوئی ہے اور انجام دونوں
طرح ہوتا ہے کبھی وہ تم پر غالب کبھی تم اس پر غالب. یہ حقیقت ہے اللہ
تعالیٰ دنیا کی مصیبتیں ڈال کر اسی طرح امتحان کرتا ہے پھر آخر میں وہی کامیاب
ہوتے ہیں. میں نے پوچھا وہ تمہیں کیا احکام دیتا ہے؟ تو نے کہا اللہ کی

دُوَلًا يُدَالُ عَلَيْكُمُ الْمَرَّةَ وَنُدَالُ عَلَيْهِ الْأُخْرٰى
وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى وَتَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَ
سَأَلْتُكَ بِمَاذَا يَأْمُرُكُمْ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُ
أَنْ تَعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ
عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلٰوةِ
وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَأَدَاءِ
الْأَمَانَةِ قَالَ وَهٰذِهٖ صِفَةُ النَّبِيِّ قَدْ كُنْتُ
أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَّلٰكِنْ لَمْ أَظُنَّ أَنَّهُ مِنْكُمْ
وَإِنْ يَكُ مَا قُلْتَ حَقًّا فَيُوْشِكُ أَنْ يَمْلِكَ
مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَلَوْ أَرْجُوْ أَنْ أَخْلُصَ
إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لُقِيَّهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهٗ لَغَسَلْتُ
قَدَمَيْهِ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا
فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ
مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ إِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ
الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ
فَإِنِّيْ أَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ
وَأَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ
تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ إِثْمُ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَيَا أَهْلَ
الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ
شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا
مُسْلِمُوْنَ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا أَنْ قَضٰى

عبادت کا اس کے ساتھ شرک نہ کرنے کا اور ان کی پرستش سے جن کی تمہارے آباء کرتے تھے منع کرتا ہے اور نماز، خیرات پاکدامنی ایفائے عہد امانت داری کا حکم دیتا ہے، تو واقعی وہ پیغمبر جس کے متعلق میرا علم ہے کہ وہ معبوث ہونے والا ہے ایسا ہی ہوگا۔ مگر مجھے گمان نہ تھا کہ وہ پیغمبر تم لوگوں میں ہوگا۔ اب تو جو کہتا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ زمانہ قریب ہے جب یہ پیغمبر اس ملک کا بھی مالک ہو جائے گا جو میرے پاؤں تلے ہے (یعنی ملک شام کا) اگر مجھے یہ توقع ہوتی کہ میں اس تک پہنچ جاؤں گا تو ضرور میں اس سے ملنے کی کوشش کرتا۔ اگر میں اس کی خدمت میں ہوتا تو ضرور اس کے پاؤں دھوتا ؎۱

ابوسفیان کہتے ہیں پھر قیصر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا اس میں لکھا تھا۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا حاکم اعلیٰ ہے سلام ہو اس پر جو راہ راست کی اتباع کرے بعد ازاں میں تجھے دعوت اسلام دیتا ہوں۔ اسلام لائیں گے تو سلامتی سے رہیں گے اللہ آپ کو دگنا ثواب دے گا (اپنے رعیت کے اسلام کا) اگر آپ مسلمان نہ ہوں گے تو رعیت کا گناہ بھی آپ پر ہوگا۔

ابوسفیان کہتے ہیں جب قیصر یہ گفتگو کر چکا تو اس کے گرد جو سرداران روم بیٹھے تھے ان کا کچھ شور و غل اٹھا۔ میں سمجھ نہ سکا (ابوسفیان ان کی زبان نہیں جانتے تھے۔ ہمیں باہر چلے جانے کا حکم دیا گیا۔ جب میں باہر نکلا اور مجھے اپنے ساتھیوں میں خلوت ہوئی تو میں نے ان سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کا درجہ بڑا ہو گیا ہے۔ بنی اصفر کا بادشاہ بھی (یعنی بادشاہ روم) اس سے ڈرنے لگا ہے۔ ؎۲

ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اس روز سے میں

؎۱ یعنی اگلی آسمانی کتابیں دیکھ کر ۱۲ منہ ؎۲ سبحان اللہ دنیا کے بادشاہ ایسے کام کریں کہ دین کے بادشاہوں کے پاؤں دھوئیں ان کے خادم بنیں ۱۲ منہ

مَقَالَتَهُ عَلَتْ أَصْوَاتُ الَّذِينَ حَوْلَهُ مِنْ عُظَمَاءِ الرُّومِ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فَلَا أَدْرِي مَاذَا قَالُوا وَأُمِرَ بِنَا فَأُخْرِجْنَا فَلَمَّا أَنْ خَرَجْتُ مَعَ أَصْحَابِي وَخَلَوْتُ بِهِمْ قُلْتُ لَهُمْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ هَذَا مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ يَخَافُهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَاللَّهِ مَا زِلْتُ ذَلِيلًا مُسْتَيْقِنًا بِأَنَّ أَمْرَهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللَّهُ قَلْبِي الْإِسْلَامَ وَأَنَا كَارِهٌ۔

ذلیل ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب ہو کر رہیں گے۔ حتی کہ اللہ تعالے نے میرے دل میں بھی اسلام داخل کر دیا، حالانکہ اس سے پہلے مجھے اسلام سے نفرت تھی لہ

۲۷۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَقَامُوا يَرْجُونَ لِذَلِكَ أَيُّهُمْ يُعْطَى فَغَدَوْا وَكُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَى فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ فَقَالَ نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللَّهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ

(از عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی از عبد العزیز بن ابی حازم از والد ش) سہل بن سعد رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ جنگ خیبر میں فرماتے تھے میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ دوں گا جس کے ہاتھ اللہ فتح نصیب کرے گا۔ یہ سن کر لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ کسے جھنڈا ملتا ہے۔ صبح کو سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے ہر شخص امیدوار تھا کہ اسے جھنڈا ملے گا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آواز دی علی کہاں ہے کہا گیا کہ اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اسے بلاؤ! وہ آئے آپ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لب مبارک لگا یا وہ اچھے ہو گئے گویا کوئی تکلیف ہی نہ تھی۔ حضرت علی نے پوچھا کیا ہم ان سے اس وقت تک لڑتے رہیں جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں، آپ نے فرمایا ذرا توقف کرنا جب تک ان کے مقام تک نہ پہنچ جائے۔ پھر انہیں دعوت اسلام دے۔ اور جو باتیں انہیں ضرور بتانے کی ہیں وہ بتا دے۔ (ترجمہ باب) قسم خدا کی اگر تیری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پر آئے تو وہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے

لہ یہ حدیث پہلے پارہ کتاب بدء الوحی میں گذر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ لہ ایک روایت میں ہے کہ وہ بڑا حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں۔ ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ابوبکر صدیق رض کو جھنڈا دے کر بھیجا لیکن خیبر کا قلعہ فتح نہ ہو سکا پھر حضرت عمر کو بھیجا جب بھی وہ قلعہ فتح نہ ہوا تب یہ حدیث فرمائی ۱۲ منہ

۲۷۴۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا قَوْمًا لَّمْ يُغِرْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِنْ لَّمْ يَسْمَعْ اَذَانًا اَغَارَ بَعْدَ مَا يُصْبِحُ فَنَزَلْنَا خَيْبَرَ لَيْلًا۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَزَا بِنَا۔

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے جنگ کرتے تو صبح تک ان پر حملہ نہ کرتے۔ اگر آواز اذان آجاتی تو حملہ نہ کرتے۔ اگر اذان نہ سنتے تو صبح کو حملہ کر دیتے[1] حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم خیبر میں رات کو جا کر پہنچے۔

دوسری سند قتیبہ نے بحوالہ اسماعیل بن جعفر از حمید از انسؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جہاد کرتے (پھر آخر تک مذکورہ حدیث ہے)

۲۷۴۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهَا لَيْلًا وَّكَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَيْلٍ لَّا يُغِيْرُ عَلَيْهِمْ حَتّٰى يُصْبِحَ فَلَمَّآ اَصْبَحَ خَرَجَتْ يَهُوْدُ بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّآ اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از حمید) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی طرف تشریف لے گئے وہاں رات کے وقت پہنچے آپؐ جب کسی قوم پر رات کو پہنچتے تو صبح ہونے تک ان پر حملہ نہ کرتے، بہرحال جب صبح ہوئی تو صبح کو یہودی بھاوڑے ٹوکریاں لے کر نکلے (زراعت پیشہ تھے) جب انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو کہنے لگے محمد، واللہ محمد مع لشکر آگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ اکبر خیبر (آج) برباد ہو گیا۔ ہم لوگ (مسلمان) جب کسی قوم کے میدان میں اتر آئے ہیں تو کفار کی جنہیں ڈرایا گیا، صبح منحوس ہوتی ہے (کیونکہ وہ ڈرائے جانے کے باوجود مسلمان نہ ہو سکے)

۲۷۴۴ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهٗ وَمَالَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے، میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ لا الٰہ الا اللہ نہیں کہتے جب وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ دیں (اقرار توحید و سلام کریں) تو مجھ سے وہ جان بچا لیتے ہیں، البتہ قصاص یا حق ہو، تو کسی کو قتل کی سزا دینا باوجود کلمہ بھی ہو گا۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہو گا

[1] یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو لڑائی کے لئے دعوت کو شرط نہیں جانتے ۱۲ منہ

رَوَاهُ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اس حدیث کو حضرت عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔[ل]

باب ۱۸۴۹ مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى بِغَيْرِهَا وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ

باب لڑائی کا مقام چھپانا؛ نیز جمعرات کا سفر کرنا بہتر ہے۔

۲۷۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ وَّكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِّنْ بَنِيهِ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ رَّسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) از عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب از ابن مالک کہتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب اپنے والد کعب کو (جب وہ اندھے ہو گئے تھے) کھینچ کر چلاتے پھراتے تھے۔ وہ کہتے تھے میں نے اپنے باپ کعب بن مالک سے سنا کہ جب وہ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے تو کہا آنحضرت جب کسی جہاد کا قصد فرماتے تو (مصلحۃً) دوسرا مقام بیان کرتے۔[ع]

۲۷۴۶۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلَّمَا يُرِيدُ غَزْوَةً يَّغْزُوهَا إِلَّا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتّٰى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَّاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَّمَفَازًا وَّاسْتَقْبَلَ غَزْوَ عَدُوٍّ كَثِيرٍ فَجَلّٰى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةَ عَدُوِّهِمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ وَعَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ

(از احمد بن محمد از عبداللہ از یونس از زہری) از عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت کم ایسا اتفاق ہوا کہ کسی جہاد کا ارادہ کریں اور صحیح مقام نہ چھپائیں (یعنی اکثر وہ صحیح مقام چھپاتے تھے اور دوسرا مقام بتاتے کہ دشمن کو خبر نہ ہو اور وہ مغالطہ میں رہتے) جب غزوہ تبوک جانے لگے تو ان دنوں سخت گرمی تھی، اور سفر بھی دور دراز جنگل کا درپیش تھا۔ اور دشمن کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ اس لیے آپ نے صاف صاف مسلمانوں کو کہہ دیا، کہ میں تبوک پر جانا چاہتا ہوں تاکہ وہ دشمن کے مقابلے کے مطابق تیاری کر لیں اور جس طرف جانا چاہتے تھے وہ بھی کہہ دیا۔

عبداللہ بن مبارک نے بحوالہ یونس از زہری سے اور وہ عبدالرحمان بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ ایسا بہت کم ہوا کہ آنحضرتؐ

[ع] ایسے مقام پر جس میں دشمن کو مغالطہ دینا ہو اس طرح صحیح مقام چھپانا اور قصداً دوسرا مقام بیان کرنا درست ہے دوسری حدیث سے الحرب خدعۃ تائید کرتی ہے ۱۲ عبدالرزاق [ل] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کو کتاب الزکوٰۃ میں اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو کتاب الایمان میں خود امام بخاری رح نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۳] تاکہ دشمن کو خبر نہ ہو وہ اپنا بند و بست کرے ایسے مقام میں جھوٹ بولنا درست ہے ۱۲ منہ

كَانَ يَقُولُ لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ

کسی سفر میں جمعرات کے سوا اور کسی دن نکلے ہوں۔[1]

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ۔

عبداللہ بن محمد نے بحوالہ ہشام از معمر سے انہوں نے زہری سے اور از عبدالرحمان بن کعب بن مالک اور ان کے والد سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جمعرات کے دن (مدینہ سے) نکلے اور آپ کو یہ پسند تھا کہ جمعرات کے دن سفر کریں۔

بَابٌ ۱۸۵ الْخُرُوجِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب ظہر کی نماز پڑھ کر سفر کرنا۔

۲۷۴۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابوقلابہ) حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں چار رکعت نماز ادا کی اور عصر کی ذوالحلیفہ میں پہنچ کر دو رکعت پڑھیں (قصر کیا) اور (میں) نے لوگوں سے سنا وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام پکار رہے تھے۔

بَابٌ ۱۸۵ الْخُرُوجِ آخِرَ الشَّهْرِ

باب چاند کے آخر میں سفر کرنا۔[2]

وَقَالَ كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

کریب نے ابن عباس سے[3] روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (حج وداع کے لیے) مدینہ سے اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی تھے اور جب مکہ پہنچے اس وقت ذوالحجہ کے چار دن گزر چکے تھے۔

۲۷۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رض تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسِ لَيَالٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرَى

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ ابن سعید از عمرہ بنت عبدالرحمٰن) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ جب ہم حجۃ الوداع کے لئے آنحضرت کے ساتھ روانہ ہوئے اس وقت ذوالقعدہ کی پانچ راتیں باقی تھیں، ہمارا ارادہ صرف حج کا ہی تھا۔ جب ہم مکے کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا جو شخص اپنے ساتھ قربانی لایا ہو وہ

---

[1] ایک حدیث میں ہے بارک اللہ لیوم السبت والخمیس اسی لئے علماء نے ہفتہ یا جمعرات کے دن سفر کے لئے نکلنا مسنون رکھا ہے ۱۲ منہ [2] یعنی یہ جائز ہے کچھ برا نہیں جیسے بعضے جاہل سمجھتے ہیں کہ چاند کے عروج میں سفر کرنا چاہیئے نہ نزول میں ۱۲ منہ [3] یہ حدیث کتاب الحج میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

اِذَا حَجَّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَزْوَاجِهٖ قَالَ يَحْيٰى فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَتَتْكَ وَاللّٰهِ بِالْحَدِيْثِ عَلٰى وَجْهِهٖ -

جب طواف اور سعی کر چکے تو احرام کھول دے"۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ لوگ ہمارے پاس گائے کا گوشت لائے۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازواج مطہرات کی جانب سے گائے قربانی کی ہے۔

یحیی بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث قاسم بن محمد سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا۔ خدا کی قسم عمرہ رضی اللہ عنہا نے تجھے بالکل صحیح صحیح روایت بیان کی۔

تمّ الجزء الحادی عشر ویتلوہ الجزء الثانی عشر انشاء اللہ تعالیٰ

بارھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابٌ ۱۸۵۲ الْخُرُوْجِ فِیْ رَمَضَانَ

باب رمضان میں سفر کرنا۔

۲۷۴۹۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ قَالَ حَدَّثَنِی الزُّھْرِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْکَدِیْدَ اَفْطَرَ قَالَ سُفْیٰنُ قَالَ الزُّھْرِیُّ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان، از زہری از عبیداللہ) از ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (جہاد کے لیے مدینہ سے) روانہ ہوئے۔ اور روزہ بھی رکھتے رہے حتیٰ کہ (مقام) کدید پہنچے وہاں افطار کیا (روزہ رکھنا چھوڑ دیا)

سفیان نے بحوالہ زہری از عبیداللہ ابن عباس سے یہی حدیث بیان کی[۱]

بَابٌ ۱۸۵۳ التَّوْدِیْعِ

باب مسافر کا سفر کے وقت رخصت ہونا[۲] یا مسافر کو سفر کے وقت رخصت کرنا)

وَقَالَ ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُکَیْرٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّہٗ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ وَقَالَ لَنَا اِنْ لَقِیْتُمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَیْنِ مِنْ قُرَیْشٍ سَمَّاھُمَا فَحَرِّقُوْھُمَا بِالنَّارِ قَالَ ثُمَّ اَتَیْنَاہُ نُوَدِّعُہٗ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا

ابن وہب نے بحوالہ عمرو[۳] از بکیر از سلیمان ابن یسار ابو ہریرہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوج میں بھیجا[۴] اور قریش کے دو آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ اگر وہ تمہیں مل جائیں تو انہیں آگ میں جلا دینا حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم آپ کے پاس رخصت ہونے کے لیے آئے۔ جب ہم روانہ ہونے لگے تو آپ نے فرمایا میں نے پہلے تمہیں یہ حکم دیا تھا کہ فلاں فلاں دو شخصوں کو آگ میں جلا دینا لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے سکتا ہے

---

[۱] اس سند کے بیان کرنے سے غرض یہ ہے کہ عبیداللہ سے سماع کی اس سند میں زہری نے تصریح کی ہے اور پہلی روایت میں اس کی صراحت نہیں ہے بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے امام بخاری نے کہا زہری اور ان کے ہم مذہبوں کا یہی قول ہے کہ رمضان کے اثناء میں سفر پیش ہونے سے افطار درست نہیں ہوتا اور چاہیے یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر فعل کو لیا جائے یعنی آخری فعل آپ کا یہ ہے کہ آپ نے کدید میں پہنچ کر افطار کیا تو معلوم ہوا کہ رمضان میں اگر سفر پیش آئے تو افطار کرنا درست ہے اس مسئلے کا بیان اوپر کتاب الصوم میں گزر چکا ہے یہاں اس حدیث کے لانے سے اس شخص کا رد منظور ہے جس نے رمضان میں سفر مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی سفر کے وقت رخصت کرنا سنت ہے خواہ مسافر مقیم کو رخصت کرے یا مقیم مسافر کو اور حدیث سے پہلا امر ثابت ہوتا ہے اور دوسرے کو اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اس کو نسائی اور اسمٰعیلی نے وصل کیا اور امام بخاری نے بھی مگر دوسرے طور سے ۱۲ منہ [۴] یا ہبار اور خالد جیسے ابن ہشام نے نقل کیا یا ہبار اور نافع بن قیس جیسے بلاذری نے نقل کیا ان مردودوں نے حضرت زینب آپ کی صاحبزادی کو راہ میں ایک برچھا سے ٹھونسا مارا ان کا حمل گر گیا ایسے بدمعاشوں کو جو غریب عورتوں پر حملہ کریں

بِالنَّارِ فَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللّٰهُ فَاِنْ اَخَذْتُمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔ ؎

تم انہیں پکڑ کر صرف قتل کر ڈالنا ؎

بَابٌ ۱۸۵۴ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْاِمَامِ

باب امام (اسلامی حاکم خواہ صدر ہو یا عادل بادشاہ) کی اطاعت کرنا۔

۲۷۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَّا لَمْ يُؤْمَرْ بِالْمَعْصِيَةِ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع از ابن عمر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں) دوسری سند (از محمد بن صباح از اسماعیل بن زکریا از عبید اللہ از نافع) از ابن عمر وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلم حاکم کی) بات سننا اور حکم ماننا لازم ہے (واجب ہے) جب تک خلاف شرع نہ ہو ؎ اگر خلاف شرع حکم دیا جائے تو نہ سننا چاہیئے اور نہ ماننا چاہیئے

بَابٌ ۱۸۵۵ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآءِ الْاِمَامِ وَيُتَّقٰى بِهٖ۔

باب امام (مسلم حاکم بادشاہ یا صدر) کے ساتھ ہو کر لڑنا (جنگ کرنا) اور اسے اپنا بچاؤ کرنا۔

۲۷۵۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ اَنَّ الْاَعْرَجَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُّطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ

(از ابو الیمان از شعیب از ابو الزناد از اعرج) از ابو ہریرہ وہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہم آخری امت ہیں (دنیا میں) لیکن (آخرت میں) سب سے آگے ہوں گے۔

اسی سند سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے (مسلم) حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے حاکم (مسلم) کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ امام (حاکم اسلام) دین کی ڈھال ہے اس کی آڑ میں (یعنی اس کے

؎ معلوم ہوا کہ آگ میں جلانا حرام ہے پہلے آپ نے اپنی رائے سے حکم دیا تھا پھر وحی آئی ہوگی تو آپ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔ قسطلانی نے کہا پسو یا کھٹمل کا بھی آنگار پر جلانا مکروہ ہے اسی حدیث کی رو سے میں کہتا ہوں حضرت علی رضی سے لوطی کا جلانا منقول ہے اور شاید ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور عرنیین کی حدیث میں جو آپ نے گرم سلائیاں آنکھوں میں چلوائیں وہ قصاصاً تھا یا منسوخ ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ ؎ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق بڑا بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے اس کے حکم کے خلاف میں کسی کا حکم نہ سننا چاہیئے۔ اگر کوئی بادشاہ خلاف شرع کام کا حکم دے تو اس کو سمجھانا چاہیئے مانے تو بہتر ورنہ مسلمانوں کو مل کر ایسے نالائق بادشاہ کو معزول کرنا چاہیئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ یہی فرماتے تھے کہ یزید کے احکام شرع کے خلاف ہیں اور اسی وجہ سے مرنے تک اس کی اطاعت قبول نہ کی اہل سنت اپنے امام کے طریق پر قائم ہیں اور قائم رہیں گے۔ ۱۲ منہ ؎ یعنی امام کی ذات لوگوں کا بچاؤ ہوتی ہے کوئی کسی پر ظلم نہیں کرنے پاتا دشمنوں کے حملے سے اسی وجہ سے حفاظت ہوتی ہے تو اس بچاؤ کو قائم رکھنا چاہیئے اس کی مدد کرنی چاہیئے۔

جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَيُتَّقٰى بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَّاِنْ قَالَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

ساتھ ہو کر جنگ کرنا چاہیئے اور اسے بچا کر دین یا تمام مسلمانوں کو) بچانا چاہیئے اگر وہ تقویٰ الٰہی کا حکم دیگا اور عدل و انصاف قائم کرے گا تو اسے ان باتوں کا اجر و ثواب ملے گا اگر بے انصافی کرے گا تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا۔ (رعیت اس کے گناہ میں ماخوذ نہ ہوگی اگر وہ اسے معزول نہ کر سکتی ہو)[1]

بَابٌ ۱۸۵۶ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ اَنْ لَّا يَفِرُّوْا وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى الْمَوْتِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب میدان جنگ سے پیٹھ نہ دکھانے پر بیعت کرنا

بعض کا قول ہے موت پر بیعت کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بیشک راضی ہوا اللہ مومنوں سے جب وہ درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے تھے[2]

۲۷۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِيْ بَايَعْنَا تَحْتَهَا كَانَتْ رَحْمَةً مِّنَ اللّٰهِ فَسَاَلْتُ نَافِعًا عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعَهُمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا بَلْ بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ

(از موسےٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) از ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ ہم حدیبیہ کے دوسرے سال لوٹ کر آتے، تو ہم سے اس بارے میں دو آدمیوں کی رائے بھی ایک جیسی نہ ہو سکی کہ یہی وہ درخت ہے جس کے نیچے بیعت کی تھی اس میں اللہ کی رحمت تھی۔[3] جویریہ کہتے ہیں میں نے نافع سے پوچھا آپ نے صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی۔ کیا موت پر؟ انہوں نے کہا نہیں صبر و ثبات[4] پر (یعنی ثابت قدمی سے ڈٹ جانے جم جانے پر)

۲۷۵۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ اَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ فَقَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباد بن تمیم) از عبداللہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ جب حرہ کا زمانہ آیا تو اس کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے موت پر بیعت کر رہے تھے انہوں نے کہا موت پر بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب میں کسی سے نہیں لوں گا (حضور صلی اللہ علیہ وسلم موت کی بیعت لے چکے تھے)

۲۷۵۴۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

(از مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید) از سلمہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے (حدیبیہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر میں ایک درخت

[1] رعایا اس کے گناہ میں نہ پکڑی جائے گی اگر رعایا مجبور رہی اور اس کو معزول نہ کر سکتی ہو ۱۲ منہ [2] مراد وہ بیعت ہے جو صحابہؓ نے حدیبیہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی یہ ایک ہزار پانچ سو چالیس آدمی تھے سلمہ بن اکوع بھی ان میں تھے وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مرنے پر بیعت کی تھی یعنی مرتے تک لڑائی سے منہ نہ موڑنے پر ۱۲ منہ [3] بلکہ ہر ایک کی رائے الگ الگ ایک درخت کو بتلاتا تھا کہ یہ درخت تھا دوسرا کہتا تھا نہیں یہ درخت تھا اللہ تعالیٰ کی اس میں حکمت تھی اور اس درخت کو بھلا دیا ورنہ جاہل لوگ اس کی تعظیم یا پرستش شروع کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ لوگ ایک درخت کی زیارت کو آتے جاتے ہیں اس کو شجرہ رضوان سمجھ کر، آپ نے اس کو کٹوا ڈالا ۱۲ منہ [4] یعنی لڑائی میں ثابت قدم رہیں گے بھاگیں گے نہیں - دونوں کا مطلب ایک ہی ہے جیسے آگے کی روایت میں آتا ہے کہ موت پر بیعت کی ۱۲ منہ [5] معین جگہ کی پرستش سے بچنے کو صحابہ نے رحمت بیان کیا۔ صحابہ کے اس فقرہ سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو معین جگہ یا معین تاریخ پر عرس کر کے دنیا بھر کو اجتماع کی زحمت اور تکلیف دیتے ہیں اور اس سے نصف درجہ بھی جہاد و بیت المقدس وغیرہ کے لئے تکلیف برداشت نہیں کرتے - عبدالرزاق

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ أَلَا تُبَايِعُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَأَيْضًا فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

کے سائے میں چلا گیا جب لوگوں کا ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا اکوع کے بیٹے تو بیعت نہیں کرتا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ میں بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ چنانچہ میں نے دوبارہ بیعت کی۔ یزید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا آپ نے اس دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا موت پر۔

۲۷۵۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَقُولُ

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدًا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ
فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةِ

(از حفص بن عمر از شعبہ از حمید) از حضرت انس رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے ؎

ترجمہ۔

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیعت کی کہ زندگی بھر ہم جہاد کرتے رہیں گے۔ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں یہ شعر پڑھا۔ ترجمہ

اے اللہ عیش و آرام تو صرف آخرت میں ہے انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

۲۷۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمٰنَ عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ بَايِعْنَا عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِأَهْلِهَا فَقُلْتُ عَلَامَ تُبَايِعُنَا قَالَ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از محمد بن فضیل از عاصم از ابو عثمان) از مجاشع رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بھائی سمیت حاضر ہوا میں نے کہا ہم ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ہجرت کا زمانہ انہی لوگوں کیلئے تھا جو ہجرت کر چکے۔ میں نے عرض کیا اب آپ کس بات پر ہم سے بیعت لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اسلام اور جہاد پر۔

بَاب ۱۸۵۷ عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ فِيمَا يُطِيقُونَ۔

باب امام (حاکم مسلم) لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق احکامات صادر کرے۔

۲۷۵۷۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرٍ مَا دَرَيْتُ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آج میرے پاس ایک شخص آیا اس نے ایک بات پوچھی میں سمجھ نہ سکا کہ کیا جواب دوں؟ وہ کہنے لگا ایک مسلح طاقتور شخص کسی

لہ یزید اس وقت حاکم تھا اس کا قصہ یہ تھا کہ عبداللہ بن حنظلہ اور کئی مدینہ والے یزید کو دیکھنے گئے اس کی حرکات ناشائستہ یعنی خلاف شرع پائے تو مدینہ والوں نے اس کی بیعت توڑ کر عبداللہ بن زبیر سے بیعت کر لی یزید نے مسلم بن عقبہ کو سردار بنا کر ایک عظیم الشان لشکر مدینہ پر روانہ کیا ۱۲ منہ

مَا اَرُدُّ عَلَيْهِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا مُؤْدِيًا نَشِيطًا يَخْرُجُ مَعَ اُمَرَآئِنَا فِي الْمَغَازِي فَيَعْزِمُ عَلَيْنَا فِي اَشْيَآءَ لَا نُحْصِيهَا فَقُلْتُ لَهُ وَاللّٰهِ مَآ اَدْرِي مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنَّا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَسٰى اَنْ لَّا يَعْزِمَ عَلَيْنَا فِي اَمْرٍ اِلَّا مَرَّةً حَتّٰى نَفْعَلَهُ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَنْ يَّزَالَ بِخَيْرٍ مَّا اتَّقَى اللّٰهَ وَاِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَاَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ وَاَوْشَكَ اَنْ لَّا تَجِدُوْهُ وَالَّذِي لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مَآ اَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا كَالثَّغْبِ شُرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدَرُهُ ۔

(پرہیز گار لوگ وصال پاگئے اور عام قسم کے لوگ رہ گئے)

مسلمان افسر کے ساتھ جہاد کیلئے نکلا۔ اب وہ افسر ایسی باتوں کا حکم دینے لگا جو ہم سے نہیں ہو سکتیں۔ میں نے جواب دیا مجھے معلوم نہیں تجھے کیا جواب دوں[1] اتنا کہتا ہوں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، آپ جس کام کے لیے ایک بار بھی فرما دیتے ہم کر گزرتے[2] اور تم میں سے ہر شخص اس وقت تک ٹھیک رہے گا جب تک خدا سے ڈرتا رہے گا جب کسی قسم کا شک پیدا ہو جائے تو کسی اور سے پوچھ لے[3]۔ وہ اس کی تشفی کر دے گا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ تمہیں نہ ملیں گے (جن سے تشفی ہو یعنی صحابہ کرام)۔

خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زمانہ گزر گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی گڑھے کا نتھرا صاف پانی پی لیا اور میلا گدلا پانی باقی رہ گیا۔

باب ۱۸۵۸ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُقَاتِلْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَخَّرَ الْقِتَالَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر صبح کو جنگ شروع نہ کرتے تو توقف فرماتے اور زوال شمس کے بعد جنگ شروع فرماتے۔

۲۷۵۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعٰوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُّوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَّهُ قَالَ كَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى فَقَرَاْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَآءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا

(از عبداللہ بن محمد از معاویہ بن عمرو از ابواسحاق از موسیٰ بن عقبہ) از سالم ابوالنضر جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے اور ان کے منشی تھے وہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبیداللہ کو عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے خط لکھا۔ میں نے وہ پڑھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض جہادوں میں جن میں دشمن سے مقابلہ ہوا سورج ڈھلے تک انتظار کیا سورج ڈھلا تو کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو! دشمن سے لڑنے کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو۔ پس جب لڑنے کی نوبت آ ہی جائے تو ڈٹ جاؤ (بھاگو نہیں) اور یہ سمجھ رکھو کہ بہشت تلواروں کے سائے تلے ہے (یعنی شہید ہوتے ہی داخل بہشت ہو گئے) پھر آپ نے یہ دعا فرمائی اے

---

[1] حالانکہ جواب کچھ مشکل نہ تھا مگر ابن مسعودؓ زمانہ کی خرابی سے ڈرے اگر یہ کہتے ہیں کہ افسر کے حکم کی اطاعت ضرور نہیں ہے تو لوگ اس فتویٰ کا بہانہ کر کے شرعی کاموں میں بھی اپنے افسروں کی نافرمانی شروع کر دیں گے اور سارا انتظام درہم برہم ہو جائیگا اگر یہ کہیں کہ ہر بات افسر کی ماننا ضرور ہے تو شرع کے برخلاف ہوتا ہے کیونکہ شریعت کی رو سے جہاں تک ممکن ہو اور معصیت نہ ہو وہاں تک افسر کی اطاعت لازم ہے ۱۲ منہ

[2] عبداللہ بن مسعودؓ نے گول مول جواب دیا ان کا مطلب یہی ہے کہ افسر کا حکم جب شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی اطاعت لازم اور ضروری ہے ۱۲ منہ

[3] عبداللہ بن مسعودؓ نے قرآن کے موافق حکم دیا فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون اور یہ تخصیص نہیں کہ فلاں عالم سے پوچھے یا فلاں عالم سے ملے۔ عامی کا کام یہ ہے کہ جس کسی عالم کو دیندار اور پرہیزگار اور خدا ترس سمجھے اس سے دین کا مسئلہ پوچھ لے ۱۲ منہ

لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

اللہ کتاب کے نازل کرنے والے! بادل کے برسانے والے! دشمن کے لشکروں کو شکست دینے والے! انہیں شکست دے ہمیں ان پر غالب فرما۔

بَابُ ۱۸۵۹ اِسْتِئْذَانِ الرَّجُلِ الْإِمَامَ

وَقَوْلِهِ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِذَا كَانُوا مَعَهُ عَلَى أَمْرٍ جَامِعٍ لَمْ يَذْهَبُوا حَتَّى يَسْتَأْذِنُوهُ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَأْذِنُونَكَ الخ

مجلس مشورہ۔

باب امام (مسلم حاکم) سے اجازت حاصل کرنا

جہاد میں نہ جانے کی اجازت حاصل کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "بیشک مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور جب پیغمبر کے ساتھ کسی اجتماعی امر میں ہوتے ہیں تو بغیر اجازت وہاں سے نہیں چل دیتے" (آخر آیت تک) امر جامع جیسے جہاد

۲۷۵۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاحَقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أَعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَقَالَ لِي مَا لِبَعِيرِكَ قَالَ قُلْتُ عَيِيَ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِعْنِيهِ قَالَ فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنَّ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَرُوسٌ فَاسْتَأْذَنْتُهُ فَأَذِنَ لِي فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَامَنِي قَالَ

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از مغیرہ از شعبی) از جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں شریک تھا آپ میرے پیچھے سے آکر مجھ سے ملے میں اس وقت ایک پانی لادنے والے اونٹ پر سوار تھا وہ اونٹ تھک گیا تھا اور چل نہیں سکتا تھا۔ آپ نے فرمایا جابر تیرے اونٹ کو کیا ہوگیا؟ میں نے عرض کیا تھک گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پیچھے گئے اور اسے ڈانٹ دیا اور اس کے لیے دعا کی پھر تو وہ دوسرے اونٹوں کے آگے چلتا رہا آپ نے فرمایا اب تیرا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا اب تو خوب ہے آپ کی برکت سے اچھا ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو اسے بیچتا ہے مجھے شرم آئی کیونکہ ہمارے پاس کوئی اور پانی لادنے والا اونٹ نہ تھا۔ مگر میں نے کہہ دیا بیچتا ہوں۔ فرمایا میرے ہاتھ بیچ ڈال لیس میں نے بیچ دیا اس شرط پر کہ مدینہ تک اس کی پیٹھ پر سواری کروں گا (جب میں سوار ہو کر مدینہ کے قریب پہنچا) میں نے عرض کیا میری حال میں ہی شادی ہوئی ہے مجھے گھر تک جانے کی اجازت دیجئے۔ آپ نے اجازت دی میں لوگوں سے آگے بڑھ کر مدینہ کو چلا۔ جب میں مدینہ پہنچ گیا، تو میرے ماموں ملے اور اونٹ کا حال پوچھا میں نے جو کچھ اس کے متعلق کیا تھا وہ بیان کیا۔ انہوں نے مجھے ملامت کی کہ ایک

ع۵ لڑائی کی آرزو نہ کرو یعنی از خود صلح پسند رہو لیکن اگر دشمن اتنا ذلیل ثابت ہو کہ لڑائی کی ٹھان لے تو پھر تم ان کے مقابلے میں ڈٹ جاؤ لیکن صلح کی کبھی شرائط ہوتی ہیں یہ نہیں کہ ہر قیمت پر صلح ہو۔ عبدالرزاق

وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَأْذَنْتُهُ هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيْ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَيَّ قَالَ الْمُغِيْرَةُ هٰذَا فِيْ قَضَائِنَا حَسَنٌ لَا نَرٰى بِهِ بَاْسًا۔

اونٹ تھا اور وہ بھی بیچ دیا۔ جب میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے مدینہ جانے کی اجازت مانگی تھی تو آپ نے دریافت فرمایا تھا کہ تو نے کنواری لڑکی سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟ میں نے کہا بیوہ سے آپؐ نے فرمایا کنواری سے کیوں نہ کی؟ تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد جنگ میں شہید ہو گئے اور میری چھوٹی بہنیں ہیں میں ناپسند کرتا ہوں کہ ان جیسی چھوکری سے شادی ہو نہ وہ انہیں تعلیم دے نہ تربیت۔ یہ سمجھ کر میں نے بیوہ سے شادی کی جو انہیں تعلیم و تربیت دے سکے بہرکیف جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اور دوسری صبح میں اونٹ لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپؐ نے مجھے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی بخش دیا۔

حضرت مغیرہ فرماتے ہیں بیع میں یہ شرط لگانا (کہ وہاں تک سوار رہوں گا) اچھا ہے کوئی حرج نہیں[2]۔

بَاب ۱۸۶۰ مَنْ غَزَا وَهُوَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسِهٖ - فِيْهِ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب تازی شادی کی ہو اور جہاد میں جائے[1]۔ اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث ہے۔

بَاب ۱۸۶۱ مَنِ اخْتَارَ الْغَزْوَ بَعْدَ الْبِنَاءِ - فِيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب تازی شادی کی ہو اور بیوی سے مباشرت کر کے جہاد میں جائے اس باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[4]۔

بَاب ۱۸۶۲ مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ عِنْدَ الْفَزَعِ۔

باب گھبراہٹ کے وقت خود امام (مسلم حکمران) کا لوگوں سے سبقت کر کے جانا۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) از انس بن مالکؓ وہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں دشمن کی آمد کی گھبراہٹ یا خطرہ محسوس کیا گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور مدینہ کے ارد گرد دیکھ

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ جابرؓ اجازت لے کر جدا ہوئے ۱۲ منہ [2] کہ بائع فلاں مکان تک اس پر سوار رہے گا یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اور جابر کے ماموں تو بہت کر بہت شرمندہ ہوئے ہوں گے کہ جابر کو اونٹ بھی ملا اور روپیہ بھی سکتے ہیں یہ ماموں جد بن قیس تھا جو دل میں منافق تھا۔ ثعلبہ اور عمرو نہ تھے وہ سچے مسلمان تھے ۱۲ منہ [3] تاکہ نئی بیوی کا اشتیاق دل میں باقی نہ رہے ۱۲ منہ [4] جو آگے مذکور ہوگی کہ ایک پیغمبر جہاد کو گئے اور فرمایا میرے ساتھ ایسا کوئی شخص نہ نکلے جس نے نکاح کیا ہو اور ابھی صحبت نہ کی ہو ۱۲ منہ

سَلَّمَ فَرَسًا لِّاَبِیْ طَلْحَۃَ فَقَالَ مَا رَاَیْنَا مِنْ شَیْءٍ وَّاِنْ وَّجَدْنَاہُ لَبَحْرًا۔

بَابٌ ۱۸۶۳ ۔ اَلسُّرْعَۃِ وَالرَّکْضِ فِی الْفَزَعِ۔

۲۷۶۱۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَہْلٍ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ فَزِعَ النَّاسُ فَرَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِّاَبِیْ طَلْحَۃَ بَطِیْئًا ثُمَّ خَرَجَ یَرْکُضُ وَحْدَہٗ فَرَکِبَ النَّاسُ یَرْکُضُوْنَ خَلْفَہٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا اِنَّہٗ لَبَحْرٌ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِکَ الْیَوْمِ۔

بَابٌ ۱۸۶۴ ۔ اَلْخُرُوْجِ فِی الْفَزَعِ وَحْدَہٗ

بَابٌ ۱۸۶۵ ۔ اَلْجَعَائِلِ وَالْحُمْلَانِ فِی السَّبِیْلِ۔

وَقَالَ مُجَاہِدٌ قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ اَلْغَزْوُ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اُعِیْنَکَ بِطَائِفَۃٍ مِّنْ مَّالِیْ قُلْتُ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیَّ قَالَ اِنَّ غِنَاکَ لَکَ وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ مَّالِیْ فِیْ ہٰذَا الْوَجْہِ وَقَالَ عُمَرُ اِنَّ نَاسًا یَّاْخُذُوْنَ مِنْ ہٰذَا الْمَالِ لِیُجَاہِدُوْا ثُمَّ لَا یُجَاہِدُوْنَ فَمَنْ فَعَلَہٗ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِمَالِہٖ حَتّٰی نَاْخُذَ مِنْہُ مَا اَخَذَ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَّمُجَاہِدٌ اِذَا دُفِعَ اِلَیْکَ شَیْءٌ تَخْرُجُ

بحال کر دالپس آئے) فرمایا میں نے تو ڈر کی کوئی بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا ہے (تیز رفتاری میں)

باب ڈر کے وقت تیزی اور سرعت کرنا اور گھوڑا دوڑانا۔

(از فضل بن سہل از حسین بن محمد از جریر بن حازم از محمد) انس بن مالک وہ فرماتے ہیں کہ (ایک بار) لوگ خوف زدہ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے سست رفتار گھوڑے پر سوار ہوئے اور تنہا اسے دوڑاتے ہوئے (شہر کے باہر چلے گئے آپ کے پیچھے لوگ سوار ہو کر گھوڑے دوڑاتے چلے (آپ واپس آئے) فرمایا تمہیں کسی قسم کا خطرہ درپیش نہیں، خوف مت کرو، یہ گھوڑا دریا ہے اس دن سے یہ گھوڑا کسی سے پیچھے نہ رہتا تھا (بلکہ تیز رفتار بن گیا)

باب حالت خطرہ میں تنہا نکلنا۔

باب کسی کو اجرت دے کر اپنی طرف سے جہاد کرانا

اور اللہ کی راہ میں سواری دینا۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن عمر سے کہا میں جہاد کو جانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا میں چاہتا ہوں کچھ روپے سے تیری مدد کروں، میں نے کہا اللہ کے فضل سے میں مالدار ہوں۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا تیری مالداری تیرے لیے ہے میں چاہتا ہوں کہ میرا مال اس طرح (یعنی جہاد میں) خرچ ہو[1]

حضرت عمر فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو بیت المال سے جہاد کیلئے روپیہ لیتے ہیں پھر جہاد[2] نہیں کرتے (یعنی رقم کھا کر بھی جہاد نہیں کرتے یہ ان کی انتہائی مذموم حرکت ہے) جو ایسا کرے گا تو ہم اس سے مال واپس لے

[1] اس کو خود امام بخاری نے غزوۂ فتح میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] شافعیہ نے اس کو جائز رکھا ہے کہ اجرت لے کر کسی کی طرف سے جہاد کرے لیکن مالکیہ اور حنفیہ نے مکروہ رکھا ہے مگر جب بیت المال میں روپیہ نہ ہو اور مسلمان ناتوان ہوں تو جائز ہے البتہ غازی کی اعانت اور امداد گو وہ مالدار ہو سب کے نزدیک درست ہے ۱۲ منہ [3] روپیہ کھا کر بیٹھ جاتے ہیں اس کو ابن ابی شیبہ اور امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا ۱۲ منہ

بِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاصْنَعْ بِهٖ مَا شِئْتَ وَضَعْهُ عِنْدَ اَهْلِكَ۔

لیں گے۔

حضرت طاؤس اور حضرت مجاہد کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) تجھے کچھ دے تو وہ چیز تیری ملکیت ہوگی، تو جو چاہے کر سکتا ہے چاہے اپنے گھر والوں کو دے (یہ بھی جائز ہے)

۲۷۶۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ سَاَلَ زَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَقَالَ زَیْدٌ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَمَلْتُ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَرَاَیْتُهٗ یُبَاعُ فَسَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْتَرِیْهِ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ

(از حمیدی از سفیان از مالک از زید بن اسلم از والد ش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا پھر اسے بازار میں فروخت ہوتے دیکھا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کیا میں اسی گھوڑے کو خرید لوں؟ (جسے میں نے فی سبیل اللہ دیا تھا؟) آپ نے فرمایا اسے مت خرید اپنے صدقے کو واپس مت لے۔

۲۷۶۳۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ یُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِكَ۔

(از اسماعیل از اویس از امام مالک از نافع) از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دیا پھر اسے بازار میں بکتے ہوئے پایا تو اسے خریدنا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اسے مت خرید اور اپنا صدقہ واپس مت لے۔

۲۷۶۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَّحْیٰی بْنِ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ وَّلٰكِنْ لَّا اَجِدُ حَمُوْلَةً وَّلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ وَیَشُقُّ عَلَیَّ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَوَدِدْتُّ اِنِّیْ قَاتَلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقُتِلْتُ ثُمَّ اُحْیِیْتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ اُحْیِیْتُ۔

(از مسدد از یحییٰ بن سعید قطان از یحییٰ بن سعید انصاری از ابو صالح) ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو میں کسی لشکر (چھوٹے) کے پیچھے بھی نہ رہتا (جو جہاد کیلئے نکلتا) لیکن مجھے اتنی سواریاں نہیں ملتیں نہ میرے پاس وہ چیز ہے جس پر سب لوگ سوار ہو سکیں اور مجھ پر یہ بھی گراں گزرتا ہے کہ لوگ میرے پیچھے رہ جائیں (میرے ساتھ نہ چلیں) مجھے یہ بہت پسند ہے کہ اللہ کی راہ میں قتال کروں اور شہید کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں۔

بَابٌ ۱۸۶۶ الْاَجِیْرِ

باب مزدوری لے کر جہاد میں شریک ہونے والا[1]

وَقَالَ الْحَسَنُ وَابْنُ سِیْرِیْنَ یُقْسَمُ

امام حسن بصری اور محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ[2]

[1] اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ۱۲ منہ [illegible] ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [illegible] ایسے مزدور کو مال غنیمت میں حصہ ملے گا یا نہیں اس میں اختلاف ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور [illegible] ۱۲ منہ [2] اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ

لِلْاَجِيْرِ مِنَ الْمَغْنَمِ وَاَخَذَ عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ فَرَسًا عَلَى النِّصْفِ فَبَلَغَ سَهْمُ الْفَرَسِ اَرْبَعَ مِائَةِ دِيْنَارٍ فَاَخَذَ مِائَتَيْنِ وَاَعْطٰى صَاحِبَهُ مِائَتَيْنِ۔

مزدور بھی مال غنیمت میں حصہ دار ہوگا۔ عطیہ بن قیس نے ایک شخص کا گھوڑا اس اقرار پر لیا کہ مال غنیمت اس شرط حصہ کا وہ حقدار ہوگا۔ پھر اس گھوڑے کا حصہ چار سو دینار مقرر ہوا چنانچہ عطیہ بن قیس نے دو سو دینار خود لے لیے اور دو سو دینار اسے دیئے جس کا گھوڑا تھا۔[۵۱]

۲۷۶۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَحَمَلْتُ عَلٰى بَكْرٍ فَهُوَ اَوْثَقُ اَعْمَالِيْ فِيْ نَفْسِيْ فَاسْتَاْجَرْتُ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيْهِ وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَهَا فَقَالَ اَيَدْفَعُ يَدَهُ اِلَيْكَ فَتَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از ابن جریج از عطاء بن ابی رباح از صفوان بن یعلی) از ان کے والد کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں شرکت کی تھی۔ میں نے ایک جوان اونٹ سواری کے لیے دیا تھا میرے خیال میں میرے کاموں میں یہ کام زیادہ وزنی اور مضبوط تھا۔ میں نے ایک شخص کو اجرت[۵۲] پر رکھا۔ چنانچہ میرا مزدور کسی سے لڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کا ہاتھ منہ سے کاٹ[۵۳] ڈالا۔ اس نے اس کا دانت نکال لیا (جب ہاتھ باہر کھینچنے لگا) پھر کاٹنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (فریاد لیے) حاضر ہوا (جس کا دانت نکالا گیا تھا) آپ نے اس کے دانت کا کچھ بدلا نہیں دلایا فرمایا اگر وہ اپنا ہاتھ تیرے حوالے کر دیتا اور نکالنے کی کوشش نہ کرتا) تو تو اونٹ کی طرح اسے چبا ڈالتا۔

بَابٌ ۱۸۶۷ مَا قِيْلَ فِيْ لِوَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کا بیان[۵۴]

۲۷۶۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ ثَعْلَبَةُ بْنُ اَبِيْ مَالِكٍ الْقُرَظِيُّ اَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ صَاحِبَ لِوَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ الْحَجَّ فَرَجَّلَ۔

(از سعید بن مریم از لیث از عقیل از ابن شہاب از ثعلبہ بن ابی مالک قرظی) از قیس بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے، انہوں نے حج کا ارادہ کیا تو اپنے بالوں میں کنگھی کی[۵۵]

---

۵۱ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ اس اثر کو کس نے نکالا ۱۲ منہ ۵۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اس شخص کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے کہ میں بوڑھا تھا میرے ساتھ کوئی خدمتگار بھی نہ تھا تو میں نے ایک شخص کو مزدوری پر ٹھہرایا اور اس کے لئے دو حصے مقرر کئے جب کوچ کا وقت قریب آیا تو وہ کہنے لگے میں حصہ نہیں جانتا میری مزدوری ٹھہرا دو میں نے تین دینار اس کی مزدوری ٹھہرا دی ۱۲ منہ ۵۳ مسلم کی روایت میں ہے کہ یعلیٰ نے کاٹا اور مزدور نے اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلیٰ کا دانت نکل پڑا ۱۲ منہ ۵۴ حدیث میں لواء کا لفظ ہے لواء اور رایہ دونوں ایک ہیں ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ کا رایہ سیاہ تھا اور لواء سفید اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں فرق ہے بعضوں نے کہا لواء جو نیزے پر ایک کپڑا لگا دیا جاتا ہے اور گرہ نہیں دی جاتی اور رایہ وہ جو گرہ دے کر باندھا جاتا ہے جس کو علم بھی کہتے ہیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں یہ جھنڈا لشکر کا جو سردار ہوتا وہ تھامے رہتا اور آپؐ کے جھنڈے کا نام عقاب تھا ۱۲ منہ ۵۵ یہ ایک ٹکڑا ہے اس حدیث کا جس کو اسماعیلی نے پورے طور سے نکالا اس میں یہ ہے کہ انہوں نے سر کے ایک طرف کنگھی کی تھی ان کا غلام کھڑا ہوا تھا اس نے ہدی کے جانور کو ہار پہنا دیا انہوں نے جب یہ دیکھا کہ ہدی کی تقلید ہو گئی تو حج کی لبیک پکاری اور سر کے دوسری طرف کنگھی نہ کی یہ قیس سعد بن عبادہ کے بیٹے تھے جو خزرج کے قبیلے کے سردار تھے ۱۲ منہ

۲۷۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا فِي صَبَاحِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ قَالَ لَيَأْخُذَنَّ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(از قتیبہ بن سعید از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ غزوہ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے ان کی آنکھوں میں آشوب ہو گیا تھا پھر سوچنے لگے کہ کیا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں (آشوب چشم کی وجہ سے یہ نہیں ہو سکتا) لہٰذا بعد میں تشریف لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے۔ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خیبر فتح کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا یا آپ نے فرمایا کل ایسا شخص جھنڈا تھامے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول دونوں محبت کرتے ہیں یا فرمایا جو اللہ و رسول دونوں سے محبت رکھتا ہے[۲] اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دے گا۔ دوسرے دن کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت علی تشریف لے آئے ہیں حالانکہ ہمیں ان کی آمد کی امید بھی نہ تھی لوگوں نے کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ آ پہنچے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا انہی کے حوالے کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔

۲۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ يَقُولُ لِلزُّبَيْرِ هٰهُنَا أَمَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَرْكُزَ الرَّايَةَ۔

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از ان کے والد از نافع بن جبیر) حضرت عباس رضی اللہ عنہ حضرت زبیر سے فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ جھنڈا یہاں گاڑ دو[۱]

بَابُ ۱۸۶۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَقَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللّٰهِ۔ قَالَهُ جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ ایک مہینہ کے برابر فاصلے کے رعب و دبدبہ کے ساتھ میری مدد کی گئی (جتنی دور ایک مہینہ تک سفر طے ہوتا ہے اتنی دور بھی کوئی کافر ہو تو مجھ سے کانپتا اور ڈرتا ہے) نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان "ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے اس لیے کہ انہوں نے خدا کے ساتھ شرک کیا" ان کے متعلق حضرت جابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں[۳]

---

[۱] قسطلانی نے کہا یہ حدیث پورے طور سے غزوہ فتح میں مذکور ہوگی اس سے یہ نکلا کہ جھنڈا بغیر بادشاہ کے حکم نہ گاڑا جائے اور جہاں وہ بتلائے گاڑا جائے کیونکہ جھنڈا اصل اس کے فرودگاہ کی نشانی ہے ۱۲ منہ

[۳] یہ روایت اوپر کتاب التیمم میں موصولاً گذر چکی ۱۲ منہ [۲] اس سے یہ نہ سمجھنا کہ دوسرے صحابہ کی نفی مقصود نہیں کیونکہ صحابہ اللہ و رسول سے محبت رکھتے ہیں بلکہ تمام صحابہ سے اللہ و رسول محبت رکھتے ہیں ۱۲

۲۷۶۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ فَبَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ وَقَدْ ذَھَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَھَا۔

(از یحییٰ ابن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمات کے ساتھ بھیجا گیا ہے (مختصر الفاظ میں طویل مفہوم) اور مجھے رعب سے مدد[۱] دی گئی میں ایک بار سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں لاکر میرے ہاتھ پر رکھ دی[۲] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور تم یہ خزانے نکال رہے ہو۔

۲۷۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَخْبَرَہٗ اَنَّ ھِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ وَھُمْ بِاِیْلِیَاءَ ثُمَّ دَعَا بِکِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَۃِ الْکِتَابِ کَثُرَ عِنْدَہُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ وَاُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ حِیْنَ اُخْرِجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ اِنَّہٗ یَخَافُہٗ مَلِکُ بَنِی الْاَصْفَرِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابوسفیان نقل کرتے ہیں کہ جب ابوسفیان و دیگر مشرکین شام میں تھے۔ ہرقل نے انہیں بلا بھیجا پھر اسنے حضوؐر کا خط منگوایا جب وہ پڑھ چکا تو ہرقل کے دربار میں بہت شور اٹھا کیونکہ ہرقل نے حضوؐر کی صداقت کا اعلان کر دیا تھا (ابو سفیان کہتے ہیں) ہمیں دربار سے باہر نکل جانے کا حکم ہوا میں نے اپنے ساتھیوں (مشرکین مکہ جو میرے ساتھ تھے) سے کہا ابوکبشہ کے بیٹے[۳] کا درجہ بلند ہوگیا۔ زرد رنگ کی قوم کا بادشاہ بھی اس سے ڈرتا[۴] ہے۔ شام کا ملک جہاں ہرقل تھا مدینہ سے ایک ماہ کی راہ ہے آنحضرت کا رعب ہرقل پر پڑا یہی معنی ہے نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِیْرَۃَ شَھْرٍ کا۔

بَاب ۱۸۶۹ حَمْلِ الزَّادِ فِی الْغَزْوِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی۔

باب جہاد میں زادِ سفر ساتھ رکھنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

ارشاد ہے "سفر خرچ ساتھ رکھو اور بہترین سفر خرچ تقوی[۵] ہے"

۲۷۷۱۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ ھِشَامٌ وَّحَدَّثَتْنِیْ اَیْضًا فَاطِمَۃُ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ صَنَعْتُ سُفْرَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُّھَاجِرَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِہٖ وَلَا لِسِقَائِہٖ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والد ش و حضرت فاطمہؓ سے اور وہ حضرت اسماء سے روایت کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کرنا چاہتے تھے تو حضرت ابوبکر کے گھر میں آنحضرتؐ کے لیے زاد سفر تیار کیا گیا مگر توشہ باندھنے کیلئے کوئی کپڑا نہیں تھا نہ پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لیے کچھ تھا بہر حال حضرت ابوبکر سے میں نے کہا بخدا باندھنے کو کوئی کپڑا نہیں صرف میری کمر باندھنے کا کپڑا ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا اسی کے

---

۱ اس روایت میں ایک مہینے کی راہ سے یہ مذکور ہے لیکن جابر کی روایت جو امام بخاری نے کتاب التیمم میں نکالی اس میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۲ خزانوں سے مراد کسرے اور قیصر کے خزانے ہیں جن کو مسلمانوں نے لوٹا یا زمین کی پیداوار مالگذاری معدنیات وغیرہ یہ حدیث آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے آپؐ نے جیسے بشارت دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں نے آپ کے بعد روم ایران مصر شام فتح کیا ۱۲ منہ ۳ ابوکبشہ آنحضرتؐ کے رضاعی والد تھے ابوسفیان نے جو اس وقت تک کافر تھا تحقیر کی راہ سے آپ کو ابوکبشہ کا بیٹا کہا ۱۲ منہ ۴ شام کا ملک جہاں اس وقت ہرقل تھا مدینہ سے ایک مہینہ کی راہ ہے تو باب کا مطلب نکل آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رعب ایک مہینہ کی راہ سے ہرقل پر پڑا اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی ہے ۵ حالانکہ یہ آیت حج کے سفر میں اتری ہے مگر الفاظ عام ہیں اور حج کی طرح جہاد کا سفر بھی ہے ۱۲ منہ

مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ وَاللّٰهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبِطِيهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ۔

دو ٹکڑے کر لے ایک سے مشکیزہ باندھ دے اور دوسرے سے توشہ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس دن سے میرا نام ذوالنطاقین (دو کمر والی) پڑ گیا [۱]

۲۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از عطاء) از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں قربانیوں کا گوشت بطور زاد راہ مدینہ تک استعمال کرتے [۲]

۲۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ وَهِيَ أَدْنٰى خَيْبَرَ فَصَلَّوُا الْعَصْرَ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَطْعِمَةِ فَلَمْ يُؤْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بِسَوِيقٍ فَلُكْنَا فَأَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضْمَضَ وَصَلَّيْنَا۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از یحییٰ از بشیر بن یسار) سوید بن نعمان وہ فرماتے ہیں کہ وہ جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب صہبا میں پہنچے (جو خیبر کے نزدیک ایک مقام ہے) تو عصر کی نماز وہاں پڑھی پھر آپ نے کھانے منگوائے تو صرف ستو آپ کی خدمت میں حاضر کیے گئے [۳]۔ ہم نے اسی کو کھایا اور کھا پی کر فراغت حاصل کی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے کلی کی ہم نے بھی کلی کی اور نماز مغرب پڑھی۔

۲۷۷۴۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَفَّتْ أَزْوَادُ النَّاسِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ

(از بشر بن مرحوم از حاتم بن اسماعیل از یزید بن ابی عبید) سلمہ کہتے ہیں (کسی سفر میں) لوگوں کا زاد سفر کم ہو گیا [۴]۔ اور وہ سخت احتیاج میں پڑ گئے تو آنحضرت کے پاس آئے اور اپنے اونٹ کاٹنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ انہیں ملے، لوگوں نے یہ واقعہ بیان کیا تو حضرت عمر نے لوگوں سے کہا اونٹ کاٹ کر گزارہ کیسے کرو گے؟ اور حضرت عمرؓ

---

[۱] یعنی دو کمر والی یہ ان کا لقب پڑ گیا۔ ایسی سعادت کس کو نصیب ہوتی ہے۔ حجاج بن یوسف ظالم اسماء کو تحقیر سے ذات النطاقین کہنے لگا اسماء نے وہ دنداں شکن جواب دیا کہ منہ چابتا رہ گیا ۱۲ منہ [۲] اگرچہ یہ جہاد کا سفر نہ تھا مگر جہاد کے سفر کو اس پر قیاس کیا تو باب کی مطابقت ہو گئی ۱۲ منہ [۳] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ آپ جہاد کے سفر میں توشہ یعنی ستو ہمراہ لے گئے تھے ۱۲ منہ [۴] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

اِبِلِكُمْ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

اس سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ اونٹ کاٹ کر کھالیں گے (تو چلنے کے لیے) گزارہ کیسے ہوگا؟ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا، لوگوں میں منادی کردے، کہ اپنے بچے ہوئے زادِ راہ لے کر حاضرِ خدمت ہوں (سب صحابہ کرام زادِ راہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے) آپؐ نے دعا فرمائی اور برکت کے لیے بارگاہِ الٰہی میں[1] عرض کی پھر آپؐ نے ان کے برتن منگوائے لوگوں نے برتن بھر لیے جب لوگ فارغ ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

باب ۱۸۷۰ حَمْلِ الزَّادِ عَلَى الرِّقَابِ۔

باب اپنے کندھوں پر زادِ راہ اٹھا کر لے جانا[2]

۲۷۷۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتَّى كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَأْكُلُ كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً قَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَأَيْنَ كَانَتِ التَّمْرَةُ تَقَعُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا حَتَّى أَتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا حُوتٌ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا۔

(از صدقہ بن فضل از عبدہ از ہشام از وہب بن کیسان) حضرت جابرؓ کہتے کہ ہم جہاد کیلئے روانہ ہوئے۔ ہماری تعداد سفر میں تین سو تھی ہم اپنا زادِ راہ گردن پر لیے ہوئے تھے[3] (راستے میں) ہمارا توشہ ختم ہوگیا حتیٰ کہ فی کس خوراک دن بھر میں ایک کھجور رہ گئی۔

ایک صحابی نے کہا اے ابو عبداللہ (جابر کی کنیت) ایک کھجور پر زندہ کیسے رہتے تھے؟ جابر کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا ہمیں اس ایک کھجور کی قدر اس وقت معلوم ہوئی جب وہ بھی نہیں رہی، بہرکیف ہم چلتے چلتے سمندر کے کنارے پہنچے۔ دیکھا کہ سمندر نے ایک مچھلی نکال کر باہر پھینک دی ہم اٹھارہ دن تک پیٹ بھر کر کھاتے رہے۔

باب ۱۸۷۱ إِرْدَافِ الْمَرْأَةِ خَلْفَ أَخِيهَا۔

باب عورت کا اپنے بھائی کے پیچھے ایک سواری پر بیٹھنا۔

۲۷۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ أَصْحَابُكَ بِأَجْرِ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَلَمْ أَزِدْ عَلَى الْحَجِّ فَقَالَ لَهَا اذْهَبِي

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اصحابِ کرام تو حج اور عمرہ دونوں کا ثواب حاصل کر کے واپس ہو رہے ہیں، میرا فقط حج ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو جا (اور تیرا بھائی) عبدالرحمان تجھے اپنے ساتھ (اونٹ پر)

[1] یعنی سب توشے پر جو اکٹھا کیا گیا تھا ۱۲ منہ [2] یعنی جب تھوڑا ہو تو ہر شخص سفر میں اپنا توشہ خود اٹھا سکتا ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

وَلْيُرْدِفْكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَنْ يُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ فَانْتَظَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ حَتّٰى جَاءَتْ ۔

بٹھالے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان کو فرمایا اسے تنعیم سے عمرہ کرالا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے بلند حصہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آمد کے منتظر رہے یہاں تک کہ وہ عمرہ کر کے آگئیں۔

۲۷۷۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُرْدِفَ عَائِشَةَ وَأُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ ۔

(از عبداللہ بن محمد مسندی از ابن عیینہ از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس) عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ حضرت عائشہ کو اپنے ساتھ بٹھا کر تنعیم سے عمرہ کرالاؤں۔

بَاب ۱۸۷۲ الْإِرْتِدَافِ فِي الْغَزْوِ وَالْحَجِّ ۔

باب جہاد اور حج میں دو آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا۔

۲۷۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ أَبِي طَلْحَةَ وَإِنَّهُمْ لَيَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ۔

(از قتیبہ ابن سعید از عبدالوہاب از ایوب از ابوقلابہ) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حج کے سفر میں ابوطلحہ کے ساتھ ایک ہی جانور پر سوار تھے لوگ لبیک پڑھنے میں حج اور عمرہ دونوں کے کلمات پکار رہے تھے[1] (جسے قران کہتے ہیں)

بَاب ۱۸۷۳ الرِّدْفِ عَلَى الْحِمَارِ ۔

باب دو آدمیوں کا ایک گدھے پر سوار ہونا۔

۲۷۷۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلٰى حِمَارٍ عَلٰى إِكَافٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ ۔

(از قتیبہ از صفوان از یونس بن یزید از ابن شہاب از عروہ) از اسامہ بن زید سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر پالان رکھ کر اس پر چادر ڈال کر سوار ہوئے اور اسامہ کو اپنے ساتھ پیچھے بٹھالیا۔

۲۷۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلٰى مَكَّةَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَجَبَةِ حَتّٰى أَنَاخَ فِي الْمَسْجِدِ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بلندی مکہ کی جانب سے اسامہ کو اپنی سواری کے پیچھے بٹھائے ہوئے وارد شہر ہوئے، ان کے ساتھ حضرت بلالؓ تھے عثمان بن طلحہ کلید بردار بھی تھے (گدھے یا اونٹنی پر قیاس کیا کیونکہ گدھا بھی سواری ہے)[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد حرام کے اندر اونٹ بٹھایا

[1] اس حدیث میں صرف حج کا سفر مذکور ہے جہاد کو اسی پر قیاس کیا دونوں عبادت کے سفر ہیں ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کس لئے کہ اونٹنی بھی ایک جانور رہے ... دو آدمیوں کا چڑھنا درست ہوا تو گدھے کو بھی اس پر قیاس کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّاْتِیَ بِمِفْتَاحِ الْبَیْتِ فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ اُسَامَۃُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمٰنُ فَمَکَثَ فِیْھَا نَھَارًا طَوِیْلًا ثُمَّ خَرَجَ فَاسْتَبَقَ النَّاسُ وَکَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَوَجَدَ بِلَالًا وَّرَآءَ الْبَابِ قَائِمًا فَسَاَلَہٗ اَیْنَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَشَارَ لَہٗ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ صَلّٰی فِیْہِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَنَسِیْتُ اَنْ اَسْاَلَہٗ کَمْ صَلّٰی مِنْ سَجْدَۃٍ۔

اور عثمانؓ (کلید بردار) کو حکم دیا کعبے کی کنجی لا دو وہ کنجی لے آیا آپؐ نے کعبہ مبارک کھولا اندر تشریف لے گئے آپؐ کے ساتھ اسامہؓ بلال اور عثمانؓ بھی تھے وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر باہر نکلے تو دوسرے لوگ اندر جانے کے لیے ایک دوسرے پر لپکے سب سے پہلے عبداللہ بن عمر اندر داخل ہوئے حضرت بلالؓ کو دروازے کے پیچھے کھڑا ہوا پایا ان سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے وہ جگہ بتائی جہاں آپؐ نے نماز پڑھی تھی۔ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں پوچھنا بھول گیا کہ کتنی رکعات پڑھیں؟

بَابٌ ۱۸۷۴ مَنْ اَخَذَ بِالرِّکَابِ وَنَحْوِہٖ۔

باب رکاب یا ایسی کوئی اور چیز پکڑ کر سواری پر چڑھنا یا مدد کرنا

۲۷۸۱۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ھَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ سُلَامٰی مِنَ النَّاسِ عَلَیْہِ صَدَقَۃٌ کُلَّ یَوْمٍ تَطْلُعُ فِیْہِ الشَّمْسُ یَعْدِلُ بَیْنَ الْاِثْنَیْنِ صَدَقَۃٌ وَّیُعِیْنُ الرَّجُلَ عَلٰی دَآبَّتِہٖ فَیَحْمِلُ عَلَیْھَا اَوْ یَرْفَعُ عَلَیْھَا مَتَاعَہٗ صَدَقَۃٌ وَّالْکَلِمَۃُ الطَّیِّبَۃُ صَدَقَۃٌ وَّکُلُّ خُطْوَۃٍ یَّخْطُوْھَا اِلَی الصَّلٰوۃِ صَدَقَۃٌ وَّیُمِیْطُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ صَدَقَۃٌ۔

(از اسحاق از عبدالرزاق از معمر از ہمام) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے ہر جوڑ پر ہر اس دن جس میں طلوع شمس ہوتا ہے کم از کم ایک صدقہ خیرات کرنے کا حکم ہے دو شخصوں میں عدل قائم کرنا بھی صدقہ خیرات میں شامل ہے کسی کی مدد کر کے سواری پر چڑھانا یا اس کا سامان اس پر لاد دینا یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔ اچھی پاکیزہ بات کرنا بھی صدقہ ہے۔ نماز کے لیے تمام قدم صدقے میں شامل ہیں۔ رستے میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹانا بھی صدقے میں شامل ہے۔

بَابٌ ۱۸۷۵ کَرَاھِیَۃِ السَّفَرِ بِالْمَصَاحِفِ اِلٰی اَرْضِ الْعَدُوِّ وَکَذٰلِکَ

یُرْوٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَافَرَ النَّبِیُّ

باب قرآن لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنا (منع ہے)[1]

محمد بن بشر[2] از عبید اللہ از نافع از ابن عمر ایسا ہی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے ابن عمر سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

[1] دشمن یعنی کافروں کے ملک میں لکھا ہوا قرآن لے جانا منع ہے کہیں کافر اس کی بے حرمتی نہ کریں بعضوں نے کہا اگر مسلمانوں کا بڑا لشکر ہو جس کے مغلوب ہونے کا ڈر نہ ہو تو منع نہیں ہے اسی طرح قرآن کا بیچنا کافر کے ہاتھ منع ہے ۱۲ منہ [2] اس کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ الْقُرْآنَ۔

وسلم اور صحابہ کرام نے دشمن ممالک میں سفر کیا اور صحابہ کرام حافظ قرآن تھے۔

۲۷۸۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس بات سے کہ قرآن[1] لے کر دشمن کے ملک کا سفر کیا جائے۔

باب ۱۸۷۶ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الْحَرْبِ

باب لڑائی کے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۲۷۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا هٰذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ فَلَجَؤُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ وَأَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنْ سُفْيَانَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از ایوب از محمد از حضرت انسؓ) انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر میں داخل ہوئے اس وقت یہودی گردنوں پر کدالیں لیے ہوئے (اپنے کھیتوں کی طرف) جا رہے تھے وہ کہنے لگے محمد لشکر سمیت آپہنچے محمد لشکر سمیت آپہنچے! آخر بھاگ کر قلعے میں چلے گئے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر خیبر خراب ہوا بیشک جب ہم کسی قوم کے میدان میں داخل ہوتے ہیں جنہیں پہلے کفر کے انجام سے مطلع کیا گیا ہو تو ان کی صبح منحوس ہوتی ہے"۔

خیبر میں ہمیں گدھے ملے ہم نے ان کا گوشت (کھانے کی غرض سے) پکایا آپ نے منادی فرمادی اللہ اور اس کا رسول گدھوں کے گوشت تم کو منع کرتے ہیں" یہ منادی سن کر ہانڈیاں الٹادی گئیں جو کچھ ان میں تھا سب گرا دیا گیا عبداللہ بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مدینی نے بھی سفیان سے روایت کیا اس میں یہ الفاظ تھے آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے"۔

باب ۱۸۷۷ مَا يُكْرَهُ مِنْ رَفْعِ الصَّوْتِ فِي التَّكْبِيرِ۔

باب چلا کر تکبیر کہنا منع ہے۔

۲۷۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا إِذَا

(از محمد بن یوسف از سفیان از عاصم از ابوعثمان) از ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم کسی میدان میں پہنچے تو لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (با آواز بلند) کہتے۔ ہماری آوازیں بلند ہوتیں تو آپ

---

[1] اس سے امام بخاری کی یہ غرض نہیں ہے کہ مصحف کا دشمن کے ملک میں لے جانا جائز ہے کیونکہ مصحف کی اور بات ہے اور حافظ قرآن کا دشمن کے ملک میں جانا تو کسی نے منع نہیں کیا ہے پر ایسا استدلال امام بخاری کی شان سے بعید ہے بلکہ غرض امام بخاری کی یہ ہے کہ باب کی حدیث میں جو قرآن کو لے کر دشمن کے ملک میں سفر کرنے سے منع کیا ہے اس سے مراد مصحف ہے یعنی لکھا ہوا قرآن، نہ وہ قرآن جو حافظوں کے سینے میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَّلْنَا وَكَبَّرْنَا ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّهُ مَعَكُمْ إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى جَدُّهُ۔

نے فرمایا لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو (نرمی اختیار کرو) تم کسی بہرے اور پوشیدہ کو نہیں پکار رہے ہو وہ (خدا) تو تمہارے ساتھ ہے وہ سننے والا اور قریب ہے (بابرکت ہے اس کا نام اور بلند ہے اس کی شان)

بَاب ۱۸۷۸ التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

باب کسی نشیب میں اترتے وقت سبحان اللہ پڑھنا۔

۲۷۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از حصین بن عبدالرحمان از سالم بن ابی جعد) از جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے کسی پستی میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

بَاب ۱۸۷۹ التَّكْبِيرِ إِذَا عَلَا شَرَفًا

باب بلندی پر چڑھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

۲۷۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا تَصَوَّبْنَا سَبَّحْنَا۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از حصین بن عبدالرحمٰن از سالم) جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے جب کسی پستی میں اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔

۲۷۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الْغَزْوِ يَقُولُ كُلَّمَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ قَالَ صَالِحٌ فَقُلْتُ لَهُ أَلَمْ يَقُلْ

(از عبداللہ از عبدالعزیز بن ابی سلمہ از صالح بن کیسان از سالم بن عبداللہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے سے واپس ہوتے (یا غالباً یوں کہا جب جہاد سے واپس ہوتے) تو آپ کھائی یا کنکریلی زمین پر پہنچتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ صالح کہتے ہیں میں نے کہا کیا عبداللہ بن عمر (راوی) نے آئبون کے بعد "ان شاء اللہ" کا لفظ نہیں کہا؟ تو انہوں نے جواب دیا نہیں۔

عَبْدُ اللّٰہِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ قَالَ لَا۔

بَاب ۱۸۸۰ یُکْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِی الْاِقَامَةِ۔

۲۷۸۸۔ حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ ھٰرُوْنَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ اَبُوْ اِسْمٰعِیْلَ السَّکْسَکِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ وَاصْطَحَبَ ھُوَ وَیَزِیْدُ بْنُ اَبِیْ کَبْشَةَ فِیْ سَفَرٍ فَکَانَ یَزِیْدُ یَصُوْمُ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰی مِرَارًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ کُتِبَ لَهٗ مِثْلُ مَا کَانَ یَعْمَلُ مُقِیْمًا صَحِیْحًا۔

باب مسافر کو اس عبادت کا ثواب ملنا جو وہ گھر میں رہ کر انجام دیتا تھا (اگرچہ وہ سفر کی وجہ سے سفر میں ادا نہ کر سکے)

(از مطر بن فضل از یزید بن ہارون از عوام از ابراہیم ابو اسماعیل سکسکی) از ابو بردہ کہتے ہیں کہ میں اور یزید بن ابی کبشہ کسی سفر میں اکٹھے تھے یزید سفر میں روزے رکھتا تھا تو ابو بردہ نے ان سے کہا میں نے (اپنے والد) ابو موسیٰ اشعری سے کئی بار سنا ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بندہ بیمار ہوتا ہے تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھا جاتا ہے جتنا وہ بحالت سفر یا صحت اعمال کا ثواب حاصل کرتا ہے [1]

بَاب ۱۸۸۱ السَّیْرِ وَحْدَهٗ

۲۷۸۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ نَدَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ ثُمَّ نَدَبَھُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ ثُمَّ نَدَبَھُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَیْرُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَّحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ قَالَ سُفْیٰنُ الْحَوَارِیُّ النَّاصِرُ۔

باب تنہا سفر کرنا [2]

(از حمیدی از سفیان از محمد بن منکدر) از جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق کے دن (کسی کام کے لیے) لوگوں کو بلایا تو زبیر نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے پھر بھی بلایا تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "لبیک یا رسول اللہ" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری (گہرا وفادار خادم) ہوتا ہے میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان کہتے ہیں حواری کا معنی مددگار ہے [3] (وہ کام کفار کی خبر لاتا تھا جس کے لیے زبیر تنہا گئے)

۲۷۹۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ

(از ابو الولید از عاصم بن محمد از والدش) حضرت ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی

---

[1] ابن بطال نے کہا یہ حکم نوافل سے متعلق ہے کیونکہ فرائض سفر اور بیماری کی وجہ سے ساقط نہیں ہوتے ابن منیر نے کہا اگر کسی بیماری کی وجہ سے فرض سے بھی عاجز ہو جائے تو اس حدیث کی رو سے امید ہے کہ اس کو ثواب ملے گا جیسے نماز میں قیام فرض ہے مگر بیماری یا سفر کی ضرورت سے کوئی بیٹھ کر پڑھے تو قیام کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا ۱۲ منہ [2] اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ اکیلا مسافر شیطان ہے اور دو دو شیطان ہیں اور تین جماعت ہیں امام بخاری کی غرض اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ ضرورت کے وقت جیسے جاسوسی وغیرہ کیلئے اکیلے سفر کرنا درست ہے بعضوں نے کہا اگر راہ میں کچھ ڈر نہ ہو تو اکیلے سفر کرنے میں قباحت نہیں اور ممانعت کی حدیث اس پر محمول ہے جب ڈر ہو ۱۲ منہ [3] وہ کام یہ تھا کہ کافروں کی خبر کون لاتا ہے جو خندق کے باہر گھیرے پڑے تھے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کے ماننے والوں کو حواری اس وجہ سے کہتے ہیں کہ وہ سفید پوشاک پہنتے تھے قتادہ نے کہا حواری وہ جو خلافت کے لائق ہو یا وزیر یا تدابیر اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب اس طرح ثابت کیا کہ حضرت زبیر اکیلے کافروں کی خبر لانے گئے

حَدَّثَنِی اَبِی عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْوَحْدَۃِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ بِلَیْلٍ وَّحْدَہٗ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دوسری سند۔ از ابو نعیم از عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر از والدش) عبد اللہ بن عمر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگ تنہا سفر کرنے کی خرابی کو جانتے جیسے میں جانتا ہوں تو رات کو کوئی شخص تنہا سوار سفر نہ کرتا۔

بَاب ۱۸۸۲ اَلسُّرْعَۃِ فِی السَّیْرِ۔

قَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّی مُتَعَجِّلٌ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّتَعَجَّلَ مَعِی فَلْیُعَجِّلْ

باب سفر میں جلدی چلنا۔

ابو حمید کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مدینہ کو جلدی جانا چاہتا ہوں جو شخص جلدی جانا چاہے وہ میرے ساتھ جلد روانہ ہو۔

۲۷۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ سُئِلَ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ کَانَ یَحْیٰی یَقُوْلُ وَاَنَا اَسْمَعُ فَسَقَطَ عَنِّی عَنْ مَّسِیْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ قَالَ کَانَ یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَۃً نَّصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از ہشام از والدش) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے؟ یحییٰ کہتے ہیں عروہ نے یہ بھی کہا کہ میں سن رہا تھا لیکن میں اس کا کہنا بھول گیا[1] بہرحال حضرت اسامہ نے جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذرا تیز چلتے (اونٹنی پر ہوتے تھے) جب کشادہ جگہ دیکھتے تو (اونٹنی کو) دوڑاتے تھے[2] نص اونٹ کی ایک چال کا نام ہے جو اونٹ کی ایک دوسری چال سے زیادہ ہے۔

۲۷۹۲۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ زَیْدٌ هُوَ ابْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ بِطَرِیْقِ مَکَّۃَ فَبَلَغَہٗ عَنْ صَفِیَّۃَ بِنْتِ اَبِیْ عُبَیْدٍ شِدَّۃُ وَجَعٍ فَاَسْرَعَ السَّیْرَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّفَقِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَۃَ یَجْمَعُ بَیْنَهُمَا وَقَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِہِ السَّیْرُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَیْنَهُمَا۔

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن جعفر از زید بن اسلم) ان کے والد کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے میں تھا۔ انہیں صفیہ بنت ابی عُبید[3] کی سخت بیماری کی خبر ملی لہذا وہ تیز چلنے لگے۔ جب شفق غروب ہوگئی (تقریباً قضا مغرب) تو اونٹنی سے اترے مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا (عشاء کے وقت) اور فرمانے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دیکھا ہے، کہ جب آپ کو تیز چلنا اور جلدی سفر کرنا منظور ہوتا تو مغرب میں تاخیر کرتے اور مغرب و عشاء ملا کر پڑھ لیتے[4]۔

[1] یعنی جس وقت لوگوں نے اسامہ سے پوچھا تھا میں سن رہا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے نص اور عنق دونوں اونٹ کی چالیں ہیں عنق زیادہ دھیمی اور نص اس سے ذرا تیز ۱۲ منہ [3] یہ صحابیہ تھیں ثقیف کے قبیلے سے مختار بن ابی عبید ان کا بھائی تھا جس نے عمر بن سعد اور قاتلین حسین سے عوض لیا تھا آخر میں بگڑ گیا اور گمراہی کی باتیں کرنے لگا۔ کہتے ہیں یہ صفیہ بڑی عابدہ اور زاہدہ تھیں ۱۲ منہ [4] یہی ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

۲۷۹۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از سُمی (جو ابوبکر کے غلام تھے) از ابوصالح) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے نہ پوری نیند لے سکتے ہیں نہ صحیح کھانا پینا نصیب ہوتا ہے۔ لہٰذا جب کوئی (سفر میں) اپنا کام مکمل کرلے تو فوراً گھر واپس آجائے [1]۔

بَابُ ۱۸۸۳ إِذَا حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فَرَآهَا تُبَاعُ ۔

باب اللہ کی راہ میں سواری دے پھر اسے فروخت ہوتا ہوا دیکھے۔

۲۷۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهُ يُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع از عبداللہ بن عمر) حضرت عمر بن خطاب نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا۔ پھر اسے بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے خریدنا چاہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے فرمایا مت خریدو۔ صدقہ واپس نہ لو (اگرچہ صدقہ کو وہ خرید کر واپس لینا چاہتے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے البیاکر نے سے بھی منع فرمایا)

۲۷۹۵ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَابْتَاعَهُ أَوْ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ ۔

(از اسمٰعیل از مالک از زید بن اسلم از والدش) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے میں نے ایک گھوڑا فی سبیل اللہ کسی کو سواری کے لیے دیا مگر اس شخص نے گھوڑے کو بیچ ڈالنا چاہا یا اسے خراب اور نکما کر دیا تو میں نے خیال کیا کہ واپس مول لے لوں میں سمجھا یہ شخص ارزاں فروخت کر دیگا۔ میں نے آنحضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا اگر ایک روپیہ میں بھی گھوڑا ملے تو مت خرید کیونکہ صدقہ دے کر اسے دوبارہ لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے اسے کھا جاتا ہے۔

بَابُ ۱۸۸۴ الْجِهَادُ بِإِذْنِ الْوَالِدَيْنِ

باب ماں باپ کی اجازت لے کر جہاد میں جانا [2]۔

۲۷۹۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از آدم از شعبہ از حبیب بن ابی ثابت) عباس شاعر جس پر حدیث کی روایت کرنے میں کوئی تہمت نہ تھی (یہ اس لیے کہا کہ شاعر پر مبالغہ کرنے کا گمان غالب ہوتا ہے اس لیے عباس شاعر کے متعلق تردید کر دی) وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی شخص

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] ماں باپ کی اطاعت اور ان سے سلوک کرنا فرض عین ہے اور جہاد فرض کفایہ ہے اس لئے جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ اگر ماں باپ مسلمان ہوں اور جہاد کی اجازت نہ دیں تو جہاد میں جانا حرام ہے اگر جہاد فرض عین ہو جائے تب ماں باپ کی اجازت کی ضرورت نہیں دادا دادی، نانا نانی کا حکم بھی ماں باپ کا ہے ۱۲ منہ ۔

فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تو جا انہی میں جہاد کر۔[1]

بَابٌ ۱۸۸۵ مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ وَنَحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ۔

باب اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ آواز دار چیز لٹکانا کیسا ہے؟

۲۷۹۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن ابی بکر از عباد بن تمیم) ابوبشیر انصاری فرماتے ہیں کہ وہ کسی سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عبداللہ کہتے ہیں میرے خیال میں ابوبشیر نے کہا لوگ خواب گاہ میں تھے اتنے میں آنحضرت نے ایک شخص کے ذریعہ یہ پیغام بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی گھنٹی یا ہار ہو تو اسے کاٹ ڈالا جائے۔[2] (تاکہ دشمن کو ہماری آمد کی خبر نہ ہو جائے)[3]

بَابٌ ۱۸۸۶ مَنْ اكْتُتِبَ فِي جَيْشٍ فَخَرَجَتِ امْرَأَتُهُ حَاجَّةً وَكَانَ لَهُ عُذْرٌ هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ۔

باب کوئی شخص اپنا نام مجاہدوں میں لکھوائے اور اس کی بیوی حج کے لیے روانہ ہو یا مجاہد کو کوئی اور عذر پیش آ جائے تو اسے اجازت دی جا سکتی ہے (کہ جہاد سے اپنا نام کٹوا دے)

۲۷۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از ابی معبد) ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ کوئی مرد کسی عورت سے تنہائی نہ کرے نہ کوئی عورت بغیر اپنے محرم رشتہ دار کے سفر کرے۔ یہ سن کر کوئی شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں فلاں جہاد میں میرا نام لکھا گیا ہے لیکن میری بیوی حج کو جا رہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جا اپنی[4]

---

[1] یعنی ان کی خدمت بجا لا یہی تیرا جہاد ہے اسی سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ ماں باپ کی رضامندی جہاد میں جانے کے واسطے لینا ضروری ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خدمت جہاد پر مقدم رکھی۔ کہتے ہیں اویس قرنی کی والدہ ضعیفہ زندہ تھیں اور یہ ان کی خدمت میں مصروف تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکے اور صحابیت کے شرف سے محروم رہے ۱۲ منہ

[2] اکثر علماء نے اس کو مکروہ رکھا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ فرشتے ان رفیقوں کے ساتھ نہیں رہتے جن میں گھنٹا ہو بعضوں نے کہا یہ گھنٹہ تانت کے گنڈوں میں نظر نہ لگنے کے لئے ڈالتے ہیں تو منع فرمایا اس لئے کہ نظر کو تانت دفع نہیں کر سکتا بعضوں نے کہا اس لئے کہ کہیں دوڑنے میں جانور کا گلا نہ گھٹ جائے ایک روایت میں ہے جو داڑھی میں گرہ دے یا تانت گلے میں ڈالے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیزار ہیں اختلاف یہ ہے کہ یہ کراہت تنزیہی ہے یا تحریمی بعضوں نے کہا اگر ضرورت ہو تو جائز ہے۔ حافظ نے کہا جن تعویذوں میں اللہ کا نام یا قرآن کی آیات ہوں ان کا لٹکانا درست ہے ۱۲ منہ

[3] ممکن ہے یہ سفر جہاد کا ہو اور آپ نے گھنٹہ وغیرہ کاٹ ڈالنے کے لئے اس لئے حکم فرمایا ہو کہ دشمن کو ہمارے آنے کی خبر نہ ہو جائے ۱۲ منہ

[4] یعنی ان کی خدمت بجا لا جس سے تجھے جہاد جتنا ثواب ملیگا مگر یہ ثواب جہاد جتنا اسے ملیگا جو جہاد کا شائق ہو اور والدین کی خدمت کی وجہ سے جہاد پر نہ جا سکے اگر جہاد کا شائق نہ ہو تو خدمت والدین کا ثواب صرف اتنا ہی ملے گا جتنا خدمت والدین کا ملنا چاہئیے۔ امام بخاری اس حدیث سے اجازت والدین ضروری سمجھتے ہیں۔ عبدالرزاق۔

[5] کیونکہ غیر مرد اس کی بیوی کے ساتھ جانے کا مجاز نہیں۔ اس لئے اس کو حج کے لئے ساتھ جانے کی اجازت دی اور جہاد سے روک دیا۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ جہاد ایسا ہوگا جہاں مجاہدین کی کثرت رہوگی ورنہ جہاں سخت ضرورت ہو وہاں حج ملتوی کر کے جہاد میں جانا اہم ہو جاتا ہے ۱۲ عبدالرزاق

وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً فَقَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ۔

بیوی کے ساتھ حج کر

بَاب ۱۸۸۷ الْجَاسُوسِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ۔ التَّجَسُّسُ التَّبَحُّثُ۔

کھوج لگانا خفیہ راز معلوم کرنا۔

باب جاسوسی کا بیان۔ [1] اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے میرے اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ [2]

تجس کا معنی کسی بات کو کھوگا کر نکالنا کھوج نکالنا

۲۷۹۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرَ وَالْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا ظَعِينَةً وَمَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَانْطَلَقْنَا تَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّوْضَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَنُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلٰى أُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

(از علی بن عبداللہ نے سفیان سے نقل کیا انہوں نے عمرو بن دینار سے دو بار یہ حدیث سنی، عمرو بن دینار نے حسن بن محمد سے روایت کیا، انہوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انہوں نے حضرت علیؓ سے سُنا) وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا فرمایا روضۂ خاخ تک جا پہنچو وہاں تمہیں ایک عورت اونٹ پر سوار ملے گی جس کے پاس ایک خط ہو گا وہ اس سے لے لینا۔ یہ سن کر ہم گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے چلے روضۂ خاخ میں پہنچے دیکھا تو واقعی ایک عورت اونٹ پر سوار جا رہی ہے۔ ہم نے اسے کہا خط نکال دے [3] عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں۔ ہم نے کہا یا خط نکال ورنہ تیرے کپڑے اتار دیں گے مجبوراً اس نے اپنے جوڑے سے خط نکال کر دیا۔ ہم وہ خط لے کر حضورؐ کی خدمت اقدس میں پہنچے اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی بلتعہ کی جانب سے مشرکین مکہ کے نام اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض ارادوں کا ذکر تھا [4]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا حاطب یہ کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرے معاملے میں (یعنی سزا دینے میں) جلدی نہ فرمائیے میں قریش میں یوں ہی شامل ہو گیا ہوں حقیقی اہل قریش میں نہیں دوسرے مہاجرین جو آپ کے ساتھ ہیں ان سب کی مکہ میں رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے

---

[1] یعنی کافروں کی جاسوسی کرنا منع ہے جیسے حاطبؓ نے کی تھی کہ مشرکوں کو مسلمانوں کے آنے کی خبر دے دی تھی البتہ مسلمانوں کی طرف سے جاسوسی درست ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا اور جنگ کا کام بغیر جاسوسی کے چل ہی نہیں سکتا ۱۲ منہ [2] اس آیت سے امام بخاری نے کافروں کی جاسوسی کی ممانعت نکالی کیونکہ جاسوس جن کا جاسوس ہوتا ہے ان کا دوست ہوتا ہے ان کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے ۱۲ منہ [3] ایک ترجمہ یوں ہے نہیں تو کپڑے اتار ۱۲ منہ [4] مضمون خط کا یہ تھا امابعد قریش کے لوگو تم کو معلوم رہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک لشکر لے کر تم پر سر پر آتے ہیں اگر آپ اکیلے آئیں تو بھی اللہ آپ کی مدد کریگا اپنا وعدہ پورا کریگا اب تم اپنا

لِرَجُلٍ عَلَى إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ بِمَكَّةَ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ صَدَقَكُمْ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ قَالَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَكُونَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ سُفْيَانُ وَأَيُّ إِسْنَادٍ هَذَا۔

ان مہاجرین کے مکی رشتہ دار محفوظ ہیں. میں نے چاہا جب کہ میری رشتہ داری اہل مکہ سے نہیں تو میں ان پر کوئی احسان کروں تاکہ وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں (ان سے سختی نہ کریں) میں نے یہ کام بوجہ کفر نہیں کیا نہ مرتد ہوا ہوں نہ مجھے اسلام کے بعد کفر سے دلچسپی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سب کو مخاطب کر کے) فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے میں اس منافق کی گردن اڑا دوں[1]. آپ نے فرمایا وہ بدر کی لڑائی میں شریک ہو چکا ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان[2] کا اچھی طرح واقف تھا اور فرما دیا کہ بدر والو جو چاہو کرو، میں نے تمہیں بخش رکھا ہے[3]"

سفیان کہتے ہیں کیا بہترین سند ہے اس حدیث کی[4]۔

باب ۱۸۸۸ الْكِسْوَةِ لِلْأُسَارَى

باب قیدیوں کو کپڑے پہنانا۔

۲۸۰۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ

(از عبداللہ بن محمد از ابن عیینہ از عمرو) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب یوم بدر ہوا اور کفار کے قیدی حاضر کیے گئے تو حضرت عباس بھی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جو اس وقت تک اسلام نہ لائے تھے) پیش کیے گئے ان کے بدن پر کپڑا نہ تھا (ننگے تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بدن کے موافق کوئی کرتہ تلاش کیا دیکھا تو عبداللہ بن ابی کا کرتہ ان کے بدن پر ٹھیک آیا آپ نے وہی کرتہ انہیں پہنایا۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہ بن ابی منافق کے مرنے پر

---

[1] حضرت عمرؓ نے قانون شرعی اور قاعدہ سیاست اور ملک داری کے مطابق رائے دی جو کوئی اپنی قوم یا سلطنت کی دشمنوں کو خبر پہنچا دے وہ سزائے موت کے قابل ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ غیب کی بات یعنی دل کی نیت معلوم کرا دیتا حضرت عمرؓ کو اس کی خبر نہ تھی ۱۲ منہ [2] شاید کا لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے علم کے موافق فرمایا ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اس کا یقین تھا ۱۲ منہ [3] یعنی مغفورین میں تمہارا نام شریک ہو چکا۔ اعمال جیسے چاہو ویسے کرو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر تم شرک یا کفر بھی کرو گے تو کچھ نقصان نہ ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ جو خطائیں تم سے سرزد ہوں گی وہ سب معاف کر دی جائیں گی اور اللہ تعالیٰ کو اس کا خوب علم تھا کہ اہل بدر شرک و کفر میں نہیں پڑیں گے ایسا ہی ہوا کہ بدری صحابہ ایمان پر قائم بلکہ نیک عملوں میں مصروف رہے ان کا خاتمہ اچھا ہوا۔ رضی اللہ عنہم۔ اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو بدری جلیل القدر صحابہ کی نسبت برے خیال کرتے ہیں حالانکہ قطعی بہشتی ہیں سے چراغے را کہ ایزد برفروزد ۔ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد ۔ ۱۲ منہ [4] جس کے راوی سب ثقہ اور معتبر ہیں ۱۲ منہ

فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِيْ أَلْبَسَهُ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدٌ فَأَحَبَّ أَنْ يُكَافِئَهُ۔

باب ۱۸۸۹ فَضْلِ مَنْ أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ رَجُلٌ۔

۲۸۰۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَهْلٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُفْتَحُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ فَبَاتَ النَّاسُ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطٰى غَدًا فَغَدَوْا كُلُّهُمْ يَرْجُوهُ فَقَالَ أَيْنَ عَلِيٌّ فَقِيلَ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يُهْدَى اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

پر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کرتہ اتار کر عبداللہ بن ابی کو پہنا دیا تھا۔

ابن عیینہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی کا یہ ایک احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا، آپ نے اس احسان کا بھی بدلہ اتار دیا۔

باب جس شخص کے ہاتھ پر کوئی کافر مسلمان ہو اس کی فضیلت

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبدالرحمان بن محمد بن عبداللہ بن عبد القاری از ابوحازم) سہل ابن سعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم خیبر فرمایا کہ کل میں ایسے شخص کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح نصیب ہوگی، وہ اللہ اور رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں یہ سن کر لوگ رات بھر یہ خیال کرتے رہے دیکھیں کل کسے جھنڈا دیا جاتا ہے؟ صبح ہوئی تو ہر ایک امیدوار تھا بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کیا گیا اس کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپ نے دعا فرمائی وہ ٹھیک ہو گئے گویا انہیں تکلیف ہی نہ تھی، آپ نے جھنڈا ان کے حوالے کیا انہوں نے پوچھا آیا میں ان سے قتال جاری رکھوں جب تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) نہ ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا خاموشی سے چلا جا اور ان کے مقام پر اتر کر انہیں دعوت اسلام دے انہیں واجبات اسلام کی واقفیت دے۔ بخدا اگر اللہ تیری (تبلیغ کی) وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت (اسلام) دے دے تو وہ تیرے حق میں سرخ (قیمتی) اونٹوں سے بڑھ کر ہے [۱]

---

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے سبحان اللہ کسی کو راہ پر لانا اور کفر سے ایمان پر لگا دینا کتنا اجر رکھتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ وعظ اور تعلیم اور تلقین میں کوشش بلیغ کرتے رہیں کیونکہ یہ پیغمبروں کی میراث ہے اور چپ ہو کر بیٹھ رہنا اور زبان و قلم کو روک لینا عالم کے لیے غضب کی بات ہے ہمارے زمانے کے بعض مولوی اور مشائخ جو گھروں میں آرام سے بیٹھ کر چپ لقموں پیچھے مارتے ہیں اور خلاف شرع کام دیکھ کر سکوت کرتے ہیں اور جاہلوں کو نصیحت نہیں کرتے امرا اور دنیا داروں کی خوشامد میں غرق ہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قیامت کے دن کیا جواب دیں گے اللہ تعالیٰ نے جو علم اور روشنی کی نعمت عطا فرمائی اس کا شکریہ یہی ہے کہ وعظ و نصیحت میں سرگرم رہیں اور تعلیم و تلقین اپنا وظیفہ کریں دیہات کے مسلمانوں کو خود مسائل اور اعتقادات سے ناواقف ہیں ان کو واقف کریں اور کافروں کے ملکوں میں جا کر اسلام کی دعوت پھیلائیں افسوس ہے کہ نصاریٰ تو اپنا باطل خیال یعنی تثلیث پھیلانے کے لیے گاؤں گاؤں اور بستی بستی اور رستہ اور مجمع میں وعظ کہتے پھریں اور مسلمان سچے اعتقاد یعنی توحید پر ہو کر زبان بند رکھیں اور سچا دین پھیلانے میں کوشش نہ کریں اگر سچے دین کے پھیلانے میں کوئی مصیبت پیش آئے اس کو عین سعادت اور برکت اور کامیابی سمجھنا چاہیے دیکھو ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت اسلام میں کیا کیا مصیبتیں اٹھائیں زخمی ہوئے سر پھوٹا ڈانٹ ٹوٹا گالیاں کھائیں یا اللہ تیری راہ میں اگر ہم گالیاں کھائیں تو وہ عمدہ اور شیریں لقموں سے زیادہ ہم کو لذیذ ہیں اور تیرا سچا دین پھیلانے میں اگر ہم مارے جائیں یا پیٹے جائیں تو وہ ان دنیا داروں بادشاہوں کی خلعت اور سرفرازی سے کہیں بڑھ کر ہے یا اللہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول دے کہ وہ بھی اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دین پھیلانے میں سب کوشش شروع کریں گاؤں گاؤں وعظ کہتے پھریں دین کی کتابیں اور رسالے چھپوا چھپوا کر مفت تقسیم کریں آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۸۹۰ الْاُسَارٰی فِی السَّلَاسِلِ۔

۲۸۰۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَجِبَ اللّٰهُ مِنْ قَوْمٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِی السَّلَاسِلِ۔

باب قیدیوں کو زنجیروں میں باندھنا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن زیاد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو زنجیریں پہنے ہوئے بہشت میں داخل ہوتے ہیں[1]۔

بَابٌ ۱۸۹۱ فَضْلِ مَنْ اَسْلَمَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ۔

۲۸۰۳- حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ اَبُوْ حَسَنٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعَ اَبَاهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ يُّؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُعَلِّمُهَا فَيُحْسِنُ تَعْلِيْمَهَا وَيُؤَدِّبُهَا فَيُحْسِنُ اَدَبَهَا ثُمَّ يُعْتِقُهَا فَيَتَزَوَّجُهَا فَلَهُ اَجْرَانِ وَمُؤْمِنُ اَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِیْ كَانَ مُؤْمِنًا ثُمَّ اٰمَنَ بِالنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَالْعَبْدُ الَّذِیْ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهٖ ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِیُّ اَعْطَيْتُكَهَا بِغَيْرِ شَیْءٍ وَّقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِیْ اَهْوَنَ مِنْهَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

باب یہود و نصاریٰ کے مسلمان ہونے کا ثواب۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان بن عیینہ از صالح بن حی ابوحسن از شعبی از ابوبردہ از والدش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو دگنا ثواب ملے گا ایک وہ جس کی باندی ہو اور اسے بہتر تعلیم و تربیت دے پھر اسے آزاد کرکے بیوی بنا دے دوسرے وہ یہودی یا نصرانی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے بھی مومن تھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا تیسرے وہ غلام جو حقوق اللہ کی نگہداشت کے ساتھ ساتھ اپنے آقا کی بھی خیر خواہی و وفاداری کرے[2]۔

یہ حدیث بیان کرکے شعبی نے صالح سے کہا ہم نے یہ حدیث بغیر محنت تجھے سنادی حالانکہ اس سے کم حدیث سننے کے لیے لوگ مدینہ منورہ تک کا سفر کیا کرتے تھے۔

بَابٌ ۱۸۹۲ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصَابُ الْوِلْدَانُ وَالذَّرَارِیُّ بَيَاتًا لَيْلًا۔ لَيُبَيِّتَنَّهٗ لَيْلًا۔ يُبَيِّتُ

باب کفار پر شبخون مارنے سے (بلا ارادہ) عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو حرج نہیں[3]

قرآن میں بیاتا ۔ لنبیتنہ ۔ بیت

---

[1] تو بہشت سے مراد اسلام ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اللہ نے ان لوگوں پر تعجب کیا جو بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں زنجیریں پہنے تھے یعنی پہلے لڑائی میں قید ہو کر بازنجیر پکڑ کر آئے پھر خوشی سے مسلمان ہو گئے بہشت پائی ۱۲ منہ

[2] یعنی خدا کی عبادت بھی اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی خدمت بھی خیر خواہی اور دلسوزی سے بجا لائے ۱۲ منہ

[3] یعنی غفلت میں مثلاً رات کے وقت عورت بچے کی تمیز نہ ہو سکے یا بغیر عورتوں بچوں کے مارنے کے مردوں تک نہ پہنچ سکیں ایسی حالت میں عورتوں اور بچوں کا مارا جانا کچھ گناہ نہیں لیکن قصداً عورتوں اور بچوں کا مارنا منع ہے جیسے دوسری صحیح حدیث سے ثابت ہے ۱۲ منہ

لَيْلًا۔

رات کے وقت [1]

سب کا مادہ بَیْتٌ ہے جو یُبَیِّتُوْنَ کا ہے مراد اس سے

۲۸۰۴۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ وَ سُئِلَ عَنْ اَهْلِ الدَّارِ يُبَيَّتُوْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَيُصَابُ مِنْ نِّسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا الصَّعْبُ فِي الذَّرَارِيِّ كَانَ عَمْرٌو يُحَدِّثُنَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ وَلَمْ يَقُلْ كَمَا قَالَ عَمْرٌو هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از زہری از عبیداللہ از ابن عباسؓ) صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ابوا [2] یا ودان کے مقام پر گزرے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ جن مشرکوں پر شبخون مارا جائے اگر ان کی عورتیں اور بچے مارے جائیں تو کیا کوئی حرج ہے۔ آپ نے فرمایا وہ عورتیں اور بچے بھی تو انہی میں شامل ہیں [3] نیز میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے محفوظ چراگاہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے سوا کسی کی ملکیت نہیں ہوتی [4]

زہری نے بحوالہ عبیداللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے مشرکوں کی عورتوں اور بچوں کے متعلق ہم سے حدیث بیان کی سفیان بحوالہ عمرو بن دینار از ابن شہاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً یہ حدیث روایت کیا کرتے تھے۔ پھر ہم نے زہری سے اس حدیث کو یوں سنا کہ انہوں نے کہا مجھ سے عبیداللہ نے بحوالہ ابن عباس صعب بن جثامہ (یعنی متصلاً) بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتیں اور بچے بھی تو ان ہی سے ہیں۔ اور عمرو بن دینار کی طرح یوں نہیں کہا کہ وہ اپنے باپ دادا کی اولاد میں [5]

بَابٌ ۱۸۹۳ قَتْلُ الصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

باب لڑائی میں بچوں کو قتل کرنا۔

۲۸۰۵۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً وُّجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

(از احمد بن یونس از لیث از نافع) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غزوہ میں ایک عورت کو دیکھا گیا جو قتل کی گئی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔

---

[1] یُبَیَّتُوْنَ باب کی حدیث میں ہے امام بخاری کی عادت ہے کہ جب کوئی لفظ ایسا حدیث میں آتا ہے جس کے مشتقات یا مراد قرآن میں بھی ہوں تو قرآن کے لفظوں کی بھی تفسیر کر دیتے ہیں ان کی غرض یہ ہے کہ جو آدمی صحیح بخاری سمجھ کر پڑھے وہ قرآن کے الفاظ بھی بخوبی سمجھ لے ۱۲ منہ [2] ابوا ایک مقام کا نام ہے جو مدینہ منورہ سے ۲۳ میل پر ہے اور ودان بھی ایک مقام ہے جو ابوا سے آٹھ میل پر ہے ۱۲ منہ [3] یعنی وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر بلا قصد ماری گئیں تو کچھ گناہ نہیں گناہ یہ ہے کہ عورتوں اور بچوں کو قصد کر کے مارے ۱۲ منہ [4] عربوں کا قاعدہ تھا کہیں آباد اور سرسبز جنگل میں پہنچتے تو کتے کو اشارہ کرتے وہ بھونکتا جہاں تک اس کے بھونکنے کی آواز جاتی وہ جنگل اپنے لئے اپنے لئے محفوظ کر لیتے کوئی دوسرا اپنا جانور اس میں چرا نہ سکتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ موقوف کیا جو سراسر ظلم ہے اور فرمایا کہ محفوظ رمنہ اللہ اور اس کے رسول کا ہو سکتا ہے اور امام یا حاکم بھی رسول کا قائم مقام ہے دوسرے لوگ کوئی رمنہ چراگاہ محفوظ نہیں کر سکتے ۱۲ منہ [5] تو وہ بھی مشرکوں میں داخل ہیں اگر عورت یا بچہ مقابلہ کرتا ہو تب تو مارڈالنا بالاتفاق درست ہے ۱۲ منہ

بَابُ ۱۸۹۴ قَتْلِ النِّسَآءِ فِي الْحَرْبِ

۲۸۰۶ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتْ امْرَأَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

باب لڑائی میں عورتوں کو قتل کرنا۔

(از اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا آپ سے عبید اللہ نے بحوالہ نافع و ابن عمر یہ حدیث بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک جہاد میں ایک عورت کو قتل کیا ہوا دیکھا گیا تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا؟ (حضرت ابو اسامہ نے جواباً فرمایا ہاں) [1]

بَابُ ۱۸۹۵ لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللّٰهِ۔

۲۸۰۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْثٍ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّفُلَانًا فَأَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أَرَدْنَا الْخُرُوْجَ إِنِّي أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللّٰهُ فَإِنْ وَّجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا

باب جس چیز سے اللہ عذاب دیتا ہے اس سے کسی کو عذاب نہ دینا [2]

(از قتیبہ ابن سعید از لیث از بکیر از سلیمان ابن یسار) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر میں بھیجا اور فرمایا اگر تم فلاں فلاں شخص کو پاؤ تو اسے جلا دینا۔ جب ہم نکلنے لگے تو فرمایا میں نے تمہیں پہلے فلاں فلاں شخص کو جلانے کا حکم دیا تھا مگر آگ وہ چیز ہے کہ اس کے ذریعہ سے عذاب دینے کا سوائے خدا کے اور کوئی مجاز نہیں لہذا اگر تم ان دو شخصوں کو دیکھو تو صرف قتل کرنا [3] (آگ کے علاوہ یعنی تلوار وغیرہ سے)

۲۸۰۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ عَلِيًّا حَرَّقَ قَوْمًا فَبَلَغَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از ایوب از عکرمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ [4] سے جلوایا یہ بات حضرت ابن عباس کو معلوم ہوئی انہوں نے کہا اگر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جگہ خلیفہ ہوتا تو کبھی ان لوگوں کو جلائے جانے کا حکم نہ دیتا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جس چیز سے عذاب دے گا (یعنی آگ) اس سے کسی کو عذاب مت دو۔ البتہ میں قتل کروا دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے) اسے قتل کر ڈالو۔

---

[1] ابو اسامہ رحمہ کا جواب امام بخاری کی روایت میں مذکور نہیں ہے لیکن اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں یہ حدیث نکالی اس میں صاف مذکور ہے کہ ابو اسامہ نے اقرار کیا ہاں ۱۲ منہ [2] بعضے صحابہ نے اسے مطلقاً منع جانا ہے گو بطور قصاص کے ہو بعضوں نے جائز رکھا ہے جیسے حضرت علی اور خالد بن ولید سے منقول ہے مہلب نے کہا یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ بطور تواضع کے ہے۔ ہمارے زمانے میں تو آلات حرب توپ اور بندوق اور ڈائنامیٹ اور تارپیڈو میزائل اور بم وغیرہ سب آگ ہی آگ ہیں اور چونکہ کافروں نے ان کا استعمال شروع کر دیا ہے لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان کا استعمال درست ہے ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اور ان شخصوں کے نام اور ان کے قصور بھی بیان ہو چکے ہیں ۱۲ منہ [4] یہ لوگ سبائیہ تھے عبد اللہ بن سبا یہودی کے تابعدار جو مسلمانوں کو خراب کر ڈالنے کے لئے ظاہر میں مسلمان ہو گیا تھا اور اندر کافر تھا اس مردود نے اپنے تابعداروں کو یہ تعلیم دی تھی کہ حضرت علی معاذ اللہ آدمی نہیں ہیں خدا ہیں بعضے کہتے ہیں یہ بتوں کی پرستش کرتے تھے رافضیوں میں ایک فرقہ نصیری ہے جو حضرت علیؓ کو خدائے بزرگ اور امام جعفر صادقؒ کو خدائے خورد کہتا ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۸۹۶ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا۔ فِيهِ حَدِيثُ ثُمَامَةَ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهٗ أَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ يَعْنِي يَغْلِبَ فِي الْأَرْضِ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا الْآيَةَ۔

باب اللہ کا ارشاد قیدیوں کو بطور احسان مفت چھوڑ دو یا فدیہ لے کر چھوڑ دو[1] (سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اس باب میں ثمامہ کی حدیث[2] ہے نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے پیغمبر کی یہ شان نہیں کہ وہ قیدی اپنے پاس رکھے جب تک کفار کو پوری طرح تباہ و برباد نہ کر دے۔ یعنی زمین غالب ہو جائے۔ تم تو دنیا کا (حقیر مال و) متاع چاہتے ہو الخ

بَابٌ ۱۸۹۷ هَلْ لِلْأَسِيرِ أَنْ يَقْتُلَ وَيَخْدَعَ الَّذِينَ أَسَرُوهُ حَتّٰى يَنْجُوَ مِنَ الْكَفَرَةِ۔ فِيهِ الْمِسْوَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اگر کوئی مسلمان کفار کی حراست میں ہو تو وہ ان کفار کو قتل کرے یا دھوکہ دے کر رہائی پائے تو جائز ہے اس باب میں مسور بن مخرمہ کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ ۱۸۹۸ إِذَا حَرَّقَ الْمُشْرِكُ الْمُسْلِمَ هَلْ يُحَرَّقُ۔

باب اگر مشرک مسلمان کو آگ سے جلائے تو اس کے عوض وہ بھی آگ سے جلایا جائے

۲۸۰۹۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْغِنَا رِسْلًا قَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ فَأَتَى الصَّرِيخُ

(از معلی بن اسد از وہیب از ایوب از ابو قلابہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عکل قبیلہ کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی۔ انہوں نے عرض کیا ہمیں دودھ پلوائیے (جو ہماری دوا ہے) آپ نے فرمایا میں دودھ کہاں سے لاؤں؟ تم (صدقہ زکوٰۃ کے) اونٹوں میں جا کر قیام کرو۔ چنانچہ وہ گئے۔ ان کا دودھ اور پیشاب پی کر تندرست اور موٹے ہو گئے۔ بعد میں چرواہے کو قتل کر کے اونٹ بھگا لے گئے اور اسلام سے بھی پھر گئے۔ کوئی شخص فریاد کرتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

---

[1] پوری آیت کا ترجمہ یوں ہے جب تم کافروں کو خوب قتل کر چکو (ان کا زور توڑ دو) اب قیدیوں کے باب میں تم کو اختیار ہے خواہ احسان رکھ کر چھوڑ دو خواہ فدیہ لے کر بعضے سلف کہتے ہیں یہ آیت منسوخ ہے اس آیت سے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوهُمْ اور اکثر کہتے ہیں کہ منسوخ نہیں ہے اب ان میں بعضے یوں کہتے ہیں کہ قیدیوں کا قتل کرنا درست نہیں یا تو مفت چھوڑ دیئے جائیں یا فدیہ لے کر لیکن جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ امام کو تین باتوں کا اختیار ہے جیسا مناسب سمجھے ویسا کرے یا قیدیوں کو قتل کرے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا مفت احسان رکھ کر چھوڑ دے اور مالکیہ کے نزدیک مفت چھوڑنا درست نہیں اور حنفیہ کے نزدیک فدیہ لے کر بھی احسان کرنا درست نہیں میں کہتا ہوں ہمارے زمانہ میں چند نیچریوں نے پادریوں کا اعتراض دفع کرنے کے لئے اپنے زعم میں یہ ثابت کیا ہے کہ مذہب اسلام میں قیدیوں کا قتل جائز نہیں کیونکہ قرآن میں دو صورتیں مذکور ہیں إِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَآءً ان کو یہ خبر نہیں کہ اما دا اما کبھی صرف منع جمع کے لئے آتا ہے نہ منع خلو کے لئے جیسے کہتے ہیں ہذا الشیء اما شجر وا ما حجر کیونکہ ممکن ہے کہ نہ شجر ہو نہ حجر بلکہ شئی ثالث ہو دوسرے خود قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر کے قیدی چھوڑ دینے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تنبیہ کی مرضی الٰہی یہ تھی کہ وہ قتل ہوں جیسے حضرت عمرؓ کی رائے تھی لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ تیسری ثمامہ کی حدیث اور کئی حدیثوں سے قیدیوں کا قتل کا جواز نکلتا ہے چوتھے یہ تقدیر تسلیم کہ اما دا ما حصر کے لئے ہے یہ قید ہو گا شرط کے ساتھ یعنی إِذَا أَثْخَنْتُمُوهُمْ کے ساتھ تو جب تک کافر خوب قتل نہ ہو لیں اور ان کا زور ٹوٹ نہ لے اس وقت تک قیدیوں کے قتل میں کوئی قباحت نہ ہو گی البتہ کافروں کا زور ٹوٹ جانے اور خوب قتل ہونے کے بعد امام کو دو ہی باتوں کا اختیار رہے گا خواہ قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے یا یوں ہی چھوڑ دے قتل کرنا جائز نہ ہو گا جیسے حسن اور عطاء سے منقول ہے ۱۲ منہ [2] حدیث کو امام بخاری نے کئی جگہ اس کتاب میں نکالا ہے۔ ثمامہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا تھا اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو میرے خون کا بدلہ دو چند لیں گے ۱۲ منہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا يُسْتَسْقُوْنَ حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ قَتَلُوا وَسَرَقُوا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَعَوْا فِي الْأَرْضِ فَسَادًا

حاضر ہوا۔ آپ نے سواروں کو ان کے پیچھے دوڑایا۔ ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ گرفتار کر کے پیش کر دیئے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے پھر لوہے کی سلائیاں گرم کرا کر ان کی آنکھوں میں پھروائیں اور انہیں مدینہ کی پتھریلی (گرم) زمین میں ڈلوا دیا۔ وہ پانی مانگتے تھے مگر انہیں پانی نہیں دیا جاتا تھا حتی کہ وہ مر گئے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں ان لوگوں نے خون کیا چوری کی اللہ اور اسکے رسول سے لڑے (مرتد ہوئے) اور ملک میں فساد کی کوشش کی تبھی انہیں اتنی سنگین سزا ملی۔

باب ۱۸۹۹

باب ؎

۲۸۱۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَحْرَقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ۔

(از یحیی بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از سعید بن مسیب و ابوسلمہ) از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ کسی نبی (علیہ الصلوۃ والسلام) کو چیونٹی نے کاٹا، اس نبی نے ان تمام چیونٹیوں کے آبادی کو جلانے کا حکم دیا اور وہ جلادی گئیں۔ اللہ تعالی نے اس نبی کو وحی بھیجی ایک چیونٹی نے کاٹا تھا تو نے اللہ کی اتنی خلقت جلا دی جو اللہ تبارک وتعالی کی تسبیح کیا کرتی تھیں ؎

باب ۱۹۰۰ حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

باب گھروں اور کھجور کے درختوں کو جلانا۔

۲۸۱۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِي خَثْعَمَ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ قَالَ وَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

(از مسدد از یحیی از اسماعیل از قیس بن ابی حازم) جریر بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ذو الخلصہ کو تباہ کر کے مجھے آرام نہیں دیتا؟ ذو الخلصہ جسے یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے۔ جریر کہتے ہیں، میں یہ فرمان نبوی سن کر احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ چلا وہ بہترین گھڑسوار تھے میرا پاؤں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ایک ہاتھ مارا حتی کہ آپ کی انگلیوں کا نشان مبارک میں نے اپنے سینے پر

؎ تو ایسے بے ایمان شریر بے حیوں نمک حراموں کو سخت سزا دینا چاہیے تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو اور بندگان خدا ان کے ظلم سے محفوظ رہیں اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے کیونکہ اس میں تو گرم سلائیاں آنکھوں میں پھیرنے کا ذکر ہے جو آگ میں تپائی گئیں یہ کہاں مذکور ہے کہ انہوں نے بھی مسلمانوں کو آگ سے عذاب دیا تھا اور شاید امام بخاری نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو تیمی نے روایت کیا۔ اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے بھی مسلمان چرواہوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا تھا ۱۲ منہ ؎ یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں گویا پہلے ہی باب کی یہ ایک فصل ہے ۱۲ منہ ؎ کہتے ہیں یہ پیغمبر ایک بستی پر سے گذرے جس کو اللہ تعالی نے بالکل تباہ کر دیا تھا، انہوں نے عرض کیا پروردگار اس بستی میں تو قصور بے قصور ہر طرح کے لوگ اور لڑکے بچے جانور سب ہی تھے تو نے سب کو ہلاک کر دیا۔ پھر ایک درخت کے تلے اترے ایک چیونٹی نے ان کو کاٹا انہوں نے غصے ہو کر چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا تب اللہ تعالی نے ان کے معروضہ کا جواب دیا کہ تم نے کیوں بے قصور چیونٹیوں کو ہلاک کیا۔ امام بخاری نے اس حدیث سے نکالا کہ آگ سے عذاب کرنا درست ہے جیسے ان پیغمبر نے کیا قسطلانی نے کہا اس حدیث سے دلیل لی اس نے جو موذی جانور کو جلانا جائز سمجھا ہے ہماری شریعت میں تو چیونٹی اور شہد کی مکھی کو مارڈالنے کی ممانعت وارد ہے ۱۲ منہ ؎ ذو الخلصہ ایک مندر بتخانہ تھا جس کو یمن میں خثعم والوں نے کعبے کے مقابل تیار کیا تھا ۱۲ منہ ؎ احمس وہ قبیلہ جس میں کے

فَضَرَبَ فِی صَدْرِیْ حَتّٰی رَاَیْتُ اَثَرَ اَصَابِعِہٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اللّٰھُمَّ ثَبِّتْہُ وَاجْعَلْہُ ھَادِیًا مَّھْدِیًّا فَانْطَلَقَ اِلَیْھَا فَکَسَرَھَا وَحَرَّقَھَا ثُمَّ بَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخْبِرُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ جَرِیْرٍ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُکَ حَتّٰی تَرَکْتُھَا کَاَنَّھَا جَمَلٌ اَجْوَفُ اَوْ اَجْرَبُ قَالَ فَبَارَکَ فِیْ خَیْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِھَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

نمایاں دیکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ دعا بھی فرمائی ؎ اے اللہ! اسے ثابت قدم رکھ اور اسے راہ بتانے والا اور راہ بتایا ہوا بنادے غرضیکہ حضرت جریرؓ وہاں گئے ذوالخلصہ کو توڑا اور جلا دیا پھر ایک شخص کو آپؐ کے پاس بھیجا تاکہ وہ آنحضرتؐ کو اس واقعے کی اطلاع دے جس شخص کو جریرؓ نے قاصد بنا کر بھیجا تھا اس نے خدمت اقدس میں عرض کیا قسم اس ذات کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں تو آپؐ کے پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو کھوکھلا خارش والے اونٹ کیطرح کر دیا گیا ہے جریر کہتے ہیں آنحضرتؐ نے احمس کے گھوڑوں اور سواروں کے لیے پانچ مرتبہ برکت کی دعا فرمائی۔

۲۸۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیٰنُ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از موسیٰ بن عقبہ از نافع) از ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کے کھجور کے درخت جلا ڈالے ؎

بَابُ ۱۹۰ قَتْلِ النَّائِمِ الْمُشْرِکِ

باب سوئے ہوئے مشرک کو قتل کرنا ؎

۲۸۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَکَرِیَّا بْنِ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَھْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰی اَبِیْ رَافِعٍ لِیَقْتُلُوْہُ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ فَدَخَلَ حِصْنَھُمْ قَالَ فَدَخَلْتُ فِیْ مَرْبِطِ دَوَآبَّ لَّھُمْ قَالَ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ اِنَّھُمْ فَقَدُوْا حِمَارًا لَّھُمْ فَخَرَجُوْا یَطْلُبُوْنَہٗ فَخَرَجْتُ فِیْ مَنْ خَرَجَ اُرِیْھِمْ اَنَّنِیْ اَطْلُبُہٗ مَعَھُمْ فَوَجَدُوا الْحِمَارَ فَدَخَلُوْا فَدَخَلْتُ وَاَغْلَقُوْا بَابَ الْحِصْنِ لَیْلًا فَوَضَعُوا الْمَفَاتِیْحَ فِیْ کَوَّۃٍ حَیْثُ اَرَاھَا فَلَمَّا نَامُوْا اَخَذْتُ الْمَفَاتِیْحَ فَفَتَحْتُ بَابَ الْحِصْنِ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَیْہِ فَقُلْتُ یَا اَبَا رَافِعٍ فَاَجَابَنِیْ فَتَعَمَّدْتُّ الصَّوْتَ فَضَرَبْتُہٗ فَصَاحَ فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ کَاَنِّیْ مُغِیْثٌ فَقُلْتُ

(از علی بن مسلم از یحییٰ بن زکریا ابن زائدہ از والدش از ابواسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی انصاریوں کو ابورافع کو قتل کرنے کیلئے بھیجا ان میں سے ایک شخص اس کے قلعہ میں گھس گیا، جہاں جانور باندھے جاتے تھے وہ وہاں بیٹھا رہا۔ ابورافع کے آدمیوں نے قلعہ بند کیا پھر وہ اپنے کسی گم شدہ گدھے کی تلاش میں نکلے عبداللہ کہتے ہیں (جو چھپے ہوئے تھے) میں بھی ان کے ساتھ گیا میں انہیں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں بھی ان میں سے ایک ہوں اور ان کے ساتھ مل کر گدھا تلاش کر رہا ہوں بہر حال گدھا انہیں مل گیا وہ پھر قلعے میں آئے میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ انہوں نے رات کے وقت دروازہ بند کر لیا۔ انہوں نے چابیاں ایک سوراخ میں رکھ دیں۔ میں اسے تاڑ رہا تھا۔ جب وہ سو گئے تو میں نے کنجیاں اٹھا لیں اور قلعے کا دروازہ کھول دیا پھر میں نے ابورافع کے مکان کا دروازہ کھول دیا (جو مقفل تھا) اور اس کے پاس گیا (وہ نیند لے رہا تھا) میں نے اسے پکارا اس نے جواب

؎ معلوم ہوا دشمن کے باغات بستیاں کھیت اور گھر جلانا درست ہے اور اوزاعی اور لیث اور ابوثور نے اس کو مکروہ جانا ہے ۱۲ منہ ؎ یہ جب ہے کہ اس کو دعوت اسلام پہنچ چکی ہو اور وہ کفر اور شرک پر اڑا ہے یا اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہو چکی ہو جیسے ابورافع یہودی تھا جو کعب بن اشرف کی طرح پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ستاتا تھا آپ کی ہجو کرتا اور مشرکین کو آپ سے لڑنے کے لیے برانگیختہ کرتا تھا ۱۲ منہ

يَا اَبَا رَافِعٍ وَّغَيَّرْتُ صَوْتِي فَقَالَ مَا لَكَ لِاُمِّكَ الْوَيْلُ قُلْتُ مَا شَاْنُكَ قَالَ لَا اَدْرِي مَنْ دَخَلَ عَلَيَّ فَضَرَبَنِي قَالَ فَوَضَعْتُ سَيْفِي فِي بَطْنِهِ ثُمَّ تَحَامَلْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى قَرَعَ الْعَظْمَ ثُمَّ خَرَجْتُ وَاَنَا دَهِشٌ فَاَتَيْتُ سُلَّمًا لَّهُمْ لِاَنْزِلَ مِنْهُ فَوَقَعْتُ فَوُثِئَتْ رِجْلِي فَخَرَجْتُ اِلٰى اَصْحَابِي فَقُلْتُ مَا اَنَا بِبَارِحٍ حَتّٰى اَسْمَعَ النَّاعِيَةَ فَمَا بَرِحْتُ حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِي رَافِعٍ تَاجِرِ اَهْلِ الْحِجَازِ فَقُمْتُ وَمَا بِي قَلَبَةٌ ثُمَّ اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ۔

دیا۔ میں نے اس آواز کے نشانہ پر تلوار کا وار کیا۔ وہ چیخا۔ میں باہر نکل آیا پھر میں دوبارہ لوٹ کر آیا گویا میں اس کی مدد کرنے آیا ہوں۔ میں نے کہا (آواز بدل کر) اے ابورافع! اس نے کہا ارے کیا کہتا ہے؟ تیری ماں کو ہلاکت ہو (تکیہ کلام ہے حقیقی معنی نہیں) (ابورافع سمجھا میرا نوکر ہے) میں نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا معلوم نہیں کوئی شخص یہاں آیا اور اس نے مجھے پیٹا یہ سن کر میں نے اپنی تلوار اسکے پیٹ میں رکھی اور اپنے بدن کا زور لگایا حتی کہ ابورافع کی ہڈی ٹوٹ گئی بعد ازاں میں وہاں سے نکلا مگر میں دہشت زدہ تھا اور زینے پر چڑھا تاکہ میں اتر کر چلا جاؤں لیکن میں خوف سے گر پڑا۔ میرے پاؤں میں چوٹ آئی میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا میں نے ان سے کہا میں تو یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک رونے والی کو جو مرنے پر روتی ہے روتا نہ سن لوں۔ تھوڑی دیر میں ابورافع کے مرنے کی خبر سن لی۔ رونے والی عورتیں کہہ رہی تھیں ابورافع مر گیا جو حجاز والوں کا سوداگر تھا۔ جب میں وہاں سے اٹھا تو مجھے کچھ درد محسوس نہ ہوا۔ اسی حال میں ہم آنحضرت صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سنایا۔ [۱]

۲۸۱۴۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى اَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا فَقَتَلَهُ وَهُوَ نَائِمٌ۔

(از عبداللہ بن محمد از یحییٰ ابن آدم از یحییٰ ابن ابی زائدہ از والدش از ابواسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند انصار لوگوں کو ابورافع کے پاس بھیجا۔ عبداللہ بن عتیک رات کو اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اسے سوتے میں قتل کر ڈالا۔ [۲]

باب ۱۹۰۲ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ

باب دشمن سے مقابلہ کی خواہش مت کرو۔

۲۸۱۵۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُوسٰى ابْنِ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ اَبُو النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

(از یوسف بن موسیٰ از عاصم بن یوسف یربوعی از ابواسحاق فزاری از موسیٰ بن عقبہ) سالم ابوالنضر فرماتے ہیں کہ میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا اس کے پاس عبداللہ بن اوفیٰ کا خط آیا مضمون یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن

---

[۱] عبداللہ ابورافع کی آواز پہچانتے تھے وہاں تھا اندھیرا انہوں نے یہ خیال کیا ایسا نہ ہو میں اور کسی کو مار ڈالوں اس لئے انہوں نے ابورافع کو پکارا اور اس کی آواز پر ضرب لگائی۔ گو ابورافع کو عبداللہ نے جگایا مگر یہ جگانا صرف اس کی جگہ معلوم کرنے کے لئے تھا ابورافع وہیں پڑا رہا تو گویا سوتا ہی رہا اس لئے باب کی مطابقت حاصل ہے بعضوں نے کہا امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں یہ صراحت ہے کہ عبداللہ نے ابورافع کو سوتے میں مارا ۱۲ منہ [۲] کہ ابورافع کا کام تمام ہو چکا۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ پیغمبر صاحب نے اس طرح سے غفلت میں ایک شخص کو کیونکر قتل کروایا جو نبوت کے حسن اخلاق اور رحم و کرم سے بعید ہے کیونکہ یہ ابورافع کافروں کو جنگ پر ابھارتا تھا اور چاہتا تھا کہ بہت سے نفوس انسانی لوٹ پھٹ کر ہلاک ہوں اس لئے ایسے موذی کا قتل جائز ہوا جس کے قتل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچی ۱۲ منہ [۳] بعضے نسخوں میں اس کے بعد یوں عبارت ہے قال حدثنی ابوالنضر مولی عمر بن عبیداللہ کنت کاتبا لہ قال حین خرج الی الحروریۃ فقرأتہ فاذا فیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض ایامہ التی لقی فیہا العدو وانتظر حتی طلعت الشمس ثم قام فی الناس فقال ایہا الناس لا تتمنوا لقاء العدو واسئلوا اللہ العافیۃ فاذا لقیتموھم فاصبروا واعلموا ان الجنۃ تحت ظلال السیوف ثم قال اللہم منزل الکتاب ومجری السحاب وھازم الاحزاب اھزمھم وانصرنا علیہم وقال موسی بن عقبۃ حدثنی سالم ابو النضر، پھر آخیر تک وہی عبارت ہے جو متن میں مذکور ہے اس حدیث کا ترجمہ اوپر مذکور ہو چکا ہے یعنی مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے کہا میں عمر بن عبیداللہ کا منشی تھا عبداللہ بن ابی اوفی کے پاس سے ان کے پاس ایک خط آیا جب وہ خارجیوں سے لڑنے کے لئے (بقیہ صفحہ ۸۳۵)

كُنْتُ كَاتِبًا لِعُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَأَتَاهُ كِتَابُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَقَالَ أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا۔

سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا کرو

ابو عامر نے بحوالہ مغیرہ بن عبدالرحمان از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کیا کرو لیکن جب مقابلہ واقع آن پڑے تو بھڑ جاؤ۔

بَابٌ ۱۹۰۳ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ

باب لڑائی مکر اور فریب کا نام ہے[1]

۲۸۱۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ كِسْرٰى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرٰى بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَسَمَّى الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

(از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از ہمام) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہو گیا اب کوئی کسریٰ نہ ہو سکے گا اور قیصر ہلاک ہو جائے گا پھر کوئی قیصر نہ ہو سکے گا۔ (یعنی ایران و روم مسلمانوں کے قبضے میں آجائیں گے) وہاں کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کیے جائیں گے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو مکر و فریب کا نام دیا[2]

۲۸۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَصْرَمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبَ خُدْعَةً۔

(از ابوبکر بن اصرم از عبداللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کو دھوکہ کا نام دیا۔

۲۸۱۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از عمرو) از جابر بن عبداللہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگ دھوکہ ہے

بَابٌ ۱۹۰۴ اَلْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ۔

باب جنگ میں جھوٹ بولنا

۲۸۱۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو بن دینار) جابر بن عبداللہ رضی اللہ

(بقیہ گزشتہ صفحے سے) اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دنوں میں جب دشمن سے مڈبھیڑ ہونے والی تھی فرمایا دشمن سے مڈبھیڑ کی آرزو نہ کرو اور اللہ سے سلامتی چاہو اور جب تم دشمن سے بھڑ جاؤ تو صبر کیے رہو اور یہ جانے رہو کہ بہشت تلواروں کے سایہ تلے ہے پھر آپ نے یوں دعا کی یا اللہ کتاب (قرآن) اتارنے والے، بادل چلانے والے، فوجوں کو بھگانے والے ان کو بھگا دے اور ان پر ہم کو فتح دے اور موسیٰ بن عقبہ نے یوں کہا مجھ سے سالم ابوالنضر نے بیان کیا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہٰذا) [1] یعنی لڑائی میں مکر اور تدبیر اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ عہد توڑے یا دغابازی کرے وہ تو حرام ہے تدبیر اور مکر اور ہے چیز ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے لڑائی فریب دینے والی ہے یعنی لڑائی میں آدمی کو ایک ہی بار دھوکا اور فریب دیا جاتا ہے دوسری بار عقلمند آدمی ہوشیار ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [2] غزوۂ خندق میں مسلمانوں کے خلاف یہود اور قریش اور غطفان سب متفق ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعیم بن مسعود کو بھیج کر ان میں نا اتفاقی کرا دی اس وقت یہ فرمایا کہ لڑائی مکر اور فریب ہی کا نام ہے یعنی اس میں داؤں کرنا اور دشمن کو دھوکا دینا ضرور ہے ۱۲ منہ [3] ترمذی کی روایت میں ہے کہ تین جگہ جھوٹ بولنا درست ہے۔ مرد کا اپنی جورو سے اس کو راضی کرنے کو اور لڑائی میں اور دو آدمیوں میں صلح کرانے کو اب اختلاف ہے اس میں کہ صریح جھوٹ بولنا ان مقاموں میں درست ہے یا تعریض یعنی ایسا کلام کہنا جس سے مخاطب ایک معنی سمجھے وہ جھوٹ ہو لیکن متکلم دوسرا امر اور لے یعنی اور وہ سچ ہو ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے مقاموں میں توریہ کرتے مثلاً آپ کو ایک مقام میں جانا منظور ہوتا تو دوسرے مقام کا حال لوگوں سے معلوم کرتے

عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِّکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا یَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَنَّانَا وَسَاَلَنَا الصَّدَقَةَ قَالَ وَاَیْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ فَاِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ فَنَکْرَهُ اَنْ نَّدَعَهٗ حَتّٰی نَنْظُرَ اِلٰی مَا یَصِیْرُ اَمْرُهٗ قَالَ فَلَمْ یَزَلْ یُکَلِّمُهٗ حَتَّی اسْتَمْکَنَ مِنْهُ فَقَتَلَهٗ۔

فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کعب بن اشرف کو کون مارے گا؟ اسنے اللہ اور اسکے رسول کو دکھ دیا ہے[1] محمد بن مسلمہ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں میں اسے (کعب بن اشرف کو) مار ڈالوں؟ آنحضرت نے فرمایا ہاں۔ یہ سنکر محمد بن مسلمہ کعب کے پاس گئے اور کہا اس شخص نے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) ہمیں مشقت و تکلیف میں مبتلا کر دیا ہے (نماز و روزہ میں) زکوٰۃ کا مطالبہ بھی کرتا ہے (محمد بن مسلمہ نے صرف دھوکہ دینے کیلئے اوپرے دل سے یہ باتیں کیں) کعب نے کہا آگے اور بھی مصیبت میں مبتلا ہو گے[2] محمد بن مسلمہ نے کہا ہم اس کا اتباع کر چکے اب فوراً الگ ہونا بھی نامناسب بات ہے ہم دیکھ رہے ہیں اس کا کیا انجام ہوگا؟ غرض اس قسم کی باتیں کرتے ہوئے جب محمد بن مسلمہ نے قابو پالیا تو اسے قتل کر دیا[3]

بَابٌ ۱۹۰۵ اَلْفَتْكِ بِاَهْلِ الْحَرْبِ

باب دار الحرب کے کفار کو دھوکے سے مارنا

۲۸۲۰- حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لِّکَعْبِ بْنِ اَشْرَفَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاْذَنْ لِّیْ فَاَقُوْلُ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ۔

(از عبد اللہ بن محمد از سفیان از عمرو از جابر رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے کعب بن اشرف کا کام تمام کرنے والا؟ محمد بن مسلمہ نے کہا کیا آپ چاہتے ہیں میں اسے مار ڈالوں؟ آپ نے فرمایا ہاں! عرض کیا تو مجھے اجازت دیجئے (دھوکہ اور فریب کی) جو چاہوں اس سے بات کروں۔ آپ نے فرمایا میں نے اجازت دی۔

بَابٌ ۱۹۰۶ مَا یَجُوْزُ مِنَ الْاِحْتِیَالِ وَالْحَذَرِ مَعَ مَنْ تَخْشٰی مَعَرَّتَهٗ

باب جس شخص سے شر یا فساد کا اندیشہ ہو تو اس سے دھوکے سے کام لے سکتے ہیں۔

قَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ

لیث بن سعد نے بحوالہ عقیل ابن شہاب سے انہوں نے سالم بن عبد اللہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کیا

---

[1] ابو رافع کی طرح یہ مردود بھی مسلمانوں کی دشمنی پر تلا ہوا تھا پیغمبر علیہ السلام کی ہجو کیا کرتا اور شرک کا دین اسلام سے بہتر بتا تا مشرکوں کو مسلمانوں سے لڑنے کی ترغیب دیتا ان کی روپیہ پیسہ سے مدد کرتا ۱۲ منہ [2] ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا + آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ محمد بن مسلمہؓ جاتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں جو مناسب ہوگا آپ کی نسبت شکایت کے کلمے کہونگا آپ نے اجازت دیدی تھی محمد بن مسلمہ کی اس سے یہ غرض تھی کہ کعب کو میرا اعتبار پیدا ہو ورنہ وہ پہلے ہی چونک جاتا اپنی حفاظت کا بندوبست کر لیتا بعضوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے کیونکہ محمد بن مسلمہ کا کوئی جھوٹ اس میں کور نہیں ہے اس کا جواب یہ ہے کہ بخاری نے اپنی عادت کے مطابق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں تصریح مذکور ہے کہ انہوں نے چلتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لے لی تھی کہ میں آپکی شکایت کروں گا آپ نے اجازت دی اس میں جھوٹ بولنا بھی آگیا ۱۲ منہ [3] محمد بن مسلمہ نے بیان کیا یار تیرے سر سے کیا عمدہ خوشبو آتی ہے وہ مردود کہنے لگا میرے پاس ایک جورو ہی ایسی ہے جو سارے عرب میں افضل ہے محمد بن مسلمہ نے کہا یار ذرا اپنے بال مجھ کو سونگنے دے اس نے کہا سونگو انہوں نے اس کے بال پیچھے سے مضبوط تھامے اور ساتھیوں سے اشارہ کیا ہاں اور انہوں نے تلوار کا وار کیا سر اڑا دیا چلو خس کم جہاں پاک خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ۔ یار محمد خان حاکم قندھار نے کفار سکھ کا طرفدار ہو کر اسمٰعیل صاحب شہید سے ایسی بے ادبی کی کہ معاذ اللہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو وہ بھی ایسا نہیں کرنے کا مولانا نے کہلا بھیجا کہ ہمارے تمہارے درمیان قرآن ہے تم بھی مسلمان ہم بھی مسلمان قرآن پر چلو۔ مردود کہنے لگا قرآن کیا چیز ہے مولانا نے اپنے لوگوں سے کہا تم کو اس کو تبلادیں گے اور کچھ رات گئی پانچ سو آدمی اپنے ساتھ لے کر اس کے ڈیرے پر پہنچے اور ایکدم ہندوقوں اور رقرابینوں کی اس پر فائر کئے تو یار محمد خان صاحب مع اپنے یاروں اور ترابکاروں کے ملک عدم کو سدھارے قرآن شریف کی بے ادبی کی سزا پائی ۱۲ منہ [4] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ اُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ قِبَلَ ابْنِ صَیَّادٍ فَحُدِّثَ بِہٖ فِیْ نَخْلٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ طَفِقَ یَتَّقِیْ بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَابْنُ صَیَّادٍ فِیْ قَطِیْفَۃٍ لَّہٗ فِیْہَا رَمْرَمَۃٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا صَافِ ھٰذَا مُحَمَّدٌ فَوَثَبَ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لے کر ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے آپ کو بتایا گیا کہ وہ کھجوروں کے درختوں میں رہتا ہے۔ آپ جب وہاں پہنچے تو کھجور کی ٹہنیوں کی آڑ میں چلنے لگے (تاکہ ابن صیاد کو علم نہ ہو) ابن صیاد اس وقت چادر اوڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا اور پکار اٹھی ابن صیاد یہ محمد آ گئے ہیں ابن صیاد چونک اٹھا آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اس کی ماں نہ بول اٹھتی تو وہ وضاحت کرتا (کہ وہ دجال ہے[1] یا کوئی اور شخص) آپ اسی تحقیق کیلئے تشریف لے گئے تھے)

بَابٌ ۱۹۰۷ الرَّجَزُ فِی الْحَرْبِ وَرَفْعُ الصَّوْتِ فِیْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ۔

باب جنگ میں اشعار پڑھنا خندق کھودتے ہوئے آواز بلند کرنا۔

فِیْہِ سَہْلٌ وَّاَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْہِ یَزِیْدُ عَنْ سَلَمَۃَ

سہلؓ نے اور انس رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ یزید نے[2] سلمہ بن اکوع سے روایت کیا

۲۸۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ وَھُوَ یَنْقُلُ التُّرَابَ حَتّٰی وَارَی التُّرَابُ شَعْرَ صَدْرِہٖ وَکَانَ رَجُلًا کَثِیْرَ الشَّعْرِ وَھُوَ یَرْتَجِزُ بِرَجَزِ عَبْدِ اللّٰہِ وَیَقُوْلُ

اَللّٰھُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اھْتَدَیْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّیْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَکِیْنَۃً عَلَیْنَا
وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَیْنَا

(از مسدد از ابوالاحوص از ابواسحاق) از براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ خندق میں دیکھا آپ بذات خود مٹی اٹھا رہے تھے حتی کہ آپ کے سینے کے بال گرد سے چھپ گئے آپ کے بدن مبارک پر بال بہت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اشعار پڑھ رہے تھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

مولی پاک! اگر آپ ہدایت نہ فرماتے تو نہ ہم زکوۃ نہ دیتے نہ نماز سابقہ انعامات کی طرح اب اور آئندہ بھی ہم پر سکون نازل فرمائیے۔ ہمیں جنگ میں ثابت قدم رکھیے۔ بلا وجہ دشمن ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ جب وہ غلط بات کیلئے ہمیں کہتے ہیں

[1] اس کا مفصل قصہ آگے آئے گا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا کہ شاید یہی اخیر زمانہ کا دجال ہے چونکہ آپ کو اس کے شر اور فساد کا ڈر تھا تو دا ؤ ں کرکے اپنے تئیں چھپا کر اس کے پاس گئے تاکہ اس کی باتیں سن لیں ہمیں سے ترجمہ باب نکلا ۱۲ منہ [2] معلوم ہو جاتا کہ درحقیقت وہ آخری زمانہ کا دجال ہے یا کوئی اور شخص ہے ۱۲ منہ [3] سہل کی روایت غزوۂ خندق میں اور انسؓ کی جفر خندق میں اور سلمہ کی غزوہ

اِنَّ الْاُولٰی قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ۔

تو ہم ان کی نہیں مانتے رجب وہ فساد برپا کرتے ہیں تو ہم مدافعت کرتے ہیں)
آپ یہ اشعار بلند آواز سے پڑھ رہے تھے[له]

باب ۱۹۰۸ مَنْ لَا يَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

باب جو گھوڑے پر اچھی طرح جم سکے راس کے لئے دعا کرنا)

۲۸۲۲۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَرِيْرٍؓ قَالَ مَا حَجَبَنِی النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا تَبَسَّمَ فِیْ وَجْهِیْ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اِنِّیْ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا۔

(از محمد بن عبداللہ بن نمیر از ابن ادریس از اسماعیل از قیس) جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سے میں مسلمان ہوا ہوں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں آنے سے نہیں روکا۔ اور جب بھی آپ نے مجھے دیکھا آپ تبسم فرمایا میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جم سکتا تو آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مبارک لگایا اور دعا کی یا اللہ اسے گھوڑے پر جم کر بیٹھنے کی توفیق عطا فرمادے اور اسے سیدھی راہ سے واقف بنا دے:

باب ۱۹۰۹ دَوَاءِ الْجُرْحِ بِاِحْرَاقِ الْحَصِيْرِ وَغَسْلِ الْمَرْاَةِ عَنْ اَبِيْهَا الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَحَمْلِ الْمَآءِ فِی التُّرْسِ

باب چٹائی جلا کر زخم کی دوا کرنا۔ عورت کو اپنے والد کا خون دھونا۔ ڈھال میں پانی بھر کر لانا۔

۲۸۲۳۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَاَلُوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ مِنَ النَّاسِ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ كَانَ عَلِیٌّ يَجِیْءُ بِالْمَآءِ فِیْ تُرْسِهٖ وَكَانَتْ يَعْنِیْ فَاطِمَةَ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ وَاُخِذَ حَصِيْرٌ فَاُحْرِقَ ثُمَّ حُشِیَ بِهٖ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے پوچھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے تو اس زخم کی کیا دوا کی گئی تھی؟ سہل نے کہا لوگوں میں اب اس بات کو کوئی شخص مجھ سے زیادہ جاننے والا نہیں رہا (یعنی اب میرے سوا اس بات کا کوئی عینی شاہد نہیں) حضرت علی اپنی ڈھال میں پانی لا رہے تھے۔ حضرت فاطمۃ الزہرہ آپ کے منہ سے خون دھو رہی تھیں۔ انہوں نے ایک چٹائی لیکر اسے جلایا۔ پھر آپ کے زخم میں بھر دیا[٢ه]

باب ۱۹۱۰ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ وَالْاِخْتِلَافِ فِی الْحَرْبِ عُقُوْبَةِ مَنْ عَصٰی اِمَامَهٗ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

باب جنگ میں جھگڑا کرنا بری بات ہے افسر کی نافرمانی کرنے والے کو سزا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپس میں پھوٹ نہ ڈالو جھگڑا نہ کرو کیونکہ اس طرح تم کمزور ہو جاؤ گے تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

له یہ حدیث اوپر خندق کھودنے کے باب میں گذر چکی ۱۲ منہ ٢ه اس حدیث سے باب کے تینوں مطلب نکل آئے ۱۲ منہ

رِيحُكُمْ - وَقَالَ قَتَادَةُ الرِّيحُ الْحَرْبُ -

میں کمزور ہو جاؤ گے۔ قتادہ کہتے ہیں ریح سے مراد یہاں جنگ ہے[1] یعنی جنگ

۲۸۲۴ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

(از یحییٰ از وکیع از شعبہ از سعید بن ابی بردہ از والدش) سعید کے جد امجد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ اور ابو موسیٰ اشعری کو یمن کی طرف (حاکم بنا کر) بھیجا اور فرمایا لوگوں سے آسانی کرنا سختی نہ کرنا انہیں خوش رکھنا متنفر نہ کرنا۔ اتفاق سے رہنا، اختلاف نہ کرنا۔

۲۸۲۵ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَّالَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللهِ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطَفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَكَانَكُمْ هٰذَا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتّٰى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ فَهَزَمُوهُمْ قَالَ فَأَنَا وَاللهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ قَدْ بَدَتْ خَلَاخِلُهُنَّ وَأَسْوُقُهُنَّ رَافِعَاتٍ ثِيَابَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْغَنِيمَةَ أَيْ قَوْمِ الْغَنِيمَةَ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَسِيتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَاللهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَاكَ إِذْ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ

(از عمرو بن خالد از زہیر از ابو اسحاق) براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں عبداللہ بن جبیر کو پچاس پیادوں کا افسر بنایا اور تاکید فرما دی جب تک میں تم کو آنے کا پیغام نہ بھیجوں اپنی جگہ سے نہ سرکنا خواہ ہمیں تم دیکھو کہ چڑیاں ہمیں اُچک[2] رہی ہیں۔ نیز اگر تم ہمیں دیکھو کہ ہم نے دشمنوں کو شکست دی تب بھی تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا جب تک میں تم کو آنے کا پیغام نہ بھیجوں (جنگ شروع ہوئی) مسلمانوں نے کفار کو شکست دی۔ براء کہتے ہیں میں نے مشرک عورتوں کو دیکھا وہ اپنے کپڑے اٹھائے ہوئے بھاگ رہی تھیں ان کی پنڈلیاں اور پازیبیں (جھانجھیں) نظر آ رہی تھیں چنانچہ کفار کی شکست دیکھ کر عبداللہ بن جبیر کے ساتھیوں نے کہا مال غنیمت! مال غنیمت! تمہارے لوگ فتحمند ہوئے اب انتظار کیسا؟ حضرت عبداللہ بن جبیر نے کہا کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھول گئے؟ انہوں نے کہا ہم تو وہاں جاتے ہیں اور مال غنیمت لیتے ہیں جب وہاں لوگوں کے پاس پہنچے تو کفار نے اس مرتبہ مسلمانوں کی فتح شکست میں تبدیل کر دی تھی۔ اسی طرف اس آیت کا ارشاد ہے۔ يَدْعُوهُمُ الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ[3]۔

غرضیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمیوں[4] کے سوا اور کوئی نہ رہا۔ کفار نے ہمارے ستر آدمی شہید کر دیئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے جنگ بدر میں ایک سو

---

[1] یعنی اختلاف کرنے سے جنگی طاقت تباہ ہو جائے گی اور دشمن تم پر غالب ہو جائیں گے ۱۲ منہ [2] ہم لوگ بھاگ جائیں یا مارے جائیں اور پرندے ہمارا گوشت اچک اچک کر کھا رہے ہوں یہ مقام جہاں آپ نے عبداللہ بن جبیرؓ کو مقرر کیا تھا بڑا نازک مقام تھا وہاں سے مسلمانوں پر عقب سے حملہ ہو سکتا تھا اگر عبداللہ بن جبیر کے ساتھی اس مقام کو نہ چھوڑتے تو خالد بن ولید کا فرلشکر لے کر کبھی عقب سے حملہ نہ کر سکتے تھے اور مسلمانوں کو شکست نہ ہوتی ۱۲ منہ [3] آپ فرما رہے تھے اللہ کے بندوں! بھاگے کیوں جاتے ہو میرے پاس آؤ کافروں پر حملہ کرو ۱۲ منہ

فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا مَلَكَ عُمَرُ نَفْسَهُ فَقَالَ كَذَبْتَ وَاللهِ يَا عَدُوَّ اللهِ إِنَّ الَّذِينَ عَدَدْتَ لَأَحْيَاءٌ كُلُّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوءُكَ قَالَ يَوْمٌ بِيَوْمِ بَدْرٍ وَّالْحَرْبُ سِجَالٌ إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً لَمْ آمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسُؤْنِي ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِزُ أُعْلُ هُبَلْ أُعْلُ هُبَلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ قَالَ قُولُوا اللهُ أَعْلَى وَأَجَلُّ قَالَ إِنَّ لَنَا الْعُزَّى وَلَا عُزَّى لَكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُجِيبُوا لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا نَقُولُ لَهُ قَالَ قُولُوا اللهُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ۔

چالیس کفار کو ختم کیا، ستر کو قید کیا اور ستر کو بغیر جنگ قتل کیا۔ ابوسفیان نے تین بار آواز دی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں ہیں؟ (یعنی زندہ ہیں؟) آنحضرت نے منع کر دیا کوئی جواب نہ دے پھر اس نے تین بار آواز دی، کیا ابوقحافہ کا بیٹا (ابوبکر زندہ) ہے؟ پھر تین بار یوں کہا کیا خطاب کا بیٹا (عمر) (زندہ) ہے؟ ابوسفیان پھر اپنے ساتھیوں میں گیا اور کہنے لگا یہ لوگ سب قتل ہو چکے ہیں حضرت عمر اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکے فرمایا اللہ کی قسم دشمن خدا جن کے تو نے نام لیے وہ سب کے سب زندہ ہیں، ابھی تیرا برا دن آنے والا ہے اس وقت ابوسفیان بولا بدر کے دن کا آج بدلہ تمہیں مل گیا، اور جنگ ڈول کی طرح ہے کبھی ادھر کبھی ادھر تمہارے مردوں کے کان کاٹے گئے اگرچہ میں نے اس کا حکم نہیں دیا، اگرچہ میں نے اس کو برا نہیں سمجھا[1] پھر جھوم کر کہنے لگا۔ اُعْلُ هُبَلْ۔ اُعْلُ هُبَلْ[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کیا تم اس کو جواب نہیں دیتے؟ عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی[3]۔ اَللّٰهُ اَجَلُّ۔ (اللہ اعلیٰ اور جلیل القدر ہے) پھر ابوسفیان نے یہ کہا اِنَّ لَنَا الْعُزّٰى وَلَا عُزّٰى لَكُمْ (ہمارے پاس عُزّیٰ ہے تمہارے عزّیٰ کہاں[4]؟)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جواب نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا ہم کیا جواب دیں؟ آپ نے فرمایا یوں کہو اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ (اللہ ہمارا مالک ہے تمہارا مالک کوئی نہیں)[5]

[1] یعنی گو مثلہ کرنے کا جو نامردی اور بزدلی کی دلیل ہے میں نے حکم نہیں دیا تھا لیکن میں اس سے ناخوش بھی نہیں ہوں کہتے ہیں مشرکوں نے غصہ سے مسلمانوں کو جو شہید ہوئے ناکیں اور کان کاٹ لی تھیں اور پیٹ پھاڑ ڈالے تھے اور امیر حمزہ رض جو شیر یزدان کی طرح کافروں کو مار رہے تھے دھوکے سے مارے گئے وحشی نے چھپ کر ان پر وار کیا وہ گر گئے۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے اپنے باپ اور بھائی کا مارا جانا یاد کر کے اس کی نعش کا مثلہ کیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبایا دن کی نعش پر کھڑی ہوئی اور فخریہ اشعار پڑھے ۱۲ منہ

[2] ہبل ایک بت کا نام تھا کعبے کے بتوں میں سے جو مشرکوں نے وہاں رکھے تھے گویا ابوسفیان نے ہبل کو مبارکباد دی کہ آج تیرا غلبہ ہوا اور تیرے مخالف یعنی خدا پرست لوگ مغلوب ہوئے واہ رے عقل ہبل بے چارے بے جان کو کیا خبر ۱۲ منہ [3] یعنی بزرگ اور بڑا جلال سے صیغہ افعل التفضیل ۱۲ منہ [4] عزّیٰ بھی ایک بت کا نام تھا ۱۲ منہ [5] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں ثابت کیا کہ عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والوں نے اپنے سردار سے اختلاف کیا اور ان کا کہنا نہ مانا مورچہ سے ہٹ گئے اس لیے سزا پائی ۱۲ منہ

باب ۱۹۱۱ اِذَا فَزِعُوْا بِاللَّیْلِ

۲۸۲۶ - حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَقَدْ فَزِعَ اَھْلُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْلَۃً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی فَرَسٍ لِاَبِیْ طَلْحَۃَ عُرْیٍ وَّھُوَ مُتَقَلِّدٌ سَیْفَہٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُّہٗ بَحْرًا یَّعْنِی الْفَرَسَ۔

باب اگر رات کو دشمن کا ڈر ہوتا

(از قتیبہ بن سعید از حماد از ثابت) انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں زیادہ حسین زیادہ سخی اور زیادہ بہادر تھے ایک رات کو اہل مدینہ (دشمن کی آمد کی آواز کو سن کر گھبرا اٹھے اور (خبر لینے کے لیے باہر نکلے) دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار تلوار لٹکائے تشریف لا رہے تھے آپ نے فرمایا خوف کی کوئی بات نہیں خوف کی کوئی بات نہیں۔ پھر فرمایا یہ گھوڑا تو سمندر[1] ہے (یعنی بڑا تیز رفتار ہے)

باب ۱۹۱۲ مَنْ رَاَی الْعَدُوَّ فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِہٖ یَا صَبَاحَاہُ حَتّٰی یُسْمِعَ النَّاسَ

۲۸۲۷ - حَدَّثَنَا الْمَکِّیُّ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ ابْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَۃَ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ ذَاھِبًا نَحْوَ الْغَابَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ بِثَنِیَّۃِ الْغَابَۃِ لَقِیَنِیْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ قُلْتُ وَیْحَکَ مَا بِکَ قَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَنْ اَخَذَھَا قَالَ غَطَفَانُ وَفَزَارَۃُ فَصَرَخْتُ ثَلٰثَ صَرَخَاتٍ اَسْمَعْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یَا صَبَاحَاہُ یَا صَبَاحَاہُ ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتّٰی اَلْقَاھُمْ وَقَدْ اَخَذُوْھَا فَجَعَلْتُ اَرْمِیْھِمْ وَاَقُوْلُ اَنَا ابْنُ الْاَکْوَعِ وَالْیَوْمُ یَوْمُ الرُّضَّعِ فَاسْتَنْقَذْتُّھَا مِنْھُمْ قَبْلَ اَنْ یَّشْرَبُوْا فَاَقْبَلْتُ بِھَا اَسُوْقُھَا فَلَقِیَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ

باب دشمن کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو پکارنا بلند آواز سے[2] تاکہ لوگ سن لیں

(از مکی بن ابراہیم از یزید بن ابی عبید) سلمہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا۔ جب میں غابہ[3] کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے عبدالرحمان بن عوف کا غلام ملا۔ میں نے پوچھا تو یہاں کیسے؟ اس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھیل اونٹنیاں پکڑی گئی ہیں میں نے پوچھا کون لے گیا؟ اس نے کہا غطفان[4] اور فزارہ کے لوگ۔ میں نے یہ سن کر تین چیخیں ماریں یا صباحاہ! یا صباحاہ! مدینہ کے دونوں کناروں میں جتنے لوگ تھے انہیں آواز سنائی دی۔ پھر میں دوڑتا ہوا گیا ڈاکوؤں سے جا ملا۔ وہ اونٹنیاں پکڑے ہوئے تھے میں انہیں تیر مارتا جاتا اور یہ کہتا جاتا میں ہوں سلمہ بن اکوع آج[5] ذلیلوں کی موت کا دن ہے۔ غرضیکہ میں نے اونٹنیاں ان سے چھین لیں (قبل اس کے کہ وہ دودھ پیتے) اور انہیں ہانکتا ہوا لا رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے راستے میں ملے۔ میں نے عرض کیا ڈاکو پیاسے تھے میں نے تیر مار مار

---

[1] یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ۱۲ منہ [2] عرب کا قاعدہ ہے کوئی آفت آتی ہے تو زور سے پکارتے ہیں یا صباحاہ یعنی یہ صبح مصیبت کی ہے جلد آؤ اور ہماری مدد کرو ۱۲ منہ [3] غابہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے کئی میل پر شام کی طرف وہاں درخت بہت تھے وہیں کے جھاؤ سے منبر نبوی بنایا گیا تھا جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ [4] غطفان اور فزارہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں ۱۲ [5] الیوم یوم الرضع رضع جمع راضع کی ہے راضع بخیل یا پاجی جس کے دودھ میں پاجی پن تھا یعنی اس کی ماں کمینی تھی کہتے ہیں ایک بخیل پاس مہمان آیا تو اس نے اپنی بکری کا دودھ منہ لگا کر تھن سے پی لیا اس کو یہ ڈر ہوا کہیں دودھ دوہنے کی آواز مہمان سن لے اور دودھ میں شریک ہو جائے۔ جب سے راضع کمینے بخیل کو کہنے لگے۔ بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے آج معلوم ہو جائے گا کس نے شریف کا دودھ پیا ہے اور کس نے پاجی کا ۱۲ منہ

الْقَوْمَ عِطَاشٌ وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سِقْيَهُمْ فَابْعَثْ فِي إِثْرِهِمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ مَلَكْتَ فَأَسْجِحْ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ۔

کہ انہیں دودھ یا پانی نہیں پینے دیا جلدی ان کے پیچھے فوج[1] روانہ کیجئے آنحضرت نے فرمایا، اکوع کے بیٹے تو غالب ہو چکا اب چھوڑ دے وہ لوگ اپنی قوم میں پہنچ گئے ان کی وہاں مہمانی ہو رہی ہے[2]۔

باب ۱۹۱۳ مَنْ قَالَ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ فُلَانٍ ـ وَقَالَ سَلَمَةُ خُذْهَا وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ۔

باب وار کرتے وقت یہ کہنا اچھالے میں فلاں کا بیٹا ہوں (جائز ہے تکبیر ممنوع میں شامل نہیں) سلمہؓ نے (ڈاکو پر تیر چلائے) کہا لے میں اکوع کا بیٹا ہوں[3]

۲۸۲۸ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ فَقَالَ يَا أَبَا عُمَارَةَ أَوَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ الْبَرَاءُ وَأَنَا أَسْمَعُ أَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَلِّ يَوْمَئِذٍ كَانَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُونَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ قَالَ فَمَا رُؤِيَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْهُ۔

(از عبید اللہ از اسرائیل) از ابواسحاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو عمارہ (جنگ حنین میں) تم بھاگ گئے تھے؟ ابواسحاق کہتے ہیں میں سن رہا تھا حضرت براء نے جواب دیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں بھاگے۔ حضرت ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب آپ کی خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ جب مشرکوں نے آپ کو گھیر لیا تو آپ فرمانے لگے۔ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ میں پیغمبر ہوں اس میں جھوٹ کا کوئی شائبہ نہیں میں عبدالمطلب بہادر سردار کا بہادر بیٹا ہوں۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں اس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ بہادر کوئی شخص نظر نہ آیا۔

باب ۱۹۱۴ إِذَا نَزَلَ الْعَدُوُّ عَلَى حُكْمِ رَجُلٍ

باب کافر لوگ ایک مسلمان کے فیصلے[4] پر راضی ہو کر اپنے قلعہ سے اتر آئیں۔

۲۸۲۹ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ هُوَ ابْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُو قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ هُوَ ابْنُ مُعَاذٍ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْهُ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوامامہ سہل بن حنیف) از حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنو قریظہ یہودی (جو مدینے کے ایک قلعہ میں تھے) سعد بن معاذ کے حکم پر (اپنے قلعے سے) اتر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ کو طلب فرمایا آپؐ قریب ہی قیام فرما تھے سعدؓ گدھے پر سوار ہو کر آئے قریب پہنچے تو آپؐ نے حاضرین سے فرمایا اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔[5] صحابہ کرام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

---

[1] وہ پانی پینے ٹھہرے ہوں گے فوج کے لوگ ان کو جا لیں گے اور پکڑ لائیں گے ابن سعد کی روایت میں ہے سلمہ نے کہا میرے ساتھ سو آدمی دیجئے تو میں ان کو مع سامان اور اسباب کے گرفتار کر لاتا ہوں ۱۲ منہ

[2] یہ آپ کا فرمانا معجزہ تھا بعد جو خبر آئی اس سے معلوم ہوا کہ واقعی وہ اس وقت اپنے قبیلے یعنی غطفان میں پہنچ گئے تھے ۱۲ منہ

[3] یہ اسی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے جو اوپر گذری اس کو امام مسلم نے نکالا مطلب یہ ہے کہ لڑائی کے وقت جب دشمن پر وار کرے تو ایسا کہنا جائز ہے اور یہ اس فخر اور تکبر میں داخل نہیں جو منع ہے ۱۲ منہ

[4] تو اس مسلمان کا حکم نافذ ہو جائے گا اگر حاکم منظور کرے ۱۲ منہ

[5] اس حدیث کی شرح آگے آئے گی بعضوں نے اس حدیث سے قیام تعظیمی درست ہونے پر دلیل لی ہے بعضوں نے کہا سعد بیمار تھے ان کو سواری سے اترنے کے لئے دوسرے کی مدد درکار تھی اس لئے آپ نے صحابہ

سَیِّدِکُمْ فَجَاءَ فَجَلَسَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَہٗ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِکَ قَالَ فَاِنِّیْ اَحْکُمُ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَۃُ وَاَنْ تُسْبَی الذُّرِّیَّۃُ قَالَ لَقَدْ حَکَمْتَ فِیْھِمْ بِحُکْمِ الْمَلِکِ۔

قیام تعظیمی بجالائیں۔ بہر حال حضرت سعدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا بنو قریظہ کے لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعے سے) اترے ہیں سعد نے کہا میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جنگجو (یا لڑائی کے لائق) قتل کر دیئے جائیں اور عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں آپؐ نے فرمایا (اے سعدؓ) بیشک تو نے وہ فیصلہ صادر کیا جو اللہ کا حکم ہے [1]

بَاب ۱۹۱۵ قَتْلِ الْاَسِیْرِ وَقَتْلِ الصَّبْرِ۔

باب قیدی کو قتل کرنا کسی کو کھڑا کر کے نشانہ بنانا (قتل صبر) [2]

۲۸۳۰۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰی رَاْسِہِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَہٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَۃِ فَقَالَ اقْتُلُوْہُ۔

(از اسماعیل از مالک از ابن شہاب) از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر خود لگائے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے جب آپؐ نے خود اتارا تو ایک شخص حاضر خدمت ہوا عرض کیا یا رسول اللہ ابن خطل [3] کعبے کا پردہ پکڑے لٹک رہا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے ہیں قتل کر ڈالو۔

بَاب ۱۹۱۶ ھَلْ یَسْتَاْسِرُ الرَّجُلُ وَمَنْ لَّمْ یَسْتَاْسِرْ وَمَنْ رَّکَعَ رَکْعَتَیْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ۔

باب اپنے آپ کو قید کرا دینا۔ جو شخص قید نہ کرائے اس کا حکم نیز قتل کے وقت دو گانہ پڑھنا۔

۲۸۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ اَبِیْ سُفْیَانَ بْنِ اَسِیْدِ بْنِ جَارِیَۃَ الثَّقَفِیِّ وَھُوَ حَلِیْفٌ لِّبَنِیْ زُھْرَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَۃَ رَھْطٍ سَرِیَّۃً عَیْنًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیَّ جَدَّ عَاصِمِ ابْنِ عُمَرَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْھَدَاۃِ وَھُوَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) عمرو بن ابی سفیان ابن اسید بن جاریہ ثقفی جو بنی زہری کے حلیف [4] تھے اور حضرت ابوہریرہ کے دوستوں میں سے تھے وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو بطور جاسوسی دستے کی خبریں حاصل کرنے کے لیے روانہ کیا ان کا سردار عاصم بن ثابت انصاری کو مقرر کیا، جو عاصمؓ بن عمر بن خطابؓ کے نانا [5] تھے۔ یہ لوگ چلتے رہے جب مقام ھداۃ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے تو کسی نے بنو لحی (ہذیل قبیلہ کی ایک شاخ) کو اطلاع

---

[1] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے ایک روایت میں یوں ہے تم نے وہ حکم دیا جو اللہ نے سات آسمانوں کے اوپر سے حکم کیا ۱۲ منہ [2] جس کو عربی میں قتل صبر کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ جاندار آدمی ہو یا جانور اس کو کسی جھاڑ درخت وغیرہ سے باندھ دینا اور تیر یا گولی کا نشانہ بنانا۔ اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو قیدیوں کو قتل کرنا جائز نہیں رکھتے ۱۲ منہ [3] یہ عبداللہ بن خطل کم بخت اسلام سے مرتد ہو کر ایک مسلمان کا خون کر کے کافروں میں مل گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانوں کی ہجو بندیوں سے گوایا کرتا قسطلانی نے کہا یہ حدیث اس حدیث کی مخصص ہے کہ جو شخص مسجد حرام میں آ جائے وہ بے ڈر ہے اور اس سے یہ نکلا کہ مسجد حرام میں حد اور قصاص لیا جا سکتا ہے امام ابو حنیفہ نے اس کے خلاف کہا ہے ۱۲ منہ [4] بنی زہرہ ایک قبیلہ ہے حلیف اس کو کہتے ہیں جو قسم کھا کر کسی قوم کا دوست بن جائے ان میں شریک ہو جائے ۱۲ منہ [5] عاصم بن عمر کی والدہ جمیلہ عاصم بن ثابت کی بیٹی تھیں بعضوں نے کہا یہ عاصم بن عمر کے ماموں تھے اور جمیلہ ان کی بہن تھیں خیران چھ آدمیوں کو آپ نے عضل اور قارہ والوں کی درخواست پر بھیجا تھا وہ جنگ بدر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کیا ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں ہمارے ساتھ چند صحابہؓ کو کر دیجئے جو ہم کو دین کی تعلیم دیں آپ نے مرثد بن ابی مرثد اور خالد بن بکیر اور عاصم بن ثابت اور خبیب بن عدی اور زید بن دثنہ اور عبداللہ بن طارق کو ان کے ساتھ کر دیا رستے میں بنو لحیان کے لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور دغا سے مار ڈالا ۱۲ منہ [6] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فعل سے ثابت ہوا کہ آپ سیاسی کاموں میں بھی زبردست دلچسپی رکھتے تھے کہ جاسوس

بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِحَيٍّ مِنْ هُذَيْلٍ
يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لَحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ قَرِيبًا مِنْ مِائَتَيْ
رَجُلٍ كُلُّهُمْ رَامٍ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ حَتَّى وَجَدُوا
مَأْكَلَهُمْ تَمْرًا تَزَوَّدُوهُ مِنَ الْمَدِينَةِ فَقَالُوا هَذَا
تَمْرُ يَثْرِبَ فَاقْتَصُّوا آثَارَهُمْ فَلَمَّا رَآهُمْ عَاصِمٌ وَ
أَصْحَابُهُ لَجَئُوا إِلَى فَدْفَدٍ وَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا
لَهُمُ انْزِلُوا وَأَعْطُونَا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمُ الْعَهْدُ وَ
الْمِيثَاقُ وَلاَ نَقْتُلُ مِنْكُمْ أَحَدًا فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ
ثَابِتٍ أَمِيرُ السَّرِيَّةِ أَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ لاَ أَنْزِلُ الْيَوْمَ
فِي ذِمَّةِ كَافِرٍ اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ فَرَمَوْهُمْ
بِالنَّبْلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا فِي سَبْعَةٍ فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاَثَةُ
رَهْطٍ بِالْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الأَنْصَارِيُّ
وَابْنُ دَثِنَةَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَلَمَّا اسْتَمْكَنُوا مِنْهُمْ
أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قِسِيِّهِمْ فَأَوْثَقُوهُمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
الثَّالِثُ هَذَا أَوَّلُ الْغَدْرِ وَاللَّهِ لاَ أَصْحَبُكُمْ إِنَّ
فِي هَؤُلاَءِ لأُسْوَةً يُرِيدُ الْقَتْلَى فَجَرَّرُوهُ وَعَالَجُوهُ
عَلَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَأَبَى فَقَتَلُوهُ فَانْطَلَقُوا بِخُبَيْبٍ
وَابْنِ دَثِنَةَ حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ
بَدْرٍ فَابْتَاعَ خُبَيْبًا بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْفَلِ
بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَكَانَ خُبَيْبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ بْنَ
عَامِرٍ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خُبَيْبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا
فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ بِنْتَ الْحَارِثِ
أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا

دے دی۔ انہوں نے دو سو تیر انداز ان کے تعاقب میں بھیجے۔ یہ لوگ ان کا نشان ڈھونڈتے چلے ایک جگہ انہوں نے کھجوریں کھائی تھیں جو وہ مدینہ سے ساتھ لائے تھے۔ تعاقب کرنے والوں نے گٹھلیاں (یا کھجوریں) دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ مدینہ کی کھجوریں ہیں اور عاصم رضی اللہ عنہ اور اس کی ٹولی کے پیچھے ان کے نشاناتِ قدم پر چل پڑے جب عاصم رضی اللہ عنہ نے ان کفار کو دیکھا تو ایک پہاڑی پر پناہ لی کفار نے انہیں گھیر لیا اور کہنے لگے تم اتر آؤ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کردو ہم اقرار کرتے ہیں ہم تم کو نہیں ماریں گے۔ یہ سن کر عاصم بن ثابتؓ نے جو جاسوسی گروہ کے سردار تھے کہا خدا کی قسم میں کافر کی امان پر نہیں اترنا چاہتا اے اللہ ہماری بابت اپنے نبی کو خبر دے دے[۲] اس کے بعد کفار نے حضرت عاصم کی ٹولی پر تیر اندازی شروع کر دی حضرت عاصم سمیت سات آدمی شہید ہو گئے تین جو باقی رہے وہ کفار کے اقرار پر بھروسہ کر کے اتر آئے۔ انہی میں حضرت خبیب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ابن دثنہ بھی نیز ایک شخص اور تھے۔ جب وہ کفار کے قبضے میں آ گئے تو انہوں نے دھوکہ دیا اور کمانوں کے چلے کھول کر ان کی مشکیں کسیں تیسرا شخص (مسلمانوں کا) کہنے لگا یہ دغا ہے میں تمہارے ساتھ نہیں جاتا میں ان ہی کی پیروی کرتا ہوں جو شہید ہوئے کفار نے انہیں اپنے ساتھ لے جانے کے لیے کھینچنے کی بڑی کوشش کی مگر اس صحابی نے انکار کیا۔ آخر کفار نے اسے شہید کر دیا فقط خبیب اور زید بن دثنہ کو پکڑ لے گئے ان دونوں کو مکہ میں (بطور غلام) فروخت کر دیا[۱] یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے حضرت خبیب کو حارث بن عامر کے بیٹوں نے خریدا۔ جنگ بدر میں حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے ان کے باپ حارث بن عامر کو قتل کیا تھا۔ غرضیکہ حضرت خبیبؓ چند ایام تک ان کے پاس قید رہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عبید اللہ بن عیاض نے بیان کیا انہیں حارث کی بیٹی (زینب) نے بتایا کہ جب حارث کے بیٹے خبیب کو قتل کرنے

---

[۱] اور زید بن دثنہ کو صفوان بن امیہ نے خریدا اور اپنے باپ کے بدل اس کو قتل کیا ۱۲ منہ

[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب کا قائل جواب دے کہ حضورؐ نے جاسوسی ٹولی کیوں مروائی کیوں آپ حاضر ناظر اور عالم غیب تھے تو جاسوسی ٹولی نے یہ کیوں کہا اللھم اخبر عنا نبیک۔ آپ تو حاضر ناظر تھے۔ یہ بھی جواب دے ستر صحابہ جو شہید کئے گئے تھے جنہیں آپ نے بطور مبلغ بھیجا تھا انہیں حضور نے کیوں مروا دیا حالانکہ ان کے غم میں آپ افسوس مدت تک بلکہ ہمیشہ کرتے رہے جیسے کہ صحابہ کا قول ہے وحیدالزمان

مُوسٰی یَسْتَحِدُّ بِھَا فَاَعَارَتْہُ فَاَخَذَ ابْنًا لِی وَاَنَا غَافِلَۃٌ حِیْنَ اَتَاہُ قَالَتْ فَوَجَدْتُہٗ مُجْلِسَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ وَالْمُوْسٰی بِیَدِہٖ فَفَزِعْتُ فَزْعَۃً عَرَفَھَا خُبَیْبٌ فِیْ وَجْھِیْ فَقَالَ تَخْشَیْنَ اَنْ اَقْتُلَہٗ مَا کُنْتُ لِاَفْعَلَ ذٰلِکَ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُ اَسِیْرًا قَطُّ خَیْرًا مِّنْ خُبَیْبٍ وَّاللّٰہِ لَقَدْ وَجَدْتُہٗ یَوْمًا یَّاْکُلُ مِنْ قِطْفِ عِنَبٍ فِیْ یَدِہٖ وَاِنَّہٗ لَمُوْثَقٌ فِی الْحَدِیْدِ وَمَا بِمَکَّۃَ مِنْ ثَمَرٍ وَّکَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّہٗ لَرِزْقٌ مِّنَ اللّٰہِ رَزَقَہٗ خُبَیْبًا فَلَمَّا خَرَجُوْا مِنَ الْحَرَمِ لِیَقْتُلُوْہُ فِی الْحِلِّ قَالَ لَھُمْ خُبَیْبٌ ذَرُوْنِیْ اَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ فَتَرَکُوْہُ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنْ تَظُنُّوْا اَنَّ مَا بِیْ جَزَعٌ لَطَوَّلْتُھَا اَللّٰھُمَّ اَحْصِھِمْ عَدَدًا ؎

مَا اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا
عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ
وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ
یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ

فَقَتَلَہُ ابْنُ الْحَارِثِ فَکَانَ خُبَیْبٌ ھُوَ سَنَّ الرَّکْعَتَیْنِ لِکُلِّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ قُتِلَ صَبْرًا فَاسْتَجَابَ اللّٰہُ لِعَاصِمِ ابْنِ ثَابِتٍ یَوْمَ اُصِیْبَ فَاَخْبَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَہٗ خَبَرَھُمْ وَمَا اُصِیْبُوْا وَبَعَثَ نَاسٌ مِّنْ کُفَّارِ قُرَیْشٍ اِلٰی عَاصِمٍ حِیْنَ حُدِّثُوْا اَنَّہٗ قُتِلَ لِیُؤْتَوْا بِشَیْءٍ مِّنْہُ یُعْرَفُ وَکَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا مِّنْ عُظَمَآئِھِمْ یَوْمَ بَدْرٍ فَبُعِثَ عَلٰی عَاصِمٍ مِّثْلُ الظُّلَّۃِ

لگے تو خبیب نے مجھ سے ایک استرہ مانگا تاکہ موئے زیرناف مونڈیں میں نے دے دیا۔ اس وقت میرا ایک بچہ حضرت خبیبؓ کے پاس آیا مجھے علم نہ ہو سکا میں نے دیکھا تو بچہ (ابوالحسینؓ) حضرت خبیب کی ران پر بیٹھا تھا اور استرہ ان کے ہاتھ میں تھا میں یہ دیکھ کر گھبرا گئی[1] حضرت خبیبؓ میری گھبراہٹ کا سبب بھانپ گئے مجھے فرمانے لگے کیا تجھے اندیشہ ہے کہ میں اس بچے کو مار ڈالوں گا؟ میں ایسا نہیں کروں گا۔ زینب کہتی ہے میں نے حضرت خبیب کی طرح کوئی نیک بخت قیدی نہیں دیکھا خدا کی قسم میں نے ایک روز دیکھا حالانکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ لوہے میں جکڑے ہوئے تھے انگور کا خوشہ ان کے ہاتھ میں تھا وہ کھا رہے تھے۔ ان دنوں مکہ میں میوہ بالکل نہ تھا۔ زینب کہتی تھی یہ رزق الٰہی تھا[2] جو خبیبؓ کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا بہرحال جب حضرت خبیبؓ کو قتل کرنے کیلئے حرم پاک سے باہر (تنعیم میں) لے گئے تو انہوں نے کفار سے کہا مجھے مہلت دو میں دو رکعتیں[3] نماز پڑھ لوں۔ انہوں نے اجازت دی حضرت خبیبؓ نے دو رکعتیں ادا کیں (ایک قسم کی مرتے وقت بھی تبلیغ ہو رہی ہے کہ مسلمان مرتے وقت بھی خدا کو نہیں بھولتا) پھر آپ نے فرمایا اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ میں موت سے ڈرتا ہوں تو میں لمبی نماز پڑھتا انہوں نے دعا کی اے اللہ ان کفار کو چن چن کر ہلاک کر دے اور یہ اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

جب میں مسلمان ہوں اور شہید ہو رہا ہوں تو مجھے اس بات کی کیا پروا ہے کہ کس کروٹ گرتا ہوں میری موت راہ خدا میں[4] ہے۔ اگر وہ چاہے تو تن کے ٹکڑوں کے جوڑوں میں برکت عطا فرمائے (یعنی میری قربانی قبول کرے)

ابن حارث نے حضرت خبیب کو شہید کیا۔ یہ حضرت خبیب ہی ہیں جنہوں نے یہ طریقہ ایجاد کیا کہ مسلمان جب اس طرح قیدی ہو کر مارا جانے لگے تو وہ ایک دوگانہ ادا کرے اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی بھی دعا قبول کی تھی جس دن وہ مارے گئے تھے (اے اللہ اپنے نبی کو ہماری حالت کی اطلاع دے) اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتایا کہ عاصم

---

[1] زینب یہ سمجھی کہ اب خبیب کو تو معلوم ہو گیا ہے کہ میں قتل کیا جاتا ہوں تو جان سے اٹھا ہو شخص اس وقت بچہ ہی کو مار ڈالے تو کیا تعجب ہے اور استرا بھی اس کے ہاتھ میں ہے ۱۲ منہ [2] یہاں سے اولیاء اللہ کی کرامت ثابت ہوتی ہے۔ حضرت مریم کی بھی ایسی ہی کرامت قرآن شریف میں مذکور ہے ۱۲ منہ [3] قیدی یعنی اس کی رضامندی اور اس کی راہ میں مارا جاتا ہوں ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حال کی خبر کر دی ۱۲ منہ [5] شارحین ہی ابوالحسین نام رکھتے تھے عبدالرزاق [6] ایک قسم کی مرتے وقت بھی تبلیغ ہو رہی ہے کہ مسلمان خدا کو مرتے وقت بھی نہیں بھولتا نیز اشعار لیے دلولہ انگیز ہیں

مِنَ الدَّبْرِ فَحَمَتْهُ مِنْ رُسُلِهِمْ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى أَنْ يَقْطَعُوا مِنْ لَحْمِهِ شَيْئًا۔

کا گروہ کس حال میں مبتلا ہوا ہے۔

حضرت عاصم کی شہادت کے بعد قریش کے چند کفار نے کسی کو حضرت عاصم کی لاش پر بھیجا کہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا کاٹ کر لائے جس سے ان کی شناخت ہو سکے۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک ڈاکو کو مار ڈالا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کی لاش پر بھڑوں کا ایک چھتہ قائم کر دیا جنہوں نے قریش کے ناپاک ارادے سے ان کے بھیجے ہوئے آدمی سے حضرت عاصم کو بچا لیا اور وہ ان کے بدن کا کوئی ٹکڑا نہ کاٹ سکے۔

بَاب ۱۹۱۷ فِكَاكِ الْأَسِيرِ

فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب جنگی قیدی کا رہا ہونا۔ اس باب میں ابوموسیٰؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[1]

۲۸۳۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از منصور از ابو وائل از ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیدی کو چھڑاؤ اور بھوکے کو کھلاؤ مریض کی عیادت کرو۔

۲۸۳۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

(از احمد بن یونس از زہیر از مطرف از عامر از ابوجحیفہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی سے پوچھا تمہارے پاس قرآن کے سوا اور بھی کچھ باتیں ہیں؟ (جنہیں آنحضرتؐ نے ظاہر نہیں کیا) حضرت علیؓ نے جواب دیا قسم اس ذات کی جس نے دانہ چیرا اسے اگایا اور جان کو پیدا کیا مجھے ایسی کوئی وحی معلوم نہیں۔ البتہ فہم یعنی سمجھ ایسی چیز ہے جو اللہ کسی شخص کو قرآن میں عطا فرما دے (اور قرآن سے عجیب اور غریب مطالب نکالے) ہاں اس ورق میں کچھ تحریر ہے (جو قرآن کے علاوہ ہے)[2] میں نے کہا اس ورق میں کیا تحریر ہے؟ انہوں نے جواب دیا دیت (خون بہا) کے احکام مسلم قیدی کو رہا کرانا مسلم کو کافر کے بدلے نہ قتل کیا جائے۔[3]

بَاب ۱۹۱۸ فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

باب مشرکوں سے فدیہ لینا۔

۲۸۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا

(از اسماعیل بن ابی اویس از اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ از موسیٰ بن

---

[1] روپیہ دے کر یا اور کسی تجویز سے یا معاوضہ سے ۱۲ منہ [2] ابوموسیٰ کی حدیث خود امام بخاری نے باب الاطعمہ اور باب النکاح میں وصل کی ۱۲ منہ [3] یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے اس سے ان شیعہ لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں معاذ اللہ قرآن کی اور بہت سی آیتیں تھیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاش نہیں کیا بلکہ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اپنے اہل بیت کو بتلائیں یہ صریح جھوٹ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اکیلے بے یار و مددگار مشرکوں میں پھنسے ہوئے تھے اس وقت تو آپ نے کوئی بات چھپائی ہی نہیں اللہ کا پیغام بے خوف و خطر سنا دیا جن میں مشرکین اور ان کے معبودوں کی کھلی کھلی برائیاں تھیں پھر جب لاکھوں صحابہ آپ کے جان نثار اور رفقاء موجود تھے آپ کو کسی کا کچھ بھی ڈر نہ تھا آپ اللہ کا پیغام کیسے چھپا کر رکھتے اب رہیں وہ روایتیں جو شیعہ اپنی کتابوں میں اہل بیت علیہم الرضوان سے نقل کرتے ہیں تو یہ جھوٹی غلط اور بناوٹی ہوتی ہیں ۱۲ منہ

اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ اُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهٗ فَقَالَ لَا تَدَعُوْنَ مِنْهَا دِرْهَمًا وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ فَجَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ فَاِنِّيْ فَادَيْتُ نَفْسِيْ وَفَادَيْتُ عَقِيْلًا فَقَالَ خُذْ فَاَعْطَاهُ فِيْ ثَوْبِهٖ۔

عقبہ از ابن شہاب) از انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ چند انصاریوں نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اجازت دیں تو ہم اپنے بھانجے[1] عباس کو ان کا فدیہ معاف کر دیں؟ آپ نے فرمایا نہیں ایک درہم بھی مت چھوڑو[2]۔

ابراہیم[3] نے بحوالہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے مال آیا۔ اس وقت حضرت عباس آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بھی عطاء فرمائیے۔ میں نے اپنا اور عقیل (بھتیجے) کا فدیہ ادا کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا لو اور ان کے کپڑے میں ڈال دی۔

۲۸۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ جَاءَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔

(از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از محمد بن جبیر از والدش) جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ وہ (جب اسلام نہ لائے تھے) بدر کے قیدیوں کو چھڑانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے فرماتے تھے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھی۔

باب ۱۹۱۹۔ اَلْحَرْبِيُّ اِذَا دَخَلَ دَارَ الْاِسْلَامِ بِغَيْرِ اَمَانٍ۔

باب اگر حربی کافر مسلمانوں کے ملک میں بغیر امان لیے چلا آئے (تو اسے مار ڈالنا درست ہے)

۲۸۳۶۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَيْنٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ فَجَلَسَ عِنْدَ اَصْحَابِهٖ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ انْفَتَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْلُبُوْهُ وَاقْتُلُوْهُ فَقَتَلَهٗ فَنَفَّلَهٗ سَلَبَهٗ۔

(از ابونعیم از ابوعمیس از ایاس بن سلمہ بن اکوع از والدش) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مشرکوں کا ایک جاسوس جب وہ سفر میں تھا آپ کے پاس آگیا اور صحابہ کرام کے پاس بیٹھ کر باتیں کرتا رہا پھر وہاں سے چلا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ڈھونڈو اور قتل کر دو۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کافر کا سامان دے دیا۔

---

[1] حضرت عباسؓ انصار کے بھانجے نہ تھے ان کی والدہ نُتَیلہ انصاری نہ تھیں بلکہ حضرت عباسؓ کے والد عبدالمطلب انصار کے بھانجے تھے کیونکہ ان کی ماں سلمیٰ بنی نجار میں سے تھیں جب باپ بھانجے ہوئے تو ان کے بیٹے کو بھی بھانجا کہہ دیا ۱۲ منہ [2] پورا فدیہ لو آپ جانتے تھے حضرت عباسؓ مالدار ہیں اور مسلمان اس وقت مال کی بہت احتیاج رکھتے تھے تو اپنے چچا کی بھی آپ نے کوئی رعایت نہیں کی مسلمانوں نے کہا بھی جب بھی آپ نے نہ مانا۔ عدالت اور تقویٰ اس ہے ۱۲ منہ [3] ابراہیم بن طہمان کی یہ روایت ابواب المساجد میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ

بَاب ۱۹۲۰ يُقَاتَلُ عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَلَا يُسْتَرَقُّونَ۔

باب ذمی کافروں کو بچانے کے لیے لڑنا انہیں غلام یا لونڈی نہ بنانا۔[1]

۲۸۳۷- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از حصین از عمرو بن میمون) عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اسے یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذمہ پورا کرے ذمی کافر سے جو عہد ہوا ہے وہ پورا کرے ان کے بچانے کے لیے دوسرے کفار سے جنگ کرے۔ انہیں طاقت سے زیادہ تکلیف نہ دے (یعنی حسب مقدور جزیہ لے ان کی طاقت سے زیادہ جزیہ نہ لے)

بَاب ۱۹۲۱ هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ۔

باب کیا ذمیوں کی سفارش کی جائے؟ نیز ان کے ساتھ کیسا معاملہ کیا جائے؟

بَاب ۱۹۲۲ جَوَائِزُ الْوَفْدِ۔

باب کفار کا وفد[2] جو دوسرے ممالک سے ایلچی بن کر آئیں اُن سے حسن سلوک کرنا۔

۲۸۳۸- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ يَوْمُ الْخَمِيسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْحَصْبَاءَ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ يَوْمَ الْخَمِيسِ فَقَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوا هَجَرَ رَسُولُ

(از قبیصہ از ابن عیینہ از سلیمان احول از سعید بن جبیر) از ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جمعرات کا دن، افسوس جمعرات کا دن کیسا تھا! پھر ابن عباس رونے لگے حتیٰ کہ آنسوؤں نے زمین کو تر کر دیا اس کے بعد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری جمعرات کے دن سخت ہو گئی۔ آپ نے صحابہ سے (جو حجرہ شریف میں موجود تھے) فرمایا لکھنے کا سامان لاؤ میں تمہارے لیے ایک تحریر لکھوا دوں جس پر عمل کر کے تو تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے صحابہ نے باہم کچھ اختلاف کیا حالانکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اختلاف مناسب نہیں تھا۔ تو صحابہؓ کہنے لگے کیا واقعی آنحضرتؐ ہمیں چھوڑ رہے ہیں؟[3] آنحضرتؐ نے فرمایا مجھے مت چھیڑو میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے

---

[1] ذمی وہ کافر جو مسلمان کی امان میں رہتے ہیں ان کو جزیہ دیتے ہیں۔ ایسے کافروں کی جان و مال کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے البتہ اگر عہد توڑ ڈالیں اور مسلمانوں کو دغا دیں تب ان کو مارنا ان کا لونڈی غلام بنانا درست ہے ۱۲ منہ

[2] ان کو وفد کہتے ہیں یعنی وہ جماعت جو اپنے ملک والوں کی طرف سے بطور سفارت کے آتی ہے اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی اور باب ہل یستشفع سے اس کی مطابقت مشکل ہے میں کہتا ہوں امام بخاری نے ان دونوں بابوں کے لئے ابن عباسؓ کی حدیث بیان کی وفد کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے کا تو اس میں صاف ذکر ہے اب ذمیوں کی سفارش تو اس کی نفی امام بخاری نے آپ کے اس فرمانے سے نکالی کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے باہر کر دینا معلوم ہوا ان کی سفارش نہ سننا چاہئے اور ان کے ساتھ جو معاملہ آپ نے کیا یعنی اخراج کا بھی اس حدیث میں ذکر ہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

[3] ہجر کے معنی یہی ہیں کہ بیماری میں بیہودہ کلام نکال رہے ہیں مگر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق نہیں آپ بیماری کا غیر بیماری ہر حال میں جیسے تک ہذیان اور بیہودہ گوئی سے محفوظ تھے بعضی روایتوں میں اهجر استفهموه ہے یعنی کیا پیغمبر صاحب کی باتیں ہذیان ہیں آپ سے اچھی طرح پوچھ لو گویا یہ ان لوگوں کا کلام ہے جو کہتے تھے کتاب لکھی جانا چاہئے انہوں نے مخالفین سے یہ کہا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بیماری کا ہذیان جانتے ہو یہ غلط ہے بعضوں نے کہا یہ کلام حضرت عمرؓ نے کہا تھا اور قرینہ بھی یہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا جو کتاب لکھی جانے کے مخالف تھے اس صورت میں ہجر کے یہ معنی ہوں گے کہ کیا آپ دنیا کو چھوڑنے والے ہیں آپ وفات پا جائیں گے حضرت عمرؓ کو گھبراہٹ اور رنج میں یہ خیال سما گیا تھا کہ آپ کو موت نہیں آ سکتی اس حالت میں کتاب لکھنے کی کیا ضرورت ہے قسطلانی نے کہا ظاہر یہ ہے کہ آپ ابوبکرؓ کی خلافت لکھوانا چاہتے تھے جیسے امام مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی سے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِیْٓ اِلَیْہِ وَاَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِہٖ بِثَلٰثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا کُنْتُ اُجِیْزُھُمْ وَنَسِیْتُ الثَّالِثَۃَ وَقَالَ اَبُوْ یَعْقُوْبَ بْنُ مُحَمَّدٍ سَاَلْتُ الْمُغِیْرَۃَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ فَقَالَ مَکَّۃُ وَالْمَدِیْنَۃُ وَالْیَمَامَۃُ وَالْیَمَنُ وَقَالَ یَعْقُوْبُ وَالْعَرْجُ اَوَّلُ تِہَامَۃَ۔

جو تم کرانا چاہتے ہو۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے وقت تین باتوں کی وصیت کی، ایک یہ کہ مشرکوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو[1]۔ دوسرے یہ کہ بیرونی ممالک کے وفود سے اسی طرح حسن سلوک کرنا جس طرح میں کرتا تھا خواہ وہ وفود غیر کتابی ہوں یا اہل کتاب، تیسری بات (راوی کہتے ہیں) میں بھول گیا[2]۔ یعقوب[3] بن محمد کہتے ہیں میں نے مغیرہ بن عبد الرحمان سے جزیرۂ عرب کی تحدید پوچھی فرمایا مکہ، مدینہ، یمامہ، یمن۔ یعقوب یہ بھی کہتے ہیں کہ تہامہ (یعنی مدینہ کا علاقہ) عرج[4] سے شروع ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۲۳ التَّجَمُّلِ لِلْوُفُوْدِ

باب بیرونی وفود سے ملنے کے لیے آراستہ ہونا۔

۲۸۳۹۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ حُلَّۃَ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِی السُّوْقِ فَاَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْتَعْ ھٰذِہِ الْحُلَّۃَ فَتَجَمَّلْ بِھَا لِلْعِیْدِ وَلِلْوُفُوْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ اَوْ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ فَلَبِثَ مَا شَآءَ اللّٰہُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجُبَّۃِ دِیْبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِھَا عُمَرُ حَتّٰی اَتٰی بِھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قُلْتَ اِنَّمَا ھٰذِہٖ لِبَاسُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ اَوْ اِنَّمَا یَلْبَسُ ھٰذِہٖ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَہٗ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَیَّ بِھٰذِہٖ فَقَالَ تَبِیْعُھَا اَوْ تُصِیْبُ بِھَا بَعْضَ حَاجَتِکَ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عبد اللہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! عید کے دن اور بیرونی وفود جب آتے ہیں ان سے ملاقات کے وقت زیب تن فرمالیا کیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ خیر کچھ عرصہ گیا حضرت عمر خاموش رہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی قبا حضرت عمر کو بطور تحفہ ارسال فرمائی وہ اسے آنحضرتؐ کے پاس لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو فرمایا تھا یہ اس شخص کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر آپ نے یہ قبا مجھے کس لیے ارسال فرمائی آپ نے فرمایا اس لیے کہ تو اسے بیچ کر قیمت اپنے کام لا ریا فرمایا تو اسے اپنے کسی کام میں استعمال کر (علاوہ خود پہننے کے چنانچہ حضرت عمر نے اپنے ایک مشرک رشتہ دار کو بطور تحفہ دے دیا۔)

---

[1] عرب میں کہیں مشرک نہ رہنے پائیں دوسری روایت میں یوں ہے عرب میں دو دین نہ رہیں۔ عرب کا ملک طول میں عدن سے عراق تک اور عرض میں جدہ سے شام تک ہے اور اس کو جزیرہ اس لئے فرمایا کہ تین طرف سے سمندر اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ وصیت حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں پوری کی اور کافروں کو عرب کے ملک سے بالکل نکال باہر کیا۔ [2] وہ یہ تھی کہ اسامہ کے لشکر کو روانہ کر دینا یا یہ کہ میری قبر کو بت نہ بنانا ۱۲ منہ [3] اس کو اسمٰعیل قاضی نے احکام میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] عرج ایک بستی کا نام ہے مدینہ سے ستر میل کے فاصلہ پر ۱۲ منہ

باب ۱۹۲۴ كَيْفَ يُعْرَضُ الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ -

۲۸۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ يَوْمَئِذٍ ابْنُ صَيَّادٍ يَحْتَلِمُ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَّكَاذِبٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ

باب بچے کو اسلام کی دعوت کس طرح دی جائے؟

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از سالم بن عبداللہ) از ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند اصحاب سمیت (جو دس سے کم تھے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ دیکھا تو وہ بنی مغالہ (ایک انصاری قبیلہ) کے محلوں کے پاس بچوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد بالغ ہونے والا تھا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پہنچے تو اسے معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ آپؐ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں[۱]؟ اس نے آپؐ کی طرف دیکھا اور سوچ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اُمیّوں (عرب لوگوں) کے رسول ہیں پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا آپؐ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپؐ نے فرمایا میں اللہ اور اس کے سب پیغمبروں پر ایمان لایا[۲] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا تجھے کیا نظر آتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچی اور جھوٹی دونوں طرح کی خبریں آتی ہیں آپؐ نے فرمایا پھر تو تیرا معاملہ خلط ملط ہوا۔ آپؐ نے مزید فرمایا اچھا تیرے لیے میں ایک بات چھپائے ہوئے ہوں (تو بتا) ابن صیاد نے کہا وہ دخ ہے[۳]۔ آنحضرتؐ نے فرمایا دور ہو تو اپنی حد سے بڑھ بھی نہیں سکتا (کاہن اور شیطان کی معلومات اتنی ہوتی ہیں) حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن مار دوں آپؐ نے فرمایا (کوئی ضرورت نہیں) اگر وہ واقعی دجال ہے تو تو اسے مار نہیں سکتا اگر وہ (دجال) نہیں تو پھر ناحق خون کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

دوسری روایت میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے (اسی سند سے) یہ مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب دونوں اُن درختوں میں گئے جہاں ابن

---

۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلا کہ بچہ سے اس طرح پوچھ سکتے ہیں اور اگر وہ قبول کرے تو اس کا اسلام صحیح ہوگا ۱۲ منہ ۲ سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام آپ کو اپنے صیاد سے چند باتیں دریافت کرنا منظور تھیں آپ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں یہ کہہ دوں کہ تو جھوٹا ہے رسول اللہ کہاں سے ہوا تو شاید وہ چڑ جائے اور ہمارا مقصد پورا نہ ہو اس لئے ایسا عمدہ جواب دیا کہ ابن صیاد چڑا بھی نہیں اور اس کی پیغمبری کا انکار بھی نکل آیا گو صاف طور سے انکار نہیں ہے ۱۲ منہ ۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا تصور کیا يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ - تو ابن صیاد سے ساری آیت تو نہ بتلائی گئی دخان کے لفظ میں سے اس نے صرف دخ بتلایا جیسے شیطانوں کی عادت ہوتی ہے سنی سنائی ایک آدھ بات سے مرتے ہیں بعضوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دل کی بات پر شیطان کا مطلع ہو جانا خلاف قیاس ہے تو شاید آپ نے یہ آیت لکھوا کر ہاتھ میں چھپائی ہو گی ۱۲ منہ

فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَأْتِيَانِ النَّخْلَ الَّذِي فِيهِ ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ النَّخْلَ طَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ أَيْ صَافِ وَهُوَ اسْمُهُ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ وَقَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ۔

صیاد تھا جب آپ وہاں پہنچے تو کھجور کے درختوں کی ٹہنیوں کی آڑ میں چلنے لگے آپؐ اس کا امتحان لینا چاہتے تھے کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے اور خود اس کی کچھ باتیں سن لیں ابن صیاد اپنے بستر پر لیٹا ہوا کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے آنحضرتؐ کو دیکھ لیا کہ آپؐ کھجور کی شاخوں کی آڑ میں تشریف لا رہے ہیں فوراً پکار اٹھی: اے صاف (یہ ابن صیاد کا نام تھا) وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقعے پر (صحابہ کرام یا ایک صحابی ابی بن کعب سے) فرمایا اگر ابن صیاد کی ماں نہ بول پڑتی تو ابن صیاد بہت سی باتیں (لاشعوری طور پر) واضح کر دیتا۔ سالم بن عبداللہ بن عمر سے (اسی سند سے) مروی ہے کہ ابن عمرؓ نے فرمایا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں میں (خطبہ سنانے کے لیے) کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ ثنا بیان فرمائی پھر آپؐ نے دجال کا ذکر کیا۔ فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں (متنبہ کرتا ہوں) نیز کوئی ایسا پیغمبر نہیں گذرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو حتی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم متنبہ کی تھی، لیکن میں تمہیں ایسی علامت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے نہیں بیان کی تھی۔ وہ (خبیث) یکچشم ہوگا اور اللہ تعالےٰ یک چشم (کانا) نہیں۔

ك حالانکہ ابن صیاد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور اس وجہ سے وہ قتل ہو سکتا تھا مگر چونکہ وہ اس وقت نابالغ تھا دوسرے اس نے صراحتاً نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ آپ میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں کہ نہیں اس لئے آپؐ نے اس کے قتل کا حکم نہیں دیا ۱۲ منہ **ك** کیونکہ کانا ہونا عیب ہے اور پروردگار ہر عیب سے پاک ہے وہ تمام ہنروں اور خوبیوں اور کمالات کا مجموعہ ہے۔ یہ تو بڑے دجال کا ذکر ہے جو قیامت کے قریب آئے گا اور بہت لوگوں کو گمراہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے فتنے سے محفوظ رکھے حدیث میں ہے جو دجال کا نکلنا سنے وہ اس سے دور رہے ایک حدیث میں ہے میرے بعد تیس شخص جھوٹے دجال پیدا ہوں گے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ اللہ کا پیغمبر ہے ہمارے زمانے میں دجال کے پیش خیمہ کئی شخص ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا بڑا مسلمان ان کے فریب میں آگئے مگر اصحاب حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف کو ہر نزاع میں فیصلہ بناتے ہیں وہ ان کے دام میں نہ آسکتے ہیں نہ آئیں گے ان پیش خیموں میں ایک شخص علیگڑھ میں ظاہر ہوا جس نے بہشت دوزخ فرشتوں سب کا انکار کیا پیغمبروں کے معجزوں کو شعبدہ اور طلسم قرار دیا قرآن کی آیتوں کی ایسی تفسیر کی جو صحابہ اور تابعین کے خلاف ابل لحاد اور باطنیہ کے طور پر ہے ایک شخص دلی میں پیدا ہوا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھی اور ساری سیرت میں ایک معجزے کا بھی ذکر نہیں کیا شروع میں لکھتا ہے کہ قرآن کو اللہ کا کلام سمجھو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بنایا ہوا سمجھو اس کے احکام پر عمل کرو معاذ اللہ۔ ایک شخص قادیان میں نکلا وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مہدی موعود اب حضرت عیسیٰ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ حدیث میں جو عیسیٰؑ کا آنا مذکور ہے اس سے مراد میں ہوں کہتا ہے مجھ پر وحی اترتی ہے۔ ایک شخص عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے وہ کہتا ہے حدیث کوئی قابل اعتبار نہیں بس قرآن ہی سے جو ثابت ہے اس پر عمل کرنا چاہیے۔ اس نے ایک نئی طرح کی نماز بھی نکالی ہے۔ ایک شخص حیدرآباد میں نکلا ہے جو کہتا ہے کہ عذاب قبر وغیرہ کوئی نہیں اور مومن دوزخ میں جائے گا ہی نہیں اور عذاب قبر کی حدیثیں لائق اعتبار نہیں۔ ایک مدعی شخص بعینہٖ خارجیوں کے حلیہ پر جو حدیث میں مذکور ہے سر گھٹا ہوا بڑی داڑھی توند نکلی یہ کہتا ہے کہ قرآن یا حدیث کا ترجمہ کرنا حرام اور زنا جائز ہے جب اس سے پوچھا کہ آخر تو قرآن اور حدیث اپنے شاگردوں کو جو ہندی ہیں کس طرح پڑھاتا ہے کیا عربی زبان ہی میں ان سے گفتگو کرتا ہے یا ترجمہ کرتا ہے تو لاجواب ہو گیا مسلمانو! ہوشیار رہو یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں قرآن اور احادیث نبی علیہ السلام کو رات دن دیکھو اور ان پیش خیموں کی بات نہ سنو۔ ایک اور شخص ان میں کا کہتا ہے کہ شریعت تو عام لوگوں کے واسطے ہے جو لوگ خدا رسیدہ ہو جاتے ہیں ان کو شریعت پر چلنے کی ضرورت نہیں ایک اور شخص یہ کہتا ہے کہ ہر چیز خدا ہے اور عابد اور معبود خدا اور بندے میں کوئی فرق نہیں۔ معاذ اللہ یہ سب جالی فرقے ہیں خدا ان کی شر سے محفوظ رکھے ۱۲ منہ **ع** علم غیب والے جواب ہیں آپ کو ابن صیاد سے چند باتیں دریافت کرنا منظور تھیں جب آنحضرتؐ

باب ۱۹۲۵ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلْیَھُوْدِ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا۔ قَالَہُ الْمَقْبُرِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہودیوں سے یہ فرمانا تم مسلمان ہوجاؤ تم (جزیہ اور عذاب آخرت یا عذاب دنیا سے) محفوظ رہو گے۔ سعید مقبری نے بحوالہ حضرت ابوہریرہؓ حدیث روایت کی۔ (باب الجزیہ میں آئے گی)

باب ۱۹۲۶ اِذَا اَسْلَمَ قَوْمٌ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ وَلَھُمْ مَالٌ وَّاَرَضُوْنَ فَھِیَ لَھُمْ

باب اگر چند کفار دار الحرب ہی میں رہ کر مسلمان ہوجائیں تو ان کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ انہی کو ملے گی۔

۲۸۴۱۔ **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ تَنْزِلُ غَدًا فِیْ حَجَّتِہٖ قَالَ وَھَلْ تَرَکَ لَنَا عَقِیْلٌ مَّنْزِلًا ثُمَّ قَالَ نَحْنُ نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ الْمُحَصَّبِ حَیْثُ قَاسَمَتْ قُرَیْشٌ عَلَی الْکُفْرِ وَذٰلِکَ اَنَّ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَالَفَتْ قُرَیْشًا عَلٰی بَنِیْ ھَاشِمٍ اَنْ لَّا یُبَایِعُوْھُمْ وَلَا یُؤْوُوْھُمْ قَالَ الزُّھْرِیُّ وَالْخَیْفُ الْوَادِیْ

(از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از علی بن حسین از عمرو بن عثمان بن عفان) از اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حجۃ الوداع میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کل آپ مکہ میں پہنچ کر کہاں قیام فرمائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ آپ نے پھر فرمایا ہم کل بنی کنانہ کے خیف یعنی محصب میں اتریں گے، جہاں قریش کے لوگوں نے کفر کی باتوں پر قسم کھائی تھی۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ بنی کنانہ و قریش نے مل کر حلفیہ عہد کیا تھا کہ بنی ہاشم کے ہاتھ نہ خرید نہ فروخت کریں گے، نہ انہیں اپنے گھروں میں آنے دیں گے (جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے نہ کردیں) زہری کہتے ہیں خیف وادی کو کہتے ہیں یعنی نالہ یا ٹیلہ۔

۲۸۴۲۔ **حَدَّثَنَا** اِسْمٰعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِکٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رض اِسْتَعْمَلَ مَوْلًی لَّہٗ یُدْعٰی ھُنَیًّا عَلَی الْحِمٰی فَقَالَ یَا ھُنَیُّ اضْمُمْ جَنَاحَکَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ مُسْتَجَابَۃٌ وَّاَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَیْمَۃِ وَرَبَّ الْغُنَیْمَۃِ وَاِیَّایَ وَنَعَمَ ابْنِ عَوْفٍ وَّنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ فَاِنَّھُمَا اِنْ تَھْلِکْ مَاشِیَتُھُمَا یَرْجِعَا اِلٰی زَرْعٍ وَّنَخْلٍ وَّاِنَّ رَبَّ الصُّرَیْمَۃِ وَرَبَّ الْغُنَیْمَۃِ اِنْ تَھْلِکْ مَاشِیَتُھُمَا یَاْتِنِیْ بِبَنِیْہِ فَیَقُوْلُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

(از اسماعیل از مالک از زید بن اسلم از والد خود) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ھُنَی نامی کو سرکاری چراگاہ پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا اے ھُنَی مسلمانوں سے اپنے ہاتھ روکے رہنا (ان پر ظلم اور زیادتی نہ کرنا) اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس چراگاہ میں تھوڑی اونٹنیوں اور تھوڑی بکریوں والوں کو اونٹنیاں بکریاں چرانے دینا (یعنی غریب آدمی کو چراگاہ استعمال کرنے سے مت روکنا) عبد الرحمان بن عوف اور عثمان بن عفان کے جانوروں کو یہاں چرنے نہ دینا۔[1] کیونکہ بالغرض اگر ان دو آدمیوں کے مویشی ہلاک بھی ہوگئے تو یہ لوگ کھجوروں کے باغات اور کھیتی سے کام چلا سکتے ہیں۔ البتہ تھوڑی اونٹنیوں اور بکریوں والوں کے اگر مویشی

[1] یہ دونوں صاحب مالدار تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جانوروں کو مقدم نہ کر بلکہ غریبوں کے جانوروں کو پہلے چرنے دے ۱۲ منہ

يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمْ أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَيْسَرُ عَلَيَّ مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَايْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنِّي قَدْ ظَلَمْتُهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ فَقَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَيْهِمْ

ہلاک ہوئے تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لائیں گے اور کہیں گے اے امیر المؤمنین کیا تیرا باپ نہ تھا[1] کیا میں انہیں چھوڑ دوں گا (یعنی بحیثیت امیر المؤمنین کے مجھے ان بچوں کی کفالت بہرحال کرنی ہوگی) میرے لیے پانی اور گھاس مہیا کرنا بنسبت سونا چاندی مہیا کرنے کے زیادہ آسان ہے[2] خدا کی قسم جانوروں والے سمجھتے ہیں کہ میں نے سرکاری چراگاہ محفوظ کرنے سے ان پر ظلم کیا ہے یہ شہر انہی لوگوں کے ہیں زمانہ جاہلیت میں انہی لوگوں نے اپنے ان شہروں کیلئے جانیں دیں، اسی زمین پر وہ اسلام لائے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میری سپردگی میں جہاد کے جانور نہ ہوتے جن پر میں مجاہدوں کو سوار کرتا ہوں، تو میں ان کی بالشت بھر زمین بھی محفوظ نہ کرتا۔

باب ۱۲۷ كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ

باب امام کا لوگوں کے نام لکھنا۔

۲۸۴۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَّظَ بِالْإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ فَكَتَبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةِ رَجُلٍ فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابو وائل) حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان ہوئے ہیں ان کے نام لکھو۔ حذیفہ کہتے ہیں ہم نے نام لکھے تو ایک ہزار اور پانچ سو تعداد ہوئی اس وقت ہم کہنے لگے اب ہمیں کیا ڈر ہے؟ ہم ڈیڑھ ہزار ہیں۔ حذیفہ کہتے ہیں کہ ایک زمانہ یہ بھی آگیا ہے[3] کہ

ہم اپنے آپ کو مبتلا (یعنی بلا میں گرفتار) دیکھتے ہیں ہم میں کوئی ڈرتے ڈرتے تنہا نماز پڑھ لیتا ہے[4]

۲۸۴۴ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ فَوَجَدْنَاهُمْ خَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ مَا بَيْنَ سِتِّمِائَةٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ۔

(از عبدان از ابو حمزہ از اعمش) یہی حدیث منقول ہے اس میں تعداد پانچ سو بتائی گئی ہے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ چھ سو سے سات سو تک تعداد ہوئی[5] (بہرحال نام نویسی کا جواز نکلا)

۲۸۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

(از ابو نعیم از سفیان از ابن جریج از عمرو بن دینار از ابو معبد از ابن عباسؓ)

---

[1] یہ محاورہ ہے عرب کا خفگی کے وقت کہتے ہیں لَا أَبَا لَكَ ۱۲ منہ [2] بلکہ جیسے پہلے کوئی زمین سرکار کی طرف سے محفوظ نہ تھا ویسے ہی اب بھی رہتا باب کا ترجمہ اس سے نکلتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے زمین کی نسبت فرمایا کہ اسلام کی حالت میں بھی انہی کی رہی تو معلوم ہوا کہ کافر کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ بھی اسلام لانے کے بعد اسی کی ملک میں رہتی ہے گو وہ کافر دار الحرب میں رہے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ اسم نویسی جنگ احد کے وقت کی گئی یا جنگ خندق کے وقت یا صلح حدیبیہ میں ۱۲ منہ [4] حذیفہ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تو ہم ڈیڑھ ہزار کا شمار پورے ہونے پر بے ڈر ہوگئے تھے اور اب ہزاروں لاکھوں مسلمان موجود ہیں پر حق بات کہتے ہوئے ڈرتے ہیں کوئی کوئی تو ڈر کے مارے اپنی نماز اکیلے پڑھ لیتا ہے اور منہ سے کچھ نہیں نکال سکتا۔ یہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس زمانہ میں کہا جب ولید بن عقبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوفہ کا حاکم تھا اور نماز میں تنی دیر کرتا کہ معاذ اللہ! آخر بعضے متقی لوگ اول وقت اکیلے نماز پڑھ لیتے پھر جماعت میں بھی اس کے ڈر سے شریک ہو جاتے یہ نہ کر سکتے کہ ولید کو تنبیہ کریں اور اس کو اول وقت نماز پڑھنے کے لئے مجبور کریں۔ خیر ولید کا زمانہ تو پھر غنیمت تھا گو اخیری وقت سہی لیکن نماز کے لئے آتا تو تھا ہمارے زمانہ میں تو استغفر اللہ مسلمانوں کے بعضے بادشاہ اور وزیر ساری عمر میں نماز کا نام نہیں لیتے البتہ ان کے مرنے پر جنازے کی نماز تو ان پر ادا کی جاتی ہے اور پھر لطف یہ کہ اسی قسم کے ناہنجار اور بے دین بادشاہوں کو مسلمان مزے مزے سے ظل اللہ اور ظل سبحانی اور خلیفہ رحمانی پکارتے ہیں خاک پڑے ایسی خوشامد اور دروغ گوئی پر ۱۲ منہ [5] معاویہ کی روایت کو امام مسلم اور امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا ۱۲ منہ [6] یعنی اگر ان کے جانور مر جائیں گے۔

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي حَاجَّةٌ قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

سوان سے مروی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں جانے کے لیے لکھا گیا ہے[1] لیکن میری بیوی حج کو جا رہی ہے آپ نے فرمایا تو واپس چلا جا اور اپنی بیوی کے ساتھ پہلے حج کر۔

بَاب ۱۹۲۸ ـ إِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

باب بعض اوقات اللہ تعالیٰ فاجر آدمی سے بھی دین کی مدد کرانا ہے[2]۔

۲۸۴۶ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الَّذِي قُلْتَ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ إِذْ قِيْلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلٰكِنْ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) دوسری سند (از محمود بن غیلان از عبد الرزاق از معمر از زہری از ابن مسیب) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے[3] آپ نے ایک شخص کے متعلق جو بظاہر مدعی اسلام تھا، فرمایا یہ دوزخی ہے جب جنگ شروع ہوئی تو وہ شخص خوب لڑا اور زخمی ہو گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جسے آپ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو آج خوب لڑا اور مر بھی گیا آپ نے فرمایا جہنم کو روانہ ہوا۔ اس پر بعض لوگوں کو شک ہونے[4] قریب تھا اور وہ اس اثنا میں مصروف گفتگو تھے کہ خبر آئی کہ فلاں شخص مرا نہیں بلکہ سخت زخمی ہو گیا تھا۔ رات کے وقت اس نے زخموں کی تکلیف سے اپنے آپ کو ہلاک کر دیا (خودکشی کر لی) یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی آپ نے فرمایا اللہ اکبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں پھر آپ نے بلال کو حکم دیا انہوں نے لوگوں میں یہ منادی کی۔

"بہشت میں وہی جائے گا جو مسلمان ہے اور اللہ تعالیٰ کبھی کبھی اس دین کی امداد فاجر آدمی سے بھی کرا لیتے ہیں"[5]۔

[1] اس سے اسم نویسی کا جواز نکلا اور یہی ترجمہ باب ہے ۱۲ منہ [2] گنہگار سے یہاں کافر مراد ہے ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ واقعہ جنگ احد کا ہے اور اس شخص کا نام قزمان تھا جو ظاہر میں مسلمان پر اصل میں منافق تھا مگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تو جنگ خیبر کے بعد مسلمان ہوئے وہ جنگ احد میں کیسے ساتھ ہو سکتے ہیں تو ضرور کوئی اور جہاد مراد ہوگا بعضوں نے کہا غزوہ خیبر مراد ہے مگر غزوہ خیبر میں بھی ابو ہریرہ لڑائی ختم ہونے کے بعد آئے تھے ۱۲ منہ [4] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچ فرماتے ہیں یا کیا یہ شیطان نے ان کے دل میں وسوسہ ڈالا اور بظاہر یوں بہکایا کہ ایسا شخص جو اللہ کی راہ میں اس طرح لڑ کر مارا جائے کیونکر دوزخی ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [5] یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ ہم مشرک سے مدد نہ لیں گے کیونکہ وہ خاص ہے ایک موقع سے اور جنگ حنین میں صفوان بن امیہ آپ کے ساتھ تھے وہ مشرک تھے دوسرے یہ کہ یہ شخص بظاہر تو مسلمان تھا

باب ۱۹۲۹ مَنْ تَأَمَّرَ فِي الْحَرْبِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ إِذَا خَافَ الْعَدُوَّ۔

۲۸۴۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ عَلَيْهِ وَمَا يَسُرُّنِي أَوْ قَالَ مَا يَسُرُّهُمْ أَنَّهُمْ عِنْدَنَا وَقَالَ وَإِنَّ عَيْنَيْهِ لَتَذْرِفَانِ۔

باب دشمن کا خوف ہو اور ضرورت کی وجہ سے کوئی شخص حاکم اعلیٰ سے اجازت لیے بغیر فوج کی قیادت سنبھال لے تو یہ جائز ہے۔

(از یعقوب بن ابراہیم از ابن علیہ از ایوب از حمید بن ہلال) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں فرمایا (کہ جنگ موتہ میں) سرداری کا جھنڈا زید بن حارث نے تھاما، وہ شہید ہوئے پھر جعفر بن ابی طالب نے سنبھالا، وہ بھی شہید ہوئے، پھر عبداللہ بن رواحہ نے پرچم اسلام لیا، وہ بھی شہید ہوئے (ان تینوں کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے دے دیا تھا) پھر خالد بن ولید نے یہ جھنڈا سنبھالا حالانکہ انہیں سردار بننے کا حکم نہیں دیا گیا تھا انہوں نے بوجہ ضرورت خود ہی پرچم تھام لیا تھا) اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں فتح عطا فرمادی اور فرمایا مجھے[1] یا جو لوگ شہید ہوئے انہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ وہ ہمارے پاس رہتے[2]۔ آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

باب ۱۹۳۰ الْعَوْنِ بِالْمَدَدِ۔

۲۸۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ وَذَكْوَانُ وَعُصَيَّةُ وَبَنُو لَحْيَانَ فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَنَسٌ كُنَّا نُسَمِّيهِمُ الْقُرَّاءَ يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ فَانْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وَبَنِي لَحْيَانَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُمْ قَرَءُوا بِهِمْ قُرْآنًا أَلَا بَلِّغُوا عَنَّا قَوْمَنَا بِأَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ

باب کمک کی فوج روانہ کرنا۔

(از محمد بن بشار از ابن عدی وسہل بن یوسف از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رعل، ذکوان، عُصَیّہ اور بنولحیان (قبیلوں) کے کچھ لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم مسلمان ہو گئے ہیں لیکن ہماری قوم کے لوگ کافر ہیں ہم مدد چاہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستر انصاریوں کو بھیجا حضرت انس کہتے ہیں ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے (وہ قرآن بہت پڑھتے تھے) دن کو لکڑیاں چن لاتے (بیچ کر فقراء پر خیرات کرتے) رات کو نماز میں مشغول رہتے۔ بہرحال وہ لوگ جب قاریوں کو لے کر بیر معونہ پر پہنچے تو انہوں نے غداری کی اور قاریوں کو شہید کر دیا[3]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ واقعہ سن کر نہایت غمگین ہوئے اور) ایک ماہ تک (نماز میں) قنوت پڑھتے اور رعل، ذکوان، بنولحیان کے لیے بددعا کرتے رہے۔ قتادہ کہتے ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا صحابہ کرام ان قراء کے متعلق یہ آیت ایک مدت تک پڑھتے رہے اَلَا بَلِّغُوا

---

[1] یہ راوی کا شک ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ بہشت کے مزے لوٹ رہے ہیں دنیا میں کیا خاک آرام تھا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ راوی کی غلطی ہے ان قاریوں کو عامر بن طفیل نے قتل کیا اس نے بنی سلیم کے آدمی ان پر جمع کئے اور رعل اور ذکوان اور بنی لحیان نے عاصم اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیا خبیب کو بھیجا جس کا قصہ اوپر گزر چکا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں واقعوں کی خبر شاید ایک ساتھ پہنچی اس لئے آپ نے دونوں پر بددعا کی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے اس کو بیان کیا اس لئے کہ قتادہ کا سماع انس رضی اللہ عنہ سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

عَنَّا وَاَرْضَانَا ثُمَّ رُفِعَ بَعْدَ ذٰلِكَ - | قَوْمَنَا اَنْ قَدْ لَقِيْنَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَاَرْضَانَا - (ہماری قوم تک یہ بات پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے مل گئے ہیں وہ ہم سے راضی ہو چکا ہے اور ہمیں (جنت کے انعامات سے) خوب راضی کر رہا ہے صحابہ کرام کہتے ہیں ایک مدت تک یہ آیت قرآنی پڑھنے کے بعد اس کا پڑھنا بند ہو گیا (بہر حال ان ستر شہدائے کرام کی عظمت اس سے معلوم ہوتی ہے کہ آیت صاف ان کے لئے مستقل طور پر نازل ہوئی دوسرا کوئی اور مراد نہیں)

بَاب ۱۹۳۱ مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ فَاَقَامَ عَلٰى عَرْصَتِهِمْ ثَلٰثًا -

باب جو شخص دشمن پر غالب ہو کر ان کے ملک میں تین دن ٹھہرا رہے۔

۲۸۴۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ حَدَّثَنَا رَوْحُ ابْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰى قَوْمٍ اَقَامَ بِالْعَرْصَةِ ثَلٰثَ لَيَالٍ تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از محمد بن عبد الرحیم از روح بن عبادہ از سعید از قتادہ از انس بن مالک از ابوطلحہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہوتے تو ان کے مقام پر تین راتیں ٹھہرے رہتے روح بن عبادہ کے ساتھ اس حدیث کو معاذ اور عبدالاعلیٰ نے بھی بحوالہ قتادہ از انس از ابوطلحہ روایت کیا۔

بَاب ۱۹۳۲ مَنْ قَسَمَ الْغَنِيْمَةَ فِيْ غَزْوِهٖ وَسَفَرِهٖ - وَقَالَ رَافِعٌ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَّاِبِلًا فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ -

باب سفر اور جہاد میں مال غنیمت تقسیم کرنا۔

حضرت رافع بن خدیج کہتے ہیں ہم ذوالحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم کو اونٹ اور بکریاں ملیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم ہیں، ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں دیں (یعنی اگر کسی کو ایک اونٹ دیتے تو دوسرے کو دس بکریاں دیتے)

۲۸۵۰ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهٗ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ -

(از ہدبہ ابن خالد از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرے کا احرام باندھا، جہاں آپ نے حنین[1] کا مال غنیمت[2] تقسیم کیا جعرانہ مقام سفر تھا وہاں مال غنیمت تقسیم کیا)

بَاب ۱۹۳۳ اِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُوْنَ مَالَ الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ -

باب اگر مشرک مسلمانوں کا مال لوٹ لے جائیں اور پھر مسلمان غالب آ جائیں اور کوئی مسلمان اپنا مال حاصل کر لے۔

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَهَبَ فَرَسٌ لَّهٗ فَاَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ

ابن نمیر نے بحوالہ[3] عبید اللہ از نافع از ابن عمر نقل کیا کہ ان کا (یعنی ابن عمر کا) گھوڑا بھاگ نکلا۔ اسے کافر پکڑ کر لے گئے پھر مسلمان ان پر غالب آ گئے (ابن عمر کا گھوڑا مل گیا) وہ گھوڑا

---

[1] اس روایت کو امام بخاری رحمہ نے کتاب الذبائح میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] حنین ایک وادی ہے مکہ سے تیس میل پر جہاں پر بڑی لڑائی ہوئی تھی۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے جعرانہ میں یعنی سفر میں لوٹ کا مال تقسیم کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ

الْمُسْلِمُونَ فَرُدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَقَ عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عبداللہ ابن عمر ہی کو دیا گیا۔ عبداللہ ابن عمر کا ایک غلام (جنگ یرموک میں) بھاگ گیا وہ روم کے کفار سے مل گیا پھر مسلمان غالب ہوئے (وہ غلام پکڑا گیا) خالد بن ولید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد وہ غلام (انکے مالک) عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو دلا دیا۔

۲۸۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ عَبْدًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَرَدَّهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَّ فَرَسًا لِابْنِ عُمَرَ عَارَ فَلَحِقَ بِالرُّومِ فَظَهَرَ عَلَيْهِ فَرَدُّوهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ از عبید اللہ) نافع کہتے ہیں عبداللہ بن عمرؓ کا ایک غلام بھاگ کر روم کے کفار میں مل گیا پھر خالد بن ولید ان کفار پر غالب آئے تو وہ غلام عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیا اسی طرح ایک گھوڑا بھی عبداللہ بن عمرؓ کا بھاگ نکلا اور کفار روم کے ہاتھ لگا۔ جب حضرت خالدؓ ان پر غالب آئے تو وہ گھوڑا بھی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو واپس کر دیا۔

۲۸۵۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَى فَرَسٍ يَوْمَ لَقِيَ الْمُسْلِمُونَ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بَعَثَهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ فَلَمَّا هُزِمَ الْعَدُوُّ رَدَّ خَالِدٌ فَرَسَهُ۔

(از احمد بن یوسف از زہیر از موسیٰ بن عقبہ از نافع) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ جب مسلمانوں اور کفار روم میں جنگ ہوئی تو وہ گھوڑے پر سوار تھے ان ایام میں سپہ سالار خالد بن ولید تھے جنہیں حضرت صدیق اکبر نے مامور کیا تھا۔ وہ گھوڑا دشمن کے قبضے میں چلا گیا۔ جب دشمن کو شکست ہوئی گھوڑا ملا، تو خالد بن ولید نے ان کو یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو وہ گھوڑا واپس کر دیا۔

بَاب ۱۹۳۴ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ۔

باب فارسی یا اور کوئی عجمی زبان بولنا۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "تمہاری زبانیں اور رنگ الگ الگ ہیں"۔ دوسری جگہ ارشاد ہے ہم نے ہر پیغمبر کو اس کی قومی زبان میں مبعوث کیا۔ لہ

۲۸۵۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ

(از عمرو بن علی از ابو عاصم از حنظلہ ابن ابی سفیان از سعید بن میناء) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے۔ آپؐ اور (چند صحابہ کرام (چار یا پانچ) میری دعوت میں تشریف لے چلیے۔ یہ سن کر آپؐ نے زور سے پکارا۔ جابر نے

لہ امام بخاری کا اس باب کے لانے سے یہ مطلب ہے کہ ہر ایک زبان کا سیکھنا اور بولنا درست ہے کیونکہ سب زبانیں اللہ کی طرف سے ہیں بعض لوگوں جو یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے شکنبات دردسکند یہ موضوع اور باطل ہے ۱۲ منہ ۲ہ اور دوسری آیت میں ہے وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ تو معلوم ہوا کہ ہر ایک زبان پیغمبر کی زبان ہے کیونکہ اس قوم میں جو پیغمبر آیا ہوگا وہ انہی کی زبان بولتا ہوگا ان آیتوں سے یہ ثابت ہوا کہ انگریزی یا تلنگی یا مرہٹی یا روسی یا فرانسیسی یا جرمنی زبانیں سیکھنا اور بولنا درست ہیں اور جس نے کوئی زبان سیکھنے سے منع کیا اس کا قول غلط ہے ۱۲ منہ

شُعَبِيُّ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ۔

تمہارے لیے سور تیار کی ہے۔ آؤ جلدی چلیں۔

۲۸۵۴۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَبِيْ وَعَلَيَّ قَمِيْصٌ اَصْفَرُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ ثُمَّ اَبْلِيْ وَاَخْلِقِيْ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذُكِرَتْ

(از حبان بن موسیٰ از عبداللہ از خالد بن سعید از والدش) ان سے حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید روایت فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد کے ساتھ زرد کرتہ پہنے حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا "سنہ، سنہ" حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ یہ حبشی زبان کا لفظ جس کے معنی ہیں اچھی ہے اچھی (حسنہ سے سنہ بنا ہوگا) ام خالد کہتی ہیں پھر میں مہر نبوت سے (جو آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی) کھیلنے لگی میرے والد نے مجھے جھڑکی دی آپ نے فرمایا (بچی ہے) کھیلنے دے۔ پھر آپ نے مجھے یوں دعا دی "یہ کپڑا پرانا کرا اور پھر دوسرا کپڑا پہن پھر پرانا کرا اور دوسرا کپڑا پہن پھر پرانا کرا اور دوسرا کپڑا پہن" یعنی تیری عمر دراز ہو تو بے شمار کپڑوں کے جوڑے استعمال کرے)

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ حضرت ام خالد اتنا عرصہ زندہ رہیں یعنی اتنی طویل عمر پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا مبارک کی بدولت) کہ ان کا (طویل العمری کا) ذکر اور چرچا ہونے لگا۔

۲۸۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخَذَ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ كِخْ كِخْ اَمَا تَعْرِفُ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی زبان میں فرمایا کخ کخ۔ (چھی چھی) تو نہیں جانتا کہ ہم لوگ (بنو ہاشم) صدقہ (زکواۃ کا مال) نہیں کھاتے؟

بَاب ۱۹۳۵ اَلْغُلُوْلِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب مال غنیمت میں خیانت کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جس نے مال غنیمت میں خیانت کی وہ قیامت کے دن اپنی چوری ساتھ لائے گا

۲۸۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ

(از مسدد از یحییٰ از ابوحیان از ابوزرعہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

ا۵ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے سور فارسی لفظ ہے اس کا معنی دعوت مہمانی ۱۲ منہ ۵۲ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے سنہ سنہ فرمایا جو حبشی لفظ ہے بعضے نسخوں میں حتی دکن ہے یعنی ام خالد اتنے دنوں تک زندہ رہیں کہ وہ کپڑا پہنتے پہنتے کالا ہو گیا ۱۲ منہ ۵۳ کخ کخ فارسی زبان میں بچوں کو ڈانٹنے کے لئے کہتے ہیں جب وہ غلاظت کا کوئی کام کریں ۱۲ منہ

حَيَّانَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُرْعَةَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهٗ وَعَظَّمَ اَمْرَهٗ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ بَعِيْرٌ لَهٗ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَعَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ اَوْ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ وَقَالَ اَيُّوْبُ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ فَرَسٌ لَهٗ حَمْحَمَةٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے آپؐ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر کیا۔ چنانچہ آپؐ نے اسے گناہ کبیرہ قرار دیا نیز اس کی سزا بھی بہت بڑی ظاہر فرمائی، آپؐ نے فرمایا ایسا نہ ہو میں تم میں کسی کو قیامت کے دن اپنی گردن پر بکری لادے دیکھوں وہ میں میں کر رہی ہو یا گھوڑا لادے دیکھوں جو ہنہنا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کرو۔ میں کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں، میں نے تو دنیا میں (اللہ کا حکم) تجھے پہنچا دیا تھا[1]۔ یا اپنی گردن پر اونٹ لادے ہو، جو بڑبڑا رہا ہو اور وہ مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری فریاد سنیئے (میری گردن اونٹ سے چھڑائیے) میں کہوں مجھ سے کچھ نہیں ہو سکتا میں نے تجھے (حکم الٰہی) پہنچا دیا تھا۔ یا اپنی گردن پر سونا چاندی اسباب لادے ہو اور (مجھ سے کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے، میں جواب دوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھے احکام الٰہی پہنچا دیئے (کہ چوری گناہ ہے) یا اپنی گردن پر کپڑے کے ٹکڑے لادے ہو جو ہوا سے) اڑ رہے ہوں اور کہے یا رسول اللہ میری خبر لیجئے میں کہوں میں اب تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے تجھے (اوامر ونواہی) بتا دیئے تھے۔

ایوب[1] سختیانی نے بھی ابوحیان سے یہی روایت کیا ہے "گھوڑے لادے دیکھوں جو ہنہنا رہے ہوں"۔

بَابٌ ۱۹۳۶ اَلْقَلِيْلُ مِنَ الْغُلُوْلِ

باب مال غنیمت میں ذراسی خیانت کرنا

وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ حَرَّقَ مَتَاعَهٗ وَهٰذَا اَصَحُّ۔

عبداللہ بن عمرو (صحابی) نے باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نہیں کیا کہ آپ نے چرانے والے کا اسباب جلا دیا اور یہ زیادہ صحیح ہے (بہ نسبت اس روایت کے جس میں جلانے کا ذکر ہے[2])

۲۸۵۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهٗ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوْا يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از سالم بن ابی جعد) از عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال پر ایک شخص جس کو کرکرہ متعین تھا وہ مر گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص دوزخ میں گیا۔ لوگوں نے اسے جا کر دیکھا (اس کے سامان کی تلاشی لی) تو مال غنیمت میں کمبل ملا جسے اس نے خیانت کر کے رکھ لیا تھا[3]۔

---

[1] ایوب کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۔ [a] قَدْ اَبْلَغْتُكَ سے یہ مفہوم ہے کہ میرے مبلغین علماء نے احکام الٰہی بتا دیئے تھے جو بالواسطہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے عبارت ہے۔ عبدالرزاق

[2] اس کو ابوداؤد نے حضرت عمرؓ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دیکھو اس نے لوٹ کے مال میں چوری کی تو اس کا سامان جلا دو اور امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے ۱۲ منہ

فَوَجَدُوا أَعْبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سَلَامٍ كَرْكَرَةُ يَعْنِي بِفَتْحِ الْكَافِ وَهُوَ مَضْبُوطٌ كَذَا۔

امام بخاری کہتے ہیں محمد بن سلام نے ابن عیینہ سے نقل کیا اور کہا یہ لفظ کرکرہ ہے بفتح کاف اور اسی طرح منقول[۱] ہے۔

بَابُ ۱۹۳۷ مَا يُكْرَهُ مِنْ ذَبْحِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ فِي الْمَغَانِمِ۔

باب مال غنیمت کے اونٹ یا بکریاں (قبل تقسیم) ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۲۸۵۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ وَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوا فَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ وَفِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ هَذِهِ الْبَهَائِمُ لَهَا أَوَابِدُ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا فَقَالَ جَدِّي إِنَّا نَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از سعید بن مسروق از عبایہ بن رفاعہ) عبایہ کے جد امجد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ذو الحلیفہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو بھوک محسوس ہوئی ہم نے غنیمت میں اونٹ اور بکریاں حاصل کیں تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (لشکر کے) پچھلے حصے میں تھے لوگوں نے عجلت سے کام لیا ہنڈیاں چڑھا دیں آپ جب تشریف لائے تو ہنڈیوں کو اوندھا کر دیئے جانے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے تقسیم شروع کی ایک اونٹ کے عوض دس بکریاں مقرر کیں (اتفاقاً) ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں کے پاس گھوڑے کم تھے (ورنہ تلاش کی جاتی) اس لیے پیدل چلے اور اس کی تلاش میں تھک گئے۔ آخر ایک شخص نے تیر مارا اللہ نے اسے (اونٹ کو) روک دیا آپ نے فرمایا ان (گھریلو) جانوروں میں بھی بعض جانور جنگلی جانوروں کی طرح شریر ہوتے ہیں جو بھاگ نکلتے ہیں ان کے ساتھ اسی طرح کا سلوک کرو (تیر مار کر گرا دو) (عبایہ کہتے ہیں کہ) میرے دادا نے عرض کیا کل ہمیں امید یا ڈر رہے کہ دشمن سے مقابلہ کرنا پڑے گا ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، کیا ہم کھپاچ سے کاٹ لیں۔ آپ نے فرمایا جو چیز خون بہا دے اور (بوقت ذبح) اللہ کا نام اس پر لیا جائے تو وہ ذبیحہ کھا لے۔ البتہ دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں میں وجہ بتاتا ہوں۔ دانت تو ہڈی ہے (جنوں کی خوراک ہے ذبح کرنے سے نجس ہو جائے گی)۔ اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

بَابُ ۱۹۳۸ الْبِشَارَةِ فِي الْفُتُوحِ

باب فتح کی خوش خبری دینا۔

[۱] یعنی اس شخص کا نام کرکرہ تھا بفتح کاف اول و ثانی اور بعضوں نے کرکرہ بکسر کاف اول و ثانی نقل کیا ہے بعضوں نے بفتح کاف اول و کسر کاف ثانی ۱۲ منہ [۲] رافع کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ تلوار سے ہم جانوروں کو اس لئے کاٹ نہیں سکتے کہ کل پرسوں جنگ کا اندیشہ ہے ایسا نہ ہو تلواریں کند (منڈی) ہو جائیں تو کیا ہم کھپاچ سے کاٹ لیں اس میں بھی دھار ہوتی ہے ۱۲ منہ [۳] یعنی بانس کی کھپاچ سے جس سے تیر بنتا ہے ۱۲ منہ [۴] حبشی اس وقت کافر تھے تو آپ نے ان کی مشابہت سے منع فرمایا ۱۲ منہ

۲۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَ بَيْتًا فِيهِ خَثْعَمُ يُسَمَّى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا فَانْطَلَقَ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا فَأَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُهُ فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا كَأَنَّهَا جَمَلٌ أَجْرَبُ فَبَارَكَ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ قَالَ مُسَدَّدٌ بَيْتٌ فِي خَثْعَمَ۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از اسماعیل از قیس) جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تو مجھے ذو الخلصہ (یمن کے کعبہ) کو تباہ کر کے مجھے خوش نہیں کرتا؟ اس گھر کو خثعم قبیلہ نے (بیت اللہ شریف کے مقابلے میں) بنایا تھا، اسے یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے بہر حال میں (اپنے قبیلے) احمس کے ڈیڑھ سو افراد لے کر گیا۔ وہ سب بہترین سوار تھے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں گھوڑے پر جم نہیں سکتا۔ آپؐ نے میرے سینہ پر ایسا ہاتھ مارا کہ اس وقت مجھے آپ کی انگلیوں کے نشان بھی معلوم ہوئے۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اسے گھوڑے پر جما دے اور راہ بتانے والا راہ پایا ہوا بنا دے، آخر حضرت جریرؓ تشریف لے گئے اور ذو الخلصہ کو تہس نہس کر دیا پھر جلا دیا پھر آنحضرت کی خدمت میں ایک قاصد خوشخبری سنانے کے لیے بھیجا حضرت جریر کے قاصد نے عرض کیا یا رسول اللہ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو برحق نبی بنایا ہے میں اسی وقت اسے خارشی اونٹ کی طرح[1] (بال وغیرہ جھڑنے سے کالا اور پتلا پڑ جاتا ہے) چھوڑ آیا ہوں۔ آنحضرتؐ نے احمس کے سواروں کو پانچ بار دعا دی۔ مسدد نے اس حدیث میں یہ لفظ کہا بیت فی خثعم۔ ذو الخلصہ خثعم قبیلے میں ایک گھر[2] تھا۔

بَاب ۱۹۳۹ مَا يُعْطَى لِلْبَشِيرِ۔ وَأَعْطَى كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ ثَوْبَيْنِ حِينَ بُشِّرَ بِالتَّوْبَةِ۔

باب خوشخبری دینے[3] والے کو انعام دلایا جب کعب بن مالک کو ان کی توبہ قبول ہونے کی خوش خبری ملی تو انہوں نے دو کپڑے انعام دیئے۔

بَاب ۱۹۴۰ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

باب مکہ فتح ہونے کے بعد وہاں سے ہجرت کرنا فرض نہ رہا[4]۔

۲۸۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

(از آدم بن ابی ایاس از شیبان از منصور از مجاہد از طاؤس) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز فتح مکہ فرمایا، اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک کام کی نیت سے (مثلاً علم حاصل

[1] خارشتی اونٹ بال وغیرہ جھڑ کر کالا اور دبلا پڑ جاتا ہے اسی طرح ذو الخلصہ جل بھن کر چھت وغیرہ سب گر کر کالا پڑ گیا تھا ۱۲ منہ [2] باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ جریر نے کام پورا کر کے آپ کو خوشخبری بھیجی ۱۲ منہ [3] یہ خوشخبری سلمہ بن اکوع یا حمزہ بن عمرو اسلمی نے دی تھی اس حدیث کو امام بخاری نے کتاب المغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ہر شہر کا حکم مکہ کا سا ہے جب مسلمان اس کو فتح کر لیں تو پھر وہاں سے ہجرت فرض نہ رہے گی اب رہا کافروں کا ملک تو جس ملک میں مسلمان اپنے دین کے فرائض اور واجبات آزادی سے ادا نہ کر سکیں ان پر ہجرت بقاعدہ ہو تو ہجرت فرض ہے ورنہ مستحب ہے ۱۲ منہ [5] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے باطل کی تباہی و بربادی اور بت کے توڑے جانے اور جلنے پر۔ رحمۃ للعالمین کا یہ مطلب نہیں کہ مخالفوں کو ہمیشہ ظلم کی طاقت دیئے رکھیں بلکہ ان کا خاتمہ کریں۔ عبد الرزاق [6] بیت فیہ خثعم اور بیت فی خثعم دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے مگر دیکھئے راویوں نے کتنی دیانتداری سے ذرا ذرا سے فرق

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَّ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

کرنے یا تبلیغ کرنے کے لیے) ہجرت کرنا قائم ہے (آپ نے مزید فرمایا) جب تم سے کہا جائے کہ جہاد کے لیے نکلو تو نکل کھڑے ہوا کرو۔

۲۸۶۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ النَّهْدِيِّ عَنْ مُّجَاشِعِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَآءَ مُجَاشِعٌ بِاَخِيْهِ مُجَالِدِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا مُجَالِدٌ يُّبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ اُبَايِعُهٗ عَلَى الْاِسْلَامِ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از یزید بن زریع از خالد از ابوعثمان نہدی) مجاشع بن مسعود اپنے بھائی مجالد بن مسعود کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مجالد آپ سے ہجرت پر بیعت کرنا چاہتا ہے آپ نے فرمایا مکہ فتح ہونے کے بعد اب ہجرت کہاں رہی؟ البتہ میں اسلام پر اس سے بیعت لینا چاہتا ہوں۔

۲۸۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ عَمْرٌو وَّابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَآءً يَّقُوْلُ ذَهَبْتُ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِلٰى عَآئِشَةَ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ بِثَبِيْرٍ فَقَالَتْ لَنَا انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ مُنْذُ فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان) از عمرو بن دینار اور ابن جریج کہتے ہیں کہ عطاء بن ابی رباح فرمایا کرتے تھے کہ میں عبید بن عمیر کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا وہ ثبیر پہاڑ پر ٹھہری ہوئی تھیں۔ انہوں نے فرمایا جب سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا ہے، ہجرت موقوف ہو گئی ہے۔

بَاب ۱۹۴۱ اِذَا اضْطَرَّ الرَّجُلُ اِلَى النَّظَرِ فِيْ شُعُوْرِ اَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِذَا عَصَيْنَ اللّٰهَ وَتَجْرِيْدِهِنَّ۔

باب ذمی یا مسلمان عورتوں کے بال بوقت ضرورت (مثلاً تلاشی) دیکھنا درست ہے۔ اسی طرح انہیں ننگا کرنا بھی جائز ہے، جب وہ اللہ کی نافرمانی کریں۔

۲۸۶۳۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَوْشَبٍ الطَّآئِفِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ عُثْمَانِيًّا فَقَالَ لِابْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ عَلَوِيًّا اِنِّيْ لَاَعْلَمُ مَا الَّذِيْ جَرَّاَ صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَآءِ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ فَقَالَ ائْتُوْا رَوْضَةَ كَذَا وَتَجِدُوْنَ بِهَا امْرَاَةً اَعْطَاهَا حَاطِبٌ

(از محمد بن عبداللہ بن حوشب طائفی از ہشیم از حصین از سعد بن عبیدہ) ابوعبدالرحمان عثمانی (یعنی حضرت عثمان کو حضرت علی سے افضل جانتے تھے) نے ابن عطیہ علوی (یعنی حضرت علی کو حضرت عثمان سے افضل جانتے تھے) سے کہا تمہارے بزرگ (حضرت علیؓ) کو اتنی خونریزی کی جراءت جس وجہ سے ہوئی میں اسے جانتا ہوں میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور زبیر بن عوام کو روانہ کیا اور فرمایا کہ روضہ خاخ میں جاؤ، وہاں ایک عورت ملے گی اسے حاطب نے ایک

؎ کذا انتصابہ اعطاہا حاطب کتابا فاتینا الروضۃ فطلبنا الکتاب اس میں کتابا کے بعد نہیں کہ وہ کتاب لے آؤ پھر روضہ کے بعد یہ نہیں کہ وہ عورت ملی بہرحال کتنی فصیح زبان ہے کہ جوبات آئندہ فقرہ سے سمجھ آجائے اس کے ذکر کی الفاظ میں ضرورت نہیں فقلنا الکتاب کے بعد یہ بھی نہیں کہ ہم نے کہا کیا تجھے حاطب نے خط دیا؟ کہ جواب اس کا ہے لم یعطنی جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے جواب میں کہا اس فقرہ کے ھل اعطاک حاطب کتابا؟ عبدالرزاق

كِتَابًا فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى فَقُلْنَا الْكِتَابَ قَالَتْ لَمْ يُعْطِنِي فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ فَأَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِهَا فَأَرْسَلَ إِلَى حَاطِبٍ فَقَالَ لَا تَعْجَلْ وَاللَّهِ مَا كَفَرْتُ وَلَا ازْدَدْتُ لِلْإِسْلَامِ إِلَّا حُبًّا وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ إِلَّا وَلَهُ بِمَكَّةَ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَحَدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَّخِذَ عِنْدَهُمْ يَدًا فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَإِنَّهُ قَدْ نَافَقَ فَقَالَ مَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَهَذَا الَّذِي جَرَّأَهُ

خط دیا ہے (وہ لے آو) خیر ہم روضہ خاخ پہنچے (وہ عورت ملی) ہم نے اس سے وہ خط مانگا مگر وہ مکر گئی، بولی مجھے حاطب نے کوئی خط نہیں دیا۔ ہم نے کہا خط نکال دے ورنہ ہم تجھے ننگا کر دیں گے، آخر اس نے اپنے قبضے سے وہ خط نکال دیا، ہم وہ خط آنحضرتؐ کے پاس لائے، آپؐ نے حاطب کو بلایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جلدی نہ فرمائیے، میں کافر نہیں ہوں، اور اسلام کی محبت تو میرے دل میں بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپؐ کے باقی صحابہ کرام (جو ہجرت کر آئے ہیں) ان کے ساتھی حمایتی مکہ میں موجود ہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کرتے ہیں میرا وہاں کوئی حمایتی نہ تھا تو میں نے یہ مناسب سمجھا کہ مکہ کے کفار پر کوئی احسان کر کے اپنا گھر بار بچا لوں آپؐ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم دیجیے میں اس کی گردن اڑا دوں، یہ منافق ہو گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا عمر تجھے کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے شاید بدر والوں کے آنے والے حالات کو مدنظر رکھ کر ہی یہ فرمایا تھا (آیت) تم جو چاہو کرو (تمہاری مغفرت ہو چکی) ابو عبد الرحمان عثمانی نے کہا حضرت علی کو اسی ارشاد نے (کہ تم جو چاہو کرو یہ تمام بدریوں کے لیے ہے اور حضرت علی بھی بدری ہیں) دلیر بنا دیا ہے (اور وہ خون ریزی کرتے ہیں)[1]

بَاب ۱۹۴۳ اِسْتِقْبَالِ الْغُزَاةِ۔

باب جہاد سے واپسی پر غازیوں کا استقبال کرنا۔

۲۸۶۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لِابْنِ جَعْفَرٍ أَتَذْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ

(از عبد اللہ بن ابی اسود از یزید بن زریع و حمید بن اسود از حبیب بن شہید) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ زبیر نے عبد اللہ بن جعفر سے کہا آپ کو وہ قصہ یاد ہے کہ جب میں، آپ اور عبد اللہ بن عباس تینوں آگے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے یعنی آپ کا استقبال کیا تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس تشریف لائے تھے۔ عبد اللہ بن جعفر نے کہا ہاں یاد ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور ابن عباس کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا۔

۲۸۶۵۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ۔

(از مالک بن اسماعیل از سفیان بن عیینہ از زہری) سائب بن یزید وہ کہتے تھے کہ ہم سب بچے ثنیۃ الوداع تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لیے گئے تھے (جب آپؐ تبوک سے واپس آئے)

[1] ابو عبد الرحمان کا کلام محض لغو ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدا ترسی اور پرہیزگاری سے وہ شاید زیادہ واقف نہ تھے بھلا وہ خونِ ناحق کرتے یہ ان کی شان سے ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ضرورت کے وقت عورت کی تلاشی لینا، اس کا برہنہ کرنا درست ہے ۱۲ منہ

باب ۱۹۴۳ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْغَزْوِ۔

باب جہاد سے واپس ہوتے وقت کیا پڑھنا چاہیئے؟

۲۸۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ؓ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ كَبَّرَ ثَلٰثًا قَالَ آيِبُونَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ حَامِدُونَ لِرَبِّنَا سَاجِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) از عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے پھر کہتے ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں، حمد الٰہی کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدۂ فتح و نصرت پورا اور سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد کی، کافروں کے لشکر کو اسی نے تنہا شکست دی۔[1]

۲۸۶۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ عُسْفَانَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ أَرْدَفَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاءَكَ قَالَ عَلَيْكَ الْمَرْأَةَ فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا فَأَلْقَاهَا عَلَيْهَا وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا وَاكْتَنَفْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

(از ابو معمر از عبدالوارث از یحییٰ بن ابی اسحاق) از حضرت انس بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عسفان سے واپس تشریف فرما ہوئے ہم آپ کے ساتھ تھے۔ جب آپ[2] (غزوہ بنی لحیان میں جو ۶ ہجری میں ہوا) آنحضرت ؐ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بنت حُیَی کو اپنے ساتھ اونٹنی پر بٹھایا ہوا تھا۔ اس کا پاؤں پھسلا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ دونوں گر پڑے، یہ حال دیکھ کر ابوطلحہ نے فوراً خود کو گرا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے (آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟) آپ نے فرمایا پہلے عورت کی خبر لے۔ چنانچہ ابوطلحہ اپنے منہ پر کپڑا ڈال کر آئے[3] اور وہی کپڑا حضرت صفیہ پر ڈال دیا۔ پھر دونوں کے لیے سواری درست کی دونوں سوار ہوئے۔ ہم سب آپ کے گرد جمع ہو گئے جب ہمیں مدینہ دکھلائی دینے لگا تو، آپ نے یہ کلمات پڑھے آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ۔ ترجمہ یہ ہے "ہم رجوع کرنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں" آپ یہی کلمات کہتے رہے حتیٰ کہ مدینہ میں داخل ہو گئے

۲۸۶۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ؓ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ

(از علی از بشر بن مفضل از یحییٰ بن ابی اسحاق) از انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ اور ابوطلحہ جنگ خیبر سے واپس ہوتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے آپ کے ساتھ ام المومنین حضرت صفیہ بھی تھیں

---

[1] ہم لوگ ظاہر میں برائے نام ہیں حقیقت میں سب اسی کے کرشمے ہیں وہی فتح اور شکست دینے والا ہے نہ ہماری ان سے کچھ ہوتا ہے نہ اسباب سے نہ کثرتِ فوج سے ۱۲ منہ

[2] یہ راوی کی غلطی ہے صحیح یوں ہے کہ جب آپ خیبر سے لوٹے کیونکہ حضرت صفیہؓ آپ کو جنگ خیبر میں ملیں جو ۷ھ میں ہوئی جنگ بنی لحیان ۶ھ میں ہوئی تو حضرت صفیہؓ آپ کے ساتھ کہاں سے آئیں ۱۲ منہ

[3] اس سے یہ غرض تھی کہ حضرت صفیہؓ پر نظر نہ پڑے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوْا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَاِنَّ اَبَا طَلْحَةَ قَالَ اَحْسِبُ قَالَ اِقْتَحَمَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ اَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَاَلْقٰى اَبُوْ طَلْحَةَ ثَوْبَهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَاَلْقٰى ثَوْبَهٗ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلٰى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوْا حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِظَهْرِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ قَالَ اَشْرَفُوْا عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُوْلُهَا حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ۔

آپ انہیں اونٹنی پر اپنے ساتھ بٹھائے ہوئے تھے۔ رستے میں اونٹنی کا پاؤں پھسلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین دونوں نیچے آ رہے حضرت انس کہتے ہیں کہ ابوطلحہ نے یوں کہا کہ انہوں نے بھی اپنے آپ کو اونٹ سے گرا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر فدا کرے، آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں آئی۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم عورت (حضرت صفیہ) کی خبر لو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہ کیطرف گئے اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا (انہیں پردہ دینے کے لیے) حضرت صفیہ کھڑی ہوئیں حضرت ابوطلحہ نے اونٹنی کو مضبوط کسا (پالان وغیرہ مضبوط باندھا) حضور اور ام المومنین دونوں سوار ہوئے اور چلے۔ جب مدینہ کے حاشیہ میں آئے یا مدینہ دکھائی دینے لگا (راوی کو شک ہے) تو آپ نے فرمایا۔ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ہم رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں ہم عبادت کرنے والے اپنے رب کی حمد کرنے والے۔ مدینہ پہنچنے تک لگاتار یہی کلمات پڑھتے رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۱۹۴۴ الصَّلٰوةِ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔

باب سفر سے واپسی پر نماز پڑھنا[1]

۲۸۶۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از محارب بن دثار) از جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو آپ نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا اور دو رکعتیں (نفل) پڑھ۔

۲۸۷۰۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ

(از ابوعاصم از ابن جریج از ابن شہاب از عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب) عبدالرحمان کے والد عبداللہ بن کعب اور ان کے چچا عبیداللہ بن کعب

[1] یعنی ایک دوگانہ اس شکریہ کا کہ اللہ تعالیٰ نے سفر سے مع الخیر واپس پہنچایا۔ افسوس لوگوں نے سنت پر چلنا تو چھوڑ دیا اور واہیات خرافات میں پھنس گئے کوئی سفر سے آتے وقت تیل ماش بھیجتا ہے اور کوئی بھینسا صدقہ نکالتا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِیْہِ وَعَمِّہٖ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ کَعْبٍ عَنْ کَعْبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضُحًی دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ۔

دونوں حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت سفر سے تشریف لائے تو پہلے مسجد میں جاکر بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں (نفل) پڑھتے۔

بَابٌ ۱۹۴۵ الطَّعَامِ عِنْدَ الْقُدُوْمِ

وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یُفْطِرُ لِمَنْ یَّغْشَاہُ۔

باب سفر سے واپس پہنچنے پر دوسروں کو کھانے کی دعوت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر مہمانوں کی خاطر روزہ نہ رکھتے[1] تھے۔

۲۸۷۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَکِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً وَزَادَ مُعَاذٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ اشْتَرٰی مِنِّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا بِوَقِیَّتَیْنِ وَدِرْہَمٍ اَوْ دِرْہَمَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَکَلُوْا مِنْہَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ اَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ وَوَزَنَ لِیْ ثَمَنَ الْبَعِیْرِ۔

(از محمد از وکیع از شعبہ از محارب بن دثار) از جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ ذبح کیا یا ایک گائے ذبح کی۔

معاذ بن معاذ نے[2] بحوالہ شعبہ از محارب سے اور انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے (جابر سے) ایک اونٹ دو اوقیہ ایک درہم یا دو اوقیہ دو درہم کے عوض خریدا جب آپ مقام صرار میں پہنچے تو گائے ذبح کرنے کا حکم فرمایا[3] سب لوگوں نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر جب مدینہ میں آئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جا دو رکعتیں (نفل) پڑھ اور آپ نے اونٹ کی قیمت مجھے دلوا دی۔

۲۸۷۲۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلِّ رَکْعَتَیْنِ صِرَارٌ[4] مَوْضِعٌ نَاحِیَةً بِالْمَدِیْنَةِ۔

(از ابوالولید از شعبہ از محارب بن دثار) از جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں سفر سے آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھ لے[4]۔ صرار ایک مقام ہے مدینہ کے ایک طرف (مدینہ سے مشرق کی طرف تین میل دور)۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

بَابٌ ۱۹۴۶ فَرْضِ الْخُمُسِ

باب خمس[5] کے فرض ہونے کا بیان۔

۲۸۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰہِ اَخْبَرَنَا

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از علی بن حسین از حسین بن علی)

---

[1] جب سفر سے لوٹ کر آتے تو لوگ ان کو مبارکباد دینے کے لئے آتے ان کے ساتھ کھانے پینے کے لئے حضرت عبداللہ چند روز تک روزہ نہ رکھتے حضرت عبداللہ کا قاعدہ تھا کہ سفر میں مطلقاً روزہ نہ رکھتے نہ فرض نہ نفل اور حضر میں اکثر نفلی روزہ رکھا کرتے رات کو بہت کم سوتے ہمیشہ تہجد ادا کرتے اتباع سنت کا وہ شوق تھا کہ سر مو سنت سے تجاوز نہ کرتے بدعت سے اس قدر نفرت تھی۔ ایک مسجد میں گئے وہاں کسی نے الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکاری جیسے اس زمانے میں بھی بعضے بدعتیوں کا قاعدہ ہے جماعت کھڑی ہوتے وقت الصلوٰۃ واجب لو تریا الصلوٰۃ سنۃ التراویح یا الصلوٰۃ واجب العید پکارتے ہیں۔ عبداللہ نے کہا اس بدعتی کی مسجد سے نکل چلو ۱۲ منہ [2] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ محارب کا سماع جابرؓ سے معلوم ہو جائے معاذ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ حدیث پہلی ہی حدیث کا ایک ٹکڑا ہے اس کی مناسبت سے اس کو ذکر کر دیا ۱۲ منہ [5] خمس کہتے

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَّكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا أَنَا أَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِّنَ الْأَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ إِلَى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ رَجَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّ أَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا فَلَمْ أَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَأَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا فَقُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَقَالُوا فَعَلَ حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَأَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَّعَهُ شَرْبٌ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَائِهِ فَارْتَدٰى ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ أَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کے مال غنیمت میں جو حصہ مجھے ملا اس میں ایک جوان اونٹنی بھی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خمس[1] میں سے جوان اونٹنی مجھے[2] عنایت فرمائی۔ بعد ازاں جب حضرت فاطمہؓ کو وداع کر کے اپنے گھر لانے کا ارادہ ہوا تو بنی قینقاع کے ایک سنار سے یہ طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر اذخر گھاس لائیں اسے سناروں کے ہاتھ بیچیں۔ نیت یہ تھی کہ اپنے نکاح کا ولیمہ کروں گا۔ بہرحال میں اپنی اونٹنیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا (مثلاً پالان تھیلے رسیاں وغیرہ) اور اونٹنیاں ایک انصاری مرد کے حجرے کے پاز و بیٹھی تھیں۔ جب میں سامان فراہم کر کے واپس ہوا تو دیکھتا کیا ہوں کہ دونوں اونٹنیاں جن کے کوہان کسی نے کاٹ ڈالے ہیں اور کوکھیں پھاڑ کر کلیجیاں نکال لی ہیں۔ یہ حال دیکھ کر میں بے اختیار رونے لگا میں نے پوچھا کہ یہ کس کا کام ہے؟ لوگوں نے کہا حمزہ بن عبد المطلب کا اور وہ اس گھر میں موجود ہیں انصار کے ساتھ شراب پینے میں مست ہیں، میں وہاں سے چلا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا چہرہ دیکھ کر معلوم کر لیا کہ میں کسی بڑے رنج و غم میں مبتلا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے آج جیسا مصیبت کا دن کبھی نہیں دیکھا۔ حمزہ نے میری دونوں اونٹنیوں پر ظلم کیا ہے ان کے کوہان کاٹ ڈالے ان کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور اس گھر میں بیٹھے یاروں کے ساتھ شراب نوشی کر رہے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر منگوائی اور اوڑھ کر پیدل چلے میں اور زید بن حارث دونوں آپؐ کے پیچھے تھے آپ اس گھر پر پہنچے جہاں حمزہ تھے آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی گھر والوں نے اجازت دی، وہ لوگ شراب پی رہے تھے

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ اونٹنی اس مال میں کی تھی جو عبداللہ بن جحش کی ماتحتی فوج نے حاصل کی تھی یہ بدر کی جنگ سے دو مہینے پہلے کا واقعہ ہے اس وقت تک خمس کا حکم نہیں اترا تھا۔ لیکن عبداللہ بن جحش نے غنیمت کے چار حصے تو فوج والوں میں تقسیم کئے اور پانچواں حصہ اپنی رائے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رکھ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ کو یہی تقسیم پسند آئی اور قرآن شریف میں ایسا ہی حکم اترا ۱۲ منہ

حَتّٰی جَآءَ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ حَمْزَۃُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوْا لَھُمْ فَاِذَا ھُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلُوْمُ حَمْزَۃَ فِیْمَا فَعَلَ فَاِذَا حَمْزَۃُ قَدْ ثَمِلَ مُحْمَرَّۃٌ عَیْنَاہُ فَنَظَرَ حَمْزَۃُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی رُکْبَتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی سُرَّتِہٖ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ اِلٰی وَجْھِہٖ ثُمَّ قَالَ حَمْزَۃُ ھَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِیْدٌ لِاَبِیْ فَعَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَدْ ثَمِلَ فَنَکَصَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَقِبَیْہِ الْقَھْقَرٰی وَ خَرَجْنَا مَعَہٗ۔

آپ نے حمزہ کو ان کی اس حرکت پر ملامت کرنا شروع کی دیکھا تو وہ بالکل مست ہیں آنکھیں سرخ ہیں حمزہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے گھٹنوں کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کی ناف کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر آپ کے چہرہ مبارک کو دیکھا۔ پھر کہنے لگے تم لوگ تو میرے باپ کے غلام ہو[لہ] (بیٹے پوتے غلام ہی ہوتے ہیں شراب اس وقت تک حرام نہیں تھی نشہ میں بے ادبی کے کلمے حضرت حمزہ کے منہ سے نکل گئے) یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہچان لیا کہ حمزہ نشے میں چور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے واپس ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے[کہ]

۴۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَۃَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّ فَاطِمَۃَ عَلَیْھَا السَّلَامُ ابْنَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ بَعْدَ وَفَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقْسِمَ لَھَا مِیْرَاثَھَا مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَقَالَ لَھَا اَبُوْ بَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ فَغَضِبَتْ فَاطِمَۃُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَھَجَرَتْ اَبَا بَکْرٍ فَلَمْ تَزَلْ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ اویسی از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ترکہ مانگنے لگیں یعنی اس ترکے میں سے ان کا حصّہ دیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے بغیر جنگ یا مال غنیمت آپ کو دلائیں جیسے باغ فدک وغیرہ) حضرت صدیق نے جواب دیا میں کس طرح تمہارا حصّہ تقسیم کر سکتا ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ یہ سن کر حضرت فاطمہ رضؓ غصّے ہوئیں اور انہوں نے ابوبکر سے ترک ملاقات کی اور

[لہ] حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اس وقت بالکل نشہ میں تھے اور شراب اس وقت تک حرام نہیں ہوا تھا نشہ میں آدمی کے ہوش ٹھکانے نہیں ہوتے اس لئے بے ادبی کا کلام ان کے منہ سے نکل گیا۔ یہ جو کہا میرے باپ کے غلام ہو یہ اس معنے کر کہا کہ حمزہ حضرت عبد المطلب کے بیٹے تھے اور عبد المطلب عبد اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ما جد اور ابو طالب حضرت علیؓ کے والد کے باپ تھے بیٹا گویا اپنے باپ کا غلام ہی ہوتا ہے ۱۲ منہ [کہ] ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوش آنے کے بعد حمزہ سے اونٹنیوں کا تاوان دلایا۔ علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حرام چیز سے اگر کسی کو شبہ ہو جائے تو اس کا حکم مجنون کا سا ہے۔ اگر وہ ایسی حالت میں طلاق دے تو طلاق نہ پڑے۔ لیکن اگر کسی کا مال تلف کر دے تو تاوان لازم ہوگا ۱۲ منہ

مُهَاجِرَتَهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَتْ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَبٰى أَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكٌ فَأَمْسَكَهَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَنَوَائِبِهٖ وَأَمْرُهُمَا إِلٰى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ

وفات تک ان سے نہ ملیں۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، کہ حضرت فاطمہؓ کا سوال اس مال میں سے تھا جو آنحضرتؐ نے خیبر اور فدکؑ اور مدینہ کے صدقے میں سے چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے نہ دیا وہ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح عمل فرماتے رہے ہیں میں ان پر سے کوئی عمل نہیں چھوڑ سکتا۔ جیسے آپ کرتے تھے میں ویسا ہی کرتا رہوں گا میں ڈرتا ہوں کہ آپ کی کوئی بات چھوڑ کر گمراہ نہ ہو جاؤں۔ پھر حضرت عمر نے (اپنی خلافت میں) مدینہ کا صدقہ حضرت علی اور حضرت عباس کے حوالے کر دیا البتہ خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے روک رکھا اور فرمایا یہ دونوں جائیدیں آنحضرتؐ نے غیر معمولی حقوق و مصارف کے لیے جو آپکو پیش آتے تھے رکھی تھیں یہ جائیدادیں اس شخص کے اختیار میں رہیں گی جو خلیفہ ہو۔ ۵

۲۸۷۵ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ

(از اسحاق بن محمد فروی از مالک بن انس از ابن شہاب از مالک بن اوس بن حدثان) زہری کہتے ہیں کہ پہلے محمد بن جبیر

ف ۱ بعد اس کے اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وفات کے وقت بشارت دی تھی کہ تم سب سے پہلے مجھ کو مل جاؤ گی۔ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ حدیث خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس لئے اس کا خلاف کیونکر کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہؓ کی ناخوشی اس پر مبنی تھی کہ ان کو اس حدیث کی خبر نہ تھی وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے یہ خیال کرتی تھیں کہ پیغمبروں کے لوگ وارث ہوتے ہیں جیسے وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوٗدَ اور فرمایا رَبِّ هَبْ لِيْ وَلِيًّا يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ حدیث شریف کی رو سے یہ وراثت علم اور نبوت کی ہوگی نہ مال و دولت کی بعضوں نے کہا حضرت فاطمہؓ کی ناراضی بوجہ نازک مزاجی و صاحبزادگی کے تھی اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ پدر بزرگوار کا سایہ ابھی ابھی اٹھا تھا اس کا صدمہ شدید تھا دوسری روایت میں ہے کہ مرتے تک انہوں نے ابوبکرؓ سے بات نہیں کی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ ترکے کے مقدمہ میں انہوں نے مرتے تک پھر گفتگو نہیں کی ۱۲ منہ ف ۲ فدک ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر وہاں کی زمین خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے رکھی تھی ۱۲ منہ ف ۳ خاص مدینہ میں یہ جائیداد تھی آپ کی تھیں بنی نضیر کے کھجور کے باغات مخیریق کے سات باغات انصار کی دی ہوئی اراضی وادی القریٰ کی تہائی زمین وغیرہ ۱۲ منہ ف ۴ تو ابوبکر صدیقؓ نے جائیداد کی تقسیم کر دینے سے انکار کیا اگر حضرت فاطمہؓ کا حصہ اس میں سے الگ کر دیتے تو پھر آپ کی بیبیوں کا اور حضرت عباسؓ کا بھی حصہ الگ الگ کرنا پڑتا اور وہ طرز عمل جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اس جائیداد میں رہتا اس کا پورا کرنا ممکن نہ رہتا۔ حضرت ابوبکر صدیق کا مطلب یہ تھا کہ سب کام اور سب مصارف اسی طرح جاری رہیں جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی حیات دنیوی میں کیا کرتے تھے۔ اور یہ ان کی کمال احتیاط اور پرہیزگاری تھی ۱۲ منہ ف ۵ بعضے نسخوں میں اس کے بعد اتنی عبارت زیادہ ہے قال ابو عبد اللّٰہ اعتراك افتعلت من عروبة فاصبته ومنه يعروه واعتراني یعنی امام بخاری نے کہا اعتراک جو قرآن (سورۂ ہود) میں آیا ہے وہ باب افتعال سے ہے اس کا مجرد عرو تہ ہے یعنی میں نے اس کو پالیا اسی سے یعروہ اور اعترانی نکلا ہے۔ چونکہ اس حدیث میں تعروہ کا لفظ آیا تھا لہٰذا امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق قرآن کے اس لفظ کی تفسیر کر دی جو اس سے نکلا تھا ۱۲ منہ ف ۶ یہ بڑی اختلافی حدیث ہے سنیوں اور شیعوں میں مناظرہ میں پیش آتی ہے۔ یہ طے شدہ اور تسلیم شدہ بات ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ متقی اکبر و صالح اکبر تھے وہ بھلا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حق کیسے مار سکتے تھے؟ جبکہ وہ بھتیجی اور بیٹی کی طرح تھیں، رسول اللہؐ کی بیٹی تھیں اور غمزدہ تھیں کہ ان کے والد ماجد کا عنقریب ہی وصال ہوا تھا۔ کیا حضرت صدیق اکبرؓ میں اتنی بھی عقل نہ تھی کہ وہ اپنی بدنامی سے ڈرتے۔ فدک کی آمدنی حضرت فاطمہؓ کو نہ دے کر خود تو نہیں کھاتے تھے پھر کیا بات تھی کہ نہ ان کے تقویٰ کا خیال کیا جائے نہ ان کی سیاست دنیاداری کا علم تسلیم کیا جائے، نہ ان کی انسانی رحمدلی اور ہمدردی سمجھی جائے حالانکہ ابوبکر صدیقؓ وہ شخصیت ہیں کہ اپنے وصال کے وقت بھی اپنا کفن پرانے کپڑوں کو تجویز کیا اور فرمایا کہ مردوں کی نسبت زندہ رہنے والے نئے کپڑوں کے زیادہ حقدار ہیں۔ آپ جس حیثیت سے دیکھیں گے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر انتہائی شناسا تھی۔ وہ بھلا آخرت کے مقابلے میں فدک کی وقعت ہی کیا سمجھتے تھے کہ اس کے حقدار سے روک کر دنیا و آخرت کی رسوائی مول لیتے۔ اعاذنا اللّٰہ من الکذب والافتراء ۱۲ عبد الرزاق۔

ابْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا
مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى مَالِكِ
ابْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ فَقَالَ مَالِكٌ
بَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي أَهْلِي حِينَ مَتَعَ النَّهَارُ إِذَا
رَسُولُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَأْتِينِي فَقَالَ أَجِبْ أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ
فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى رِمَالِ سَرِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ
فِرَاشٌ مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
ثُمَّ جَلَسْتُ فَقَالَ يَا مَالِ إِنَّهُ قَدِمَ عَلَيْنَا مِنْ قَوْمِكَ
أَهْلُ أَبْيَاتٍ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَاقْبِضْهُ فَاقْسِمْهُ
بَيْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَمَرْتَ بِهِ غَيْرِي
قَالَ اقْبِضْهُ أَيُّهَا الْمَرْءُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ
أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
يَسْتَأْذِنُونَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا
وَجَلَسُوا ثُمَّ جَلَسَ يَرْفَا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ
وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَسَلَّمَا
فَجَلَسَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ
بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا وَهُمَا يَخْتَصِمَانِ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ
عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي النَّضِيرِ
فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ قَالَ عُمَرُ
تَيْدَكُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ
وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

نے مجھ سے مالک بن اوس کی یہ حدیث کچھ بیان کی تھی پھر میں خود
مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی مالکؓ نے
کہا ایک دن ایسا ہوا کہ میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا تھا جب
دن چڑھ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جانب سے ان کا قاصد
میرے پاس آیا کہنے لگے امیر المومنین تجھے بلاتے ہیں چلو میں اس
کے ساتھ ہو لیا حضرت عمر کے پاس پہنچا وہ ایک تخت پر بوریا
بچھائے اور ایک چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔
بوریے پر بچھونا نہ تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا اور بیٹھ گیا انہوں
نے کہا مالک! تمہاری قوم میں سے[1] چند گھر والے تمہارے پاس
(مدینہ میں) آئے ہیں میں نے ان کو کچھ مال دلایا ہے تم لو اور
ان میں بانٹ دو میں نے عرض کیا یا امیر المومنین یہ کام کسی اور
سے لیں تو بہتر ہے۔ انہوں نے کہا تم ہی لے لو اور بانٹ دو اس
میں کوئی حرج نہیں، بہرحال ابھی میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ان
کا دربان یرفا آیا اور کہنے لگا عثمان بن عفان اور عبد الرحمان بن عوف
اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آئے ہیں آپ کی اجازت
چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا آنے دے خیر وہ آئے انہوں نے
سلام کیا اور بیٹھ گئے یرفا تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر کہنے لگا علیؓ
اور عباس آئے ہیں انہوں نے کہا آنے دے وہ بھی آئے
دونوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عباس کہنے لگے امیر
المومنین! میرا اور ان کا (علی کا) جھگڑا ہے فیصلہ کر دیجئے دونوں
صاحبان جائیداد میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے پیغمبرؐ
کو بنی نضیر کے مال میں سے دلائی تھی۔ حضرت عثمان اور ان کے
ساتھی کہنے لگے ہاں امیر المومنین ان کا فیصلہ کر دیجئے اور ہر ایک
کو دوسرے کی طرف سے مطمئن کر دیجئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا

[1] یعنی بنی نصر میں سے جو ہوازن کی قوم میں سے تھے ان کے ملک میں قحط سالی ہوئی تھی تو کچھ لوگ بھاگ کر مدینہ میں چلے آئے تھے ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهٗ قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَاَقْبَلَ عُمَرُ عَلٰى عَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَاِنِّيْ اُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ خَصَّ رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهٖ اَحَدًا غَيْرَهٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدِيْرٌ فَكَانَتْ هٰذِهٖ خَالِصَةً لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَاْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ قَدْ اَعْطَاكُمُوْهُ وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ ثُمَّ يَاْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهٗ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهٗ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَّعَبَّاسٍ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ فِيْهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَّاشِدٌ تَابِعٌ لِّلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ اَعْمَلُ

ٹھیرو ذرا سانس لو۔ میں تمہیں اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کیا آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ (دیا نہیں) ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے؟ یہ سن کر حضرت عثمان اور ان کے ساتھی بولے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس وقت حضرت عمرؓ حضرت علی اور عباسؓ کی طرف مخاطب ہوئے اور کہنے لگے اب میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے یا نہیں؟ انہوں نے کہا بے شک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اب میں اس معاملہ کی شرح بیان کرتا ہوں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت میں سے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خاص رعایت رکھی ہے جو اور کسی کے لیے نہیں رکھی پھر یہ آیت پڑھی۔ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ الخ تو یہ جائیدادیں (بنی نضیر، فدک، خیبر) خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں۔ مگر خدا کی قسم یہ جائیدادیں آنحضرت نے تم کو چھوڑ کر اپنے لیے جمع نہیں کیں نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم ہی لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیا یہ جو جائیداد بچ رہی اس میں سے آپ اپنی بیبیوں کا سال بھر کا خرچہ کیا کرتےؔ تھے بعد ازاں جو باقی رہتا وہ اس کے مال میں شریک کر دیتے تھے (جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) غرضیکہ آنحضرتؐ تو اپنی زندگی میں ایسا ہی کرتے رہے۔ حاضرین (عثمان اور انکے ساتھی) تمہیں خدا کی قسم کیا تم نہیں جانتے؟ انہوں نے کہا بے شک ہم جانتے ہیں پھر حضرت عمرؓ نے علی اور عباس سے کہا کیوں تم کو بھی خدا کی قسم کیا تم یہ نہیں جانتے (انہوں نے کہا بیشک جانتے ہیں) پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ اللہ نے اپنے پیغمبر

ؔ یہ اس روایت کے خلاف نہیں ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ ان جو کے بدل گروی تھی جو آپ نے اپنی بیبیوں کے خرچ کے لئے لئے تھے۔ کیونکہ آپ سال بھر کا خرچہ ان جائیدادوں میں سے نکالتے۔ پھر دوسرے مصارف پیش آتے تو بیبیوں کا خرچہ اس میں صرف کر ڈالتے اس لئے قرض لینے کی ضرورت پڑتی ۱۲ منہ

فِيهَا بِمَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ أَنِّي فِيهَا لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ جِئْتُمَانِي تُكَلِّمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا وَاحِدٌ جِئْتَنِي يَا عَبَّاسُ تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَجَاءَنِي هٰذَا يُرِيدُ عَلِيًّا نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ لَكُمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَلَمَّا بَدَا لِي أَنْ أَدْفَعَهُ إِلَيْكُمَا قُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلٰى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ وَمِيثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا فَبِذٰلِكَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذٰلِكَ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَإِنِّي أَكْفِيكُمَاهَا

کو دنیا سے اٹھا لیا تو ابوبکر صدیقؓ کہنے لگے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین ہوں اور انہوں نے یہ جائیداد یں اپنے قبضے میں رکھیں اور جو جو کام آنحضرتؐ ان کی آمدنی سے کرتے تھے وہ کرتے رہے خدا جانتا ہے کہ ابوبکرؓ سیدھی راہ پر اور حق کے تابع تھے پھر اللہ نے ابوبکرؓ کو بھی اٹھا لیا میں ابوبکرؓ کا جانشین ہوں میں نے اپنی حکومت کے آغاز میں دو برس تک ان جائیدادوں کو اپنے ہی قبضے میں رکھا اور جیسا آنحضرتؐ اور ابوبکر کرتے رہے ویسا ہی میں بھی کرتا رہا خدا اس بات کا گواہ ہے کہ میں ان جائیدادوں کی نسبت سچا نیک سیدھی راہ پر اور حق کے تابع رہا پھر تم دونوں میرے پاس آئے اور ایک ہی بات کرنے لگے تم دونوں ایک تھے۔ عباس تم نے کہا کہ میرے بھتیجے کے مال سے میرا حصہ دلاؤ اور انہوں نے یعنی علی نے کہا یہ میری بی بی کا حصہ اس کے باپ کے مال میں سے مجھے دو[1]۔ میں نے تم دونوں سے یہ کہا دیکھو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے پھر مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ میں ان جائیدادوں کو تمہارے قبضے میں دے دوں تو میں نے تم سے کہا دیکھو اگر تمہاری خواہش ہو[2] تو میں یہ جائیدادیں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں لیکن اس عہد پر کہ تم اس آمدنی سے وہ سب کام کرو گے جو حضورؐ اور ابوبکر اپنی خلافت میں کرتے رہے اور جو کام میں اپنی خلافت کے آغاز سے کرتا رہا تم نے درخواست کی کہ جائیدادیں ہمیں دیدو میں نے اس شرط پر دیدیں حاضرین (عثمان اور انکے ساتھی) کہو میں نے یہ جائیدادیں اسی شرط پر انکے حوالہ کی ہیں یا نہیں؟ انہوں نے کہا بیشک حضرت عمر نے کہا تو پھر کس بات کا فیصلہ چاہتے ہو (کیا جائیداد کو تقسیم کرنا چاہتے ہو) قسم اس خدا کی جسکے حکم سے زمین اور

---

[1] یعنی حضرت علیؓ نے اپنی بی بی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا حصہ مانگا جو ان کو اپنے والد بزرگوار یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں پہنچتا تھا۔ اگرچہ حضرت فاطمہؓ کے وارث امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما بھی تھے مگر صغر سنی کی وجہ سے ان کے ولی حضرت علی ہی تھے ۱۲ منہ

[2] یہاں کوئی یہ اعتراض نہ کرے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کی بنا پر یہ جائیداد حضرت فاطمہؓ کے حوالے نہیں کی حالانکہ وہ ناراض بھی ہوگئیں تو پھر حضرت عمرؓ نے حدیث شریف کے خلاف کیونکر کیا اور ابوبکر صدیق کے طریق کو کیونکر موقوف کیا کیونکہ حضرت عمرؓ نے جائیداد کو تقسیم نہیں کیا بلکہ اس کا منتظم اپنے بدلے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو کر دیا حضرت عمرؓ اس کو مناسب سمجھے اس لئے کہ خلافت کے کام بہت ہوگئے تھے ان جائیدادوں کی نگرانی کی زیادہ فرصت نہ تھی دوسرے حضرت علی اور حضرت عباس کو خوش کر دینا بھی مقصود تھا اور حضرت بی بی فاطمہؓ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تقسیم کی درخواست کی تھی جو حدیث کے خلاف ہونے کی وجہ سے ابوبکر صدیق رضؓ نے منظور نہ کی اور کیسے منظور کر سکتے تھے ۱۲ منہ

آسمان قائم ہیں، میں تو اس کے سوا اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا۔ ہاں یہ اور بات ہے اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر جائیداد میرے سپرد کر دو میں اس کا بھی کام دیکھ لوں گا (انتظام کروں گا)

بَابُ ۱۹۴۷ اَدَاءِ الْخُمُسِ مِنَ الدِّيْنِ

۲۸۷۶ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ الضُّبَعِیِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَّبِيْعَةَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ نَّاْخُذُ مِنْهُ وَنَدْعُوْا اِلَيْهِ مَنْ وَّرَآءَنَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَعَقَدَ بِيَدِهٖ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَاَنْ تُؤَدُّوْا لِلّٰهِ الْخُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

باب مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا

(از ابو النعمان از حماد از ابو جمرہ ضبعی) از ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عبد القیس کا وفد آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ قبیلہ ربیعہ کی ایک شاخ ہیں ہمارے اور آپؐ کے درمیان میں قبیلہ مضر کے کفار آباد ہیں۔ لہٰذا ہم صرف شہر حرام میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں (شہر حرام جس میں کفار لوٹ مار نہیں کرتے) ہمیں ایسی بات بتائیے جس پر ہم خود عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی اس پر عمل کرنے کو کہیں آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں جن کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں آپؐ نے انگلیوں پر گنا۔ ایمان باللہ یعنی شہادت اس بات پر کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ نماز قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے خمس[1] دینا۔ اور تمہیں منع کرتا ہوں کدو کے تونبے، کریدی ہوئی لکڑی کے برتن، سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن سے[2]۔

بَابُ ۱۹۴۸ نَفَقَةِ نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔

۲۸۷۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِیْ دِيْنَارًا مَّا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَآئِیْ وَمُؤْنَةِ عَامِلِیْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج مطہرات کا نان ونفقہ

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو الزناد از اعرج) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث میرے بعد ایک اشرفی بھی تقسیم نہ کریں میں جو چھوڑ جاؤں اس میں سے میری ازواج مطہرات اور میرے کارندوں کا خرچ نکال کر باقی سب صدقہ ہے۔

۲۸۷۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از ابو اسامہ از ہشام از والدش) وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت

[1] یہ پانچ باتیں ہوگئیں اور شاید توحید کی شہادت کو چھوڑ کر چار باتیں مذکور ہیں وہ مراد ہیں وہ چار ہی ہیں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث پہلے پارے میں مع شرح گذر چکی ۱۲ منہ

قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو میرے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جسے کوئی جگر والا (جاندار) کھا سکے اور گذارہ کر سکے البتہ آدھے وسق جو طاق میں رکھے ہوئے ان میں سے کھاتی رہی ایک مدت گزر گئی میں نے ان کو ماپا تب وہ جلدی ختم ہو گئے[1]

۲۸۷۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از ابو اسحاق) از عمرو بن حارث کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوائے ہتھیار، سفید خچر اور کچھ زمین کے اور کوئی چیز نہ چھوڑی اور ان چیزوں کے لیے بھی فرما گئے کہ انکا صدقہ کر دینا۔[2]

بَاب ۱۹۴۹ مَا جَاءَ فِي بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا نُسِبَ مِنَ الْبُيُوتِ إِلَيْهِنَّ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ

باب آپ کی ازواج مطہرات کے گھروں کا بیان اور گھروں کا ان کی طرف منسوب ہونا اللہ تعالیٰ کا ارشاد (اپنی گھروں میں ٹکی رہو عزت سے) نیز فرمایا (مسلمانو پیغمبر کے گھروں میں بے اجازت[3] نہ جاؤ)

۲۸۸۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسٰى وَمُحَمَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ۔

(از حبان بن موسیٰ و محمد بن مقاتل از عبداللہ از معمر و یونس از زہری از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو دوسری ازواج سے اجازت چاہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایام مرض[4] میں میرے گھر میں رہیں۔ انہوں نے اجازت دے دی۔

۲۸۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي

(از ابن ابی مریم از نافع از ابن ابی ملیکہ) ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میرے گھر میں ہوئی اور اس دن میری ہی باری تھی۔ آپ کی وفات میرے

---

[1] اللہ نے اس جو میں برکت دی تھی جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو ماپا تو فنا ہو گیا۔ تو کل میں فرق آیا برکت جاتی رہی یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ غلہ ماپو اس میں تمہارے لئے برکت ہو گی اس سے مراد یہ ہے کہ خرید و فروخت یا لیتے وقت یا جتنا اس میں سے نکالو وہ ماپ لو سب کو نہ ماپو اللہ بہتر جانتا ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ جو ترکے میں نہیں ملے بلکہ ان کا خرچہ بیت المال پر تھا اگر یہ خرچہ بیت المال کے ذمہ نہ ہوتا تو آپ کا ادا کیا جاتا ۱۲ منہ [2] وہ جو اس سے لے لئے جاتے ۱۲ منہ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ کی بیبیوں کا خرچہ اسی زمین سے دیا جاتا تھا جس کو آپ صدقہ فرما گئے تھے ۱۲ منہ [3] پہلی آیت میں گھروں کی نسبت بیبیوں کی طرف فرمائی دوسری آیت میں انہی گھروں کو پیغمبر کے گھر فرمایا اس سے امام بخاری نے یہ مطلب ثابت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں جیسے آپ کی زندگی میں آپ کے گھروں میں رہتی تھیں اسی طرح آپ کے بعد بھی اپنے حجروں میں رہیں ان کا حق تھا اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو مسلمانوں کی مائیں قرار دے دیا اور کسی اور سے ان کا نکاح حرام کر دیا ۱۲ منہ [4] یہیں سے ترجمہ باب کا مطلب نکلتا ہے ۱۲ منہ

نَوْبَتِي وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي وَجَمَعَ اللّٰهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بِسِوَاكٍ فَضَعُفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَمَضَغْتُهُ ثُمَّ سَنَنْتُهُ بِهِ۔

حلق اور سینے کے درمیان میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے (عین موت کے وقت) میرا اور آپؐ کا تھوک بھی ملا دیا۔ فرماتی ہیں کہ موت کے وقت عبدالرحمانؓ ایک مسواک لیکر آئے آپؐ اسے (ضعف مرض کی وجہ سے) چبا نہ سکے، میں نے چبا کر آپؐ کے دانتوں پر ملی۔

۲۸۸۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا۔

(از سعید بن عفیر از لیث از عبدالرحمان بن خالد از ابن شہاب) علی بن حسین فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت صفیہ نے بیان کیا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے مسجد میں آئیں آپ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف میں تھے جب وہ (صفیہ) واپس جانے کے لیے اٹھیں تو آنحضرت بھی ان کے ساتھ (ان کو گھر پہنچانے کے لیے) کھڑے ہوئے مسجد کے قریب پہنچے جہاں ام سلمہؓ کا دروازہ تھا، تو وہاں دو انصاری گذرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا سلام کر کے آگے چلے گئے آپ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھیرو (یہ عورت میری بیوی ہے) وہ کہنے لگے سبحان اللہ یا رسول اللہ آپؐ کا فرمانا ان پر شاق گزرا۔ آپؐ نے فرمایا شیطان خون کی طرح آدمی کے بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دل میں کچھ (وسوسہ) نہ ڈالے سے۔

۲۸۸۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از محمد بن یحییٰ بن حبان از واسع بن حبان) عبداللہ بن عمر رضی اللہ

لہ حضرت عائشہؓ کے بھائی ۱۲ منہ سے کیونکہ وہ دونوں سچے مومن تھے ان کو یہ رنج ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری نسبت یہ خیال فرمایا کہ ہم آپ پر بدگمانی کریں گے ۱۲ منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت ایک بیگانہ عورت کو ساتھ لئے کیسے جا رہے ہیں اس وسوسے کی وجہ سے وہ تباہ ہو جاتے آپ نے ان کا ایمان بچا لیا پیغمبروں کی نسبت ایک ذرہ سی بدگمانی کرنا بھی کفر اور باعث زوال ایمان ہے افسوس ہمارے زمانہ میں ایک شخص نے جو اپنے کو مسلمان کہتا ہے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف کیا کیا بیہودہ باتیں منسوب کیں اور اپنا مکر دوزخ میں بنایا ظاہر میں رد نصاریٰ کا بہانہ کرتا ہے یہ عجیب رد ہے وہی مثل ہوئی پرائے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی ایسے ہی بعضے مولوی جو اپنے تئیں سنت جماعت کہتے ہیں رافضیوں کے رد کا بہانہ کر کے حضرت علیؓ اور اہل بیت کرام کی نسبت وہ وہ کلمے زبان سے نکالتے ہیں اور اپنے رسالوں میں لکھتے ہیں کہ معاذ اللہ وہ سنی کاہے کو رہے پکے خارجی مردود ہیں اللہ بچائے۔ اس حدیث سے باب کا مطلب امام بخاری نے اس لفظ سے نکالا کہ دروازے کو ام المومنین ام سلمہ کا دروازہ کہا ۱۲ منہ

ابْنِ حَبَّانَ عَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ۔

عنہ، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے گھر پر چڑھا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبلے کیطرف پیٹھ کیے شام کی طرف منہ کیے رفع حاجت کر رہے ہیں۔

۲۸۸۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ لَمْ تَخْرُجْ مِنْ حُجْرَتِهَا۔

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از ہشام از والدش) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے کہ دھوپ ان کے حجرے میں رہتی اور دیواروں پر نہ چڑھی ہوتی (اُن کا حجرہ[1] ترجمہ باب ہے)

۲۸۸۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَشَارَ نَحْوَ مَسْكَنِ عَائِشَةَ فَقَالَ هُنَا الْفِتْنَةُ ثَلَاثًا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از جویریہ از نافع) از عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو حضرت عائشہؓ[2] کے گھر کی طرف اشارہ کیا اور تین بار یہ فرمایا ادھر ہی سے (مشرقی ممالک سے) فتنے[3] نکلیں گے یہیں سے شیطان کا سینگ (سر) ظاہر ہوگا۔

۲۸۸۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از عبداللہ بن ابی بکر از عمرہ بنت عبدالرحمان) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وہ فرماتی ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے ایک مرد کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت چاہتا ہے[4] آپؐ نے فرمایا میرا خیال ہے حفصہ کا رضاعی چچا دودھ سے بھی وہ رشتے حرام ہوتے ہیں، جو خون (نسب) سے حرام ہوتے ہیں (اس لیے ان سے پردہ نہیں ہوتا جیسے باپ چچا، بھائی، بھانجا بھتیجا وغیرہ)

بَابُ ۱۹۵۔ مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَصَاهُ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ، عصا تلوار، پیالہ اور مہر وغیرہ کا بیان۔

---

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث باب المواقیت میں گذر چکی ہے یہاں اس کو اس لئے لائے کہ جب کہ حضرت عائشہؓ کا حجرہ کہا تو باب کا مطلب ثابت ہوا ۱۲ منہ
[3] ترجمہ باب یہیں سے نکلا اکثر وہم کے فساد مشرقی ممالک سے نکلے ہیں دجال بھی وہیں سے نکلے گا ۱۲ منہ [4] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

وَسَيْفِهِ وَقَدَحِهِ وَخَاتَمِهِ وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ مِمَّا لَمْ تُذْكَرْ قِسْمَتُهُ وَمِنْ شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَاٰنِيَتِهِ مِمَّا يَتَبَرَّكُ اَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپؐ کے بعد جو خلیفہ گزرے ہیں انہوں نے یہ چیزیں استعمال کیں انہیں تقسیم نہیں کیا گیا نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نعلین مبارک برتن مبارک انہیں آپؐ کے اصحاب وغیرہ نے آپؐ کے وصال کے بعد متبرک سمجھا[۱]

۲۸۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ بَعَثَهُ اِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتٰبَ وَخَتَمَهُ وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلُ سَطْرٌ وَاللّٰهِ سَطْرٌ۔

(از محمد بن عبداللہ انصاری از والدش از ثمامہ) انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انہیں بحرین کی طرف (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) بھیجا اور ایک پروانہ لکھ کر ان کو دیا اور اس پر مہر لگائی مہر پر تین سطریں کندہ تھیں ایک سطر میں "محمدؐ" ایک سطر میں "رسول" ایک سطر میں "اللہ"[۲]

۲۸۸۸۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ اَخْرَجَ اِلَيْنَا اَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ فَحَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبداللہ بن محمد از عبداللہ اسدی) عیسیٰ بن عثمان کہتے ہیں کہ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دو پرانی جوتیاں ہمیں نکال کر بتائیں جن پر دو تسمے لگے ہوئے تھے۔ پھر ثابت نے مجھ سے بیان کیا، انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جوتیاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں[۳]

۲۸۸۹۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ رض كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِيْ هٰذَا نُزِعَ رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(از محمد بن بشار از عبدالوہاب از ایوب از حمید بن ہلال) ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہمیں حضرت عائشہؓ نے پیوند لگا ہوا ایک کمبل نکال کر دکھایا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو اوڑھے ہوئے وفات پائی۔[۴]

[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کل چیزیں متبرک تھیں۔ اس باب میں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ پیغمبروں اور اولیاء اللہ کی چیزوں سے برکت حاصل کر سکتے ہیں اور یہ امر خلاف شرع نہیں ہے خود قرآن شریف میں ہے فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ۔ گو ہم کو بسند صحیح یہ ثابت نہ ہو کہ یہ بال یا جوتا یا کوئی اور چیز فلاں پیغمبر یا فلاں ولی کی ہے مگر جب جم غفیر اس امر کے ناقل ہوں تو اس کی اہانت یا تذلیل کرنا ہرگز جائز نہیں ۱۲ منہ [۲] یہ مہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کا نقش اس طرح تھا "محمد رسول اللہ"، باب کا مطلب اس سے یوں نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر حضرت ابوبکرؓ استعمال کرتے رہے کہتے ہیں ابوبکرؓ کے بعد یہ مہر حضرت عمرؓ کے پاس رہی ان کے بعد حضرت عثمانؓ کے پاس پھر ان کے ہاتھ سے اریس کنوئیں میں گر پڑی ہر چند ڈھونڈوایا نہ ملی اسی روز سے خلافت کے انتظام میں فرق آنے لگا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث کا بیان ان شاء اللہ کتاب اللباس میں آئے گا ۱۲ منہ [۴] قسطلانی نے کہا شاید آپ نے بنظر تواضع بالاتفاق اس کملی کو اوڑھ لیا ہوگا نہ یہ کہ آپ قصداً پیوند کی ہوئی کملی اوڑھا کرتے کیونکہ عادت شریف یہ تھی کہ جو کپڑا میسر آتا اس کو پہنتے غرض یہ ہے کہ خواہ مخواہ ایسے کپڑے جو تنے ہوئے پرانی پھٹی کملی اوڑھے رہنا چاہیے بعض درویشوں کا شعار ہے سنت کے موافق نہیں سنت یہ ہے کہ جو کپڑے اللہ جل جلالہ عنایت فرمائے ان کو پہنے اور شکر حق بجالائے ۱۲ منہ فقیر کی کہر خدمت خلق نیست بہ تسبیح وسجادہ و دلق نیست۔ ایک بزرگ فرماتے تھے اچھا کھاؤ اچھا پہنو تم کو دنیادار سمجھیں اور کہیں ان کو فقیری سے کیا علاقہ اور دل خدا کی یاد میں مصروف رکھو۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ سُلَيْمَانُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ إِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ۔

۲۸۹۰۔ **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ سِلْسِلَةً مِنْ فِضَّةٍ قَالَ عَاصِمٌ رَأَيْتُ الْقَدَحَ وَشَرِبْتُ فِيهِ۔

۲۸۹۱۔ **حَدَّثَنَا** سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا فَقُلْتُ لَهُ لَا فَقَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللَّهِ لَئِنْ أَعْطَيْتَنِيهِ لَا يُخْلَصُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ عَلَى فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلَى مِنْبَرِهِ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي وَأَنَا أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ

سلیمان بن مغیرہ نے بحوالہ حمید اور ابوبردہ اتنا زیادہ کیا کہ حضرت عائشہؓ نے ایک موٹا تہ بند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کمبل اپنی کمبلوں سے جس کو تم ملبّدہ (موٹا یا پیوند دار) کہتے ہیں۔

(از عبدان از ابوحمزہ از عاصم از ابن سیرین) از حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ مبارک ٹوٹ گیا جہاں سے ٹوٹا وہاں سے چاندی کی زنجیر سے جڑوالیا۔ عاصم کہتے ہیں نے وہ پیالہ دیکھا اور تبرکاً اس میں پانی پیا۔

(از سعید بن محمد جرمی از یعقوب بن ابراہیم از والدش از ولید بن کثیر از محمد بن عمرو بن طلحہ دولی از ابن شہاب) وہ کہتے ہیں کہ حضرت علی بن حسین فرماتے ہیں کہ جب میں یزید بن معاویہ کے پاس سے امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد مدینہ میں آیا تو ان سے مسور بن مخرمہ ملے اور کہنے لگے کہ آپ کو کچھ ضرورت ہو تو مجھ سے فرمائیے میں بجا لاؤں۔ میں (علی بن حسین) نے کہا مجھے کچھ ضرورت نہیں۔ تو مسور نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار جو آپ کے پاس ہے وہ آپ مجھے دے دیں میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ لوگ (بنوامیہ) آپ سے زبردستی نہ چھین لیں بخدا اگر آپ مجھے دے دیں گے تو مرنے تک اسے مجھ سے کوئی نہ لے سکے گا (پھر واقعہ سنایا) حضرت علی نے ابوجہل کی بیٹی (جمیلہ) کو نکاح کا پیغام دیا۔ جبکہ حضرت فاطمہ بھی موجود تھیں میں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا کہ آپ اسی منبر پر فرما رہے تھے (میں ان دنوں جوان تھا) فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے مجھے ڈر ہے کہ وہ کسی گناہ میں نہ پڑ جائے (یعنی سوکن کی وجہ سے شوہر کی نافرمانی

[1] یعنی علیؓ دوسری جورو لائیں اور حضرت فاطمہؓ سوکن پنے کی عداوت سے جو ہر عورت کے دل میں ہوتی ہے کسی گناہ میں مبتلا ہو جائیں مثلاً خاوند کو ستائیں ان کی نافرمانی کریں یا سوکن کو برا بھلا کہہ بیٹھیں ۱۲ منہ

بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي وَإِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ أَبَدًا۔

کر بیٹھیں یا سوکن کو برا بھلا کہیں پھر آپ نے قبیلہ بنی عبد الشمس کے ایک داماد (یعنی ابی العاص بن ربیع) کا ذکر کیا اس کی رشتہ داری کی تعریف کی اور فرمایا جو بات مجھ سے کہی وہ سچ کہی جو وعدہ کیا پورا کیا میں یہ نہیں کرتا کہ جو چیز (نکاح ثانی) حلال ہے اسے حرام کروں یا حرام کو حلال کروں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ خدا کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک جگہ (ایک مرد کے پاس) کبھی اکٹھی نہ ہوں گی [۱]

۲۸۹۲ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ مُنْذِرٍ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ لَوْ كَانَ عَلِيٌّ ذَاكِرًا عُثْمَانَ ذَكَرَهُ يَوْمَ جَاءَهُ نَاسٌ فَشَكَوْا سُعَاةَ عُثْمَانَ فَقَالَ لِي عَلِيٌّ اذْهَبْ إِلٰى عُثْمَانَ فَأَخْبِرْهُ أَنَّهَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمُرْ سُعَاتَكَ يَعْمَلُوْنَ فِيْهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ أَغْنِهَا عَنَّا فَأَتَيْتُ بِهَا عَلِيًّا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ضَعْهَا حَيْثُ أَخَذْتَهَا قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا الثَّوْرِيَّ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ أَرْسَلَنِي أَبِي خُذْ هٰذَا الْكِتَابَ فَاذْهَبْ بِهِ إِلٰى عُثْمَانَ فَإِنَّ فِيْهِ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّدَقَةِ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از محمد بن سوقہ از منذر) ابن حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر حضرت علی حضرت عثمان کو برا بھلا کہنا چاہتے تو اس دن کہتے جب کچھ لوگ حضرت عثمان کے عاملوں (محصلین زکوٰۃ) کی شکایت کرنے ان کے پاس آئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا عثمان کے پاس جا (یہ زکوٰۃ کا پروانہ لیتا جا) کہہ کہ یہ پروانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (لکھا ہوا) ہے۔ تم اپنے عاملوں کو حکم دو کہ اس کے موافق عمل کریں جب میں وہ پروانہ لیکر حضرت عثمان کے پاس آیا، تو انہوں نے کہا ہمیں اس کی حاجت نہیں (کیونکہ ہمارے پاس اس کی نقل موجود ہے) میں نے جا کر حضرت علی سے بیان کیا انہوں نے کہا اچھا جہاں سے یہ پروانہ لیا ہے وہیں رکھ دے [۲]

حمیدی بحوالہ سفیان از محمد بن سوقہ از منذر (ثوری) از محمد بن حنفیہ کہتے ہیں کہ والد (حضرت علیؓ نے) مجھے ایک پروانہ دے کر حضرت عثمان کے پاس بھیجا، اور کہا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق زکوٰۃ کا بیان ہے۔ [۳]

---

[۱] دوسری روایت میں ہے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ علی میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کر لیں جب حضرت علی نے آپ کا یہ ارشاد سنا تو فوراً یہ ارادہ ترک کیا اور جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ رہیں انہوں نے دوسری بی بی نہیں کی قسطلانی نے کہا آپ کے ارشاد سے یہ معلوم ہوا کہ پیغمبر کی بیٹی اور عدو اللہ کی بیٹی میں جمع کرنا حرام ہے مسعود بن مخرمہ نے یہ قصہ اس لئے بیان کیا کہ امام زین العابدین کی فضیلت معلوم ہو کہ وہ کس کے پوتے ہیں حضرت فاطمۃ الزہرا کے جن کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی پر عتاب فرمایا اور جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن کا ایک ٹکڑا فرمایا اس حدیث سے علماء نے جناب فاطمۃ الزہرا رضی کو سارے جہان کی عورتوں سے افضل کہا ہے بعضوں نے کہا حضرت مریم کے بعد بعضوں نے کہا حضرت عائشہؓ ان سے افضل ہیں ۱۲ منہ [۲] ہوا یہ تھا کہ محمد بن حنفیہ کے پاس ایک شخص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا انہوں نے کہا خاموش لوگوں نے پوچھا کیا تمہارے باپ یعنی حضرت علی حضرت عثمان کو برا کہتے تھے تب محمد بن حنفیہ نے یہ قصہ بیان کیا یعنی اگر حضرت علی ان کو برا کہنے والے ہوتے تو اس موقع پر کہتے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ کا لکھوایا ہوا پروانہ حضرت علی پاس رہا انہوں نے اس سے کام لیا۔ امام بخاری نے زرہ اور عصا اور بالوں کے متعلق حدیثیں بیان نہیں کی ہیں حالانکہ ترجمہ باب میں ان کا ذکر ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اشارہ کیا ہو حضرت عائشہ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم کی حدیثوں کی طرف جو دوسرے بابوں میں مذکور رہیں حضرت عائشہؓ کی حدیث یہ ہے کہ وفات کے وقت آپ کی زرہ ایک یہودی پاس گرو تھی۔ ابن عباسؓ کی حدیث یہ ہے کہ آپ حجر اسود کو ایک لکڑی سے چھوتے تھے۔ انسؓ کی حدیث کتاب الطہارت میں گذری اس میں حضرت ابن سیرین کا یہ قول کہ ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ موئے مبارک ہیں اور یہ الہ بیرنا تی بزرگوں کو ان پاس کرتے ہیں ۱۲ منہ [۳] اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ سفیان کا سماع محمد بن سوقہ سے اور محمد بن سوقہ کا منذر سے بصراحت معلوم ہو جائے ۱۲ منہ

باب ۱۹۵ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ

لِنَوَائِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَسَاكِينِ وَإِيثَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الصُّفَّةِ وَالْأَرَامِلَ حِينَ سَأَلَتْهُ فَاطِمَةُ وَشَكَتْ إِلَيْهِ الطَّحْنَ وَالرَّحَى أَنْ يُخْدِمَهَا مِنَ السَّبْيِ فَوَكَلَهَا إِلَى اللّٰهِ

باب اس بات کی دلیل کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (خمس) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں (ضیافت سامان جہاد کی تیاری وغیرہ) اور محتاجوں مسکینوں کے لیے تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صفہ والے اصحاب) ضرورتمندوں اور بیوہ عورتوں کی خدمت حضرت فاطمہؓ کے آرام پر مقدم رکھی۔ جب انہوں نے قیدیوں میں سے کوئی خادم آپؐ سے مانگا اور اپنی تکلیف کا ذکر کیا جو آٹا گوندھنے اور چکی پیسنے میں ہوتی تھی تو آپؐ نے ان کا کام توکل الہی پر قرار دیا۔

۲۸۹۳۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللّٰهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ

(از بدل بن محبر از شعبہ از حکم از ابن ابی لیلی) از علیؓ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چکی پیسنے کی تکلیف بہت تھی جب انہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ہیں تو وہ ایک لونڈی یا غلام خدمت لینے کے لئے آپؐ کے پاس تشریف لائیں اتفاق سے آپؐ اس وقت موجود نہ تھے انہوں نے حضرت عائشہ سے بیان کر دیا۔ حضرت عائشہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت (رات کے وقت) ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے آپ کو دیکھ کر ہم نے اٹھنا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا لیٹے رہو (آپؐ میرے اور حضرت فاطمہ کے درمیان میں بیٹھ گئے) میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر پائی آپؐ نے فرمایا میں تمہیں اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگی تھی (لونڈی یا غلام) جب تم اپنے بستر پر جاؤ سونے کیلئے تو چونتیس بار اللہ اکبر تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ پڑھ لیا کرو پس یہ اس سے بہتر ہے جو تم مانگتے ہو۔[لہ]

لہ اللہ تم کو ان کلمات کی وجہ سے ایسی طاقت دیگا کہ تم کو خادم کی احتیاج نہ رہے گی اپنا کام آپ کرلوگی بظاہر یہ حدیث ترجمہ باب کے مطابق نہیں ہے اس میں یہ کہاں بیان ہے کہ آپ نے صفہ والوں اور بیواؤں کو مقدم کیا لیکن امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں یوں ہے قسم خدا کی مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ تم کو دوں اور صفہ والوں کو محروم کروں جن کے پیٹ بھوک کی وجہ سے پیچ و تاب کھا رہے ہیں۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے جو ان پر خرچ کروں ان قیدیوں کو بیچ کر ان کی قیمت ان پر خرچ کروں گا۔ اللہ اکبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیغمبر ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کونسی دلیل ہوگی کہ بیٹی جو سارے جہان سے زیادہ آدمی کو محبوب ہوتی ہے اس تک کا خیال نہ کیا (بقیہ ۴۸۱)

بَابٌ ۱۹۵۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ يَعْنِيْ لِلرَّسُوْلِ قَسْمَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّخَازِنٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِيْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔

پانچواں حصہ اللہ اور رسول کا ہے یعنی رسول اسے تقسیم کرے[1] گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بانٹنے والا خزانچی ہوں اور اللہ دینے والا[2] ہے۔

۲۸۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُوْرٍ وَّقَتَادَةَ سَمِعُوْا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ شُعْبَةُ فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ اِنَّ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ حَمَلْتُهٗ عَلٰى عُنُقِيْ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ وُلِدَ لَهٗ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ مُحَمَّدًا قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِيْ فَاِنِّيْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ حُصَيْنٌ بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنْ جَابِرٍ اَرَادَ اَنْ يُّسَمِّيَهُ الْقَاسِمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِيْ

(از ابوالولید از شعبہ از سلیمان و منصور از قتادہ از سالم بن ابی جعد) جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہماری انصاری قوم میں ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا۔ شعبہ نے منصور سے یوں روایت کی وہ انصاری کہتا ہے میں اس بچے کو اپنی گردن پر اٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا، اور سلیمان کی روایت میں ہے اس انصاری کا لڑکا پیدا ہوا تو اس نے اسکا نام محمد رکھنا چاہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت[3] مت رکھو کیونکہ میں اللہ کی طرف سے قاسم (بانٹنے والا) بنایا گیا ہوں (اس لیے میری کنیت "ابوالقاسمؐ ہے") میں تمہیں تقسیم کرتا ہوں حصین کی روایت میں ہے کہ میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں کہ تم میں تقسیم کروں۔ عمرو بن مرزوق[4] نے بحوالہ شعبہ از قتادہ از سالم از حضرت جابر روایت کیا کہ اس انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا (تو اس کے باپ کو ابو قاسم کہا جاتا)، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ از صفحہ ۵۵) اور محتاجوں کی آسائش اور خبرگیری مقدم رکھی حضرت امام سفیان ثوریؒ کے متعلق منقول ہے کہ وہ عید کے دن ایک درخت کے تلے بیٹھے اس کے پھل چن رہے تھے لوگوں نے کہا امام صاحب آج تو عید کا دن ہے سب لوگ اچھے کپڑے پہن کر عیدگاہ کو جا رہے ہیں اور آپ یہاں ایک ٹوکرہ لئے پھل چن رہے ہیں یہ کیا معاملہ انہوں نے جواب یا میں بھی کپڑے وغیرہ بدل کر عید کی نماز کے لئے نکلا تھا مگر راہ میں ایک بیوہ کا گھر ملا اس کا یتیم بچہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اپنی ماں سے ضد کر رہا تھا کہ آج سب بچے کس لئے مٹھائیاں کھلونے آ رہے ہیں مجھ کو بھی کھلونے دلا مٹھائی دلا ماں اس کو تسلی دیتی جاتی تھی لیکن وہ نہیں مانتا یہ حال دیکھ کر میں نے عید کی نماز موقوف رکھی یہ پھل چن کر بیچوں گا اور اس کی قیمت سے کچھ کھلونے کچھ مٹھائی اس بچے کے لئے خرید دوں گا۔ سبحان اللہ انسانی ہمدردی اس کا نام ہے ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہٰذا) [1] قرآن شریف میں خمس کے مصارف چھ مذکور ہیں اللہ اور رسول اور ناطے والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر اور علماء کا مذہب یہ ہے کہ اللہ کا ذکر محض تعظیم کے لئے ہے اور خمس کے پانچ ہی حصے کئے جائیں گے ایک حصہ اللہ اور رسول کا جو حاکم وقت لے گا اور باقی چار حصے ناطے والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کی مد میں خرچ ہونگے اور ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ چھ حصے کئے جائینگے اللہ کا حصہ کعبہ میں رکھ دیا جائے گا وہاں کی خدمت میں صرف ہوگا بعضوں نے کہا بیت المال میں رکھا جائے گا۔ اب پھر اس میں اختلاف ہے کہ رسول اپنے حصے کے مالک ہوتے ہیں یا نہیں امام بخاری کا یہ مذہب ہے کہ مالک نہیں ہوتے بلکہ اس کی تقسیم آپ کی طرف مفوض ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث آگے موصولاً مذکور ہوگی ۱۲ منہ [3] اس میں علماء کا مذہب ہیں یہ کہ آپ کی کنیت رکھنا محض ناجائز ہے مطلقاً، اہل ظاہر کا یہی قول ہے۔ امام مالک کہتے ہیں آپ کی حیات میں ناجائز تھا بعضوں نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ تحریمی بعضوں نے کہا محمد یا احمد کے نام کے ساتھ ابوالقاسم کنیت رکھنا منع ہے نہ صرف کنیت ۱۲ منہ [4] یہ بخاری کے شیخ ہیں۔ اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي

نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو، لیکن میری کنیت مت رکھو۔

۲۸۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَتِ الْأَنْصَارُ سَمُّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوْا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از سالم بن ابی الجعد) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگوں (یعنی انصار) میں ایک شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اسکا نام قاسم رکھا انصار کہنے لگے ہم تو تجھے ابو قاسم نہیں پکاریں گے نہ تیری آنکھ ٹھنڈی کریں گے[1]۔ یہ سن کر وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے اس کا نام قاسم رکھا ہے تو انصاری کہتے ہیں ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں پکاریں گے اور تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے آپ نے فرمایا انصار نے ٹھیک کہا، میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو کیونکہ میں قاسم ہوں[2]

۲۸۹۶- حَدَّثَنَا حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاللّٰهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ وَلَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

(از حبان از عبداللہ از یونس از زہری از حمید بن عبدالرحمان) از معاویہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ جس کے ساتھ اللہ تعالٰے بہتری کا ارادہ فرماتے ہیں اسے دین کی سمجھ عطا کرتے ہیں، اللہ دینے والا (معطی) ہے اور میں بانٹنے والا (قاسم) ہوں یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا۔ (یعنی قیامت) اور وہ غالب ہی ہوں گے[3]۔

۲۸۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ

(از محمد بن سنان از فلیح از ہلال از عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ) از ابوہریرہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ میں

---

[1] یعنی ابوالقاسم پکار کر تجھ کو خوش نہیں کرنے کے جیسے تو چاہتا ہے کہ لوگ مجھ کو ابو قاسم کہیں اس لئے اپنے بیٹے کا نام قاسم رکھا ہے ۱۲ منہ [2] امام بخاری نے سفیان ثوری کی روایت لاکر اس امر کو قوت دی کہ انصاری نے اپنے لڑکے کا نام قاسم رکھنا چاہا تھا اس میں راویوں نے شعبہ سے اختلاف کیا ہے جیسے ملیدی کی روایت اوپر گزری انہوں نے یہ کہا کہ انصاری نے محمد نام رکھنا چاہا تھا ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کا ذکر اوپر کتاب العلم میں گذر چکا ہے مگر الفاظ میں کچھ فرق ہے یہ جو فرمایا یہ امت یعنی اسلامی امت ہمیشہ مخالفین پر غالب رہیگی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی رہیں گے اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ دو تین صدیوں سے مسلمان برابر مغلوب ہو رہے ہیں اور نصاریٰ اور دوسرے مخالفین ان پر غالب ہو رہے ہیں اب تو یہ حال ہے کہ ساری دنیا میں تقریباً نصاریٰ کا غلبہ ہو گیا ہے شاید عرب یا افغانستان کے چند جنگل اور پہاڑ ایسے رہے ہوں کہ جہاں نصاریٰ کا تسلط نہ ہو اس کا جواب یہ ہے کہ اب بھی ایک جماعت اہل حق کی بلاد عرب اور نواحی افغانستان میں ہے جو اپنے دشمنوں پر غالب ہے کسی کی محکوم نہیں۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ غلبہ سے مراد مطلق غلبہ ہے خواہ شمشیر و سنان سے ہو اور خواہ حجت و زبان سے مسلمان آج کل گو جنگ میں مغلوب ہو رہے ہیں پر حجت و تقریر میں کسی مخالف فریق سے مغلوب نہیں ہیں بلکہ سب پر غالب ہیں۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ جو مغلوب ہیں وہ پکے مسلمان نہیں ہیں اور جو پکے مسلمان ہیں وہ مغلوب نہیں ہیں۔ چوتھا جواب یہ ہے کہ امر الٰہی سے وہ وقت مراد ہے جب نصاریٰ کا غلبہ اللہ تعالٰی نے رکھا ہے اس وقت تک برابر مسلمان غالب رہے واللہ اعلم ۱۲ منہ

أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أُعْطِيكُمْ وَلَا أَمْنَعُكُمْ أَنَا قَاسِمٌ أَضَعُ حَيْثُ أُمِرْتُ۔

تمہیں دیتا ہوں نہ روک سکتا ہوں (اللہ تعالیٰ ہی دینے اور روکنے والا ہے) میں تو بانٹنے والا ہوں جسکے لیے اللہ حکم کرتا ہے اسے دیتا ہوں

۲۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي عَيَّاشٍ وَاسْمُهُ نُعْمَانُ عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(از عبد اللہ بن یزید از سعید بن ابی ایوب از ابوالاسود از ابن ابی عیاش یعنی نعمان) خولہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کچھ لوگ اللہ کے مال کو بے جا ضائع کرتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے یعنی دوزخ[1] ہے۔

بَاب ۱۹۵۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لَكُمُ الْغَنَائِمُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً تَأْخُذُونَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهِ وَهِيَ لِلْعَامَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَهُ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد "تمہارے لیے مال غنیمت حلال ہے" اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اللہ نے تم کو بہت مال غنیمت دینے کا وعدہ کیا ہے اب یہ جلدی تمہیں دلا دی۔ مال غنیمت سب کا حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا کون کون اس کے حقدار ہیں[2]

۲۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

(از مسدد از خالد از حصین از عامر) عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں سے تاقیامت خیر و برکت اور ثواب و البتہ کر دیا گیا ہے۔

۲۹۰۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) از ابوہریرہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اسکے بعد دوسرا کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو دوسرا قیصر نہیں ہوگا قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے کہ تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے[3]

---

[1] جیسے ہمارے زمانے کے بادشاہ اور نواب جو غریب رعایا کی محنت کا پیسہ اپنی ذاتی لہو و لعب اور کھیل تماشا اور نفسانی حظوظ میں صرف کرتے ہیں ان کو قیامت کے دن بڑا محاسبہ دینا ہوگا۔ اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں گنہگار مسلمان دوزخ میں نہیں جائیں گے۔ حضرت مجدد صاحب نے بھی اپنے ایک مکتوب میں اپنا خیال یہی لکھا ہے کہ گناہ گاروں کا قیامت میں محاسبہ ہوگا ۱۲ منہ

[2] یعنی قرآن مجمل ہے اس کی رو سے تو ہر مال غنیمت ساری دنیا کے مسلمانوں کا حصہ ہے مگر حدیث شریف سے اس کی تشریح ہوگی کہ ہر غنیمت کا مال ان لوگوں کا ہوگا جو غنیمت حاصل کریں اس میں سے پانچواں حصہ حاکم وقت مسلمانوں کے عمومی مصالح کے لئے نکال لے گا امام بخاری کی اس تقریر سے ان لوگوں کا رد ہوا جو صرف قرآن شریف کو عمل کرنے کے لئے کافی سمجھتے ہیں کہتے ہیں حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

[3] مجاہدین کو دو گے ایسا ہی ہوا مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں سلطنتوں کے خزانوں کو مال غنیمت بنایا ۱۲ منہ

۲۹۰۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ سَمِعَ جَرِيرًا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

(از اسحاق از جریر از عبدالملک) از جابر بن سمرہ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسریٰ مر جائیگا تو دوسرا کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر مر جائے گا تو دوسرا قیصر نہ ہوگا قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان کے خزانے اللہ کی راہ میں (مجاہدوں میں) خرچ کیے جائیں گے۔

۲۹۰۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهٖ وَتَصْدِيقُ كَلِمَاتِهٖ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهٗ إِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

(از اسماعیل از مالک از ابوالزناد از اعرج) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور جہاد ہی کی نیت سے اللہ کا کلام (اس کا وعدہ) سچا جان کر نکلا ہو۔ تو اللہ اس کا ضامن ہے یا اسے (شہید کرکے) بہشت لے جائے گا یا اسے ثواب اور مال غنیمت دلا کر اسے اس کے گھر پہنچائے گا۔

۲۹۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَقِيرُ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔

(از محمد بن سنان از ہشیم از سیار از یزید فقیر) از جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے لیے مال غنیمت[1] حلال ہے۔ (میرے اور میری امت کے لیے)

۲۹۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهٖ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا أَحَدٌ بَنٰى بُيُوتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلَا أَحَدٌ اشْتَرٰى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا

(از محمد بن علاء از ابن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (بنی اسرائیل کے) پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے کہا میرے ساتھ کوئی ایسا شخص جہاد کیلئے نہ جائے جس نے کسی عورت سے عقد کیا ہو اور ابھی اس سے مقاربت نہ کی ہو یا جس نے گھر بنائے ہوں اور چھت ابھی نہ ڈالی ہو۔ یا جس نے (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں خریدیں ان کے جننے کا منتظر ہو غرضیکہ وہ

[1] اور اگلی امتوں کے لئے حلال نہ تھی پادری جو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کے مال لوٹے اور ان کو لونڈی غلام بنایا تو یہ طعن لغو ہے جب آپ کی پیغمبری ہزاروں دلیلوں سے ثابت اور آفتاب سے زیادہ روشن ہے تو اللہ نے اگر ایک حکم خاص آپ کو دیا اس میں کونسا استبعاد ہے خود پادری اقرار کرتے ہیں کہ اگلی شریعتوں میں متعدد بیبیاں کرنا جائز تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منع ہوا حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے انجیل شریف میں کہیں دوسری بی بی کرنا منع نہیں ہے یہ اگر مان لیا جائے تو جیسے اگلا حکم اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں منسوخ کر دیا ایسا ہی اگر کوئی حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت میں بدل دیا تو اس کے نہ ماننے کی اور اس پر طعن کرنے کی کیا وجہ ہے۔ ۱۲ منہ

مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ إِنَّكِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَتْ يَعْنِي النَّارَ لِتَأْكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ إِنَّ فِيكُمْ غُلُولًا فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْيُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوهَا فَجَاءَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا لَنَا

جہاد کے لیے گئے اور ایک گاؤں کے قریب اس وقت پہنچے جب عصر کا وقت ہوگیا یا قریب تھا، اس پیغمبر نے سورج سے کہا تو بھی مامور (تابع فرمان الٰہی) ہے میں بھی اسکا تابع و مامور ہوں (پھر دعا کی) اے اللہ سورج کو روک[1] دے۔ تو وہ روک دیا گیا حتی کہ انہوں نے فتح حاصل کی اور مال غنیمت جمع کیا (آسمان سے) آگ آئی مگر مال غنیمت کو نہ[2] جلایا پیغمبر نے فرمایا تم میں سے کسی نے (مال غنیمت سے) چوری کی ہے اب ہر قبیلے کا ایک شخص مجھ سے ہاتھ ملائے (تعمیل حکم ہوئی) ایک شخص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گیا پیغمبر نے فرمایا تیرے قبیلے والوں نے چوری کی ہے اپنے قبیلے والوں کیلئے وہ ہاتھ ملائیں (ہاتھ ملانے پر) دو تین شخصوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چمٹ گئے (مجبوراً) گائے کے سر کے برابر سونا لیکر آئے اسے رکھا تب آگ آئی اور سب کو جلا دیا پھر اللہ تعالیٰ نے (اس شریعت میں یعنی شریعت محمدی میں) مسلمانوں کی کم طاقتی[3] اور عجز ملاحظہ فرما کر ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال کر دیا

بَاب ۱۹۵۴ الْغَنِيمَةُ لِمَنْ شَهِدَ الْوَقْعَةَ۔

باب مال غنیمت اسے ملے گا جو جنگ میں حاضر ہوگا۔

۲۹۰۵ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فُتِحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ۔

(از صدقہ از عبدالرحمٰن از مالک) زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا کہ اگر آنے والی مسلمان نسلوں کا مفاد مدنظر نہ ہوتا تو جو علاقہ میں فتح کرتا وہ اس کے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو تقسیم کر دیا تھا[4]

بَاب ۱۹۵۵ مَنْ قَاتَلَ لِلْمَغْنَمِ هَلْ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ۔

باب اگر کوئی شخص مال غنیمت حاصل کرنے کیلئے قتال کرے (اور ساتھ ہی ترقی دین بھی چاہتا ہو) تو کیا اسکا ثواب[5] کم ہوگا؟

---

[1] سورج مرکز عالم ہے اور سب سیارے اس کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی کشش اور اپنے ثقل کی وجہ سے اپنی اپنی جگہ قائم ہیں سورج کو روک دینے کا یہ مطلب ہوگا کہ زمین کو ساکن کر دے اور اس کا ساکن کرنا گویا سورج کو روک دینا ہے کیونکہ سورج ایک ہی مقام پر نظر آئیگا اور زمین کی تیز حرکت کی وجہ سے جو چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ بات نہ رہے گی ۱۲ منہ
[2] نسائی اور ابن حبان کی روایت میں یوں ہے وہ لوگ جب کچھ لوٹ کا مال حاصل کرتے تو اللہ آسمان سے آگ بھیجتا وہ آگ اس مال کو کھا لیتی (یعنی جلا دیتی) ۱۲ منہ
[3] کم طاقتی اور عاجزی سے یہ مراد ہے کہ مسلمان مفلس اور نادار تھے اور خدا کی بارگاہ میں عاجزی اور فروتنی سے عاجز ہوتے تھے پروردگار کو ان کی عاجزی پسند آئی اور یہ سرفرازی ہوئی کہ غنیمت کے مال ان کے لئے درست کر دیئے گئے ہیں۔ ہم ان بیوقوف پادریوں سے پوچھتے ہیں جو لوٹ کا مال لینا بڑا عیب جانتے ہیں کہ تمہارے مذہب والے نصاریٰ تو دوسروں کے ملک کے ملک اور خزانے ہضم کئے جاتے ہیں تم کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔ اور دوسروں کی آنکھ میں تنکا بھی کھٹک رہا ہے۔
[4] معلوم ہوا کہ جو ملک مسلمان فتح کریں وہ فتح کرنے والوں میں تقسیم کر دیا جائے شافعیہ کا یہی قول ہے امام احمد حنبل اور امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ یہ امام کو اختیار ہے خواہ تقسیم کرے خواہ خراجی ملک کے طور پر رہنے دے اور اس کا حاصل مسلمانوں کے فلاحی کاموں پر خرچ کرے نہ کہ بادشاہ اپنی ملک بنا لے وہ بھی ایک قوم کے ایک فرد کی حیثیت سے اپنا خرچ لے سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمان بادشاہوں نے یہ احسن طریقہ موقوف کر کے خواہش کے طالب ہو گئے اور پوری قوم کو صدیوں کے لئے روز بد دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ ۱۲ منہ
[5] امام بخاری کا مطلب اس باب کے لانے سے یہ ہے کہ جہاد میں اگر اللہ کا کلمہ بلند کرنے کی نیت ہو اور ضمناً یہ غرض بھی ہو کہ مال غنیمت بھی ملے تو اس سے ثواب میں کچھ فرق نہیں آتا جیسے جنگ بدر میں صحابہ قافلہ لوٹنے کی غرض سے نکلے تھے البتہ اگر لوٹ مار ہی کی غرض ہو دین کی ترقی مقصود نہ ہو تو ثواب کم کیا بلکہ کچھ ثواب نہ ملے گا ۱۲ منہ

۲۹۰۶ - حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیُّ قَالَ قَالَ اَعْرَابِیٌّ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ یُقَاتِلُ لِیُذْكَرَ وَیُقَاتِلُ لِیُرٰى مَكَانُهٗ مَنْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عمرو از ابو وائل) از ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بدو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا کوئی شخص مال غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے کوئی اس لیے لڑتا ہے کہ لوگوں میں اسکا چرچا ہو کوئی اس لیے کہ لوگ اسکی بہادری کی داد دیں۔ یارسول اللہ فرمائیے مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا وہ ہے جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا نام بلند ہو وہی جہاد فی سبیل اللہ ہوگا۔

باب ۱۹۵۶ قِسْمَةِ الْاِمَامِ مَا یَقْدَمُ عَلَیْهِ وَیَخْبَاُ لِمَنْ لَّمْ یَحْضُرْهُ اَوْ غَابَ عَنْهُ

باب امام کے پاس جو تحفہ کفار کی جانب سے آئے اسے بانٹنا یا اس شخص کیلئے جو موجود نہ ہو چھپا رکھنا

۲۹۰۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَتْ لَهٗ اَقْبِیَةٌ مِنْ دِیْبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِیْ نَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِّمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ فَجَآءَ وَمَعَهُ ابْنُهُ الْمِسْوَرُ بْنُ الْمَخْرَمَةِ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ ادْعُهُ لِیْ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهٗ فَاَخَذَ قَبَآءً فَتَلَقَّاهُ بِهٖ وَاسْتَقْبَلَهٗ بِاَزْرَارِهٖ فَقَالَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ یَا اَبَا الْمِسْوَرِ خَبَاْتُ هٰذَا لَكَ وَكَانَ فِیْ خُلُقِهٖ شِدَّةٌ وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِیَةٌ تَابَعَهُ اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از حماد بن زید از ایوب) عبداللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند ریشمی قبائیں جن میں سنہری تکمے لگے ہوئے تھے بطور تحفہ آئیں آپ نے چند اصحاب میں تقسیم کر دیں اور ایک قبا مخرمہ بن نوفل کے لیے رکھ دی پھر مخرمہ اپنے بیٹے کو لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دروازے پر کھڑے ہو رہے اپنے بیٹے سے کہا (اندر جا) میرے نام سے آنحضرت کو اطلاع دے آنحضرت نے مخرمہ کی آواز سن لی آپ وہ قبا لیے ہوئے اور اسکے تکمے سامنے کیے ہوئے باہر تشریف لائے اور فرمایا اے ابو مسور میں نے یہ قبا تیرے لیے چھپا رکھی تھی اے ابو مسور میں نے یہ تیرے لیے چھپا رکھی تھی مخرمہ کے مزاج میں ذرا تیزی تھی[1]۔ اس حدیث کو ابن علیہ نے بھی ایوب سے روایت[2] کیا۔

حاتم[3] نے بحوالہ ابن وردان، ایوب سے انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے اور انھوں نے مسور سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند قبائیں (تحفتہ) آئیں پھر یہی روایت بیان کی ایوب کے ساتھ لیث بن سعد نے بھی اسے ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے۔

---

[1] طبیعت میں غصہ تھا جلدی سے گرم ہو جاتے جیسے اکثر تنک مزاج لوگ ہوتے ہیں معلوم ہوا کہ امام یا بادشاہ اسلام کو کافر لوگ جو تحفے بھیجیں ان کا لینا امام کو درست ہے اور اس کو اختیار ہے جو چاہے خود رکھے جو چاہے جس کو دے ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے ادب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حاتم بن وردان کی روایت کو خود امام بخاری نے باب شہادۃ الاعمٰی میں وصل کیا ۱۲ منہ

باب ١٩٥٧ كَيْفَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ وَمَا أَعْطَى مِنْ ذٰلِكَ فِي نَوَائِبِهِ۔

باب بنو قریظہ اور بنو نضیر کی جائیداد آپ نے کیسے تقسیم کی اور انہیں اپنی ضرورتوں میں کیسے خرچ کیا۔

٢٩٠٨- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ الرَّجُلُ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ حَتَّى افْتَتَحَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرَ فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ۔

(از عبداللہ بن ابی اسود از معتمر از والدش) حضرت انس رض سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ کوئی شخص چند کھجور کے درخت آپ کے لیے خاص کرتا تھا، جب آپ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر پر فتح حاصل کی تو آپ یہ درخت واپس کرنے لگے۔ [1]

باب ١٩٥٨ بَرَكَةِ الْغَازِي فِي مَالِهِ حَيًّا وَمَيِّتًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُلَاةِ الْأَمْرِ۔

باب اللہ نے غازی کی زندگی اور موت میں اس کے مال میں برکت دی خواہ وہ غازی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد میں شامل ہوا یا سلطان اسلام کے جہاد میں۔

٢٩٠٩- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا فَقَالَ يَا بُنَيَّ بِعْ مِنْ مَالِنَا فَاقْضِ دَيْنِي وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ وَثُلُثِهِ

(از اسحاق بن ابراہیم) کہتے ہیں کہ میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا تم سے ہشام بن عروہ نے بحوالہ اپنے والد کے عبداللہ بن زبیر سے یہ حدیث بیان کی؟ (انہوں نے کہا ہاں) عبداللہ بن زبیر نے کہا جب حضرت زبیر جمل [2] کے دن (میدان جنگ میں) کھڑے ہوئے مجھے بلایا میں ان کے پہلو میں کھڑا ہوا انہوں نے کہا آج جو مارا جائیگا وہ یا ظالم ہوگا [3] یا مظلوم اور میں تو سمجھتا ہوں میں وہ مظلوم ہو کر مارا جاؤنگا۔ مجھے اپنے قرض کی فکر ہے کیا تو سمجھتا ہے میرے قرض کی ادائیگی کے بعد میرے مال میں سے کچھ بچے گا۔ بیٹا میرا مال بیچ کر قرض

---

[1] جب مہاجرین اول اول مدینہ میں آئے تو اکثر نادار اور محتاج تھے انصار نے اپنے باغات میں ان کو شریک کر لیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کئی درخت گذار نے تھے جب بنی قریظہ اور بنی نضیر کے باغات بن لڑے بھڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضے میں آئے تو وہ آپ کا مال تھے مگر آپ نے ان میں سے کئی باغ مہاجرین پر تقسیم کئے اور ان کو یہ حکم دیا کہ اب انصار کے باغ اور درخت جو انہوں نے تم کو دیئے تھے ان کو واپس کر دو اور کئی باغات آپ نے خاص اپنے لئے رکھے اس میں سے جہاد کا سامان کیا جاتا اور دوسری ضروریات مثلاً آپ کی بی بیوں کا خرچہ وغیرہ پورے کئے جاتے امام بخاری نے یہ حدیث ذکر کر کے اس پورے قصے کی طرف اشارہ کیا جس سے باب کا مطلب بخوبی نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] جس دن حضرت عائشہ رض اور حضرت علی رض کے ساتھیوں میں لڑائی جنگ ہوئی اس جنگ میں حضرت زبیر رض حضرت عائشہ رض کے ہمراہ تھے یہ واقعہ ۳۶ھ میں ہوا ۱۲ منہ [3] ہر فریق یہ سمجھتا تھا کہ وہ برحق ہے اور دوسرا فریق ناحق پر، تو جو حق پر مارا گیا وہ مظلوم ہوا اور جو ناحق پر وہ ظالم ٹھہرا بعضوں نے کہا ہر شخص اپنے خیال میں مظلوم تھا اور اپنے دشمن کے خیال میں ظالم ہوا یہ تھا کہ حضرت عثمان رض کے قاتل حضرت علی رض کے لشکر میں شریک ہو گئے تھے حضرت عائشہ رض اور ان کے ساتھ والے یہ چاہتے تھے یہ قاتل حوالے کر دیئے جائیں تاکہ ان کو قتل کی سزا دی جائے۔ حضرت علی رض یہ فرماتے تھے کہ جب تک اچھی طرح دریافت اور تحقیق نہ ہو لے میں یونہی تمہارے نام لینے پر لوگوں کو کیونکر حوالے کر دوں تم ان کا ناحق خون کرو۔ یہی جھگڑا تھا جو سمجھانے سے طے نہ ہوا۔ دونوں طرف والوں کو جوش تھا آخر نوبت شمشیر زنی تک پہنچی۔ باقی خلافت کی کوئی تکرار نہ تھی۔ حضرت عائشہ رض کے ساتھ جو صحابہ تھے وہ سب حضرت علی رض کی خلافت تسلیم کر چکے تھے بلکہ ان سے بیعت کر چکے تھے ۱۲ منہ

لِبَنِيهِ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ثُلُثُ الثُّلُثِ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ قَالَ هِشَامٌ وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللهِ قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ خُبَيْبٍ وَعَبَّادٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ وَيَقُولُ يَا بُنَيَّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ قَالَ فَوَاللهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ يَا أَبَتِ مَنْ مَوْلَاكَ قَالَ اللهُ قَالَ فَوَاللهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ فَيَقْضِيهِ فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا أَرَضِينَ مِنْهَا الْغَابَةُ وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَدَارًا بِالْكُوفَةِ وَدَارًا بِمِصْرَ قَالَ وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ

ادا کر دینا انہوں نے تہائی مال کی وصیت کی اور تہائی کی تہائی عبداللہ کے بیٹوں زبیر کے پوتوں کو دلادی (چونکہ عبداللہ کثیر الاولاد تھے)[1] لہٰذا حضرت زبیر نے فرمایا ادائیگی قرض کے بعد جو بچے اس کی تہائی اپنی اولاد کو دینا (گویا تہائی کی تہائی خرچ کرنا)

ہشام راوی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن زبیر کے بعض بیٹے زبیر کے بیٹوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد زبیر کے انتقال کے وقت سب نو بیٹے نو بیٹیاں تھیں عبداللہ بن زبیر نے کہا زبیر مجھے اپنے قرض کے ادا کرنے کی وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے بیٹا اگر تو قرض ادا کرنے سے عاجز ہو جائے تو میرے مولیٰ کی مدد چاہنا عبداللہ کہتے ہیں میں نہ سمجھا تو میں نے پوچھا اباجی آپ کا مولیٰ کون ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ جل شانہ وعم نوالہ۔ عبداللہ کہتے ہیں خدا کی قسم میں جب زبیر کا قرض ادا کرنے میں کسی مشکل میں پھنس گیا تو میں نے یوں ہی دعا کی اے زبیر کے مولیٰ اس کا قرض ادا کر دے۔ اللہ نے ادا کرا دیا پھر ایسا ہی ہوا حضرت زبیر اس دن شہید کئے گئے[2] اور نقد دینار درہم نہ چھوڑا تھا۔ البتہ زمینیں چھوڑیں ایک زمین غابہ کی تھی۔ گیارہ مکانات مدینہ میں دو گھر بصرہ میں ایک گھر کوفہ میں ایک گھر مصر میں تھا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت زبیرؓ پر جو قرض تھا وہ اس وجہ سے تھا کہ ان کے پاس کوئی شخص اپنا مال امانت رکھتا تو وہ کہتے امانت نہیں اسے قرض سمجھ کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں تیرا مال تلف ہو جائے (تو قرض کی صورت میں اسکا تاوان میں دوں گا) امانت میں تجھے کچھ نہ ملے گا[3] حضرت زبیر نے زندگی بھر حکومت قبول نہیں کی نہ زکوٰۃ کا محصل بننا پسند فرمایا نہ کچھ اور البتہ جنگ میں حضورؐ کے ساتھ رہتے یا حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ

[1] بیٹوں کے نام یہ تھے۔ عبداللہ، عروہ، منذر، عمرو، خالد، مصعب، حمزہ، عبیدہ، جعفر۔ پہلے تین بیٹے اسماء بنت ابی بکرؓ کے بطن سے تھے باقی اور بی بیوں کے بطنوں سے بیٹیوں کے نام یہ تھے خدیجہ ام الحسن عائشہ، حفصہ، زینب، حبیبہ، سودہ، ہند، رملہ۔ پہلی تین بیٹیاں اسماء بنت ابی بکرؓ کے بطن سے باقی اور بی بیوں کے بطن سے تھیں ۱۲ منہ [2] جب لڑائی شروع ہوئی تو حضرت علیؓ نے زبیرؓ کو بلا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد دلائی کہ زبیر ایک دن ایسا ہو گا تم علیؓ سے لڑو گے اور تم ظالم ہو گے۔ حضرت زبیر یہ حدیث سنتے ہی میدان جنگ سے لوٹ گئے رستے میں ایک مقام پر سو گئے عمرو بن جرموز مردود نے وادی السباع میں سوتے میں ان کو قتل کیا اور ان کا سر حضرت علی پاس لایا۔ حضرت علیؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے زبیر کا قاتل جہنمی ہے ۱۲ منہ [3] یہ ان کی کمال خیر خواہی تھی مسلمانوں کے ساتھ امانت کا مال اگر امین پاس تلف ہو جائے تو اس پر ضمان نہیں ہے ۱۲ منہ

فَكَتَمَهُ فَقَالَ مِائَةُ أَلْفٍ فَقَالَ حَكِيمٌ وَاللّٰهِ مَا أَرَى
أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَفَرَأَيْتَكَ
إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ قَالَ مَا أُرَاكُمْ
تُطِيقُونَ هٰذَا فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي
قَالَ وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ
أَلْفٍ فَبَاعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ
ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ فَلْيُوَافِنَا
بِالْغَابَةِ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ
أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا
لَكُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا
فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا قَالَ
قَالَ فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَكَ مِنْ
هٰهُنَا إِلَى هٰهُنَا قَالَ فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ
فَأَوْفَاهُ وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ فَقَدِمَ
عَلَى مُعٰوِيَةَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَالْمُنْذِرُ بْنُ
الزُّبَيْرِ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ لَهُ مُعٰوِيَةُ كَمْ قُوِّمَتِ
الْغَابَةُ قَالَ كُلُّ سَهْمٍ مِائَةُ أَلْفٍ قَالَ كَمْ بَقِيَ قَالَ
أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَدْ
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَدْ
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ قَدْ
أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ فَقَالَ مُعٰوِيَةُ كَمْ بَقِيَ فَقَالَ
سَهْمٌ وَنِصْفٌ فَقَالَ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ
قَالَ وَبَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعٰوِيَةَ
بِسِتِّمِائَةِ أَلْفٍ فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ
قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ

رہتے حضرت عبداللہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے انکا قرض شمار کیا تو
بائیس لاکھ نکلا پھر حکیم بن حزام عبداللہ بن زبیر سے ملے پوچھا میرے
بھائی زبیرؓ پر کتنا قرض نکلا؟ عبداللہ نے چھپایا اور کہا ایک لاکھ (کسی
مصلحت سے اظہار مناسب نہ سمجھا) حکیم نے کہا میرے خیال میں
اس رقم کی ادائیگی مشکل ہے۔ عبداللہ نے کہا اگر بائیس لاکھ کا قرض ہو
تو؟ حکیم نے کہا میں نہیں سمجھتا تم یہ قرض ادا کر سکو گے اگر تم سے ادا نہ
ہوسکے تو مجھ سے مدد لینا عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت زبیر نے غابہ کی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں لی تھی
عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں بیچا اور کھڑے ہو کر کہا جن جن لوگوں کا قرض حضرت زبیر سے
ہو وہ غابہ میں آکر ہم سے ملے عبداللہ بن جعفر وہاں آئے ان کے چار لاکھ زبیر پر قرض
تھے انہوں نے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں یہ قرض معاف کر دیتا
ہوں (عبداللہ بن جعفر بہت سخی تھے) عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا ہم معاف کرانا نہیں چاہتے
عبداللہ بن جعفر نے کہا اچھا اگر چاہو تو میں مہلت دیتا ہوں عبداللہ بن زبیر نے کہا
میں یہ بھی نہیں چاہتا تب عبداللہ بن جعفر نے کہا غابہ کی کچھ زمین (میرے قرض
کے عوض) مجھے دے دو۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا اچھا اتنی زمین یہاں سے وہاں
تک لے لو بہر حال عبداللہ بن زبیر نے غابہ کی زمین اور وہاں کے گھر سب فروخت
کیئے اور پورا قرض ادا کر دیا ساڑھے چار حصے غابہ کی زمین کے بچے رہے اس وقت
عبداللہ بن زبیرؓ حضرت معاویہ کے پاس گئے انکے پاس عمرو بن عثمان منذر بن زبیر عبداللہ
بن زمعہ بیٹھے تھے معاویہ نے پوچھا غابہ کی کیا قیمت ملی؟ عبداللہ بن زبیر نے کہا
ہر حصے کے عوض ایک لاکھ، انہوں نے پوچھا اب کتنے حصے باقی ہیں؟ عبداللہ نے
جواب دیا ساڑھے چار حصے منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک حصہ لاکھ روپے میں میں لیتا ہوں
عمرو بن عثمان نے کہا ایک حصہ میں لیتا ہوں لاکھ میں عبداللہ بن زمعہ نے کہا ایک حصہ لاکھ کے
عوض میں لیتا ہوں حضرت معاویہ نے کہا اب کیا باقی رہا؟ عبداللہ بن زبیر نے کہا ڈیڑھ
حصہ رہ گیا معاویہؓ نے کہا ڈیڑھ لاکھ کے عوض وہ میں خریدتا ہوں عبداللہ بن جعفر نے
جو حصہ لیا تھا وہ حضرت معاویہ کے ہاتھ چھ لاکھ میں بیچا غرضیکہ عبداللہ بن زبیرؓ نے
جب والد کا قرض ادا کر چکے تو اب زبیرؓ کے بیٹے (دوسرے) کہنے لگے ہمارا ترکہ تقسیم

لَا اُقَسِّمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى اُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ اَرْبَعَ سِنِيْنَ اَلَا مَنْ كَانَ لَهٗ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهٖ قَالَ فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِيْ بِالْمَوْسِمِ فَلَمَّا مَضٰى اَرْبَعُ سِنِيْنَ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ وَّرَفَعَ الثُّلُثَ فَاَصَابَ كُلَّ امْرَاَةٍ اَلْفُ اَلْفٍ وَّمِائَتَا اَلْفٍ فَجَمِيْعُ مَالِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ اَلْفٍ وَّمِائَتَا اَلْفٍ۔

کیجیے عبد اللہ بن زبیرؓ نے کہا قسم خدا کی جب تک حج کے چار موسم یعنی چار سال نہ گذر جائیں اور میں ہر سال حج کے موقع پر یہ منادی نہ کرلوں کہ حضرت زبیر پر جسکا قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم ابھی ادا کرتے ہیں اس وقت تک ترکہ تقسیم نہیں ہو سکتا چنانچہ عبد اللہ بن زبیرؓ ہر سال ایسے ہی منادی کرتے رہے جب چار برس گذر گئے اور کوئی قرضخواہ نہ آیا تو عبد اللہؓ نے ترکہ تقسیم کردیا حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں باوجودیکہ (وصیت کا) تیسرا حصہ نکالا گیا پھر بھی ہر بیوی کو بارہ بارہ لاکھ دیئے اور کل جائیداد حضرت زبیر کی پانچ کروڑ دو لاکھ ہوئی لہ

بَابٌ ۱۹۵۹ اِذَا بَعَثَ الْاِمَامُ رَسُوْلًا فِيْ حَاجَةٍ اَوْ اَمَرَهٗ بِالْمُقَامِ هَلْ يُسْهَمُ لَهٗ

باب اگر امام کسی شخص کو سفارت پر بھیجے یا اپنے شہر میں ٹھیرے رہنے کا حکم دے کیا اسے بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جائے گا یا نہیں ؟

۲۹۱۰ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ مَوْهَبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمٰنُ عَنْ بَدْرٍ فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيْضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّسَهْمَهٗ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابو عوانہ از عثمان بن موہب) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان جنگ بدر میں شریک نہ تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور وہ بیمار تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجہاد کو روانہ ہوتے وقت) ان سے فرمایا تھا تمہیں اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا جنگ بدر میں شامل ہونے والے کو ملیگا، اور اتنا ہی مال غنیمت میں حصہ بھی ملے گا لہ

بَابٌ ۱۹۶۰ وَمِنَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخُمُسَ لِنَوَائِبِ الْمُسْلِمِيْنَ

مَا سَاَلَ هَوَازِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَضَاعِهٖ فِيْهِمْ فَتَحَلَّلَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعِدُ النَّاسَ اَنْ يُّعْطِيَهُمْ مِّنَ الْفَيْءِ وَ

باب اس بات کی دلیل کہ خمس مسلمانوں کی ضروریات کیلئے ہے۔

ایک واقعہ ہے کہ ہوازن کی قوم نے اپنے رضاعی رشتے کی وجہ سے جو انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تھا آپ سے درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کیئے جائیں آپ نے لوگوں سے معاف کرایا (یعنی لوگوں سے کہا ان کا حق چھوڑ دو) اور یہ بھی

لہ بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے کہ ہر بی بی کو ۱۲ لاکھ ملے کیونکہ اس صورت میں آٹھواں حصہ ۔۔۔۔۔ ۴۸۰ ہوگا اور وصیت اور قرض کو ملا کر کل جائیداد کی مقدار پانچ کروڑ ۹ لاکھ ہوتی ہے تو صحیح یہ ہے کہ ہر بی بی کو دس دس لاکھ ملے اس صورت میں حساب برابر آجاتا ہے بعضوں نے کہا ۱۲ لاکھ صحیح ہیں اور ۹۶ لاکھ جو بڑھ گئے وہ اس جائیداد کے منافع اور آمدنی کے باب سمجھے کیونکہ کئی سال تک تقسیم میں دیر ہوئی ۱۲ منہ لہ امام ابو حنیفہؒ نے اسی حدیث کے موافق حکم دیا ہے کہ جو شخص امام کے حکم سے کہیں گیا ہو یا ٹھہر گیا ہو اس کا بھی حصہ مال غنیمت میں لگایا جائے اور شافعی اور مالک اور امام احمد اس کے خلاف کہتے ہیں وہ کہتے ہیں غنیمت کے مال میں وہی لوگ حصہ پائیں گے جو جنگ میں حاضر ہوں اور اس حدیث کے باب میں یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم خاص تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ۱۲ منہ لہ وہ ناطہ یہ تھا کہ حلیمہ سعدیہ آپ کی انا ہوازن کی قوم میں سے تھیں اور گو امام بخاری نے جو یہ قصہ نقل کیا اس میں رضاعت کا ذکر نہیں ہے مگر ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا کہ ہوازن کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں عرض کیا آپ ان عورتوں پر احسان کیجئے جن کا دودھ آپ نے پیا ہے ۱۲ منہ

الْأَنْفَالِ مِنَ الْخُمُسِ وَمَا أَعْطَى الْأَنْصَارَ وَمَا أَعْطَى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ تَمْرَ خَيْبَرَ۔

دلیل ہے کہ آپؐ لوگوں کو اس مال میں سے دینے کا وعدہ فرماتے جو بغیر کسی جنگ کے حاصل ہوا تھا اور خمس میں سے انعام دینے کا بھی وعدہ فرماتے نیز یہ بھی دلیل ہے کہ آپؐ نے خمس میں سے انصار کو عطا فرمایا اور حضرت جابرؓ کو خیبر کی کھجور دی۔

۲۹۱۱- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَ آخِرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا إِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُونَا تَائِبِينَ وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ

(از سعید بن عفیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ جب ہوازن کے بھیجے ہوئے لوگ مسلمان ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے یہ درخواست کی کہ ان کے مال اور قیدی واپس کیے جائیں تو آپؐ نے ان سے فرمایا مجھے زیادہ پسندیدہ وہ بات ہے جو بالکل سچی ہو تم دو باتوں میں سے ایک بات اختیار کر لو یا قیدی واپس لو یا مال واپس لے لو میں ہوازن والوں کا انتظار کر رہا تھا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ راتوں تک انتظار فرماتے رہے (کہ آپؐ انکے مسلمان ہو کر آنے کے منتظر رہے) جب آپؐ طائف سے واپس آئے انہیں واضح طور پر معلوم ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں چیزیں اکٹھی واپس نہیں کریں گے تو (مجبوراً) کہنے لگے ہمارے قیدی واپس کر دیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ کماحقہ ثناء الٰہی کے بعد فرمایا امابعد: تمہارے بھائی (ہوازن کے لوگ) توبہ کر کے ہمارے پاس آئے ہیں میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ان کے قیدی انہیں واپس دوں جو شخص خوشی سے چاہے وہ ایسا کرے جو شخص اپنا حصہ برقرار رکھنا چاہتا ہو وہ بیشک حصہ برقرار رکھے واقعی جب سب سے پہلے ہمیں اللہ تعالےٰ مال غنیمت عطا فرمائیں گے ہم اس شخص کو اس کا حصہ

ل یعنی نفل جس کی جمع انفال ہے وہ یہ ہے کہ امام کسی غازی سے کوئی نمایاں خدمت ظاہر ہونے پر حصہ سے زیادہ کچھ وعدہ کرلے یا دلا دے ۱۲ منہ ۵۲ مروان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہ تو آپ کی صحبت اٹھائی ہے اس کے اعمال بہت خراب تھے اور اسی وجہ سے لوگوں نے امام بخاری پر طعن کیا ہے کہ مروان سے روایت کرتے ہیں حالانکہ امام بخاری تنہا اکیلے مروان سے روایت نہیں کی بلکہ مسور بن مخرمہ کے ساتھ جو صحابی ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعضا مجا شخص حدیث کی روایت میں سچا اور با احتیاط ہوتا ہے تو محدثین اس سے روایت کرتے ہیں اور بعضا شخص بہت نیک اور صالح ہوتا ہے لیکن وہ عبادت یا دوسرے کسی علم میں مصروف رہنے کی وجہ سے حدیث کے الفاظ اور سند کا خوب خیال نہیں رکھتا تو محدثین اس سے روایت نہیں کرتے یا اس کی روایت کو ضعیف جانتے ہیں امام ابو حنیفہ رح اور امام شافعی اور امام محمد اور ابو یوسف سب کے سب فقیہ تھے لیکن امام بخاری ان سے روایت نہیں کرتے کیونکہ حدیث کے ضبط اور اتقان میں یہ لوگ قاصر تھے اور دلائل فقہی مسائل کے استخراج اور استنباط میں مصروف رہتے تھے البتہ مجتہدین میں سے امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور عبداللہ بن مبارک اور سفیان ثوری اور اوزاعی اور اسحاق بن راہویہ ایسے کامل گذرے ہیں کہ فقیہ بھی تھے اور محدث بھی جزاہم اللہ خیر الجزاء ان سب میں افضل اور اعلیٰ اور اعلم بالحدیث امام احمد بن حنبل تھے جن کے اکثر اصول اور فروع میں ہم لوگ پیرو ہیں اور وہ پیشوا تھے اہل سنت والجماعت کے اللہ ہم کو ان کے تابعداروں میں حشر کرے آمین۔ منہ

أَحَبَّ أَنْ يُطَيِّبَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ
يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ
اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ
مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ
أَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ
رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوهُ
أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا فَأَذِنُوا فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ
سَبْيِ هَوَازِنَ۔

۲۹۱۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَيُّوبُ
وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيُّ وَأَنَا لِحَدِيثِ
الْقَاسِمِ أَحْفَظُ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسٰى
فَأُتِيَ ذِكْرُ دَجَاجَةٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ
أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ لِلطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي
رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ لَا آكُلُ فَقَالَ
هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكُمْ عَنْ ذٰلِكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ
فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ
وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ
فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا
بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا
لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا إِنَّا سَأَلْنَاكَ

ادا کر دیں گے لوگوں نے عرض کیا ہم خوشی سے راضی ہیں، آپ انہیں
ان کے قیدی واپس کر دیجئے آپ نے فرمایا مجھے کیسے معلوم ہو کہ
تم میں کون اس بات پر راضی ہے کون راضی نہیں (مسلمانوں کی تعداد زیادہ
تھی) لہذا یوں کرو تم اپنے اپنے نقیبوں سے اپنی اپنی مرضی اور رائے
بیان کر کے انہیں ہمارے پاس بھیجو لوگ واپس ہوئے نقیب اپنے
اپنے قبیلے کے لوگوں سے گفتگو کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے
پاس آئے انہوں نے عرض کیا کہ لوگ برضا و رغبت قیدی واپس
کرنے پر تیار ہیں اور اجازت دیتے ہیں۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق ہمیں
یہی واقعہ پہنچا ہے۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از حماد) ابوایوب کہتے ہیں کہ مجھ
سے ابوقلابہ وہ اور قاسم بن عاصم کلیبی دونوں نے جدا جدا بیان
کیا اور مجھے قاسم بن عاصم کی روایت ابوقلابہ کی روایت سے زیادہ
یاد ہے۔ قاسم اور ابوقلابہ دونوں نے زہدم سے روایت کیا
زہدم فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں مرغی
کا ذکر آیا۔ وہاں تیم اللہ کا ایک شخص سرخ رنگ بھی حاضر تھا جو بظاہر غلام
معلوم ہوتا تھا حضرت ابوموسیٰ نے اسے بھی کھانے پر بلایا وہ کہنے لگا میں
نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا لہذا مجھے نفرت پیدا ہو گئی میں نے قسم
کھائی ہے کہ مرغی نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰ نے کہا ادھر آؤ[1] میں
تم سے حدیث بیان کرتا ہوں، میں چند اشعری لوگوں کے ساتھ حضور
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، میں آپ سے (غزوہ تبوک میں جانے اور
سامان لادنے کو) سواری طلب کرتا تھا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں
تمہیں سواری نہیں دوں گا میرے پاس سواری کہاں ہے پھر اتفاق
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ

لہ ۔ باہر آنے کا اور قسم کے خلاف کرنے کا طریق سکھاتا ہوں ۱۲ منہ

أَنْ تَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا أَفَنَسِيتَ قَالَ لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

آگئے آپ نے پوچھا اشعری لوگ کہاں چلے گئے؟ ہم حاضر خدمت ہوئے آپ نے عمدہ موٹے تازے سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمیں عنایت فرمائے جب ہم اونٹ لے کر چلے تو ہم نے (آپس میں) کہا اس کام میں ہمیں برکت اور بھلائی نہیں ہم واپس آنحضرتؐ کی خدمت میں آئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپکے پاس پہلی بار آئے سواری کی درخواست کی تو آپ نے قسم کھائی تھی میں سواری نہیں دیتا شاید آپ بھول گئے آپ نے فرمایا میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سواری دی ہے لیکن قسم نہیں توڑی بخدا اگر میں خدا چاہے کسی بات کی قسم کھاؤں اور پھر اسکے خلاف کرنا بہتر نظر آئے تو وہی بہتر کام کر گزروں گا اور قسم کا کفارہ ادا کر دوں گا[۲]

۲۹۱۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً فِيهَا عَبْدُ اللّٰهِ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا فَكَانَتْ سِهَامُهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فوج نجد کی طرف بھیجی اس میں عبداللہ بن عمر بھی تھے وہاں بہت سے اونٹ مال غنیمت میں ملے ہر ایک کے حصے میں بارہ بارہ اونٹ آئے یا گیارہ گیارہ اور ایک ایک اونٹ مزید انعام میں ملا[۳]

۲۹۱۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قِسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سالم بن عمر از ابن عمرؓ) وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض فوجوں میں جن کو روانہ فرماتے بعض کے خاص لوگوں کو عام لشکر کے حصوں کے علاوہ کچھ زیادہ انعام دلاتے۔

۲۹۱۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمْ أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ فِي بِضْعٍ وَإِمَّا قَالَ فِي

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبداللہ از ابو بردہ) از ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم یمن میں تھے جب ہمیں یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکہ سے) روانہ ہو گئے ہیں ہم بھی ہجرت کرنے کی نیت سے آپ کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے میں تھا اور میرے دو بھائی تھے میں سب میں چھوٹا تھا میرے بھائیوں کا نام ابو بردہ اور ابو رہم تھے، راوی کو شک ہے

---

[۱] ابو موسیٰ اور ان کے ساتھیوں نے یہ خیال کیا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ قسم یاد نہ رہی ہو کہ میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور ہم نے آپ کو یاد نہیں دلایا گویا فریب سے ہم اونٹ لے آئے ایسے کام میں بھلائی کیونکر ہو سکتی ہے ۱۲ منہ [۲] ابو موسیٰ کا یہ مطلب تھا کہ تو نے بھی جو قسم کھا لی ہے کہ مرغی نہ کھاؤں گا یہ قسم اچھی نہیں ہے مرغی حلال جانور ہے فراغت سے کھا اور قسم کا کفارہ دے دے ۱۲ منہ [۳] اور ظاہر ہے کہ لشکر کے سردار نے یہ انعام خمس میں سے دیا ہوگا گو یا فعل لشکر کے سردار کا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا آپ نے سنا ہوگا اور اس پر سکوت فرمایا تو حجت ہوا ۱۲ منہ۔ اس باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اشعریوں کو اپنے حصے میں سے یعنی خمس میں سے یہ اونٹ دیئے ۱۲ منہ

ثَلٰثَۃٍ وَّخَمْسِیْنَ اَوْ اثْنَیْنِ وَخَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِیْ فَرَکِبْنَا سَفِیْنَۃً فَاَلْقَتْنَا سَفِیْنَتُنَا اِلَی النَّجَاشِیِّ بِالْحَبَشَۃِ وَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَّاَصْحَابَہٗ عِنْدَہٗ فَقَالَ جَعْفَرٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا ھٰھُنَا وَاَمَرَنَا بِالْاِقَامَۃِ فَاَقِیْمُوْا مَعَنَا فَاَقَمْنَا مَعَہٗ حَتّٰی قَدِمْنَا جَمِیْعًا فَوَافَقْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْھَمَ لَنَا اَوْ قَالَ فَاَعْطَانَا مِنْھَا وَمَا قَسَمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْھَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَھِدَ مَعَہٗ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَّاَصْحَابِہٖ قَسَمَ لَھُمْ مَعَھُمْ۔

کہ ابوموسیٰؓ نے یوں کہا چند آدمی اور تھے اور یوں کہا ترپن یا باون آدمی اور تھے بہرکیف ہم سب ایک کشتی میں سوار ہوئے اتفاقاً ہماری کشتی حبشہ کے ملک میں نجاشی بادشاہ کے پاس پہنچی وہاں ہمیں حضرت جعفر بن ابی طالب اور ان کے رفقاء ملے جعفر نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہاں بھیج دیا ہے اور فرمایا ہے یہیں ٹھہرے رہو تم لوگ بھی ہمارے ساتھ رہو ہم ان کے ساتھ رہے پھر ہم سب ملکر (مدینہ کی طرف) روانہ ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسوقت پہنچے جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے آپ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے ہمیں بھی حصّہ دلوایا اور کسی ایسے شخص کو نہیں دلوایا جو جنگ خیبر میں حاضر نہ تھا صرف ان لوگوں کو دیا جو جنگ میں موجود تھے ہمیں جو کشتی میں سوار تھے نیز جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کو حصّہ دیا[1]

۲۹۱۶ - حَدَّثَنَا عَلِیٌّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قَدْ جَآءَنِیْ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَقَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَلَمْ یَجِیْءْ حَتّٰی قُبِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَآءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ اَمَرَ اَبُوْبَکْرٍ مُّنَادِیًا فَنَادٰی مَنْ کَانَ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَیْنٌ اَوْ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنَا فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ کَذَا وَکَذَا فَحَثَالِیْ ثَلٰثًا وَّجَعَلَ سُفْیَانُ یَحْثُوْ بِکَفَّیْہِ جَمِیْعًا ثُمَّ قَالَ لَنَا ھٰکَذَا قَالَ لَنَا ابْنُ الْمُنْکَدِرِ وَقَالَ مَرَّۃً فَاَتَیْتُ اَبَا بَکْرٍ فَسَاَلْتُ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ فَلَمْ یُعْطِنِیْ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از محمد بن منکدر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے) فرمایا جب بحرین سے روپیہ آئے گا تو میں تجھے اتنا اتنا، اتنا تین بار لپ بھر کر) فرمایا۔ وہ روپیہ نہ آیا اور آپ کا وصال ہو گیا جب (ابوبکرؓ کی خلافت میں) بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم دیا منادی نے یہ منادی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی سے وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تب میں نے جاکر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اتنا اتنا روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابوبکر نے مجھے تین لپ بھر کر روپیہ دیا۔ علی بن مدینی نے کہا سفیان جو اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے دونوں لپ سے بتایا پھر ہم سے یوں کہنے لگے ابن منکدر نے ہم سے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ایک مرتبہ سفیان نے یوں کہا، کہ جابر نے کہا میں ابوبکر صدیق کے پاس آیا ان سے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے

[1] ظاہر ہے کہ یہ حصہ آپ نے مال غنیمت میں سے دلوایا خمس میں سے پھر باب کی مناسبت کیونکر ہو گی مگر جب امام کو مال غنیمت میں جو دوسرے مجاہدین کا حق ہے ایسا تصرف کرنا جائز ہوا تو خمس میں بطریق اولیٰ جائز ہو گا جو خاص امام کے سپرد کیا جاتا ہے پس باب کا مطلب حاصل ہو گیا ۱۲ منہ

الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي ثُمَّ سَأَلْتُكَ فَلَمْ تُعْطِنِي فَإِمَّا أَنْ تُعْطِيَنِي وَإِمَّا أَنْ تَبْخَلَ عَنِّي قَالَ قُلْتَ تَبْخَلُ عَلَيَّ مَا مَنَعْتُكَ مِنْ مَرَّةٍ إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُعْطِيَكَ قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ فَحَثَا لِي حَثْيَةً وَقَالَ عُدَّهَا فَوَجَدْتُهَا خَمْسَ مِائَةٍ فَقَالَ فَخُذْ مِثْلَهَا مَرَّتَيْنِ وَقَالَ يَعْنِي ابْنَ الْمُنْكَدِرِ وَأَيُّ دَاءٍ أَدْوَأُ مِنَ الْبُخْلِ۔

کا روپیہ مانگا انہوں نے نہ دیا، پھر مانگا پھر نہ دیا پھر میں تیسری بار انکی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ایک بار آپ سے مانگا آپ نے نہ دیا دوسری بار مانگا آپ نے نہ دیا اور پھر تیسری بار مانگا آپ نے نہ دیا۔ یا تو آپ دیجئے یا فرما دیجئے کہ آپ بخیلی کرتے ہیں۔

حضرت ابوبکر نے جواب دیا تو کہہ رہا ہے کہ میں بخیلی کرتا ہوں میں نے جو تجھے پہلی ہی بار نہیں دیا میری نیت دینے کی تھی۔[1]

سفیان نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا بحوالہ محمد بن علی کہ حضرت جابر نے فرمایا حضرت ابوبکر نے مٹھی بھر کر روپے مجھے دیئے اور فرمایا گن لے میں نے گنے تو پانچ سو تھے انہوں نے فرمایا پانچ پانچ سو اور لے۔ ابن منکدر کی روایت میں یوں ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے کہا بخیلی سے بدتر کون سی بیماری ہے؟

۲۹۱۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجِعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اعْدِلْ فَقَالَ لَهُ شَقِيتَ إِنْ لَمْ أَعْدِلْ۔

(از مسلم بن ابراہیم از قرہ بن خالد از عمرو بن دینار) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے آپؐ سے کہا، انصاف کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو بدنصیب[2] ہوا (یا میں نے زیادتی کی معاذ اللہ)۔

باب ۱۹۶۱ مَا مَنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأُسَارَى مِنْ غَيْرِ أَنْ يُخَمِّسَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان فرماتے ہوئے قیدیوں کو رہا کر دیا اور خمس بھی معاف کر دیا۔[3]

۲۹۱۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

(از اسحاق بن منصور از عبدالرزاق از معمر از زہری از محمد بن جبیر) جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدر کے قیدی آئے تو آپ نے فرمایا کہ مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور

---

۱ حضرت ابوبکرؓ کا پہلی بار میں نہ دینا کسی مصلحت سے تھا تاکہ جابرؓ کو معلوم ہو جائے کہ اس کا دینا کچھ ان پر بطور قرض لازم نہیں بلکہ بطور احسان کے دینا ہے ۱۲ منہ ۲ شَقِيتَ کا لفظ دونوں طرح منقول ہے یعنی بصیغہ حاضر اور بصیغہ متکلم۔ پہلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں غیر عادل ہوں تو پھر تو تو بدنصیب ہوا کیونکہ تو میرا تابع ہے جب مرشد متبوع عادل نہ ہو تو مرید کا کیا ٹھکانا اور یہ حدیث آئندہ پورے طور سے مذکور ہوگی۔ باب کی مناسبت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے اپنی رائے کے مطابق کسی کو کم کسی کو زیادہ دیا ہوگا جب تو ذوالخویصرہ نے اعتراض کیا کیونکہ باقی چار حصے تو برابر برابر سب مجاہدین میں تقسیم ہوتے ہیں ۱۲ منہ ۳ باب کا مطلب یہ ہے کہ غنیمت کا مال امام کے اختیار میں ہے اگر چاہے تو تقسیم کرنے سے پہلے وہ کافروں کو پھیر دے یا ان کے قیدی مفت آزاد کر دے اور اس سے حنفیہ اور مالکیہ کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ غنیمت کا مال تقسیم کے بعد مجاہدین کی ملک ہوتا ہے امام شافعیؒ نے کہا کہ لوٹتے ہی ان کی ملک ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

سَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ لَوْ كَانَ مُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هَؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ۔

سفارش کرتا تو میں انہیں اسکی سفارش پر چھوڑ دیتا اس شخص کا آنحضرت پر کچھ احسان تھا۔ اگرچہ وہ غلام تھا اور جنگ بدر سے پہلے مرگیا تھا)

بَابٌ ۱۹۶۲ وَمِنَ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْخُمُسَ لِلْإِمَامِ وَأَنَّهُ يُعْطِي بَعْضَ قَرَابَتِهِ دُونَ بَعْضٍ مَا قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي الْمُطَّلِبِ بَنِي هَاشِمٍ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَعُمَّهُمْ بِذَلِكَ وَلَمْ يَخُصَّ قَرِيبًا دُونَ مَنْ أَحْوَجَ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَ الَّذِي أَعْطَى لِمَا يَشْكُو إِلَيْهِ مِنَ الْحَاجَةِ وَلِمَا مَسَّتْهُمْ فِي جَنْبِهِ مِنْ قَوْمِهِمْ وَحُلَفَائِهِمْ۔

باب امام کو اس بات کا اختیار ہے کہ وہ جس رشتہ دار کو چاہے خمس میں سے دے چاہے نہ دے

اس کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے خمس میں سے بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا اور دوسرے قریش کے خاندانوں کو نہ دیا، حضرت عمر بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ آنحضرت نے عمومیت کے ساتھ سب قریش کے لوگوں کو نہیں دیا نہ کسی قریبی رشتہ کو خصوصیت کے ساتھ محتاج سے پہلے دیا (خواہ وہ محتاج یا ضرورت مند دور کا رشتہ دار تھا مگر اسے دیا) اصل بات یہ ہے کہ آپؐ نے جن لوگوں کو دیا، وہ یہی دیکھ کر دیا کہ وہ آپؐ سے محتاجی کا شکوہ کرتے تھے نیز یہ بھی دیکھ کر کہ حضورؐ کی حمایت اسلامی اور طرفداری میں انہیں اپنی قوم والوں اور ان کے حلیفوں یعنی ہم قسموں سے نقصان پہنچا

۲۹۱۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا وَنَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَنُو الْمُطَّلِبِ وَبَنُو هَاشِمٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَزَادَ قَالَ جُبَيْرٌ وَلَمْ يَقْسِمِ

(از عبد اللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابن مسیب) جبیر بن مطعم فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمانؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے بنی مطلب کو دلایا ہمیں چھوڑ دیا حالانکہ ہمیں آپ سے وہی رشتہ ہے جو بنی مطلب کو آپؐ سے ہے آپ نے فرمایا ہاں یہ صحیح ہے مگر بنی مطلب اور بنی ہاشم ہمیشہ ایک رہے ہیں (کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے)

لیث کہتے ہیں مجھ سے یونس نے بیان کیا کہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جبیرؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد الشمس

۱؎ یہ مطعم بن عدی ایک شخص تھا جو بدر کی جنگ سے پہلے کفر کی حالت میں مرگیا تھا اس نے کوشش کرکے قریش کی اس کتاب کو توڑوایا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نہ بیاہ شادی کریں گے نہ خرید و فروخت بعضوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لوٹے تھے تو اسی کی پناہ میں یعنی اس کا کچھ احسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو عمر بن شیبہ نے اخبار مدینہ میں وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ یہ عبارت ذرا اغلق ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قرابت کو باعث ترجیح نہیں سمجھا بلکہ قرابت بعید رکھنے والا اگر زیادہ محتاج تھا تو اس کو دیا اور قرابت قریب رکھنے والے کو جو اتنا محتاج نہ تھا نہ دیا گو آپ نے جن لوگوں کو دیا وہ دو باتیں دیکھ کر ایک یہ کہ وہ محتاجی کی شکایت آپ سے کرتے ہیں یا نہیں۔ دوسرے ان کے نقصان اور ضرر پر نظر ڈال کر جو اسلام کی وجہ سے کافروں اور ان کے ہم عہدوں کے ہاتھ سے ان کو پہنچا یعنی جس کا کافروں نے بہت نقصان کیا تھا اس کو زیادہ دیا جس کا کم نقصان ہوا تھا اس کو کم دیا ۱۲ منہ ۴؎ حضرت عثمان تو عبد شمس اور جبیر نوفل کی اولاد میں تھے اور عبد شمس اور نوفل اور ہاشم اور عبد المطلب یہ چاروں عبد مناف کے بیٹے تھے ۱۲ منہ ۵؎ وہ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے باقی بنی عبد شمس اور

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَّلَا لِبَنِي نَوْفَلٍ وَّقَالَ ابْنُ إِسْحٰقَ عَبْدُ شَمْسٍ وَّهَاشِمٌ وَّالْمُطَّلِبُ إِخْوَةٌ لِّأُمٍّ وَّأُمُّهُمْ عَاتِكَةُ بِنْتُ مُرَّةَ وَّكَانَ نَوْفَلُ أَخَاهُمْ لِأَبِيهِمْ۔

اور بنی نوفل کو کچھ نہیں دلایا۔

ابن اسحاق[1] کہتے ہیں کہ عبد الشمس اور ہاشم اور مطلب حقیقی بھائی تھے ان کی ماں عاتکہ بن مرہ تھی اور نوفل ان کے باپ کی طرف سے بھائی تھا (ماں دوسری تھی)

بَابٌ ۱۹۶۳ مَنْ لَّمْ يُخَمِّسِ الْأَسْلَابَ وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهٗ سَلَبُهٗ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّخَمَّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ۔

باب مقتول کے بدن پر جو سامان ہو (کپڑے ہتھیار وغیرہ) وہ تقسیم میں شریک نہ ہوگا، نہ اس میں سے خمس لیا جائیگا بلکہ قاتل کو ملے گا امام کا ایسا حکم دینے کا بیان

۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَّمِينِي وَشِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَئِنْ رَّأَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَّظَرْتُ إِلٰى أَبِي جَهْلٍ يَّجُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ أَلَا إِنَّ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي عَنْهُ فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مسدد از یوسف بن ماجشون از صالح بن ابراہیم بن عبد الرحمان از ابن عوف از والدش) صالح کے جد امجد (یعنی عبد الرحمان بن عوف) فرماتے ہیں میں جنگ بدر میں صف میں کھڑا تھا میں نے اپنے دائیں بائیں نظر ڈالی کیا دیکھتا ہوں دو کم سن انصاری لڑکے (معاذ بن عمرو معاذ بن عفراء) میں نے یہ تمنا کی کاش میں ان سے زیادہ عمر والوں[2] کے ساتھ ہوتا خیر ان میں سے ایک نے اشارے سے پوچھا اچچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں بھتیجے مگر تجھے اس سے کیا مطلب؟ اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہتا ہے خدا کی قسم اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرا بدن اسکے بدن سے جدا نہ ہوگا جس کی موت پہلے آئی ہو اس کے مرنے تک یا ادھر یا ادھر مجھے اس کی یہ (مہادرانہ) گفتگو سن کر تعجب ہوا۔ اب دوسرے نے مجھے اشارہ کیا اور مجھ سے یہی پوچھا خیر تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ میں نے ابوجہل کو دیکھا کہ لوگوں میں گھستا پھر رہا ہے میں نے ان بچوں سے کہا دیکھو وہ آن پہنچا جس کے متعلق تم پوچھتے تھے یہ سنتے ہی دونوں اپنی تلواریں لے کر جھپٹے اور تلواریں مار کر اسے گرا دیا (یعنی ہلاک کر ڈالا) اور واپس ہو

---

[1] یہ محمد بن اسحاق ہیں صاحب المغازی ان کو امام بخاری نے تاریخ میں ذکر کیا ۱۲ منہ

[2] عبد الرحمان نے خیال کیا کہ یہ بچے ہیں نا تجربہ کار معلوم نہیں جنگ کے وقت ٹھہر سکتے ہیں یا نہیں اگر یہ بھاگ گئے تو معلوم نہیں میرے دل کی بھی کیا حالت ہو۔ عبد الرحمان کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ دونوں بیشۂ شجاعت کے شیر اور بوڑھوں سے زیادہ دلیر ہیں ۱۲ منہ

[3] ہوا یہ تھا کہ ان انصاری بچوں نے لوگوں سے ابوجہل مردود کا حال سنا تھا کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسی کیسی ایذائیں دی تھیں۔ چونکہ یہ مدینہ والے تھے لہٰذا ابوجہل کی صورت نہیں پہچانتے تھے ایمان کا جوش ان کے دلوں میں موجزن تھا انہوں نے یہ چاہا کہ ماریں تو بڑے موذی کو ماریں۔ اسی مردود کا کام تمام کریں ۱۲ منہ

فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهٗ وَسَلَبُهٗ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَكَانَا مُعَاذُ بْنُ عَفْرَآءَ وَمُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ ۔

کر آنحضرتؐ کو خبر دی آپؐ نے پوچھا تم دو میں سے کس نے اسے مارا؟ ہر ایک کہنے لگا میں نے مارا، میں نے مارا۔ آپؐ نے پوچھا تم نے اپنی تلواروں کو ابھی صاف تو نہیں کیا؟ انہوں نے کہا نہیں آپؐ نے ان کی تلواریں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اسے مارا اور اسکا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو ملے گا[1] ان دونوں بچوں کا نام معاذ بن عفرا اور معاذ بن عمرو بن جموح تھا۔

۲۹۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ مَّوْلٰى اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَدَرْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهٗ مِنْ وَّرَآئِهٖ حَتّٰى ضَرَبْتُهٗ بِالسَّيْفِ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهٖ فَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً حَتّٰى وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا بَالُ النَّاسِ قَالَ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ مِثْلَهٗ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَّهٗ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهٗ سَلَبُهٗ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَّشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ الثَّالِثَةَ مِثْلَهٗ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَقَ وَسَلَبُهٗ عِنْدِيْ فَاَرْضِهٖ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از یحییٰ بن سعید از ابن افلح از ابو محمد غلام ابوقتادہ) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جنگ حنین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب دشمنوں سے مڈبھیڑ ہوئی تو (کچھ) مسلمان آگے پیچھے ہو گئے (انہیں شکست ہو گئی) میں نے ایک مشرک[2] کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھ بیٹھا ہے میں گھوم کر پیٹھ کے پیچھے سے گیا اور اس کے کندھے کی نس پر تلوار ماری۔ وہ (مشرک) اس مسلمان کو چھوڑ کر مجھ پر آیا اور مجھے ایسے دبایا کہ موت کی بو میری ناک میں آگئی پھر وہ خود ہی مرگیا۔ مجھے چھوڑ دیا میں حضرت عمر سے جا ملا میں نے کہا لوگوں کو (مسلمانوں کو) کیا ہوا؟ (کہ اس طرح بھاگ نکلے) انہوں نے کہا اللہ کا حکم پھر مسلمان واپس آئے (حضرت عباس نے آواز دی تھی) اور کافروں پر حملہ کیا (انہیں بھگا دیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی کافر کو مارے اس کے مارنے پر گواہ رکھتا ہو وہی اس کا سامان لے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا کوئی میری گواہی دیتا ہے؟ اور بیٹھ گیا آپؐ نے پھر فرمایا جو کوئی کسی کافر کو مارے اور گواہ رکھتا ہو تو اس کا سامان وہی لے میں پھر کھڑا ہوا میں نے کہا میرے لیے گواہی کون دیتا ہے؟ اور بیٹھ گیا۔ آپ نے تیسری بار یہی فرمایا اسوقت ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ قتادہ سچ کہتا ہے (انہوں نے بیشک ایک شخص کو مارا ہے) میرے پاس اس کا سامان ہے آپ

[1] ہوا یہ تھا کہ معاذ بن عمرو بن جموح نے اس مردود کو بے دم کیا تھا تو اصل قاتل وہی ہوئے یہی کو آپ نے سامان دلایا اور معاذ بن عفراء کا دل خوش کرنے کے لئے آپ نے یوں فرمایا تم دونوں نے مارا۔ طحاوی نے اس حدیث سے اپنے مذہب پر دلیل لی اور کہا کہ اگر سامان قاتل کا حق ہوتا تو آپ دونوں کو دلاتے ۱۲ منہ

[2] نہ مشرک کا نام معلوم ہوا نہ مسلمان کا ۱۲ منہ

عَنِّیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ کَلَّا لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰٓی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْكَ سَلَبَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَاَعْطَاہُ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ مَخْرَفًا فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ فَاِنَّہٗ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُہٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

ابوقتادہ کو راضی کر دیجئے (یعنی مجھ سے سامان نہ لیں) یہ سن کر حضرت صدیق اکبر نے عرض کیا واہ خدا کی قسم آنحضرتؐ کبھی ایسا نہیں کریں گے کہ اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیرؓ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے اس کا سامان آنحضرت تجھے دے دیں (یعنی اسکے مقتول کا سامان اس کا حق ہے) آنحضرت نے یہ سن کر فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں آخر آپ نے اس کافر کا سامان مجھے دلایا میں نے ایک زرہ بیچی اور بنی سلمہ کے محلے میں ایک باغ لیا اسلام کے زمانے میں یہ پہلی جائیداد تھی جو میں نے حاصل کی۔

باب ۱۹۹۴ مَا كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی الْمُؤَلَّفَةَ قُلُوْبُھُمْ وَغَیْرَھُمْ مِّنَ الْخُمُسِ وَنَحْوِہٖ رَوَاہُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض کفار کو بھی بطور تالیفِ قلوب کے خمس میں سے کچھ دے دیا کرتے تھے اس کو عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا [1]

۲۹۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ حَکِیْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ سَاَلْتُہٗ فَاَعْطَانِیْ ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا حَکِیْمُ اِنَّ ھٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ فَمَنْ اَخَذَہٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَہٗ فِیْہِ وَمَنْ اَخَذَہٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ یُبَارَكْ لَہٗ فِیْہِ وَکَانَ کَالَّذِیْ یَاْکُلُ وَلَا یَشْبَعُ وَالْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی قَالَ حَکِیْمٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَیْئًا حَتّٰی اُفَارِقَ الدُّنْیَا فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یَدْعُوْ حَکِیْمًا لِیُعْطِیَہُ الْعَطَاءَ فَیَاْبٰی اَنْ یَّقْبَلَ مِنْہُ شَیْئًا ثُمَّ

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از زہری) سعید بن مسیب اور عروہ ابن زبیر سے مروی ہے کہ ابن حزام نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ روپیہ) مانگا آپ نے عنایت فرمادیا میں نے دوبارہ مانگا آپ نے عنایت کر دیا [2]۔ پھر آپ نے فرمایا اے حکیم! یہ مال ہرا بھرا شیریں ہے جو اسے دل کی سیر چشمی سے لے اسے تو برکت ہوتی ہے اور جو مانگ مانگ کر امید رکھ کر لے اسے برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا (بیماری کی وجہ سے) اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے حکیم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے آئندہ میں مرنے تک کسی شخص کا مال (مانگ کر) کم نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق اپنے عہد میں حکیم کو بلاتے کہ انہیں ان کی تنخواہ (جو مجاہدین کے لیے بیت المال سے مقرر تھی) دیتے مگر وہ لینے سے

[1] مراد ابوقتادہ خود ہیں ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ حکیم نئے مشرف باسلام ہوئے تھے آپ نے تالیف قلوب کے لئے انکو دوبارہ روپیہ دیا ۱۲ منہ

إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ۔

انکار کر دیتے حضرت عمرؓ نے بھی ان کو تنخواہ دینے کے لیے بلایا مگر انہوں نے انکار کر دیا آخر حضرت عمرؓ نے (مسلمانوں سے عمومی خطاب کرتے ہوئے) فرمایا! (دیکھو مسلمانو! (تم گواہ رہنا) میں حکیم کو اس مال میں سے جو اللہ نے انکا حصہ مقرر کیا ہے دیتا ہوں مگر وہ لینے سے انکار کرتے ہیں الغرض حضرت حکیمؓ نے آنحضرتؐ کے بعد اپنی وفات تک کبھی کسی سے[۱] سوال نہ کیا۔

۲۹۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ عَلَيَّ اعْتِكَافُ يَوْمٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَفِيَ بِهِ قَالَ فَأَصَابَ عُمَرُ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ قَالَ فَمَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَبْيِ فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكَكِ فَقَالَ عُمَرُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ انْظُرْ مَا هٰذَا فَقَالَ مَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ قَالَ نَافِعٌ وَلَمْ يَعْتَمِرْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ وَلَوِ اعْتَمَرَ لَمْ يَخْفَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَزَادَ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مِنَ الْخُمُسِ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ

(از ابوالنعمان از حماد بن زید از ایوب) نافع سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اسلام لانے سے پہلے یہ نذر مانی تھی ایک دن اعتکاف کروں گا آپؐ نے فرمایا اپنی نذر (منت) پوری کر۔ نافع کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے حصے میں جنگ حنین کے قیدیوں میں دو لونڈیاں[۲] آئیں انہیں مکہ میں کسی کے پاس چھوڑ دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدیوں کو مفت چھوڑ دینے کا حکم صادر فرما دیا قیدی گلی کوچوں میں (رہا ہو کر) دوڑنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبد اللہؓ سے فرمایا معلوم کرو یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے قیدی مفت چھوڑ دیئے ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا جا تو بھی ان دونوں لونڈیوں کو چھوڑ دے حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے عمرے کا احرام نہیں باندھا[۳]۔ اگر آپ احرام باندھتے تو حضرت عبد اللہ کو ضرور معلوم

[۱] واہ رے ہمت مردانہ اسی کا نام ہے اگرچہ حکیم کو اپنی تنخواہ جو بن مانگے ملتی لینا درست تھا مگر چونکہ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا تو اسی پر قائم رہے اور مرتے تک کسی سے مفت کوئی روپیہ پیسہ نہ لیا یہ کمال احتیاط اور ورع کی بات ہے حکیم کو یہ خیال ہوا کہ اگر میں کسی سے روپیہ لوں گو بن مانگے ہاتھ آئے جب بھی شاید نفس کو لینے کی عادت ہو جائے اور حرص پیدا ہو کر مانگنے لگے تو اس درجہ ہی سے کاٹ دینا بہتر ہے حضرات صوفیہ اور علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ اگر بن مانگے اللہ کسی بندے کے ہاتھ سے اس کو کچھ پہنچا دے تو اس کا لے لینا افضل ہے یا نہ لینا اور اپنی محنت مشقت سے کمانا اور اصل یہ ہے کہ ہر شخص کی حالت اور وقت اور موقع کے اعتبار سے اس میں حکم دینا چاہیئے اگر حاجت اور ضرورت ہو اور قلب یہ کہے کہ یہ مال حلال ہی سے لایا گیا ہے تب لے لینا افضل ہے اگر حاجت نہ ہو یا قلب یوں کہے کہ یہ مال مشتبہ ہے تو نہ لینا افضل ہے حضرت مرزا مظہر جان جاناں کے پاس فیروز جنگ نے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ بھیجا سب واپس کر دیا اس نے عرض کیا آپ نہیں لیتے تو خیر فقراء اور مساکین کو تقسیم کر دیجئے فرمایا کیا میں تمہارا داروغہ ہوں کہ تمہارا مال تقسیم کروں یہاں سے اپنے گھر تک نقیر دل میں بانٹتے جاؤ سب تقسیم ہو جائے گا۔ بادشاہ دہلی نے جاگیر کی سند مرتب کر کے مرزا صاحب پاس بھیجی سند کو چاک کر ڈالا اور بادشاہ کو یہ لکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ اور تمہارے پاس دنیا کا ساتواں حصہ ہے یعنی ایک اقلیم ہے تم بجائے مجھ کو کیا دیتے ہو کچھ ایسا خیال نہ کرنا باوجود اس کے مرزا صاحب اپنے بعض مریدوں کے جو نذرانہ تے روپیہ آٹھ آنہ نذرانہ قبول کر لیتے کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ جب کوئی کچھ نذرانہ لاتا ہے میں خدا کی طرف رجوع ہوتا ہوں حکم ہوتا ہے تو لے لیتا ہوں ورنہ واپس کر دیتا ہوں ۱۲ منہ [۲] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے حضرت عمرؓ پر یہ احسان کیا ان کو خمس میں سے دو لونڈیاں دیں ۱۲ منہ [۳] دوسرے بہت لوگوں نے نقل کیا ہے کہ آپ جب حنین اور طائف سے فارغ ہوئے تو آپ نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور اثبات مقدم ہے نفی پر ممکن ہے کہ عبد اللہ بن عمر کو اس کی خبر ہو انہوں نے نافع سے نہ بیان کیا ہو ۱۲ منہ

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي النَّذْرِ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمٍ —

ہوجاتا [1]

۲۹۲۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَكَأَنَّهُمْ عَتَبُوا عَلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي قَوْمًا أَخَافُ ظَلَعَهُمْ وَجَزَعَهُمْ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْغِنَى مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ وَزَادَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ بِسَبْيٍ فَقَسَمَهُ بِهَذَا-

(از موسیٰ بن اسماعیل از جریر بن حازم از امام حسن بصری) عمرو بن تغلب سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو مال یا قیدیوں میں سے عطا فرمایا بعض کو نہ دیا نہیں ناگوار گزرا آپؐ نے فرمایا میں ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے بگڑنے (مرتد ہونے) کا اور بے صبری کا اندیشہ ہوتا ہے بعض لوگوں کو اس بھلائی اور سیر چشمی کے پیش نظر جو اللہ تعالےٰ نے انکے دلوں میں قائم فرمادی ہے اعتماد کر کے چھوڑ دیتا ہوں یعنی انہیں نہیں دیتا) عمرو بن تغلب ایسے ہی لوگوں میں سے ہے (جنہیں اللہ تعالےٰ نے غنائے قلبی عطا فرمائی ہے) عمرو بن تغلب فرماتے ہیں آنحضرت نے میری نسبت جو یہ کلمہ فرمایا اگر اس کے عوض سرخ سرخ اونٹ ملتے تو میں اتنا خوش نہ ہوتا ابو عاصم نے بحوالہ جریر اور حسن یہ روایت کی ہے کہ ہم سے عمرو بن تغلب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی آئے آگے یہی مندرجہ بالا حدیث بیان کی۔

۲۹۲۵- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ لِأَنَّهُمْ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ-

(از ابو الولید از شعبہ از قتادہ) انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قریش کے لوگوں کو انکا دل جوڑنے کیلئے دیتا ہوں کیونکہ انکا زمانۂ جاہلیت تازہ تازہ گزرا ہے۔

۲۹۲۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری) انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوازن قوم کا مال واسباب دلایا جو خدا کو منظور تھا اور آپؐ نے قریش کے بعض لوگوں کو اس مال میں [2] سے سو سو اونٹ دینا شروع کئے تو بعض انصاری صحابہ کہنے لگے اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کو بخشے آپؐ قریش کے لوگوں کو دیتے ہیں ہمیں نہیں دیتے حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک

[1] اتنا ہی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں نے زمانہ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی تھی ۱۲ منہ [2] یہ لوگ قریش کے سردار اور رئیس تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے آپ نے ان کے دل ملانے کے لئے ان کو بہت سا مال دیا ان لوگوں کے نام یہ تھے ابوسفیان، معاویہ بن ابی سفیان، حکیم بن حزام، حارث بن حارث، حارث بن ہشام، سہل بن عمرو، حویطب بن عبد العزیٰ، علاء بن حارثہ ثقفی، عیینہ بن حصن، صفوان بن امیہ، اقرع بن حابس اور مالک بن عوف ۱۲ منہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی قُرَیْشًا وَیَدَعُنَا وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِہِمْ قَالَ اَنَسٌ فَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِہِمْ فَاَرْسَلَ اِلَی الْاَنْصَارِ فَجَمَعَہُمْ فِیْ قُبَّۃٍ مِّنْ اَدَمٍ وَّلَمْ یَدْعُ مَعَہُمْ اَحَدًا غَیْرَہُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا جَآءَہُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا کَانَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ عَنْکُمْ قَالَ لَہٗ فُقَہَآؤُہُمْ اَمَّا ذَوُوْ اٰرَآئِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یَقُوْلُوْا شَیْئًا وَّاَمَّا اُنَاسٌ مِّنَّا حَدِیْثَۃٌ اَسْنَانُہُمْ فَقَالُوْا یَغْفِرُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِیْ قُرَیْشًا وَّیَتْرُکُ الْاَنْصَارَ وَسُیُوْفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَآئِہِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُعْطِیْ رِجَالًا حَدِیْثٌ عَہْدُہُمْ بِکُفْرٍ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّذْہَبَ النَّاسُ بِالْاَمْوَالِ وَتَرْجِعُوْنَ اِلٰی رِحَالِکُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰہِ مَا تَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ خَیْرٌ مِّمَّا یَنْقَلِبُوْنَ بِہٖ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ رَضِیْنَا فَقَالَ لَہُمْ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَۃً شَدِیْدَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوُا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْحَوْضِ قَالَ اَنَسٌ فَلَمْ نَصْبِرْ۔

رہا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ انصار ایسا کہہ رہے ہیں۔ آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور چمڑے کے ایک خیمے میں انہیں بٹھایا انصار کے سوا اور کسی کو آپ نے طلب نہ فرمایا جب وہ جمع ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے دریافت فرمایا۔ یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے معلوم ہوئی؟ ان میں سے جو سمجھ دار لوگ تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو ہم میں عقلمند لوگ ہیں انہوں نے تو کچھ نہیں کہا البتہ چند نوجوانوں نے یوں کہا اللہ تعالیٰ آنحضرت کو معاف فرمائے آپ قریش کے لوگوں کو دے رہے ہیں ہمیں نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواروں سے ابھی تک ان کے خون ٹپک رہے ہیں آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا میں ایسے لوگوں کو دے رہا ہوں جن کا زمانہ کفر ابھی تازہ گزرا ہے کیا تم لوگ اس بات پر خوش نہیں کہ وہ لوگ تو (اپنے گھروں کو) دنیا کا مال و اسباب لے کر واپس ہوں اور تم اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو لے کر اپنے گھروں کو واپس جاؤ خدا کی قسم تم جو کچھ لے کر واپس جاتے ہو وہ اس مال اسباب سے کہیں بہتر ہے جنہیں وہ لے کر واپس جاتے ہیں انصاریوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک ہم اس بات پر خوش ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میرے بعد دیکھو گے کہ دوسرے لوگ تم پر مقدم کیئے جائیں گے (انہیں حکومتیں ملیں گی تم محروم رہو گے) تم اسوقت تک صبر کیئے رہنا (فساد نہ کرنا) کہ (آخرت میں) حوض کوثر پر مجھ سے آکر ملو حضرت انس فرماتے ہیں افسوس ہم آپ کے بعد بحکم نبوی صبر پر کاربند نہ رہ سکے۔

۲۹۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ الْاُوَیْسِیُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاہِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جُبَیْرُ بْنُ مُطْعِمٍ اَنَّہٗ بَیْنَا ہُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِّنْ حُنَیْنٍ عَلِقَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عمرو بن محمد بن جبیر ابن مطعم از محمد بن جبیر) جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ ایک بار وہ آنحضرتؐ کی رفاقت میں تھے اور لوگ بھی ساتھ تھے حضورؐ جنگ حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے اتنے میں بدوی لوگ (مال غنیمت طلب کرنے کے لیے) آنحضرتؐ کے گرد جمع ہو گئے آپکی چادر اس میں اٹک کر رہ گئی اس وقت آپ ٹھیر گئے اور فرمایا میری چادر تو

الْاَعْرَابُ يَسْاَلُوْنَهٗ حَتّٰى اضْطَرُّوْهُ اِلٰى سَمُرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَآءَهٗ فَوَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَعْطُوْنِيْ رِدَآئِيْ فَلَوْ كَانَ عَدَدُ هٰذِهِ الْعِضَاهِ نَعَمًا لَّقَسَمْتُهٗ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا كَذُوْبًا وَّلَا جَبَانًا۔

دو۔ اگر مجھے اِن جنگلی درختوں کے شمار کے مطابق اونٹ ملیں تب بھی میں وہ سب تمہیں بانٹ دوں گا۔ تم مجھے بخیل، دروغگو اور کچ دل نہ پاؤ گے۔

۲۹۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَّجْرَانِيٌّ غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَاَدْرَكَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَجَذَبَهٗ جَذْبَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِيَةُ الرِّدَآءِ مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهٖ ثُمَّ قَالَ مُرْلِيْ مِنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِعَطَآءٍ۔

(از یحییٰ بن بکیر از مالک از اسحاق بن عبد اللہ) انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ ایک موٹے حاشیے والی نجرانی چادر[1] اوڑھے ہوئے تھے ایک بدوی نے آپ کو گھیر لیا اور زور سے آپ کو کھینچا میں نے آپ کے شانے کو دیکھا اس پر چادر کے کونے کا نشان پڑ گیا پھر اس بدوی نے کہا اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھے بھی دلاؤ آپ نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس دیئے پھر حکم دیا اسے کچھ دے دو۔[2]

۲۹۲۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ حُنَيْنٍ اٰثَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنَاسًا فِي الْقِسْمَةِ فَاَعْطَى الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِّائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَاَعْطٰى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاَعْطٰى اُنَاسًا مِّنْ اَشْرَافِ الْعَرَبِ فَاٰثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي الْقِسْمَةِ قَالَ رَجُلٌ وَّاللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْقِسْمَةَ مَا عُدِلَ فِيْهَا اَوْ مَا اُرِيْدَ فِيْهَا وَجْهُ اللّٰهِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ رَحِمَ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِيَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابو وائل) از عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حنین کا دن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو تقسیم میں زیادہ دیا جیسے اقرع بن حابس کو انہیں سو اونٹ دیئے اور عیینہ بن حصن کو بھی اتنے ہی اونٹ دیئے۔ اور کئی بزرگان عرب کو اسی طرح تقسیم میں زیادہ عنایت فرمایا اس وقت ایک شخص (منافق) کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم میں نہ انصاف ہے نہ اللہ کی رضا کا خیال ہے میں نے یہ سن کر کہا میں اس بات کی آنحضرتؐ کو ضرور خبر دوں گا چنانچہ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مطلع کیا آپ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول انصاف نہ کرے تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اللہ تعالیٰ موسےؑ پر رحم کرے انہیں عوام کے ہاتھوں اس سے زیادہ تکلیف پہنچی مگر انہوں نے صبر کیا۔[4]

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ امام کو اختیار ہے مالِ غنیمت جن لوگوں کو چاہے تقسیم کرے ۱۲ منہ [2] نجران ایک بستی تھی یمن میں وہاں کی چادریں مشہور تھیں اب تک یمن کی یہ چادریں مکہ معظمہ میں آتی ہیں یہ ایسی کھری اور موٹی ہوتی ہیں کمل کی طرح کہ اگر بدن پر زور سے رگڑی جائیں تو کھال چھل جائے ۱۲ منہ [3] سبحان اللہ اس حسنِ اخلاق کا کیا کہنا ۱۲ منہ [4] آپ نے اس منافق کو سزا نہ دلوائی کیونکہ وہ مکر گیا ہوگا صرف ایک شخص یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ نے اس کی بات سنی تھی اور ایک آدمی کی گواہی پر جرم ثابت نہیں ہو سکتا یا آپ نے اس کو سزا دینا مصلحت نہ سمجھا ہو غرض خدا ایسے منافقوں سے محفوظ رکھے ان مردودوں نے پیغمبر علیہ السلام کو بھی نہ چھوڑا حالانکہ ایسا انصاف کرنے والا ساری دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا ۱۲ منہ

۲۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ كُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ وَقَالَ أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَ الزُّبَيْرَ أَرْضًا مِنْ أَمْوَالِ بَنِي النَّضِيرِ۔

(از محمود بن غیلان از ابواسامہ از ہشام از عروہ) اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین حضرت زبیرؓ کو بطور مقطعہ عطا فرمائی تھی اس میں سے گٹھلیاں لادکر لاتی تھی یہ زمین میرے گھر سے فرسخ کے دو تہائی پر تھی (یعنی دو میل دور تھی)۔ ابوحمزہ نے اس حدیث کو ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے (مرسلاً) روایت کیا کہ آنحضرتؐ نے زبیرؓ کو بنی نضیر کی اراضی میں سے ایک زمین بطور مقطعہ عطا فرمائی تھی [۱]

۲۹۳۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى أَهْلِ خَيْبَرَ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ الْيَهُودَ مِنْهَا وَكَانَتِ الْأَرْضُ لَمَّا ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلْيَهُودِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلْمُسْلِمِينَ فَسَأَلَ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتْرُكَهُمْ عَلَى أَنْ يَكْفُوا الْعَمَلَ وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُقِرُّكُمْ عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَأُقِرُّوا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ فِي إِمَارَتِهِ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَا۔

(از احمد بن مقدام از فضیل بن سلیمان از موسے بن عقبہ از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہود اور نصاریٰ کو ملک حجاز سے باہر نکال دیا جب آنحضرتؐ نے خیبر فتح کیا تو آپؐ نے بھی چاہا تھا کہ یہود کو وہاں سے نکال باہر کریں اس وقت وہاں کی کچھ زمین یہود کے قبضے میں تھی اور (زیادہ حصہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے قبضے میں تھی۔ پھر یہود نے آپ سے درخواست کی کہ آپ زمین ان کے قبضے میں رہنے دیں۔ کاشت وغیرہ محنت وہ کریں گے اور آدھی پیداوار لیں گے (آدھی مسلمانوں کو دیں گے) آپ نے فرمایا خیر ہم تمہیں اس شرط پر رہنے دیتے ہیں، تو وہ رہ گئے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں تیما اور اریحا (لبستیوں) کیطرف نکال دیا [۲]

بَابٌ ۱۹۶۵ مَا يُصِيبُ مِنَ الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ۔

باب اگر دارالحرب میں کھانے پینے کی چیزیں ملیں۔

۲۹۳۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِينَ قَصْرَ خَيْبَرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيهِ شَحْمٌ فَنَزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى

(از ابوالولید از شعبہ از حمید بن ہلال از عبداللہ بن مغفل) وہ فرماتے ہیں کہ ہم خیبر کے ایک محل کو گھیرے ہوئے تھے اندر سے کسی شخص نے چربی کا ایک تھیلا پھینکا میں اس کے لینے کو لپکا دیکھا کیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں۔ میں شرما گیا

---

[۱] حافظ نے کہا میں نے اس تعلیق کو موصولاً نہیں پایا اس کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابوضمرہ نے ابواسامہ کے خلاف اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا نہ کہ موصولاً ۲ منہ

[۲] یہ دونوں بستیاں ہیں تیما ایک بندرگاہ ہے اور اریحا شام میں ہے ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ۔

۲۹۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ فَلَا نَرْفَعُهُ۔

(از مسدد از حماد بن زید از ایوب از نافع) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ ہمیں غزووں میں شہد اور انگور دستیاب ہوتے تو انہیں (قبل التقسیم) استعمال کر لیتے تقسیم کا انتظار نہ کرتے [۱]

۲۹۳۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفٰى يَقُولُ أَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتِ الْقُدُورُ نَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفِئُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْنَا إِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ قَالَ وَقَالَ آخَرُونَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَسَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از شیبانی) ابن ابی اوفیٰ کہتے ہیں کہ غزوہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بہت بھوک لگی جب دن ہوا (لڑائی شروع ہوئی) ہم لوگ گھریلو گدھوں ہی پر ٹوٹ پڑے اور انہیں ذبح کر ڈالا اور ہانڈیوں میں گوشت چڑھا دیا) جب ہانڈیوں میں ابال آرہا تھا تو آنحضرتؐ کے منادی نے یوں منادی کی اپنی ہنڈیاں اوندھی کر دو گھریلو گدھوں کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ عبداللہ بن اوفیٰ کہتے ہیں کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اسلئے منع کیا تھا کہ ابھی ان کا خمس نہیں لیا گیا تھا (تقسیم نہیں ہوئی تھی) بعض کہتے ہیں کہ آپؐ نے گھریلو گدھوں کو قطعاً حرام کر دیا حضرت شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قطعی حرام قرار دیا تھا [۲]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابٌ ۱۹۶۶ الْجِزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ مَعَ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَالْحَرْبِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ

باب جزیہ اور کافروں سے ایک عرصے تک لڑائی نہ کرنے کا بیان۔

اللہ تعالیٰ (سورۂ براءت میں) فرماتے ہیں۔ قاتلوا الخ اہل کتاب جو کہ نہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں نہ قیامت کے دن پر نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو خدا نے اور اس کے رسول نے حرام بتلایا ہے اور نہ سچے دین کو قبول کرتے ہیں ان سے یہاں تک لڑو کہ وہ ماتحت ہو کر رعیت بن کر جزیہ دینا منظور کریں۔

[۱] یہیں سے ترجمہ باب نکلا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لینے سے عبداللہ کو منع نہیں کیا ۱۲ منہ [۲] اس حدیث سے یہ نکلا کہ کھانے پینے کی چیزیں جو رکھنے سے خراب ہو جاتی ہیں ان کے استعمال میں تقسیم سے پہلے کوئی قباحت نہیں جیسے ترکاریاں میوے وغیرہ ۱۲ منہ [۳] اسی لئے مجتہدوں کا بھی گھریلو گدھوں کے گوشت میں اختلاف رہا جیسے صحابہ کو شک رہی۔ اس کا مفصل بیان آگے آئے گا ۱۲ منہ

يَعْنِي أَذِلَّاءُ وَالْمَسْكَنَةُ مَصْدَرُ الْمِسْكِينِ أَسْكَنَ مِنْ فُلَانٍ أَحْوَجُ مِنْهُ وَلَمْ يَذْهَبْ إِلَى السُّكُونِ وَمَا جَاءَ فِي أَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالْمَجُوسِ وَالْعَجَمِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ مَا شَأْنُ أَهْلِ الشَّامِ عَلَيْهِمْ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ عَلَيْهِمْ دِينَارٌ قَالَ جُعِلَ ذَلِكَ مِنْ قِبَلِ الْيَسَارِ۔

صَاغِرُونَ کے معنی أَذِلَّاءُ یعنی ذلیل۔ مسکنۃ مسکین کا مصدر ہے۔ أَسْكَنَ مِنْ فُلَانٍ کا معنی ہے فلاں سے زیادہ ضرورتمند۔ مسکنت کا سکون سے کوئی تعلق نہیں۔ نیز یہود و نصاریٰ، مجوسی اور عجمیوں سے جزیہ لینے کا بیان۔

سفیان بن عیینہ نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے دریافت کیا کفار شام سے چار دینار (جزیہ) لیا جاتا ہے اور کفار یمن سے ایک ہی دینار، اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے جواب دیا چونکہ کفار شام نسبتاً مالدار ہیں (اس لئے ان سے زیادہ جزیہ لیا جاتا ہے)

۲۹۳۵ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرًا قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَمْرِو ابْنِ أَوْسٍ فَحَدَّثَهُمَا بَجَالَةُ سَنَةَ سَبْعِينَ عَامَ حَجَّ مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ بِأَهْلِ الْبَصْرَةِ عِنْدَ دَرَجِ زَمْزَمَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان) عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ سنہ ۷۰ ہجری میں جس سال مصعب بن زبیر نے بصرے والوں کے ساتھ حج کیا تھا حضرت جابر بن زید زمزم کی سیڑھیوں کے پاس عمرو بن اوس کے پاس بیٹھا تھا کہ بجالہ (تابعی) نے ہم سے حدیث بیان کی فرمانے لگے کہ میں جزء بن معاویہ کا جو احنف بن قیس کے چچا تھے منشی تھا۔ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا مکتوب گرامی ان کے وصال سے ایک سال قبل ۲۲ ہجری میں) آیا کہ جس پارسی نے اپنی محرم عورت کو (جس سے شرعاً نکاح ممنوع ہے) بیوی بنایا ہوا ان دونوں کو جدا کر دو اور عمرؓ نے پارسیوں سے جزیہ قبول نہیں کیا تھی کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے گواہی دی کہ حضورؐ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

۲۹۳۶ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر از مسور بن مخرمہ) عمرو بن عوف انصاری جو بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کے علاقہ میں بھیجا کہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لے آئیں واقعہ یہ ہوا تھا کہ آنحضرت نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور علاء بن حضرمی

۱؎ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا معلوم ہوا کہ جزیہ کی کمی بیشی کے لئے امام کو اختیار ہے لیکن کم سے کم سال میں ایک دینار لینا چاہیئے اگر غریب آدمی ہے اور متوسط سے دو اور مالدار سے چار شافعیہ اور جمہور علماء کا یہی مذہب ہے اب جزیہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہر ایک کافر عجمی سے لے سکتے ہیں اہل کتاب ہو یا مشرک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا یہ قول ہے کہ جزیہ انہی کافروں سے قبول کیا جائے گا جو اہل کتاب ہوں یا ان کے اہل کتاب ہونے میں شبہ ہو لیکن عام مشرکین جیسے بت پرست یا سورج پرست لوگوں سے جزیہ نہ قبول کیا جائے جیسے مرتد سے بلکہ اسے قتل کر دیا جائے ۱۲

الْخَرَاجِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَ
أَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ
بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي
عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا
لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
رَآهُمْ وَقَالَ أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ
جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا
وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ أَخْشَى عَلَيْكُمْ
وَلٰكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا
بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا
تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ۔

کو وہاں کا حاکم بنا دیا تھا حضرت ابو عبیدہ بحرین سے مال لے کر آئے انصار
نے ان کے آنے کی خبر سنی تو سب نماز صبح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ
شریک ہوئے جب آپ نماز صبح پڑھا کر تشریف لے جانے لگے تو انصار سامنے
آ گئے آپ انہیں دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرے خیال میں تم ابو عبیدہ
کی خبر سن کر آئے ہو کہ وہ کچھ مال لے کر آئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا جی
ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو خدا کی
قسم مجھے ڈر نہیں کہ تم محتاج ہو جاؤ گے بلکہ یہ اندیشہ ہے کہ اگر تمہیں
دنیا کی ایسی کشائش ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں کو ہوئی تو تم بھی
ان کی طرح ایک دوسرے سے جلنے لگو گے (اور لڑائی جھگڑا کرنے
لگو گے) اور یہ حسد تمہیں بھی ان کی طرح کر دے گا۔[1]

۲۹۳۷۔ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ
عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ
قَالَ بَعَثَ عُمَرُ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ
الْمُشْرِكِينَ فَأَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ فَقَالَ إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ
فِي مَغَازِيَّ هٰذِهِ قَالَ نَعَمْ مَثَلُهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا
مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ

(از فضل بن یعقوب از عبداللہ بن جعفر رقی از معمر بن سلیمان از سعید
بن عبید اللہ از بکر بن عبداللہ مزنی و زیاد بن جبیر) جبیر بن حیہ سے مروی ہے
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بڑے بڑے شہروں کی طرف جہاد کے
لیے بھیجا جب ہرمزان (مدائن کا حاکم) اسلام لے آیا[2] تو حضرت عمر نے اس
سے فرمایا میں تیری رائے لینا چاہتا ہوں کہ پہلے ان تین شہروں (فارس
اصفہان، آذربائی جان) میں سے کہاں سے جنگ کا آغاز کیا جائے
اس نے عرض کیا جی ہاں ان علاقوں اور ان کے رہنے والوں کی
جو مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک

[1] سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت فرمائی مسلمانوں کی جتنی دولتیں اور ریاستیں تباہ ہوئیں وہ اسی آپس کے رشک و حسد اور نااتفاقی کی وجہ سے اور اب تک مسلمان اس سے باز نہیں آئے اگر اب بھی اتفاق سے نہیں رہیں گے اور اسی طرح ایک دوسرے سے جلتے کٹتے اپنی زندگی گذاریں گے تو رہا سہا بھی دشمن لے لیں گے اور یہ روٹیوں کے محتاج ہو جائیں گے ۱۲ منہ

[2] ہوا یہ کہ لشکر اسلام حضرت عمرؓ کی خلافت میں ایران کی طرف چلا جب قادسیہ میں پہنچا تو یزدجرد بادشاہ ایران نے ایک فوج گراں اس کے مقابلے کیلئے روانہ کی ۱۴ھ میں یہ جنگ سخت واقع ہوئی جس میں مسلمانوں کے نامی گرامی شخصوں میں سے کئی شخص مارے گئے جیسے طلیحہ اسدی اور عمرو بن معدی کرب اور ضرار بن خطاب وغیرہ لیکن اللہ نے کافروں پر ایک تیز آندھی بھیجی ان کے ڈیرے خیمے سب اکھڑ گئے ادھر سے مسلمانوں نے حملہ کیا وہ بھاگے ان کا نامی گرامی پہلوان رستم ثانی مارا گیا اور مسلمانی فوج تعاقب کرتی ہوئی مدائن پہنچی وہاں کا رئیس ہرمزان تھا وہ محصور ہو گیا آخر اس نے امان چاہی اور خوشی سے مسلمان ہو گیا ابو موسیٰ اشعری جو فوج کے سردار تھے انہوں نے اس کو حضرت عمرؓ کے پاس روانہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کو عقلمند اور صاحب تدبیر پا کر اس سے رائے لی ۱۲ منہ

وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ فَإِنْ كُسِرَ أَحَدُ الْجَنَاحَيْنِ
نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ بِجَنَاحٍ وَالرَّأْسُ وَإِنْ كُسِرَ الْجَنَاحُ
الْآخَرُ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ وَإِنْ شُدِخَ الرَّأْسُ
ذَهَبَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ فَالرَّأْسُ
كِسْرَى وَالْجَنَاحُ قَيْصَرُ وَالْجَنَاحُ الْآخَرُ فَارِسُ
فَمُرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ
جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ فَنَدَبَنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ
عَلَيْنَا النُّعْمَانَ بْنَ مُقَرِّنٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ
وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَقَامَ
تَرْجُمَانٌ لَهُ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ
سَلْ عَمَّا شِئْتَ قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَ نَحْنُ أُنَاسٌ
مِنَ الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ نَمَصُّ الْجِلْدَ
وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ وَالشَّعَرَ وَنَعْبُدُ
الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرَضِينَ تَعَالَى ذِكْرُهُ وَجَلَّتْ
عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ
فَأَمَرَنَا نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ
نُقَاتِلَكُمْ حَتَّى تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ
وَأَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا
أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرَ مِثْلَهَا
قَطُّ وَمَنْ بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ فَقَالَ النُّعْمَانُ
رُبَّمَا أَشْهَدَكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنَدِّمْكَ وَلَمْ يُخْزِكَ وَلَكِنِّي شَهِدْتُ
الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

سر دو بازو دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو کو توڑ دیا جائے تو وہ پرندہ دونوں
پاؤں اور ایک ہی بازو اور سر سے حرکت کریگا دوسرا بازو توڑا جائے تو بھی
ایسا ہی ہوگا یعنی دونوں پاؤں اور سر سے حرکت کریگا) البتہ اگر سر کچل دیا
جائے تو نہ پاؤں کام کے رہیں گے نہ بازو نہ سر تو جناب سنیئے ان دشمنوں
کا سر کسرٰی (شاہ ایران) ہے ایک بازو قیصر ہے (شاہ روم) دوسرا بازو فارس
ہے لہٰذا آپ مسلمانوں کو حکم دیجئے کہ سب سے پہلے کسرٰی پر حملہ کریں۔[1]
بکر اور زیاد دونوں نے جبیر بن حیہ سے روایت کی ہے کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں جہاد کے لیے بلایا اور ہم پر نعمان بن مقرن کو سردار
مقرر کیا جب ہم دشمن کے ملک میں پہنچے اور کسرٰی کا ایک افسر چالیس ہزار
فوج لے کر آیا تو اس کی طرف سے ایک ترجمان کھڑا ہوا (جو عربی زبان جانتا
تھا) اور (مسلمانوں سے) کہنے لگا تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات
کرے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے فرمایا بول کیا چاہتا ہے؟ اس نے
کہا تم کون لوگ ہو؟ حضرت مغیرہ نے جواب دیا ہم عرب لوگ ہیں
ہم سخت بدبخت تھے اور مصیبت میں مبتلا تھے۔ بھوک کے باعث کھالیں
اور کھجور کی گٹھلیاں کھا جایا کرتے تھے، اون اور بال پہنا کرتے درخت
اور پتھر کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اسی حالت میں پروردگار ارض و سما نے
ایک نبی ہماری قوم میں بھیجا جس کے ماں باپ کو ہم پہچانتے تھے اسی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا کہ جب تک تم ایک خدا کی عبادت
نہ کرو یا جزیہ نہ دو اس وقت تک تم سے ہم قتال کریں اور ہمارے پیغمبر
نے ہمیں اللہ تبارک وتعالےٰ کی جانب سے خبر دی ہے کہ جو شخص ہم میں سے
(جہاد میں) مارا جائے گا وہ بہشت میں ایسی نعمتوں میں جا پہنچے گا، کہ
اس نے ویسی کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور جو شخص جہاد میں زندہ رہ جائیگا
وہ تمہاری گردنوں کا مالک بنے گا (تم اس کے غلام بنو گے۔
(حضرت مغیرہ نے یہ گفتگو تمام کرکے نعمان سے کہا لڑائی شروع کرو)

---

[1] اس کو مغلوب کریں تو، باکا فردوں کا سر ٹوٹ گیا ہر چند کسرٰی روم کا بادشاہ نہ تھا مگر اس زمانے میں کسرٰی کا مرتبہ سب بادشاہوں سے زیادہ تھا سب بادشاہ اس کو تحفہ و تحائف بھیجتے اور اس کو بڑا سمجھتے تھے ۱۲ منہ [illegible] اس زمانہ میں امریکہ وہی حیثیت رکھتا ہے جو اس وقت کسریٰ رکھتا تھا یہود و نصاریٰ و مشرکین کو برباد کرنے کے لئے پہلے امریکہ کا سر کچلنا لازمی ہے (عبدالرزاق)

إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ انْتَظَرَ حَتَّى تَهُبَّ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرُ الصَّلَوَاتُ۔

نعمان نے کہا تمہیں اللہ تبارک وتعالیٰ ایسی متعدد جنگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رکھ چکا ہے اور اس نے تمہیں (لڑائی میں تاخیر پر) نہ شرمندہ کیا نہ ذلیل. میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑائی میں موجود تھا آپ کا دستور تھا کہ اگر صبح سویرے جنگ کا آغاز نہ فرماتے تو پھر (زوال شمس تک) ٹھہرے رہتے حتیٰ کہ ہوائیں چلنے لگتیں نمازوں (ظہر وعصر) کا وقت آپہنچتا ہے۔

بَاب ۱۹۶۷ إِذَا وَادَعَ الْإِمَامُ مَلِكَ الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

۲۹۳۸۔ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبُوكَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ۔

باب اگر حاکم شہر سے صلح ہو جائے تو وہ تمام شہر والوں کی جانب سے صلح سمجھی جائے گی۔

(از سہل بن بکار از وہیب از عمرو بن یحییٰ از عباس ساعدی) از ابوحمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کا جہاد کیا۔ ایلہ کے بادشاہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید خچر بطور تحفہ دیا۔ آپ نے بادشاہ کو ایک چادر (بطور خلعت) پہنائی اور اس کا ملک اسی کے نام لکھ دیا ۲ہ

بَاب ۱۹۶۸ الْوَصَايَا بِأَهْلِ ذِمَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالذِّمَّةُ الْعَهْدُ وَالْإِلُّ الْقَرَابَةُ۔

۲۹۳۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُوَيْرِيَةَ بْنَ قُدَامَةَ التَّمِيمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قُلْنَا أَوْصِنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أُوصِيكُمْ بِذِمَّةِ اللَّهِ فَإِنَّهُ ذِمَّةُ نَبِيِّكُمْ وَرِزْقُ عِيَالِكُمْ۔

باب آنحضرتؐ نے جن کافروں کو امان دی ان سے امان قائم رکھنے کی وصیت کرنا۔ ذمہ کا مطلب ہے عہد و قرار، اِلّ کا معنی ہے رشتہ داری۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از ابوجمرہ) از جویریہ بن قدامہ تیمی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (جب زخمی ہونے کے بعد آپ کا آخر وقت تھا) کہا ہمیں کچھ وصیت فرمائیے تو انہوں نے فرمایا میں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا ذمہ قائم رکھنا وہی پیغمبر کا ذمہ ہے (یعنی ذمیوں کو مت ستانا) نیز وہی تمہارے اہل وعیال کے رزق کا ذریعہ ہے (جزیہ سے تمہارے کنبے پلتے ہیں)

۱ہ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی بھلی لگے اور اللہ کی مدد اترے کہتے ہیں اس کے بعد جنگ شروع ہوئی اور سخت جنگ کے بعد کافروں کو ہزیمت ہوئی اور ذوالجناحین جو کافروں کی فوج کا سردار تھا خچر پر۔ گرا اس کا پیٹ پھٹ گیا یہ واقعہ ۲۱ھ کا ہے ۱۲ منہ ۲ہ یعنی وہی وہاں کا حاکم ہے بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے لیکن امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو ابن اسحاق نے نکالا اس میں یوں ہے کہ جب آپ تبوک کو جا رہے تھے تو یوحنا بن روبہ ایلہ کا حاکم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جزیہ دینا قبول کیا آپ نے اس سے صلح کرلی اور یہ سند لکھ دی یہ امان ہے اللہ اور محمد پیغمبر کی طرف سے یوحنا بن روبہ اور ایلہ والوں کو اس روایت سے ترجمہ باب صاف نکل آتا ہے [illegible] لیکن جب اس سے صلح کی تو سارے ایلہ والے امن اور صلح میں آگئے ۱۲ منہ۔

باب ۱۲۶۹ مَا اَقْطَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَحْرَیْنِ وَمَا وَعَدَ مِنْ مَّالِ الْبَحْرَیْنِ وَالْجِزْیَۃِ وَلِمَنْ یُّقْسَمُ الْفَیْءُ وَالْجِزْیَۃُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بحرین میں سے جاگیریں عطاء کرنا اور بحرین کی آمدنی اور جزیہ میں سے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کرنا نیز اس بات کا بیان کہ جو مال کفار سے بغیر جنگ حاصل ہو یا جزیہ وصول ہو وہ کن لوگوں میں تقسیم کیے جائیں؟

۲۹۴۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ لِیَکْتُبَ لَھُمْ بِالْبَحْرَیْنِ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰہِ حَتّٰی تَکْتُبَ لِاِخْوَانِنَا مِنْ قُرَیْشٍ بِمِثْلِھَا فَقَالَ ذَاکَ لَھُمْ مَّا شَاءَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ یَقُوْلُوْنَ لَہٗ قَالَ فَاِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اُثْرَۃً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی تَلْقَوْنِیْ۔

(از احمد بن یونس از زہیر از یحییٰ بن سعید انصاری) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری لوگوں کو طلب فرمایا کہ انہیں بحرین کی جاگیریں لکھ دیں (یہ جاگیریں ذریعہ معاش تک محدود ہوتی تھیں آج کیطرح عیاشی کا ذریعہ نہ ہوتی تھیں) انہوں نے کہا بخدا ہم تو اسوقت تک جاگیریں نہیں لینگے جبتک آپ ہمارے بھائی قریشی حضرات کو بھی ویسی ہی جاگیریں نہ لکھ دیں۔ آپ نے فرمایا جبتک اللہ تعالیٰ کو یہ منظور رہے یہ جاگیریں انہیں ملتی رہیں گی لیکن انصاری یہی اصرار کرتے رہے کہ قریش کیلئے سندات لکھ دیجئے تب آپ نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ دوسرے لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ مگر تم مجھ سے (آخرت میں) ملاقات تک صبر کیے رہنا (کسی قسم کی باہمی لڑائی جھگڑا نہ کرنا)

۲۹۴۱۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَدْ اَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ مَنْ کَانَتْ لَہٗ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِدَۃٌ فَلْیَاْتِنِیْ فَاَتَیْتُہٗ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ قَالَ لِیْ لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَیْنِ لَاَعْطَیْتُکَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَقَالَ لِیْ حُثْہُ فَحَثَوْتُ حَثْیَۃً فَقَالَ لِیْ عُدَّھَا فَعَدَدْتُھَا

(از علی بن عبداللہ از اسماعیل بن ابراہیم از روح بن قاسم از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آئے تو تجھے اتنا اتنا دوں گا (تین چلو)۔ جب آپ کا وصال ہو گیا اور بحرین کا روپیہ آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اگر آنحضرتؐ نے کسی سے کچھ دینے کا وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں ان کے پاس گیا۔ میں نے عرض کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا اگر بحرین کا روپیہ ہمارے پاس آیا تو میں تجھے اتنا اتنا دوں گا حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا ایک لپ (یعنی دونوں ہاتھ بھر کر) لے لے میں نے ایک لپ روپوں کی بھر فرمانے لگے انہیں گن میں نے گنا تو وہ پانچ سو نکلے حضرت ابوبکرؓ نے مجھے ڈیڑھ ہزار روپے عنایت فرما دیئے (یعنی یہ تین لپیں) ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ عبدالعزیز بن صہیب حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

لے اس کو حاکم نے مستدرک میں اور ابن مندہ نے امالی میں اور ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ

فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ فَأَعْطَانِي أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطِنِي إِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا قَالَ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ أْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ ثُمَّ احْتَمَلَهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین سے (خراج کا) روپیہ آیا آپ نے فرمایا مسجد میں ڈال دو۔ یہ ان تمام روپیوں سے زیادہ تھا جو آنحضرتؐ کے پاس اب تک آچکے تھے۔ اتنے میں حضرت عباسؓ تشریف لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے دلوائیے میں نے اپنا فدیہ دیا (جنگ بدر میں) عقیل کا فدیہ دیا آپ نے ارشاد فرمایا اچھا لے لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں لپ بھر بھر کر ڈال دیئے پھر اسے اٹھانے لگے تو مال اٹھ نہ سکا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کسی کو حکم دیجئے وہ یہ روپیہ اٹھوا دے آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود ہی اٹھوا دیجئے آپ نے فرمایا یہ بھی نہیں ہو سکتا آخر انہوں نے اس روپیہ میں سے کچھ نکال ڈالا۔ پھر اٹھانے لگے تب بھی نہ اٹھا سکے دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ! کسی سے فرما دیجئے کہ اٹھوا دے آپ نے انکار فرمایا پھر حضرت عباسؓ نے عرض کیا تو آپ خود ہی اٹھوا دیجیے۔ آپ نے فرمایا نہیں آخر انہوں نے کچھ رقم اور نکال دی اور باقی روپے اٹھا کر اپنے شانوں پر ڈال لیے اور چل پڑے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برابر انہیں دیکھتے رہے حتیٰ کہ وہ نظروں سے غائب ہو گئے، آپؐ نے حضرت عباسؓ کی حرص پر تعجب کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ اس جگہ سے اس وقت تک نہ اٹھے، جب تک ایک درہم بھی[1] رہ گیا (یعنی تمام مال تقسیم کر کے اٹھے)

بَابٌ ۱۹۷ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

باب کسی ذمی کافر کو بلا قصور کے مار ڈالنے کا گناہ

۲۹۴۲۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

(از قیس بن حفص از عبدالواحد از حسن بن عمرو از مجاہد) عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا جو شخص ذمی کافر کو مار ڈالے وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے ہی محسوس ہونے لگتی ہے (یعنی وہ شخص جنت سے اتنا دور ہوگا)

[1] یہ باب تعلیق القنو فی المسجد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۹۷ اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَقَالَ عُمَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقِرُّكُمْ مَّا اَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

باب یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکالنے کا بیان حضرت عمر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں تمہیں یہاں اس وقت تک رہنے دیتا ہوں جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں رکھے [1]

۲۹۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَالَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ يَّجِدْ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از سعید مقبری از والد خود) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک بار صبح مسجد میں بیٹھے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اثنا میں فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلیں چنانچہ ہم لوگ یہودیوں کی طرف چل پڑے اور ان کے مدرسہ میں آ پہنچے آپ نے ان سے فرمایا دیکھو اسلام قبول کر لو تم (مع اہل و عیال) محفوظ ہو جاؤ گے یقین کر لو کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے [2] میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اس ملک سے نکال دوں پھر تم میں سے اگر کسی شخص کو جائیداد کی قیمت وصول ہو سکے تو وہ بیچ دے اگر نہ بیچو (تمہاری مرضی) زمین تو سب اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۲۹۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ مَّا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَتَنَازَعُوْا وَ لَا يَنْبَغِيْ عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ فَقَالُوْا مَا لَهٗ اَهَجَرَ فَاسْتَفْهِمُوْهُ فَقَالَ ذَرُوْنِيْ فَالَّذِيْ اَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُوْنِيْ اِلَيْهِ فَاَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ قَالَ اَخْرِجُوا

(از محمد از ابن عیینہ از سلیمان احول از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جمعرات کا دن! ہائے جمعرات کا دن! پھر خوب روئے ان کے آنسوؤں سے زمین کی کنکریاں بھیگ گئیں۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، اے ابوعباس! جمعرات کے دن کا کیا مطلب ہے؟ (کہ آپ اسقدر روئے) فرمایا اسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے شدت اختیار کی تھی آپ نے فرمایا ذرا کاغذ لاؤ میں تمہیں ایک کتاب (یعنی وصیت نامہ) لکھوا دوں اس کے بعد تم (اگر اس وصیت کے مطابق عمل کرتے رہے) تو تم گمراہ نہ ہو سکو گے اس پر لوگوں نے [3] جھگڑا شروع کر دیا حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑنا نامناسب ہے (جو لوگ لکھوانے کے حق میں تھے) کہنے لگے کیا آنحضرت خلاف عقل لکھوائیں گے؟

---

[1] یعنی جب تک اللہ کو منظور ہے یہ تعلیق کتاب المضارعۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے یہودیوں کے اخراج کی نیت کر لی تھی لیکن اس کے واقع ہونے سے پیشتر آپ کی وفات ہو گئی حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں ان کو وہاں سے نکال دیا ۱۲ منہ [3] کسی نے کہا لکھواؤ کسی نے کہا نہ لکھواؤ ۱۲ منہ [4] مسلمانوں کو اس فقرے پر غور کرنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کتنا عظیم دعویٰ کر رہے ہیں کہ ساری زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ہمیں چاہیئے کہ اس ارشاد کی حفاظت کے لئے جانیں وقف کریں تمام دنیا پر قبضہ کریں مگر ہم اس کے اہل اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ ہم اللہ کے احکام کو اپنے اوپر اور دنیا پر جاری و ساری کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں ۱۲ عبدالرزاق

الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أُجِيزُهُمْ وَالثَّالِثَةُ خَيْرٌ إِمَّا أَنْ سَكَتَ عَنْهَا وَإِمَّا أَنْ قَالَهَا فَنَسِيتُهَا قَالَ سُفْيَانُ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ۔

پھر آپ سے پوچھو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سن کر فرمایا مجھے تنہائی چاہیئے میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جدھر تم مجھے بلاتے ہو۔ پھر آپ نے انہیں تین باتوں کا حکم دے دیا مشرکوں کو عرب کے جزیرہ[1] سے نکال دینا باہر کے جو قاصد میاں آئیں ان کی اسی طرح سے خاطر تواضع کرنا جس طرح میں کرتا رہا تیسری بات کچھ بہتر تھی یا تو سعید نے اس کا ذکر نہیں کیا یا میں بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں یہ جملہ (تیسری بات کچھ بہتر تھی) سلیمان احول کا خیال ہے[2]

بَاب ۱۹۷۲۔ إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

باب اگر مشرکین مسلمانوں سے غداری کریں تو قابل معافی ہے یا نہیں؟

۲۹۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ هَا هُنَا مِنْ يَهُودَ فَجُمِعُوا لَهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ فَقَالَ كَذَبْتُمْ بَلْ أَبُوكُمْ فُلَانٌ فَقَالُوا صَدَقْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ كَذِبَنَا كَمَا عَرَفْتَهُ فِي أَبِينَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا ثُمَّ تَخْلُفُونَا فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْسَئُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا نَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ صَادِقِيَّ عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ فَقَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از سعید) از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک بکری تحفہ بھیجی گئی (بکری بھنی ہوئی تھی) جس میں زہر ملا ہوا تھا (یہ زینب بنت حارث یہودن نے بھیجی تھی) آپ نے حکم دیا یہاں جتنے یہودی ہیں انہیں جمع کرو چنانچہ آپ کے سامنے تمام یہودی جمع کیے گئے آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں کیا وہ تم مجھے سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! آپ نے فرمایا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا فلاں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے۔ تمہارا باپ وہ نہیں بلکہ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ایک بات اور پوچھتا ہوں۔ کیا تم سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں اے ابوالقاسم اگر ہم غلط کہیں گے تو آپ سمجھ جائیں گے کہ ہم جھوٹے ہیں غرضیکہ آپ نے دریافت فرمایا دوزخ میں (ہمیشہ) کون لوگ رہیں گے؟ انہوں نے جواب دیا ہم کچھ دنوں کیلئے دوزخ جائیں گے پھر تم مسلمان ہماری جگہ وہاں آجاؤ گے آپ نے فرمایا تم ہی ہمیشہ رہو گے خدا کی قسم ہم تمہاری جگہ کبھی دوزخ میں نہ جائیں گے پھر آپ نے فرمایا اچھا ایک اور بات پوچھتا ہوں کیا تم مجھے سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں اے

[1] باب میں یہودیوں کا ذکر ہے لیکن مشرکوں سے کافر مراد ہیں ان میں یہودی بھی آگئے ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں تیسری بات یہ تھی کہ اسامہ کا لشکر تیار کرکے روانہ کردینا یا نماز کی محافظت کرنا یا لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک کرنا ۱۲ منہ

قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هٰذِهِ الشَّاةِ سَمًّا فَقَالُوْا نَعَمْ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ قَالُوْا اَرَدْنَا اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا نَّسْتَرِيْحُ وَاِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَّمْ يَضُرَّكَ۔

ابو القاسم! آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ملایا تھا آپ نے فرمایا اس فعل کے لیے تمہیں کس چیز نے اکسایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا ہم نے خیال کیا کہ اگر آپ (دعوائے نبوت میں) جھوٹے ہونگے تو آپ کے وجود سے رہا ہو کر ہم آرام حاصل کریں گے اگر آپ سچے نبی ہیں تو یہ زہر آپ کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔[1]

بَابٌ ۱۹۷۳ دُعَاءِ الْاِمَامِ عَلٰى مَنْ نَّكَثَ عَهْدًا۔

۲۹۴۶ - حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا عَنِ الْقُنُوْتِ قَالَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ فَقُلْتُ اِنَّ فُلَانًا يَّزْعُمُ اَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ كَذَبَ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَدْعُوْا عَلٰى اَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ بَعَثَ اَرْبَعِيْنَ اَوْسَبْعِيْنَ يَشُكُّ فِيْهِ مِنَ الْقُرَّاءِ اِلٰى اُنَاسٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَعَرَضَ لَهُمْ هٰؤُلَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَمَا رَاَيْتُهٗ وَجَدَ عَلٰى اَحَدٍ مَّا وَجَدَ عَلَيْهِمْ۔

باب جو عہد شکنی کرے اس کے لیے بددعا کرنا۔

(از ابو النعمان از ثابت بن یزید) عاصم احول کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا قنوت کب پڑھنی چاہیے؟ انہوں نے فرمایا رکوع سے پہلے میں نے عرض کیا فلاں شخص (محمد بن سیرین) تو کہتے ہیں کہ آپ نے رکوع کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا ہے انہوں نے فرمایا نہیں وہ غلط کہتا ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت پڑھتے رہے آپ بنی سلیم کے قبیلوں پر بددعا کرتے رہے۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ آپ نے چالیس یا ستر (راوی کو شک ہے) قاریوں کو چند مشرکوں کے پاس بھیجا (تاکہ وہ دین کی تعلیم دیں) یہ بنی سلیم کے لوگ (جن کا سردار عامر بن طفیل تھا) ان کے آڑے آئے اور ان کو شہید کر دیا حالانکہ ان مشرکین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ ہو چکا تھا اس واقعے کے بعد جتنا رنج و غصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔[2]

بَابٌ ۱۹۷۴ اَمَانِ النِّسَاءِ وَجِوَارِهِنَّ

۲۹۴۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى اُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ تَقُوْلُ ذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُّهٗ

باب اگر عورتیں امان اور پناہ دیں۔

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو النضر یعنی غلام عمر بن عبید اللہ) از ابو مرہ یعنی غلام ام ہانی بنت ابیطالب) از حضرت ام ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ کے پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل فرما رہے تھے اور حضرت فاطمہ آپ کو پردہ

---

[1] ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے اس یہودن کو جس نے زہر ملایا تھا کچھ سزا نہ دی بیہقی کی روایت میں ہے آپ نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی ذات کا بدلہ ان سے نہ لیا بلکہ معاف کر دیا مگر جب بشر بن براء صحابی رضی اللہ عنہ جنہوں نے اس گوشت میں سے کچھ کھا لیا تھا مر گئے تو آپ نے ان کے قصاص میں اس کو قتل کرایا۔ زہری نے کہا وہ یہودن مسلمان ہو گئی تھی لہذا آپ نے اس کو چھوڑ دیا ۱۲ منہ

[2] کیونکہ یہ لوگ قاری اور عالم تھے اگر یہ زندہ رہتے تو ان سے ہزاروں بندگان خدا کو فائدہ پہنچتا۔ بندہ گوئی نے کہا ہے عالم کی موت ایک بڑی مصیبت ہے اگر جاہل ہزار ہا مر جائیں تو اتنا صدمہ نہیں ہوتا ۱۲ منہ

يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقُلْتُ اَنَا اُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِاُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِ رَكَعَاتٍ مُّلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ اُمِّيْ عَلِيٌّ اَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ اَجَرْتُهُ فُلَانَ بْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَجَرْنَا مَنْ اَجَرْتِ يَا اُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ اُمُّ هَانِئٍ وَّذٰلِكَ ضُحًى۔

کیے ہوئے تھیں، میں نے آپ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا یہ کون ہے؟ میں نے جواب دیا، ام ہانی بنت ابی طالب آپؐ نے فرمایا خوش آمدید ام ہانی غسل کے بعد آپؐ نے ایک کپڑا بدن پر لپیٹ کر (چاشت کی) آٹھ رکعتیں (نفل) پڑھیں پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے علیؓ یہ کہتے ہیں ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو میں قتل کروں گا حالانکہ میں اسے پناہ دے چکی ہوں، آپؐ نے فرمایا ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی۔ یہ واقعہ چاشت کے وقت کا تھا [1]

باب ۱۹۷۵ - ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَجِوَارُهُمْ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ

باب مسلمان سب برابر ہیں اگر ایک ادنیٰ مسلمان بھی کسی کافر کو پناہ دے تو سب مسلمان اسے قبول کرلیں۔

۲۹۴۸ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ فَقَالَ فِيْهَا الْجِرَاحَاتُ وَاَسْنَانُ الْاِبِلِ وَالْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

(از محمد از وکیع از اعمش از ابراہیم تیمی) ابراہیم تیمی کے والد یزید بن شریک تیمی) سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں جس کا ہم مطالعہ اور تلاوت کرتے ہیں[2]۔ اور دوسری یہ کاپی ہے جس میں زخموں کے قصاص کا اونٹوں کی عمروں کا (جو دیت میں دیئے جاتے ہیں) بیان ہے اور یہ بیان ہے کہ مدینہ عیر پہاڑ سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے جو شخص اس جگہ دین میں کوئی نئی بات نکالے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے نہ اس کی فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل نیز یہ بیان ہے کہ کوئی (لونڈی غلام) اپنے مالک کے سوا دوسرے کسی کو مالک بنائے اس پر بھی ایسی لعنت ہے نیز مسلمان مسلمان سب برابر ہیں۔ ہر ایک کا ذمہ یکساں ہے۔ جو کوئی مسلمان کا ذمہ توڑے اس پر بھی ایسی ہی لعنت ہوگی۔

---

[1] ہبیرہ ام ہانی کے خاوند جعدہ ان کے بیٹے تھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ حضرت علیؓ اپنے بھانجے کو کیوں مارتے بعضوں نے کہا فلاں بن ہبیرہ سے حارث بن ہشام مخزومی مراد ہیں۔ غرض حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو پناہ دینا درست ہے آئمہ اربعہ کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا امام کو اختیار ہے چاہے اس امان کو منظور کرے چاہے نہ کرے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا کتاب الجفر والجامع یا اور دوسری کتابیں جو حضرت علی کی طرف منسوب کی جاتی ہیں ان کی کوئی اصل نہیں حضرت علیؓ کو بھی اسی قرآن مجید کو پڑھتے تھے جو ہم سب پڑھتے ہیں، اگر سورتوں کی ترتیب یعنی تقدیم وتاخیر میں فرق ہو تو یہ اور بات ہے باقی جو یہ سمجھتا ہے کہ حضرت علیؓ یا اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پاس کوئی دوسرا قرآن تھا اور یہ قرآن جو رائج ہے ناقص ہے یا اس قرآن کو بیاض عثمانی قرار دے کر اس کی حرمت اور عزت نہیں کرتا اس پر بھی اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی پھٹکار ہو۔ یہ حدیث اوپر بھی باب حرم المدینہ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

بَابٌ ۱۹۷۶ اِذَا قَالُوْا صَبَانَا وَ لَمْ یُحْسِنُوْا اَسْلَمْنَا۔

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلَ خَالِدٌ یَقْتُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرَأُ اِلَیْکَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ وَقَالَ عُمَرُ اِذَا قَالَ مَتْرَسْ فَقَدْ اٰمَنَہٗ اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ الْاَلْسِنَةَ کُلَّھَا وَقَالَ تَکَلَّمْ لَا بَاْسَ۔

باب اگر کفار گھبراہٹ میں بجائے لفظ اَسْلَمْنَا کے صَبَانَا کہہ دیں یعنی بجائے اسلام کے یوں کہیں ہم نے دین بدل دیا ہے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید نے (ایک جنگ میں) کفار کو مارنا شروع کر دیا حالانکہ وہ کہتے جاتے تھے ہم نے دین بدل دیا، دین بدل دیا جب آنحضرتؐ نے یہ حال سنا تو فرمایا یا اللہ میں خالد کے فعل سے بیزار ہوں حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان کافر سے کہہ دے مترسؔ (فارسی زبان کا لفظ یعنی مت ڈر) تو بیشک اسنے امان دیدی (اب اسکے قتل کرنا درست نہیں) بیشک اللہ تمام زبانیں جاننے والا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ہرمزان فارسی سے کہا بات کر کچھ خوف نہ کر (گویا اس طرح حضرت عمرؓ نے اسے امان دے دی)

بَابٌ ۱۹۷۷ الْمُوَادَعَةِ وَ الْمُصَالَحَةِ مَعَ الْمُشْرِکِیْنَ بِالْمَالِ وَغَیْرِہٖ وَاِثْمِ مَنْ لَّمْ یَفِ بِالْعَھْدِ

وَقَوْلِہٖ تَعَالٰی وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا الْاٰیَةَ۔

باب مشرکوں سے مال وغیرہ پر صلح کرنا اور لڑائی چھوڑ دینا جو شخص عہد پورا نہ کرے اسکا گناہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَھَا الْاٰیَةَ۔ (اگر کافر صلح پر آمادہ ہوں تو تو بھی صلح پر آمادہ ہو جا)

۲۹۴۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ ھُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَھْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَھْلٍ وَّ مُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَیْدٍ اِلٰی خَیْبَرَ وَھِیَ یَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فَاَتٰی مُحَیِّصَةُ اِلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَھْلٍ وَّ ھُوَ یَتَشَحَّطُ فِیْ دَمِہٖ قَتِیْلًا فَدَفَنَہٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَھْلٍ وَّ مُحَیِّصَةُ وَحُوَیِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَھَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ کَبِّرْ کَبِّرْ وَھُوَ اَحْدَثُ

(از مسدد از بشیر ابن مفضل از یحییٰ از بشیر ابن یسار) سہل بن ابی حثمہ ان سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید خیبر کی طرف تشریف لے گئے ان دنوں یہودیوں سے صلح تھی خیبر پہنچ کر یہ دونوں شخص الگ الگ ہو گئے پھر محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے پاس آئے تو دیکھا کہ وہ خون میں لوٹ رہے ہیں کسی نے اسے قتل کر دیا ہے محیصہ نے اسے دفن کیا پھر مدینہ میں آئے تو عبدالرحمان بن سہل اور محیصہ اور ان کے بھائی حُوَیصہ جو مسعود کے بیٹے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے عبدالرحمان نے گفتگو شروع کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کو بولنے دے۔ عبدالرحمن تینوں میں کم سن تھے وہ خاموش

لہ اس حدیث کا پورا قصہ غزوۂ فتح میں آئے گا جہاں امام بخاری نے اس کو موصولاً بیان کیا ہے ۱۲ منہ سلہ اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا ۱۲ منہ سلہ اور یہ کلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہرمزان کے لئے امن دینا ٹھہرا اس کو ابن ابی شیبہ اور یعقوب بن ابی سفیان نے اپنی تاریخ میں باسناد صحیح وصل کیا۔ کہتے ہیں جب صحابہؓ نے تستر کا محاصرہ کیا تو ہرمزان حضرت عمرؓ کے حکم پر اترا جب اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے تو مارے ڈر کے صاف بات نہ کر سکا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا گو یا اس کو امان دی ۱۲ منہ

الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ اَتَحْلِفُوْنَ وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ قَاتِلِكُمْ اَوْصَاحِبِكُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَقَالُوْا كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔

ہو گئے۔ تب محیصہ اور حویصہ نے گفتگو شروع کی آپ نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو؟ یا تو قسم کھاؤ کہ عبداللہ کو فلاں شخص نے قتل کیا ہے اور قاتل پر اپنا حق ثابت کر لو۔ انہوں نے عرض کیا ہم کیسے قسم کھائیں؟ ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا یہودی پچاس قسمیں کھا کر اپنی برات کر لیں گے، انہوں نے عرض کیا وہ تو کافر ہیں ہم ان کی قسموں پر کیسے اعتبار کر لیں؟ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمان کی دیت اپنے پاس سے ادا کی [1]

بَاب ۱۹۷۸ فَضْلِ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

۲۹۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ هِرَقْلَ اَرْسَلَ اِلَيْهِ فِيْ رَكْبٍ مِّنْ قُرَيْشٍ كَانُوْا تِجَارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِيْ مَادَّ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا سُفْيَانَ فِيْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ۔

باب عہد پورا کرنے کی فضیلت۔

(از یحییٰ ابن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ از عبداللہ بن عباس) از ابو سفیان بن حرب وہ کہتے ہیں کہ ہرقل نے قریش کے کئی دوسرے سواروں کے ساتھ انہیں بلا بھیجا وہ شام کے ملک میں تجارت کی غرض سے گئے ہوئے تھے یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان سے قریش کے کفار کے مقدمے میں صلح کر لی تھی [3]

بَاب ۱۹۷۹ هَلْ يُعْفٰى عَنِ الذِّمِّيِّ اِذَا سَحَرَ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سُئِلَ اَعَلٰى مَنْ سَحَرَ مِنْ اَهْلِ الْعَهْدِ قَتْلٌ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صُنِعَ لَهٗ ذٰلِكَ فَلَمْ يَقْتُلْ مَنْ صَنَعَهٗ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب اگر ذمی کافر جادو کرے تو اسے قتل کیا جائے یا نہیں؟

ابن وہب نے بحوالہ یونس از ابن شہاب روایت کیا ہے [4] کہ ابن شہاب سے پوچھا گیا کہ اگر ذمی جادو کرے تو اسے قتل کیا جائیگا یا نہیں؟ انہوں نے جواب دیا نہیں تو یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا تو آپ نے جادوگر کو قتل نہیں کیا۔ وہ جادوگر اہل کتاب میں سے تھا [5]

---

[1] اس کے لوگوں کو دیت دینا ہوگی اگر وہ قتل کا اقرار کرے تو اس سے قصاص بھی لیا جا سکتا ہے یہ قسامت کی صورت ہے اس کا حکم دوسرے معاملات سے جداگانہ ہے اس میں مدعی سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں کہ میرا گمان فلانے شخص پر ہے اسی نے مارا ہے ۱۲ منہ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا کر کے یہود سے صلح قائم رکھی اکثر اماموں کے نزدیک ایسی صلح جائز نہیں کہ مسلمان بادشاہ کافروں کو کچھ مال دے مگر بعضوں نے ضرورت شدیدہ کے وقت جائز رکھا ہے باب کا یہ ترجمہ جو کوئی عہد پورا نہ کرے اس کا گناہ حدیث سے نہیں نکلتا اور شاید امام بخاری کو اس باب میں کوئی حدیث لکھنا منظور تھا مگر اتفاق نہ ہوا یا اپنی شرط کے موافق کوئی حدیث آنہیں کی نہیں ملی ۱۲ منہ [3] یعنی صلح حدیبیہ جو ۶ھ میں ہوئی یہ حدیث مفصل اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ بیان ہے کہ ہرقل نے کہا پیغمبر دغا یعنی عہد شکنی نہیں کرتے اسی سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کہ عہد کا پورا کرنا انبیاء کی خصلت ہے جو بڑی فضیلت رکھتی ہے اور عہد توڑنا دغا بازی کرنا ہے شریعت میں منع ہے ۱۲ منہ [4] یہ عبداللہ بن وہب کی جامع میں موصول ہے ۱۲ منہ [5] ظاہرا ابن شہاب کی دلیل پوری نہیں ہوتی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیتے تھے دوسرے اس کے جادو سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا ایک ذرا تخیل پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کوئی کام نہ کرتے اور خیال آتا کہ کر

۲۹۵۱۔ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُحِرَ حَتّٰی کَانَ یُخَیَّلُ اِلَیْهِ اَنَّهٗ صَنَعَ شَیْئًا وَّلَمْ یَصْنَعْهُ۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا حتیٰ کہ آپ کو یہ خیال ہوتا تھا کہ آپ نے فلاں کام کر لیا ہے حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا (یہ جادو کا اثر تھا اللہ تعالیٰ نے جلدی ہی اسے رفع فرما دیا)۔

باب ۱۹۸۰ مَا یُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

وَقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَاِنْ یُّرِیْدُوْا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ الْاٰیَةَ

باب

وَاِنْ یُّرِیْدُوْا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ (اگر کافر یہ چاہیں کہ وہ تجھے دھوکہ دیں تو اللہ تجھے کافی ہے) (ان کے دھوکے کی فکر مت کر)

۲۹۵۲۔ حَدَّثَنَا الْحُمَیْدِیُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِیْسَ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَهُوَ فِیْ قُبَّةٍ مِّنْ اَدَمٍ فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ مَوْتِیْ ثُمَّ فَتْحُ بَیْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ مُوْتَانٌ یَّاْخُذُ فِیْكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتّٰی یُعْطَی الرَّجُلُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَیَظَلُّ سَاخِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَّا یَبْقٰی بَیْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ اِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُوْنُ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ بَنِی الْاَصْفَرِ فَیَغْدِرُوْنَ فَیَاْتُوْنَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِیْنَ غَایَةً تَحْتَ كُلِّ غَایَةٍ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا۔

(از حمیدی از ولید بن مسلم از عبداللہ بن علاء ابن زبر از بسر بن عبیداللہ از ابو ادریس) از عوف بن مالک رضی اللہ عنہ وہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں حاضر ہوا آپ چمڑے کے خیمہ میں قیام فرما تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے چھ علامتیں واقع ہوں گی میرا انتقال ہوگا، بیت المقدس[1] فتح ہوگا۔ موت[2] کی بیماری جیسے بکریوں میں بیماری پڑتی ہے (یعنی طاعون) کثرت[3] مال کہ آدمی سو اشرفیاں لے کر بھی خوش نہ ہوگا۔ ایک[4] بلا عرب کے ہر گھر میں گھس جائے گی۔ تمہارے اور نصاریٰ کے درمیان صلح ہوگی اور پھر وہ عہد شکنی اور غداری کریں گے اور اسی جھنڈے لیکر تمہارے ساتھ لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی (گویا کل ۸۰ × ۱۲۰۰۰ = ۹۶۰۰۰۰ نو لاکھ ساٹھ ہزار)۔[5]

باب ۱۹۸۱ کَیْفَ یُنْبَذُ اِلٰی اَهْلِ الْعَهْدِ وَقَوْلِهٖ وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ

باب عہد کیسے واپس کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تجھے یہ اندیشہ ہو کسی قوم سے کہ وہ خیانت کریں گے

---

[1] اس کا پورا قصہ باب طب میں ان شاء اللہ تعالیٰ آئے گا ۱۲ منہ [2] پہلی دوسری نشانی تو ہو چکی تیسری کہتے ہیں کہ وہ بھی ہو چکی یعنی طاعون عمواس جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا تھا جس میں ہزاروں مسلمان مرگئے۔ چوتھی نشانی بھی ہو چکی مسلمان روم اور ایران کی فتح سے بے حد مالدار ہو گئے تھے۔ پانچویں نشانی کہتے ہیں ہو چکی ہے یعنی حضرت عثمان اور بنی امیہ کا فتنہ چھٹی نشانی ابھی نہیں ہوئی قیامت کے قریب ہوگی دوسری روایت میں ہے بڑی جنگ قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کا نکلنا یہ سب چھ مہینے کے اندر ہوں گی اس حدیث سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ دغا بازی کرنا کافروں کا کام ہے اور قیامت کی ایک نشانی ہے ۱۲ منہ [3] بیت المقدس اتنا عظیم شہر ہے کہ اس کی فتح قیامت کی نشانی ہے کاش مسلمان اس کے حاصل کرنے کی کوشش اور مکر کرتے اور پوری جد و جہد کرتے ۱۲ عبد الرزاق

قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ الْآيَةَ

تو ان کا عہد معقول طریقے سے انہیں واپس کر دے[1]۔

۲۹۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤَذِّنُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَقِيلَ إِنَّمَا الْأَكْبَرُ مِنْ أَجْلِ قَوْلِ النَّاسِ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ فَنَبَذَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّاسِ فِي ذٰلِكَ الْعَامِ فَلَمْ يَحُجَّ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْرِكٌ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از حمید بن عبدالرحمان) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی ان لوگوں کے ساتھ بھیجا، جو دسویں تاریخ ذوالحجہ کو منیٰ میں منادی کرتے تھے، لوگو اس سال کے بعد کوئی مشرک حج کرنے نہ آئے نہ کوئی ننگا خانہ کعبہ کا طواف کرے اور حج اکبر نام ہے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کا۔ اس حج کو حج اکبر اس لیے کہتے ہیں کہ لوگ عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں[2]۔ بہرکیف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس سال مشرکوں سے جو عہد لیا تھا واپس کر دیا اور اس (دوسرے) سال حجۃ الوداع میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا کوئی مشرک شریک نہ ہوا۔

باب ۱۹۸۲- إِثْمِ مَنْ عَاهَدَ ثُمَّ غَدَرَ وَقَوْلِهِ الَّذِينَ عَاهَدْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَهُمْ لَا يَتَّقُونَ۔

باب عہد کر کے دغا دینے کا گناہ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، وہ لوگ جن سے تو نے عہد کیا پھر وہ ہمیشہ عہد توڑتے آئے ہیں اور (دغابازی سے) باز نہیں آتے۔

۲۹۵۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعُ خِلَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق) از عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن شخصوں میں یہ چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے، تو خلاف کرے، جب عہد کرے تو دغا دے، جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے جس شخص میں ان چار خصلتوں میں سے کوئی ایک خصلت بھی ہوگی تو جب تک اسے چھوڑ نہ دے اس میں نفاق کی خصلت سمجھی جائے گی[3]۔

۲۹۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابراہیم تیمی از والد ش از

---

[1] معقول طور سے یہ ہے کہ ان کو کہلا بھیجے بھائی ہمارا تمہارا عہد ٹوٹ گیا یہ نہیں کہ دفعتہً ان پر حملہ کر بیٹھے۔ ہمارے زمانے میں تمام مہذب سلطنتیں انہی قاعدوں کو مانتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بیان فرمائے ہیں گو عمل نہیں کرتے ۱۲ منہ

[2] معلوم ہوا کہ حج اکبر حج ہی کا نام ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حج اکبر وہ حج ہے جس میں عرفہ کا دن جمعہ پڑے اس کی کوئی اصل نہیں ہے یعنی ضعیف روایتیں اس باب میں آئی ہیں۔ جس حج میں عرفہ کا دن جمعہ کو آئے وہ دوسرے حجوں سے افضل ہے مگر یہ روایتیں قابل اعتماد نہیں ہیں ۱۲ منہ

[3] اس حدیث کی شرح اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے یہاں اس کو ذکر کیا امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ عہد شکنی اور دغا بازی نفاق کی خصلت ہے ایماندار آدمی ہرگز ایسا نہیں کرنے کا ۱۲ منہ

عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ مَا كَتَبْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْقُرْاٰنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَّا بَيْنَ عَآئِرٍ اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا اَوْ اٰوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ وَّ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَّسْعٰى بِهَآ اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَّمَنْ وَّالٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّ لَا عَدْلٌ وَّقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا لَمْ تَجْتَبُوْا دِيْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا فَقِيْلَ لَهٗ وَكَيْفَ تَرٰى ذٰلِكَ كَآئِنًا يَّآ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ قَالُوْا عَمَّ ذَاكَ قَالَ تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشُدُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوْبَ اَهْلِ الذِّمَّةِ فَيَمْنَعُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ

یزید بن شریک تیمی) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بس یہی قرآن لکھا ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ورق لکھا ہے[1] جس میں آپ نے یہ فرمایا ہے "مدینہ عائر (پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام تک حرم ہے، جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے نہ اس سے فرض عبادت قبول ہوگی نہ نفل۔ پناہ دینے میں مسلمان مسلمان سب برابر ہیں۔ ادنیٰ مسلمان (مثلاً غلام یا عورت) بھی کسی کافر کو پناہ دے سکتا ہے جو شخص کسی مسلمان کا کیا ہوا عہد توڑے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی نہ اس کا نفل قبول ہوگا نہ فرض"

ابو موسیٰ[2] کہتے ہیں ہم سے ہاشم بن قاسم نے بحوالہ اسحاق بن سعید از والد خود بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ تم لوگوں کا اس وقت کیا حال ہوگا جب جزیہ کی آمدنی میں سے ایک دینار یا ایک درہم بھی تمہیں نہ ملے گا۔ لوگوں نے کہا ابوہریرہ تم کیا سمجھے ہو ایسا کیسے ہوگا؟ انہوں نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے میں نے تو اس کے فرمانے سے معلوم کیا ہے جو خود بھی سچا تھا اور جس سے بھی کہا سچ کہا تھا۔ لوگوں نے کہا بیان تو کیجئے کس وجہ سے ایسا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ توڑ دیا جائے گا (مسلمان دغا بازی کریں گے) اللہ تعالیٰ کافروں کے دل سخت کر دے گا وہ جزیہ نہ ادا کریں گے (بلکہ لڑنے کو تیار ہوں گے)[3]

باب ۱۹۸۳

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا وَائِلٍ شَهِدْتَّ صِفِّيْنَ قَالَ نَعَمْ فَسَمِعْتُ

باب

عبدان نے بحوالہ ابو حمزہ بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ اعمش کہتے تھے میں نے ابو وائل سے پوچھا تم جنگ صفین میں (جو حضرت علی اور معاویہ کے درمیان ہوئی حاضر تھے؟

[1] کہتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ورق اپنی تلوار کے غلاف سے نکال کر لوگوں کو بتلایا اس میں مضمون لکھا تھا ۱۲ منہ [2] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ہمارے زمانے میں یہی حال ہے کافروں سے جزیہ وصول کرنا تو درکنار کافر مسلمانوں پر طرح طرح کے ستم کر رہے ہیں ہزاروں طرح کے ٹیکس ان سے وصول کر رہے ہیں ان کو رعایا بنا کر رکھا ہے اور اس کا سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان وحی ترجمان سے مسلمانوں کی اپنی بداعمالیاں اور نافرمانیاں ہیں ۱۲ منہ

سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَمَا وَضَعْنَا أَسْيَافَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا لِأَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ أَمْرِنَا هَذَا۔

انہوں نے کہا ہاں! میں نے سہل بن حنیف صحابی سے سنا وہ کہتے تھے تم اپنی رائے غلط سمجھو (کیونکہ تم دونوں فریق مسلمان ہو اور آپس میں جنگ کرتے ہو) میں نے اپنے آپ کو ابوجندل کے واقعہ کے دن دیکھا (صلح حدیبیہ میں) اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو پھیر سکتا تو پھیر دیتا[1]

۲۹۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو وَائِلٍ قَالَ كُنَّا بِصِفِّينَ فَقَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ فَإِنَّا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى الْبَاطِلِ فَقَالَ بَلَى فَقَالَ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَى مَا نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا أَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللَّهُ أَبَدًا فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُمَرَ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ عُمَرُ

(از عبداللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم) یزید بن عبدالعزیز اپنے والد حبیب بن ابی ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ابو وائل نے کہا ہم جنگ صفین کے موقع پر موجود تھے تو سہل بن حنیف کھڑے ہو گئے اور کہا اے لوگو! تم اپنے آپ کو غلطی پر سمجھو دیکھو ہم صلح حدیبیہ کے روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اگر لڑنا بہتر سمجھتے تو ضرور لڑتے (کیونکہ کفار کا مقابلہ تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور کفار باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے جو لوگ شہید کئے جائیں کیا وہ بہشت میں نہیں جائیں گے؟ اور مقابل کے جو مارے جائیں وہ دوزخ میں نہیں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں بیشک، تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر ہم اپنے دین کی ذلت کیوں گوارا کریں اور اس وقت تک کیوں نہ لڑیں جب تک اللہ تعالیٰ ہمارا اور ان کا فیصلہ نہ کر دے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا خطاب کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں اللہ تعالیٰ مجھے کبھی بیکار نہ کرے گا (یعنی میرے کام میں اللہ کی جانب سے بھلائی نہاں ہے) حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے ان سے بھی وہی گفتگو کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تھی حضرت

[1] یعنی قریش سے خوب لڑتا کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کی اس دن بڑی توہین کی تھی لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑنا مناسب نہ جانا اور ہم آپ کے حکم تابع رہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر ہاتھ اٹھانے سے منع فرمایا ہے میں کیونکر مسلمانوں کو ماروں یہ سہل نے اس وقت کہا جب لوگوں نے ان کو ملامت کی کہ صفین میں مقابلہ کیوں نہیں کرتے ۱۲ منہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَفَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ۔

ابوبکر صدیق نے بھی وہی کہا کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بیکار نہ چھوڑیں گے پھر سورہ فتح نازل ہوئی اور رسول اللہ نے تلاوت فرمائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آخر تک سنائی حضرت عمرؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا یہ صلح (درحقیقت) فتح ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ [1]

۲۹۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ إِذْ عَاهَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُدَّتِهِمْ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ أَفَأَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيهَا۔

(از قتیبہ بن سعید از حاتم از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میری والدہ جو مشرک تھی اپنے والد سمیت اس زمانے میں میرے پاس آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے کفار میں صلح تھی تو میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ میری والدہ آئی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے کچھ سلوک کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں سلوک کر۔ [2]

بَابُ ۱۹۸۴ الْمُصَالَحَةِ عَلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ أَوْ وَقْتٍ مَعْلُومٍ۔

باب تین دن یا معین مدت کے لیے صلح کرنا

۲۹۵۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ يَسْتَأْذِنُهُمْ لِيَدْخُلَ مَكَّةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُقِيمَ بِهَا إِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ وَلَا يَدْعُوَ مِنْهُمْ أَحَدًا قَالَ فَأَخَذَ يَكْتُبُ الشَّرْطَ بَيْنَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَكَتَبَ هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ لَمْ نَمْنَعْكَ

(از احمد بن عثمان بن حکیم از شریح بن مسلمہ از ابراہیم بن یوسف ابن ابی اسحاق از والدش) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا ارادہ فرمایا تو کفار مکہ سے مکہ آنے کی اجازت چاہی انہوں نے یہ شرط کی کہ آپ وہاں تین راتوں سے زیادہ نہ رہیں اور ہتھیار غلافوں میں رکھیں اور (مکہ والوں میں سے کسی کو اپنے پاس نہ بلائیں یہ شرطیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لکھنا شروع کیں اور صلحنامہ کے شروع میں یوں لکھا یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے اس فقرہ پر قریش نے کہا اگر ہم آپؐ کو رسول تسلیم کرتے تو آپ کو روکتے ہی کیوں؟ بلکہ آپ سے بیعت کر لیتے یوں لکھیے کہ یہ وہ صلحنامہ ہے جس پر محمد ابن عبداللہ نے صلح کی ہے۔ آپؐ نے یہ سن کر

[1] سہل کا مطلب یہ تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کے مقابل میں جنگ میں جلدی نہ کی اور ان سے صلح کرلی تو تم مسلمانوں سے لڑنے کے لئے کیوں پلے پڑتے ہو خوب سوچ لو کہ یہ جنگ جائز ہے یا نہیں اور اس کا انجام کیا ہوگا۔ جنگ صفین جب ہوئی تو تمام جہان کے کافروں نے یہ خبر سن کر شادیانے بجائے کہ اب مسلمانوں کا زور آپس میں خرچ ہونے لگا ہم سب بال بال بچے رہیں گے ۱۲ منہ [2] سہل کی حدیث کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ جب قریش نے عہد شکنی کی تو اللہ نے ان کو سزا دی اور مسلمانوں کو ان پر غالب کر دیا اسماء کی حدیث کی مطابقت اس طرح ہے کہ ان کی والدہ بھی قریش کے کافروں میں شامل تھیں اور چونکہ ان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح تھی لہذا آپؐ نے اسماء کو اجازت دی کہ اپنی والدہ سے اچھا سلوک کریں ۱۲ منہ

وَلَبَايَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ أَنَا وَاللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَنَا وَاللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ وَكَانَ لَا يَكْتُبُ قَالَ فَقَالَ لِعَلِيٍّ امْحُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَمْحَاهُ أَبَدًا قَالَ فَأَرِنِيْهِ قَالَ فَأَرَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَلَمَّا دَخَلَ وَمَضَى الْأَيَّامُ أَتَوْا عَلِيًّا فَقَالُوْا مُرْ صَاحِبَكَ فَلْيَرْتَحِلْ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ ارْتَحَلَ۔

فرمایا خدا کی قسم میں محمد بن عبداللہ اور خدا کا رسول ہوں۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو لکھنا جانتے تھے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا "رسول اللہ" کا لفظ مٹا دو حضرت علیؓ نے عرض کیا خدا کی قسم میں تو اسے کبھی نہ مٹاؤں گا۔[1] آپ نے فرمایا اچھا مجھے دکھاؤ یہ لفظ کہاں ہے؟ انہوں نے دکھایا، آپ نے اپنے ہاتھ سے اسے کاٹ دیا خیر جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور تین دن گذر چکے تو مشرک لوگ حضرت علی کے پاس آئے کہنے لگے اب آپ اپنے ساتھی (یعنی حضور سے) سے کہیں کہ (شرط کے مطابق) واپس جائیں حضرت علی نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا بہتر چنانچہ آپ نے مکہ سے کوچ کیا۔[2]

بَابُ ۱۹۸۵ الْمُوَادَعَةِ مِنْ غَيْرِ وَقْتٍ وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

باب غیر معیّن مدت کے لیے صلح کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے) فرمایا ہم تمہیں اس وقت تک رہنے دیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں رکھنا چاہے[3]

بَابُ ۱۹۸۶ طَرْحِ جِيَفِ الْمُشْرِكِيْنَ فِي الْبِئْرِ وَلَا يُؤْخَذُ لَهُمْ ثَمَنٌ۔

باب مشرکوں کی لاشیں کنوئیں میں پھینک دینا لاش کی قیمت نہ لینا[4]

۲۹۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَحَوْلَهٗ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از عبدان بن عثمان از والدش از حضرت شعبہ از ابواسحاق از عمرو بن میمون) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور (کعبے کے پاس) سجدے میں تھے آپ کے گرد قریش کے کئی مشرک بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوجھری لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر ڈال دی آپ نے سجدے سے اس وقت سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراؓ

---

[1] یہ فرمانا حضرت علی کا عدول حکمی اور مخالفت کے طور پر نہ تھا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خیر خواہی اور جوش ایمان کی وجہ سے تھا اس لئے کوئی گناہ حضرت علیؓ پر نہ ہوا یہاں سے شیعہ حضرات کو سبق لینا چاہئے کہ جیسے حضرت علیؓ نے محض محبت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے خلاف کیا ویسا ہی حضرت عمرؓ نے بھی قصہ قرطاس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کے خیال سے کتاب لکھی جانے میں مخالفت کی دونوں کی نیت بخیر تھی ۱۲ منہ [2] کار پاکاں را قیاس از خود مگیر + ایک جگہ حسن ظن کرنا اور دوسری جگہ بدظنی صریح بے ایمانی بدنفسی ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آپ نے مکہ میں تین دن رہنے پر صلح کی ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر موصولاً گذر چکی ہے ۱۲ منہ [5] امام بخاری نے باب کی حدیث سے دوسرا مطلب یوں نکالا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تو بدر کے مقتولین کی لاشیں مکہ کے کافروں کے ہاتھ بیچ سکتے تھے کیونکہ وہ مکہ کے رئیس تھے اور ان کے اقربا بہت مالدار تھے مگر آپ نے ایسا ارادہ نہ کیا اور لاشوں کو اندھے کنوئیں میں ڈلوا دیا بعضوں نے کہا امام بخاری دوسرے مطلب کی حدیث کو اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے نہ لاسکے لیکن انہوں نے اس طرف اشارہ کر دیا جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں نکالا کہ مشرکین نوفل بن عبداللہ کی لاش کے بدل جو خندق میں گھس آیا تھا اور وہیں مارا گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روپیہ دیتے رہے لیکن آپ نے فرمایا ہم کو اس کی قیمت درکار نہیں۔ ہے نہ اس کی لاش۔ زہری نے کہا مشرک دس ہزار درہم اس لاش کے بدل دینے پر راضی تھے ۱۲ منہ

فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰی جَآءَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَاَخَذَتْ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰی مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَیْشٍ اَللّٰهُمَّ عَلَیْكَ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِیْعَةَ وَشَیْبَةَ ابْنَ رَبِیْعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِیْ مُعَیْطٍ وَّاُمَیَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَّاُبَیَّ بْنَ خَلَفٍ فَلَقَدْ رَاَیْتُهُمْ قُتِلُوْا یَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِیْ بِئْرٍ غَیْرَ اُمَیَّةَ وَاُبَیٍّ فَاِنَّهٗ کَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَلَمَّا جَرُّوْهُ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّلْقٰی فِی الْبِئْرِ۔

تشریف لائیں اور انہوں نے وہ اوجھری پشت مبارک سے اٹھا کر پھینک دی اور یہ کام کرنے والے کے لیے بددعا کرنے لگیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یوں دعا کی یا اللہ اس قریش کے گروہ کو تو خود سمجھ لے یا اللہ ابوجہل بن ہشام عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، امیہ بن خلف، یا ابی بن خلف سے تو خود سمجھ لے (انہیں ہلاک کر) (حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں) میں نے ان کافروں کو دیکھا کہ (جنکے نام اوپر بیان ہوئے) یہ سب بدر کے دن ذلیل ہو کر مارے گئے اور ایک کنوئیں میں پھینک دیئے گئے۔ سوائے امیہ یا ابی کے کیونکہ یہ بدبخت موٹا آدمی تھا جب اس کی لاش کھینچنے لگے تو کنوئیں میں ڈالنے سے پہلے ہی اس کا جوڑ جوڑ الگ ہو گیا۔

بَابٌ ۱۹۸۷ اِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ۔

باب جو شخص عہد شکنی کرے اس کا گناہ خواہ نیک سے عہد شکنی کرے یا بد سے۔

۲۹۶۰۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمٰنَ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یَّوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا یُنْصَبُ وَقَالَ الْاٰخَرُ یُرٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُعْرَفُ بِهٖ۔

(از ابوالولید از شعبہ از سلیمان از اعمش از ابو وائل از حضرت عبداللہ بن مسعود) اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت ثابت سے بھی روایت کی پھر انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عہد شکن) دغا باز کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔ ایک راوی کہتا ہے وہ جھنڈا کھڑا کیا جائیگا اور دوسرا راوی کہتا ہے اس جھنڈے کو دیکھ کر لوگ پہچان لیں گے کہ یہ دغاباز تھا۔[1]

۲۹۶۱۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لِکُلِّ غَادِرٍ لِوَآءٌ یُّنْصَبُ لِغَدْرَتِهٖ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمایا کرتے تھے کہ (قیامت کے دن) عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی عہد شکنی (بدعہدی) کے نشان کے طور پر قائم ہوگا۔

۲۹۶۲۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ

(از علی بن عبداللہ از جریر از منصور از مجاہد از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز فرمایا اب ہجرت فرض نہیں رہی، البتہ جہاد اور (جہاد کی) نیت تا قیامت

[1] ایک روایت میں ہے کہ یہ جھنڈا اس کی مقعد پر لگایا جائے گا۔ غرض یہ ہے کہ اس کی دغا بازی سے تمام اہل محشر مطلع ہوں گے اور نفرین کریں گے ۱۲ منہ

فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَإِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِأَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهٗ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهُ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ قَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

فرض رہے گی، اسی دن آپ نے یہ ارشاد فرمایا اس شہر (مکہ) کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تخلیق کائنات کے دن سے ہی صاحب احترام بنایا ہے اور تا قیامت اسی طرح محترم رہے گا اللہ کی دی ہوئی حرمت کی وجہ سے نہ وہاں کا کانٹا (جو تکلیف نہ دے) کاٹا جائے نہ وہاں شکاری جانور کو ستایا جائے، نہ وہاں کی گری پڑی چیز اٹھائی جائے البتہ وہ شخص اٹھا سکتا ہے جو اس کے مالک کو معلوم کرنے کے لیے مشتہر کرے اور مل جائے تو اسے دے دے ورنہ واپس وہیں ڈال دے) نیز حرم محترم کی ہری گھاس بھی نہ کاٹی جائے۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اذخر (گھاس کا نام) کاٹنے کی اجازت دی جائے۔ وہ لوہاروں اور سناروں کے کام آتی ہے اور گھر کی چھت ڈالنے کے کام آتی ہے (غرضیکہ رفاہ عامہ کی چیز ہے) سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا اذخر کی اجازت ہے۔

تم الجزء الثانی عشر بحمد اللہ و توفیقہ و اللہ المستعان فی کل آن وشان والحمد للہ رب العلمین

لہ یہ حدیث اوپر کئی بار گذر چکی ہے اس باب سے اس کی مناسبت مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا امام بخاری نے اشارہ کیا اس طرف کہ مکہ باوجود اس کے کہ حرمت والا شہر تھا اور وہاں لڑنا اللہ نے کسی کے لئے درست نہیں کیا مگر چونکہ مکہ والوں نے دغا کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عہد باندھا تھا وہ توڑ ڈالا بنی بکر کی مدد کی بنی خزاعہ پر تو اللہ تعالیٰ نے اس جرم کی سزا میں ایسے حرمت والے شہر میں ان کا مارنا اور قتل کرنا اپنے پیغمبر کے لئے درست کر دیا اس سے یہ نکلا کہ دغابازی بڑا گناہ اور اس کی سزا بہت سخت ہے۔ باب کا یہی مطلب ہے ۱۲ منہ

تیرھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

كِتَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ

کتاب اس بیان میں کہ عالم کی پیدائش (آفرینش) کیونکر شروع ہوئی

بَابُ ۱۹۸۸ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ

اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ خُثَيْمٍ وَالْحَسَنُ كُلٌّ عَلَيْهِ هَيِّنٌ هَيْنٌ وَّ هَيِّنٌ مِّثْلُ لَيْنٍ وَّ لَيِّنٍ وَّ مَيْتٍ وَّ مَيِّتٍ وَّضَيْقٍ وَّضَيِّقٍ اَفَعَيِيْنَا اَفَاَعْيَا عَلَيْنَا حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ لُغُوْبُ النَّصَبُ اَطْوَارًا طَوْرًا كَذَا وَطَوْرًا كَذَا. عَدَا طَوْرَهٗ اَيْ قَدْرَهٗ.

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وہی خدا تو ہے جو پہلے پہل پیدا کرتا ہے پھر وہی دوبارہ بھی پیدا کریگا۔ ربیع[1] بن خثیم اور امام حسن[2] بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہر چیز آسان ہے (ابتدائی پیدا کرنا یا دوبارہ پیدا کرنا) هَيْنٌ اور هَيِّنٌ دونوں طرح آیا ہے جیسے لَيْنٌ اور لَيِّنٌ دونوں طرح ہے اور مَيْتٌ اور مَيِّتٌ اور ضَيْقٌ اور ضَيِّقٌ اور قرآن میں اَفَعَيِيْنَا آیا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کیا ہمیں پہلی بار بنانے نے عاجز کردیا؟ حِيْنَ اَنْشَاَكُمْ وَاَنْشَاَ خَلْقَكُمْ جب اس خدا نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے مادے کو لُغُوْبٌ (جو قرآن میں ہے اس) کے معنی تھکن اور عاجزی اَطْوَارًا[3] (سورہ نوح میں) کے معنی مختلف صورتیں شکلیں (یعنی نُطفہ، عَلَقہ اور مُضغہ وغیرہ وغیرہ اقسام و مدارج میں) عربی محاورہ ہے عَدَا طَوْرَهٗ یعنی فلاں شخص اپنے رتبہ سے بڑھ گیا یہاں اطوار کے معنی رتبہ کے ہیں۔

---

[1] اس کو طبری نے وصل کیا منہ [illegible] انہوں نے ربیع بن خثیم سے ۱۲ منہ [2] اس کو بھی طبری نے قتادہ کے طریق سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] قرآن شریف میں سورہ مریم میں وَهُوَ هَيِّنٌ امام بخاری نے اس مناسبت سے ربیع اور ان کے قول میں یہ لفظ آیا ہے اس کی بھی تحقیق کردی ۱۲ منہ [4] امام بخاری نے سورہ ق اور سورہ نوح کے لفظوں کی جو اس باب میں تفسیر کی ہے ان کی مناسبت یہ ہے کہ ان آیتوں میں آسمان زمین آدمی کی خلقت کا بیان ہے اور یہ باب اسی بیان میں ہے ۱۲ منہ

۲۹۶۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا بَنِي تَمِيمٍ أَبْشِرُوا قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْيَمَنِ اقْبَلُوا الْبُشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ رَاحِلَتُكَ تَفَلَّتَتْ لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از جامع بن شداد از صفوان بن محرز عمران بن حصین سے مروی ہے کہ بنی تمیم کے چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے فرمایا اے بنی تمیم تمہیں خوشخبری ہو انہوں نے عرض کیا آپ خوشخبری دے رہے ہیں تو کچھ ہم پر بخشش بھی ہو جانی چاہیے۔ آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر[1] ہو گیا پھر اہل یمن آئے آپ نے فرمایا بنی تمیم نے خوشخبری کو قبول نہیں کیا تم قبول کر لو انہوں نے عرض کیا ہم نے قبول کیا پھر آپ ابتدائے آفرینش اور عرش کا ذکر فرمانے لگے اس وقت ایک آدمی آیا اور کہا اے عمران تیری اونٹنی نکل بھاگی ہے

عمران کہتے ہیں کاش میں ایسی مقدس محفل سے نہ اٹھتا!

(تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید موتی اخذ کرتا)

۲۹۶۴- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلْتُ نَاقَتِي بِالْبَابِ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالُوا جِئْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ وَكَانَ

(از عمر بن حفص بن غیاث از والدش از حضرت اعمش از جامع بن شداد از صفوان بن محرز) عمران بن حصین کہتے ہیں میں آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی ناقہ دروازے پر باندھ دی بنی تمیم کے لوگ آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی تمیم خوشخبری قبول کر لو مگر بنی تمیم نے دو بار کہا آپ نے خوشخبری دی ہے تو کچھ عطا بھی فرمائیے! بعد ازاں اہل یمن آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ان سے بھی یہی فرمایا خوشخبری قبول کر لو یمن والو، کیونکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے قبول کیا پھر کہنے لگے ہم آپ کے پاس تخلیق کائنات کا حال دریافت کرنے آئے ہیں آپ نے فرمایا (سب سے پہلے) ذات خداوندی تھی اور اس کے سوا کوئی چیز[2] نہ تھی اس کا عرش پانی پر تھا۔ لوح محفوظ میں اس نے ہر چیز کو لکھ لیا اور آسمان زمین پیدا کیے یہ گفتگو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے آواز دی

---

[1] آپ نے ان کو اسلام لانے کی وجہ سے آخرت کی بھلائی کی خوشخبری دی تھی جو بڑی نعمت ہے انہوں نے اپنی کم ظرفی سے یہ سمجھا کہ آپ دنیا کا مال و دولت دینے والے ہیں اور وہ مانگنے لگے آپ کو ان کی یہ کم ظرفی اور دناءت دیکھ کر رنج ہوا آپ کا چہرہ بدل گیا کہتے ہیں یہ مانگنے والا اقرع بن حابس تھا جو ذرا جنگلی آدمی تھا ۱۲ منہ

[2] یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں عرش فرش آسمان زمین سب اتنی بات ہے کہ عرش ان کا اور سب چیزوں سے پہلے وجود رکھتا تھا مگر حادث اور مخلوق وہ بھی ہے غرض خدا ذکر کی ذات اور صفات کے سوا باقی سب چیزیں مخلوق اور حادث ہیں بعضوں نے کہا کہ عرش گو مخلوق ہے مگر حادث نہیں ہمیشہ جل و علاء کے ساتھ ہے۔ اس حدیث سے حکماء کا مذہب باطل ہوا جو اللہ کے سوا مادے اور ادراک یعنی عقل اور آسمان زمین ان سب چیزوں کو قدیم مانتے ہیں اور ان صوفیہ کا بھی رد ہوا جو روح انسانی کو مخلوق نہیں کہتے ۱۲ منہ

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ وَّخَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَنَادٰى مُنَادٍ ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ تَقْطَعُ دُوْنَهَا السَّرَابُ فَوَاللّٰهِ لَوَدِدْتُّ أَنِّيْ كُنْتُ تَرَكْتُهَا وَرَوٰى عِيْسٰى عَنْ رَّقَبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَأَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَهُ۔

حصین کے بیٹے تیری اونٹنی بھاگ نکلی، میں یہ سن کر چلا گیا میں نے دیکھا وہ کافی دور ریت میں پہنچی ہوئی ہے خدا کی قسم میری یہ حسرت رہی کاش میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ہی بیٹھا رہتا اور اونٹنی کی طرف توجہ نہ کرتا۔

اس حدیث کو عیسیٰ ابن موسیٰ نے قیس بن مسلم سے بحوالہ طارق بن شہاب روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مقام پر ہم لوگوں کو سنانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک کہ حالات بیان فرمائے جب بہشتی بہشت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوں گے جنہیں یاد رہا یاد رہا جو بھول گئے وہ بھول گئے۔

۲۹۶۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ أَبِيْ أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ يَقُوْلُ اللّٰهُ شَتَمَنِي ابْنُ اٰدَمَ وَمَا يَنْبَغِيْ

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابو احمد از سفیان از ابو الزناد از اعرج) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آدم کا بیٹا مجھے گالیاں دیتا ہے اس کو یہ مناسب نہیں کہ وہ مجھے گالیاں دے اور وہ مجھے جھٹلاتا ہے حالانکہ اسے ایسا مناسب

لہ تو عرش اور پانی مادہ آسمان اور زمین کے پہلے سے ہوا مگر ان کو بھی اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا بعضے فلاسفہ کے جو زے پیشہ کہتے ہیں کہ جب اللہ کے سوا اور کچھ نہ تھا تو یہ سب کچھ کہاں سے آ گیا اور انہوں نے اپنی دانست میں ایک غلط اصول قائم کر لیا ہے کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی نہ کوئی موجود چیز بالکل معدوم ہو سکتی ہے ہم کہتے ہیں کہ یہ قاعدہ انسانی قدرت اور طاقت پر چل سکتے ہیں نہ خدا کی قدرت پر قطع نظر اس کے تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ کوئی معدوم چیز موجود نہیں ہو سکتی اگر تم ازل سے پروردگار کے ساتھ ہوتے اور دیکھتے رہتے تو البتہ تمہارا کہنا کچھ التفات کے لائق ہوتا اشہدتہم خلق السموات والارض قطع نظر اس کے کہ ساری مخلوقات معدوم محض نہ تھی بلکہ ایک طرح کا وجود اس کے علم میں رکھتی تھی صرف وجود خارجی نہ تھا اللہ تعالیٰ نے جب چاہا ان کو وجود خارجی کا بھی لباس پہنا دیا اور جب چاہے گا یہ وجود خارجی ان سے چھین لے گا صرف وجود علمی رہ جائے گا گویا سب اشیاء کا وجود خارجی اس کے وجود کا ایک سایہ ہے وہ جب چاہتا ہے جس پر چاہتا ہے یہ سایہ ڈال دیتا ہے پھر جب چاہتا ہے وہ سایہ اٹھا لیتا ہے وحدت وجود کے یہی معنی ہیں کہ اصل اور مستقل وجود اللہ سبحانہ ہی کا ہے دوسری مخلوقات اس کے پرتو وجود سے موجود ہیں اور سایہ اور پرتو ہمیشہ اس چیز کا غیر ہوتا ہے جس کا سایہ ہو مثلاً آدمی کا عکس جو آئینہ میں پڑتا ہے وہ آدمی کا غیر ہے خود آدمی اس آئینہ میں نہیں سما جاتا اس لئے مخلوق مخلوق ہے اور خدا خدا ہے دونوں میں اتحاد نہیں ہے جیسے ملحد و زندیق سمجھتے ہیں جو صوفیہ وجودیہ اہل اسلام میں گذرے ہیں ان سب کی وحدت وجود سے یہی غرض ہے کہ وجود ایک ہی ہے یعنی خدا وند کریم کا وجود باقی سب موجودات اسی وجود کے عکس اور ظل ہیں لیکن حقیقتیں جدا جدا ہیں مالکم تا و رب الارباب صوفیہ وجودیہ سے حضرت شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ میں جا بجا اس مطلب کو کھول دیا ہے فصوص الحکم میں جو بعضے الفاظ عین اور اتحاد وغیرہ کے ان کے قلم سے نکلے ہیں ان کا بھی یہی مطلب ہے کہ وجود ہمارا من وجہ وجود الٰہی کا عین ہے یعنی اسی وجود کا سایہ ہے دوسرا کوئی مستقل وجود ہمارا نہیں ورنہ ہم اپنی بقا میں معاذ اللہ خدا سے بے پرواہ ہو جائیں گے ان کا یہ مطلب نہیں ہے جو اس زمانے کے ملحد اور جاہل درویش بکا کرتے پھرتے ہیں کہ خدا اور بندہ ایک ہیں اور برے اور اچھے سب برابر ہیں کیونکہ ایسا وہی کہے گا جو پیغمبروں کی شریعت کا منکر ہو اس کو دین اور مذہب سے کوئی تعلق نہ ہو شیخ محی الدین سے یہ گمان نہیں ہو سکتا وہ تو مسلمان اور اہل سنت میں سے تھے اگر بالفرض شیخ کے کلام میں کوئی ایسا مضمون پایا جائے جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو تو ہم اس کو رد کر دیں گے اور اس قول کی طرف ہرگز التفات نہ کریں گے اور آدمیوں کی طرح شیخ بھی ایک عالم تھے وہ کچھ معصوم تھوڑے تھے ہم کو دین کے مسائل و اعتقادات قرآن شریف اور حدیث سے نکالنا چاہئیں نہ فصوص سے نہ فتوحات سے ۱۲ منہ

لہ اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

لَهٗ اَنْ يَّشْتِمَنِیْ وَيُكَذِّبُنِیْ وَمَا يَنْبَغِیْ لَهٗ اَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ اِنَّ لِیْ وَلَدًا وَّ اَمَّا تَكْذِيْبُهٗ فَقَوْلُهٗ لَيْسَ يُعِيْدُنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ۔

نہیں۔ گالیاں تو یہ ہیں کہ وہ کہتا ہے اللہ کا بیٹا ہے (جیسے عیسےٰ علیہ السلام) اور جھٹلانا یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ پیدا نہ کریگا جیسے پہلی مرتبہ پیدا کیا۔

۲۹۶۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِیْ كِتَابِهٖ فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِیْ غَلَبَتْ غَضَبِیْ۔

(از قتیبہ بن سعید از مغیرہ بن عبدالرحمان قرشی از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام مخلوق پیدا فرما چکے تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں جو اس کے پاس عرش پر ہے یہ لکھا "میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے"

بَابٌ ۱۹۸۹ مَا جَآءَ فِیْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّ

السَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ السَّمَآءُ سَمْكَهَا بِنَآءَهَا اَلْحُبُكُ اِسْتِوَاءُهَا وَحُسْنُهَا وَاَذِنَتْ سَمِعَتْ وَاَطَاعَتْ وَاَلْقَتْ اَخْرَجَتْ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَوْتٰى وَتَخَلَّتْ عَنْهُمْ طَحَاهَا دَحَاهَا السَّاهِرَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ كَانَ فِيْهَا الْحَيَوَانُ نَوْمُهُمْ وَسَهَرُهُمْ

باب سات زمینوں کا بیان۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور اتنی ہی زمینیں بنائیں (یعنی سات) اللہ تعالیٰ کا حکم ان پر نازل ہوتا ہے یہ اس لیے بتایا گیا کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ ہر چیز پر ہر طرح قادر ہے نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے[1]۔ قرآن میں اَلسَّقْفُ الْمَرْفُوْعُ اونچی چھت سے مراد آسمان ہے سَمْكَهَا کے معنی بنا یعنی عمارت ہے حُبُكٌ سے مراد برابر ہونا یعنی ہموار ہونا اور حسین ہونا۔ اَذِنَتْ سے مراد سن لیا اور مان لیا وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ کا معنی جتنے مردے اس میں تھے انہیں باہر نکال ڈالا اور خالی ہو گئی۔ طَحَاهَا کا معنی اسے بچھایا اَلسَّاهِرَةُ کا معنی زمین کا چہرہ، روئے زمین جس میں جاندار رہتے ہیں سوتے ہیں جاگتے ہیں۔

---

[1] اس سے وہ قول باطل ہوا جو زمین کے بارے میں ہے بیہقی نے ابن عباس سے بسند صحیح نکالا موقوفاً کہ ہر زمین میں آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح ابراہیم ہیں عیسیٰ ہیں اور ایک نبی ہیں تمہارے نبی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرح[2] (منہ) [2] امام احمد نے ابوہریرہ سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو تمہاری اس زمین تلے کیا ہے دوسری زمین ہے اس میں اس میں پانچ سو برس کی راہ ہے اس طرح سات زمینیں گنیں حافظ نے کہا اس سے اہل ہیئت کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آسمان اور اسی طرح زمینیں (پیاز کے پوست

۲۹۶۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ فِي أَرْضٍ فَدَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ لَهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا أَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ۔

(از علی بن عبد اللہ از ابن علیہ از علی بن مبارک از یحیٰی بن کثیر از محمد بن ابراہیم بن حارث) ابوسلمہ بن عبد الرحمان کا زمین کے معاملہ میں کچھ لوگوں سے نزاع تھا وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے ان سے ذکر کیا انہوں نے فرمایا اے ابوسلمہ! زمین کے ہنگاموں سے پرہیز کرو۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بالشت برابر زمین ظلم سے لے لے (روز محشر) اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔

۲۹۶۸۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ۔

(از بشر بن محمد از عبد اللہ بن مبارک از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ) ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ذرا سی بھی زمین ناحق چھین لے گا وہ قیامت تک سات زمینوں تک دھنستا چلا جائے گا۔

۲۹۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ۔

(از محمد بن مثنیٰ از عبد الوہاب از ایوب از محمد بن سیرین از ابن ابی بکرہ از ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمانہ گھوم کر اسی حالت میں آگیا[1] جیسے تخلیق کائنات کے دن تھا۔ سال بارہ مہینوں کا ان میں چار مہینے حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ ذوالقعدہ ذوالحجہ، محرم، یہ تو ساتھ ساتھ مہینے ہیں اور رجب جو تھا رجب مضر (جسے مضر قبیلہ کفار نگاہ عزت سے دیکھتا تھا) جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان۔

۲۹۷۰۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

(از عبید بن اسماعیل از ابواسامہ از ہشام از والد ہشام) سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے مروی ہے کہ اَرْوَی بنت ابی اوس نے

[1] ہوا یہ تھا کہ عرب لوگوں کی جہالت درجہالتیں تھیں وہاں یہ بھی تھا کہ محرم کو صفر کردیتے کبھی ذی الحجہ کو محرم غرض کچھ عجب خبط مچا رکھا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے صحیح مہینہ بتلا دیا زمانے کے گھوم آنے سے یہی مطلب ہے جو اصل مہینہ اس دن سے شروع ہوا تھا جس دن اللہ نے آسمان زمین پیدا کئے تھے اسی حساب سے اب صحیح مہینہ قائم ہوا ۱۲ منہ

زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ اِنَّهٗ خَاصَمَتْهُ اَرْوٰى فِىْ حَقٍّ زَعَمَتْ اَنَّهٗ انْتَقَصَهٗ لَهَا اِلٰى مَرْوَانَ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اَنْتَقِصُ مِنْ حَقِّهَا شَيْئًا اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

قَالَ ابْنُ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ لِىْ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ان سے ایک زمین میں جھگڑا کیا، اروی کہتی تھی زید نے (سعید راوی کے والد نے) میری زمین چھین لی ہے۔ یہ مقدمہ مروان کے پاس گیا (وہ حاکم مدینہ تھا) حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا بھلا میں کیسے اس کا حق دبا سکتا ہوں؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے، آپ فرماتے تھے جو شخص بالشت بھر زمین بھی ظلم سے لے گا وہ قیامت کے دن، سات زمینوں تک اس کے گلے میں طوق بنیں گی۔

ابن ابی الزناد نے ہشام سے یوں روایت کی انہوں نے اپنے والد سے کہ سعید بن زید نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا (پھر یہی حدیث درج بالا بیان کی)

بَابٌ ۱۹۹۰ فِى النُّجُوْمِ

وَقَالَ قَتَادَةُ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ خَلَقَ هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيَاطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَشِيْمًا مُّتَغَيِّرًا وَالْاَبُّ مَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ الْاَنَامُ الْخَلْقُ بَرْزَخٌ حَاجِبٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اَلْفَافًا مُّلْتَفَّةً وَالْغُلْبُ الْمُلْتَفَّةُ فِرَاشًا مِهَادًا كَقَوْلِهٖ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ

باب ستاروں کا بیان۔

حضرت قتادہ (تابعی) نے وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا الخ کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے نزدیک والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا۔ کہا اللہ تعالےٰ نے ستاروں کو تین کاموں کے لیے بنایا ہے۔ ایک تو آسمان کی سجاوٹ دوسرے شیطانوں کو مارنے کے لیے۔ تیسرے راستے معلوم کرنے کے لئے نشانات لہٰذا جو شخص ستاروں سے کوئی اور مطلب چاہے گا وہ غلطی کریگا اور اپنا حصہ تباہ کرے گا (یعنی اپنا وقت اور ایمان برباد کریگا) اور جو بات معلوم نہیں ہوسکتی (یعنی از قسم غیب) اسے معلوم کرنے کے لیے بے سود کوشش کریگا[1]۔ ابن عباس کہتے ہیں قرآن میں جو ہشیم کا لفظ ہے اس کا معنی متغیر یعنی بدلا ہوا، اَبٌّ کا معنی جانوروں کا چارہ

[1] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا اس قول سے منجمین کا پورا رد ہو گیا جو گمان کرتے ہیں کہ ستاروں سے لوگوں پر اثر پڑتا ہے ملکوں میں لڑائیاں ہوتی ہیں وبائیں آتی ہیں ان کا خیال ہے کہ معلوم ہو گیا کہ ہر شخص کی قسمت کا حال ستاروں کو دیکھ کر بیان کرتے ہیں ارے مردود ستارے کیا کر سکتے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے مقام میں مسخر ہیں جو اللہ چاہتا ہے وہ ہوتا ہے ان لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے کوئی چھری کو دیکھے اور چھری چلانے والے کو نہ دیکھے اور غلطی سے یہ خیال کرلے کہ چھری میں خود تاثیر ہے وہ جس کو چاہتی ہے کاٹ ڈالتی ہے اس سے بڑھ کر بیوقوف کون ہوگا

نَکِدًا قَلِیْلًا۔

اَنَامُ کے معنی مخلوق بَرْزَخٌ کا معنی پردہ

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں اَلْفَافًا کا معنی لپٹے ہوئے غُلْبٌ کے معنی بھی لپٹے ہوئے فِرَاشًا کا معنی بچھونا جیسے اللہ کا فرمان ہے وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ یعنی زمین میں تمہارے لیے بچھونا ہے نَکِدًا کے معنی قلیل (تھوڑا)

باب ۱۹۹۱ صِفَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ

قَالَ مُجَاهِدٌ كَحُسْبَانِ الرَّحَى وَقَالَ غَيْرُهُ بِحِسَابٍ وَّمَنَازِلَ لَا يَعْدُوَانِهَا حُسْبَانٌ جَمَاعَةُ حِسَابٍ مِّثْلُ شِهَابٍ وَشُهْبَانٍ ضُحَاهَا ضَوْءُهَا وَاَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ لَا يَسْتُرُ ضَوْءُ اَحَدِهِمَا ضَوْءَ الْاٰخَرِ وَلَا يَنْبَغِي لَهُمَا ذٰلِكَ سَابِقُ النَّهَارِ يَتَطَالَبَانِ حَثِيْثَانِ نَسْلَخُ نُخْرِجُ اَحَدَهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَيَجْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا وَاهِيَةٌ وَّهْيُهَا تَشَقُّقُهَا اَرْجَائِهَا مَا لَمْ يَنْشَقَّ مِنْهَا فَهِيَ عَلٰى حَافَتَيْهِ كَقَوْلِكَ عَلٰى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ اَغْطَشَ وَجَنَّ اَظْلَمَ وَقَالَ الْحَسَنُ كُوِّرَتْ تُكَوَّرُ حَتّٰى يَذْهَبَ ضَوْءُهَا وَاللَّيْلِ وَمَا وَسَقَ جَمَعَ مِنْ دَابَّةٍ اِتَّسَقَ اسْتَوٰى بُرُوْجًا مَّنَازِلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ اَلْحَرُوْرُ بِالنَّهَارِ مَعَ الشَّمْسِ وَ

باب سورج اور چاند دونوں حساب سے چلتے ہیں

(آیت ہے اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ) حضرت مجاہد فرماتے ہیں اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ چکی کی طرح سورج اور چاند گھومتے ہیں۔ دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ایک حساب محور اور قاعدہ کے ماتحت گردش کرتے ہیں کہ اس سے ادھر ادھر نہیں ہو سکتے حُسْبَانٌ جمع ہے حساب کی جیسے شُهْبَانٌ جمع ہے شہاب کی ضُحَاهَا کے معنی اس کی روشنی اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ (سورہ یٰسین) کا مطلب یہ ہے کہ ایک کی روشنی دوسرے کو چھپا نہیں سکتی (دونوں اپنی اپنی جگہ کام کر رہے ہیں) لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا اور نہ یہ اس کو مناسب ہے لَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ دن اور رات ہر ایک دوسرے کا طالب ہو کر لپکا جا رہا ہے۔ نَسْلَخُ کا معنی ہم دن کو رات سے رات کو دن سے نکال لیتے ہیں اور ہر ایک کو (دوسرے کے عقب میں) چلاتے رہتے ہیں۔ وَاهِيَةٌ کا معنی پھٹ جانا وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا فرشتے آسمان کے کنارے پر ہوں گے جب تک وہ پھٹے گا نہیں جیسے کہا جاتا ہے عَلٰى اَرْجَاءِ الْبِئْرِ یعنی کنوئیں کے کنارے پر اَغْطَشَ و جَنَّ کا معنی اَظْلَمَ یعنی تاریکی میں ہو گیا۔ امام حسن بصری کہتے ہیں كُوِّرَتْ کا معنی ہے جب لپیٹ کر تاریک کر دیا جائے

۱؎ اس کو اسمٰعیل بن ابی زیاد اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیروں میں وصل کیا ۱۲ منہ ۲؎ اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳؎ اس کو طبری نے قتادہ سے وصل کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس کو ابن ابی حاتم نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ ۵؎ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۶؎ اس کو عبد بن حمید نے ابو مالک غفاری سے نکالا ۱۲ منہ ۷؎ یہ عبد ابن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ ۸؎ اس کو فریابی نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ ۹؎ یہ تفسیر فریابی نے مجاہد سے نقل کی ۱۲ منہ ۱۰؎ یہ عبد بن حمید نے قتادہ [illegible]

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْحَرُوْرُ بِاللَّيْلِ وَالسَّمُوْمُ بِالنَّهَارِ يُقَالُ يُوْلِجُ يُكَوِّرُ وَلِيجَةً كُلُّ شَيْءٍ اَدْخَلْتَهُ فِي شَيْءٍ۔

دَمَا وَسَقَ جو اکٹھا کرے اِتَّسَقَ کا معنی سیدھا ہوا بُرُوْجٌ سورج اور چاند کی منزلیں حَرُوْرٌ دھوپ کی گرمی۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں حَرُوْرٌ کا معنی رات کی گرمی سَمُوْمٌ کا معنی دن کی گرمی یُوْلِجُ کا معنی لپیٹتا ہے یا داخل کرتا ہے وَلِيجَةً کا معنی اندر کی جانب داخل (یعنی راز دار دوست)

۲۹۷۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا يُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابراہیم تیمی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج غروب ہو جاتا ہے تو کیا تجھے معلوم ہے وہ کہاں چلا جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا ہے پھر (مشرق کی سمت سے) نکلنے کی (خدا سے) اجازت طلب کرتا ہے۔ اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ زمانہ قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے گا لیکن اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور (مشرق کی جانب سے) نکلنے کی اجازت طلب کرے گا لیکن اس کو اجازت نہیں دی جائے گی بلکہ یہ حکم ہوگا جدھر سے (مغرب کی جانب سے) تو آیا ادھر ہی چلا جا۔ پھر وہ مغرب سے نکلے گا۔ آیت وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ کہ سورج اپنے ٹھہراؤ پر جانے کے لئے چل رہا ہے یہ اس غالب و دانا خدا کا انتظام ہے، اس ارشاد خداوندی کا مطلب بھی یہی ہے (یعنی ایک نہ ایک دن وہ اپنی منزل پر جا کر رک جائے گا یعنی مستقر پر جا کر رک جائے گا[1])

---

[1] اس حدیث سے ظاہر بینوں نے کئی اشکال کئے ہیں ایک یہ کہ سورج زمین کے نیچے جاتا ہے نہ عرش کے نیچے اور دوسری آیت میں یہ مضمون موجود ہے تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ دوسرے یہ کہ زمین اور آسمان سب گول کرۂ ہیں تو سورج ہر وقت عرش کے تلے ہے پھر خاص غروب کے وقت جانا کیا معنے تیسرے سورج ایک جسم ہے بے جان اور بے عقل اس کا سجدہ کرنا اور اس کو اجازت ہونا کیا معنے۔ چوتھے سورج ساکن ہے اور زمین متحرک ہے جیسے اکثر حکیموں نے اخیر زمانہ میں مشاہدہ کیا ہے تو سورج کے چلنے کا کیا معنے پہلے اشکال کا جواب یہ ہے کہ جب زمین کرۂ ہوئی تو ہر طرف سے عرش کے نیچے ہوئی اس لئے غروب کے وقت کہہ سکتے ہیں کہ سورج زمین کے نیچے گیا اور عرش کے نیچے گیا۔ دوسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بیشک ہر نقطہ اور ہر مقام پر سورج عرش کے تلے ہے اور وہ ہر وقت اپنے مالک کے لئے سجدہ کر رہا ہے اور اس سے آگے بڑھنے کی اجازت مانگ رہا ہے لیکن چونکہ ہر ملک والوں کا مغرب اور مشرق مختلف ہے اس لئے طلوع اور غروب کے وقت کو خاص کیا۔ تیسرے اشکال کا جواب یہ ہے کہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سورج بے جان اور بے عقل ہے بہت سی آیتوں اور حدیثوں سے سورج اور چاند اور زمین اور آسمان سب کا صاحب روح اور صاحب ادراک ہونا ثابت ہے اور خود حکیموں نے بھی افلاک کے لئے نفوس ثابت کئے ہیں۔ چوتھے اشکال کا جواب یہ ہے کہ بہت سے حکیم اس امر کے بھی قائل ہیں کہ زمین ساکن ہے اور سورج اس کے گرد گھومتا ہے اور دوربین کا مشاہدہ جو حال کے حکیم بیان کرتے ہیں کچھ حجت نہیں ہے کیونکہ مشاہدہ اکثر مقاموں پر غلطی کرتا ہے مثلاً ریل پر چڑھو تو درخت پہاڑ وغیرہ سب چلتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں علاوہ ازیں دوربین کو دیکھو تو سورج چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے ممکن ہے کہ یہ دوربین کے شیشے کی خاصیت ہو کہ اس میں کچھ اور طرح دکھائی دیتا ہو بہرحال یہ مسئلہ ابھی تک عقل کی رو سے خوب حل نہیں ہوا کہ واقع میں سورج حرکت کرتا ہے یا زمین اور طرفین کے دلائل متعارض ہیں اور ظاہر قرآن و حدیث سے تو سورج اور چاند اور تاروں کی حرکت نکلتی ہے واللہ اعلم بحقیقت الحال ۱۲ منہ

۲۹۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ الدَّانَاجُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(از مسدد از عبدالعزیز بن مختار از عبداللہ داناج از ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند قیامت کے دن تاریک یعنی بے نور ہو جائیں[1] گے۔

۲۹۷۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

(از یحییٰ بن سلیمان از عبداللہ بن وہب از عمرو بن حارث از عبدالرحمان ابن قاسم از والدش) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند کسی کے مرنے سے گرھن ہوتے ہیں نہ کسی کے جینے سے بلکہ وہ تو اللہ کی جملہ نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جب تم انہیں حالت گرہن میں دیکھو تو نماز[2] پڑھو (صلوٰۃ کسوف اور خسوف)

۲۹۷۴- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں کسی کی موت اور زیست کی وجہ سے وہ گرہن نہیں ہوتے جب تم انہیں گرہن ہوتا دیکھو تو اللہ کو یاد کرو (صلوٰۃ الخسوف والکسوف پڑھو)

۲۹۷۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رض أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَكَبَّرَ وَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَ

(از یحییٰ ابن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس دن سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (نماز شروع کی) تکبیر کہہ کر لمبی قرأت کی پھر رکوع بھی لمبا کیا پھر سر اٹھایا اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہہ کر کھڑے رہے پھر لمبی قرأت کی مگر وہ پہلی قرأت سے کچھ کم تھی۔ بعد ازاں طویل رکوع فرمایا مگر وہ پہلے رکوع سے قدرے کم تھا۔ پھر طویل سجدہ کیا۔ دوسری رکعت

[1] اللہ تعالیٰ ان کو تاریک کر کے مشرکوں کو تنبیہ کریگا کہ تم جن کو پوجتے تھے ان کا حال دیکھو ۱۲ منہ [2] یعنی گہن کی نماز اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

قَ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ سَجَدَ سُجُودًا طَوِيلًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِثْلَ ذَٰلِكَ ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلَاةِ۔

میں بھی ایسا ہی کیا۔ پھر سلام پھیرا۔ اتنے میں سورج صاف ہو چکا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا فرمایا سورج اور چاند اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں وہ کسی کی موت وحیات کے باعث گرہن نہیں ہوتے اور جب تم انہیں گرہن کی حالت میں دیکھو تو نماز کے لیے بڑھو۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از اسماعیل از قیس) ابو مسعود رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورج اور چاند نہ کسی موت کی وجہ سے گرہن ہوتے ہیں نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے، یہ تو اللہ کی آیات میں سے دو آیتیں ہیں۔ جب تم انہیں (بحالت کسوف وخسوف) دیکھو تو نماز پڑھو۔

بَابُ ۱۹۹۲ مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ نُشُرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

قَاصِفًا تَقْصِفُ كُلَّ شَيْءٍ لَوَاقِحَ مَلَاقِحَ مُلْقِحَةً إِعْصَارٌ رِيحٌ عَاصِفٌ تَهُبُّ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ كَعَمُودٍ فِيهِ نَارٌ صِرٌّ بَرْدٌ نُشُرًا مُتَفَرِّقَةً۔

نُشُرًا سے مراد منتشر یعنی الگ الگ [۲]۔

باب

اللہ تعالیٰ کا فرمان وہی خدا ہے جو اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے والی ہوائیں بھیجتا ہے۔ (قرآن میں) قاصفاً کے لفظ سے مراد سخت ہوا ہے جو ہر چیز کو روند ڈالے۔ لواقح کا معنی ملاقح یعنی مُلقحہ کی جمع (یعنی حاملہ کر دینے والی) [۱] اعصار بگولہ جو زمین سے آسمان تک ایک ستون کی طرح جاتا ہے اس میں آگ ہوتی ہے صِرٌّ سے مراد سردی

---

[۱] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ لواقح جمع ہے لاقحہ کی یعنی وہ ہوائیں جو پانی اٹھائے ہوئے چلتی ہیں گویا حاملہ ہیں مولانا جمال الدین افغانی کہتے ہیں کہ حاملہ کرنے والی کا معنی اصول نباتات کی رو سے ٹھیک بنتا ہے کیونکہ علم نباتات میں ثابت ہوا ہے کہ ہوا درخت کا مادہ اڑا کر یاد درخت پر لے جاتی ہے اور اس وجہ سے درخت خوب پھلتا ہے گویا ہوا درختوں کو حاملہ کرتی ہے یعنی پیٹ رکھاتی ہے ۱۲ منہ [۲] یہ ایک قراءت ہے وَهُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ نُشُرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ جو سورۂ اعراف میں ہے بعضوں نے کہا بُشْرًا کے بدل نُشُرًا پڑھا ہے یعنی ہر طرف سے جدا جدا چلنے والی ہوائیں ۱۲ منہ

۲۹۷۷۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔

(از آدم از شعبہ از حکم از مجاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبا یعنی مشرق کی ہوا سے میری مدد کی گئی اور قوم عاد، دبور یعنی مغربی ہوا سے تباہ کی گئی۔

۲۹۷۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رضى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى مَخِيْلَةً فِي السَّمَاءِ اَقْبَلَ وَاَدْبَرَ وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهٗ فَاِذَا اُمْطِرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَّفَتْهُ عَائِشَةُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ كَمَا قَالَ قَوْمٌ فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ الْاٰيَةَ۔

(از مکی بن ابراہیم از ابن جریج از عطاء) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان پر بادل کو دیکھتے تو کبھی اندر آتے کبھی باہر جاتے کبھی آگے آتے کبھی پیچھے جاتے آپؐ کا چہرہ متغیر ہو جاتا پس جب بارش ہوتی تو آپؐ کو تسلی ہو جاتی حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے اس کا سبب پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے معلوم نہیں ہوتا شاید وہ بادل نہ ہو جسے دیکھ کر عاد کی قوم نے کہا آیت ہے (جب قوم عاد نے بادل دیکھا جو ان کے میدانوں کی طرف آ رہا تھا تو انہوں نے کہا اب بارانِ رحمت ہوگی حالانکہ وہ تو عذاب تھا جس کو جلدی طلب کرتے تھے طنزاً۔ وہ تو ایک آندھی تھی جو دردناک عذاب لے کر واقع ہوگئی) اخیر آیت[1] تک۔

بَابُ ۱۹۹۳ ذِكْرِ الْمَلٰٓئِكَةِ

باب فرشتوں کا بیان[2]

وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَلَامٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةُ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہودی یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتوں میں حضرت جبرائیل[3] علیہ السلام ان کے بڑے دشمن ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ سے مراد فرشتے ہیں[4]۔ جنہوں نے کہا ہم صف بنا کر کھڑے ہوئے ہیں تسبیح وتحمید وتہلیل کرتے ہیں (یہ جملہ فرشتوں کی زبان سے اللہ تعالیٰ نے نقل کیا)

۲۹۷۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ) دوسری سند۔ امام بخاری فرماتے ہیں مجھ سے خلیفہ

---

[1] یہ آیت سورہ احقاف میں ہے ۱۲ منہ [2] منجملہ اصولِ ایمان ایک یہ بھی ہے کہ اللہ کے فرشتوں پر ایمان لائے وہ اللہ کے معزز بندے ہیں ان کے جسم لطیف ہیں وہ ہر ایک شکل میں ظاہر ہو سکتے ہیں۔ جن بھی لطیف ہیں مگر فرشتے ان سے بھی زیادہ لطیف اور زیادہ قوی ہیں جنوں میں اچھے برے مومن کافر سب طرح کے ہوتے ہیں مگر فرشتے سب اللہ کے نیک اور تابعدار ہیں۔ سعید بن مسیب نے کہا فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں نہ جنتے ہیں نیچری مردودوں نے جہان اور ایمان کا انکار کیا ہے، ان کی تاویل کی ہے فرشتوں کا بھی انکار کیا ہے جو صراحتہً کفر ہے ۱۲ منہ [3] یہودی اپنی جہالت سے جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے اور کہتے کہ وہی ہماری راز کی باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا جاتا ہے یا ہمیشہ عذاب لے کر وہی اترا کرتا ہے۔ اس اثر کو خود امام بخاری نے باب الہجرۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [4] اللہ تعالیٰ نے سورہ والصافات میں فرشتوں کی زبان سے نقل کیا کہ ہم قطار باندھنے والے ہیں اللہ کی پاکی بولنے والے ہیں اس اثر کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ

ذُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَّهِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مَّالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا
عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ وَ ذَكَرَ
بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّلِئَ
حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَشُقَّ بَيْنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ
ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَّ
إِيمَانًا وَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ دُونَ الْبَغْلِ وَ
فَوْقَ الْحِمَارِ الْبُرَاقُ فَانْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ حَتَّى
أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ
قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا وَّلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ
عَلَى آدَمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ
وَّ نَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا
قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ
أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ
الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى عِيسَى وَيَحْيَى فَقَالَا
مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَّنَبِيٍّ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ
الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قِيلَ جِبْرِيلُ قِيلَ
مَنْ مَّعَكَ قِيلَ مُحَمَّدٌ قِيلَ قَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ

بن خیاط از یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ و ہشام دستوائی از قتادہ
از انس بن مالک از مالک بن صعصعہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں ایک بار بیت اللہ کے پاس درمیانہ حالت میں تھا نہ خوب
بیدار تھا نہ خوب سویا ہوا[1]، آپ نے اس مرد کا ذکر کیا جو دو مردوں کے
درمیان[2] تھا۔ آپ نے فرمایا سونے کا ایک تھال ایمان و حکمت سے
بھرا ہوا میرے پاس لایا گیا، میرا سینہ پیٹ کے نیچے تک شق کیا گیا
پھر آب زمزم سے میرا پیٹ دھویا گیا۔ پھر ایمان و حکمت سے (جو تھال میں
تھے) میرا پیٹ بھر دیا گیا۔ بعد ازاں ایک جانور میرے سامنے لایا گیا
یعنی براق جو خچر سے ذرا چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا۔ میں جبرئیلؑ کے
ساتھ چلا۔ پہلے آسمان پر پہنچا وہاں دریافت[3] کیا گیا کون ؟ جبرائیل
نے فرمایا (میں) جبرئیل سے کہا گیا دوسرا تیرے ساتھ کون ہے ؟ کہا
گیا محمدؐ۔ دریافت کیا گیا کیا وہ مدعو کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں
کہا گیا مرحبا خوش آمدید۔ میں حضرت آدم علیہ السلام سے ملا انہیں
سلام کیا (یہ پہلے آسمان پر تھے۔ انہوں نے کہا آؤ (پیارے) بیٹے اور
پیغمبر وہاں سے ہم آگے بڑھے۔ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی
یہی پوچھا گیا کون ؟ جبرائیل نے کہا (میں) جبرئیل ہوں۔ پوچھا گیا
تیرے ساتھ کون ہے ؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا
وہ بلائے گئے ہیں ؟ انہوں نے کہا ہاں! تب کہا گیا مرحبا خوش
آمدید ہیں یہاں (دوسرے آسمان پر) حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ
علیہما السلام سے ملا۔ دونوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر

---

[1] شریک کی روایت میں ہے کہ سوتا تھا مگر شریک حافظ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ معراج آپ کو جاگتے میں ہوا اور پیغمبروں کا خواب بھی بیداری کا حکم رکھتا ہے بعضوں نے کہا آپ کو دوبارہ معراج ہوا ایک بار خواب میں ایک بار بیداری میں اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ آپ اس وقت حضرت جعفر بن ابی طالب اور حمزہ کے بیچ میں لیٹے ہوئے تھے فرشتے جب آپ کو لینے کے لئے آئے تو انہوں نے کہا بیچ کا شخص مراد ہے اس کو اپنے ساتھ لے لو انہوں نے آپ کو لے لیا امام مسلم کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [3] یہ چوکیدار سنتری فرشتے ہیں جو ہر آسمان پر پہرہ دیتے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں ہے جبریل علیہ السلام نے چوکیدار سے کہا دروازہ کھول۔ اس نے پوچھا کون ہے جبریل نے جواب دیا۔ پھر اس نے دروازہ کھولا۔ اسی طرح ہر آسمان پر ہوا۔ نیچریوں کے منہ میں خاک ان میں کا ایک مہدی (غیر مہدی) یوں لکھتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ آسمان ایک جسم ہے جس کے دروازے کھلتے بند ہوتے ہیں ضرور سنتری بھی وہاں کھولنے بند کرنے کو کھڑے ہوں گے الخ اسی قسم کے بہت سے کفریات بکتا ہے اور عام مسلمانوں کو بہکاتا ہے نہ پڑھا نہ لکھا دعویٰ یہ کہ میں رفارمر اور مصلح قوم ہوں اور مسلمانوں کو درست کرنا چاہتا ہوں بھلا اس سے کوئی پوچھے جب مسلمان مسلمان ہی نہ رہے تو ان کے درست ہونے سے فائدہ ؟ تو انگریز بن اور جاپانیوں کو بھی لے اور خوش ہو جا ۱۲ منہ

قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُْ جَآءَ فَاَتَيْتُ يُوْسُفَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قِيْلَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُْ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِدْرِيْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا مِّنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُْ جَآءَ فَاَتَيْنَا عَلٰى هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّادِسَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِئُْ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ اَخٍ وَّنَبِيٍّ فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكٰى فَقِيْلَ مَا اَبْكَاكَ قَالَ يَا رَبِّ هٰذَا الْغُلَامُ الَّذِيْ بُعِثَ بَعْدِيْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِهٖ اَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ اُمَّتِيْ فَاَتَيْنَا السَّمَآءَ السَّابِعَةَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قِيْلَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ مَنْ مَّعَكَ قِيْلَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهٖ وَنِعْمَ الْمَجِئُْ جَآءَ فَاَتَيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَّنَبِيٍّ فَرُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ فَسَاَلْتُ

پھر ہم تیسرے آسمان پر پہنچے، وہاں بھی پوچھا گیا کون ؟ جبرائیل نے کہا میں ہوں۔ پوچھا گیا ساتھ کون ہے ؟ کہا گیا محمدؐ۔ پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تو کہنے لگے مرحبا خوش آمدید، اور یہاں میں یوسف علیہ السلام سے ملا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر۔ پھر ہم چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیلؑ۔ پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے ؟ کہا محمدؐ تو انہوں نے کہا مرحبا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبرئیلؑ نے کہا ہاں کہنے لگے مرحبا خوش آمدید اور میں ادریس علیہ السلام سے ملا۔ ان کو سلام کیا۔ انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر۔ پھر ہم پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا گیا تیرے ساتھ اور کون ہے ؟ انہوں نے کہا محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں ؟ انہوں نے کہا ہاں تب وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید اور میں وہاں ہارون علیہ السلام سے ملا انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر۔ پھر ہم چھٹے آسمان پر پہنچے وہاں بھی یہی پوچھا گیا کون ہے؟ جبرائیلؑ نے کہا میں ہوں جبرائیل۔ پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں ؟ انہوں نے کہا ہاں، کہا گیا مرحبا خوش آمدید، میں وہاں موسیٰ علیہ السلام سے ملا ان کو سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید بھائی پیغمبر جب میں آگے بڑھا تو وہ رونے لگے کسی نے پوچھا روتے کیوں ہیں ؟ انہوں نے کہا (خدا سے عرض کی) پروردگار اس نوجوان کی امت میری امت سے زیادہ تعداد میں جنت میں جائے گی۔ پھر ہم ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی پوچھا گیا کون ؟ جبرائیلؑ نے کہا میں ہوں۔ جبرائیل پوچھا گیا تیرے ساتھ کون ہے جواب ملا محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں تب کہا گیا مرحبا خوش آمدید پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے کہا خوش آمدید بیٹے پیغمبر پھر مجھے بیت المعمور دکھایا گیا

جبريل فقال هذا البيت المعمور يصلي فيه كل يوم سبعون ألف ملك إذا خرجوا لم يعودوا إليه آخر ما عليهم ورفعت لي سدرة المنتهى فإذا نبقها كأنه قلال هجر وورقها كأنه آذان الفيول في أصلها أربعة أنهار نهران باطنان ونهران ظاهران فسألت جبريل فقال أما الباطنان ففي الجنة وأما الظاهران فالنيل والفرات ثم فرضت علي خمسون صلوة فأقبلت حتى جئت موسى فقال ما صنعت قلت فرضت علي خمسون صلوة قال أنا أعلم بالناس منك عالجت بني إسرائيل أشد المعالجة وإن أمتك لا تطيق فارجع إلى ربك فسله فرجعت فسألته فجعلها أربعين ثم مثله ثم ثلثين ثم مثله فجعل عشرين ثم مثله فجعل عشرا فأتيت موسى فقال مثله فجعلها خمسا فأتيت موسى فقال ما صنعت قلت جعلها خمسا فقال مثله قلت سلمت فنودي إني أمضيت فريضتي وخففت عن عبادي وأجزي الحسنة عشرا وقال همام عن قتادة عن الحسن عن أبي هريرة عن النبي صلى الله

نے جبرائیل سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا یہاں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں جب وہاں سے چلے جاتے ہیں تو پھر ان کی کبھی باری نہیں آتی۔ سدرۃ المنتہیٰ بھی مجھے دکھایا گیا میں نے دیکھا کہ اس کے بیر ہجر پہاڑ کے مٹکوں[2] کے برابر ہیں اور پتے ایسے کہ ان کی شکل ہاتھی کے کان کی طرح اس کی جڑ سے چار نہریں نکل رہی ہیں دو چھپی ہوئی ہیں دو کھلی میں نے جبرائیل سے اس کا حال پوچھا انہوں نے کہا چھپی ہوئی نہریں بہشت میں جاری ہیں (سلسبیل اور کوثر) اور کھلی ہوئی نہریں نیل اور فرات[3] ہیں۔ بعد ازاں (اللہ کی جانب سے) مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر میں واپسی کے سفر کیلئے آگے بڑھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ انہوں نے کہا کیا حکم لے کر آئے میں نے کہا (ہر روز) پچاس نمازیں فرض ہوئیں انہوں نے کہا (بھائی) لوگوں کا حال میں تم سے زیادہ جانتا ہوں میں نے بنی اسرائیل پر بہت ہی کوشش کی، اور آپ کی امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہے واپس اللہ کے پاس جائیے اور (تخفیف کی) درخواست کیجئے۔ چنانچہ میں واپس گیا۔ غرض حکم ہوا اچھا چالیس نمازیں پھر ایسا ہی ہوا (یعنی موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے مزید کمی کے لیے کہا میں اللہ میاں کے پاس گیا اور دس کم کرا کے) تیس نمازیں رہ گئیں پھر اسی طرح ہوا تو اللہ میاں نے بیس نمازیں مقرر کیں پھر ایسا ہی واقعہ ہوا اور اللہ میاں نے دس نمازیں کر دیں اور میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے اسی طرح کہا پھر پانچ نمازیں رہ گئیں۔ میں حضرت موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا کیا حکم لائے میں نے کہا پانچ نمازیں رہ گئیں۔ آپ نے پھر بھی یہی کہا کہ یہ بھی تیری امت کی طاقت سے باہر ہے واپس جاؤ تخفیف کراؤ) میں نے کہا اب میں پانچ نمازیں اچھی طرح قبول کر چکا (واپس جانے سے شرم آتی ہے)

---

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے امام بخاری نے اس حدیث کو اس باب میں اس لئے ذکر کیا کہ فرشتوں کا اس میں بیان ہے۔ یہ حدیث اوپر بھی گذر چکی ہے مگر کچھ الفاظ میں فرق ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بیشمار فرشتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ آسمان میں بالشت بھر جگہ خالی نہیں جہاں ایک فرشتہ اللہ کے لئے سجدہ نہ کر رہا ہو ۱۲ منہ [2] ہجر ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں ۱۲ منہ [3] دوسری حدیث میں ہے کہ سیحون اور جیحون بھی بہشت کی نہروں میں سے ہیں مطلب آپ کا یہ ہے کہ دنیا میں میٹھے اور شیریں پانی کی نہریں سدرۃ المنتہیٰ کی جڑ سے نکلی ہیں وہاں سے نکل کر زمین میں گئی ہیں ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ.

اس وقت بارگاہِ الٰہی سے آواز آئی۔ میں نے اپنا ارادہ پورا کر دیا کہ پانچ نمازیں فرض ہو گئیں اپنے بندوں سے بہت تخفیف کی، ایک نیکی کا ثواب دس کے برابر دوں گا۔ (گویا پانچ نمازیں ضرب دس مساوی پچاس) ہمام نے بحوالہ قتادہ، حسن بصری، حضرت ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط بیت المعمور کا قصہ سنایا (معراج کی حدیث بیان نہیں کی[1])

۲۹۸۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

(از حسن بن ربیع از ابو الاحوص، اعمش از زید بن وہب) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور آپ صادق و مصدوق ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کا مادہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع کیا جاتا ہے[2]، پھر چالیس دن تک وہ خون کی شکل میں اتنے ہی عرصہ میں تبدیل ہوتا ہے پھر اس خون کا مضغہ گوشت اتنے ہی دنوں میں تیار ہو جاتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو متعین کرتا ہے کہ وہ چار باتیں لکھے اس شخص کے اعمال، روزی، عمر، نیک و بد ہونا پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے[3]۔ پھر کوئی شخص تم میں ایسا واقع ہوتا ہے جو نیک کام کرتا رہتا ہے (دنیا میں) بہشت اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے[4] پھر تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے اور وہ دوزخیوں کا کام کر بیٹھتا ہے۔ کوئی شخص ساری عمر برے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جاتی ہے۔ پھر تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے[5] اور وہ بہشتیوں کے کام کر بیٹھتا ہے (اور مستحق بہشت ہو جاتا ہے)[6]

۲۹۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا

(از محمد بن سلام از مخلد از ابن جریج از موسیٰ بن عقبہ از

---

[1] معراج کی حدیث بیان نہیں کی مطلب امام بخاری کا یہ ہے سعید بن ابی عروبہ اور ہشام دستوائی نے بیت المعمور کا قصہ اس حدیث میں گھسیڑ دیا ہے جو علیحدہ مروی ہے گویا ہمام کی روایت زیادہ صحیح ہے مگر امام حسن بصری نے ابوہریرہؓ سے سنا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے ترمذی اور یحییٰ بن معین نے کہا کہ حسن نے ابوہریرہؓ سے نہیں سنا ۱۲ منہ

[2] دوسری روایت میں ہے کہ جب مرد عورت سے صحبت کرتا ہے تو مرد کا پانی عورت کی ہر رگ پٹھے میں سما جاتا ہے ساتویں دن اللہ اس کو اکٹھا کر کے اس سے ایک صورت جوڑتا ہے ۱۲ منہ

[3] تو نفس ناطقہ چوتھی چلہ میں یعنی چار مہینے کے بعد اس سے متعلق ہوتا ہے ایک انگریز ڈاکٹر نے مجھ سے اعتراض کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ مشاہدہ اس کے خلاف ہے چار مہینے سے پہلے ہی حمل میں جان پڑ جاتی ہے میں نے اس کو جواب دیا ارے بیوقوف حدیث میں جو روح کا لفظ ہے اس سے مراد روح انسانی ہے یعنی نفس ناطقہ مدرکہ جس کی وجہ سے آدمی دوسرے حیوانات سے امتیاز رکھتا ہے نہ روح حیوانی وہ تو نطفہ میں بھی اندر موجود رہتی ہے ۱۲ منہ

[4] یہ تشبیہ کے طور پر مجازاً فرمایا یعنی بالکل بہشت میں جانے کے قریب ہو جاتا ہے جیسے کوئی بہشت سے ایک ہاتھ فاصلہ پر ہو۔ قسمت تو دیکھئے کہ کہاں ٹوٹی ہے کمند ۔ دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا ۱۲ منہ

[5] معلوم ہوا کہ اعتبار خاتمہ پر ہے آدمی کیسے ہی اچھے کام کرتا ہو مگر حسن عمل پر مغرور نہ ہونا چاہیئے اور خرابی خاتمہ سے ڈرتے رہنا اور خدا کی پناہ مانگتے رہنا چاہیئے میں نے اکثر تجربہ کیا ہے کہ جو لوگ حدیث شریف سے محبت رکھتے ہیں اور حدیث شریف میں مشغول رہتے ہیں ان کی عمر بھی دراز ہوتی ہے اور خاتمہ بھی بخیر ہوتا ہے اللہم اجعل عاقبۃ امرنا رشدا ۱۲ منہ

[6] یہ بڑی انقلابی حدیث ہے آدمی ایک لمحہ کیلئے بھی گناہ کے کام نہ کرے کیونکہ یہ تو اسے معلوم نہیں کہ تقدیر کا لکھا کیا ہے اس لئے وہ ...

مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَابَعَهُ اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحْبِبْهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْاَرْضِ۔

نافع) حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی مخلد کے ساتھ اس حدیث کو ابو عاصم نبیل نے بھی روایت کیا، ابن جریج موسیٰ بن عقبہ از نافع، حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو آواز دیتا ہے میں فلاں شخص سے محبت رکھتا ہوں، تو بھی اس سے محبت رکھ۔ جبرائیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور سارے آسمان کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتے ہیں تم بھی اس سے محبت رکھو وہ سب اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والے بھی اسے مقبول سمجھتے ہیں [1]

۲۹۸۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْاَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوحِيهِ اِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ۔

(از محمد از ابن ابی مریم از لیث از ابن ابی جعفر از محمد بن عبدالرحمان از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بادل میں فرشتے اترتے ہیں اور آسمان پر جو احکامات الٰہی صادر ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتے ہیں شیطان وہ باتیں چوری سن کر اپنے کاہنوں کو بتا دیتے ہیں، وہ کاہن ایک سچی بات میں سو باتیں غلط اپنی طرف سے ملا دیتے ہیں (اور حساب کرنے والوں سے کہتے ہیں)

۲۹۸۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي

(از احمد بن یونس از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از حضرت ابوسلمہ و حضرت ابو اغر) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت

[1] اس روایت کو مرد امام بخاریؒ نے ادب میں نکالا ۱۲، منہ [2] اسماعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ جب اللہ کسی بندے سے دشمنی کرتا ہے تو جبریل کو پکارتا ہے میں فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہوں تو بھی اس سے دشمنی رکھ جبریل علیہ السلام بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر سارے آسمانوں کے فرشتوں میں منادی کر دیتے ہیں کہ اللہ فلانے شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ سب اس کے دشمن بن جاتے ہیں پھر زمین والے (اچھے بندے) بھی اس کو برا سمجھتے ہیں۔ مولانا روم نے اسی مضمون میں کہا ہے ؎ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت ۔ جن لوگوں سے خود پروردگار عالم کو محبت ہے ان کو اپنی حفاظت کے لئے نہ فوج اور سامان کی ضرورت ہے نہ عمل عملیات کی دنیا کے سارے جاندار جن وانس اور ملائکہ سب اس کے محکوم ہیں۔

سَلَمَةَ وَالْاَغَرُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَاِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ طَوَوُا الصُّحُفَ وَجَآءُوْا يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر (جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے) فرشتے متعین کئے جاتے ہیں جو لکھتے رہتے ہیں کون پہلے آیا پھر کون آیا، جونہی امام خطبہ پڑھنے کے لیے (منبر پر) بیٹھا تو وہ (فرشتے) اپنے رجسٹر لپیٹ کر مسجد میں آتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں (سبحان اللہ)[۱]

۲۹۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ فِي الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ كُنْتُ اُنْشِدُ فِيْهِ وَفِيْهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضؓ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از زہری) سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لے گئے دیکھا کہ حسان بن ثابت وہاں اشعار پڑھ رہے ہیں (حضرت عمر خفا ہوئے) حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں تو اس وقت بھی یہاں اشعار پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر ہستی (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس مسجد میں تشریف فرما تھے پھر حضرت حسانؓ نے ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا انہیں قسم دی (سچ فرمائیے) خدا کی قسم کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ (جب میں اشعار پڑھ رہا تھا) حسان! (مشرکین و معترضین کی ہجو کا) میری طرف سے جواب دے اے اللہ روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد کر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا واقعی میں نے آنحضرت کے اس ارشاد کو سنا ہے[۲]

۲۹۸۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ اُهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيْلُ مَعَكَ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از عدی بن ثابت) براء بن عازب سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسانؓ سے فرمایا (مشرکین کی) ہجو کر یا ان کی ہجو کا جواب ہجو سے، حضرت جبرئیل (علیہ السلام) تیرے ساتھ ہیں[۳]

۲۹۸۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضؓ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى غُبَارٍ سَاطِعٍ فِيْ سِكَّةِ

(از اسحاق از وہب بن جریر از والدش از جریر بن حازم از حمید بن ہلال) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا گویا میں بنی غنم کی گلی اور کوچہ میں وہ گرد و غبار دیکھ رہا ہوں جو اٹھ رہی تھی۔[۴]

---

[۱] یہ حدیث کتاب الجمعہ میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو فرشتوں کے اثبات کے لئے لائے ۱۲ منہ [۲] ترجمہ باب کی مناسبت حدیث سے یہ ہے کہ اس میں روح القدس کا اثبات ہے یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جو اللہ کے بڑے مقرب فرشتے ہیں ۱۲ منہ [۳] پھر حسان نے ایسا جواب دیا کہ مشرکوں کے دھوئیں اکھڑ گئے ان کی ساری حقیقت کھول کر رکھ دی۔ ایک شعر حسان رضی اللہ عنہ کا یہ ہے لَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْ مَّعَدٍّ سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ ہم تو ہر روز سامان کی تیاری میں مصروف ہیں یا تم کو گالیاں دینے میں یا تم سے جنگ کرنے میں یا تمہاری ہجو کرنے میں۔ معلوم ہوا کہ مسجد میں وہ اشعار جن میں اللہ اور رسول کی تعریف ہو یا مشرکوں اور فساق فجار، اہل بدعات کا رد ہو یا جہاد اور ارکان اسلام کی ترغیب و تحریض ہو پڑھنا درست بلکہ ثواب ہے ۱۲ منہ [۴] بنی غنم خزرج قبیلے کی ایک شاخ ہے جو انصار میں تھے ابو ... انصاری کی اولاد میں سے تھے ۱۲ منہ

غَنَمِ زَادَ مُوسٰی مَوْكِبَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

موسٰے کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت جبرائیل کے[۱] لشکر کی گرد وغبار دیکھ رہا ہوں۔

۲۹۸۷۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ كُلُّ ذَاكَ يَأْتِي الْمَلَكُ أَحْيَانًا فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ وَيَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ أَحْيَانًا رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ۔

(از فروہ از علی بن مسہر از ہشام بن عروہ از والدش حضرت عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حارث بن ہشام رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کے پاس وحی کیسے آتی ہے؟ آپ نے فرمایا مختلف شکلوں سے بعض اوقات فرشتہ گھنٹہ کی آواز جیسی آواز سے آتا ہے جب میں وحی کو خوب یاد کر لیتا ہوں تو وہ آواز ختم ہو جاتی ہے وحی کی یہ قسم مجھ پر بہت شاق گذرتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے فرشتہ آدمی کی صورت بن کر میرے پاس آتا ہے مجھ سے بات کرتا ہے۔ میں اس کے تمام الفاظ یاد کر لیتا ہوں[۲] (وہ الفاظ جو خدا کی جانب سے وہ نقل کرتا ہے)

۲۹۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

(از آدم بن ابی ایاس از شیبان از یحیٰی بن کثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں (کسی چیز کا بھی) ایک جوڑا خرچ کرے (مثلاً دو روپے دو کپڑے دو جانور) اسے (قیامت کے دن) بہشت کے دربان آواز دیں گے ادھر آؤ اے فلاں! (یعنی اس دروازے سے بہشت میں داخل ہو غرضیکہ بہشت کے ہر دروازے سے جانے کا حقدار ہوگا) حضرت ابوبکر رضی نے عرض کیا اس شخص کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے تو انہی خوش قسمت شخصوں میں سے ہوگا (سبحان اللہ حضرت ابوبکر صدیق کا کیا مقام ہے! آنحضرت کی توقع یقین اعلٰے کے برابر ہے)

۲۹۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے عائشہ! دیکھو یہ جبرائیل کھڑے ہیں تجھے سلام کہتے ہیں حضرت عائشہ نے جواب دیا اس پر یعنی جبرائیل پر بھی سلام ہو اور رحمت اور برکات۔ (آنحضور سے عرض کیا) آپ ہی دیکھ رہے ہیں میں تو نہیں دیکھ رہی (جبرائیل کو)

---

[۲] یہ حدیث اوپر شروع کتاب میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۱] یہی ترجمہ باب ہے اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ذکر ہے اور اس کے لشکر کا ذکر ہے وہ لشکر بھی فرشتوں کا تھا۔ عبدالرزاق

۲۹۹۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ ح قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُمَرَ ابْنِ ذَرٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيلَ أَلَا تَزُورُنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا الْآيَةَ۔

(از ابونعیم از عمر بن ذر) دوسری سند (از یحییٰ بن جعفر از وکیع از عمر بن ذر از والدش از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل سے آپ مجھ سے زیادہ کیوں نہیں ملا کرتے جتنا اب ملتے ہیں؟ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ ہم تو تیرے مالک کا جب حکم ہوتا ہے اس وقت اترتے ہیں۔ ہمارے آگے پیچھے سب کچھ اس کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے۔

۲۹۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از سلیمان بن بلال از یونس بن یزید از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حضرت جبرائیل ایک محاورے پر قرآن پڑھا دیا تو میں ان سے کہتا رہا مجھے دوسرے محاوروں پر بھی پڑھنے کی اجازت دیجئے۔ آخر سات محاوروں تک اجازت مل گئی [1]

۲۹۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَرَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ وَفَاطِمَةُ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از یونس از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے خصوصاً جب ماہ رمضان میں جبرائیل ہر رات آپ سے ملتے اور قرآن پاک کا دور کرتے۔ غرضیکہ جب آپ کی اور جبرائیل کی ملاقات رہتی تو آپ بھلائی کرنے میں چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ ہم سے معمر نے بھی اسی (درج بالا) سند سے آخر تک ایسی ہی روایت کی۔ حضرت ابوہریرہؓ اور حضرت فاطمہؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ حضرت جبرائیل

[1] اس حدیث کی شرح انشاء اللہ آگے آئے گی مطلب یہ ہے کہ عرب کی کئی بولیاں اور کئی محاورے ہیں گو زبان سب کی ایک ہے یعنی عربی پر بعضے الفاظ کے اور بعضے حروف میں کچھ کچھ اختلاف ہے حجاز کا ایک محاورہ ہے تو بنی تمیم کا دوسرا محاورہ ہے۔ بنی طے کا کچھ اور ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر آسانی کرنے کے لئے قرآن کو سات عرب کے محاوروں پر پڑھنے کی اجازت دی ۱۲ منہ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ جِبْرِیْلَ کَانَ یُعَارِضُهُ الْقُرْاٰنَ۔

آپ سے قرآن پاک کا دور کیا کرتے تھے [۱]

۲۹۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ یَا عُرْوَةُ قَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهُ یَحْسِبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث) ابن شہاب سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ نے نماز عصر میں کچھ تاخیر کی۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت جبرئیل اترے اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کی، حضرت عمر نے یہ سن کر فرمایا جو کچھ آپ فرما رہے ہیں سمجھ کر کہیں (بھلا جبرائیل نے حضورؐ کی امامت کی) حضرت عروہ نے کہا (سند لیجئے) میں نے بشیر بن ابی مسعود سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابومسعود سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت جبرئیل اترے انہوں نے میری امامت کی، میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری نماز پھر تیسری نماز پھر چوتھی نماز پھر پانچویں نماز پڑھی۔

ابومسعود یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچوں نمازوں کو اپنی انگلیوں پر گنتے تھے

۲۹۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیْ جِبْرِیْلُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِكَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ اَوْ لَمْ یَدْخُلِ النَّارَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ از حبیب بن ابی ثابت از زید بن وہب) ابوذر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جبرائیل نے کہا کہ جو شخص آپؐ کی امت میں اس حال میں انتقال کرے کہ وہ شرک نہ کرتا ہو تو وہ ایک نہ ایک روز بہشت میں ضرور داخل ہوگا یا فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ حضرت ابوذر نے یہ سن کر فرمایا، اگرچہ وہ زنا کرتا ہو یا چوری کرتا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ زنا یا چوری کرتا ہو (پھر بھی وہ جنت میں داخل ہوگا)

۲۹۹۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَلَائِكَةُ یَتَعَاقَبُوْنَ مَلَائِكَةٌ بِاللَّیْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَیَجْتَمِعُوْنَ فِیْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَالْعَصْرِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ الَّذِیْنَ بَاتُوْا فِیْكُمْ فَیَسْاَلُهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں کچھ فرشتے رات کے ہیں اور کچھ دن کے اور فجر و عصر کی نماز میں سب جمع ہو جاتے ہیں۔ جو فرشتے رات رہے وہ (صبح) آسمان پر چلے جاتے ہیں اللہ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خود خوب جانتا ہے تم نے کس حالت میں چھوڑا؟ (میرے بندوں کو) فرشتے جواب دیتے ہیں

[۱] یعنی ہر سال میں ایک بار جس سال آپ کی وفات ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دوبار دورہ کیا کہتے ہیں کہ زید بن ثابت کی قرأت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخیر دور کے موافق ہے۔ حضرت فاطمہؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایتوں کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ اور فضائل قرآن میں وصل کیا ۱۲ منہ

بِهِمْ فَيَقُوْلُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ -

جب ہم ان کو چھوڑ کر یہاں آئے تب بھی وہ نماز میں مصروف تھے جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز میں مشغول تھے۔

باب ۱۹۹۴ اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ فِي السَّمَآءِ فَوَافَقَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ -

باب ۱ (یہ حدیث) جب تم میں سے کوئی شخص آمین کہے اور فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں، دونوں کی آواز ایک ساتھ نکلے تو گذشتہ گناہ آدمی کے معاف ہو جاتے ہیں۔

۲۹۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ الْقٰسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَشَوْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِسَادَةً فِيْهَا تَمَاثِيْلُ كَاَنَّهَا نُمْرُقَةٌ فَجَآءَ فَقَامَ بَيْنَ الْبَابَيْنِ وَجَعَلَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهٗ قُلْتُ مَا لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذِهِ الْوِسَادَةِ قَالَتْ وِسَادَةٌ جَعَلْتُهَا لَكَ لِتَضْطَجِعَ عَلَيْهَا قَالَ اَمَا عَلِمْتِ اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّاَنَّ مَنْ صَنَعَ الصُّوْرَةَ يُعَذَّبُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ اَحْيُوْا مَا خَلَقْتُمْ -

(از محمد از مخلد از ابن جریج از اسماعیل بن امیہ از نافع از قاسم بن محمد) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک تکیہ تیار کیا جس میں تصویریں تھیں۔ گویا وہ نقشی تکیہ معلوم ہوتا تھا آپ تشریف لائے تو دروازے پر کھڑے رہے (اندر نہ آئے) آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا میں نے عرض کیا ہماری کیا خطا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا اس تکیہ کی کیا شکل ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے یہ آپ کے آرام فرمانے کے لیے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں صورت ہو اور صورت بنانے والا (فوٹو گرافر، فوٹو کھینچنے والا) قیامت کے روز عذاب میں مبتلا ہو گا۔ اللہ میاں فرمائیں گے تصویر سازو ان میں جان بھی تو ڈالو جن کی شکلیں بنائی ہیں؟

۲۹۹۷- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ -

(از محمد ابن مقاتل از عبداللہ بن مبارک از معمر از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ) ابن عباس کہتے تھے میں نے حضرت ابو طلحہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر یا مورت ہو۔

۲۹۹۸- حَدَّثَنَا اَحْمَدُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

(از احمد از ابن وہب از عمرو از بکیر بن اشج از بسر بن سعید از زید بن خالد جہنی)

ف ۱ بعضے نسخوں میں یہاں باب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ اس باب میں کوئی علیحدہ مضمون نہیں وہ فرشتوں کا اثبات چلا آتا ہے جو اگلے باب کا مقصود ہے ۱۲ منہ

أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عُبَيْدُ اللَّهِ الْخَوْلَانِيُّ الَّذِي كَانَ فِي حَجْرِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمَا زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَالَ إِلَّا رَقْمٌ فِي ثَوْبٍ أَلَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلَى قَدْ ذَكَرَهُ۔

بسر کے ساتھ اس حدیث کو زید بن خالد نے عبید اللہ خولانی سے بھی روایت کیا (یعنی زید بن خالد جہنی کے اس روایت میں دونوں تلمیذ ہیں ایک بسر بن سعید، ایک عبید اللہ خولانی، دونوں کو زید بن خالد جہنی نے حدیث سنائی) عبید اللہ اور خولانی وہ ہیں جنہیں ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے پرورش کیا تھا زید بن خالد سے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں صورت ہو۔ بسر کہتے ہیں زید بن خالد بیمار ہوئے ہم ان کی عیادت کرنے کے لئے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ ان کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں ہیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا کیا حضرت زید نے ہم سے وہ حدیث بیان نہیں کی تھی جس میں تصویروں کی ممانعت ہے؟ تو عبید اللہ خولانی نے کہا حضرت زید نے اس حدیث میں ساتھ ساتھ یہ بھی بیان کیا تھا کہ ان تصویروں میں کوئی حرج نہیں جو کپڑوں پر منقوش ہوں کیا تو نے نہیں سنا تھا؟ تو میں نے کہا نہیں! عبید اللہ نے کہا میں نے تو سنا ہے زید نے یہ بیان کیا تھا ؎

۲۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَعَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر و از سالم) ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرائیل نے ملنے کا وعدہ کیا تھا مگر حسب وعدہ وہ نہ آئے۔ آپ نے وجہ پوچھی تو کہا ہم فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں مورت ہو یا کتا۔

۳۰۰۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(از اسماعیل از مالک از سمی از ابو صالح) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ تو تم کہا کرو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کیوں کہ جس کے الفاظ فرشتوں کے الفاظ کے ساتھ ہم وقت نکلے تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

؎ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ عکسی اور نقشی تصویریں بنانا اور رکھنا درست ہے مگر جمہور علماء جاندار کی ہر طرح کی تصویر منع جانتے ہیں بشرطیکہ وہ کپڑے یا عمامہ یا پردے پر بنی ہوں اگر فرش پر بنی ہوں یا توشک یا تکیہ پر جس کو لوگ روندتے ہیں تو حرام نہیں ہے لیکن رحمت کے فرشتوں کو وہ بھی روکیں گے غرض سایہ دار اور بے سایہ مورت میں کوئی فرق نہیں مگر بعض سلف اس کے قائل ہوئے ہیں کہ سایہ دار تصویر منع ہے یعنی مجسم اور بے سایہ منع نہیں قسطلانی نے کہا کہ یہ مذہب باطل ہے۔ اور حدیثیں مطلق ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پردے کو جو آپ نے پھڑوا ڈالا اس سے بھی اس مذہب کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ

۳۰۰۱۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ فِي صَلٰوةٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ تَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ مَا لَمْ يَقُمْ مِّنْ صَلٰوتِهٖ اَوْ يُحْدِثْ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال بن علی از عبدالرحمان بن ابی عمرۃ از ابوہریرۃؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز کے انتظار میں رہے اسے نماز کا ہی ثواب ملتا ہے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں یا اللہ اسے بخش دے، یا اللہ اس پر رحم کر جب تک وہ مقام نماز سے منتقل نہ ہو جائے یا بے وضو نہ ہو جائے۔ (اس کے لیے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں اور وہ ثواب نماز سے مالا مال رہتا ہے)

۳۰۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ قَالَ سُفْيٰنُ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ وَنَادَوْا يَا مَالِ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از عطاء از صفوان بن یعلٰی) ان کے والد (یعلٰی) کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ وَنَادَوْا یَا مَالِكُ۔ حضرت سفیان کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے یوں پڑھا ہے وَنَادَوْا یَا مَالِ [1]

۳۰۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَوْمِ اُحُدٍ قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ مِنْ قَوْمِكِ مَا لَقِيْتُ وَكَانَ اَشَدَّ مَا لَقِيْتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِيْ عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِيْ اِلٰى مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰى وَجْهِيْ فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا وَاَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِيْ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيْهَا

(از عبداللہ بن یوسف از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از حضرت عروہ) ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی یا رسول اللہ آپ پر جنگ احد سے کوئی دن زیادہ سخت گذرا ہے؟ (کیونکہ اس جنگ میں آپ زخمی ہوئے) آپ نے فرمایا عائشہ! میں نے تیری قوم (قریش) کی طرف سے جو تکلیفیں اٹھائی ہیں میرا ہی دل جانتا ہے، سب سے زیادہ سخت دن مجھ پر عقبہ [2] کا دن گذرا ہے جس دن میں نے اپنے آپ کو ابن عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا (وہ طائف کا رئیس تھا) اس نے میری دعوت اسلام قبول نہ کی میں مغموم ہو کر واپس آ رہا تھا۔ جب میں قرن الثعالب کے مقام پر پہنچا تو ذرا آرام ہوا۔ میں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو بادل کا ٹکڑا مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا اور اس میں جبرئیل موجود تھے۔ انہوں نے مجھے آواز دی

---

[1] یہ مالک کی ترخیم ہے ترخیم کہتے ہیں اخیر کا حرف گرا دینے کو۔ مالک دوزخ کے داروغہ کا نام ہے وہ بھی ایک فرشتے ہیں تو باب کا مطلب یعنی فرشتوں کا ثبوت نکل آیا ۱۲ منہ

[2] عقبہ ایک مقام کا نام ہے طائف کی طرف۔ شوال سنہ ۱۰ نبوت میں (ابوطالب کی وفات کے بعد آپ وہاں تشریف لے گئے تھے پہلے وہاں کے لوگوں نے آپ کو بلا بھیجا تھا۔ بعد اس کے آپ کے مخالف ہو گئے آپ وہاں سے بصد رنج و غم وہاں سے لوٹے تو ان مردودوں نے آپ کو پتھر مارے جس سے آپ سخت زخمی ہو گئے ۱۲ منہ

جِبْرِيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيْمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَّنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔

کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کی قوم کا (رنج دینے والا) جواب سن لیا ہے اب اللہ نے پہاڑوں کے فرشتوں کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ جو چاہیں ان سے کام لے سکتے ہیں، اتنے میں اس فرشتے نے (جس کے متعلق حضرت جبرائیل نے کہا تھا) مجھے سلام کیا اور کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے آپ جو فرمائیں میں کر گذروں گا۔ اگر آپ فرمائیں تو میں مکہ کے دونوں طرف جو پہاڑ ہیں[1] انہیں ملادوں (اور وہ سب چکنا چور ہو جائیں) آپ نے فرمایا (نہیں ایسا نہ کر) مجھے امید ہے (اگر یہ لوگ ہدایت نہ پا سکے تو) ان کی اولاد میں سے اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کریگا جو محض اللہ کی عبادت کریں گے اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ رَاٰى جِبْرِيْلَ لَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ۔

(از قتیبہ از ابوعوانہ) ابواسحاق شیبانی کہتے ہیں میں نے زر بن حبیش سے پوچھا کہ اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَا اَوْحٰى انہوں نے جواب دیا حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہم سے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى قَالَ رَاٰى رَفْرَفًا اَخْضَرَ سَدَّ اُفُقَ السَّمَآءِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از اعمش از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آیت لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى کی تفسیر میں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سبز بچھونا دیکھا جو آسمان کے کناروں تک پھیلا ہوا تھا (اس پر حضرت جبرائیل بیٹھے ہوئے تھے یا ان کے پر پھیلے ہوئے تھے[2])۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَنْ زَعَمَ

(از محمد بن عبداللہ بن اسماعیل از محمد بن عبداللہ انصاری از ابن عون از قاسم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہے کہ آپ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کو دیکھا ہے

---

[1] حدیث میں اخشبین آیا ہے اس سے وہ پہاڑ مراد ہیں جو مکہ کے دونوں جانب ہیں یعنی ابوقبیس اور قیقعان۔ بعضوں نے کہا ثور اور دوسرا ۱۲ منہ [a] رحمۃ للعالمین اسی لئے ان کا نام ہے جو بدترین دشمن کے ساتھ باوجود ان کے انتہائی مظالم کے انتہائی شفقت ورحمت سے پیش آئے ۱۲ عبدالرزاق [2] بہرحال اس حدیث سے بھی فرشتے کا حال معلوم ہوا جو ترجمہ باب ہے ۱۲ عبدالرزاق

اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ فَقَدْ اَعْظَمَ وَلٰكِنْ قَدْ رَاٰى جِبْرَئِيْلَ فِىْ صُوْرَتِهٖ وَخَلْقِهٖ سَادًّا مَّا بَيْنَ الْاُفُقِ۔

تو اس نے بڑی (جھوٹی) بات کہی، البتہ آپؐ نے جبرائیل علیہ السلام کو ان کی (اصلی) صورت میں دیکھا ہے جنہوں نے آسمان کے کناروں کو اپنے وجود سے ڈھانپ رکھا تھا۔

۳۰۰۷۔ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ الْاَشْوَعِ عَنِ الشَّعْبِىِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رض فَاَيْنَ قَوْلُهٗ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى قَالَتْ ذَاكَ جِبْرِيْلُ كَانَ يَاْتِيْهِ فِىْ صُوْرَةِ الرَّجُلِ وَاِنَّهٗ اَتَاهُ هٰذِهِ الْمَرَّةَ فِىْ صُوْرَتِهِ الَّتِىْ هِىَ صُوْرَتُهٗ فَسَدَّ الْاُفُقَ۔

(از محمد بن یوسف از ابواسامہ از زکریا بن ابی زائدہ از ابن اشوع از شعبی) حضرت مسروق کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا (آپ جو فرماتی ہیں آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھا تو) اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ جبرائیل کو (اصلی شکل میں) دیکھا (نہ کہ خدا کو) جبرائیل علیہ السلام انسان کی شکل میں آتے تھے۔ (جس مرتبہ کا ذکر اس آیت میں ہے) اس مرتبہ اپنی اصلی صورت میں آئے تو آسمان کو ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ڈھانپ دیا۔

۳۰۰۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِىْ فَقَالَا الَّذِىْ يُوْقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَاَنَا جِبْرِيْلُ وَهٰذَا مِيْكَائِيْلُ۔

(از موسیٰ از جریر از ابو رجاء از حضرت سمرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج رات دو آدمیوں کو اپنے پاس آیا ہوا دیکھا (خواب میں) جنہوں نے کہا وہ جو آگ بھڑکا رہا ہے، دوزخ کا داروغہ ہے، اور میں جبرئیل ہوں یہ (میرے ساتھ) میکائیل ہے۔

۳۰۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰٓئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ تَابَعَهٗ شُعْبَةُ وَاَبُوْ حَمْزَةَ وَابْنُ دَاوُدَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

(از مسدد از ابوعوانہ از اعمش از ابو حازم) ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے بستر کیلئے بلائے اور وہ انکار کر دے، شوہر رات بھر بیوی پر خفا رہے تو اس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔ ابوعوانہ کیساتھ اس حدیث کو شعبہ اور ابوحمزہ اور ابن داؤد اور ابومعاویہ نے اعمش سے روایت کیا۔

۳۰۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ از جابر بن عبداللہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے (غار حرا میں

[1] اس مسئلہ میں اختلاف ہے گو جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ۱۲ منہ [2] شعبہ کی روایت خود مؤلف نے نکاح میں وصل کی اور ابوحمزہ کی روایت موصولاً نہیں ملی اور ابن داؤد کی روایت مسدد نے اپنی بڑی مسند میں وصل کی اور ابومعاویہ کی روایت امام مسلم اور نسائی نے وصل کی ۱۲ منہ

أَبَا سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَتْرَةً فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِّنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي قِبَلَ السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجُئِثْتُ حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَجِئْتُ أَهْلِي فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ إِلٰى فَاهْجُرْ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ۔

جبرائیل کی جو شکل تھی) اس کے بعد وحی آنا موقوف ہوگئی (تین برس تک) ایک بار میں چل رہا تھا کہ آسمان سے مجھے ایک آواز سنائی دی۔ اوپر دیکھا تو وہی فرشتہ جو حرا میں میرے پاس آیا تھا آسمان و زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔ میں یہ دیکھ کر خائف ہوا اور بیٹھ گیا پھر اپنے گھر آکر میں نے اپنے گھر والوں سے کہا مجھ پر کوئی کپڑا ڈال دو۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کیں يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ ۔۔۔۔ فَاهْجُرْ۔

حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں رجز سے مراد بت ہیں۔

۳۰۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ح وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُوسٰى رَجُلًا آدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسٰى رَجُلًا مَرْبُوعًا مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَائِهِ قَالَ أَنَسٌ وَّأَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْرُسُ الْمَلَائِكَةُ الْمَدِينَةَ مِنَ الدَّجَّالِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ)

دوسری سند۔ امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط از یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ از ابوالعالیہؒ کہتے ہیں ہم سے تمہارے نبی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا، وہ ایک گندمی رنگ والے اور گھنگریالے بال والے آدمی ہیں جس طرح شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا، وہ میانہ قد سرخ و سفید سیدھے بال والے آدمی ہیں۔ نیز میں نے اس فرشتے کو بھی دیکھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور دجال کو بھی دیکھا یہ سب نشانیاں اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائیں آیت فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِّنْ لِقَائِهِ کا مطلب یہ ہے کہ موسےٰ علیہ السلام سے ملنے میں شک نہ کر۔

حضرت انس اور ابوبکرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب دجال کا ظہور ہوگا تو مدینہ پاک کی حفاظت فرشتے کریں گے۔[1]

بَابُ ۱۹۹۵ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ

باب بہشت کا بیان۔ نیز یہ کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے۔[2]

---

[1] ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے کتاب الحج اور کتاب الفتن میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اسی طرح دوزخ دونوں موجود ہیں اہل سنت کا یہی قول ہے بعضے معتزلہ

الْجَنَّةِ وَإِنَّهَا مَخْلُوقَةٌ. قَالَ أَبُو
الْعَالِيَةِ مُطَهَّرَةٌ مِنَ الْحَيْضِ وَ
الْبَوْلِ وَالْبُزَاقِ كُلَّمَا رُزِقُوا
أُتُوا بِشَيْءٍ ثُمَّ أُتُوا بِآخَرَ قَالُوا
هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ
أُتِينَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوا بِهِ
مُتَشَابِهًا يُشْبِهُ بَعْضُهُ بَعْضًا
وَيَخْتَلِفُ فِي الطُّعُومِ قُطُوفُهَا
يَقْطِفُونَ كَيْفَ شَاءُوا دَانِيَةٌ
قَرِيبَةٌ الْأَرَائِكُ السُّرُرُ وَقَالَ
الْحَسَنُ النَّضْرَةُ فِي الْوُجُوهِ وَالسُّرُورُ
فِي الْقَلْبِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَلْسَبِيلًا
حَدِيدَةُ الْجِرْيَةِ غَوْلٌ وَجَعُ الْبَطْنِ
يُنْزَفُونَ لَا تَذْهَبُ عُقُولُهُمْ وَ
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ دِهَاقًا مُمْتَلِئًا
كَوَاعِبَ نَوَاهِدَ الرَّحِيقُ الْخَمْرُ
التَّسْنِيمُ يَعْلُو شَرَابَ أَهْلِ الْجَنَّةِ
خِتَامُهُ طِينُهُ مِسْكٌ نَضَّاخَتَانِ
فَيَّاضَتَانِ يُقَالُ مَوْضُونَةٌ
مَنْسُوجَةٌ مِنْهُ وَضِينُ النَّاقَةِ

حضرت ابوالعالیہ فرماتے ہیں اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ (جو قرآن میں ہے) سے مراد ہے کہ وہ عورتیں حیض پیشاب اور تھوک سے پاک صاف ہوں گی كُلَّمَا رُزِقُوا الآیۃ کا مطلب یہ ہے کہ جب ان کے پاس ایک میوہ آئے گا پھر دوسرا میوہ تو وہ کہیں گے اس میوے کو ہم پہلے بھی کھا چکے ہیں۔ مُتَشَابِهًا سے مراد ہم صورت، ہم رنگ، البتہ مزہ جدا جدا ہوگا۔ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ سے مراد یہ ہے کہ بہشتی پھل اتنے نزدیک ہوں گے کہ آدمی ہر حالت میں توڑ سکیں گے خواہ وہ بیٹھے ہوں یا کھڑے دَانِيَةٌ کا معنی قریب۔ الْأَرَائِكُ[1] کا معنی تخت۔

امام حسن بصری[2] رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نَضْرَةٌ سے مراد چہرے کی تازگی اور بشاشت۔ سُرُورٌ دل کی خوشی کو کہتے ہیں۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں سَلْسَبِيل سے مراد تیز بہنے والی۔ غَوْلٌ پیٹ کا درد[3]۔ يُنْزَفُونَ یعنی[4] ان کی عقل میں فتور اور خلل نہ آسکے گا۔ (جیسے دنیا کی شراب سے خلل آتا ہے)۔

حضرت ابن عباس[6] فرماتے ہیں دِهَاقًا کا معنی لبالب (منہ تک بھرا ہوا) كَوَاعِبَ پستان[7] (جمع) اٹھے ہوئے رَحِيقٌ[8] بہشت کی شراب تَسْنِيم[9] وہ عرق جو بہشتیوں کی شراب کے اوپر ڈالا جائے گا۔ خِتَامُهُ[10] مہر کی مٹی[11] (شیشیوں پر اس کی مہر لگی ہوگی)

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہ عبد بن حمید نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [3] یہ عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ [4] جو دنیا کے شراب سے پیدا ہوتا ہے امام حسن بصری کے قول کو عبد بن حمید نے اور مجاہد کے قول کو سعید بن منصور اور عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ آیت سورۂ والصّافات میں ہے لَا فِيهَا غَوْلٌ وَّلَا هُمْ عَنْهَا يُنْزَفُونَ اس کو عبد بن حمید نے مجاہد سے روایت کیا ۱۲ منہ [6] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [7] اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ۱۲ منہ [8] یہ لفظ سورہ مطففین میں ہے اس کو ابن جریر نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [9] یہ لفظ بھی سورۂ مطففین میں ہے اس کو عبد بن حمید نے ابن عباس سے نقل کیا ۱۲ منہ [10] یہ لفظ بھی سورۂ مطففین میں ہے یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا اور ابوداؤد نے یوں نقل کیا کہ ختام سے مراد یہاں وہ شراب ہے جو بہشتیوں کو اخیر میں دیا جائے گا چاندی کی طرح سفید ہوگا اور سعید بن جبیر سے مروی ہے ختام کا معنی اس کا آخری مزہ ۱۲ منہ [11] یہ سورہ رحمٰن میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے وصل کیا ۱۲ منہ

وَالْكُوْبُ مَا لَآ اُذُنَ لَهٗ وَلَا
عُرْوَةَ وَالْاَبَارِيْقُ ذَوَاتُ
الْاٰذَانِ وَالْعُرُبًا عُرُبًا مُّثَقَّلَةً
وَّاحِدُهَا عَرُوْبٌ مِّثْلُ صَبُوْرٍ
وَّصُبُرٍ يُّسَمِّيْهَا اَهْلُ مَكَّةَ الْعَرِبَةَ
وَاَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْغَنِجَةَ وَاَهْلُ
الْعِرَاقِ الشَّكِلَةَ وَقَالَ مُجَاهِدٌ
رَوْحٌ جَنَّةٌ وَّرَخَآءٌ وَّالرَّيْحَانُ
الرِّزْقُ وَالْمَنْضُوْدُ الْمَوْزُ وَ
الْمَخْضُوْدُ الْمُوْقَرُ حِمْلًا وَّيُقَالُ
اَيْضًا لَا شَوْكَ لَهٗ وَالْعُرُبُ
الْمُحَبَّبَاتُ اِلٰٓى اَزْوَاجِهِنَّ وَيُقَالُ
مَسْكُوْبٌ جَارٍ وَّفُرُشٌ مَّرْفُوْعَةٌ
بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ لَغْوًا بَاطِلًا
تَاْثِيْمًا كَذِبًا اَفْنَانٌ اَغْصَانٌ
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ مَّا يُجْتَنٰى
قَرِيْبٌ مُّدْهَآمَّتٰنِ سَوْدَاوَانِ مِنَ الرِّيِّ

نَضَّاخَتَانِ[1] جوش مارتے ہوئے چشمے۔ مَوْضُوْنَةٍ جڑاؤ بُنا ہوا۔
وَضِيْنُ النَّاقَةِ بھی یہاں سے نکلا ہے یعنی اونٹنی کی جھول۔
كُوْبٌ[2] کوزہ جس میں نہ کان ہو نہ کنڈا اَبَارِيْقُ وہ کوزہ جو کان
اور کنڈے والا ہو۔ عُرُبًا عروب کی جمع ہے[3] جیسے صُبُرٌ
جمع ہے صَبُوْرٌ کی۔ مکہ والے عروب کو عَرِبَہ کہتے ہیں، مدینہ
والے غَنِجَہ اور عراق والے شَكِلَہ کہتے ہیں (اس کا مطلب
ہے وہ عورت جو اپنے خاوند کی عاشق ہو)
مجاہد فرماتے ہیں[4] رَوْحٌ کا معنی بہشت اور فراخی رزق[5]
رَیْحَانٌ کا معنی رزق مَنْضُوْدٌ[6] کا معنی مَوْزٌ یعنی کیلا۔
مَخْضُوْدٌ[7] کا معنی میوہ کے بوجھ سے جھکا ہوا۔ یہ بھی ایک قول
ہے کہ مخضود وہ بیر ہے جس میں کانٹے نہ لگے ہوں[8] عُرُبٌ
وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی محبوبہ ہوں[9]۔ مَسْكُوْبٌ بہتا
ہوا پانی فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ بستر اوپر تلے بچھے ہوئے[10] لَغْوًا
غلط، جھوٹ[11] تَاْثِيْمًا جھوٹ[12] اَفْنَانٌ[13] شاخیں (ڈالیاں)
وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ[14] دَانٍ دونوں باغوں کا پھل بہت
نزدیک ہوگا کہ ہر حالت کھڑے بیٹھے لیٹے چنا جا سکے گا۔
مُدْهَآمَّتٰنِ[15]۔ تازگی و شادابی کی وجہ سے سیاہ ہو رہے ہوں گے۔

۳۰۱۳ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ
سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهٗ

(از احمد بن یونس از لیث بن سعد از نافع از عبداللہ بن عمرؓ)
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص مر جاتا ہے تو
صبح و شام اسے وہ مقام دکھایا جاتا ہے (جس میں وہ آخرت

[1] یہ لفظ سورۂ واقعہ میں ہے عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ مُّتَّكِئِيْنَ عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ - اس کو ابن ابی حاتم نے ضحاک سے نکالا ۱۲ منہ

[2] یہ عبد بن حمید نے قتادہ سے نکالا ۱۲ منہ [3] یہ فراء نحوی سے منقول ہے اباریق کا لفظ سورۂ واقعہ میں آیا ہے ۱۲ منہ [4] یہ بھی سورۂ واقعہ میں ہے اس کو ابن ابی حاتم نے عکرمہ اور بریدہ سے نکالا ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی بیہقی نے شعب الایمان میں نکالا ۱۲ منہ [6] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [7] یہ بیہقی اور فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [8] یہ بھی فریابی اور بیہقی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [9] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [10] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [11] اس کو فریابی نے مجاہد سے نکالا کہتے ہیں کہ یہ بچھونے اتنے اونچے ہوں گے بعضوں کی بلندی پانسو برس کی راہ ہوگی ۱۲ منہ [12] اس کو بھی فریابی نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [13] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [14] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [15] اس کو طبری نے مجاہد سے وصل کیا ۱۲ منہ [16] یہ فریابی نے مجاہد سے وصل کیا امام بخاری نے اس باب میں ان اکثر الفاظ کے معنی بیان کر دیئے جو بہشت کی تعریف میں قرآن میں آئے ہیں ۱۲ منہ

يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ۔

میں رہے گا) بہشتی ہے تو بہشت اور دوزخی ہے تو دوزخ (دکھایا جاتا ہے)

۳۰۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْرَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

(از ابوالولید از سلم بن زریر از ابورجاء از عمران بن حصین) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے بہشت کو جھانک کر دیکھا تو (جو دنیا میں فقراء اور محتاج تھے انہی لوگوں کو وہاں زیادہ دیکھا، دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو اس میں اکثر عورتیں تھیں۔

۳۰۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوْا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهٗ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَعَلَيْكَ اَغَارُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

(از سعید بن ابی مریم از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو بہشت میں پایا ایک عورت محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو جواب ملا عمر بن خطاب کا۔ مجھے ان کی غیرت کا خیال آیا میں پیٹھ پھیر کر چلا آیا یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے! یا رسول اللہ کیا میں آپؐ پر غیرت کروں گا؟ لہ

۳۰۱۵۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِمْرَانَ الْجَوْنِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ مُجَوَّفَةٌ طُوْلُهَا فِي السَّمَاءِ ثَلَاثُوْنَ مِيْلًا فِيْ كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا لِلْمُؤْمِنِ اَهْلٌ لَا يَرَاهُمُ الْاٰخَرُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ

(از حجاج بن منہال از ہمام از ابوعمران جونی از ابوبکر بن عبداللہ ابن قیس اشعری) ان کے والد ابوموسٰی اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت کا خیمہ ایک کھوکھلا موتی ہے جس کی بلندی بالائی جانب تیس میل ہے۔ اس کے ہر کونے میں بہشتی کو ایسی بیوی ملے گی جسے اور کوئی نہ دیکھ سکے گا ۲ہ

لہ معلوم ہوا کہ بہشت پیدا ہو چکی ہے وہاں ہر ایک بہشتی کے مکانات اور سامان وغیرہ سب طیار ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قطعی بہشتی ہونا اس حدیث سے اور بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ خوشی کے مارے رو دیئے اور یہ جو کہا کیا میں آپ پر غیرت کروں گا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو میرے بزرگ اور میرے مربی ہیں میری بیبیاں سب آپ کی لونڈیاں ہیں غیرت تو برابر والے سے ہوتی ہے نہ مالک اور مربی سے ۱۲ منہ ۲ہ کیونکہ اس ڈیرے کے اندر دوسرے مرد نہیں جائیں گے اور جائیں بھی تو ڈیرہ کی وسعت کے سبب سے یہ عورتیں نظر نہ پڑیں گی ۱۲ منہ

الصَّمَدِ وَالْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ سِتُّونَ مِيلًا۔

اس حدیث کو عبدالصمد اور حارث بن عبید نے بھی ابوعمران جونی سے روایت کیا ہے۔ اس میں تیس میل کی بجائے ساٹھ میل مذکور ہے[1]۔

۳۰۱۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ۔

(از حمیدی از سفیان از ابوالزناد از اعرج) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے بہشت میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں۔ کسی کان نے نہیں سنیں کسی آدمی کے خیال میں نہیں گذریں۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو فَلَا تَعْلَمُ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ کوئی نہیں جانتا جو آنکھوں کی ٹھنڈک بہشتیوں کے لیے چھپا کر رکھی گئی ہے[2]۔

۳۰۱۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آنِيَتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ بن مبارک از معمر از ہمام بن منبہ) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا جو گروہ جنت میں داخل ہوگا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگی انہیں نہ تھوک آئے گا نہ ناک بہے گی۔ نہ وہ بیت الخلاء کی ضرورت محسوس کریں گے ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے کنگھیاں بھی سونے چاندی کی ہوں گی (کنگھیاں محض لذت کے لیے کرینگے میل کچیل نہ ہوگا) انگیٹھیوں میں سے عود کی خوشبو نکلے گی۔ پسینے میں سے مشک کی خوشبو چھوٹے گی۔ ہر بہشتی کے پاس دو بیویاں ایسی خوبصورت اور نفیس و نازک ہوں گی جن کی پنڈلی کا گودا گوشت میں سے دکھائی دے گا بہشتی لوگوں میں نہ اختلاف ہوگا نہ دل میں بغض۔ سب ایک دل ہوں گے، صبح و شام اللہ کی تسبیح میں مشغول ہوں گے (یہ مشغولیت اختیاری اور لذت آور ہوگی نہ کہ جبری اور تکلفت والی)

۳۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا جو زمرہ

---

[1] ابوعبدالصمد کی روایت خود مؤلف نے تفسیر سورہ رحمٰن میں وصل کی اور حارث بن عبید کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کہ بہشت موجود ہے اور تیار ہے ۱۲ منہ [3] کنگھیاں اس لئے نہیں ہوں گی کہ بالوں سے میل کچیل نکالیں گے کیونکہ بہشت میں میل کچیل نہیں بلکہ محض لذت کے لئے ۱۲ منہ [4] یے آگ کے عود میں سے خوشبو کا دھواں نکلے گا کیونکہ بہشت میں آگ نہ ہوگی بعضوں نے کہا بہشت میں آگ ہوگی مگر ایسی آگ جس سے ایذاء نہ ہوگی بلکہ راحت ہوگی ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَرِهِمْ كَأَشَدِّ كَوْكَبٍ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقَمُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبْصُقُونَ آنِيَتُهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَقُودُ مَجَامِرِهِمُ الْأَلُوَّةُ قَالَ أَبُو الْيَمَانِ يَعْنِي الْعُودَ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْإِبْكَارُ أَوَّلُ الْفَجْرِ وَالْعَشِيُّ مَيْلُ الشَّمْسِ إِلَى أَنْ تَرَاهُ تَغْرُبُ۔

جو داخل جنت ہو گا ان کی صورت چودھویں رات کے چاند کی سی ہو گی، ان کے بعد والے ایسے روشن ہوں گے جیسے کوئی بڑا ستارہ روشن ہوتا ہے ان کے دل ایک جیسے ہوں گے نہ ان میں اختلاف ہو گا نہ بغض، ہر شخص کی دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلی کا مغز گوشت سے یعنی کھال کے اوپر سے ہی دکھے گا (اس قدر نازک و نفیس بیویاں ہوں گی) صبح و شام اللہ کی تسبیح کرتے رہیں گے جنتی نہ بیمار ہوں گے نہ ناک بہائیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ کنگھیاں بھی سونے کی ہوں گی ان کی انگیٹھیوں میں عود کی خوشبو ہو گی، ابوالیمان کہتے ہیں اُلُوّہ عود کو کہتے ہیں۔ ان کا پسینہ مشک کی خوشبو کی طرح ہو گا۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں قرآن میں جو لفظ ابکار آیا ہے اس سے مراد فجر ہے اور عشیٌّ سے مراد سورج ڈھلنے سے غروب تک کا وقت ہے۔

۳۰۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

(از محمد بن ابی بکر مقدمی از فضیل بن سلیمان از ابوحازم از سہل بن سعدؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات سو ہزار (یعنی سات لاکھ آدمی اس طرح بہشت میں داخل ہوں گے کہ سب ایک ساتھ ہوں گے (آگے پیچھے نہ ہوں گے) ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

۳۰۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا۔

(از عبداللہ بن محمد جعفی از یونس بن محمد از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باریک ریشمی جبہ بطور تحفہ پیش کیا گیا حالانکہ آپ ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرماتے تھے لوگ اس جبے کی خوبصورتی پر حیران تھے آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے سعد بن معاذ کے بہشتی رومال (جو اس کو وہاں مل چکے ہیں) اس سے عمدہ ہیں۔

۳۰۲۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

(از مسدد از یحییٰ بن سعید از سفیان از ابواسحاق) براء بن عازب

عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبٍ مِّنْ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ مِنْ حُسْنِهٖ وَلِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَفْضَلُ مِنْ هٰذَا ۔

رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ریشمی کپڑا لایا گیا۔ لوگ اس کی خوبصورتی اور نرمی سے بہت متعجب ہوئے آپ نے بھی فرمایا (اس کی عمدگی دیکھ کر) سعد بن معاذ کے جنتی رومال اس سے زیادہ عمدہ ہیں۔

۳۰۲۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابوحازم) سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشت میں ایک دُرّہ رکھنے کے برابر جگہ ساری دنیا و مافیہا سے بہتر و افضل ہے۔

۳۰۲۳۔ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا ۔

(از روح بن عبدالمومن از یزید بن زریع از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ) انس بن مالک کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار سو برس تک چلتا رہے تب بھی سایہ ختم نہ ہوگا۔

۳۰۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَّاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّلَقَابُ قَوْسِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ

(از محمد بن سنان از فلیح بن سلیمان از ہلال بن علی از عبدالرحمان بن ابی عمرہ) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر سوار چلے تو سو برس تک چلتا رہے یہ آیت پڑھو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ (دراز سایہ) (نیز فرمایا) کمان کے برابر جگہ بہشت میں ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع وغروب ہوتا ہے۔

۳۰۲۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن فلیح از والدش از ہلال از عبدالرحمان بن ابی عمرہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا پہلا گروہ جو داخل بہشت ہوگا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ عَلَى آثَارِهِمْ كَأَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا تَبَاغُضَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَحَاسُدَ لِكُلِّ امْرِئٍ زَوْجَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مُخُّ سُوقِهِنَّ مِنْ وَرَاءِ الْعَظْمِ وَاللَّحْمِ۔

پھر جو ان کے پیچھے جائیں گے (دوسرے نمبر پر) وہ آسمان کے نہایت روشن ستارہ کی طرح ہوں گے ان کے دل ایک آدمی کی طرح ہونگے بغض وحسد سے پاک ہوں گے ہر شخص کو دو حوریں موٹی آنکھوں والی ایسی ملیں گی جن کی پنڈلی کا مغز ہڈی اور گوشت کے اوپر سے ہی دکھائی دے گا۔

۳۰۲۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت از حضرت براء رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام (آپ کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا بہشت میں ان کو ایک دودھ پلانے والی دایہ ملی ہے (جو انہیں دودھ پلاتی ہے)

۳۰۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ فِي الْأُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از مالک بن انس از صفوان بن سلیم از عطاء بن یسار از ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی لوگ نیچے سے بالائی منزل والے بہشتیوں کو یوں دیکھیں گے جیسے چمکدار ستارے کو جو صبح تک رہ جاتا ہے اور لوگ مشرق یا مغرب میں آسمان کے کناروں پر دیکھتے ہیں، کیونکہ ان میں ایک دوسرے سے افضل ہوگا [۱]

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو پیغمبروں کے مقام ہوں گے ان کے علاوہ ایسے بلند مقامات تک تو نہیں پہنچ سکیں گے آپ نے فرمایا ہاں ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور اس کے پیغمبروں کو سچا سمجھا [۲]

باب ۱۹۹۶ صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

باب بہشت کے دروازوں کا بیان۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لہ خدا

[۱] تو جس کا درجہ زیادہ ہے وہ کم درجہ والے سے اتنے دور اور بلند دکھائی دے گا جیسے روشن ستارہ صبح کے وقت دکھائی دیتا ہے صبح کے قریب ایسا ستارہ خوب چمکتا ہے ۱۲ منہ [۲] یہ لوگ اپنے اپنے پیغمبروں کے طفیل میں ایسے بلند مقاموں میں پہنچیں گے حضرت شیخ احمد مجدد پر بعضے لوگوں نے طعن کیا ہے کہ انہوں نے اپنے مقام ایسے بیان کئے ہیں جو پیغمبروں سے بھی اعلیٰ معلوم ہیں ان کا جواب اس حدیث سے نکل آتا ہے کیونکہ اولیاء اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص اور دولت خوار ہیں اور خادم اپنے مخدوم کی تبعیت اور طفیل میں کبھی ایسے بلند مقام پر پہنچ جاتا ہے جو اس سے بڑے درجے والوں کو نہیں ملتا مثلاً بادشاہی حجام یا جوتی بردار، نہلانے والا یا پاؤں دبانے والا بادشاہ کے ایسے قریب پہنچ جاتا ہے کہ وہاں وزیر اور امیر جو اس سے نہایت عالی درجہ رکھتے ہیں نہیں پہنچنے پاتے ۱۲ منہ

مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجَنَّةِ - فِيْهِ عُبَادَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

میں کسی چیز کا جوڑا دے گا وہ جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا (اسے ہر دروازے سے جنت میں داخل ہونے کی اجازت خاص ہوگی) اس کے متعلق عبادہ بن صامت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1]۔

۳۰۲۸ - حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْحَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ -

(از سعید بن ابی مریم از محمد بن مطرف از ابو حازم از سہل بن سعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازے کا نام ریان ہے اس میں سے صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو روزے رکھتے ہیں۔

بَابُ ۱۹۹۷ صِفَةِ النَّارِ وَاَنَّهَا مَخْلُوْقَةٌ - غَسَّاقًا يُقَالُ غَسَقَتْ عَيْنُهُ وَيَغْسِقُ الْجُرْحُ وَكَاَنَّ الْغَسَاقَ وَالْغَسِيْقَ وَاحِدٌ غِسْلِيْنٌ كُلُّ شَيْءٍ غَسَلْتَهُ فَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ فَهُوَ غِسْلِيْنٌ فِعْلِيْنٌ مِنَ الْغَسْلِ مِنَ الْجُرْحِ وَالدَّبَرِ وَقَالَ عِكْرِمَةُ حَصَبُ جَهَنَّمَ حَطَبٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَقَالَ غَيْرُهُ حَاصِبًا اَلرِّيْحُ الْعَاصِفُ وَالْحَاصِبُ مَا تَرْمِيْ بِهِ الرِّيْحُ وَمِنْهُ حَصَبُ جَهَنَّمَ مَا يُرْمٰى بِهِ فِيْ جَهَنَّمَ هُمْ حَصَبُهَا وَيُقَالُ حَصَبَ فِي الْاَرْضِ ذَهَبَ وَالْحَصَبُ مُشْتَقٌّ مِنْ

باب دوزخ کا بیان نیز یہ کہ وہ پیدا کی جا چکی ہے۔

قرآن میں غَسَّاقًا آیا ہے (بمعنی[2] لہو) عرب لوگ کہتے ہیں غَسَقَتْ عَيْنُهُ اس کی آنکھیں بہہ نکلیں يَغْسِقُ الْجُرْحُ زخم بہہ نکلا ہے۔ غَسَّاقٌ اور غَسِيْقٌ کا ایک ہی مطلب ہے۔ غِسْلِيْنٌ[3] وہ پانی جو دھونے کے بعد مستعمل گندا پانی جمع ہو جائے۔ نیز آدمی یا اونٹ کے زخم دھونے سے جو گند نکلے غِسْلِيْنَ فِعْلِيْنَ کے وزن پر ہے غَسْل سے مشتق ہے۔

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں حَصَبُ (قرآن[4] میں ہے) کا معنی حَطَب یعنی ایندھن[5]۔ یہ حبشی لفظ ہے۔ دوسرے کہتے ہیں۔ حَاصِبًا تند ہوا کو کہتے ہیں نیز حاصب اس چیز کو بھی کہتے ہیں جسے تند ہوا اڑا کر لائے۔ اسی سے نکلا ہے حَصَبُ جَهَنَّمَ یعنی جہنم میں جھونکے جائیں گے وہ اس کے جھونکن ہونگے عرب لوگ کہتے ہیں حَصَبَ فِي الْاَرْضِ یعنی زمین میں چلا گیا۔

[1] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب الصیام میں وصل کیا ۱۲ منہ [2] جو دوزخیوں کے بدن سے بہے گا یہ طبری نے قتادہ اور ابراہیم اور عطیہ بن سعد سے نکالا امام بخاری نے ان اکثر الفاظ کی تفسیر بیان کردی جو دوزخ کے متعلق قرآن شریف میں آئے ہیں ۱۲ منہ [3] طبری نے ابن عباس سے نکالا غسلین دوزخیوں کی پیپ ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یعنی ابو عبیدہ نے ۱۲ منہ

حَصْبَاءِ الْحِجَارَةِ صَدِيْدٌ قَيْحٌ وَّ دَمٌ خَبَتْ طَفِئَتْ - تُوْرُوْنَ تَسْتَخْرِجُوْنَ - اَوْرَيْتُ اَوْقَدْتُ لِلْمُقْوِيْنَ لِلْمُسَافِرِيْنَ وَالْقِيُّ الْقَفْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صِرَاطُ الْجَحِيْمِ سَوَاءُ الْجَحِيْمِ وَوَسَطُ الْجَحِيْمِ لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ يُخْلَطُ طَعَامُهُمْ وَيُسَاطُ بِالْحَمِيْمِ زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ صَوْتٌ شَدِيْدٌ وَّصَوْتٌ ضَعِيْفٌ وِرْدًا عِطَاشًا غَيًّا خُسْرَانًا وَّقَالَ مُجَاهِدٌ يُسْجَرُوْنَ تُوْقَدُ بِهِمُ النَّارُ وَنُحَاسٌ الصُّفْرُ يُصَبُّ عَلٰى رُءُوْسِهِمْ يُقَالُ ذُوْقُوْا بَاشِرُوْا وَجَرِّبُوْا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ ذَوْقِ الْفَمِ مَارِجٌ خَالِصٌ مِّنَ النَّارِ مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ اِذَا خَلَّاهُمْ يَعْدُوْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مَّرِيْجٍ مُّلْتَبِسٍ مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ اخْتَلَطَ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تَرَكْتَهَا -

حَصَبُ، حَصْبَاءُ سے نکلا ہے یعنی پتھریلی کنکریاں صَدِيْدٌ کا معنی پیپ[۱] خَبَتْ کا معنی بجھ جائے گی۔ تُوْرُوْنَ تم نکالتے ہو اَوْرَيْتُ یعنی میں نے سلگائی آگ[۲] لِلْمُقْوِيْنَ مسافر لوگ یہ قِیٌّ سے نکلا ہے جس کے معنی اجاڑ زمین۔

ابن عباس صِرَاطِ الْجَحِيْمِ[۳] کی تفسیر کی ہے جہنم کے درمیان لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ اہل دوزخ کے کھانے میں گرم کھولتا ہوا پانی ملایا جائے گا[۴] زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ بلند آواز سے رونا اور آہستہ آواز سے رونا[۵]۔ وِرْدًا پیاسے[۶] غَيًّا نقصان[۷]۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں يُسْجَرُوْنَ کا معنی وہ آگ کا ایندھن بنیں گے[۸] نُحَاسٌ کا معنی پگھلا ہوا تانبا جو ان کے سروں پر ڈالا جائے گا[۹]۔ ذُوْقُوْا عذاب کا مزا چکھو یعنی عذاب دیکھو آزماؤ منہ سے چکھنا مراد نہیں[۱۰]۔ مَارِجٌ خالص آگ[۱۱]۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ یعنی بادشاہ اپنی رعیت کو چھوڑ بیٹھا۔ وہ ایک دوسرے پر ظلم کر رہے ہیں۔ مَرِيْجٌ ملا ہوا مشتبہ[۱۲]۔ محاورہ ہے مَرِجَ اَمْرُ النَّاسِ یعنی لوگوں کا معاملہ خلط ملط ہو گیا۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ یہ اسی طرح کا لفظ ہے مَرَجْتَ دَابَّتَكَ تو نے اپنا جانور چھوڑ دیا۔

۳۰۲۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

(از ابو الولید از شعبہ از مہاجر ابی الحسن از زید بن وہب از ابوذر

---

[۱] یہ ابو عبیدہ کا قول ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۳] اس کو بھی طبری نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۴] یہ طبری نے سدی سے نکالا ۱۲ منہ [۵] یہ طبری اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۶] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۷] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نکالا ۱۲ منہ [۸] اس کو عبد بن حمید نے نکالا ۱۲ منہ [۹] یہ عبد بن حمید نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [۱۰] یہ امام بخاری کی خالص رائے ہے آیت میں ذوق کے معنی چکھنے ہی کے ہیں چکھنا دو طرح کا ہوتا ہے ایک تو ظاہری یعنی زبان سے چکھنا دوسرے باطنی جو بمعنی علم اور ادراک اور تجربہ کے ہوتا ہے ابن ابی حاتم نے ابو برزہ سے اور طبری نے عبداللہ بن عمرو سے نکالا دوزخیوں پر یہ آیت سخت ترین اتری اس سے زیادہ کوئی سخت آیت نہیں اتری (جو سورۂ نبا میں ہے) فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۱۲ منہ [۱۱] یہ طبری نے ابن عباسؓ سے نکالا ۱۲ منہ [۱۲] یہ سعید اور مجاہد کا قول ہے اس کو طبری نے نکالا ۱۲ منہ [۱۳] یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے۔ ابن عباس نے کہا بَحْرَيْنِ اس آیت میں زمین و آسمان کے دریا مراد ہیں جو ہر سال ملا کرتے ہیں قتادہ اور حسن نے کہا فارس اور روم کے

سمندر ۱۲ منہ

مُهَاجِرٌ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدْ حَتّٰى فَاءَ الْفَيْئُ يَعْنِي لِلتُّلُوْلِ ثُمَّ قَالَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپ نے فرمایا (ذرا ظہر کو) ٹھنڈا ہونے دے یہاں تک کہ سایہ ٹیلوں سے ڈھل گیا پھر آپ نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پڑھو کیوں کہ گرمی کی تیزی دراصل جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

۳۰۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ذکوان از ابوسعید رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ٹھنڈے وقت پر پڑھو کیوں کہ گرمی کی تیزی دراصل جہنم کی بھاپ سے پیدا ہوتی ہے۔

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ اَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ فِي الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ نے اپنے رب سے شکایت کی اور کہا اب میری حالت یہ ہے کہ میرا ایک حصہ میرے دوسرے حصے کو کھا رہا ہے"۔ (یعنی دوزخ اپنے آپ کو کھا رہی ہے) تو اللہ تعالیٰ نے اسے (سال بھر میں) دو سانس لینے کی اجازت دی ایک سانس اندر کی جانب (جاڑے میں) ایک سانس باہر کی جانب (گرمی میں) تم جو گرمی میں سخت حرارت دیکھتے ہو اور جاڑے میں سخت سردی اس کا اصلی سبب یہی ہے۔

۳۰۳۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ قَالَ كُنْتُ اُجَالِسُ ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَاَخَذَتْنِي الْحُمّٰى فَقَالَ اَبْرِدْهَا عَنْكَ بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوْهَا بِالْمَاءِ اَوْ قَالَ بِمَاءِ زَمْزَمَ شَكَّ هَمَّامٌ۔

(از عبداللہ بن محمد از ابوعامر از ہمام) ابوجمرہ ضبعی کہتے ہیں میں مکہ مکرمہ میں حضرت ابن عباس کی مجلس میں اکثر بیٹھا کرتا تھا ایک بار مجھے بخار آگیا تو فرمانے لگے" زمزم کے پانی سے اسے (بخار کو) ٹھنڈا کر لو (یعنی زمزم کے پانی سے غسل کر لو) کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کرو یا یوں فرمایا زمزم کے پانی سے یہ شک ہمام راوی کو ہوا (یعنی عام پانی سے یا خاص زمزم کے پانی سے)

۳۰۳۳۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمان از سفیان از والدش

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ۔

(ازعبایہ بن رفاعہ) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ بخار دوزخ کے جوش مارنے سے پیدا ہوتا ہے تم اسے پانی سے ٹھنڈا کرلیا کرو۔

۳۰۳۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔

(از مالک بن اسماعیل از زہیر از ہشام از حضرت عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار دوزخ کی آگ سے پیدا ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کردیا کرو

۳۰۳۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا بخار دوزخ کی بھاپ سے آتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۰۳۶۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَّسِتِّيْنَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از ابو الزناد از حضرت اعرج) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری (دنیا والی) آگ دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے (گرم ہونے کے لحاظ سے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دنیا والی آگ ہی (جلانے کے لیے) کافی تھی آپ نے فرمایا دوزخ کی آگ اس سے انہتر حصے اس سے زیادہ گرم ہے ہر حصہ دنیا کی آگ کے برابر ہے

۳۰۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ عَطَاءً يُخْبِرُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از عطاء از صفوان بن یعلی) ان کے والد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یہ آیت پڑھتے تھے وَنَادَوْا يَا مَالِكُ دوزخی پکاریں گے اے مالک [1]

۳۰۳۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قِيْلَ لِاُسَامَةَ لَوْ اَتَيْتَ فُلَانًا فَكَلَّمْتَهٗ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُرَوْنَ اَنِّيْ لَا اُكَلِّمُهٗ

(از علی از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت اسامہ سے کسی نے کہا آپ فلاں صاحب کے پاس جائیں اور ان سے گفتگو کریں۔ (یعنی حضرت عثمان سے) (کہ وہ فتنہ و فساد ختم کرنے کی تدبیر کریں)

---

[1] مالک، دوزخ کے داروغہ کا نام ہے جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ

اَلَا اُسْمِعُكُمْ اِنِّیْ اُكَلِّمُهٗ فِی السِّرِّ دُوْنَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهٗ وَلَا اَقُوْلُ لِرَجُلٍ اِنْ كَانَ عَلَیَّ اَمِیْرًا اِنَّهٗ خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ شَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَا سَمِعْتَهٗ یَقُوْلُ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یُجَاءُ بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِی النَّارِ فَیَدُوْرُ كَمَا یَدُوْرُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَیَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَیْهِ فَیَقُوْلُوْنَ اَیْ فُلَانُ مَا شَاْنُكَ اَلَیْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِیْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِیْهِ رَوَاهُ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ

انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو میں ان سے تمہیں سنا کر بات کیا کرتا ہوں (یعنی تمہارے سامنے ہی بات کرتا ہوں) میں تو تنہائی میں ان سے گفتگو کرتا ہوں اس طرح پر کہ فساد کا دروازہ نہیں کھولتا میں یہ نہیں چاہتا کہ سب سے پہلے میں فساد کا دروازہ کھولوں نیز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سننے کے بعد یہ بھی نہیں کہتا کہ جو شخص مجھ پر سردار ہو وہ سب لوگوں سے بہتر ہے لوگوں نے دریافت کیا وہ کون سی حدیث ہے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، انہوں نے کہا میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک شخص کو قیامت کے دن پیش کیا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں (پیٹ) سے باہر نکل پڑیں گی اور وہ اپنی انتڑیاں لیے ہوئے چکی کے گدھے کی طرح گھومتا رہے گا سارے دوزخ والے اس کے پاس جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں کیا بات ہے؟ نہیں تو (دنیا میں) اچھی بات کا حکم کرتا تھا اور بری بات سے منع کرتا تھا وہ کہے گا ہاں بیشک میں تم کو اچھی بات کا حکم کرتا تھا مگر خود وہ نیک کام نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں بری بات سے روکتا تھا مگر خود بری بات پر عمل کرتا تھا اس حدیث کو غندر نے بھی شعبہ سے بحوالہ اعمش روایت کیا[1]

بَاب ۱۹۹۸ صِفَةِ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ

وَقَالَ مُجَاهِدٌ یُقْذَفُوْنَ یُرْمَوْنَ دُحُوْرًا مَطْرُوْدِیْنَ وَاصِبٌ دَائِمٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَدْحُوْرًا مَطْرُوْدًا یُقَالُ مَرِیْدًا مُتَمَرِّدًا بَتَّكَهٗ قَطَّعَهٗ وَاسْتَفْزِزْ اِسْتَخِفَّ بِخَیْلِكَ اَلْفُرْسَانُ وَالرَّجْلُ الرَّجَّالَةُ

باب ابلیس اور اس کے لشکر کا بیان[2]

حضرت مجاہد کہتے ہیں یُقْذَفُوْنَ (قرآن میں ہے) کا معنی وہ پھینکے جاتے ہیں دُحُوْرًا کا معنی دھتکارے ہوئے۔ وَاصِبٌ کا معنی ہمیشہ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں مَدْحُوْرًا کا معنی دھتکارا ہوا[3] مَرِیْدًا کا معنی متمرد، شریر فَلَیُبَتِّكُنَّ، بَتَّكَ سے نکلا ہے (جس کا معنی ہے اس نے چیرا کاٹا) اِسْتَفْزِزْ کا معنی ان کو ہلکا کر دے خَیْلٌ کا معنی سوار رَجْلٌ پیادے[4] اس کا واحد رَاجِلٌ ہے۔

---

[1] اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الفتن میں وصل کیا ہے اور وہیں اس حدیث کی شرح انشاء اللہ مذکور ہوگی ۱۲ منہ [2] یہ باب لا کر امام بخاری نے نیچریوں کا رد کیا جو شیطان کے وجود کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا نفس وہی شیطان ہے باقی ابلیس کا علیحدہ کوئی وجود نہیں ہے قسطلانی نے کہا ابلیس ایک شخص ہے روحانی جو آگ سے پیدا ہوا ہے وہ جنوں اور شیطانوں کا باپ ہے جیسے آدم آدمیوں کا باپ ہے بعضوں نے کہا وہ فرشتوں میں سے تھا خدا کی نافرمانی سے مردود ہو گیا۔ اور جنوں کی فہرست میں داخل کیا گیا ۱۲ منہ [3] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ ابو عبیدہ سے منقول ہے ۱۲

وَاحِدُهَا رَاجِلٌ مِّثْلُ صَاحِبٍ وَّصَحْبٍ وَّتَاجِرٍ وَّتَجْرٍ لَأَحْتَنِكَنَّ لَأَسْتَاصِلَنَّ قَرِينٌ شَيْطَانٌ۔

جیسے صاحب واحد ہوتا ہے اور صَحْبٌ جمع۔ تَاجِرٌ واحد ہوتا ہے اور تَجْرٌ جمع ہوتی ہے۔ لَأَحْتَنِكَنَّ کا معنی جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔ قَرِينٌ کا معنی شیطان[1]۔

۳۰۳۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا عِيسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَوَعَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتّٰى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا ثُمَّ قَالَ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ فِيمَا ذَا قَالَ فِي مُشْطٍ وَّمُشَاقَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ قَالَ فَأَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ نَخْلُهَا كَأَنَّهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَقُلْتُ اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللّٰهُ وَخَشِيتُ أَنْ

(از ابراہیم بن موسیٰ از عیسیٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔

لیث کہتے ہیں بحوالہ ہشام ان کے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا۔ (اس کے اثر سے) آپ کو یہ معلوم ہوتا کہ کوئی کام کر رہے ہیں حالانکہ درحقیقت وہ کام آپ نہیں کر رہے ہوتے تھے[2]۔ بالآخر آپ نے ایک دن دعا کی پھر فرمایا "اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ تدبیر بتلا دی ہے جس سے میں اچھا ہو جاؤں گا میرے پاس (خواب میں) دو شخص (جبرئیل اور میکائیل) آئے ایک میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پاؤں کی طرف اور یوں کہا اس شخص کو کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا اس پر جادو ہوا ہے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں یہ جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور بالوں اور نر کھجور کے خوشے کی پوست میں۔ پوچھا کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ذروان کے کنوئیں میں[3]"۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنوئیں پر تشریف لے گئے جب وہاں سے واپس ہوئے تو حضرت عائشہ سے فرمایا "اس کنوئیں پر درخت ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اسے نکالا کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا مجھے تو اللہ تعالیٰ نے اچھا کر دیا اب میں یہ مناسب نہیں سمجھتا کہ لوگوں میں شر پیدا ہو جائے۔

---

[1] یہ ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے ۱۲ منہ [2] اس کو عیسیٰ بن حماد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] ایک روایت میں ایسا ہے آپ کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ عورتوں سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحیت اس وقت کچھ نہ کر سکتے تھے۔ غرض اس سحر کا اثر آپ کے بعض خیالات پر ہی ہوا باقی وحی اور تبلیغ رسالت میں اس کا کوئی اثر نہ ہو سکا۔ اتنا سا اثر جو ہوا اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی یہ دکھانا منظور تھا کہ آپ ساحر نہیں ہیں کیونکہ ساحر پر سحر کا اثر مطلق نہیں ہوتا ۱۲ منہ

[4] بیئر ذروان ایک کنواں تھا مدینہ میں بنی زریق کے باغ میں ۱۲ منہ

يُثِيرُ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا ثُمَّ دُفِنَتِ الْبِئْرُ۔

پھر وہ کنواں دفن کر دیا گیا[1]

۳۰۴۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ كُلُّهَا فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از برادرش از سلیمان بن بلال از یحییٰ بن سعید از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سوجاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونکتا ہے "ابھی لمبی رات پڑی ہے سو تا رہ" پھر اگر وہ آدمی جاگا اور اللہ کی یاد کی تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اگر نماز پڑھی (تہجد یا فجر) تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو وہ شخص ہشاش بشاش رہتا ہے ورنہ بدمزاج اور سُست رہتا ہے[2]۔

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ نَامَ لَيْلَهُ حَتّٰى أَصْبَحَ قَالَ ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنَيْهِ أَوْ قَالَ فِي أُذُنِهِ۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از ابووائل) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کا ذکر ہوا جو ساری رات صبح تک سویا رہا آپ نے فرمایا اس شخص کے کان یا دونوں کانوں میں شیطان نے پیشاب کر[3] دیا ہے۔

۳۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از منصور از سالم بن ابی جعد از کریب) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتے وقت یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الخ یا اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو

---

[1] کیونکہ اگر آپ اس کو نکالتے تو سب میں یہ خبر مشہور ہو جاتی مسلمان لوگ اس یہودی مردود کو مار ڈالتے معلوم نہیں کیا فساد ہوتا دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے اس کو نکلوا کر دیکھا لیکن اس کے کھلوانے کا منتر نہیں کرایا ایک روایت میں ہے کہ اس یہودی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مورت موم سے بنا کر اس میں سوئیاں کھونس تھیں اور تانت میں گیارہ گرہیں دی تھیں اللہ نے معوذتین کی سورتیں اتاریں آپ ایک ایک آیت ان کی پڑھتے جاتے تو ایک ایک گرہ کھلتی جاتی اسی طرح جب اس پتلی میں سے سوئی نکالتے تو آپ کو تکلیف ہوتی اس کے بعد آرام ہو جاتا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث کیا ہے گویا تمام صحت اور فرحت کے نسخوں کا خلاصہ ہے تجربہ سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا ہے جو لوگ تہجد کے وقت سے یا صبح سویرے سے اٹھ کر طہارت کرتے ہیں نماز پڑھتے ہیں ان کا سارا دن چین اور آرام اور خوشی سے گزرتا ہے اور جو لوگ صبح کو دن چڑھے تک سوئے پڑے رہتے ہیں وہ اکثر بیمار اور سست مزاج اور کاہل رہتے ہیں تمام حکیموں اور ڈاکٹروں نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ صبح سویرے بیدار ہونا اور صبح کی ہوا خوری کرنا صحت انسانی کے لئے بے حد مفید ہے میں کہتا ہوں جو لوگ صبح سویرے اٹھ کر طہارت سے فارغ ہو کر نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ازقہ کی وسعت دیتا ہے اور ان کے گھروں میں بے حد برکت اور خوشی رہتی ہے اور جو لوگ صبح کی نماز نہیں پڑھتے دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں وہ اکثر افلاس اور بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ان کے گھروں میں نحوست پھیل جاتی ہے اگرچہ سب نمازیں فرض ہیں مگر فجر کی نماز کا اور زیادہ خیال رکھنا چاہیئے کیونکہ دنیا کی وسعت اور خوشی بھی اس سے حاصل ہوتی ہے ۱۲ منہ

[3] شیطان کا پیشاب کانوں کی راہ سے اس کی رگوں میں سما گیا ہے

الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَرُزِقَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

اولاد ہمیں دے اسے بھی شیطان سے بچائے رکھ پھر اس کی اولاد، ہو تو شیطان اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

۳۰۴۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَوِ الشَّيْطَانِ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَ هِشَامٌ۔

(از محمد از عبدہ از ہشام از ابن عروہ از والدش) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سورج کا اوپر کا کنارہ نکل آئے تو نماز نہ پڑھو حتی کہ سارا سورج نکل آئے اور جب سورج کا نچلا کنارہ غروب ہو تو نماز نہ پڑھو حتی کہ پورا سورج غروب ہو جائے۔ اور سورج کے طلوع یا غروب کو قصداً اس وقت نماز نہ پڑھا کرو کیوں کہ سورج شیطان کے سر کے یا شیطانوں کے سر کے دونوں کونوں کے درمیان سے نکلتا ہے[۱]۔

۳۰۴۴۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ شَيْءٌ وَّهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيَمْنَعْهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ وَّ قَالَ عُثْمٰنُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ وَكَّلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ لَنْ يَّزَالَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ ذَاكَ شَيْطَانٌ۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از یونس از حمید بن ہلال از ابوصالح) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور دوسرا کوئی اس کے سامنے سے گذرنا چاہے تو اسے روکے اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

عثمان بن ہیثم کہتے ہیں ہم سے عوف نے بحوالہ محمد بن سیرین از ابوہریرہؓ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر میں جو غلہ یا میوہ آتا ہے اس کی حفاظت پر مقرر فرمایا ایک شخص آیا اور وہ غلہ لپ بھر بھر کر اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑا اور کہا میں تجھے آنحضرت کے سامنے پیش کروں گا۔ پھر آخر تک حدیث[۲] بیان کی تیسری بار جب میں نے اسے پکڑا اور کسی طرح نہ چھوڑا تو کہنے لگا مجھے چھوڑ دے میں تجھے ایک راز کی بات کہتا ہوں) جب تو سونے کیلئے جایا کرے تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر ایک فرشتہ تیری نگہبانی کریگا صبح تک شیطان تیرے پاس نہ آئے گا۔ میں نے دا بس کی یہ بات آنحضرتؐ سے بیان کی آپ نے فرمایا وہ بڑا جھوٹا ہے مگر یہ بات اس نے سچ کہی ہے[۳] وہ شیطان تھا

۳۰۴۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ از حضرت

[۱] ہوتا یہ ہے کہ شیطان طلوع اور غروب کے وقت اپنا سر سورج پہ رکھ دیتا ہے تاکہ سورج پوجنے والوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو ۱۲ منہ [۲] اس کو اسمٰعیلی اور نسائی نے وصل کیا [۳] جو اوپر باب الوکالت میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۴] جو آدمی کی صورت بن کر آیا تھا ۱۲ منہ

عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ -

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان جب تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے (دل میں) یہ کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ کس نے پیدا کیا ہے؟ آخر میں یہ کہتا ہے اچھا خدا کو کس نے پیدا کیا؟ پس جب کبھی کو شیطانی خیال یہاں تک آجائے تو اعوذ باللہ پڑھے اور شیطانی وسوسہ ختم کر دے۔[1]

۳۰۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي اَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از نافع بن انس غلام تیمیوں از والدش از حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ماہ رمضان آتا ہے تو بہشت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں سے باندھ دیا جاتا ہے[2]

۳۰۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ مُوسٰى قَالَ لِفَتَاهُ اٰتِنَا غَدَاءَنَا قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَلَمْ يَجِدْ مُوسٰى النَّصَبَ حَتّٰى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ

(از حمیدی از سفیان بن عیینہ از عمرو) سعید بن جبیر کہتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا (حضرت خضر کے متعلق) تو انہوں نے فرمایا مجھے ابی بن کعب نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ خادم نے کہا جب ہم چٹان کے قریب پہنچے تو میں مچھلی کے بارے میں آپ سے عرض کرنا بھول گیا اور مجھے سوائے شیطان کے اور کسی نے نہیں بھلایا۔ میں آپ سے اس کا ذکر نہ کر سکا غرضیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اسی وقت تھکاوٹ محسوس ہوئی جب وہ وہاں سے آگے بڑھے۔

۳۰۴۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از عبداللہ بن دینار) عبداللہ بن عمر

---

[1] شیطان یہ وسوسہ اس طرح ڈالتا ہے کہ دنیا میں سب چیزیں علل و معلولات اور اسباب و مسببات ہیں یعنی ایک چیز سے دوسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ چیز دوسری چیز سے مثلاً بیٹا باپ سے باپ دادا سے پیدا ہوا اسے اخیر میں انتہا خدا تک ہوتی ہے تو شیطان یہ کہتا ہے پھر خدا کی بھی کوئی علت ہوگی اس مردود کو جواب اعوذ باللہ پڑھنا ہے اگر خواہ مخواہ عقلی جواب ہی مانگے تو جواب یہ ہے کہ اگر اسی طرح برابر علل و معلولات کا سلسلہ چلا جائے اور کسی علت پر ختم نہ ہو تو پھر لازم آتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہ ہو کیونکہ غیر متناہی کا سلسلہ عقل میں نہیں آتا۔ اس کے علاوہ اگر سب موجود بالعرض ہوں تو لازم آتا ہے کہ ما بالعرض بغیر ما بالذات کے موجود ہوا اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا اس سلسلہ کی انتہا ایک ایسی ذات مقدس پر ہے جو علت محضہ ہے اور وہ کسی کی معلول نہیں اور وہ موجود بالذات ہے اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہیں وہی ذات مقدس خدا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ایسے عقلی ڈھکوسلوں میں نہ پڑے اور اعوذ باللہ پڑھ کر اپنے مالک حقیقی سے مدد چاہے وہ شیطان کا وسوسہ دور کر دے گا۔ جیسے فرمایا اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے شیطانوں کا وجود ثابت ہوا ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مشرق کی طرف اشارہ کر رہے تھے اور فرما رہے تھے فتنہ وفساد اسی سمت سے نکلے گا فتنہ وفساد اسی سمت سے نکلے گا جس طرف سے شیطان کے سر کا کنارہ نکلتا ہے۔

۳۰۴۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ أَوْ كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا۔

(از یحییٰ بن جعفر از محمد بن عبداللہ انصاری از ابن جریج از عطاء) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات چھا جائے یا رات کا آغاز ہو تو اپنے بچوں کو روک لو (گھروں سے باہر نہ جانے دو) کیونکہ اس وقت[1] شیطان پھیل جاتے ہیں جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (چلیں پھریں) دروازہ بند کرتے وقت بسم اللہ کہا کر چراغ بجھاتے وقت مشکیزہ کو ڈاٹ دیتے وقت بسم اللہ کہا کر برتن ڈھانپتے وقت بسم اللہ کہا کر، ڈھانپنے کو کوئی چیز نہ ملے تو کوئی چیز اس کی آڑ میں رکھ دے۔

۳۰۵۰۔ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّيْ

(از محمود بن غیلان از عبدالرزاق از معمر از زہری از علی بن حسین) صفیہ بنت حُیَی کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے، رات کے وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی کچھ باتیں کرکے میں اٹھ کھڑی ہوئی، واپس جانے لگی تو آپ بھی میرے ساتھ مجھے پہنچانے کے لیے تشریف لے چلے۔ ان دنوں (حضرت صفیہ کی) رہائش حضرت اسامہ بن زید کے مکان میں تھی رستے میں دو انصاری ملے تو (آپ کو زنانہ کے ساتھ چلتے دیکھ کر) ذرا تیز چلنے لگے آپ نے انہیں آواز دی ذرا ٹھیر جاؤ۔ اور فرمایا میرے ساتھ صفیہ ہے حیی کی بیٹی (میری بیوی ہے غیر نہیں)[2] انہوں نے یہ سن کر عرض کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ (بھلا آپ پر بدگمانی کون کرسکتا ہے)

---

[1] شیطان سے مراد یہاں شریر جن ہیں جو اغوا کرتے ہیں بعضوں نے کہا سانپ مراد ہیں اکثر سانپ اس وقت اپنے بلوں سے ہوا کھانے کے لئے نکلتے ہیں ۱۲ منہ

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو شک کا موقعہ نہ دیتے حالانکہ معصوم تھے لیکن لوگوں کے شیطانی خیالات کے انسداد کے لئے ازالۂ شک بھی فرما دیتے تھے ۱۲ عبدالرزاق

خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا سُوءًا أَوْ قَالَ شَيْئًا۔ | آپ نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے۔

۳۰۵۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَّانِ فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّ وَجْهُهُ وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ فَقَالُوا لَهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ وَهَلْ بِي جُنُونٌ۔

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از عدی بن ثابت) سلیمان بن صرد کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا اور دو آدمی آپس میں گالیاں بک رہے تھے ایک کا منہ سرخ ہو گیا تھا گردن کی رگیں پھول گئی تھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ایک دعا معلوم ہے اگر یہ شخص وہ دعا پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ کہنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ لوگوں نے اس شخص سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں شیطان سے خدا کی پناہ مانگ۔ اس نے کہا کیا میں دیوانہ ہوں [۱]

۳۰۵۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنِي فَإِنْ كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ وَلَمْ يُسَلَّطْ عَلَيْهِ قَالَ وَحَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

(از آدم از شعبہ از منصور از سالم بن ابی الجعد از کریب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرتے وقت یہ کہے "اے اللہ مجھے شیطان سے بچا اور میری اولاد کو بھی"۔ پھر اگر اس کی اولاد ہو تو شیطان اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا نہ ہی اس پر غلبہ پا سکے گا۔

شعبہ نے بحوالہ اعمش از سالم از کریب ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے [۲]۔

۳۰۵۳۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض

(از محمود از شبابہ از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھی نماز

ﻟﻪ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو ایک غیر عورت کو لئے جا رہے ہیں مزید دل میں کچھ کالا ہے پیغمبر کے ساتھ ایسا گمان کرنا کفر ہے چونکہ یہ دونوں پکے اور سچے مسلمان تھے اس لئے آپ کو ان کا بڑا خیال تھا آپ نے پیش بندی کر دی شیطان کے وسوسے کا سد باب کر دیا اگر منافق یا کافر ہوتے تو آپ زیادہ خیال نہ کرتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ جو لوگ دیندار اور متقی و پرہیزگار ہوتے ہیں شیطان انہی کے زیادہ پیچھے لگتا ہے وہ تو نوعِ انسان کا دشمن ہے اس لئے اچھے آدمی کو خراب کرنے کی فکر میں رہتا ہے برا تو خود خراب ہے ۱۲ منہ ﺳﻪ وہ سمجھا کہ شیطان سے پناہ جب ہی مانگتے ہیں جب آدمی دیوانہ ہو جائے اور غصہ بھی تو دیوانہ پن اور جنون ہی ہے قسطلانی نے کہا شاید یہ شخص منافق یا بالکل گنوار ہو گا ۱۲ منہ ﺳﻪ مطلب یہ ہے کہ شعبہ نے اس حدیث کو منصور اور اعمش دونوں سے سنا ہے یہ تعلیق نہیں ہے ۱۲ منہ ﻋﻪ یہ رد علم غیب ہے کہ آپ کو اندیشہ ہوا جبکہ ان کے دل میں خیال بھی نہ تھا اگر عالم الغیب ہوتے تو فرماتے میں جانتا ہوں تمہارے دل پاک ہیں مگر لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے میں نے تمہیں ٹھہرایا ہے کہ شک سے بچانے کے لئے لوگوں کو صاف دکھا دینا چاہئے۔ عبدالرزاق۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ صَلّٰى صَلٰوةً فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِيْ فَشَدَّ عَلَيَّ يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَذَكَرَهٗ۔

کے بعد فرمایا شیطان میرے سامنے آگیا اور اس نے میری نماز توڑنے کی انتہائی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غالب کر دیا پھر آخر تک یہ حدیث[1] بیان کی۔

۳۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ ضُرَاطٌ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ فَاِذَا ثُوِّبَ بِهَا اَدْبَرَ فَاِذَا قُضِيَ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْاِنْسَانِ وَقَلْبِهٖ فَيَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَكَذَا حَتّٰى لَا يَدْرِيْ اَثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا فَاِذَا لَمْ يَدْرِ ثَلٰثًا صَلّٰى اَمْ اَرْبَعًا سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ۔

(از محمد بن یوسف از اوزاعی از ابوکثیر از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اذان ہوتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور گوز مارتا جاتا ہے۔ اذان کے بعد آتا ہے پھر تکبیر کے وقت بھاگتا ہے تکبیر کے بعد آکر نمازی کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے، کہتا ہے فلاں فلاں بات یاد کر غرضیکہ نمازی کو یاد نہیں رہتا کتنی رکعتیں پڑھیں تین یا چار جب یہ یاد نہ رہے تو سہو کے دو سجدے کرے۔

۳۰۵۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِيْ اٰدَمَ يَطْعَنُ الشَّيْطَانُ فِيْ جَنْبَيْهِ بِاِصْبَعِهٖ حِيْنَ يُوْلَدُ غَيْرَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ ذَهَبَ يَطْعَنُ فَطَعَنَ فِي الْحِجَابِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر آدمی کی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلیوں سے ٹھوکے مارتا ہے، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ٹھوکے مارنے کی کوشش کی تو ان تک ہاتھ نہ پہنچ سکا صرف اوپر والے پردے پر ہی ایک انگلی مار سکا (بچہ تک رسائی نہ ہو سکی)

۳۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ قَالُوْا اَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ اَفِيْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از مغیرہ از ابراہیم) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں شام کے ملک میں آیا لوگوں نے کہا حضرت ابو درداء آئے اور فرمایا کیا تم لوگوں میں وہ شخص ہے جسے اللہ تعالے نے اپنے نبی کی پیش گوئی کے مطابق شیطان سے محفوظ کر رکھا ہے؟[2]

۳۰۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ وَقَالَ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى

(از سلیمان بن حرب از شعبہ) مغیرہ سے یہی حدیث مروی ہے نیز اس میں ہے کہ وہ شخص جسے اللہ تعالے نے اپنے نبی کے

[1] جو اوپر گذر چکی ہے کہ میں نے چاہا اس کو مسجد کے ستون میں باندھ دوں تم سب دیکھو مگر مجھ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی ۱۲ منہ [2] مطلب یہ ہے کہ عمار شیطانی اغوا میں نہیں آنے کے ایسا ہی ہوا کہ عمار خلیفہ برحق یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے اور باغیوں میں شریک نہیں ہوئے اس حدیث سے حضرت عمار کی بڑی فضیلت نکلی وہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ عَمَّارًا قَالَ وَ قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الْاَسْوَدِ اَخْبَرَهٗ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تَتَحَدَّثُ فِي الْعَنَانِ وَالْعَنَانُ الْغَمَامُ بِالْاَمْرِ يَكُوْنُ فِي الْاَرْضِ فَتَسْمَعُ الشَّيَاطِيْنُ الْكَلِمَةَ فَتَقُرُّهَا فِيْ اُذُنِ الْكَاهِنِ كَمَا تُقَرُّ الْقَارُوْرَةُ فَيَزِيْدُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ

فرمانے کے مطابق محفوظ رکھا ہے، یعنی عمار رضی اللہ عنہ۔

امام بخاری نے بحوالہ لیث از خالد بن یزید از سعید بن ہلال از ابوالاسود محمد بن عبدالرحمان از عروہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے بادلوں میں آکر زمین پر ہونے والے کاموں کا ذکر کرتے ہیں ان میں سے کوئی بات شیطان سن لیتے ہیں اور کاہن کے کان میں ایسے ڈالتے ہیں جیسے شیشی کا منہ ملا کر اس میں کچھ انڈیل دیا جاتا ہے[1]۔ وہ کاہن ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر بیان کرتے ہیں۔

۳۰۵۸۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ۔

(از عاصم بن علی از ابن ابی ذئب از سعید مقبری از والدش) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے لہٰذا تم میں جب کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکے (آواز نہ نکلنے دے) کیونکہ جب کوئی شخص جمائی میں ہا ہا کی آواز نکالتا ہے شیطان ہنستا ہے[2]۔

۳۰۵۹۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ اَخْبَرَنَا عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ فَصَاحَ اِبْلِيْسُ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ اُوْلَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَاُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْهِ الْيَمَانِ فَقَالَ اَيْ عِبَادَ اللّٰهِ اَبِيْ اَبِيْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوْا حَتّٰى قَتَلُوْهُ

(از زکریا بن یحییٰ از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب جنگ احد واقع ہوئی تو پہلے مشرکوں کو شکست ہوئی اس وقت ابلیس نے یوں شور مچایا اللہ کے بندو! اپنے پیچھے والوں سے بچو! یہ سن کر آگے والے پلٹے (انہوں نے پیچھے والوں کو کافر سمجھا[3] حالانکہ وہ مسلمان تھے) اس طرح دونوں آپس میں بھڑ گئے۔ اتنے میں حذیفہ بن یمان نے نگاہ کی انہیں معلوم ہوا کہ ان کے باپ کو مسلمان مار رہے ہیں انہوں نے آواز دی اے اللہ

---

[1] شیشے میں کچھ ڈالنا منظور ہوتا ہے تو اس کا منہ اس ظرف سے لگاتے ہیں جس میں عرق پانی وغیرہ کوئی چیز ہوتی ہے تاکہ باہر نہ گرے اسی طرح شیطان کاہنوں کے کان سے منہ لگا کر بات ان کے کان میں چپکے سے پھونک دیتے ہیں ۱۲ منہ [2] خوش ہوتا ہے آدمی زیادہ دھوکے میں آگیا پیٹ بھر کر کھا گیا سست بن گیا اب خدا کی عبادت اچھی طرح نہ کر سکے گا ۱۲ منہ [3] مردود شیطان نے دھوکہ دیا اس لئے کہ مسلمان آپس میں لڑ مریں ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا تو حذیفہ رض کو ان کے باپ کی دیت آپ دلانے لگے لیکن حذیفہ رض نے وہ بھی مسلمانوں کو معاف کر دی سبحان اللہ صحابہ رض کی ایک ایک نیکی ہماری عمر بھر کی عبادت سے زیادہ فضیلت رکھتی ہے ۱۲ منہ

فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

کے بندو یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں لیکن خدا کی قسم مسلمانوں نے (گھبراہٹ میں) اسے نہ چھوڑا حتیٰ کہ قتل کر ڈالا آخر حذیفہ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے (تم نے ایک مسلمان کو مارا) حضرت عروہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ اپنی موت تک ہمیشہ اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے رہے (کیونکہ انہوں نے عمداً نہیں مارا تھا بلکہ کافر سمجھ کر مارا تھا)

۳۰۶۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ۔

(از حسن بن ربیع از ابوالاحوص از اشعث از والدش از حضرت مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ شیطان کی اچک ہے، وہ تم میں سے کسی کی نماز میں سے کچھ اچک لیتا ہے[1]۔

۳۰۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از ابوالمغیرہ از اوزاعی از یحییٰ از عبداللہ بن ابی قتادہ) ان کے والد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۳۰۶۲۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ۔

(از سلیمان بن عبدالرحمٰن از ولید از اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از عبداللہ بن ابی قتادہ از والدش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا پریشان خواب شیطان کی طرف سے[2] ہے۔ تم میں سے جب کوئی پریشان خواب دیکھے جس سے وہ خوف زدہ ہو جائے تو (جاگتے ہی) اپنی بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگے اسے کچھ نقصان نہ ہوگا۔

۳۰۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مِائَةَ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از سمی یعنی ابوبکر کا غلام از ابوصالح) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یہ کلمہ پڑھا ہر دن سو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا سو نیکیاں اس کے اعمال میں درج ہوں گی سو گناہ اس کے مٹا دیئے جائیں

[1] ادھر ادھر التفات کرا کر نماز کا ثواب کم کرا دیتا ہے ۱۲ منہ [2] شیطان چاہتا ہے مسلمان کو رنج ہو اور اپنے مالک کی طرف سے اس کو بدگمانی پیدا ہو ۱۲ منہ

مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ وَ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۰۶۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتَ أَحَقَّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا

گے اور وہ تمام دن شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس کے مقابلہ میں بہتر عمل نہ لائے گا البتہ وہ جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ ورد کرے۔[1]

(از علی بن عبداللہ مدینی از یعقوب بن ابراہیم از والد شس ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عبدالحمید بن عبدالرحمان بن زید از محمد بن سعد بن ابی وقاص) ان کے والد سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی چند عورتیں موجود تھیں اور آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں اتنائے گفتگو میں ان کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ حضرت عمر نے اجازت مانگی (ان کی آواز عورتوں کے کانوں میں پہنچی تو سب کی سب کھڑی ہو گئیں) اور پردے میں چلی گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ مسکرا رہے تھے حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا آپ کو (ہمیشہ ہنستا خوش و خرم) رکھے (یہ سبب تبسم کیا ہے؟) آپ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں (مجھ سے مطالبہ کر رہی تھیں) تمہاری آواز سنتے ہی پردہ میں چلی گئیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ انہیں آپ کا ڈر (مجھ سے) زیادہ ہونا چاہیے پھر حضرت عمرؓ نے ان عورتوں سے کہا اپنی جانوں کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں، انہوں نے کہا ہاں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سخت مزاج ہیں تب آنحضرتؐ نے حضرت عمر کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا (اے عمر!) قسم ہے اس

---

[1] یعنی دو سو بار یا تین سو بار اس کو اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ قسطلانی نے کہا یہ کلمہ ہر روز سو بار پے در پے پڑھے یا تھوڑا تھوڑا کر کے ہر حال میں وہی ثواب ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ صبح سویرے اور رات شروع ہوتے ہی سو بار پڑھ ڈالے تاکہ دن اور رات دونوں میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے ۱۲ منہ

فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ -

ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب شیطان کسی رستے سے چلتا ہوا تم سے ملتا ہے تو (فوراً) وہ رستہ بدل لیتا ہے [1]

۳۰۶۵ - حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عِیْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اُرَاهُ اَحَدُكُمْ مِّنْ مَّنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْیَسْتَنْثِرْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبِیْتُ عَلٰى خَیْشُوْمِهٖ -

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم از یزید از محمد بن ابراہیم از عیسیٰ بن طلحہ) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص سو کر اٹھے اور وضو کرے تو تین بار ناک صاف کرے کیونکہ شیطان رات کو ناک کے سوراخ میں رہتا ہے [2]۔

باب ۱۹۹۹ ذِكْرُ الْجِنِّ وَثَوَابِهِمْ وَعِقَابِهِمْ

لِقَوْلِهٖ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ اِلٰى قَوْلِهٖ عَمَّا یَعْمَلُوْنَ - بَخْسًا نَقْصًا قَالَ مُجَاهِدٌ وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا قَالَ كُفَّارُ قُرَیْشٍ الْمَلٰٓئِكَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ وَاُمَّهَاتُهُمْ بَنَاتُ سَرَوَاتِ الْجِنِّ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ سَتُحْضَرُ لِلْحِسَابِ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ عِنْدَ الْحِسَابِ -

باب جنات کا بیان اور ان کو ثواب و عذاب ہونے کا ذکر [3]

خداوند اسی کے متعلق فرماتے ہیں "اے جنو اور آدمیو کیا تمہارے پاس تمہاری جنس سے پیغمبر نہیں آئے جو میری آیتیں تم کو سناتے رہے الآیہ۔ بَخْسًا کے معنی نقصان [4] حضرت مجاہد فرماتے ہیں [5]۔ یہ آیت وَجَعَلُوْا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا (وہ لوگ خدا اور جنات میں رشتہ داری قائم کرتے ہیں) (اس وقت آئی جب کفار قریش کہتے تھے کہ فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں اور ان کی مائیں جنات کے سرداروں کی بیٹیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی سورت میں فرمایا جنات جانتے ہیں کہ ان کفار کو حساب دینے کے لئے حاضر ہونا پڑے گا۔ (سورہ یٰسین میں ہے) جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ۔ یعنی حساب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔

---

[1] دوسری روایت میں ہے کہ شیطان عمرؓ کے سایہ سے بھاگتا ہے بعض رافضیوں نے اس حدیث کی صحت پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ حضرت عمرؓ سے بہت اعلیٰ تھا تو شیطان کا آپ سے نہ ڈرنا اس کا کیا مطلب ہے یہ اعتراض سراسر جہالت اور نفسانیت پر مبنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بادشاہ وقت رحمۃ للعالمین تھے اور بادشاہوں کا رحم و کرم اس درجہ ہوتا ہے کہ بدمعاشوں کو بھی بادشاہ سے فضل و کرم کی توقع ہوتی ہے حضرت عمرؓ کو کوتوال کی طرح تھے کوتوال کا اصلی فرض یہی ہوتا ہے کہ بدمعاشوں اور ڈاکوؤں کو پکڑے اور سخت سزا دے چور اور بدمعاش جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ [2] گویا دل و دماغ میں جانے کا وہی رستہ ہے ۱۲ منہ [3] نیچریوں اور دہریوں نے جہاں فرشتوں اور شیطان کا انکار کیا ہے وہاں جنوں کا بھی انکار کیا ہے ان سے تعجب نہیں تعجب ان لوگوں سے ہے جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور پھر جنوں کے وجود اور تصرفات اور افعال کا انکار کرتے ہیں قسطلانی نے کہا جنوں کا وجود قرآن اور حدیث اور اجماع امت اور تواتر سے ثابت ہے اور فلاسفہ اور نیچریوں کا انکار قابل اعتبار نہیں عبداللہ بن عمرو بن العاص نے کہا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے دو ہزار برس پیشتر جنوں کو پیدا کیا تھا ۱۲ منہ [4] یہ تفسیر فراء سے منقول ہے اس آیت سے جنوں کے مکلف ہونے کا ثبوت ہوتا ہے ۱۲ منہ [5] اس کو فریابی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

۳۰۶۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ وَبَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَاِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَآ اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ وَعَزَّ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ اِلٰى قَوْلِهٖ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ مَصْرِفًا مَّعْدِلًا صَرَفْنَا وَجَّهْنَا ۔

(از قتیبہ از مالک از عبدالرحمان بن عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی صعصعہ انصاری) ان کے والد کہتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری نے کہا میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ جنگل میں رہ کر تمہیں بکریاں چرانا پسند ہے، تم جب جنگل اور اپنی بکریوں میں رہو اور نماز کے لیے اذان دو تو بلند آواز سے دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک پہنچتی ہے وہاں تک کے جن اور آدمی اور ہر چیز قیامت کے دن اس کے گواہ بنیں گے۔ ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ[1] سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ... اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ترجمہ جب جنات کا ایک گروہ تیرے پاس بھیج دیا مَصْرِفًا[2] کا معنی لوٹنے کا مقام صَرَفْنَا کا معنی ہم نے متوجہ کیا۔

بَابٌ[3] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الثُّعْبَانُ الْحَيَّةُ الذَّكَرُ مِنْهَا يُقَالُ الْحَيَّاتُ اَجْنَاسٌ الْجَانُّ وَالْاَفَاعِيْ وَالْاَسَاوِدُ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا فِيْ مُلْكِهٖ وَسُلْطَانِهٖ يُقَالُ صٰٓفّٰتٍ بُسُطٌ اَجْنِحَتُهُنَّ يَقْبِضْنَ يَضْرِبْنَ بِاَجْنِحَتِهِنَّ ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں[4] ثُعْبَان کا معنی نر سانپ۔ بعض حضرات کہتے ہیں کہ سانپ کی کئی اقسام ہیں۔ جَنٌّ (سفید باریک سانپ) اَفْعٰی (زہر دار سانپ)[5] اَسْوَد (کالا ناگ) (ان کی جمع بالترتیب جَآنٌّ، اَفَاعِیْ، اَسَاوِد ہے) قرآن میں آیا ہے اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا یعنی ہر جانور اس کی ملک اور اس کی حکومت میں ہے۔ قرآن میں صٰٓفّٰتٍ کا لفظ آیا ہے اس کے معنی اپنے پر پھیلائے ہوئے یَقْبِضْنَ کا معنی سمیٹتے ہیں۔

۳۰۶۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ

(از عبداللہ بن محمد از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از سالم) ابن عمر سے مروی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر

---

[1] بعض نسخوں میں یہاں باب کا لفظ ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ باب کا لفظ نہ ہو کیونکہ امام بخاری نے اس میں کوئی حدیث بیان نہیں کی ۱۲ منہ [2] یہ لفظ جنوں سے متعلق نہ تھا مگر صَرَفْنَا کی مناسبت سے اس کو بھی بیان کر دیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ سب سانپوں سے بدتر ہے اس کا زہر ایسا سخت ہے کہ دم بھر میں آدمی مر جاتا ہے کہتے ہیں سانپ کی عمر ہزار سال کی ہوتی ہے ہر سال میں کینچلی بدلتا ہے اگر غذا نہ ملے تو ہوا پر گذارہ کرتا ہے پانی کی احتیاج نہیں رکھتا لیکن جب پانی دیکھتا ہے تو اس کو پیکر مست ہو جاتا ہے کبھی مست ہو کر مر جاتا ہے ننگے برہنہ آدمی سے بھاگتا آگ کو پسند کرتا ہے دودھ کا عاشق ہے ۱۲ منہ

ابنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَبَيْنَا أَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لأَقْتُلَهَا فَنَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ لاَ تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَهِيَ الْعَوَامِرُ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ تَابَعَهُ يُونُسُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَالزُّبَيْدِيُّ وَقَالَ صَالِحٌ وَابْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَابْنُ مُجَمِّعٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَآنِي أَبُو لُبَابَةَ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ سانپ (جہاں دیکھو) مار ڈالو اور دو دھاری والے اور دم کٹے سانپ کو زندہ نہ چھوڑو یہ آنکھ کی بینائی مٹا دیتے ہیں، حاملہ عورتوں کا حمل گرا دیتے ہیں،

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں ایک سانپ کو مارنے کے لیے اس کے پیچھے لگا تھا اتنے میں ابو لبابہ (صحابی) نے مجھے آواز دی کہنے لگے مت مار میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا بےشک، مگر اس کے بعد آپ نے گھریلو سانپوں کو جو جنات ہوتے ہیں فوراً مار ڈالنے سے[1] منع فرمایا عبدالرزاق نے بھی اس حدیث کو معمر سے روایت کیا اس میں یہ الفاظ ہیں مجھے ابو لبابہ نے دیکھا یا زید بن خطاب نے معمر کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور ابن عیینہ اور اسحاق کلبی اور زبیدی نے بھی (زہری سے) روایت کیا اور صالح اور ابن ابی حفصہ اور ابن مجمع نے بھی بحوالہ زہری از سالم از ابن عمر روایت کیا اس میں یہ الفاظ ہیں مجھے ابو لبابہ اور زید بن خطاب (دونوں نے[2]) دیکھا۔

بَابٌ ۲۰۰۔ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ۔

باب مسلمانوں کا بہتر مال بکریاں ہیں جنہیں چرانے کیلئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پھرتا ہے۔

۳۰۶۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الرَّجُلِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

(از اسماعیل بن اویس از مالک از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ از والدش) حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک وقت ایسا آئے گا جب مسلمان کا بہترین مال یہ ہوگا کہ چند بکریاں رکھ لے انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر چراتا پھرے اور فتنوں سے الگ تھلگ دین کو محفوظ رکھے۔

۳۰۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابی الزناد از اعرج) حضرت

---

[1] مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ نے ایسے گھریلو سانپوں کے لئے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن تک ان کو ڈراؤ (کہ ہمارے گھر سے چلے جاؤ ہم کو مت ستاؤ) اگر پھر بھی نہ نکلیں تو ان کو مار ڈالو ۱۲ منہ [2] عبدالرزاق کی روایت کو مسلم اور امام احمد اور طبرانی نے اور یونس کی روایت کو مسلم نے اور ابن عیینہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا اسحٰق کی روایت ان کے نسخوں میں موصول ہے صالح کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔ ابن ابی حفصہ کی روایت ان کے نسخہ میں موصول ہے۔ ابن مجمع کی روایت کو بغوی اور ابن السکن نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِیْ اَهْلِ الْخَيْلِ وَالْاِبِلِ وَالْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِیْ اَهْلِ الْغَنَمِ۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے اور فخر اور اکڑ کرنا گھوڑے اور اونٹ والوں اور زمینداروں میں پایا جاتا ہے اور بکری والے غریب ہوتے ہیں۔

۳۰۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنِیْ قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْيَمَنِ فَقَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِيْنَ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِیْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

(از مسدد از یحییٰ از اسماعیل از قیس) عقبہ بن عمرو ابو مسعودؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا ایمان یمن میں ہے[2] اس طرف (یعنی اشارہ فرمایا)۔ نیز یاد رکھو سختی اور سخت دلی ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو اونٹوں کی دُمیں پکڑے چلاتے رہتے ہیں (اور یہ وہاں ہے) جہاں شیطان کی چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں میں۔

۳۰۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ رَاٰى شَيْطَانًا۔

(از قتیبہ از لیث از جعفر بن ربیعہ از اعرج) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مرغ کو بانگ دیتے سنو تو اللہ سے فضل و کرم مانگو کیوں کہ وہ فرشتہ دیکھتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ذریعے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے[3]۔

۳۰۷۲۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ

(از اسحاق از روح از ابن جریج از عطاء) جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کا اندھیرا شروع ہو یا یوں کہا جب شام ہو تو اپنے بچوں کو (باہر پھرنے سے) روک لو کیوں کہ شیطان اس وقت پھیل جاتے ہیں، البتہ جب ایک گھڑی رات گذر جائے اس وقت بچوں کو چھوڑ دو (یعنی وہ چل پھر سکتے ہیں)

[1] کیونکہ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے پورب میں کفر کی چوٹی فرمائی کیونکہ عرب کے ممالک سے ایران تو ران یہ سب مشرق میں واقع ہیں اور اس زمانہ میں یہاں کے بادشاہ بڑے مغرور رکھتے ایران کے بادشاہ نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا جیسے اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] یمن والے بغیر جنگ اور بغیر تکلیف کے اپنی رغبت اور خوشی سے مسلمان ہوگئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور اس میں اشارہ ہے اس بات کا کہ یمن والے قوی الایمان رہیں گے بہ نسبت اور ملک والوں کے یمن میں بڑے بڑے اولیاء اللہ اور عاملین بالحدیث گذرے ہیں۔ [3] حافظ نے کہا اس حدیث سے مرغ کی فضیلت نکلی ابوداؤد نے بہ سند صحیح نکالا مرغ کو بُرا مت کہو وہ نماز کے لئے بلاتا ہے یعنی نماز کے وقت جگا دیتا ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ نیک لوگوں کی صحبت میں دعا کرنا مستحب ہے کیونکہ قبول کی امید زیادہ ہوتی ہے ۱۲ منہ

مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ نَحْوَ مَا اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ۔

اور اللہ کا نام لے کر (سوتے وقت مکان کا) دروازہ بند کر دیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے عمرو بن دینار نے بحوالہ جابر بیان کیا پھر یہی حدیث بیان کی جیسے عطاء نے بیان کی ہے فرق اتنا ہے اس حدیث میں یہ لفظ نہیں خدا کا نام لیکر۔

۳۰۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ لَا يُدْرٰی مَا فَعَلَتْ وَاِنِّیْ لَا اُرَاهَا اِلَّا الْفَارَ اِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الْاِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ وَاِذَا وُضِعَ لَهَا اَلْبَانُ الشَّآءِ شَرِبَتْ فَحَدَّثْتُ كَعْبًا فَقَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لِیْ مِرَارًا فَقُلْتُ اَفَاَقْرَاُ التَّوْرٰىةَ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از خالد از محمد) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں کچھ لوگ غائب ہو گئے ان کی صورتیں مسخ ہو گئیں) میرا خیال ہے وہ چوہے بن گئے چوہے کی عادت ہے اگر انکے سامنے اونٹنی کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتا (بنی اسرائیل کے مذہب میں اونٹ حرام تھا) بکری کا دودھ رکھا جائے تو پی جاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث کعب احبار سے بیان کی انہوں نے دریافت کیا تم نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا ہاں! انہوں نے پھر یہی پوچھا، سہ بارہ انہوں نے پوچھا، تب میں کہہ اٹھا اگر آنحضرتؐ سے نہیں سنا تو کیا میں تورات پڑھا کرتا ہوں[1]۔

۳۰۷۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ وَزَعَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِهٖ۔

(از سعید بن عفیر از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو چھوٹا فاسق کہا اور میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہو۔

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مار ڈالنے کا حکم دیا ہے۔

۳۰۷۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ۔

(از صدقہ از ابن عیینہ از عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ از سعید بن مسیب) ام شریک کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہے۔

---

[1] تمہاری طرح کہ میں نے اس میں کچھ دیکھ کر علم حاصل کیا ہو اس میں اختلاف ہے کہ ممسوخ لوگوں کی نسل رہتی ہے کہ نہیں ابن عربی اور بعضوں کا قول ہے کہ رہتی ہے جمہور کے نزدیک نہیں رہتی اصحاب کی حدیث کو اس پر محمول کیا ہے کہ اس وقت تک آپ پر وحی نہ آئی ہوگی اس لئے آپ نے گمان کے طور پر بیان فرمایا ۱۲ منہ

۳۰۷۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ تَابَعَهُ حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ أَبَا أُسَامَةَ۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو دھاری والے سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی سلب کر لیتا ہے حاملہ کا حمل گرا دیتا ہے۔
ابو اسامہ کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن سلمہ نے بھی روایت کیا

۳۰۷۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَبْتَرِ وَقَالَ إِنَّهُ يُصِيبُ الْبَصَرَ وَيُذْهِبُ الْحَبَلَ۔

(از مسدد از یحیی از ہشام از والدش) حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دم کٹے ہوئے سانپ کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا وہ بینائی کھو دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۳۰۷۸۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُشَيْرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ ثُمَّ نَهَى قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدَمَ حَائِطًا لَهُ فَوَجَدَ فِيهِ سِلْخَ حَيَّةٍ فَقَالَ انْظُرُوا أَيْنَ هُوَ فَنَظَرُوا فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَكُنْتُ أَقْتُلُهَا لِذٰلِكَ فَلَقِيتُ أَبَا لُبَابَةَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْتُلُوا الْجِنَّانَ إِلَّا كُلَّ أَبْتَرَ ذِي طُفْيَتَيْنِ فَإِنَّهُ يُسْقِطُ الْوَلَدَ وَيُذْهِبُ الْبَصَرَ فَاقْتُلُوهُ۔

(از عمرو بن علی از ابن ابی عدی از ابو یونس قشیری) ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمر سانپوں کو مار ڈالتے تھے پھر خود ہی ان کے مارنے سے منع کرنے لگے اور فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک دیوار گرائی وہاں سانپ کی کینچلی دیکھی آپ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو سانپ کہاں ہے؟ لوگوں نے سانپ کو دیکھ لیا آپ نے فرمایا اسے مار ڈالو حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس وجہ سے میں مارتا رہا پھر میں ابولبابہ سے ملا انہوں نے مجھ سے کہا سپیلے اور سفید سانپوں کو مت مارا کرو۔ البتہ بے دم سانپ جس پر سفید دو دھاریاں ہوتی ہیں اسے مار ڈالا کرو وہ تو حمل گرا دیتا ہے، بینائی ختم کر دیتا ہے[1]۔

۳۰۷۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ فَحَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَأَمْسَكَ عَنْهَا۔

(از مالک بن اسماعیل از جریر بن حازم از نافع) حضرت ابن عمر سانپوں کو مار ڈالتے تھے پھر انہیں حضرت ابو لبابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کی کہ آپ نے گھروں کے پتلے یا سفید سانپوں کو مار ڈالنے سے منع فرمایا ہے تو انہوں نے (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) مارنا چھوڑ دیا۔

[1] پہلے جو حدیث گذری اس میں دھاریوں والے اور بے دم کے سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا یہاں اس کے مارنے کا حکم دیا جس میں یہ دونوں باتیں موجود ہوں وہ بھی زیادہ زہریلا ہوگا پس یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ جس سانپ میں ان دونوں صفتوں میں سے کوئی ایک صفت یا دونوں صفتیں پائی جائیں اس کو مار ڈالو ۱۲ منہ

باب ۲۰۰ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ۔

باب پانچ بدذات جانور میں جنہیں حرم میں مار ڈالنا درست ہے۔

۳۰۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

(از مسدد از یزید بن زریع از معمر از زہری از عروہ از حضرت عائشہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ خبیث جانور ہیں جنہیں حرم میں بھی مار سکتے ہیں (تو باقی جگہوں میں یعنی حل میں مارنا بطریق اَولیٰ جائز ہوگا) چوہا، بچھو، چیل، کوّا، کٹنا کتا۔

۳۰۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از دینار) عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ ایسے جانور ہیں جنہیں احرام والا بھی مار ڈالے تو کچھ گناہ نہیں۔ بچھو، چوہا، کٹنا کتا، کوا، چیل۔

۳۰۸۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رض رَفَعَهُ قَالَ خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاكْفِتُوا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَإِنَّ لِلْجِنِّ انْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَحَبِيبٌ عَنْ عَطَاءٍ فَإِنَّ لِلشَّيَاطِينِ۔

(از مسدد از حماد بن زید از کثیر از عطاء از جابر بن عبداللہ رض) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتنوں کو ڈھانپ کر رکھا کرو، مشکوں کا منہ باندھ دو، دروازوں کو بند کر دو (سوتے وقت) اپنے بچوں کو شام کے وقت اپنے پاس رکھو کیونکہ اس وقت جنات پھیل جاتے ہیں اور اچکتے پھرتے ہیں، چراغوں کو سوتے وقت بجھا دیا کرو کیونکہ بدبخت چوہیا کبھی بتی کھینچ لے جاتی ہے سارا گھر جلا دیتی ہے۔

ابن جریج[1] اور حبیب نے بھی اس حدیث کو عطاء سے روایت کیا اس میں جنات کی بجائے شیطان کا لفظ ہے۔

۳۰۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ

(از عبدہ بن عبداللہ از یحییٰ بن آدم از اسرائیل از منصور از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ بیٹھے تھے اتنے میں سورت والمرسلات نازل ہوئی ہم آپ کے منہ مبارک

[1] ابن جریج کی روایت کو خود امام بخاری نے اور حبیب کی روایت کو امام احمد اور ابویعلیٰ نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَنَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ إِذْ خَرَجَتْ حَيَّةٌ مِنْ جُحْرِهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَدَخَلَتْ جُحْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا وَعَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ وَإِنَّا لَنَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً وَتَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ وَقَالَ حَفْصٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ قَرْمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

سے اسے سن رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ اپنے بل میں سے نکلا ہم اسے مارنے کے لیے جھپٹے وہ آگے بھاگ کر بل میں گھس گیا تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تمہارے ہاتھ سے بچ گیا تم اس کی آفت سے بچ گئے۔

یحییٰ نے بحوالہ اسرائیل از اعمش از ابراہیم از علقمہ از عبداللہ بن مسعود اسی طرح روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں ہم یہ سورت تازہ تازہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے سن رہے تھے۔

اسرائیل کے ساتھ ابوعوانہ نے بھی حضرت مغیرہ سے روایت کیا اور حفص بن غیاث اور ابومعاویہ اور سلیمان بن قرم نے بھی بحوالہ اعمش از ابراہیم از اسود از عبداللہ بن مسعودؓ روایت کیا۔[1]

۳۰۸۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

(از نضر بن علی از عبدالاعلیٰ از عبیداللہ بن عمر از نافع) ابن عمر سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں صرف اس لیے ڈال دی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا نہ اسے کھانا دیتی تھی نہ اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے چگ کر گزارہ کر لیتی۔

ہم سے عبیداللہ نے بحوالہ سعید مقبری، ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔

۳۰۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجَهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ بِالنَّارِ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

(از اسماعیل بن ابی اویس از مالک از ابوالزناد از اعرج) ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک پیغمبر کسی درخت کے تلے بیٹھے انہیں ایک چیونٹی نے کاٹ کھایا انہوں نے حکم دیا ان کا سارا سامان درخت کے نیچے سے اٹھا لیا گیا پھر چیونٹیوں کا سارا چھتہ جلوا دیا اللہ نے ان کو وحی بھیجی بھلا تم نے صرف اسی چیونٹی کو سزا کیوں نہ دی۔[2]

[1] ابوعوانہ کی روایت کو خود مؤلف نے کتاب التفسیر میں اور حفص کی روایت کو بھی مؤلف نے کتاب الحج میں اور ابومعویہ کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا سلیمان بن قرم کی روایت کو حافظ نے کہا میں نے موصولاً نہیں پایا ۱۲ منہ [2] ان کی شریعت میں شاید جلانا جائز ہوگا ہماری شریعت میں تو چیونٹی کا قتل بھی منع ہے بعضوں نے کہا بڑی چیونٹی کا قتل منع ہے لیکن چھوٹی چیونٹی کا مارنا جائز ہے امام مالک نے اس کو مکروہ رکھا ہے مگر جب ایذا دے اور بغیر قتل کے دوسرا علاج نہ ہو کہتے ہیں ان پیغمبر نے اللہ کے کام پر تعجب کیا تھا جب اللہ نے ایک سارے گاؤں کو تباہ کر دیا تھا۔ (باقی بر صفحہ ۹۸۲)

باب ۳۰۲ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدَى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّفِي الْأُخْرَى شِفَاءً۔

باب اگر مکھی پانی (وغیرہ کھانے پینے کی چیز) میں گر جائے تو اسے پوری طرح اس میں ڈبو دے، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری ہے دوسرے پر میں شفا (اور یہ معلوم نہیں کہ شفا والا پر اسکے خود گرنے سے ڈوبا تھا یا نہیں)۔

۳۰۸۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ فَإِنَّ فِي إِحْدٰى جَنَاحَيْهِ دَاءً وَّالْأُخْرٰى شِفَاءً۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان بن بلال از عتبہ بن مسلم) عبید بن حنین کہتے ہیں میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں (یا کھانے میں) مکھی پڑ جائے تو اسے ڈبو دے پھر نکال ڈالے کیونکہ اسکے ایک بازو میں بیماری ہے دوسرے میں شفا (حتی الامکان وہ پہلے بیماری کا بازو کھانے پینے کی چیز میں ڈالتی ہے لہذا دوسرا بازو ڈالنے سے بیماری کا دفعیہ ہوگا یعنی شفا ہوگی)

۳۰۸۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُّوْمِسَةٍ مَّرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ يَّلْهَثُ قَالَ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ۔

(از حسن بن صباح از اسحاق ازرق از عوف از حسن وابن سیرین) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بدکار عورت صرف اس واسطے بخش دی گئی کہ اس نے کنوئیں کے دھانے پر ایک کتا دیکھا جو ہانپ رہا تھا، سخت پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب تھا، عورت نے اپنا موزہ اتارا۔ اسے دوپٹہ میں باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا (کتے کو پانی پلایا) چنانچہ اس نیکی کی وجہ سے وہ بخش دی گئی [1]

۳۰۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَفِظْتُهٗ مِنَ الزُّهْرِيِّ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا أَخْبَرَنِي

(از علی بن عبداللہ) حضرت سفیان کہتے ہیں میں نے یہ حدیث زہری سے یوں یاد رکھی ہے کہ مجھے کوئی شک ہی نہیں جیسے اس میں شک نہیں کہ تو

(بقیہ سابقہ صفحہ) انہوں نے کہا کہ گاؤں میں تو بچے عورتیں اور معصوم لوگ بھی تھے صرف قصور واروں کو سزا ہونا تھی اس وقت یہ قصہ واقع ہوا اور ان کو تنبیہ کی گئی کہ تم نے کیوں ایک چیونٹی کے سبب پر ساری چیونٹیوں کو ہلاک کر ڈالا دارقطنی اور حاکم نے ابوہریرہ سے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چیونٹی کو نہ مارو ایک دن حضرت سلیمانؑ استسقاء کے لئے نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا اپنے دونوں پاؤں اٹھائے دعا کر رہی ہے انہوں نے کہا چلو سب گھر کو لوٹ چلو تمہارا مطلب حاصل ہوگیا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [1] یہ پروردگار کی کریمی اور بندہ نوازی ہے اصل یہ ہے کہ جو کام خلوص سے کیا جاتا ہے وہی بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوتا ہے یہ عورت گو فاجرہ فاسقہ تھی مگر یہ کام یعنی کتے پر رحم کرنا اس کو پانی پلانا اس نے خالصاً للہ کیا تھا ریا کی نیت نہ تھی اس لئے مقبول ہوا کبیرہ گناہ تک اس کی وجہ سے معاف ہوگئے ایک بزرگ سے منقول ہے ان کو مرنے کے بعد خواب میں پوچھا تمہارا کیا حال ہوا انہوں نے کہا جب پروردگار کے سامنے پہنچا تو رشد ہوا اے فلانے تو کون سی نیکی ہماری بارگاہ میں لایا ہے عرض کیا پروردگار میں نے ستر حج یا پیادہ کئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا میں نے عرض کیا میں نے اے پروردگار ستر جہاد کئے ہیں ارشاد ہوا میں نے تو ایک بھی قبول نہیں کیا جب تو میں گھبرایا کہ اب کیا کروں اب دوزخ میں بھیجا جاؤں گا لیکن صدقے اس کی کریمی اور رحیمی کے خود ہی ارشاد فرمایا البتہ تیری ایک نیکی ہے جو ہم نے قبول کی تو ایک دن رستے سے جا رہا تھا تو نے ایک کانٹا رستے سے ہٹا دیا تھا اس خیال سے کہ کسی بندہ خدا کو صدمہ نہ پہنچے یہ کام تو نے خالص ہماری رضا مندی کے لئے کیا تھا ہم نے اس کے بدلے تجھے بخش دیا۔ حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ضعیف، درد آفت زدہ مخلوق پر رحم کرنا کس قدر اجر رکھتا ہے جب کتے پر رحم کرنے سے اور اس کی جان بچانے سے بدکار عورت بخش دی گئی تو جو کوئی آدمیوں یا اللہ کے نیک بندوں پر رحم کرے گا وہ کیوں نہ بخشا جائے گا ۱۲ منہ

عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ۔

یہاں موجود ہے کہتے ہیں مجھے عبید اللہ نے بحوالہ ابن عباس از ابوطلحہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں کتا ہو یا (جاندار کی) تصویر ہو۔

۳۰۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از نافع) عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔[1]

۳۰۹۰۔ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَّحْيٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض حَدَّثَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا يَّنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ اِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از یحییٰ از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کتا پالے اس کے اعمال کا ثواب ہر روز ایک قیراط کم ہوتا جائے گا البتہ وہ کتا مستثنیٰ ہے جو کھیت یا ریوڑ کی نگہبانی کے لیے رکھا جائے۔[2]

۳۰۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّآئِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِیْ زُهَيْرِ الشَّنَئِیَّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰی كَلْبًا لَّا يُغْنِیْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ فَقَالَ السَّآئِبُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیْ وَرَبِّ هٰذِهِ الْقِبْلَةِ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از سلیمان از یزید بن خصیفہ از سائب بن یزید) سفیان بن ابی زہیر شنوئی[3] کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو شخص ایسا کتا پالے جو نہ کھیت کے کام آتا ہو نہ ریوڑ کے تو اس کے عمل کا ثواب روزانہ ایک قیراط کی مقدار کم ہوتا رہے گا۔ حضرت سائب نے حضرت سفیان سے دریافت کیا کیا آپ نے بذات خود یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی؟ تو حضرت سفیان نے فرمایا ہاں اس قبلہ کے رب کی قسم! (میں نے خود سنا)[4]

بَابُ خَلْقِ اٰدَمَ صَلَوٰاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَذُرِّيَّتِهٖ۔

باب حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام (آلف آلف مرۃ) اور ان کی اولاد کی پیدائش کے بیان میں۔

---

[1] صحیح مسلم میں ہے پھر فرمایا کتے کیا بگاڑتے ہیں اور شکاری کتے اور ریوڑ کے کتے کی اجازت دی اس لئے علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم خاص ہے ان کتوں سے جو لوگوں کو کاٹتے ہیں ان کو مار ڈالنا چاہیئے اب وہ کتے جو کسی کو نقصان نہ پہنچائیں ان کا قتل بعضوں نے منع کیا ہے بعضوں نے مکروہ تنزیہی رکھا ہے امام شافعی نے اُم میں کہا جن کتوں سے کوئی فائدہ نہ ہو ان کو مار ڈال ۱۲ منہ [2] قسطلانی نے کہا ان پر وہ کتا بھی قیاس کیا گیا ہے جو گھر یا جانوروں کی حفاظت کے لئے پالا جائے مثلاً چوروں کا اندیشہ ہو یا اور کچھ غرض یہ کہ ضرورت سے جو کتا پالا جائے اس کی وجہ سے ثواب میں کمی نہ ہوگی ۱۲ منہ [3] شنوئہ یا شنئی نسبت ہے شنوءہ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ [4] الحمد للہ کتاب بدء الخلق تمام ہوئی اب کتاب الانبیاء یعنی پیغمبروں کے حالات کی کتاب شروع ہوتی ہے اس باب میں امام بخاری نے بہت سی حدیثیں ایسی بیان کردی ہیں جن کا تعلق ترجمہ باب سے معلوم نہیں ہوتا۔ کرمانی نے یہ توجیہ کی ہے کہ اس باب میں بدء الخلق کا ذکر تھا تو امام بخاری نے بعضی مخلوقات کا بھی حال ان میں بیان کر دیا جیسے کتا، کوا اور چوہا وغیرہ واللہ اعلم ۱۲ منہ

صَلْصَالٌ طِيْنٌ خُلِطَ بِرَمْلٍ فَصَلْصَلَ كَمَا يُصَلْصِلُ الْفَخَّارُ وَيُقَالُ مُنْتِنٌ يُرِيْدُوْنَ بِهِ صَلَّ كَمَا يُقَالُ صَرَّ الْبَابُ وَصَرْصَرَ عِنْدَ الْاِغْلَاقِ وَ مِثْلُ كَبْكَبْتُهُ يَعْنِي كَبَبْتُهُ فَمَرَّتْ بِهِ اِسْتَمَرَّ بِهَا الْحَمْلُ فَاَتَمَّتْهُ اَنْ لَّا تَسْجُدَ اَنْ تَسْجُدَ -

(سورۂ رحمٰن وغیرہ میں) صَلْصَالٌ کا لفظ ہے اس کا معنیٰ ہے گارا جس میں ریت ملی ہو۔ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دیتی ہو، بعض کہتے ہیں صَلْصَال کا معنیٰ بدبودار اصل میں صَلَّ سے نکلا ہے جیسے صَرَّ اور صَرْصَرَ دونوں کا معنیٰ ایک ہے دروازہ بند کرتے وقت جو آواز پیدا ہوتی ہے اسے کہتے ہیں اسی طرح کَبْکَبَ، کَبَّ سے نکلا ہے۔ (سورۂ اعراف میں) فَمَرَّتْ بِهِ کا معنیٰ چلتی پھرتی رہی۔ حمل کی مدت پوری کی۔ (سورت اعراف میں) اَنْ لَّا تَسْجُدَ کا معنیٰ اَنْ تَسْجُدَ ہے یعنی تجھے سجدہ کرنے سے کس بات نے روکا؟ (لا کا لفظ زائد ہے)[1]

بَابُ ۲۰۰۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً -

باب ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد (جب تیرے رب نے کہا بیشک میں زمین نائب بنا رہا ہوں[2]۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ اِلَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ - فِيْ كَبَدٍ فِيْ شِدَّةِ خَلْقٍ وَرِيَاشًا الْمَالُ وَقَالَ غَيْرُهُ الرِّيَاشُ وَالرِّيْشُ وَاحِدٌ وَهُوَ مَا ظَهَرَ مِنَ اللِّبَاسِ مَا تُمْنُوْنَ النُّطْفَةَ فِيْ اَرْحَامِ النِّسَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ النُّطْفَةَ فِي الْاِحْلِيْلِ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ فَهُوَ شَفْعٌ السَّمَاءُ شَفْعٌ وَالْوِتْرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (سورۂ طارق میں) لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ میں لفظ لَمَّا بمعنیٰ اِلَّا ہے (اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ) یعنی کوئی جان نہیں مگر اس پر اللہ کی طرف سے ایک نگہبان مقرر ہے) (سورۂ بلد میں) فِيْ كَبَدٍ کا معنیٰ ہے سختی میں (سورۂ اعراف میں رِيْشًا کا لفظ ہے اس کی جمع رِيَاش ہے اس کا معنیٰ ہے مال (یہ ابن عباسؓ کی تفسیر ہے[3]) دوسرے مفسرین کہتے ہیں رِیَاش اور رِیش کا ایک معنیٰ ہے یعنی ظاہری لباس (سورۂ واقعہ میں) تُمْنُوْنَ کا معنیٰ نطفہ جو عورتوں کے رحم میں ڈالتے ہو۔ مجاہد فرماتے ہیں (سورۂ طارق میں) اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ[4] کا معنیٰ وہ خدا منی کو دوبارہ آلۂ تناسل میں لوٹا سکتا ہے۔

---

[1] ایک حدیث میں ہے کہ دنیا میں کل ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ان میں رسول یعنی صاحب شریعت اور کتاب تین سو تیرہ تھیں ان سب پیغمبروں کے اخیر یعنی خاتم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں خود قرآن شریف سے ثابت ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں اور ابن عباسؓ کے اثر میں جو یہ وارد ہے کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین میں ایک پیغمبر ہے تمہارے پیغمبر کی طرح تو اول تو یہ اثر شاذ ہے دوسرے اس آیت کے خلاف نہیں ہے کہ اور زمینوں کے پیغمبر ہمارے پیغمبر علیہ السلام سے پہلے آ چکے ہوں۔ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کے بعد آئے ہوں تو وہ سب پیغمبر اپنی اپنی زمینوں کے خاتم الانبیاء ہوئے اور ہمارے پیغمبر علیہ السلام سب پیغمبروں کے خاتم ہوئے واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] یعنی آدمی کی قوم جو قیامت تک قائم رہے گی جو مریں گے ان کے قائم مقام دوسرے ہوں گے بعضوں نے کہا خلیفہ سے صرف حضرت آدم مراد ہیں وہ پروردگار کی زمین میں خلیفہ ہوئے ۱۲ منہ [3] اس کو ابن عیینہ نے تفسیر میں اور حاکم نے مستدرک میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو فریابی نے وصل کیا۔ اکثر لوگوں نے یہ معنیٰ کئے ہیں وہ خدا لوٹانے پر یعنی قیامت میں پھر پیدا کرنے پر قادر ہے ۱۲ منہ

فِيْٓ اَحْسَنِ خَلْقٍ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ خُسْرٍ ضَلَالٍ ثُمَّ اسْتَثْنٰى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ لَازِبٌ لَازِمٌ نُنْشِئَكُمْ فِيْٓ اَيِّ خَلْقٍ نَّشَآءُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ نُعَظِّمُكَ وَقَالَ اَبُو الْعَالِيَةِ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ هُوَ قَوْلُهٗ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا فَاَزَلَّهُمَا فَاسْتَزَلَّهُمَا وَيَتَسَنَّهْ يَتَغَيَّرْ اٰسِنٍ مُتَغَيِّرٌ وَالْمَسْنُوْنُ الْمُتَغَيِّرُ حَمَاٍ جَمْعُ حَمَاةٍ وَهُوَ الطِّيْنُ الْمُتَغَيِّرُ يَخْصِفَانِ اَخْذُ الْخِصَافِ مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ يُؤَلِّفَانِ الْوَرَقَ بَعْضَهٗ اِلٰى بَعْضٍ سَوْاٰتُهُمَا كِنَايَةٌ عَنْ فَرْجِهِمَا وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ هٰهُنَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَلْحِيْنُ عِنْدَ الْعَرَبِ مِنْ سَاعَةٍ اِلٰى مَا لَا يُحْصٰى عَدَدُهٗ قَبِيْلُهٗ جِيْلُهُ الَّذِيْ هُوَ مِنْهُمْ۔

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ (سورہ السجدہ) کا معنی ہر چیز کو اللہ نے جوڑا جوڑا بنایا، آسمان زمین کا جوڑا ہے (جن آدمی کا جوڑا ہے، سورج چاند کا جوڑا ہے) اور طاق صرف اللہ کی ذات ہے۔ جس کا کوئی جوڑا نہیں[1] فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (سورۃ التین) یعنی اچھی صورت اچھی خلقت میں اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ پست سے پست تر کر دیا (دوزخی بنا دیا) اِلَّا مَنْ اٰمَنَ یعنی مومن مستثنیٰ ہیں۔ خُسْرٍ (سورہ عصر) گمراہی۔ ایمان والوں کو گمراہی سے مستثنیٰ کیا۔ (اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا) لَازِبٌ (سورہ والصافات) کا معنی لازم یعنی لیس دار چمٹنے والا وَنُنْشِئَكُمْ فِيْمَا لَا تَعْلَمُوْنَ (سورۃ الواقعہ) یعنی جس صورت میں تمہیں ہم چاہیں بنا سکتے ہیں۔ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ (سورۃ البقرہ) یعنی ہم تیری بڑائی بیان کرتے ہیں۔ ابو العالیہ کہتے ہیں فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (سورہ البقرہ) میں کلمات کا اشارہ رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا الخ کی طرف ہے فَاَزَلَّهُمَا انہیں پھسلا دیا۔ لَمْ يَتَسَنَّهْ یعنی نہیں بگڑا اٰسِنٍ (سورہ محمد) بگڑا ہوا بدبودار مَسْنُوْنٍ (سورہ الحجر) بدلی ہوئی بدبودار۔ حَمَاٍ جمع ہے حَمَاةٍ کی یعنی بدبودار کیچڑ۔ يَخْصِفَانِ (سورۃ اعراف) دونوں بہشت کے پتوں کو جوڑنے لگے ایک پتہ پر دوسرا رکھ کر (یعنی ستر چھپانے کے لئے) سَوْاٰتُهُمَا سے مراد شرمگاہ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔ حین سے مراد قیامت ہے۔ عرب لوگ ایک گھڑی سے لیکر بے انتہا مدت تک کو حین کہتے ہیں۔ قَبِيْلُهٗ سے مراد شیطان کا گروہ جس میں سے وہ خود ہے۔

۳۹۲۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے ساٹھ ہاتھ لمبا بنایا پھر فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام

[1] اس کو طبری نے باسناد حسن وصل کیا ۱۲ منہ

وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰٓی اُولٰٓئِكَ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْاٰنَ۔

کرا اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام (گئے اور انہوں) نے کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا اسلام علیکم ورحمۃ اللہ گویا انہوں نے ورحمۃ اللہ کے لفظ کا اضافہ کیا پس جو لوگ بہشت میں داخل ہوں گے وہ سب حضرت آدمؑ کے بعد اب تک چھوٹے قد والے ہوتے رہے۔ (حتی کہ موجودہ امت کے قد رہ گئے اس سے کم نہ ہوں گے[1])

۳۰۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ عَلٰى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَآءِ اِضَآءَةً لَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْاَلُوَّةُ الْاَنْجُوْجُ عُوْدُ الطِّيْبِ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُوْرُ الْعِيْنُ عَلٰى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلٰى صُوْرَةِ اَبِيْهِمْ اٰدَمَ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَآءِ۔

(از قتیبہ بن سعید از جریر از عمارہ از ابوزرعہ) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی شکل چودھویں کے چاند کی طرح چمکتی ہوگی پھر جو لوگ ان کے بعد داخل ہوں گے وہ آسمان کے زیادہ چمکیلے ستارہ کی طرح ہوں گے (چاند کے بعد) ان لوگوں کو پاخانہ پیشاب کرنے کی ضرورت ہوگی نہ تھوکنے کی نہ ناک بہائیں گے ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی پسینہ سے مشک کی خوشبو پھوٹے گی ان کی ان کی انگیٹھیوں میں عود (جلتا) رہے گا یعنی خوشبودار عود۔ انکی بی بیاں بڑی آنکھ والی حوریں ہوں گی، سب ایک ہی شخص یعنی اپنے باپ آدم کی قد و قامت پر ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے ہوں گے۔

۳۰۹۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ الْغُسْلُ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَضَحِكَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِمَا يُشْبِهُ الْوَلَدُ۔

(از مسدد از یحییٰ از ہشام از ابن عروہ از والدش از زینب بنت ابی سلمہ) حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ حضرت ام سلیم (حضرت انس کی والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ تو حق بات بیان کرنے میں کوئی شرم نہیں کرتے تو کیا عورت کو بھی غسل کرنا چاہیئے جب اسے احتلام ہو آپ نے فرمایا ہاں اگر وہ تری دیکھے (یعنی منی شرمگاہ سے نکلے) حضرت ام سلمہ یہ سن کر ہنس پڑیں اور تعجب سے عرض کیا کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے ہم (اسکی منی نکلتی ہے؟) آپ نے فرمایا اگر منی نہیں نکلتی تو بچہ اس کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟ (معلوم ہوا کہ عورتوں کی بھی منی ہوتی ہے)

[1] چھوٹے ہوتے ہوتے اس حد کو پہنچ جس حد پر یہ امت ہے اب اس حد سے چھوٹے نہ ہوں گے ابن قتیبہ نے کہا ہے کہ آدم علیہ السلام امرد بے ریش وبروت یعنی گھونگر والے بال اور نہایت خوبصورت تھے قسطلانی نے کہا بہشتی بھی سب انہی کی صورت اور حسن جمال کے ساتھ بہشت میں داخل ہوں گے اور دنیا میں جو رنگ کی سیاہی و بدصورتی ہے وہ جاتی رہے گی ۱۲ منہ

۳۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَأَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ فَجَاءَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللهِ الْبَيْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ

(از محمد بن سلام از فزاری از حمید) حضرت انس کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام (یہود کے عالم) کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ہیں تو وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا آپؐ سے تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جنہیں پیغمبر کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ بہشتی لوگ بہشت میں جا کر پہلے کیا کھائیں گے۔ بچہ اپنے باپ کے مشابہ کیوں ہوتا ہے یا اپنے ننہال کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟ آنحضرت نے فرمایا ابھی ابھی (جب تو مجھ سے دریافت کر رہا تھا) حضرت جبرائیل نے مجھے یہ باتیں بتلا دی ہیں۔ عبداللہ (ابن سلام) نے کہا یہ فرشتہ یہودیوں کا دشمن ہے (یہ ان کا گمان ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ پہلا کھانا جو بہشتیوں کو ملے گا وہ ہوگا مچھلی کے پیٹ پر جو ٹکڑا لٹکا رہتا ہے (بہت لذیذ ہوتا ہے) بچہ مشابہ اس لیے ہوتا ہے جب مرد عورت سے جماع کرتا ہے اگر مرد کا پانی سبقت کر جائے تو بچہ باپ کے مشابہ ہوتا ہے اگر عورت کا پانی آگے بڑھ جاتا ہے تو اس کے مشابہ ہوتا ہے۔

عبداللہ بن سلام نے یہ جواب سن کر عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں آپ اللہ کے رسول ہیں پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہودی لوگ سخت جھوٹے اور مکار ہیں (آپ پہلے ان سے میرا حال پوچھیے) پوچھنے سے پہلے اگر معلوم ہو گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو وہ مجھے جھوٹا اور فریبی کہیں گے (اور میری جائز تعریف بھی

۱؎ عبداللہ بن سلام نے یہی تین باتیں امتحاناً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھی تھیں یہ جو بعضے لوگ نقل کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزار سوال کیے تھے یہ غلط ہے اسی طرح ہزار مسئلہ کا رسالہ بالکل جھوٹ اور مصنوعی ہے اور تعجب ہے کہ مسلمان لوگ ایسے جھوٹے رسالوں کو پڑھیں اور حدیث کی صحیح اور سچی کتابیں نہ دیکھیں اسی طرح سے صبح کا ستارہ، دقائق الاخبار اور منبہات اور دلائل الخیرات ان کی اکثر روایتیں محض بے اصل اور موضوع ہیں ۱۲ منہ ۲؎ اکثر علماء نے اس کا مطلب آگ ہی رکھا ہے یعنی بقدرت خدا ایک آگ ایسی نکلے گی کہ لوگ اس سے ڈر کر پورب سے پچھم کو بھاگیں گے وہ ان کے پیچھے دوڑے گی آخر لوگ تھک کر ٹھہر جائیں گے تو وہ آگ بھی ٹھہر جائے گی۔ ۳؎ وہ سلسلہ جنگ ہے جو ویت نام سے شروع ہوا اور یہی سلسلہ مغرب بعید تک جائے گا۔ ویت نام کا لفظی معنی مشرق بعید ہے۔ یہ مطلب صرف ظنی ہے اور حقیقت حال خدا کو معلوم ہے۔ عبدالرزاق

قَالُوْا اَعْلَمُنَا وَابْنُ اَعْلَمِنَا وَاَخْيَرُنَا وَابْنُ اَخْيَرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَقَعُوْا فِيْهِ ۔

نہیں کریں گے) بہر کیف یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے عبداللہ ایک کوٹھڑی میں چلے گئے۔ آنحضرت نے دریافت فرمایا عبداللہ بن سلام تمہارے خیال میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے کہا بڑے عالم اور بڑے عالم کے بیٹے ہیں، سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے ہیں آپ نے فرمایا اگر عبداللہ مسلمان ہو جائے (تو تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟) انہوں نے کہا خدا ان کو اسلام لانے سے بچائے رکھے یہ سن کر عبداللہ اندر سے نکل آئے انہوں نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس وقت یہودی کہنے لگے عبداللہ ہم سب میں برا آدمی ہے اور سب سے برے شخص کا بیٹا ہے اور سخت لست کہنے لگے (یا تو تعریفیں کر رہے تھے باپ بیٹے کی یا ... باپ بیٹے کی برائی کر رہے ہیں)

۳۰۹۶۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ يَعْنِيْ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا ۔

(از بشر بن محمد از عبداللہ بن مبارک از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح[1] حدیث بیان کی اس میں یہ ہے کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا[2]، اگر حضرت حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند سے دغا نہ کرتی۔

۳۰۹۷۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَّمُوْسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ مَّيْسَرَةَ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَّاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهٗ كَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَكْتَهٗ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ

(از ابو کریب از موسیٰ بن حزام از حسین بن علی از زائدہ از میسرہ اشجعی از ابو حازم) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وصیت مانو عورتوں سے بھلائی کرتے رہنا (ان کو تنگ نہ کرنا) کیونکہ خلقت عورت کی پسلی سے ہوئی ہے[3] اور پسلی کے اوپر کا حصہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے (زور سے) تو وہ ٹوٹ جائے گی (سیدھی نہ ہوگی) اگر یوں ہی چھوڑ دے تو ٹیڑھی بنے رہے گی غرض میری نصیحت مانو (عورتوں سے اچھا سلوک کرو)

۳۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا

(از عمرو بن حفص از والدش از اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور

[1] یہاں کچھ عبارت محذوف ہے شاید امام بخاری نے پہلے اس حدیث کو محمد بن رافع سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ھمام سے انہوں نے ابوہریرہ سے یوں روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا نہ بگڑتا گوشت نہ سڑتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت جب تک دنیا قائم ہے اپنے خاوند سے دغابازی نہ کرتی پھر یہ سند بیان کر کے کہا کہ ایسے ہی بشر نے بھی عبداللہ سے انہوں نے معمر سے روایت کی ۱۲ منہ [2] ہوا یہ کہ بنی اسرائیل نے حکم الٰہی کے خلاف سلویٰ کا گوشت جمع کرنا شروع کر دیا اس کی سزا میں گوشت کا سڑنا شروع ہو گیا ۱۲ منہ [3] یعنی حضرت حوا آدم کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں بعضے لوگوں نے جیسے حضرت خواجہ محمد ناصر صاحب عندلیب ہیں اس کا انکار کیا ہے اور خلق منہا زوجہا کے معنے رکھے ہیں خلق من نوعہا یعنی آدم کی جورو بھی انہی کی نوع یعنی انسان میں سے پیدا کی شاید ان کو اس باب میں جو حدیثیں وارد ہیں وہ نہیں پہنچیں ان کا یہ اعتراض کہ اگر حوا آدم کی پسلی سے پیدا ہوتیں بیٹی جورو کیسے ہو سکتی ہے۔ ساقط ہے کیونکہ شروع خلقت میں یہ امر اللہ تعالیٰ نے جائز رکھا جیسے آدم علیہ السلام کی اولاد میں بھائی بہن کا نکاح ہوا کرتا تھا۔ ۱۲ منہ

عَبْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ۔

آنحضرتؐ سچے تھے اور آپ سے جو وعدہ الٰہی کیا گیا وہ بھی سچ ہے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی کا (نطفہ) اس کے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک جمع ہوتا رہتا ہے پھر چالیس دن میں بستہ خون بن جاتا ہے پھر چالیس دن میں وہ گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے (تین چلوں کے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ اس کے پاس بھیجتا ہے وہ اس کی چار باتیں لکھتا ہے عمل، عمر، رزق اور نیک بختی یا بدبختی پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے تو کوئی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے جو (عمر بھر) دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے حتی کہ دوزخ اور اس کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے اور وہ بہشتیوں کے کام کرکے بہشت میں جاتا ہے اور کوئی کوئی آدمی ایسے ہوتے ہیں جو ساری عمر نیک کام کرنے کے باوجود بہشت کے ایک ہاتھ پرے رہ جاتا ہے تو اس وقت تقدیر کا نوشتہ غالب آتا ہے تو دوزخیوں کے کام کرکے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۰۹۹۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمٰنِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَكَّلَ فِي الرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ نُطْفَةٌ يَا رَبِّ عَلَقَةٌ يَا رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَهَا قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ يَا رَبِّ اُنْثٰى يَا رَبِّ شَقِيٌّ اَمْ سَعِيْدٌ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ۔

(از ابو النعمان از حماد بن زید از عبید اللہ بن ابی بکر بن انس) انسؓ بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کے رحم (بچہ دانی) پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ (اللہ میاں سے) پوچھتا ہے اے رب ابھی یہ نطفہ ہے، اے رب ابھی بستہ خون ہے اے رب ابھی بوٹی ہے جب اللہ میاں اسے پیدا کرنا چاہتے ہیں تو فرشتہ پوچھتا ہے مرد بنایا جائے یا عورت، بدبخت بنایا جائے یا نیک بخت اس کا رزق کیا ہے؟ عمر کیا ہے؟ غرضیکہ یہ تمام باتیں ماں کے پیٹ ہی میں لکھ دی جاتی ہے

۳۱۰۰۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسٍ يَرْفَعُهٗ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ اَنَّ لَكَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِيْ بِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَقَدْ سَاَلْتُكَ

(از قیس بن حفص از خالد بن حارث از شعبہ از ابو عمران جونی) حضرت انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو دوزخ میں[1] کمتر عذاب ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر کا مال ہو تو اسے دے کر چھڑا لینا چاہے گا؟ وہ جواب دے گا بیشک اللہ تعالیٰ کہے گا میں نے

[1] بعضوں نے کہا یہ ابو طالب ہوں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ۱۲ منہ۔

مَا هُوَ اَهْوَنُ مِنْ هٰذَا وَ اَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِیْ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْكَ۔

تجھ سے اسوقت جب تو آدم کی پشت میں تھا اس سے بہت آسان بات کا مطالبہ کیا تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا مگر تو نے نہ مانا اور شرک پر ہی بضد رہا۔[۱]

۱۰۳۱- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(از عمرو بن حفص بن غیاث از والدش از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق) عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً مارا جاتا ہے اس کے خون کے وبال کا ایک حصہ آدم کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے کیونکہ سب سے پہلے اسی نے ناحق خون کی بنیاد ڈالی تھی۔[۲]

باب ۲۰۰۶ اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ

باب روحوں کے لشکر در لشکر۔

وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ وَ قَالَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا۔

حضرت امام بخاری فرماتے ہیں لیث بن سعد نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی[۳] انہوں نے بحوالہ حضرت عمرہ حضرت عائشہ سے روایت کی فرماتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ روحوں کے لشکر الگ الگ تھے پھر جن روحوں میں (قبل پیدائش) باہمی جان پہچان تھی یہاں بھی (دنیا میں) ان کی باہمی محبت ہوتی ہے اور جو وہاں (قبل پیدائش) اجنبی تھیں یہاں بھی مخالف رہتی ہیں۔[۴]

یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو روایت کیا۔ کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید انصاری نے بیان کیا آخر تک (مندرجہ بالا حدیث بیان کی)

---

[۱] اپنے بھائی ہابیل کو مارا یہ قصہ قرآن شریف میں موجود ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو خود مؤلف نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ [۳] بغیر مناسبت روحانی کے محبت ہو ہی نہیں سکتی ایک بزرگ کا قول ہے اگر مؤمن ایسی مجلس میں جائے جہاں سو منافق بیٹھے ہوں اور ایک مومن تو وہ مومن ہی کے پاس جا کر بیٹھے گا اور اگر منافق ایسی مجلس میں جائے جہاں سو مومن ہوں ایک منافق تو اس کی تسلی منافق کے پاس بیٹھنے سے ہوگی۔ اسی مضمون میں ایک شاعر نے کہا ہے ع کند ہم جنس با ہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز۔ حرم بن حیان حضرت خواجہ اویس قرنی سے ملے انہوں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا تھا ملتے ہی نام لے کر کہا اے حرم! حرم نے پوچھا تم نے مجھ کو کیسے پہچانا انہوں نے کہا یہ روح کی معرفت ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ محی الدین بن عربی سے ملے زبان سے کوئی بات نہیں ہوئی دونوں جدا ہو گئے لوگوں نے کہا آپ دونوں صاحب ملے بات تو کرنا تھا انہوں نے کہا روح نے باتیں کرلیں دریائے دوسرے سے انس حاصل کرلیا میں نے اس کا تجربہ کیا ہے دنیاداری اور ظاہرداری اور بات ہے باقی دلی دوستی جو خالصاً للہ بلا غرض ہوتی ہے بغیر اتحاد روحانی کے نہیں ہو سکتی۔ ایک بدعتی کبھی کسی موحد متبع سنت کا دوست نہیں ہو سکتا ایک مجلس میں اتفاق سے ایک مولوی صاحب جو حنفی مشرب کہلاتے ہیں مجھ سے ملے اور ایک بے عمل جاہل شخص سے کہنے لگے ہم میں تم میں الارواح جنود مجندۃ اسی حدیث کی رو سے اتحاد ہے میں نے ان کا دل لینے کو کہا کیا ہم کو آپ کے ساتھ اتحاد نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں مجھ کو ان کی سچائی پر تعجب ہوا واقعی اہل بدعت اور اہلسنت میں کسی طرح اتحاد نہیں ہو سکتا جب یہ صحیح بخاری کا ترجمہ چھپنا شروع ہوئی ہے میں کیا کہوں بعضے لوگوں کے دلوں پر سانپ لوٹتا ہے وہ حدیث کی کتاب اس عمدگی کے ساتھ شائع ہوتا دیکھ کر آپ ہی آپ جلے مرتے ہیں اتحاد و اختلاف روحانی کا ادراک اسی سے معلوم کرلینا چاہیے حالانکہ اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حدیث شریف کا اشاعت ناپسند کرتے ہیں اور زیادہ تر مترجم پر طعنے جھوٹے اتہام و عذر کرتے چاہتے ہیں کہ کسی طرح یہ ترجمہ ناتمام رہ جائے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ۱۲ منہ [۴] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

باب ۲۰۷ قَوْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَادِیَ الرَّاْیِ مَاظَهَرَ لَنَا اَقْلِعِیْ اَمْسِکِیْ وَفَارَ التَّنُّوْرُ نَبَعَ الْمَآءُ وَقَالَ عِکْرِمَةُ وَجْهُ الْاَرْضِ وَقَالَ مُجَاهِدُ الْجُوْدِیُّ جَبَلٌ بِالْجَزِیْرَةِ دَاْبٌ مِثْلُ حَالٍ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ۔ ہم نے نوح علیہ السلام کو اس کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں[1] بَادِیَ الرَّاْیِ کا معنی ظاہر میں اَقْلِعِیْ کا معنی روک لے ٹھہر جا۔ فَارَ التَّنُّوْرُ کا معنی تنور سے پانی پھوٹ نکلا۔[2]

حضرت عکرمہ فرماتے ہیں تنور سے[3] زمین مراد ہے[4]

حضرت مجاہد فرماتے ہیں جودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو جزیرہ میں ہے[5]۔ (دجلہ وفرات کے درمیان) دَاْبٌ کا معنی حال ہے[5]

باب ۲۰۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اِلٰی اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللهِ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ الخ ترجمہ۔ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم میں رسول بنا کر بھیجا کہ اپنی قوم کو انذار کریں ایسا نہ ہو کہ ان پر عذاب الیم واقع ہو جائے۔ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ نُوْحٍ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ اِنْ کَانَ کَبُرَ عَلَیْکُمْ مَقَامِیْ وَتَذْکِیْرِیْ بِاٰیٰتِ اللهِ اِلٰی قَوْلِهٖ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (ترجمہ) اے پیغمبر ان کافروں کو نوح کا قصہ پڑھ کر سُنا جب اس نے اپنی قوم سے کہا اگر تم کو میرا رہنا اور اللہ کی آیتیں یاد دلانا شاق ہے اخیر من المسلمین تک۔

۳۱۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ یُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ سَالِمٌ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَؓ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَاَثْنٰی عَلَی اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّیْ لَاُنْذِرُکُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ اِلَّا اَنْذَرَهٗ قَوْمَهٗ لَقَدْ اَنْذَرَ نُوْحٌ قَوْمَهٗ وَلٰکِنِّیْ اَقُوْلُ لَکُمْ فِیْهِ قَوْلًا لَّمْ یَقُلْهُ نَبِیٌّ لِقَوْمِهٖ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللهَ لَیْسَ بِاَعْوَرَ۔

از عبدان از عبداللہ بن مبارک از یونس از زہری از حضرت سالم) حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ (خطبہ سنانے کیلئے) کھڑے ہوئے پہلے شایان شان حمد وثنا کی، پھر دجال کا ذکر کیا، فرمایا میں تمہیں دجال سے خبردار کرتا ہوں اور کوئی ایسا پیغمبر نہیں جس نے دجال سے اپنی قوم کو باخبر نہ کیا ہو، مگر میں تمہیں دجال کا ایک ایسا حال بیان کرتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو نہیں بتایا وہ مردود کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے[6]

---

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے موصول کیا ۱۲ منہ [2] یہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [5] یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا ۱۲ منہ [6] وہ ذات مقدس ہر عیب اور نقص سے پاک ہے تعالیٰ شانہٗ ۱۲ منہ

۳۰۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ۔

(از ابو نعیم از شیبان از یحییٰ از ابو سلمہ) حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں دجال کی ایک ایسی بات بیان نہ کردوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے بیان نہیں کی ہو (پھر خود ہی فرما دیا) وہ کانا ہوگا اور بہشت و دوزخ کی صورت[1] دکھائے گا۔ جسے وہ بہشت بتلائے گا وہ درحقیقت دوزخ ہوگی اور جسے وہ دوزخ کا نام دیگا وہ حقیقت میں بہشت ہوگی اور میں تمہیں دجال سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسے نوحؑ پیغمبر نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

۳۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ لَا مَا جَاءَنَا مِنْ نَبِيٍّ فَيَقُولُ لِنُوحٍ مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد بن زیاد از اعمش از ابو صالح) ابو سعید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے دن) نوح اور ان کی امت کے لوگ آئیں گے اللہ تعالیٰ نوحؑ سے پوچھے گا کیا تو نے اپنی قوم کو میرا پیغام پہنچا دیا۔ وہ کہیں گے جی ہاں پروردگار۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی امت سے پوچھے گا کیا نوح نے تمہیں میرا پیغام پہنچایا تھا وہ انکار کریں گے اور کہیں گے ہمارے پاس کوئی پیغمبر نہیں آیا اللہ تعالیٰ نوح سے پوچھے گا تمہارا کوئی گواہ ہے؟ وہ کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت میرے گواہ ہے۔ چنانچہ یہ امت گواہی دے گی کہ نوح نے اللہ کا پیغام پہنچا[2] دیا تھا۔

قرآن شریف کی اس آیت سے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ الخ سے یہی مراد ہے وسطًا کا معنی معتدل اور بہتر۔

۳۰۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَعْوَةٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً وَقَالَ أَنَا سَيِّدُ الْقَوْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَدْرُونَ بِمَا يَجْمَعُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ

(از اسحاق بن نصر از محمد بن عبید از ابو حیان از ابو زرعہ) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ضیافت میں تھے۔ آپؐ کی خدمت میں بکری کی چوڑی کا گوشت پیش کیا گیا اور یہ آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے نوچا پھر فرمایا میں قیامت کے دن لوگوں کا سردار رہوں گا۔ کیا تم وجہ جانتے ہو؟ (سنو) اللہ تعالیٰ اس دن تمام اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع

[1] اللہ تعالیٰ اپنے راسخ الاعتقاد بندوں کو آزمانے کے لئے دجال کو پہلے پہل بعضے کاموں کی قدرت دیدیگا جیسے مردے کا جلانا، پانی کا برسانا۔ پھر اس کی عاجزی ظاہر کرے گا اس کی صورت خود کہہ دیگی کہ وہ خدا نہیں ہے اور وہ مردود کانا ہوگا اگر خدا ہوتا تو پہلے اپنی آنکھ چنگی کرتا ۱۲ منہ

[2] حالانکہ اس امت نے نہ نوحؑ کو دیکھا نہ ان کی امت کو مگر اللہ اور رسول کی خبر یقینی ہے اس کی بنا پر

فِی صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُبْصِرُهُمُ النَّاظِرُ وَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَتَدْنُوْا مِنْهُمُ الشَّمْسُ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی مَا اَنْتُمْ فِیْهِ اِلٰی مَا بَلَغَکُمْ اَلَا تَنْظُرُوْنَ اِلٰی مَنْ یَّشْفَعُ لَکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُ بَعْضُ النَّاسِ اَبُوْکُمْ اٰدَمُ فَیَاْتُوْنَهٗ فَیَقُوْلُوْنَ یَا اٰدَمُ اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقَکَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْکَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِکَةَ فَسَجَدُوْا لَکَ وَاَسْکَنَکَ الْجَنَّةَ اَلَا تَشْفَعُ لَنَآ اِلٰی رَبِّکَ اَلَا تَرٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ وَمَا بَلَغَنَا فَیَقُوْلُ رَبِّیْ غَضِبَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَنَهَانِیْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَیْتُهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْٓا اِلٰی نُوْحٍ فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُوْنَ یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰٓی اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاکَ اللّٰهُ عَبْدًا شَکُوْرًا اَمَا تَرٰٓی اِلٰی مَا نَحْنُ فِیْهِ اَلَا تَرٰٓی اِلٰی مَا بَلَغَنَآ اَلَا تَشْفَعُ لَنَآ اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ رَبِّیْ غَضِبَ الْیَوْمَ غَضَبًا لَّمْ یَغْضَبْ قَبْلَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا یَغْضَبُ بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِئْتُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَاْتُوْنِّیْ فَاَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَیُقَالُ یَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ لَّآ اَحْفَظُ سَآئِرَهٗ

کریں گے دیکھنے والا انہیں دیکھ لے گا اور آواز سنانے والا اپنی آواز سنا سکے گا (کیونکہ میدان صاف اور ہموار ہوگا) سورج نزدیک آجائے گا۔ بعض لوگ کہیں گے کیا تم نہیں دیکھتے ہو آج ہم کس مصیبت میں مبتلا ہو گئے ہیں! کیا تکلیف آچکی ہے! ایک ایسے شخص کو تلاش کریں جو خدا کے سامنے سفارش کرے چنانچہ حضرت آدم کے پاس وہ آکر کہیں گے اے آدم آپ سب انسانوں کے باپ ہیں اللہ میاں نے اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پیدا کیا ہے اور اپنی روح آپ میں پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آپ کو سجدہ کریں چنانچہ انہوں نے سجدہ کیا، بہشت آپ کے رہنے کے لیے ملی، آپ ہماری سفارش نہیں کرتے دیکھتے نہیں ہم کس مصیبت میں مبتلا ہیں؟ ہماری تکلیف کہاں تک پہنچ گئی ہے؟ وہ جواب دیں گے آج میرا رب ایسے غصے میں ہے کہ ایسا پہلے نہ تھا نہ آئندہ ہوگا اس نے مجھے ایک درخت کے استعمال سے منع کیا تھا میں نے کھا لیا مجھے خود اپنی فکر ہے تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ، نوح کے پاس چلے جاؤ تمام لوگ نوح کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سب سے پہلے نبی ہیں جو ساری زمین والوں کی طرف بھیجے گئے ہیں[1] اللہ نے آپکو عبد شکور کا لقب دیا ہے (شکر گزار بندہ) آپ نہیں دیکھتے ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں اور ہماری مصیبت کس حد تک پہنچ چکی ہے آپ ہماری سفارش کریں وہ فرمائیں گے آج میرا رب غصہ میں ہے اتنے غصے میں کبھی نہ ہوا نہ ہوگا مجھے خود اپنی جان کی فکر ہے تم محمدؐ کے پاس چلے جاؤ چنانچہ تمام اوّلین و آخرین سفارش کے لیے میرے پاس جمع ہو جائیں گے[2] اور کہینگے ہم سب پیغمبروں کے پاس ہو کر آئے ہیں۔ آپ ہماری سفارش کریں۔ چنانچہ میں عرش بریں کے نیچے سجدہ کرونگا[3] مجھے اللہ میاں کی جانب سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھائیے اور شفاعت کیجئے آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی اور آپ جو کچھ بھی سوال کریں گے آپکو عطا کیا جائیگا۔ راوی محمد بن عبید فرماتے ہیں باقی حدیث مجھے یاد نہیں رہی۔

۳۱۰۶- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا

(از نصر بن علی بن نصر از ابو احمد از سفیان از ابو اسحاق از اسود

---

[1] اگرچہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور ادریس علیہم السلام نوح علیہ السلام سے پہلے تھے مگر وہ ساری زمین والوں کی طرف نہیں بھیجے گئے تھے ۱۲ منہ [2] دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ نوحؑ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ پر اور حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹالیں گے شاید اس حدیث میں اختصار ہے ۱۲ منہ [3] امام احمد کی روایت میں ہے کہ ایک جمعہ کے برابر سجدے میں پڑا رہوں گا۔ ۱۲ منہ

أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ مِثْلَ قِرَاءَةِ الْعَامَّةِ۔

بن یزید) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا هَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ جیسے مشہور قرأت ہے (دال مشدد)[1]

باب ۲۰۰ وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ فَكَذَّبُوهُ فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ إِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِينَ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُذْكَرُ بِخَيْرٍ سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ يُذْكَرُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ إِلْيَاسَ هُوَ إِدْرِيسُ

باب حضرت الیاس پیغمبر کا بیان[2] - وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ الآية

بیشک الیاس پیغمبروں میں سے تھے جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم خدا سے نہیں ڈرتے۔ بعل (بت) کو پکارتے ہو اور اللہ تعالیٰ جو سب سے عمدہ خالق ہے تمہارا اور تمہارے آبار کا رب ہے اسے چھوڑ چکے ہو یہ سن کر قوم نے ان کو جھٹلایا۔ وہ قیامت میں عذاب کے لئے حاضر کئے جائیں گے۔ البتہ جو اللہ کے خالص بندے ہیں وہ بچالئے جائیں گے۔ اور ہم نے الیاس کا ذکر خیر آنے والی دنیا میں باقی رکھا۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں تَرَكْنَا عَلَيْهِ الخ کا معنی[3] یہی ہے کہ ان کا ذکر خیر ہم نے باقی رکھا۔ سَلَامٌ عَلَى إِلْ يَاسِينَ إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ۔ الیاس پر ہمارا اسلام۔ ہم اچھے لوگوں کو اچھا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے ایمان دار بندوں میں سے تھے۔

حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہے[4] کہ الیاس سے مراد حضرت ادریسؑ علیہ السلام ہیں۔

باب ۲۰۱ ذِكْرِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا۔

باب ادریس پیغمبر کا بیان - اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا - ہم نے انہیں بلند مقام (چھٹے یا چوتھے آسمان پر) اٹھا لیا۔

۳۱۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا

(از عبدان[5] از عبداللہ از یونس از زہری)۔

---

[1] بعضوں نے مُذَّكِرٍ ذال معجمہ مشددہ سے پڑھا ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا یہ باب حضرت نوحؑ کے حالات میں ہے اور یہ آیت بھی پہلے سورۂ قمر میں حضرت نوحؑ کے قصے میں آئی ہے ۱۲ منہ

[2] یہ الیاس بن یاسین بن ہارون تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد بھیجے گئے تھے بعضوں نے کہا الیاس سے حضرت ادریس پیغمبر مراد ہیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے اس آیت کو وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ کو یوں پڑھا ہے وَإِنَّ إِدْرِيسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ امام بخاری نے اس کو صحیح نہیں سمجھا اسی واسطے حضرت ادریسؑ کو علیحدہ باب میں بیان کیا ۱۲ منہ

[3] کہ ان کا ذکر خیر باقی رکھا اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ

[4] ابن مسعودؓ کی روایت کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے اور ابن عباس کی روایت کو جویبر نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

[5] عبدان امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث امام بخاری نے ان سے نہیں سنی ورنہ حَدَّثَنَا کہتے بعضے نسخوں میں یوں ہے وَحَدَّثَنَا عَبْدَانُ اگر تعلیق ہو تو اس کو جوزقی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَنَسٌ
كَانَ أَبُو ذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ
فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ
بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا
فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى
السَّمَاءِ فَلَمَّا جَاءَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ
لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ
قَالَ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ فَافْتَحْ فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ إِذَا رَجُلٌ عَنْ
يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ فَإِذَا نَظَرَ
قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا
يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا آدَمُ وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ
وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ
الْجَنَّةِ وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا
نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى
ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ
لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ
فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمٰوٰتِ إِدْرِيسَ
وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يُثْبِتْ لِي كَيْفَ
مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ
الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّادِسَةِ وَقَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ
جِبْرِيلُ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ

دوسری سند (از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب)
حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے گھر کی
چھت کھولی گئی اس وقت میں مکہ میں تھا۔ جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے
انہوں نے میرا سینہ چاک کیا حرم کے پانی سے دھویا پھر سونے کا ایک
تھال لائے جو ایمان وحکمت سے لبالب تھا وہ میرے سینہ میں ڈال
دیا پھر سینہ جوڑ دیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف چڑھا لے گئے جب
نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے تو جبرئیل نے دربان سے کہا
دروازہ کھول اس نے پوچھا کون؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا تمہارے
ساتھ اور کوئی بھی ہے، انہوں نے کہا ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پوچھا
کیا وہ بلائے گئے؟ جواب دیا ہاں! تب اس نے دروازہ کھولا جب
ہم نے اس کے اوپر پہنچے دیکھا تو ایک شخص بیٹھا ہے اس کی دائیں طرف
لوگوں کے گروہ ہیں اور بائیں طرف بھی لوگوں کے گروہ ہیں جب وہ
دائیں طرف دیکھتا ہے تو ہنس دیتا ہے اور جب بائیں جانب دیکھتا ہے
تو رو دیتا ہے بہرحال اس نے مجھ سے یوں کہا اچھے پیغمبر اچھے بیٹے
مرحبا۔ میں نے جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا یہ کون صاحب ہیں
انہوں نے کہا یہ آدم پیغمبر ہیں اور یہ جو تم ان کی دائیں طرف گروہ کے
گروہ دیکھتے ہو یہ ان کی اولاد کی ارواح ہیں دائیں طرف والے بہشتی
ہیں اور بائیں طرف والے دوزخی، جب وہ دائیں طرف دیکھتے ہیں تو
(خوشی سے) ہنس دیتے ہیں اور بائیں طرف دیکھتے ہیں تو (غم سے) رو
دیتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر اوپر چڑھے دوسرے
آسمان پر پہنچے وہاں کے دربان سے کہا دروازہ کھول وہاں بھی وہی
سوال وجواب ہوئے جو پہلے دربان سے ہوئے تھے آخر اس نے
دروازہ کھولا۔ حضرت انس کہتے ہیں، ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں پر ادریسؑ، موسےٰؑ عیسےٰؑ اور

الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ ثُمَّ مَرَرْتُ
بِمُوْسٰى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ
قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا مُوْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيْسٰى فَقَالَ
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا
قَالَ عِيْسٰى ثُمَّ مَرَرْتُ بِاِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ
الصَّالِحِ وَالْاِبْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا
اِبْرَاهِيْمُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
وَّاَبَا حَبَّةَ الْاَنْصَارِيَّ كَانَا يَقُوْلَانِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ
لِمُسْتَوًى اَسْمَعُ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَّ
اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَرَجَعْتُ بِذٰلِكَ
حَتّٰى اَمُرَّ بِمُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى مَا الَّذِيْ فَرَضَ عَلٰى
اُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً فَقَالَ
رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى
فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ فَوَضَعَ شَطْرَهَا
فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَفَعَلْتُ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ
رَاجِعْ رَبَّكَ فَاِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيْقُ ذٰلِكَ فَرَجَعْتُ
فَرَاجَعْتُ رَبِّيْ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ لَا
يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ رَاجِعْ
رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّيْ ثُمَّ انْطَلَقَ
حَتّٰى اَتٰى السِّدْرَةَ الْمُنْتَهٰى فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَّا اَدْرِيْ

ابراہیم پیغمبروں سے ملاقات کی مگر یہ بیان نہیں کیا کہ کون کون سے آسمان پر کس کس سے ملاقات ہوئی. ہاں اتنا بیان کیا ہے کہ آدم کو پہلے آسمان پر اور ابراہیم کو چھٹے آسمان پر دیکھا. حضرت انسؓ کہتے ہیں جب جبرائیل علیہ السلام ادریس پیغمبر پر گذرے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تھے) تو ادریسؑ نے کہا آئیے اچھے پیغمبر اچھے بھائی! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا یہ ادریس پیغمبر ہیں پھر میں موسیٰؑ کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا آئیے اچھے پیغمبر اچھے بھائی میں نے جبرائیلؑ سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا یہ موسیٰ پیغمبر ہیں پھر میں عیسیٰ پیغمبر کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا آئیے اچھے پیغمبر اچھے بھائی! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیل نے کہا یہ عیسیٰ پیغمبر ہیں. پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس سے گذرا انہوں نے کہا اچھے پیغمبر اچھے بیٹے آئیے! میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ ابراہیم پیغمبر ہیں. ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے ابوبکر بن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوحیہ انصاری کہتے ہیں[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر میں اور اوپر لے جایا گیا ایک ہموار چبوترے پر پہنچا وہاں میں نے قلم چلنے کی آوازیں[2] سنیں.

ابن حزم اور انس نے روایت کی کہ آنحضرت نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر پچاس نمازیں فرض کیں میں یہ حکم لے کر واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا انہوں نے پوچھا بتائیے آپ کی امت پر کیا فرض ہوا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں (ہر روز) فرض ہوئیں انہوں نے کہا آپ پھر اپنے رب کے پاس تشریف لے جائیے آپ کی امت میں اتنی طاقت نہیں میں واپس چلا گیا اللہ میاں نے آدھی نمازیں معاف کر دیں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا واپس جائیے میں واپس گیا اللہ تعالیٰ نے اور کچھ کم کر دیں. پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے یہی کہا واپس جائیے تخفیف کرائیے آپکی امت میں اتنی طاقت نہیں. میں پھر واپس گیا اپنے رب سے عرض کیا. آخر ارشاد ہوا پانچ نمازیں فرض ہوئیں (ثواب میں پچاس کے

[1] ابن حزم کی روایت ابوحبہ سے منقطع ہے کیونکہ ابوحبہ ابن حزم کی پیدائش سے ایک مدت پہلے جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے ۱۲ منہ [2] فرشتوں کے لکھنے کی ۱۲ منہ

مَا هِيَ ثُمَّ اُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤِ وَاِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ۔

کے برابر، میری بات نہیں بدلتی (گویا وہی پچاس نمازیں قائم ہیں) میں لوٹا اور موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا پھر واپس جائیے (اپنے مالک سے تخفیف کرائیے) میں نے کہا (اب) مجھے شرم آتی ہے پھر جبرائیل چلے سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے وہاں طرح طرح کے رنگ نظر آئے جنہوں نے اس درخت کو چھپا لیا تھا، میں نہیں جانتا وہ کیا تھے؟ پھر میں بہشت میں گیا وہاں موتی کے گنبد دیکھے وہاں کی مٹی مشک کی طرح خوشبودار تھی۔

بَاب ۲۰۱۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَقَوْلِهٖ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْهِ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمٰنَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ نیز اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ اِلٰى قَوْلِهٖ كَذٰلِكَ نَجْزِي الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ

اس باب میں عطاء بن ابی رباح اور سلیمان ابن یسار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1]۔

بَاب ۲۰۱۲ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ شَدِيْدَةٍ عَاتِيَةٍ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَتَتْ عَنِ الْخُزَّانِ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا مُتَتَابِعَةً فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ اُصُوْلُهَا فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ بَقِيَّةٍ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد قوم عاد نیز نافرمان آندھی[1] سے تباہ کی گئی۔

ابن عیینہ کہتے ہیں عاتیہ کا معنی اپنے داروغہ فرشتوں کے قابو سے باہر[2] ہوگئی۔ یہ آندھی اللہ نے ان پر سات رات آٹھ دن برابر قائم رکھی حسوما کا معنی لگاتار چلتی رہی لمحہ بھر نہیں رکی اگر آپ اس وقت ہوتے دیکھتے تو عاد کے لوگوں کو اس طرح مرے پڑے دیکھتا جیسے کھوکھلی کھجور کے تنے کیا اب ان میں سے کوئی بھی باقی رہ گیا[3] ہے۔

۳۱۰۸۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از حکم از مجاہد) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے (جنگ احزاب میں) مشرقی ہوا (پوربی ہوا) سے مدد دی گئی اور عاد کی قوم مغربی ہوا (پچھیاؤ) سے تباہ کی گئی۔

---

[1] عطاء کی روایت کو مؤلف نے سورۂ احقاف کی تفسیر میں اور سلیمان کی روایت کو مؤلف ہی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] نافرمان سے مراد یہ ہے کہ اس نے بہ حکم الٰہی اپنے داروغہ فرشتوں کی بھی ایک نہ سنی اور ایک دم نکل بھاگی جیسے امام بخاری نے سفیان بن عیینہ سے نقل کیا بعضوں نے کہا ترجمہ یوں ہے کہ وہ عاد والوں پر چیرہ دست ہوگئی یعنی ان کے روکے سے نہ رک سکی ۱۲ منہ [3] اس کو ابن عیینہ نے اپنی تفسیر میں روایت کیا ابن ابی حاتم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ اللہ جب ہوا بھیجتا ہے تو ایک فرشتے کے ہاتھ پر تول کر جس دن عاد پر عذاب ہوا تو وہ بے حساب بھیج دی گئی فرشتوں کے قابو سے جو اس کے خزانہ دار تھے باہر ہوگئی ۱۲ منہ [4] کوئی نہیں بچا سکے سب مر گئے آٹھویں روز اس زور کی آندھی آئی کہ ان کی لاشیں بھی اڑ کر سمندر میں جا گریں اللہ کی پناہ ۱۲ منہ

وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيٰنَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَرْبَعَةِ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ الْمُجَاشِعِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ قَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقٌ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُ اَيَاْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ قَتْلَهُ اَحْسِبُهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا اَوْ فِيْ عَقِبِ هٰذَا قَوْمٌ يَّقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

امام بخاری کہتے ہیں ابن کثیر نے[1] سفیان ثوری سے روایت کی بحوالہ اپنے والد، عبدالرحمن بن ابی نعیم، ابو سعید خدری، حضرت علی نے (یمن سے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تھوڑا سونا بھیجا، آپ نے وہ سونا ان چار آدمیوں میں تقسیم کر دیا۔ اقرع بن حابس حنظلی مجاشعی و عیینہ بن بدر فزاری و زید طائی بنی نبہان والے اور علقمہ بن علاثہ عامری بنی کلاب والے۔ قریش و انصار کے لوگوں کو اس پر خفگی ہوئی اور کہنے لگے نجد کے روساء کو دیا جاتا ہے ہمیں نہیں دیا جاتا (حالانکہ ہم زیادہ حقدار ہیں) آپ نے فرمایا (بیشک قریش و انصار زیادہ حقدار ہیں) مگر میں تو ان لوگوں کا دل جوڑنے کے لیے (اسلام کے ساتھ) دیتا ہوں (وہ تازہ تازہ مسلمان ہوئے) دریں اثنا ایک شخص جس کی آنکھیں اندر گھسی ہوئیں رخسار اوپر ابھرے ہوئے اونچی پیشانی گھنی داڑھی سر منڈا ہوا، کھڑا ہو کر کہنے لگا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خدا سے ڈرو! آپؐ نے فرمایا اگر میں ہی خوف نہ کروں گا تو اور کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے زمین والوں پہ امین بنا کر بھیجا، تم کو میرا اعتبار نہیں یہ سن کر ایک صحابی نے غالباً خالد بن ولید نے اجازت چاہی اسے مار ڈالوں۔ آپؐ نے روکا جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا گیا تو آپ نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ (جھوٹے مسلمان) پیدا ہوں گے جو بظاہر قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلے کے نیچے نہیں اترے[2] گا۔ یہ لوگ دین (اسلام) سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر جانور سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ان مردودوں کا کام یہ ہوگا کہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں (کفار) کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو جیسے قوم عاد تباہ کی گئی تھی ان کو بھی تباہ کر دوں گا (ایک بھی زندہ نہ چھوڑوں گا)۔

۱۰۹۔۳۱ ۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ

(از خالد بن یزید از اسرائیل از ابو اسحاق از اسود) حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے ھَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

---

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب التفسیر میں وصل کیا وہاں یوں کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا ۱۲ منہ [2] بس منہ سے اس کے الفاظ رٹ لیں گے اور اپنے کو انتہا کا متقی اور پرہیزگار سمجھیں گے۔ قرآن کے معنوں میں ذرا غور نہ کریں گے یا قرآن کا کچھ اثر ان کے دلوں میں نہیں پڑنے کا دل میں تو بے ایمانی اور بد ذاتی بھری ہوگی۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت ہو تو قرآن کا اثر ہو ۱۲ منہ [3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ

پڑھتے ہوئے سنا یہی معروف قرأت ہے ایک قرأت میں مذکر ذال کے ساتھ بھی ہے۔[۱]

بَابُ ۲۰۱۳ قِصَّةِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى قَالُوْا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْأَرْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَيَسْأَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوْ عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَأَتْبَعَ سَبَبًا طَرِيْقًا إِلَى قَوْلِهِ آتُوْنِي زُبَرَ الْحَدِيْدِ وَاحِدُهَا زُبْرَةٌ وَهِيَ الْقِطَعُ حَتَّى إِذَا سَاوَى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ يُقَالُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الْجَبَلَيْنِ وَالسُّدَّيْنِ الْجَبَلَيْنِ خَرْجًا أَجْرًا قَالَ انْفُخُوْا حَتَّى إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُوْنِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا أَصْبُبْ عَلَيْهِ رَصَاصًا وَيُقَالُ الْحَدِيْدُ وَيُقَالُ الصُّفْرُ

باب یاجوج اور ماجوج کا بیان[۲]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد یا ذا القرنین ان یاجوج وماجوج مفسدون فی الارض۔ دوسرا قول اللہ تعالیٰ کا۔ اے رسول تجھ سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں تو تجھے میں اس کا کچھ واقعہ سناتا ہوں۔ ہم نے اسے زمین کی حکومت دی تھی اور ہر طرح کا سامان اسے عطا فرمایا تھا[۳] زُبُر کا واحد زُبْرَۃ ہے بمعنی ٹکڑا۔ جب اس[۴] نے دونوں پہاڑوں کے برابر لوہا اٹھا دی۔ حضرت ابن عباس سے صدفین اور سدین کے معنی دو پہاڑ منقول ہیں[۵] خرجا محصول (اجرت) ذوالقرنین نے کہا۔ اسے خوب پھونکو۔ جب دھکتے دھکتے اسے آگ بنا دیا تو کہا لاؤ میں اس پر قطر ڈال دوں قطر کا معنی سیسہ بعض اس کا معنی لوہا کرتے ہیں۔ بعض اس کا معنی پیتل کرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مراد تانبا ہے[۶]۔

پھر یاجوج و ماجوج اس پر چڑھ نہ سکے[۷]

اسْطَاعَ از باب استفعال مقولہ اطعت لہ

---

[۱] وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ یہ آیت سورہ القمر میں عاد کے قصے میں بھی آئی ہے اس مناسبت سے یہ حدیث بیان کی ۱۲ منہ [۲] یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد ہیں۔ قیامت کے قریب یہ لوگ بہت غالب ہونگے اور ہر طرف سے نکل پڑیں گے ان کا نکلنا قیامت کی ایک نشانی ہے جو لوگ یاجوج ماجوج کے وجود میں شک کرتے ہیں وہ احمق ہیں یاجوج ماجوج آدمی ہیں کوئی عجوبہ نہیں ہیں اور بیہودہ روایتیں ان کے قد و قامت کے متعلق منقول ہیں ان کے اسناد صحیح نہیں توراۃ شریف میں یاجوج ماجوج کا ذکر ہے بعضوں نے کہا یاجوج روسی لوگ ہیں اور ماجوج تاتاری بعضوں نے کہا ماجوج انگریز ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ [۳] ابن جریر اور اموی نے مغازی میں بسند ضعیف نکالا کہ ذوالقرنین روم کا ایک نوجوان تھا اسی نے شہر اسکندریہ بنایا اور اسی کو فرشتہ آسمان پر لے گیا تھا اور جہاں سد بنائی اس مقام پر ابن کثیر نے کہا یہ حدیث اسرائیلی ہے اور اس میں نکارت یہ ہے کہ ذوالقرنین کو رومی کہا حالانکہ رومی اسکندر ثانی تھا اور ذوالقرنین یعنی اسکندر اول نے تو حضرت ابراہیم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا تھا ان کے وزیر حضرت خضر علیہ السلام تھے اور اسکندر ثانی یونانی تھا اس کا وزیر ارسطو تھا جو مشہور حکیم ہے میں کہتا ہوں ایک جماعت علماء و مورخین نے اسی اسکندر کو ذوالقرنین کہا ہے جن کے وزیر ارسطاطالیس تھے اور مولانا نظامی گنجوی نے سکندر نامہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے سد سکندری بنائی تھی گو یونانی مورخ ان اسکندر کو ستارہ پرست بتلاتے ہیں جیسے اس وقت میں اہل یونان تھے اور اللہ خوب جانتا ہے کونسا امر صحیح ہے قسطلانی نے کہا ذوالقرنین ان کا اس لئے لقب ہوا کہ وہ دنیا کے دونوں کنارے یعنی مشرق اور مغرب میں پھرے تھے یا مشرق اور مغرب دونوں کے حاکم تھے یا ان کے سر پر بالوں کی دو چوٹیاں تھیں یا ان کے زمانہ میں لوگوں کے دو قرن گذر چکے تھے یا ان کے سر پیا تاج پر دو چیزیں تھیں سینگ کی طرح واللہ اعلم ۱۲ منہ [۴] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا علی بن طلحہ کے طریق سے ۱۲ منہ [۵] اس کو ابن ابی حاتم نے باسناد صحیح عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے وصل کیا ۱۲ منہ [۶] ہوا یہ کہ دونوں طرف دو اونچے اونچے پہاڑ تھے بیچ میں رستہ کھلا تھا اس رستہ سے یاجوج ماجوج کے لوگ گھس آتے اور غریب رعایا کو ستاتے ذوالقرنین نے یہ دیوار لوہے کی اٹھا کر ان کا رستہ ہی بند کر دیا بعضے لوگ اس قصے پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر یہ دیوار بنی ہوتی تو آج کل ضرور اس کا پتہ لگ جاتا کیونکہ دنیا کی ساحت آج کل بخوبی ہو گئی ہے اور کوئی ملک و جزیرہ تقریباً ایسا باقی نہ رہا جہاں سیاح لوگ نہ پہنچے ہوں ان کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک تک تو یہ دیوار موجود تھی۔ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی سد میں سے اتنا روزن کھل گیا بعد میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ اب تک باقی ہے یا نہیں ممکن ہے یہ دیوار گر گئی ہو یا پہاڑوں میں ایسی چھپ گئی ہو کہ سیاحوں کو اس کا پتہ نہ لگا ہو جن لوگوں نے دیوار چین کو سد سکندری سمجھا انہوں نے غلطی کی کیونکہ چین کی دیوار بہت لمبی ہے اور لوہے کی نہیں ہے اس کو تو چین کے بادشاہ نے

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ النُّحَاسُ فَمَا اسْطَاعُوْا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ يَعْلُوْهُ اِسْتَطَاعَ اسْتَفْعَلَ مِنْ اَطَعْتُ لَهٗ فَلِذٰلِكَ فُتِحَ اِسْطَاعَ يَسْطِيْعُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكًّا اَلْزَمَهٗ بِالْاَرْضِ وَنَاقَةٌ دَكَّاءُ لَا سَنَامَ لَهَا وَالدَّكْدَاكُ مِنَ الْاَرْضِ مِثْلُهٗ حَتّٰى صَلُبَ مِنَ الْاَرْضِ وَتَلَبَّدَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۔ قَالَ قَتَادَةُ حَدَبٌ اَكَمَةٌ قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ قَالَ رَاَيْتَهٗ۔

سے، اسی لئے ت کا فتحہ ہمزہ کو دیتے ہیں اور اسطاع یسطیع کہتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں اِستطاع یستطیع وما استطاعوا له نقبا یاجوج و ماجوج اس میں سوراخ بھی نہ کر سکے۔ ذوالقرنین نے کہا یہ میرے پروردگار کی رحمت ہے (کہ اس نے ایسی مضبوط دیوار میرے ہاتھ سے بنوائی) جب میرے پروردگار کا ٹھہرایا ہوا وقت آئے گا تو اس دیوار کو دکا یعنی زمین دوز کر دے گا۔ عرب لوگ کہتے ہیں یہ اونٹنی دکاء ہے یعنی اس کا کوہان نہیں اسی سے دکداك ہے یعنی وہ زمین جو ہموار ہو کر سخت ہو جائے اونچی نہ ہو۔ میرے مالک کا وعدہ بالکل سچا ہے۔ ہم یاجوج و ماجوج کے لوگوں کو اس دن ہجوم کرتے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے تو وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے (یہ ترجمہ ہے آیت کا) قتادہؒ

قتادہ کہتے ہیں حدب کا معنی ہے ٹیلہ [1] ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے اس دیوار کو دیکھا وہ منقش چادر کی طرح ہے (کیا وہی سد سکندری ہے؟) آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم نے ٹھیک اسی کو دیکھا [2] (یعنی وہی سد سکندری ہے)

۳۱۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از زینب بنت ابی سلمہ از (ام المومنین) ام حبیبہ بنت ابی سفیان) زینب بنت جحش (ام المومنین) سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے (حضرت زینبؓ کے پاس) آپ فرما رہے تھے لا اله الا الله الخ عرب کی خرابی اس آفت سے آنے والی

[1] اس کو عبدالرحمان نے اپنی تفسیر میں نکالا ۱۲ منہ [2] اس کو ابی عمرو نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔

ہے جو قریب آپہنچی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا آپ نے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنا کر بتایا حضرت زینبؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی تباہ کر دیئے جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا جب برائی (بدکاری فسق و فجور) زیادہ پھیل جائے [1]

۳۱۱۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاؤُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ رَدْمِ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِثْلُ هٰذَا وَعَقَدَ بِيَدِهٖ تِسْعِيْنَ

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاؤس از والدش) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج یاجوج ماجوج کی اتنی دیوار کھل گئی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ سے (تشبیہ کے طور پر) نوے کا عدد بنایا [2]

۳۱۱۲۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُوْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا آدَمُ فَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ فَيَقُوْلُ أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَّتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ فَعِنْدَهٗ يَشِيْبُ الصَّغِيْرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارٰى وَمَا هُمْ بِسُكَارٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَأَيُّنَا ذٰلِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَبْشِرُوْا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَّمِنْ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ أَرْجُوْ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا

(از اسحاق بن نصر از ابو اسامہ از اعمش از ابو صالح) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائیں گے اے آدم وہ عرض کریں گے حاضر ہوں گا مستعد ہوں، سب خیر تیرے ہاتھ میں ہے، ارشاد ہوگا دوزخ کا لشکر نکال! آدم علیہ السلام پوچھیں گے کتنا لشکر نکالوں اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ہر ہزار آدمیوں میں سے نو سو ننانویں۔ اس وقت (مارے مصیبت کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ اور حاملہ عورت کا حمل گر جائے گا۔ لوگ بے ہوش دکھائی دیں گے حالانکہ انہیں نشہ نہ دیا گیا ہوگا لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے (اور یہ اس تصور سے مدہوشی طاری ہوگی) صحابہ کرام نے (آنحضرتؐ سے یہ تمام واقعہ سن کر) عرض کیا یا رسول اللہ بھلا ہزار میں ایک ہم میں سے کون ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ تم میں سے ایک آدمی کے مقابلہ میں یاجوج ماجوج (اور دوسرے کفار) سے ہزار آدمی پڑیں گے پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے ایک چوتھائی ہوگے ہم نے (خوشی سے)

---

[1] اور اللہ کا عذاب نازل ہو تو اچھے بھی بروں کے ساتھ پھنس جاتے ہیں ۱۲ منہ [2] عقد انامل میں اس کی صورت یوں ہے کہ خنصر و بنصر کو بند کرلے اور کلمے کی انگلی لمبی کر دے انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر رکھے قسطلانی نے کہا اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ اتنا ہی سا کھلا۔ ایک روایت میں ہے کہ یاجوج ماجوج ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں تھوڑی سی رہ جاتی ہے تو کہتے ہیں کل آکر توڑ لیں گے اللہ تعالیٰ شب بھر میں پھر اس کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جب ٹوٹنے کا وقت آن پہنچے گا اس روز یوں کہیں گے کل ان شاء اللہ آن کر توڑ ڈالیں گے آخر شب میں دیوار ویسی ہی رہے گی صبح ـــ

فَقَالَ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرْنَا فَقَالَ اَنْتُمْ فِي النَّاسِ اِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَبْيَضَ اَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ اَسْوَدَ -

نعرۂ تکبیر لگایا پھر آپؐ نے فرمایا مجھے امید ہے تم اہل جنت کے تہائی ہوگے ہم نے (خوشی سے) نعرۂ تکبیر لگایا پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم کل بہشتیوں کے آدھے ہوگے ہم نے (خوشی سے) نعرۂ تکبیر لگایا آپؐ نے فرمایا تم (تمام دنیا کے) لوگوں میں ایسے ہو جیسے سفید بیل کی کھال میں ایک کالا بال یا کالے بیل کی کھال میں ایک سفید بال [له]

باب ۱۴۲۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَّقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ وَقَوْلِهٖ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ وَقَالَ اَبُوْ مَيْسَرَةَ الرَّحِيْمُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ -

باب (حضرت ابراہیم کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا - اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو گہرا دوست بنایا - نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا بیشک ابراہیم خوبیوں کا مجموعہ اور فرمانبردار تھا - اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ بیشک ابراہیم مہربان بردبار تھا - ابو میسرہ فرماتے ہیں اَوَّاہٌ حبشی زبان کا لفظ ہے اس کا معنی عربی میں ہے رحیم یعنی مہربان -

۳۱۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ وَاَوَّلُ مَنْ يُّكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّ اُنَاسًا مِّنْ اَصْحَابِيْ يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اَصْحَابِيْ اَصْحَابِيْ فَيَقُوْلُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ

(از محمد بن کثیر از سفیان ثوری از مغیرہ بن نعمان از سعید بن جبیر) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کو ننگے پاؤں ننگے بدن اور بغیر ختنہ کے میدان حشر میں لایا جائے گا پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جیسے ہم نے پہلی بار پیدا کیا ویسے ہی دوبارہ بھی پیدا کریں گے ہم اس کا وعدہ کر چکے جسے پورا کریں گے اور قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر ہمارے پیغمبرؐ کو) میرے بعض اصحاب کو بائیں طرف (دوزخ) کی طرف لے جائیں گے میں کہوں گا (اے فرشتو) یہ تو میرے اصحاب ہیں، وہ کہیں گے یہ لوگ آپ کے وصال کے بعد اسلام سے پھر گئے، تب میں اس نیک بندے (حضرت عیسیٰؑ) کی طرح کہوں گا (ترجمہ) میں جب تک ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا بعد کا مجھے علم نہیں) الحکیم تک (آپؐ نے پڑھا)

له ترجمہ باب اس فقرے سے نکلتا ہے کہ تم میں سے ایک آدمی کے مقابل یاجوج وماجوج میں سے ہزار آدمی پڑتے ہیں کیونکہ اس سے یاجوج ماجوج کی ایسی کثرت نسل معلوم ہوتی ہے کہ امت اسلامیہ ان کافروں کی ہزارواں حصہ ہوگی۔ اگرچہ لمبا ہے زمانہ میں اسلام بہت پھیل گیا ہے مگر اب بھی کافر مسلمانوں کی نسبت کئی گنا ہیں اور پھر ان میں اما [illegible] اکثر نام کے مسلمان ہیں سچے اور حقیقی مسلمان بہت تھوڑے ہیں جو شرک سے پرہیز رکھتے ہیں ۱۲ منہ

ٹه اس کی روایت میں اس کی صراحت ہے یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو حضرت ابراہیمؑ کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام پر ہوگی اس سے فضیلت کلی لازم نہیں آتی ۱۲ منہ

سه مراد وہ لوگ ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں مرتد ہو گئے تھے حضرت [illegible]

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

۳۱۱۴۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ اَخِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقٰى اِبْرَاهِيْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَعَلٰى وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَيَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِيْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِيْ فَيَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْيَوْمَ لَا اَعْصِيْكَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ يَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَّنِيْ اَنْ لَّا تُخْزِيَنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ فَاَيُّ خِزْيٍ اَخْزٰى مِنْ اَبِي الْاَبْعَدِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنِّيْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اِبْرَاهِيْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ فَيَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِيْخٍ مُّلْتَطِخٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ۔

(از اسماعیل بن عبداللہ از برادرش عبدالحمید از ابن ابی ذئب از سعید بن ابی مقبری از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر کو قیامت کے دن دیکھیں گے، منہ پر سیاہی گرد و غبار دیکھیں گے، اس سے ابراہیم علیہ السلام کہیں گے میں نے آپ کو (دنیا میں) نہیں کہا تھا میری نافرمانی نہ کیجیے۔ آزر کہے گا آج میں تیری نافرمانی نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم اللہ میاں سے عرض کریں گے اے پروردگار تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے قیامت کے دن ذلیل نہیں کروں گا اس سے زیادہ کون سی ذلت ہوگی میرا باپ آج تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ کہیں گے میں نے تو کفار پر بہشت حرام کر دی ہے[1]۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا جائے گا اپنے پاؤں کے نیچے تو دیکھیے وہ دیکھیں گے تو ان کے والد کا پتہ نہیں (ایک بجو) ہے نجاست سے لتھڑا ہوا۔ (فرشتے) اس کے پاؤں پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیں گے۔

۳۱۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهٗ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَوَجَدَ فِيْهِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ وَصُوْرَةَ مَرْيَمَ فَقَالَ اَمَا لَهُمْ فَقَدْ سَمِعُوْا اَنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ هٰذَا اِبْرَاهِيْمُ مُصَوَّرٌ فَمَا لَهٗ يَسْتَقْسِمُ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو از بکیر از کریب یعنی ابن عباس کے غلام) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) بیت اللہ میں گئے دیکھا تو وہاں حضرت ابراہیم اور حضرت بی بی مریم کی صورتیں ہیں آپ نے فرمایا قریش کے کفار کو کیا ہوگیا ہے وہ تو سن چکے ہیں کہ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جہاں تصویر ہو یہ تو جناب ابراہیم کی تصویر ہے انہیں کیا ہوا بھلا وہ پانسوں سے فال کھولتے تھے[2]۔

---

[1] اس وجہ سے ان کا باپ کو بہشت نہیں مل سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ حکایت محض جھوٹی ہے کہ بابا فرید شکر گنج کا دھوبی جو مشرک تھا ان کی خدمت کی وجہ سے بخشا گیا۔ البتہ اگر وہ دھوبی مسلمان ہوگا تو اس کا بخشا جانا تعجب نہیں اسی طرح یہ حکایت کہ حضرت غوث پاک نے ارواح کی تھیلی حضرت عزرائیل سے چھین لی اور اس میں مشرک سب کی ارواح تھیں وہ سب بہشت میں داخل کئے گئے کیونکہ جب ابراہیم کے والد کو اللہ تعالیٰ نے بہشت نہ دی جو اللہ تعالیٰ کے خالص دوست تھے تو اور کسی ولی کی کیا بساط ہے کہ وہ کسی کافر کو بہشت دلا سکے۔ ۲ منہ

[2] مشرکین نے حضرت ابراہیم کی مورت بنا کر ان کے ہاتھ میں پانسے کا تیر دیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتراض فرمایا کہ تیر کو پانسہ بنانا اس سے جوا کھیلنا یا فال نکالنا پیغمبر کی شان نہیں ہے ان مورت بنانے والوں کو اتنی بھی عقل نہ آئی قسطلانی نے کہا جاہلیت کا قریب سفر وغیرہ کو جانے لگتے یا کوئی اور مہم کرنا چاہتے تو تین پانسوں پر فال کھولتے ایک پر لکھا ہوتا یہ کام کر، ایک پر یہ "نہ کر"، ایک خالی "کر" کا پانسہ نکلتا تو وہ کام کرتے "نہ کر" کا نکلتا تو نہ کرتے "خالی نکلتا" تو پھر پانسے پھینکتے

۳۱۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى الصُّوَرَ فِي الْبَيْتِ لَمْ يَدْخُلْ حَتَّى أَمَرَ بِهَا فَمُحِيَتْ فَرَأَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمٰعِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ بِأَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ وَاللَّهِ إِنِ اسْتَقْسَمَا بِالْأَزْلَامِ قَطُّ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از ایوب از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باہر سے دیکھا کہ کعبہ میں تصویریں رکھی ہوئی ہیں تو آپ اندر نہ گئے آپ نے حکم دیا تو وہ تصویریں ہٹائی گئیں (یا مٹائی گئیں) آپ نے دیکھا حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کی تصویریں بنی ہوئی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں پانسے (فال کھولنے کے) دئے ہوئے ہیں۔

چنانچہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کفار کو ہلاک کرے ان حضرات نے پانسوں پر کبھی فال نہیں کھولی۔

۳۱۱۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا قَالَ أَبُو أُسَامَةَ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از علی بن عبداللہ از یحییٰ بن سعید از عبیداللہ از سعید بن ابی سعید از والدش) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا سب لوگوں میں (اعمال کی رو سے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ آپ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپ نے فرمایا تو (خاندانی شرافت اور نسب کے لحاظ سے سب میں افضل) یوسف علیہ السلام ہیں جو خود بھی نبی ہیں ان کے والد بھی نبی ہیں دادا بھی نبی ہیں پردادا اللہ کے خلیل ہیں (چار پشت تک برابر نبوت اور کسی کو نہیں ملی) صحابہ نے عرض کیا ہم یہ بھی دریافت کرنا نہیں چاہتے آپ نے فرمایا تو تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو تو سنو! جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں شریف اور عالی خاندان تھے وہی زمانہ اسلام میں بھی شریف ہیں بشرطیکہ علم دین حاصل کریں[1]۔

اس حدیث کو ابواسامہ اور معتمر نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا انہوں نے بحوالہ سعید، حضرت ابوہریرہ آنحضرت سے روایت کیا[2]۔

۳۱۱۸۔ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا عَوْفٌ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ حَدَّثَنَا

(از مؤمل از اسماعیل از عوف از ابو رجاء) سمرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رات کو (خواب میں) میرے پاس

---

[1] اگر جاہل رہیں تو شرافت نسبی کچھ کام نہ آئے گی مولانا جامی فرماتے ہیں ؎ بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ۔ کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست۔

[2] تو ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں میں سعید اور ابوہریرہ کے بیچ میں سعید کے باپ کیسان ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے جیسے یحییٰ قطان کی روایت میں ہے اور ابواسامہ اور معتمر کی روایتوں کو خود امام بخاری نے قصۂ یعقوب و یوسف میں وصل کیا ۱۲ منہ

سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِي اللَّيْلَةَ اٰتِيَانِ فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ طَوِيْلٍ لَّا اَكَادُ اَرٰى رَاْسَهٗ طُوْلًا وَّاِنَّهٗ اِبْرَاهِيْمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دو فرشتے آئے اور مجھے ایک لمبے شخص کے پاس لے گئے اتنے لمبے کہ میں ان کا سر بھی بمشکل دیکھ سکا۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔[1]

۳۱۱۹۔ حَدَّثَنِيْ بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَذَكَرُوْا لَهُ الدَّجَّالَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوْبٌ كَافِرٌ اَوْ ك ف ر قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَانْظُرُوْا اِلٰى صَاحِبِكُمْ وَاَمَّا مُوْسٰى فَجَعْدٌ اٰدَمُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ مَخْطُوْمٍ بِخُلْبَةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ اِنْحَدَرَ فِي الْوَادِيْ۔

(از بیان بن عمرو از نضر از ابن عون، مجاہد) حضرت ابن عباس سے لوگوں نے دجال کا ذکر کیا کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حروف لکھے ہوں گے کافر یا ک ف ر (ہر مومن ان حروف کو پڑھ لے گا) حضرت ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا البتہ آپ نے یوں فرمایا اگر تم ابراہیم کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے صاحب (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیکھو[2] اور موسیٰ علیہ السلام کا بدن گٹھا ہوا گندمی[3] رنگ سرخ اونٹ پر جس کو نکیل لگی ہے کھجور کی چھال والی گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ نالے میں اتر رہے ہیں۔

۳۱۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ۔

(از قتیبہ بن سعید از مغیرہ بن عبد الرحمان قرشی از ابو الزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں بسولے سے ختنہ کیا۔[3]

۳۱۲۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ بِالْقَدُوْمِ مُخَفَّفَةً تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ تَابَعَهٗ عَجْلَانُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

(از ابو الیمان از شعیب) ابو الزناد نے یہی حدیث نقل کی لیکن پہلی روایت قدوم تشدید دال ہے اس میں تخفیف دال ہے مگر معنی دونوں کے ایک ہیں یعنی بسولہ) شعیب کے ساتھ اس حدیث کو عبد الرحمان[4] بن اسحاق نے بھی ابو الزناد سے روایت کیا اور عجلان نے بھی حضرت ابوہریرہؓ سے اور محمد بن عمرو نے اس کو ابو سلمہ سے روایت کیا انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ[5] سے

---

[1] یعنی ابراہیمؑ کی صورت میری صورت سے ملتی تھی یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اگلی حدیث میں یہ مذکور ہے کہ ابراہیمؑ بہت لمبے تھے اور ہمارے پیغمبر صاحبؐ لمبے نہ تھے بلکہ میانہ قامت تھے کیونکہ صورت ملنے سے یہ ضرور نہیں کہ قد بھی برابر ہو ۱۲ منہ [2] جعد کا ترجمہ یہاں یہی کرنا چاہیے بعضوں نے گھونگر والے بال کیا ہے اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری حدیث میں لوائے کہ ان کے بال سیدھے تھے ۱۲ منہ [3] ان کو ختنہ کا حکم آیا اس وقت استرہ وغیرہ ان کے پاس نہ ہوگا اور حکم الٰہی میں تاخیر مناسب نہ سمجھی بسولے ہی سے کھال اڑا دی ابو یعلیٰ کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [4] عبد الرحمٰن بن اسحاق کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں اور عجلان کی روایت کو امام احمد نے اور محمد بن عمرو کی روایت کو ابو یعلیٰ نے وصل کیا ۱۲ منہ

۳۱۲۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ الرُّعَيْنِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثًا۔

(از سعید بن تلید رعینی از ابن وہب از جریر بن حازم از ایوب از محمد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے (عمر بھر) جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار (جھوٹ بولا)

۳۱۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا وَقَالَ بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَا هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قَالَ أُخْتِي فَأَتَى سَارَةَ قَالَ يَا سَارَةُ لَيْسَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ وَإِنَّ هَذَا سَأَلَنِي فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ ذَهَبَ يَتَنَاوَلُهَا بِيَدِهِ فَأُخِذَ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتِ اللَّهَ فَأُطْلِقَ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ فَأُخِذَ مِثْلَهَا أَوْ أَشَدَّ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ فَدَعَتْ فَأُطْلِقَ فَدَعَا بَعْضَ حَجَبَتِهِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَمْ تَأْتُونِي بِإِنْسَانٍ إِنَّمَا أَتَيْتُمُونِي بِشَيْطَانٍ فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ فَأَتَتْهُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْيَا قَالَتْ رَدَّ اللَّهُ

(از محمد بن محبوب از حماد بن زید از ایوب از محمد) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم (عمر بھر) جھوٹ نہیں بولے مگر تین بار دو جھوٹ تو خالص اللہ کے لیے (یعنی ذاتی فائدہ نہیں تھا) ایک تو یہ کہ بیمار ہو جاؤں گا (ستاروں کو دیکھ کر یہ معلوم ہوتا ہے) دوسرے یہ کہنا کہ اس بڑے بت نے دوسرے بتوں کو توڑا ہے اور تیسرے یہ کہ ابراہیمؑ اور سارہ دونوں سفر میں) جا رہے تھے، اتنے میں ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے لوگوں نے اسے کہا یہاں ایک شخص آیا ہے جس کے ساتھ بہت خوبصورت عورت ہے ظالم بادشاہ نے ابراہیم کو بلا بھیجا اور ان سے پوچھا یہ عورت کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا میری بہن[1] ہے۔ پھر حضرت ابراہیم (بادشاہ سے لوٹ کر) حضرت سارہ کے پاس آئے اور فرمایا اے سارہ اس وقت ساری زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں اس ظالم بادشاہ نے مجھ سے پوچھا یہ عورت تیری کیا لگتی ہے میں نے کہہ دیا بہن۔ تم بھی اپنے کو میری بہن کہنا ایسا نہ ہو میں جھوٹا ثابت ہو جاؤں۔ بہرحال اس ظالم بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلوایا (جبرًا) جب وہ اس کے پاس پہنچیں تو اس مردود نے ان پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن ہاتھ ڈالتے ہی عذاب الٰہی میں گرفتار ہو گیا (زمین پر گر کر تڑپنے لگا یا ہاتھ سوکھ گیا) اب کہنے لگا اے عورت میرے لیے دعا کر میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے دعا کی وہ اچھا ہو گیا پھر اس مردود نے دوبارہ ہاتھ ڈالا پھر اسی آفت یا پہلے سے بھی زیادہ سخت آفت میں مبتلا ہو گیا۔ اب دوبارہ کہنے لگا اے

[1] کہتے ہیں یہ ظالم بادشاہ ہر شخص کی جورو چھین لیتا ماں بہن وغیرہ کو چھوڑ دیتا بعضوں نے کہا حضرت ابراہیم نے یہ سمجھا کہ یہ ظالم سارہ کو ضرور چھین لے گا اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کو اپنی بہن کہوں شاید وہ مردود کچھ سے چ۔ اطلاق دلولے ۱۲ منہ

كَبَتَ اللّٰهُ الْكَافِرَ اَوِ الْفَاجِرَ فِيْ نَحْرِهٖ وَاَخْدَمَ هَاجَرَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رض فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَآءِ السَّمَآءِ

عورت میرے لیے دعا کر میں تجھے نہیں ستاؤں گا انہوں نے دعا کی اور وہ ٹھیک ہوگیا تب اس ظالم نے اپنے خدمت گاروں میں سے کسی کو بلایا اور کہنے لگا واہ تم اچھی عورت میرے پاس لائے اِتم توشیطان لے آئے ہو (مردود خود شیطان تھا) اور ایک لونڈی (حضرت ہاجرہ) سارہ کو دے کر رخصت کیا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچیں دیکھا تو کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں انہوں نے (نماز میں) ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا کیا کیفیت گذری سارہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کافر یا فاجر کی تدبیر بیکار کردی اس کا فریب اسی پر وبال جان ہوگیا اور ہاجرہ کو (ایک لونڈی) خدمت کے لیے دیا اور رخصت کردیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کر کے لوگوں سے کہا۔ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِيْ مَآءِ السَّمَآءِ اے آسمانی پانی والو یہی تمہاری ماں تھی [1]

۳۱۲۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَوِ ابْنُ سَلَامٍ عَنْهُ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيْكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(از عبید اللہ بن موسیٰ از محمد ابن سلام از عبید اللہ از ابن جریج از عبد الحمید بن جبیر از سعید بن مسیب) ام شریک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ مار ڈالنے کا حکم دیا اور فرمایا یہ (بدبخت) حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ پھونکتا تھا (باقی تمام جانور بجھا رہے تھے)۔

۳۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهٗ قَالَ لَيْسَ كَمَا تَقُوْلُوْنَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ بِشِرْكٍ اَوَلَمْ تَسْمَعُوْٓا اِلٰى قَوْلِ لُقْمٰنَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(از عمر بن حفص بن غیاث از اعمش از ابراہیم از علقمہ) عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ جو لوگ ایمان لائے اور ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہ کی تو ہم نے دریافت کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے ظلم (یعنی گناہ) نہیں کیا آپ نے فرمایا ظلم سے گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے تم نے یہ آیت نہیں سنی جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا شرک بڑا ظلم ہے [2]

---

[1] آسمان کے پانی والوں سے عربوں کو مراد لیا کیونکہ یہ لوگ اکثر جنگلوں میں بسر کرتے ہیں۔ ان کے ملک میں نہریں وغیرہ نہیں ہیں۔ آسمان کے پانی ہی پر ان کا گذر ہوتا ہے بعضوں نے کہا آسمان کے پانی سے زمزم کا پانی مراد ہے جو حضرت ہاجرہ کی دعا سے زمین سے پھوٹا تھا زمزم کا پانی گویا آسمان کا پانی ہے ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بیان کرنے میں لوگ حیران ہوئے ہیں بعضوں نے کہا یہ آیت اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ حضرت ابراہیمؑ ہی کا مقولہ ہے اور حاکم نے حضرت علیؓ سے نکالا کہ یہ آیت ابراہیمؑ اور ان کے ساتھ والوں کے حق میں ہے کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ اس آیت کے بعد ہی حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے وَتِلْكَ حُجَّتُنَا

باب ۲۰۱۵ یَزِفُّوْنَ النَّسَلَانُ فِی الْمَشْیِ۔

باب یَزِفُّوْنَ (سورہ الصافات) اس کا معنی ہے دوڑتے جاتے ہیں۔ تیز تیز چلتے ہیں۔

۳۱۲۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِیْ حَیَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بِلَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ یَجْمَعُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فِیْ صَعِیْدٍ وَّاحِدٍ فَیُسْمِعُهُمُ الدَّاعِیْ وَیَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَتَدْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَذَکَرَ حَدِیْثَ الشَّفَاعَةِ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ نَبِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْلُهٗ مِنَ الْاَرْضِ اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّكَ فَیَقُوْلُ فَذَکَرَ کَذِبَاتِهٖ نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُوْسٰی تَابَعَهٗ اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(از اسحاق بن ابراہیم بن نصر از ابو اسامہ از ابو حیان از ابو زرعہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں جمع کریں گے۔ آواز دینے والا اپنی آواز سنا سکے گا اور دیکھنے والا انہیں دیکھ سکے گا سورج ان کے نزدیک آجائے گا۔ بعد ازاں آنحضرتؐ نے شفاعت کا واقعہ سنایا فرمایا لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ اہل زمین میں اللہ کے نبی اور خلیل ہیں پروردگار سے ہماری سفارش کیجئے وہ اپنے جھوٹ یاد کریں گے (عمر بھر میں تین جھوٹ بولے) اور فرمائیں گے مجھے اپنی فکر ہے تم حضرت موسیٰؑ کے پاس جاؤ۔

حضرت ابو ہریرہ کے ساتھ اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [1] روایت کیا۔

۳۱۲۷۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اُمَّ اِسْمٰعِیْلَ لَوْلَا اَنَّهَا عَجِلَتْ لَکَانَ زَمْزَمُ عَیْنًا مَّعِیْنًا قَالَ الْاَنْصَارِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَمَّا کَثِیْرُ بْنُ کَثِیْرٍ فَحَدَّثَنِیْ قَالَ اِنِّیْ وَعُثْمٰنُ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمٰنَ جُلُوْسٌ مَّعَ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فَقَالَ مَا هٰکَذَا حَدَّثَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ اِبْرَاهِیْمُ بِاِسْمٰعِیْلَ وَاُمِّهٖ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَهِیَ تُرْضِعُهٗ

(از ابو عبداللہ احمد بن سعید از وہب بن جریر از والدش جریر از ایوب سختیانی از عبداللہ بن سعید بن جبیر از والدش از حضرت ابن عباسؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ حضرت ہاجرہ پر رحم کرے اگر وہ جلدی نہ کرتیں (زمزم کے پانی کے گرد رکاوٹ نہ بنا دیتیں) تو وہ ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

محمد بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں ہم سے یہ حدیث ابن جریج نے اسی طرح بیان کی لیکن کثیر بن کثیر نے مجھ سے یوں بیان کیا ہیں اور عثمان بن ابی سلیمان دونوں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں انہوں نے کہا ابن عباس نے مجھ سے یہ حدیث اس

[1] اس کو خود مؤلف نے کتاب التوحید میں وصل کیا ۱۲ منہ

مَعَهَا شَنَّةٌ لَمْ يَرْفَعْهُ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمٰعِيلَ۔

طرح بیان نہیں کی بلکہ یوں کہا کہ حضرت ابراہیم اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ کو لے کر (سرزمین مکہ میں) آئے حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کو دودھ پلاتی تھیں ان کے ساتھ ایک پرانی مشک[1] تھی۔ حضرت ابن عباس رضی نے اس حدیث کو مرفوع نہیں کیا۔

۳۱۲۸۔ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ أُمِّ إِسْمٰعِيلَ اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لِتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَبِابْنِهَا إِسْمٰعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُهُ حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ عِنْدَ دَوْحَةٍ فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهُمَا هُنَالِكَ وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءً فِيهِ مَاءٌ ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ مُنْطَلِقًا فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَقَالَتْ يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا

(از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از ایوب سختیانی و کثیر بن کثیر بن مطلب بن ابی وداعہ ان دونوں میں ایک دوسرے سے کچھ زیادہ بیان کرتا ہے یہ سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ابن عباس نے کہا عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ نے کمر پٹہ باندھا۔ ان کی غرض یہ تھی کہ حضرت سارہ ان کا سراغ نہ پائیں[2] (وہ جلد بھاگ جائیں) پھر حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور ان کے بچے حضرت اسماعیل کو (مکہ میں) لے آئے۔ حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں حضرت ابراہیم نے ان دونوں کو ایک بڑے درخت تلے بٹھایا جو اس مقام پر تھا جہاں اب زمزم ہے مسجد کے بلند جانب میں اس وقت مکہ میں آدمی کا نام ونشان نہ تھا نہ وہاں پانی کا وجود تھا۔ غرضیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں کو وہاں چھوڑ گئے اور ایک تھیلہ کھجور کا ایک مشکیزہ پانی کا دے گئے خود اپنے ملک (شام) کو چل دئے جہاں حضرت سارہ تھیں) جب حضرت ابراہیم چلنے لگے تو حضرت ہاجرہ ان کے پیچھے ہوئیں اور کہنے لگیں جناب ابراہیم آپ کہاں چل دئے

[1] حضرت ابراہیم اسی مشک بھر پانی ہاجرہ کو دے کر اور کھجوروں کا تھیلا دے کر شیرخوار صاحبزادے حضرت اسمٰعیل کو اس جنگل بے آب و دانہ میں اللہ کے بھروسے پر چھوڑ کر چل دیئے جب مشک کا پانی تمام ہوگیا اور حضرت اسمٰعیل پیاس کے مارے بے قرار ہوئے تو حضرت ہاجرہ گھبرا کر پانی ڈھونڈھنے کے لئے نکلیں۔ انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سات پھیرے کئے لیکن پانی کا نشان نہ ملا آخر حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور انہوں نے زمین پر ایک پر مارا زمزم کا چشمہ جاری ہوگیا۔ حضرت ہاجرہ نے اس چشمے کا پانی ایک مینڈ بنا کر روک دیا وہ حوض کی طرح رہ گیا آج تک یہ چشمہ قائم ہے جس کو زمزم کہتے ہیں اور اس کا پانی متبرک ہے حدیث میں آیا ہے کہ زمزم کا پانی جس مقصد کے لئے پیا جائے اللہ پورا کر دیتا ہے ۱۲ منہ [2] کمر بند باندھنے سے عورت چالاک ہو جاتی ہے جلد چل پھر سکتی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تاکہ اس کمر پٹہ سے اپنے پاؤں کے نشان جو رستے میں پڑتے ہیں مٹتی جائیں تاکہ سارہ ان کا پتہ نہ پائیں ہوا یہ تھا کہ حضرت ہاجرہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں انہوں نے حضرت ابراہیم اپنے شوہر کو دے دی ہبہ کر دی حضرت ابراہیم نے ان سے صحبت کی ان کو حمل رہ گیا۔ جب وہ جنیں تو حضرت سارہ کو جو اس وقت تک لاولد تھیں رشک پیدا ہوئی انہوں نے قسم کھائی کہ میں ہاجرہ کے بدن سے تین اعضا کاٹ ڈالوں گی۔ حضرت ہاجرہ ڈر کر کمر پٹہ باندھ کر بھاگ گئیں اپنے بچے حضرت اسمٰعیل کو بھی لے گئیں اور رستے میں اپنا آنچل زمین پر گھسیٹتی چلیں تاکہ پاؤں کے نشان سے حضرت سارہ پتہ نہ لگالیں۔ کرمانی نے کہا کمر بند باندھنے سے حضرت ہاجرہ کی یہ غرض تھی کہ حضرت سارہ ان کو خادمہ سمجھیں اور ان سے رشک نہ کریں۔ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے کہا تم اپنی قسم یوں پوری کر لو کہ ان کے کان ناک چھید دو۔ اور یہ رسم اسی وقت سے عورتوں میں شروع ہوئی ہے ۱۲ منہ

بِهٰذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ مِرَارًا وَّجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ آللّٰهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَتْ إِذَنْ لَّا يُضَيِّعُنَا ثُمَّ رَجَعَتْ فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ الثَّنِيَّةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ ثُمَّ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ حَتّٰى بَلَغَ يَشْكُرُونَ وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمٰعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ حَتّٰى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوّٰى أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ فَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا فَقَامَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ تَنْظُرُ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرَفَ دِرْعِهَا ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْوَادِيَ ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرٰى أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذٰلِكَ سَعْيُ

ہمیں اس جنگل میں چھوڑے جاتے ہو جہاں نہ آدمی کا نشان ہے نہ کوئی اور چیز ملتی ہے کئی بار پکار پکار کر حضرت ہاجرہ نے یہ کہا مگر حضرت ابراہیم ان کی طرف متوجہ نہ ہوئے آخر حضرت ہاجرہ نے دریافت کیا کیا اللہ کا ایسا ہی حکم ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تب حضرت ہاجرہ نے کہا پھر تو پروردگار ہمیں ضائع نہیں کریگا یہ کہہ کر حضرت ہاجرہ لوٹ آئیں اور حضرت ابراہیم چل دئے جب اس پہاڑی پر پہنچے جہاں سے دکھائی نہیں پڑتے تھے (یہ وہی پہاڑ ہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داخل مکہ ہوئے تھے) اور دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی (جو سورہ ابراہیم ہی میں ہے) رَبِّ إِنِّي أَسْكَنْتُ الخ میرے پروردگار! میں اپنی اولاد لیے میدان میں چھوڑ کر آیا ہو جہاں سبزہ کا نام و نشان تک نہیں۔ تیرے متبرک گھر کے پاس چھوڑ رہا ہوں الآیہ (کعبہ حضرت آدمؑ کے زمانہ سے تھا لیکن گر کر مٹ گیا تھا۔

ادھر حضرت ہاجرہ کا یہ حال گذرا وہ حضرت اسماعیل کو دودھ پلاتی اور مشک میں سے پانی پیتی رہیں۔ جب پانی ختم ہو گیا تو خود بھی پیاسی ہوئیں بچہ کو بھی پیاس لگی۔ بچہ کو دیکھا تو پیاس سے بلک[1] رہا تھا یہ دردناک منظر نہ دیکھ سکیں اور وہاں سے چل دیں دیکھا تو صفا پہاڑ قریب ہے اس پر چڑھیں شائد کوئی آدمی نظر آئے لیکن کوئی دکھائی نہ دیا وہاں سے اتریں اور کرتہ سمیٹ کر نالے کے نشیب میں اس طرح دوڑیں جس طرح کوئی مصیبت زدہ دوڑتا ہے۔ نالے کے پار جا کر مروہ پہاڑ پر چڑھیں وہاں بھی دیکھا کوئی آدمی نظر نہ پڑا سات چکر انہوں نے اس طرح مارے۔ ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہی سے لوگوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی یعنی پھیرا شروع کیا بہرحال جب مروہ پر چڑھیں (ساتویں پھیرے میں) تو انہوں نے ایک آواز سنی اپنے آپ کہنے لگیں چپ رہ! پھر کان لگایا تو وہی آواز سنی اس وقت پکار اٹھیں میں نے تیری آواز سنی تو کچھ ہماری مدد کر سکتا ہے تو کر پھر دیکھا تو جہاں آب زمزم ہے

---

[1] دم چھوڑ رہا ہے ہائے یہ مصیبت ناک نظارہ ماں مہربان کیونکر دیکھ سکتی تھی ۱۲ منہ

النَّاسِ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا أَشْرَفَتْ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا فَقَالَتْ صَهٍ تُرِيدُ نَفْسَهَا ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا فَقَالَتْ قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ فَبَحَثَ بِعَقِبِهِ أَوْ قَالَ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ فَجَعَلَتْ تُحَوِّضُهُ وَتَقُولُ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَجَعَلَتْ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ أُمَّ إِسْمٰعِيلَ لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا قَالَ فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هٰهُنَا بَيْتُ اللّٰهِ يَبْنِي هٰذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ تَأْتِيهِ السُّيُولُ فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ فَكَانَتْ كَذٰلِكَ حَتّٰى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقِ كَدَاءٍ فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِفًا فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ لَعَهْدُنَا بِهٰذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا

وہاں اللہ کے فرشتے ملے انہوں نے اپنی ایڑی ماری یا پر مارا زمین کھود ڈالی پانی نکل آیا حضرت ہاجرہ حوض کی طرح اسے بنانے لگیں ہاتھ سے اس کے گرد منڈیر بنانے لگیں اور پانی چلو میں لے لے کر اپنی مشک میں بھرنے لگیں جوں جوں پانی لیتی جاتی تھیں وہ چشمہ زیادہ جوش مارتا تھا ابن عباس فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اسماعیل کی والدہ پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں یا یوں فرمایا اگر وہ چلو بھر بھر کر (مشک میں) پانی نہ لیتیں تو زمزم ایک بہتا چشمہ رہتا غرضیکہ حضرت ہاجرہ نے پانی پیا اور اپنے بچے کو بھی پلایا فرشتے نے اس سے کہا تم جان کا خوف نہ کرو یہاں اللہ کا گھر ہے یہ بچہ اور اس کا باپ دونوں اس گھر کو بنائیں گے اور اللہ اپنے گھر والوں کو تباہ نہیں کرے گا اس وقت کعبہ کا یہ حال تھا ٹیلے کی طرح زمین سے اونچا تھا دائیں اور بائیں طرف سے برسات کا پانی نکل جاتا تھا۔ حضرت ہاجرہ نے ایک مدت اسی[1] طرح گذاری۔ چند روز کے بعد جرہم (قبیلہ) کے کچھ لوگ یا کچھ گھر والے کداء کے رستے (مکہ کی بلند جانب) سے آ رہے تھے ادھر سے گذرے وہ مکہ کے نشیب میں اترے انہوں نے ایک پرندہ دیکھا جو وہاں گھوم رہا تھا وہ کہنے لگے یہ پرندہ جو گھوم رہا ہے ضرور پانی میں گھوم رہا ہے ہم تو اس میدان سے واقف ہیں یہاں کبھی پانی نہیں دیکھا انہوں نے ایک یا دو آدمی خبر لینے کے لیے بھیجے وہ آئے دیکھا تو پانی موجود ہے پھر اپنے لوگوں کے پاس لوٹ گئے ان کو خبر دی وہ بھی آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ وہیں بیٹھی تھیں ان لوگوں نے کہا تم ہمیں یہاں سکونت کرنے کی اجازت دیتی ہو انہوں نے کہا اچھا رہو مگر پانی میں تمہارا کوئی حق نہیں، ان لوگوں نے قبول کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جرہم کے لوگوں نے (وہاں سکونت کی) ایسے وقت میں اجازت مانگی جب خود اسماعیل علیہ السلام کی والدہ یہ چاہتی تھیں کہ یہاں بستی ہو۔ بہرحال جرہم کے لوگ وہاں

---

[1] کھانے کو وہی کھجوریں کھاتی رہی ہوں گی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کو دے گئے تھے یا زمزم کا پانی کھانے اور پینے دونوں کا کام دیتا ہوگا ۱۲ منہ

اَوْ جُرْهُمِيِّيْنَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَرَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْهُمْ بِالْمَاءِ فَاَقْبَلُوْا قَالَ وَاُمُّ اِسْمٰعِيْلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوْا اَتَاْذَنِيْنَ لَنَا اَنْ نَّنْزِلَ عِنْدَكِ فَقَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنْ لَّا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْفٰى ذٰلِكَ اُمَّ اِسْمٰعِيْلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْاُنْسَ فَنَزَلُوْا وَاَرْسَلُوْا اِلٰى اَهْلِيْهِمْ فَنَزَلُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِهَا اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْهُمْ وَشَبَّ الْغُلَامُ وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ وَاَنْفَسَهُمْ وَاَعْجَبَهُمْ حِيْنَ شَبَّ فَلَمَّا اَدْرَكَ زَوَّجُوْهُ اِمْرَاَةً مِّنْهُمْ وَمَاتَتْ اُمُّ اِسْمٰعِيْلَ فَجَاءَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ اِسْمٰعِيْلُ يُطَالِعُ تَرِكَتَهٗ فَلَمْ يَجِدْ اِسْمٰعِيْلَ فَسَاَلَ اِمْرَاَتَهٗ عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ يَبْتَغِيْ لَنَا ثُمَّ سَاَلَهَا عَنْ عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِشَرٍّ نَّحْنُ فِيْ ضِيْقٍ وَّشِدَّةٍ فَشَكَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَاءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِيْ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقُوْلِيْ لَهٗ يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَاءَ اِسْمٰعِيْلُ كَاَنَّهٗ اٰنَسَ شَيْئًا فَقَالَ هَلْ جَاءَكُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَا وَكَذَا فَسَاَلَنَا عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ وَسَاَلَنِيْ كَيْفَ عَيْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا فِيْ جَهْدٍ وَّشِدَّةٍ قَالَ فَهَلْ اَوْصَاكِ بِشَيْءٍ

مقیم ہو گئے اور اپنے بال بچوں کو بھی بلا بھیجا وہ بھی وہاں اترے جب مکہ میں کئی گھر بن گئے اور اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے انہوں نے عربی زبان جرہم کے لوگوں سے[1] سیکھی اور جوان ہو کر ان کی نگاہ میں بہت اچھے نکلے جرہم کے لوگ اس سے محبت کرنے لگے اور اپنے خاندان کی ایک عورت ان کو بیاہ دی، ان کی والدہ (حضرت ہاجرہ) کا انتقال ہو گیا جب اسماعیل علیہ السلام کی شادی ہو چکی تو حضرت ابراہیم (مدت کے بعد) اپنی بیوی اور بچے کو دیکھنے[2] آئے حضرت اسماعیل اس وقت اپنے گھر میں نہ تھے انہوں نے اسکی بیوی (اپنی بہو) سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا روزی کی تلاش میں گئے ہیں۔ ابراہیم نے پوچھا تمہاری گذر کیسے ہوتی ہے؟ معاش کا کیا حال ہے؟ اسنے کہا بہت بڑی تنگی سے گذرتی ہے۔ ان سے خوب شکایت کی حضرت ابراہیم نے کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے انہیں سلام دینا اور یہ کہنا کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ حضرت ابراہیم یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوئے جب حضرت اسماعیل گھر تشریف لائے تو اپنے باپ کی خوشبو پائی، بیوی سے پوچھا کوئی آیا تھا اس نے کہا ہاں ایک بوڑھا ایسی ایسی شکل کا آیا تھا اس نے تمہارے متعلق دریافت کیا میں نے کہہ دیا (وہ روزی کی تلاش میں گئے ہیں) پھر مجھ سے پوچھا تمہارا گذارا کیسے ہوتا ہے؟ میں نے کہا بڑی تکلیف اور تنگی سے اسماعیل نے کہا اور بھی کچھ انہوں نے کہا؟ اس نے کہا ہاں تم کو سلام کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل ڈالو۔ اسماعیل نے کہا وہ میرے والد تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں تجھ کو چھوڑ دوں اب تو اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ اسماعیلؑ نے اس کو طلاق دے دی اور جرہم کی ایک دوسری عورت سے نکاح کر لیا پھر اللہ کو جتنے دن منظور تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک میں ٹھیرے رہے اس کے بعد پھر آئے تو پھر اسماعیل گھر نہ ملے۔ وہ ان کی (دوسری بیوی) کے پاس گئے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا روٹی کمانے کی فکر میں گئے ہیں ابراہیم نے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کیسے گذرتی ہے؟

---

[1] جرہم یمن کا ایک قبیلہ ہے جو مکہ کے قریب رہا کرتا تھا یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے عربی زبان اسمٰعیلؑ نے بولی اس کا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم کی اولاد میں سب سے پہلے ۱۲ منہ۔

[2] اس سے پہلے بھی آیا کرتے تھے جیسے ابوجہم کی روایت میں ہے لیکن ایک عرصہ سے نہیں آئے تھے اسی عرصے میں حضرت ہاجرہ گذر گئیں اور حضرت اسمٰعیل کی شادی ہو گئی ۱۲ منہ۔

قَالَتْ نَعَمْ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْكَ السَّلَامُ وَ یَقُوْلُ غَیِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكَ اَبِیْ وَقَدْ اَمَرَنِیْ اَنْ اُفَارِقَكِ اِلْحَقِیْ بِاَهْلِكِ فَطَلَّقَهَا وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ اُخْرٰی فَلَبِثَ عَنْهُمْ اِبْرَاهِیْمُ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَتَاهُمْ بَعْدُ فَلَمْ یَجِدْهُ فَدَخَلَ عَلٰی امْرَأَتِهٖ فَسَاَلَهَا عَنْهُ فَقَالَتْ خَرَجَ یَبْتَغِیْ لَنَا قَالَ کَیْفَ اَنْتُمْ وَسَاَلَهَا عَنْ عَیْشِهِمْ وَهَیْئَتِهِمْ فَقَالَتْ نَحْنُ بِخَیْرٍ وَّسَعَةٍ وَّاَثْنَتْ عَلَی اللّٰهِ فَقَالَ مَا طَعَامُكُمْ قَالَتِ اللَّحْمُ قَالَ فَمَا شَرَابُكُمْ قَالَتِ الْمَآءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِی اللَّحْمِ وَالْمَآءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ یَوْمَئِذٍ حَبٌّ وَّ لَوْ کَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِیْهِ قَالَ فَهُمَا لَا یَخْلُوْ عَلَیْهِمَا اَحَدٌ بِغَیْرِ مَکَّةَ اِلَّا لَمْ یُوَافِقَاهُ قَالَ فَاِذَا جَآءَ زَوْجُكِ فَاقْرَئِیْ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَمُرِیْهِ یُثْبِتُ عَتَبَةَ بَابِهٖ فَلَمَّا جَآءَ اِسْمٰعِیْلُ قَالَ هَلْ اَتَاکُمْ مِّنْ اَحَدٍ قَالَتْ نَعَمْ اَتَانَا شَیْخٌ حَسَنُ الْهَیْئَةِ وَاَثْنَتْ عَلَیْهِ فَسَاَلَنِیْ عَنْكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَسَاَلَنِیْ کَیْفَ عَیْشُنَا فَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّا بِخَیْرٍ قَالَ فَاَوْصَاكِ بِشَیْءٍ قَالَتْ نَعَمْ هُوَ

اچھی طرح رہتی ہو؟ اس نے کہا اللہ کا شکر ہے ہم بہت خیر و خوبی کے ساتھ رہتے ہیں۔ گذارا بہت اچھا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تم کیا کھاتے ہو؟ اس نے کہا گوشت پوچھا پیتے کیا ہو؟ اس نے کہا پانی۔ تب انہوں نے دعا کی یا اللہ ان کے گوشت پانی میں برکت دے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان دنوں مکہ میں اناج کا نام نہ تھا نہیں تو حضرت ابراہیم اس میں بھی برکت کی دعا کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یہ خاصیت اللہ تعالیٰ نے مکہ ہی میں رکھی ہے) اگر دوسرے ملک والے صرف گوشت اور پانی پر گذار کریں تو بیمار ہو جائیں۔ خیر ابراہیم علیہ السلام نے (اپنی بہو سے) کہا جب تمہارے خاوند آئیں تو میری طرف سے ان کو سلام کہنا اور کہنا یہ چوکھٹ بہت عمدہ ہے اسے حفاظت سے رکھو (حضرت ابراہیم پھر روانہ ہو گئے[1]) جب اسماعیل علیہ السلام گھر آئے تو (باپ کی بھنک پاکر) اپنی زوجہ سے پوچھا کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں ہاں ایک بوڑھے سے خوبصورت صاحب آئے تھے ابراہیم علیہ السلام کی بہت تعریف کی آپ کے متعلق پوچھتے تھے میں نے کہہ دیا وہ (باہر گئے ہوئے ہیں) انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا گذارا کیسے ہوتا ہے میں نے کہا بہت اچھی طرح۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے پوچھا اور بھی کچھ کہا؟ اس نے کہا ہاں آپ کو سلام فرمایا اور یہ کہا تمہارے دروازے کی چوکھٹ عمدہ ہے اسے حفاظت سے رکھنا۔

تب اسماعیل علیہ السلام نے کہا وہ میرے والد تھے اور انہوں نے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے

[1] دونوں بار حضرت ابراہیم علیہ السلام اتنے دور دراز ملک سے آئے اور ٹھہرے نہیں حضرت اسمٰعیل کا انتظار نہیں کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت سارہ کا حکم نہ تھا کہ وہاں ٹھہریں بس کھڑے کھڑے دیکھ کر چلے آئیں اور حضرت ابراہیم یہ شرط منظور کر کے آئے تھے سبحان اللہ پیغمبروں کی سچائی اور صدق و عدہ کا کیا کہنا کسی دوسرے آدمی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنی جان اور لخت جگر کو ایک مدت کے بعد دیکھنے آئے اور بن دیکھے روانہ ہو جائے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ فلسفہ پڑھنے سے اور حکمت حاصل کرنے سے اخلاق درست ہو جاتے ہیں یہ ان کی غلطی ہے فلسفیوں کے باپ سے بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ نفس کی صفائی حاصل کریں صرف ریاضت اور علم اور مجاہدے سے قلب میں ذرا صفائی آجاتی ہے لیکن وہ بھی باہر ہی باہر سے اندر سے قلب بھی تیرہ رہتا ہے اور نفس تو بالکل ناپاک۔ دل و نفس کی صفائی بغیر پیغمبروں کی تابعداری کے اور شریعت کی پیروی کے حاصل

يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ عَتَبَةَ بَابِكَ قَالَ ذَاكِ أَبِي وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَكِ ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِسْمٰعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ فَلَمَّا رَآهُ قَامَ إِلَيْهِ فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ بِالْوَالِدِ ثُمَّ قَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِأَمْرٍ قَالَ فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ قَالَ وَتُعِينُنِي قَالَ وَأُعِينُكَ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ هٰهُنَا بَيْتًا وَأَشَارَ إِلَى أَكَمَةٍ مُرْتَفِعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ رَفَعَا الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ فَجَعَلَ إِسْمٰعِيلُ يَأْتِي بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي حَتّٰى إِذَا ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ جَاءَ بِهٰذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ قَالَ فَجَعَلَا يَبْنِيَانِ حَتّٰى يَدُورَا حَوْلَ الْبَيْتِ وَهُمَا يَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

(اپنی زوجیت میں) رہنے دوں. پھر جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت ابراہیم اپنے ملک میں ٹھہرے رہے. اس کے بعد جب آئے تو حضرت اسماعیل اس وقت (گھر میں تھے) زمزم کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے، جب انہوں نے اپنے والد کو دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے. باپ بیٹے سے بیٹا باپ سے جو کرتا ہے وہ[1] کیا۔

بعد ازاں حضرت ابراہیمؑ نے کہا بیٹا اسماعیل! اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حکم دیا ہے انہوں نے کہا جو حکم دیا ہے بجا لائیے ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم میری مدد کرو گے انہوں نے کہا ہاں (ضرور) مدد کروں گا! ابراہیم علیہ السلام نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے میں اس مقام پر ایک گھر بناؤں اور ایک اونچے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا یعنی اس کے گرد. پس باپ بیٹا دونوں نے اس گھر کی بنیاد اٹھائی اسماعیل علیہ السلام پتھر لاتے جاتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے رہے جب دیواریں اونچی ہو گئیں تو اسماعیل علیہ السلام یہ پتھر (مقام ابراہیم) لے کر آئے اور اسے وہاں رکھ دیا. ابراہیم علیہ السلام اس پر کھڑے ہو کر دیوار اٹھاتے اور اسماعیل پتھر دیتے جاتے اور دونوں یہ دعا پڑھتے جاتے تھے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اے ہمارے رب تو ہماری طرف سے یہ کوشش اور کام قبول فرما لے بے شک تو سننے اور جاننے والا ہے. غرضیکہ دونوں بیت اللہ کی تعمیر کرتے رہے چاروں طرف پھرتے جاتے (اور یہ دعا پڑھتے جاتے.

۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ خَرَجَ بِإِسْمٰعِيلَ وَأُمِّ إِسْمٰعِيلَ وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ فِيهَا مَاءٌ فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ

(از عبداللہ بن محمد از ابو عامر عبدالملک بن عمرو از ابراہیم بن نافع از کثیر بن کثیر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی حضرت سارہ میں جھگڑا[2] ہوا (سارہ نے کہا ہاجرہ کو نکالو) تو حضرت ابراہیم اسماعیل کی والدہ کو لے کر نکل گئے. پانی کا مشکیزہ ان کے ساتھ تھا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ (وہی پیتی تھیں ان کا دودھ بچے کے لیے اترتا تھا یہاں تک

[1] یعنی گلے لگانا، پیار و محبت باپ کی طرف سے بیٹے کی طرف سے عاجزی اور قدم بوسی ۱۲ منہ

تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ فَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَوَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ ثُمَّ رَجَعَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى أَهْلِهِ فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ حَتَّى لَمَّا بَلَغُوا كَدَاءَ نَادَتْهُ مِنْ وَرَائِهِ يَا إِبْرَاهِيمُ إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا قَالَ إِلَى اللّٰهِ قَالَتْ رَضِيتُ بِاللّٰهِ قَالَ فَرَجَعَتْ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الشَّنَّةِ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا حَتَّى لَمَّا فَنِيَ الْمَاءُ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا قَالَ فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ هَلْ تُحِسُّ أَحَدًا فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا فَلَمَّا بَلَغَتِ الْوَادِيَ سَعَتْ وَأَتَتِ الْمَرْوَةَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ تَعْنِي الصَّبِيَّ فَذَهَبَتْ فَنَظَرَتْ فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ فَلَمْ تُقِرَّهَا نَفْسُهَا فَقَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا فَذَهَبَتْ فَصَعِدَتِ الصَّفَا فَنَظَرَتْ وَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا ثُمَّ قَالَتْ لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ مَا فَعَلَ فَإِذَا هِيَ بِصَوْتٍ فَقَالَتْ أَغِثْ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ خَيْرٌ فَإِذَا جِبْرِيلُ قَالَ فَقَالَ بِعَقِبِهِ هٰكَذَا وَغَمَزَ عَقِبَهُ عَلَى الْأَرْضِ قَالَ فَانْبَثَقَ الْمَاءُ فَدَهِشَتْ أُمُّ إِسْمٰعِيلَ فَجَعَلَتْ تَحْفِرُ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتْهُ كَانَ الْمَاءُ ظَاهِرًا قَالَ فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنَ الْمَاءِ

کہ مکہ پہنچے، حضرت ابراہیم نے ایک درخت کے نیچے اسماعیل اور ان کی والدہ کو بٹھا دیا آپ سارہ کے پاس چلے گئے جب جانے لگے تو حضرت اسماعیل کی والدہ ان کے پیچھے چل پڑیں حضرت ابراہیم جب مکہ کی بلندی پر پہنچے تو حضرت اسماعیل کی والدہ نے ان کو پکارا کہنے لگیں ابراہیم تم ہمیں کس پر چھوڑے جا رہے ہو۔ انہوں نے فرمایا اللہ پر یہ سن کر حضرت اسماعیل کی والدہ نے کہا اچھا میں اللہ پر راضی ہوں اور لوٹ آئیں اس مشکیزہ کا پانی پیتی رہیں، اور اپنے بچے کو دودھ پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے (اپنے دل میں) کہا چلوں تو اور دیکھوں شائد کوئی اللہ کا بندہ مل جائے (جس سے میں مدد چاہوں)

حضرت ابن عباس کہتے ہیں پہلے اسماعیل علیہ السلام کی والدہ جا کر صفا پہاڑ پر چڑھیں وہاں ادھر ادھر خوب دیکھا کہ کوئی دکھائی دے لیکن کوئی نظر نہیں پڑا۔ جب وہاں سے اتر کر وادی میں آئیں تو (گھبراہٹ کے مارے) دوڑ کر چلیں اور مروہ پہاڑ پہ پہنچیں ایسا ہی کئی بار انہوں نے کیا پھر (دل میں) کہنے لگیں کاش میں بچہ کو تو دیکھوں اس کا کیا حال ہے؟ دیکھا تو اسی حال میں ہے (یعنی زندہ ہے) مگر تکلیف کے مارے گویا موت کو پکار رہا ہے یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا انہوں نے پھر سوچا پھر چلوں شائد کوئی شخص مل جائے اور جا کر صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں۔ بار بار ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا اسی طرح انہوں نے صفا مروہ کے سات پھیرے کئے پھر کہنے لگیں چلوں بچہ کو دیکھوں کیا حال ہے۔ اتنے میں ایک آواز ان کے کان میں آئی انہوں نے جواب میں یوں کہا اگر تو کوئی بھلا آدمی ہے تو ہماری فریاد سن۔ پھر کیا دیکھتی ہیں کہ حضرت جبرائیل موجود ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں پھر جبرئیل نے اپنی ایڑی زمین پر ماری۔ ابن عباس نے ایڑی مار کر بتلایا اس طرح اسی وقت پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ اسماعیل کی والدہ ڈریں (کہیں یہ پانی غائب نہ ہونے پائے) اور زمین کھودنے

۱؎ دوسری روایت میں یوں ہے حضرت جبرئیل نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا میں ہاجرہ ہوں ابراہیم کی ام الولد انہوں نے کہا ابراہیم نے تم کو کس کے سپرد کیا انہوں نے کہا اللہ کے۔ جبرئیل نے کہا ایسی ذات کے سپرد کیا جو سب طرح کافی ہے ۱۲ منہ

وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا قَالَ فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ
بِبَطْنِ الْوَادِي فَإِذَا هُمْ بِطَيْرٍ كَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا ذَاكَ
وَقَالُوا مَا يَكُونُ الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ فَبَعَثُوا
رَسُولَهُمْ فَنَظَرَ فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ فَأَتَاهُمْ
فَأَخْبَرَهُمْ فَأَتَوْا إِلَيْهَا فَقَالُوا يَا أُمَّ إِسْمٰعِيلَ
أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَكُونَ مَعَكِ أَوْ نَسْكُنَ مَعَكِ
فَبَلَغَ ابْنُهَا فَنَكَحَ فِيهِمُ امْرَأَةً قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ
بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ
تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ
فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ قَالَ قُولِي لَهُ
إِذَا جَاءَ غَيِّرْ عَتَبَةَ بَابِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ
قَالَ أَنْتِ ذَاكِ فَاذْهَبِي إِلَى أَهْلِكِ قَالَ ثُمَّ
إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي مُطَّلِعٌ
تَرِكَتِي قَالَ فَجَاءَ فَقَالَ أَيْنَ إِسْمٰعِيلُ فَقَالَتِ
امْرَأَتُهُ ذَهَبَ يَصِيدُ فَقَالَتْ أَلَا تَنْزِلُ
فَتَطْعَمَ وَتَشْرَبَ فَقَالَ وَمَا طَعَامُكُمْ وَ
مَا شَرَابُكُمْ قَالَتْ طَعَامُنَا اللَّحْمُ وَشَرَابُنَا
الْمَاءُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ
وَشَرَابِهِمْ قَالَ فَقَالَ أَبُو الْقٰسِمِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ
ثُمَّ إِنَّهُ بَدَا لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ لِأَهْلِهِ إِنِّي
مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَوَافَقَ إِسْمٰعِيلَ مِنْ
وَرَاءِ زَمْزَمَ يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ فَقَالَ يَا إِسْمٰعِيلُ

لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ پانی کو اپنے حال پر چھوڑ دیتیں تو زمین پر بہتا رہتا۔ غرض انہوں نے پانی پینا شروع کیا اور بچے کو دودھ پلانے لگیں۔

ابن عباس کہتے ہیں پھر جرہم (قبیلہ) کے کچھ لوگ اس میدان کے نشیب میں گذرے، انہوں نے ایک پرندہ وہاں دیکھا جو خلاف عادت معلوم ہوا وہ کہنے لگے پرندہ وہیں رہتا ہے جہاں پانی ہوتا ہے انہوں نے ایک آدمی کو بھیجا اس نے جا کر دیکھا تو وہاں پانی ہے اور آکر اپنے لوگوں کو خبر کی پھر تو سب لوگ وہاں چلے آئے اور کہنے لگے اسماعیل کی والدہ! تم اجازت دو تو ہم بھی تمہارے ساتھ رہیں یا تمہارے ساتھ اس مقام میں آباد ہو جائیں (انہوں نے اجازت دی وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے) جب اسماعیل جوان ہوئے تو انہوں نے جرہم قبیلہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ ابن عباس کہتے ہیں ایک مدت کے بعد حضرت ابراہیم کو (حضرت ہاجرہ و اسماعیل کا) خیال آیا انہوں نے حضرت سارہ سے کہا میں انہیں دیکھنے کو جاتا ہوں۔ ابن عباس کہتے ہیں جب وہ آئے تو اسماعیل کی بیوی سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں۔ ابراہیم نے اس سے کہا جب اسماعیل آئیں تو ان سے یوں کہہ دینا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دو، اسماعیلؑ گھر آئے تو ان کی بیوی نے کہہ دیا۔ انہوں نے کہا چوکھٹ سے تو ہی مراد ہے جا اپنے گھر والوں میں چلی جا۔ پھر ابراہیم کو دوبارہ خیال آیا اور اپنی بیوی سارہ سے کہنے لگے میں اسماعیل کو دیکھنے جاتا ہوں دوبارہ آئے جب بھی اسماعیل نہ ملے ان کی (دوسری) بیوی سے پوچھا اسماعیل کہاں ہیں؟ اس نے کہا شکار کرنے گئے ہیں آپ سواری سے تو اتریے اور کچھ کھا لیجئے پیجئے ابراہیم نے کہا تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ اس نے کہا ہمارا کھانا گوشت ہے اور پینا پانی ابراہیمؑ نے یوں دعا دی یا اللہ ان کے کھانے پینے میں برکت دے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکہ کے کھانے پینے میں ابراہیمؑ کی دعا سے برکت ہے پھر (تیسری) بار ابراہیم کو خیال آیا اور بی بی سارہ سے کہا میں اسمٰعیل کو دیکھنے جاتا ہوں جب آئے

إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِيَ لَهُ بَيْتًا قَالَ أَطِعْ رَبَّكَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ إِذَنْ أَفْعَلَ أَوْ كَمَا قَالَ فَقَامَا فَجَعَلَ إِبْرَاهِيمُ يَبْنِي وَإِسْمٰعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ حَتّٰى ارْتَفَعَ الْبِنَاءُ وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَلٰى نَقْلِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلٰى حَجَرِ الْمَقَامِ فَجَعَلَ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

تو اس وقت اسماعیل موجود تھے۔ زمزم کے پیچھے بیٹھے اپنے تیر درست کر رہے تھے ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اسماعیل! تیرے مالک کا یہ حکم ہوا ہے کہ میں اس کا گھر تیار کروں، حضرت اسماعیل نے کہا بہت خوب جو مالک کا حکم ہے بجا لائیے! حضرت ابراہیم نے کہا مالک کا یہ بھی حکم ہے کہ تم میری مدد کرو انہوں نے کہا میں کروں گا یا کوئی ایسا ہی لفظ کہا پھر حضرت ابراہیم نے بنانا شروع کیا اور اسماعیل پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں دعا کرتے تھے اے ہمارے رب ہماری یہ کوشش قبول فرما بیشک تو سنتا جانتا ہے۔ یہاں تک کہ دیواریں اونچی ہوگئیں اور ابراہیمؑ کو پتھر اٹھانا دشوار رہا پھر وہ مقام ابراہیمؑ (ایک پتھر) پر کھڑے ہوئے اسماعیلؑ ان کو پتھر دیتے جاتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے اے ہمارے مالک ہماری یہ محنت قبول فرمانے بیشک تو سننے اور جاننے والا ہے۔

۳۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ سَنَةً ثُمَّ أَيْنَمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ بَعْدُ فَصَلِّهْ فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد از اعمش از ابراہیم تیمی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ سب سے پہلے کون سی مسجد زمین پر بنائی گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام۔ میں نے دریافت کیا پھر کون سی مسجد؟ آپؐ نے فرمایا مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا چالیس[1] برس کا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کا وقت جہاں آ جائے وہیں پڑھ لے۔ فضیلت اسی میں ہے۔

۳۱۳۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از عمرو بن ابی عمرو یعنی مطلب کے غلام) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ دکھائی دیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے ہم اس سے محبت[2] رکھتے ہیں۔ یا اللہ ابراہیمؑ نے مکہ کو

[1] یہاں یہ شبہ ہوتا ہے کہ کعبہ کو تو حضرت ابراہیم نے بنایا تھا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمانؑ نے دونوں میں تو بہت زیادہ فاصلہ تھا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے کعبے کو پہلے پہل نہیں بنایا تھا بلکہ پہلے بنا اس کی حضرت آدمؑ نے کی تھی تو ممکن ہے کہ کعبہ کے بننے کے چالیس برس بعد انہوں نے یا ان کی اولاد نے مسجد اقصیٰ کی بنا ڈالی ہو۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنے وقت میں اس کی دوبارہ تعمیر کی ۱۲ منہ [2] پہاڑ محبت رکھتا ہے یعنی حقیقت میں کیونکہ ہر چیز کو علم و ادراک ہے بیشمار آیتوں اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بعضوں نے کہا مجازاً مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ اس پہاڑ کے رہنے والے ہم سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ

اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حرام کیا اور میں مدینہ کو دونوں پتھریلے کناروں کے اندر جو زمین ہے اسے حرام کرتا ہوں۔

اس حدیث کو عبداللہ بن زید نے بھی آنحضرتؐ سے روایت کیا۔[1]

۳۱۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَخْبَرَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب) سالم بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ابن ابی بکر نے حضرت عبداللہ بن عمر کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سن کر یہ بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت عائشہ) سے فرمایا کیا تجھے معلوم ہے تیری قوم (قریش نے جب کعبہ بنایا تو حضرت ابراہیم کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ تازہ تازہ نہ ہوتا) تو میں ضرور گرا کر از سرِ نو بناتا مگر اندیشہ ہے قوم بگڑ جائے گی)

عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے تو میرا خیال یہ ہے کہ اسی وجہ سے آپ ان دونوں کونوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے، جو حجر اسود کے قریب ہیں (یعنی رکن شامی اور عراقی) کیونکہ کعبہ حضرت ابراہیم کی بنیاد پر نہیں بنا ہے۔ اسماعیل بن ابی اویس نے اس حدیث میں عبداللہ بن محمد بن ابی بکر کا نام لیا ہے۔[2]

۳۱۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

(از عبداللہ بن ابی یوسف از امام مالک از عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم از والدش از عمرو بن سلیم زرقی) ابوحمید ساعدی کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپؐ پر درود کیسے بھیجیں آپ نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

---

[1] یہ حدیث کتاب الحج میں گذر چکی ہے اس میں حضرت ابراہیم کا ذکر ہے اس لئے اس باب میں لائے ۱۲ منہ [2] اسے کو خود مؤلف نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ

[2] تو عبداللہ ابوالوبکر کا پوتا ہوا ہے بعضے نسخوں میں عبداللہ بن ابی بکر ہے تو مطلب یہ ہوگا اس روایت میں ان کا نام عبداللہ مذکور ہے اور تنیسی کی روایت میں صرف ابن ابی بکر تھا اسمٰعیل کی روایت کو خود مؤلف نے تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۳۱۳۴۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ وَّمُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُرَّةَ مُسْلِمُ بْنُ سَالِمٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ اَلَا اُهْدِيْ لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا بَلٰى فَاَهْدِهَا لِيْ فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(از قیس بن حفص از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالواحد بن زیاد از ابوقرہ مسلم بن سالم ہمدانی از عبداللہ بن عیسے) عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں مجھے کعب بن عجرہ ملے اور فرمانے لگے کیا میں تجھے ایک تحفہ نہ دوں جو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے میں نے کہا کیوں نہیں ضرور دیجئے فرمایا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یارسول اللہ ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کیسے درود پڑھیں؟ کیونکہ آپ پر سلام کرنا تو ہم کو اللہ نے سکھلا یا (تشہد میں ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ) آپ نے فرمایا (درود) یوں کہا کرو۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى مُحَمَّدٍ اٰلِ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

۳۱۳۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از منہال از سعید بن جبیر) ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسن اور امام حسین کے لیے ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے اور فرماتے تھے تمہارے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی انہی کلمات کے ذریعے اسماعیل واسحاق کے لیے پناہ مانگتے تھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ میں اللہ کے پورے کلمات کے

۱؎ آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے بعضوں نے کہا آپ کے اہل بیت یعنی حضرت علی اور حضرت فاطمہ اور حسنین رضی اللہ عنہم بعضوں نے کہا آل میں آپ کی بیبیاں بھی داخل ہیں بعضوں نے کہا داخل نہیں ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں اہل بیت کے بعد ازواج علیحدہ مذکور رہیں ۱۲ منہ

وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ۔

ذریعہ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔

باب ۲۰۱۶ وَقَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلُهٗ وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَنَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ اے پیغمبر ان لوگوں کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا واقعہ سنا۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ۔ سبب میرا دل کو طمینان ہو جاوے۔

۳۱۳۶۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَّلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ۔

(از احمد بن صالح از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمان از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیم نے شک کی بنا پر نہیں کہا تھا رَبِّ اَرِنِيْ اگر انہیں شک ہوتا تو ہمیں ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک ہوتا[1] (مگر ہمیں شک نہیں تو ابراہیم کو کیسے شک ہو سکتا ہے) جب انہوں نے عرض کیا رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى اے رب مجھے دکھادے تو مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے جواب دیا میرا مطلب ہے دل کو اطمینان ہو جائے (یقین تو پہلے سے موجود ہے مگر اطمینان آنکھ سے دیکھ کر پیدا ہوتا ہے) آنحضرت نے فرمایا اللہ لوط پر رحم کرے وہ زبردست رکن کی پناہ چاہتے تھے آنحضرت نے مزید فرمایا اگر میں اتنی مدت قید میں رہتا جتنی مدت حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں فوراً[2] چلا جاتا

باب ۲۰۱۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ۔

۳۱۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ

(از قتیبہ بن سعید از حاتم از یزید بن ابی عبید) سلمہ بن اکوع کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قبیلہ کے چند لوگوں کے پاس سے گذرے

---

[1] جب ہم کو شک نہیں ہے تو ابراہیم کو کیونکر شک ہو سکتا ہے کیونکہ ابراہیم اللہ کے خلیل تھے یہ حدیث اس وقت آپ نے فرمائی جب آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا تھا کہ آپ حضرت ابراہیم سے بھی افضل ہیں یا بطریق تواضع اور فروتنی کے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ابراہیم نے جو یہ سوال بارگاہ الٰہی میں کیا اس کی یہ وجہ تھی کہ ابراہیم کو اللہ کی قدرت میں کوئی شک تھا معاذ اللہ ادنیٰ مومن کو بھی شک نہیں ہے تو ابراہیم کو جو اللہ تعالیٰ کے خاص خلیل تھے کیونکر اس میں شک ہو سکتا تھا غرضیکہ ابراہیم کو مُردوں کے جلائے جانے پر کامل یقین تھا مگر انہوں نے چاہا کہ یقین اور بڑھ جائے یعنی مشاہدہ بھی کرلیں اس لئے کہ عین الیقین کا مرتبہ علم الیقین سے بڑھا ہوا ہے مثلاً جن لوگوں نے مکہ معظمہ کو نہیں دیکھا ان کو بھی خبر متواتر سے اس کے وجود کا یقین ہے مگر جن لوگوں نے آنکھ سے دیکھ لیا ان کا یقین بڑھ گیا ۱۲ منہ [2] قید سے چھوٹنا غنیمت سمجھتا حضرت یوسف کے صبر کی تعریف ہے کہ اتنی مدت قید رہنے پر بلانے والے کے بلانے پر نہ نکلے جو بادشاہ کی طرف سے آیا تھا اور پہلے اپنی صفائی کے خواہاں ہوئے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انداز تواضع فرمایا اور حضرت یوسف کا مرتبہ بڑھانے کے لئے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر استقلال کچھ کم نہ تھا ۱۲ [illegible]

قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوْا بَنِيْ إِسْمٰعِيْلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّأَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِأَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُوْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْمِيْ وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ ارْمُوْا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

بَابُ ۲۰۱۸ قِصَّةِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْهِ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۲۰۱۹ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِلٰى قَوْلِهٖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔

۳۱۳۸۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَكْرَمُهُمْ أَتْقَاهُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَأَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَّعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُوْنِيْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔

جو تیر اندازی کر رہے تھے (دو جماعتیں بنی ہوئی تھیں) آپؐ نے فرمایا اسماعیل کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے دادا تیر انداز تھے اور میں اس جماعت کے ساتھ ہوتا ہوں (ابن ادرع کی اولاد کے ساتھ) یہ سنکر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیے (تیر چلانا موقوف کر دیا) آپؐ نے سبب دریافت کیا، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کیسے ان سے مقابلہ کریں آپؐ تو ادھر ہو گئے۔ یہ تو بے ادبی ہوگی اگر ہم آپ کے مقابلہ میں تیر چلائیں) آپؐ نے فرمایا تیر چلاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

باب حضرت اسحاق علیہ السلام کا بیان

اس میں حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔[1]

باب أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ الْآيَةَ

جب حضرت یعقوب علیہ السلام کا انتقال کیا تم اسوقت موجود تھے۔ آخر آیت تک۔

(از اسحاق بن ابراہیم از معتمر از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا اللہ کے نزدیک تمام لوگوں میں عزت والا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ عرض کیا گیا ہمارا یہ مطلب نہیں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا (خاندانی شرافت کے لحاظ سے) حضرت یوسف سب سے عزت والے ہیں جو خود پیغمبر ان کے والد پیغمبر ان کے دادا پیغمبر ان کے پردادا اللہ تعالیٰ کے خلیل صحابہؓ نے عرض کیا ہم یہ بھی نہیں پوچھنا چاہتے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا جو لوگ زمانہ جاہلیت میں معزز سمجھے جاتے تھے، زمانہ اسلام میں بھی وہی معزز ہیں۔ بشرطیکہ علم دین حاصل کریں۔[2]

---

[1] ان دونوں حدیثوں کو خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وصل کیا ہے ابن عمرؓ کی حدیث سے وہ مراد ہے الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم یوسف بن یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم علیہم السلام کیونکہ اس میں حضرت اسحٰق اور ان کے کریم ہونے کا بیان ہے ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

باب ٢٠٢٠ وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ أَئِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُونِ النِّسَاءِ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا أَخْرِجُوا آلَ لُوطٍ مِّنْ قَرْيَتِكُمْ إِنَّهُمْ أُنَاسٌ يَتَطَهَّرُونَ فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَهْلَهُ إِلَّا امْرَأَتَهُ قَدَّرْنَاهَا مِنَ الْغَابِرِينَ وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ

٣١٣٩۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ إِنْ كَانَ لَيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ۔

باب ٢٠٢١ فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ بِرُكْنِهِ بِمَنْ مَعَهُ لِأَنَّهُمْ قُوَّتُهُ تَرْكَنُوا تَمِيلُوا فَأَنْكَرَهُمْ وَنَكِرَهُمْ وَاسْتَنْكَرَهُمْ وَاحِدٌ يُهْرَعُونَ يُسْرِعُونَ دَابِرٌ آخِرٌ صَيْحَةٌ هَلَكَةٌ لِلْمُتَوَسِّمِينَ

باب (حضرت لوط کا بیان) وَلُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ الآیۃ

ہم نے لوط علیہ السلام کو بھیجا۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم جان بوجھ کر بے حیائی کا کام کرتے ہو۔ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو، تم جاہل قوم ہو! ان کی قوم نے کچھ جواب نہ دیا یہی کہا کہ لوط والوں کو اپنی لبتی سے باہر نکال دیا جائے یہ بڑے پاک باز بنے ہوئے ہیں۔ آخر ہم نے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو بچا دیا (گھر ہیں سے) صرف ان کی بیوی کو عذاب والوں میں رہنے دیا (کیونکہ وہ اپنی قوم کی رشتہ داری کا زیادہ لحاظ کرتی تھی) اور انکی قوم پر (پتھروں کا) مینہ برسایا یہ برا مینہ تھا جو ان تبلیغ وانذار کی ہوئی قوم پر برسایا گیا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر مغفرت فرمائے وہ رکن شدید (اللہ تعالیٰ) کی پناہ مانگتے تھے۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ الآیۃ جب لوط علیہ السلام کے پاس خدا کے فرستادہ آئے تو وہ (لوطؑ) ان سے کہنے لگے تم تو انجان لوگ ہو۔ بِرُكْنِهِ (سورۃ الذاریات) کا معنیٰ اپنے ساتھ والوں سمیت کیونکہ وہی اس کی قوت تھے[1] (رکن کے معنیٰ قوت) وَلَا تَرْكَنُوا (سورہ ہود) کا معنیٰ مت جھکو۔ أَنْكَرَهُمْ نَكِرَهُمْ اِسْتَنْكَرَهُمْ[2] سب کا ایک ہی معنیٰ ہے۔ يُهْرَعُونَ (سورۂ الصافات) کا معنے

[1] یعنی قوت رکن کا معنے قوت زور یہ لفظ تو حضرت موسیٰؑ کے قصے میں وارد ہے چونکہ حضرت لوط کے قصے میں بھی رکن کا لفظ وارد ہے أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ اس لئے امام بخاری نے اس کو ذکر کر دیا ۱۲ منہ [2] حالانکہ یہ لفظ ان فرشتوں کے باب میں ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے پاس بطور مہمان کے آئے تھے مگر چونکہ یہی فرشتے پھر حضرت لوطؑ کے پاس گئے تھے اس لئے مناسبت کی وجہ سے اس کا بھی ذکر دیا بعضوں نے کہا لوط کے قصے میں بھی إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ وارد ہے اور نَكِرَهُمْ اسی سے ہے ۱۲ منہ

لِلنَّاظِرِيْنَ لَبِسَبِيْلٍ لَبِطَرِيْقٍ۔

دوڑتے ہیں دَابِرٌ (سورۂ حجر) کا معنی آخری حصہ یعنی دُم صَيْحَةٌ (سورہ حجر) کا معنی ہلاکت۔ لِلْمُتَوَسِّمِيْنَ (سورۂ حجر) کا معنی دیکھنے والوں کے لئے۔ لَبِسَبِيْلٍ (سورۂ حجر) کا معنی رستے میں۔

۳۱۴۰۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

(از محمود از ابو احمد از سفیان از ابو اسحاق از اسود) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ قمر میں) فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ کو پڑھا (دال مشدد)

بَاب ۲۲۲۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَإِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا۔

كَذَّبَ أَصْحٰبُ الْحِجْرِ الْمُرْسَلِيْنَ مَوْضِعُ ثَمُوْدَ وَأَمَّا حَرْثٌ حِجْرٌ حَرَامٌ وَكُلُّ مَمْنُوْعٍ فَهُوَ حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ وَالْحِجْرُ كُلُّ بِنَاءٍ بَنَيْتَهُ وَمَا حَجَرْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْأَرْضِ فَهُوَ حِجْرٌ وَمِنْهُ سُمِّيَ حَطِيْمُ الْبَيْتِ حِجْرًا كَأَنَّهُ مُشْتَقٌّ مِنْ مَحْطُوْمٍ مِثْلُ قَتِيْلٍ مِنْ مَقْتُوْلٍ وَيُقَالُ لِلْأُنْثٰى مِنَ الْخَيْلِ الْحِجْرُ وَيُقَالُ لِلْعَقْلِ حِجْرٌ وَحِجًى وَأَمَّا حَجْرُ الْيَمَامَةِ فَهُوَ مَنْزِلٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَإِلٰى ثَمُوْدَ أَخَاهُمْ صَالِحًا۔

اور ہم نے قوم ثمود کی طرف ان کے ذات بھائی صالح کو بھیجا۔[۲] (سورہ حجر میں ہے) حجر والوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا۔ حِجر قوم ثمود کا شہر تھا لیکن (سورۂ انعام میں) حَرْثٌ حِجْرٌ میں حِجْرٌ کا معنی حرام و ممنوع ہے۔ عرب لوگ حِجْرٌ مَحْجُوْرٌ حرام و ممنوع کے معنی میں استعمال کرتے ہیں حِجر عمارت کو بھی کہتے ہیں نیز اس زمین کو بھی کہتے ہیں جسے (دیوار یا باڑ سے) گھیر لیا جائے اسی سے خانہ کعبہ کی حطیم کو حِجر کہتے ہیں۔ حطیم مشتق ہے محطوم سے محطوم کا معنی ٹوٹا ہوا۔ پہلے وہ کعبہ کے اندر تھا اسے توڑ کر باہر کر دیا اس لئے حطیم کہنے لگے۔ جیسے قَتِيْلٌ مشتق ہے مَقْتُوْلٌ سے۔ مادینہ گھوڑی کو بھی حِجر کہتے ہیں۔ عقل کو بھی حِجر کہا جاتا ہے جیسے عقل کو حِجًى کہا جاتا ہے۔ حَجْرُ الْيَمَامَةِ ایک مقام کا نام ہے۔

۳۱۴۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از حمیدی از سفیان از ہشام بن عروہ از والدش) عبداللہ بن زمعہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اس (بدبخت) کا ذکر کیا جس نے حضرت صالح کی اونٹنی کو مارا آپ نے فرمایا

[۱] یعنی اس آیت میں فَأَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِيْنَ جو حضرت لوط کی امت کے باب میں ہے بعضوں نے کہا اس آیت میں جو سورہ یٰسین میں ہے إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت لوط علیہ السلام کے قصے سے تعلق نہیں رکھتی ۱۲ منہ

[۲] یہ آیت سورہ قمر میں حضرت لوط کے قصے میں بھی وارد ہے اس مناسبت سے اس حدیث کو اس باب میں بھی ذکر کیا اور پہلی بار گزر چکی ہے ۱۲ منہ [۳] ثمود عرب کا ایک قبیلہ تھا ان کے دادا کا نام ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح تھا اس لئے ان کو ثمود کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح کو پیغمبر بنا کر ان کی طرف بھیجا تھا ۱۲ منہ

وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَ النَّاقَةَ قَالَ انْتَدَبَ لَهَا رَجُلٌ ذُو عِزٍّ وَمَنَعَةٍ فِي قُوَّةٍ كَأَبِي زَمْعَةَ۔

ایک جابر طاقت ور آدمی نے اونٹنی کو مارنے کا ذمہ لیا جیسے ابو زمعہ ہے (ہمارے زمانہ میں)

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ بْنِ حَيَّانَ أَبُو زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بِئْرِهَا وَلَا يَسْتَقُوا مِنْهَا فَقَالُوا قَدْ عَجَنَّا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ وَيُهَرِيقُوا ذَلِكَ الْمَاءَ وَيُرْوَى عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ وَأَبِي الشُّمُوسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِإِلْقَاءِ الطَّعَامِ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اعْتَجَنَ بِمَائِهِ۔

(از محمد بن مسکین ابو الحسن از یحییٰ بن حسان بن حیان ابو زکریاء از سلیمان از عبداللہ بن دینار) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ تبوک میں حجر میں اترے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا یہاں سے کنوئیں کا پانی نہ پیو نہ مشکوں میں بھرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم نے تو اس سے آٹا گوندھ ڈالا مشکیں بھی بھر لیں آپؐ نے فرمایا یہ آٹا پھینک دو مشکوں کو بہادو۔

حضرت سبرہؓ بن معبد اور ابو الشموس سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے کو پھینک دینے کا حکم فرمایا (جو اس پانی سے تیار ہوا تھا) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جس نے اس پانی سے آٹا گوندھا ہو (وہ اس کو پھینک دے)[1]

۳۴۱۴۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضَ ثَمُودَ الْحِجْرَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا مِنْ بِئْرِهَا وَأَنْ يَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَ تَرِدُهَا النَّاقَةُ تَابَعَهُ أُسَامَةُ عَنْ نَافِعٍ۔

(از ابراہیم بن منذر از انس بن عیاض از عبید اللہ از نافع) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ لوگ (غزوہ تبوک میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجر میں جا کر اترے۔ وہاں کے کنوئیں سے مشکیں بھریں، آٹا گوندھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ پانی (جو مشکوں میں بھر گیا تھا بہادالیں) اور آٹا (جو اس پانی سے گوندھا گیا تھا) اونٹوں کو کھلا دیں۔ آپؐ نے فرمایا اس کنوئیں کا پانی لو جس کا پانی (حضرت صالحؑ کی) اونٹنی پیا کرتی تھی۔

عبید اللہ کے ساتھ اس حدیث کو اسامہ نے بھی نافع سے روایت کیا۔[2]

۳۴۱۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ

(از محمد از عبداللہ از معمر از زہری از سالم بن عبداللہ) ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب

---

[1] سبرہ کی حدیث طبرانی اور ابو نعیم نے اور ابو شموس کی روایت کو طبرانی اور ابن مندہ نے اور ابو ذر کی روایت کو بزار نے وصل کیا چونکہ اس مقام پر خدا کا عذاب نازل ہوا تھا لہذا آپ نے وہاں کے پانی کے استعمال سے منع فرمایا ایسا نہ ہو اس سے دل سخت ہو جائے یا کوئی بیماری پیدا ہو ۱۲ منہ [2] اس کو ابن المقری نے وصل کیا ۱۲ منہ

عَنْ اَبِيْهِ رض اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَّا اَصَابَهُمْ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِرِدَائِهٖ وَهُوَ عَلَى الرَّحْلِ۔

حجر پر سے گذرے (جہاں قوم ثمود بستی تھی) تو فرمایا ظالموں کی بستیوں میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (خوف خدا وند کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو ان کا سا عذاب تم پر بھی آپڑے یہ فرما کر آپؐ نے کجاوے پر ہی اپنا منہ چادر سے ڈھانک لیا۔

۳۱۴۵۔ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا اَبِيْ سَمِعْتُ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

(از عبداللہ بن محمد از وہب از والدش از یونس از زہری از سالم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالموں (بدکاروں گناروں) کی بستی میں نہ جاؤ مگر روتے ہوئے (استغفار کرتے ہوئے) ایسا نہ ہو جو عذاب ان کو ہوا تھا تم پر بھی آجائے (معاذ اللہ)

بَابٌ ۲۲۳۔ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ۔

باب اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ الْاٰيَة۔ کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ السلام کا وصال ہوا تھا

۳۱۴۶۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

(از اسحاق بن منصور از عبدالصمد از عبدالرحمان ابن عبداللہ از والدش از حضرت ابن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم ہیں۔

بَابٌ ۲۲۴۔ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖ اٰيَاتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ۔ بیشک یوسف اور ان کے بھائیوں میں دریافت کرنے والوں کے لیے کئی نشانیاں ہیں۔

۳۱۴۷۔ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(از عبیداللہ بن اسمٰعیل از ابواسامہ از عبیداللہ از سعید بن ابی سعید از حضرت ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا لوگوں میں اللہ کے نزدیک کون زیادہ عزت والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جو خدا سے زیادہ

لہ اگرچہ یہ حدیث مطلق ہے تمام بدکاروں کو شامل ہے مگر چونکہ آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی جب حجر پر سے گذرے جہاں ثمود کی قوم بستی تھی جیسے اگلی روایت سے معلوم ہوتا ہے اس لئے اس باب میں لائے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ أَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ أَكْرَمُ النَّاسِ يُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِّي النَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا۔

ڈرنے والا ہے لوگوں نے عرض کیا ہم یہ نہیں پوچھتے آپؐ نے فرمایا (تو خاندان کے لحاظ سے) یوسف عزت والے ہیں جو خود پیغمبر ان کے باپ پیغمبر ہوا دا پیغمبر پر دادا اللہ کے خلیل لوگوں نے کہا ہم یہ بھی نہیں دریافت کرنا چاہتے آپؐ نے فرمایا تو تم عرب کے خاندانوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہو اسنو الوگوں کی مثال کانوں کی سی ہے (کسی کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی سے بُرا) جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہی زمانۂ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ دین کی سمجھ پیدا کریں۔

۳۱۴۸۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

(از محمد از عبدہ از عبید اللہ از سعید) حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کی۔

۳۱۴۹۔ حَدَّثَنَا بَدَلُ ابْنُ الْمُحَبَّرِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا مُرِي أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ قَالَتْ إِنَّهُ رَجُلٌ أَسِيفٌ مَتَى يَقُمْ مَقَامَكَ رَقَّ فَعَادَ فَعَادَتْ قَالَ شُعْبَةُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ۔

(از بدل بن مُحبّر از شعبہ از سعید بن ابراہیم از عروہ بن زبیر از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے فرمایا ابوبکر کو حکم دے (میری جانب سے) وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (امامت کریں) انہوں نے عرض کیا حضرت ابوبکر نہایت نرم دل ہیں جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہوگی (قرآن پڑھنا مشکل ہوگا) آپؐ نے پھر یہی فرمایا (ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں) حضرت عائشہ نے پھر یہی عرض کی۔ راوی شعبہ فرماتے ہیں آپ نے تیسری یا چوتھی بار فرمایا تم تو یوسف کی ساتھ والیاں ہو۔ ابوبکرؓ سے کہو (نماز پڑھائیں)

۳۱۵۰۔ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ فَقَالَ مِثْلَهُ فَقَالَ مُرُوهُ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ

(از ربیع بن یحییٰ بصری از زائدہ[1] از عبد الملک بن عمیر از ابو بردہ بن ابی موسیٰ) ان کے والد کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں، ام المؤمنین نے کہا ابوبکر تو ایسے آدمی ہیں (بہت نرم دل) آپؐ نے پھر وہی حکم دیا، حضرت عائشہ نے پھر وہی عرض کی، آپؐ نے پھر فرمایا اسے کہو (نماز پڑھائیں) تم تو یوسف پیغمبر کی ساتھ والیاں ہو پھر آپؐ کی زندگی بھر حضرت ابوبکر ہی لوگوں کی امامت

[1] اس حدیث کی شرح ابواب الامامۃ کتاب الصلوۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

فَاَمَّ اَبُوْبَكْرٍ فِىْ حَيَاةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ رَجُلٌ رَقِيْقٌ -

کرتے رہے حسین بن علی جعفی نے بھی اس حدیث کو زائدہ سے روایت کیا اس میں یہ لفظ ہے رجل رقیق یعنی ابوبکرؓ نرم دل ہیں[1]۔

۳۱۵۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ -

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی" اے اللہ عیاش بن ابی ربیعہ کو چھڑا دے یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے، یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے" یہ کفار مکہ کے پاس اسیر تھے) یا اللہ کمزور مسلمانوں کو چھڑا دے (عورتوں بچوں کو) یا اللہ مضر کے کفار کو اپنے قہر میں گرفتار فرما یا اللہ ان کے سال ایسے کر جیسے یوسف علیہ السلام کے (زمانہ میں قحط کے) سال گذرے تھے۔

۳۱۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ ابْنِ اَخِىْ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِىْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ اَتَانِى الدَّاعِىْ لَاَجَبْتُهُ -

(از عبداللہ بن محمد بن اسماء جویریہ کے بھتیجے از جویریہ بن اسماء از امام مالک از زہری از سعید بن مسیب و ابوعبید) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوطؑ پر رحم کرے وہ زبردست رکن کے ساتھ پناہ لینا چاہتے تھے اور میں اگر یوسف کی طرح اتنی مدت تک قید رہتا پھر کوئی بلانے والا آتا (رہائی کے لیے) تو فوراً اس کے ساتھ چلا آتا (جیل سے باہر)۔

۳۱۵۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ رُوْمَانَ وَهِىَ اُمُّ عَائِشَةَ عَمَّا قِيْلَ فِيْهَا مَا قِيْلَ قَالَتْ بَيْنَمَا اَنَا مَعَ عَائِشَةَ جَالِسَتَانِ اِذْ وَلَجَتْ عَلَيْنَا امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهِىَ تَقُوْلُ فَعَلَ اللّٰهُ بِفُلَانٍ وَّفَعَلَ قَالَتْ فَقُلْتُ لِمَ قَالَتْ اِنَّهٗ نَمَا ذِكْرَ الْحَدِيْثِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَىُّ حَدِيْثٍ فَاَخْبَرَتْهَا قَالَتْ فَسَمِعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ فَخَرَّتْ مَغْشِيًّا عَلَيْهَا فَمَا

(از محمد بن سلام از ابن فضیل از حصین از سفیان) جناب مسروق کہتے ہیں میں نے ام رمان (حضرت عائشہ کی والدہ) سے اس بہتان کا حال پوچھا جو حضرت عائشہ پر لگایا گیا تھا تو انہوں نے کہا واقعہ یہ ہوا کہ ہم دونوں (ماں بیٹی) بیٹھی تھیں اتنے میں ایک انصاری عورت آئی اور کہنے لگی اللہ تعالیٰ فلاں شخص (مسطح بن اثاثہ) کو تباہ کرے اور تباہ کیا میں نے کہا کیوں؟ اس کا قصور؟ اس نے کہا اسی نے تو یہ (جھوٹی) بات مشہور کی۔ عائشہ نے پوچھا کون سی بات۔ جب اس نے بیان کی تو عائشہ نے کہا کیا یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچ گئی، اس نے کہا پہنچ گئی۔ یہ سنتے ہی عائشہؓ بے ہوش ہو کر

[1] اس کو خود مؤلف نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

اَفَاقَتْ اِلَّا وَعَلَيْهَا حُمّٰى بِنَافِضٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِهٰذِهٖ قُلْتُ حُمّٰى اَخَذَتْهَا مِنْ اَجْلِ حَدِيْثٍ تُحُدِّثَ بِهٖ فَقَعَدَتْ فَقَالَتْ وَاللهِ لَئِنْ حَلَفْتُ لَا تُصَدِّقُوْنِیْ وَلَئِنِ اعْتَذَرْتُ لَا تَعْذِرُوْنِیْ فَمَثَلِیْ وَمَثَلُکُمْ کَمَثَلِ يَعْقُوْبَ وَبَنِيْهِ فَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللهُ مَا اَنْزَلَ فَاَخْبَرَهَا فَقَالَتْ بِحَمْدِ اللهِ لَا بِحَمْدِ اَحَدٍ۔

کر گری ہوش آیا تو کپکپی کے ساتھ بخار چڑھا ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا اسے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو) کیا ہوا میں نے کہا اسے وہ بات سن کر جو اس کے متعلق کہی گئی بخار آ گیا ہے پھر حضرت عائشہ اٹھ کر بیٹھیں کہنے لگیں بخدا اگر میں قسم اٹھاؤں تب بھی مجھے آپ سچا نہ سمجھیں گے اگر میں معذرت کروں تو میرا عذر نہ مانیں گے میری اور آپ لوگوں کی مثال یعقوب اور اس کے بیٹوں کی ہے (صبر کرنا بہتر ہے[1]) تمہاری ان باتوں پر اللہ میرا مددگار ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ گفتگو سن کر تشریف لے گئے پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو آیات (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی براءت میں سورہ نور کی پندرہ آیات) نازل کیں اس وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں میں اللہ کا شکر کرتی ہوں اور کسی کا احسان نہیں۔

۳۱۵۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتِ قَوْلَهٗ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا اَوْ كُذِّبُوْا قَالَتْ بَلْ كَذَّبَهُمْ قَوْمُهُمْ فَقُلْتُ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا اَنَّ قَوْمَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ وَمَا هُوَ بِالظَّنِّ فَقَالَتْ يَا عُرَيَّةُ لَقَدِ اسْتَيْقَنُوْا بِذٰلِكَ قُلْتُ فَلَعَلَّهَا اَوْ كُذِبُوْا قَالَتْ مَعَاذَ اللهِ لَمْ تَكُنِ الرُّسُلُ تَظُنُّ ذٰلِكَ بِرَبِّهَا وَاَمَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ قَالَتْ هُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَصَدَّقُوْهُمْ وَطَالَ عَلَيْهِمُ الْبَلَاءُ وَاسْتَاْخَرَ عَنْهُمُ النَّصْرُ حَتّٰى اِذَا اسْتَيْاَسَتْ مِمَّنْ كَذَّبَهُمْ مِنْ قَوْمِهِمْ وَظَنُّوْا اَنَّ اَتْبَاعَهُمْ كَذَّبُوْهُمْ جَاءَهُمْ نَصْرُ اللهِ قَالَ اَبُوْ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب) حضرت عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا وَظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا اس میں كُذِّبُوْا تشدید سے ہے یا صرف ذال کی زیر سے۔ عروہ نے کہا پیغمبروں کو تو اس کا یقین تھا کہ ان کی قوم والوں نے ان کو جھٹلا دیا اور ظَنُّوْا ظن یعنی گمان کیا تو صحیح نہیں معلوم ہوتا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مراد یہ ہے کہ پیغمبروں کے تابعدار لوگ جو اپنے مالک پر ایمان لائے تھے اور پیغمبروں کی تصدیق کی تھی ان پر جب ایک عرصہ تک آزمائش جاری رہی اور امداد الٰہی آنے میں دیر اور پیغمبران کرام اپنی قوم کے مکذبین سے مایوس ہو گئے (کہ اب وہ ایمان نہ لائیں گے) اور انہوں نے گمان کیا کہ جو لوگ متبعین ہیں وہ بھی ان کو کاذب سمجھنے لگیں گے (کہ اب تک مدد الٰہی نہ آسکی) تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آن پہنچی[2]۔

امام بخاری کہتے ہیں اِسْتَيْاَسُوْا باب اِسْتِفْعَال سے ہے يَئِسْتُ مِنْهُ سے نکلا ہے منہ سے مراد مِنْ يُوْسُفَ[1]

---

[1] یعنی حضرت یوسف اور ان کے بھائیوں کی۔ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے اور شاید امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف بھی اشارہ کیا ہو جس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے اثنائے گفتگو میں یوں کہا مجھ کو حضرت یعقوبؑ کا نام یاد نہ آیا تو میں نے یوسف کا باپ کہہ دیا ۱۲ منہ [2] یہ آیت چونکہ سورہ یوسف میں واقع تھی اس لئے امام بخاری نے اس کی تفسیر اس باب میں بیان کر دی بعضوں نے کہا اس لئے کہ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ میں حضرت یوسفؑ بھی شامل ہیں ۱۲ منہ

عَبْدِاللّٰهِ اسْتَيْأَسُوا افْتَعَلُوا مِنْ يَئِسْتُ مِنْهُ مِنْ يُوسُفَ لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ مَعْنَاهُ الرَّجَاءُ

لَا تَيْأَسُوا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو یعنی امید رکھو۔

أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَرِيمُ بْنُ الْكَرِيمِ ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔

عبدہ بن عبداللہ نے بحوالہ عبدالصمد از عبدالرحمان از والدش از حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم ہے۔

باب ۲۰۲۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ارْكُضْ اضْرِبْ يَرْكُضُونَ يَعْدُونَ۔

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَأَيُّوبَ إِذْ نَادٰى رَبَّهُ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ۔ اور ایوب کا ذکر کر جب اس نے اپنے رب کو پکارا مجھے بیماری لگ گئی اور تو سب رحم کرنے والوں میں سب سے بڑا رحم کرنے والا ہے

ارْكُضْ بِرِجْلِكَ (سورہ ص) کا معنیٰ اپنا پاؤں زمین پر مار۔ يَرْكُضُونَ (سورہ انبیاء) کا معنیٰ دوڑتے ہیں۔

۳۱۵۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادٰى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرٰى قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

(از عبداللہ بن محمد جعفی از عبدالرزاق از معمر از ہمام از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے ان پر سونے کی ٹڈیوں کا ایک جھنڈ گر پڑا وہ اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے، اس وقت ان کے رب نے ان کو آواز دی کیا میں نے تجھے ان چیزوں (سونے کی ٹڈیوں) سے بے نیاز نہیں کیا) تجھے مالدار نہیں بنایا انہوں نے عرض کیا بے شک میرے رب مگر میں تیری برکت (عنایت) سے کیا بے پرواہ ہو سکتا ہوں[له]؟

باب ۲۰۲۶ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا وَّنَادَيْنَاهُ مِنْ جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا كَلَّمَهُ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هٰرُونَ نَبِيًّا يُقَالُ لِلْوَاحِدِ وَلِلِاثْنَيْنِ

باب

اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوسٰى إِنَّهُ كَانَ مُخْلَصًا الآية اے پیغمبر قرآن میں موسیٰ کا ذکر کر وہ چنا ہوا رسول نبی تھا اور ہم نے اسے طور کی داہنی جانب سے پکارا اور نزدیک بلا کر اس سے باتیں کیں قَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا اس سے کلام کیا، اور اپنی مہربانی سے اس کے بھائی ہارون کو پیغمبر بنایا۔ نجی کا لفظ واحد تثنیہ جمع سب کے

له تو خدا، میں بندہ۔ بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج اور دست نگر ہے ۱۲ منہ

وَالْجَمِيعُ نَجِيٌّ وَيُقَالُ خَلَصُوا نَجِيًّا اِعْتَزَلُوا نَجِيًّا وَالْجَمِيعُ اَنْجِيَةٌ يَتَنَاجَوْنَ۔

یہ مشتق ہے (سورہ یوسف میں ہے نَجِیًّا یعنی اکیلے میں جا کر مشورہ کرنے لگے (تنہائی میں) اس لفظ کی جمع انجیہ ہے یتناجون (سورہ مجادلہ) بھی اسی سے نکلا ہے۔

باب ۲۰۲۷ وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ــــ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ فرعون والوں میں سے ایک ایماندار شخص کہنے لگا ــ آخر تک۔

۳۱۵۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رض فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَانْطَلَقَتْ بِهٖ اِلٰى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ وَّكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْاِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ وَرَقَةُ مَاذَا تَرٰى فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُوسٰى وَاِنْ اَدْرَكَنِي يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُّؤَزَّرًا اَلنَّامُوسُ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهٗ بِمَا يَسْتُرُهٗ عَنْ غَيْرِهٖ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث بن سعد از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (جب حضرت جبرئیل غار حرا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے) آپؐ وہاں سے حضرت خدیجہؓ کے پاس لوٹ آئے آپؐ کا دل دھڑک رہا تھا۔ وہ آپؐ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں وہ نصرانی مذہب کے تھے عربی زبان میں انجیل پڑھا کرتے تھے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) دریافت کیا آپؐ کو کیا دکھائی دیتا ہے؟ آپؐ نے بیان کیا۔ ورقہ کہنے لگے یہ تو وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تک زندہ رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری مدد کروں گا۔

ناموس رازداری کو کہتے ہیں جس سے آدمی وہ بات کہتا ہے جو دوسروں سے چھپاتا ہے۔

باب ۲۰۲۸ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهَلْ اَتٰىكَ حَدِيثُ مُوسٰى اِذْ رَاٰى نَارًا اِلٰى قَوْلِهٖ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى

اٰنَسْتُ اَبْصَرْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ الْاٰيَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْمُقَدَّسُ الْمُبَارَكُ طُوًى اِسْمُ الْوَادِي سِيرَتَهَا حَالَتَهَا

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ اے پیغمبر! کیا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ سنا ہے؟ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى تک۔

اٰنَسْتُ میں نے آگ دیکھی۔ میں اس سے ایک چنگاری تمہارے پاس لے آؤں۔

حضرت ابن عباسؓ[1] کہتے ہیں مُقَدَّس کا معنے مبارک طُوٰی وادی کا نام ہے (جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ سے باتیں کیں۔ سِيرَتَهَا اس کی حالت

[1] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

وَالنُّھٰی التُّقٰی بِمَلْکِنَا بِاَمْرِنَا
ھَوٰی شَقِیَ فَارِغًا اِلَّامِنْ ذِکْرِ
مُوْسٰی رِدْاً کَیْ یُصَدِّقُنِیْ وَیُقَالُ
مُغِیْثًا اَوْمُعِیْنًا یَبْطُشُ وَیَبْطِشُ
یَاْتَمِرُوْنَ یَتَشَاوَرُوْنَ وَ
الْجِذْوَۃُ قِطْعَۃٌ غَلِیْظَۃٌ
مِنَ الْخَشَبِ لَیْسَ فِیْھَا لَھَبٌ
سَنَشُدُّ سَنُعِیْنُکَ کُلَّمَا
عَزَّزْتَ شَیْئًا فَقَدْ جَعَلْتَ
لَہٗ عَضُدًا وَقَالَ غَیْرُہٗ کُلَّمَا
لَمْ یَنْطِقْ بِحَرْفٍ اَوْفِیْہِ
تَمْتَمَۃٌ اَوْفَافَاۃٌ فَھِیَ
عُقْدَۃٌ اَزْرِیْ ظَھْرِیْ
فَیُسْحِتَکُمْ فَیُھْلِکَکُمُ الْمُثْلٰی
تَانِیْثُ الْاَمْثَلِ یَقُوْلُ بِدِیْنِکُمْ
یُقَالُ خُذِ الْمُثْلٰی خُذِ الْاَمْثَلَ
ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا یُقَالُ ھَلْ
اَتَیْتَ الصَّفَّ الْیَوْمَ یَعْنِیْ
الْمُصَلَّی الَّذِیْ یُصَلّٰی فِیْہِ
فَاَوْجَسَ اَضْمَرَ خَوْفًا فَذَھَبَتِ
الْوَاوُ مِنْ خِیْفَۃً لِکَسْرَۃِ الْخَاءِ
فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ عَلٰی جُذُوْعِ
خَطْبُکَ بَالُکَ مِسَاسَ مَصْدَرُ
مَاسَّہٗ مِسَاسًا لَنَنْسِفَنَّہٗ لَنُذْرِیَنَّہٗ

نُہٰی پرہیزگاری بِمَلْکِنَا اپنے اختیار سے۔ ھَوٰی۔ بدبخت ہوا۔ فَارِغًا۔ حضرت موسیٰ کے سوا اور کوئی خیال دل میں نہ رہا۔ رِدْاً یعنی فریادرس یا مددگار۔[1] یَبْطُشُ اور یَبْطِشُ ضمہ اور کسرہ دونوں طرح پڑھا جاتا ہے۔ یَاْتَمِرُوْنَ مشورہ کرتے ہیں۔ جِذْوَۃٍ لکڑی کا ایک موٹا ٹکڑا جس میں آگ کا شعلہ نہ نکلے (صرف اس کے منہ پر آگ لگی ہو) سَنَشُدُّ عَضُدَکَ ہم تیری مدد کریں گے جب تو کسی چیز کو زور دے گویا تو نے اسے عَضُد یعنی بازو دیا (یہ تمام تفسیریں حضرت ابن عباسؓ سے منقول ہیں) دوسرے حضرات کہتے ہیں اگر زبان سے کوئی حرف ادا نہ کرسکے یا حرف تا یا حرف فا ادا نہ ہوسکے تو عُقْدَۃٌ کہا جاتا ہے اَزْرِیْ۔ میری پیٹھ فَیُسْحِتَکُمْ یعنی تمہیں ہلاک کرے۔ مُثْلٰی۔ اَمْثَلُ کی مؤنث ہے۔ یہاں مراد ہے تمہارا دین خراب کرنا چاہتے ہیں۔ عربی محاورہ ہے خُذِ الْمُثْلٰی ـــ خُذِ الْاَمْثَلَ اچھی روش اچھا طریقہ سنبھال۔ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا قطار باندھ کر آؤ۔ عرب لوگ فقرہ بولتے ہیں ھَلْ اَتَیْتَ الصَّفَّ الْیَوْمَ یعنی آج تو صف میں گیا یا نہیں۔ یعنی نماز کے مقام میں گیا؟ فَاَوْجَسَ پس دل دھڑکنے لگا حضرت موسیٰ کا) خِیْفَۃً کی اصل خِوْفَۃٌ تھی عربی قاعدہ کے مطابق واؤ ماقبل کسرہ یا سے بدل گئی فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ یعنی عَلٰی جُذُوْعِ النَّخْلِ۔ خَطْبُکَ تیرا حال مِسَاسَ مَاسَّہٗ مِسَاسًا (چھونے کے معنے میں ہے) لَنَنْسِفَنَّہٗ یعنی لَنُذْرِیَنَّہٗ ہم تجھے راکھ بنا کر دریا میں اڑا دیں گے

[1] بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے یُقَالُ قَدْ اَرْدَاْتُہٗ عَلٰی ضَیْعَتِہٖ اَیْ اَعَنْتُہٗ عَلَیْھَا یعنی رِدْءًا کا معنی مددگار۔ عرب لوگ کہتے ہیں میں نے اس کے کام پر اس کی ردء کی یعنی مدد کی ۱۲ منہ

الضحاء الحر قصیہ اتبعی اثرہ وقد یکون ان تقص الکلام نحن نقص علیک عن جنب عن بعد وعن جنابۃ وعن اجتناب واحد قال مجاھد علی قدر موعد لاتنیا لاتضعفا مکانا سوی منصف بینھم یبسا یابسا من زینۃ القوم الحلی الذی استعاروا من آل فرعون فقذفتھا القیتھا القی صنع فنسی موسی ھم یقولونہ اخطأ الرب ان لا یرجع الیھم قولا فی العجل۔

لاتضحٰی ضحاء سے ہے بمعنی گرمی۔ قصیہ اس کے پیچھے پیچھے چلی جا۔ بعض اوقات قصّ کا معنی بیان کرنا بھی ہوتا ہے جیسے (سورہ یوسف میں) نحن نقص علیک آیا ہے۔ عن جنب اور عن جنابۃ اور عن اجتناب ان تینوں کا ایک مطلب ہے۔ یعنی دور سے۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں[1] علی قدر کا معنی وعدے پر لا تنیا سستی نہ کرو۔ یبسا خشک من زینۃ القوم یعنی زیور میں سے جو بنی اسرائیل نے فرعون والوں سے عاریۃً (مانگ کر) لئے تھے۔ فقذفتھا میں نے اسے ڈال دیا۔ القی بنایا فنسی اس کا مطلب یہ ہے کہ سامری اور اس کے لوگ کہتے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے غلطی کی کہ اس بچھڑے کو خدا نہ سمجھ کر دوسری جگہ چل دیا۔ ان لا یرجع الیھم قولا یعنی وہ بچھڑا ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا تھا۔

۱۵۷۔ حدثنا ھدبۃ بن خالد حدثنا ھمام حدثنا قتادۃ عن انس بن مالک بن صعصعۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثھم عن لیلۃ اسری بہ حتی اتی السماء الخامسۃ فاذا ھارون قال ھذا ھارون فسلم علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح تابعہ ثابت وعباد بن ابی علی عن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(از ہدبہ بن خالد از ہمام از قتادہ) انس بن مالک بن صعصعہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے شب معراج کا حال بیان کیا۔ فرمایا پانچویں آسمان پر میں پہنچا وہاں ہارون پیغمبر سے ملا، جبرائیل نے کہا یہ ہارون ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہنے لگے آئیے اچھے بھائی اچھے پیغمبر اس حدیث کو قتادہ کے ساتھ ثابت بنانی اور عباد بن ابی علی نے بھی بحوالہ انس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔[2]

باب ۲۰۲۹ قول اللہ تعالیٰ وھل اتاک حدیث موسیٰ وکلم اللہ موسیٰ تکلیما۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ھل اتاک حدیث موسیٰ کیا آپ نے موسیٰ کا قصہ سنا؟ دوسرا ارشاد وکلم اللہ موسیٰ تکلیما۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ ؑ سے کلام کیا۔

[1] اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ [2] ان کی روایتوں میں مالک بن صعصعہ کا واسطہ نہیں ہے۔ ثابت کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

۳۱۵۸- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ -

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات کو مجھے معراج ہوا میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک دُبلے پتلے سیدھے بال والے آدمی ہیں جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک میانہ قامت سرخ رنگ کے آدمی ہیں (ایسے تروتازہ پاک صاف) جیسے ابھی حمام سے نکلے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام سے ان کی پوری اولاد میں میں زیادہ مشابہ ہوں (میں جب پیغمبروں سے ملاقات کر چکا) تو میرے سامنے دو پیالے لائے گئے ایک میں دودھ تھا ایک میں شراب میں نے دودھ کا پیالہ لے کر پی لیا اس وقت (فرشتوں نے مجھ[۱] سے) کہا آپ نے فطرت پر عمل کیا (دودھ آدمی کی پیدائشی غذا ہے۔) اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت خراب[۲] ہو جاتی۔

۳۱۵۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ وَذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى آدَمُ طُوَالٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَقَالَ عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَذَكَرَ الدَّجَّالَ -

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از ابوالعالیہ) حضرت ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کے لیے یہ زیبا نہیں کہ وہ کہے میں یونس بن متّٰی سے بہتر ہوں[۳]۔ راوی نے حضرت یونس کے والد کا نام متّٰی[۴] بیان کیا۔

آپ نے شب معراج کا حال بیان کیا فرمایا موسیٰ علیہ السلام تو گندمی رنگ دراز قامت تھے جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام گھونگریالے بال والے میانہ قامت شخص تھے آپ نے مالک فرشتہ کا ذکر کیا جو دوزخ کا داروغہ، نیز دجال کا بھی ذکر کیا۔

---

[۱] ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت جبرائیلؑ نے کہا ۱۲ منہ [۲] حالانکہ یہ شراب جنت کا تھا مگر اس کا نمونہ دنیا میں دنیا کا شراب ہے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شراب کا پیالہ لیتے تو آپ کے دین میں کبھی شراب حرام نہ ہوتا درست رہتا بعضے مسلمان باوصف شراب حرام ہونے کے اس کے پینے سے باز نہیں رہتے اس وقت تو سب کے سب خوب شراب اڑاتے اور مست و متوالے ہو کر صدہا گناہوں میں مبتلا ہوتے کیونکہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے ۱۲ منہ [۳] اس کے دو معنے ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ اپنے تئیں یونس سے افضل نہ سمجھے[؟] حضرت یونسؑ سے ایک قصور ہو گیا تھا مگر اللہ نے معاف کر دیا وہ پیغمبر تھے پیغمبر کا درجہ کسی ولی کو نہیں مل سکتا عوام مسلمانوں کا تو کیا ذکر ہے دوسرے یہ کہ مجھ کو یونس پیغمبر پر فضیلت نہ دے یعنی اس طرح کہ حضرت یونسؑ کی توہین یا حقارت نکلے کسی پیغمبر کی خفی سی بھی توہین یا حقارت کرنا کفر ہے خدا ان لوگوں کو غارت کرے جو بعد نصاریٰ کے بہانہ سے حضرت عیسیٰؑ کی توہین کرتے ہیں۔ وہ اپنا ایمان آپ خراب کرتے ہیں اس کی مثل وہی ہے پرانے شگون کے لئے اپنی ناک کٹائی اسی طرح ان کو ہدایت کرے جو خارجیوں یا رافضیوں کے رد کا بہانہ کر کے حضرت عثمانؓ یا حضرت علیؓ کی توہین کرتے ہیں ۱۲ منہ [۴] اس سے امام بخاری نے ان لوگوں کا رد کیا جو کہتے ہیں متّٰی ان کی والدہ کا نام تھا ۱۲ منہ

۳۱۶۰۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ السَّخْتِیَانِیُّ عَنِ ابْنِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ وَجَدَھُمْ یَصُوْمُوْنَ یَوْمًا یَعْنِیْ عَاشُوْرَآءَ فَقَالُوْا ھٰذَا یَوْمٌ عَظِیْمٌ وَھُوَ یَوْمٌ نَجَّی اللّٰہُ فِیْہِ مُوْسٰی وَاَغْرَقَ اٰلَ فِرْعَوْنَ فَصَامَ مُوْسٰی شُکْرًا لِلّٰہِ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِمُوْسٰی مِنْھُمْ فَصَامَہٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِہٖ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ایوب سختیانی از ابن سعید بن جبیر از والدش) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورا کا روزہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بڑا دن ہے اسی دن اللہ تبارک وتعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی اور فرعون کو غرق کیا تو موسیٰ نے بطور شکر خداوندی کے اس دن روزہ رکھا۔ آپؐ نے (ان کی باتیں سن کر) فرمایا میں ان سے زیادہ حضرت موسیٰؑ سے تعلق رکھتا ہوں پھر آپؐ نے اس دن روزہ رکھا لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

باب ۳۰۲ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّہٖٓ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً وَّقَالَ مُوْسٰی لِاَخِیْہِ ھٰرُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِیْلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰی لِمِیْقَاتِنَا وَکَلَّمَہٗ رَبُّہٗ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرٰىنِیْ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ یُقَالُ دَکَّہٗ زَلْزَلَہٗ فَدُکَّتَا فَدُکِکْنَ جَعَلَ الْجِبَالَ کَالْوَاحِدَۃِ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا وَّلَمْ یَقُلْ کُنَّ رَتْقًا مُلْتَصِقَتَیْنِ اُشْرِبُوْا ثَوْبٌ مُشَرَّبٌ مَصْبُوْغٌ قَالَ ابْنُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَوٰعَدْنَا مُوْسٰی

ثَلٰثِیْنَ لَیْلَۃً وَّاَتْمَمْنٰھَا بِعَشْرٍ الآیۃ ہم نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس راتوں کا وعدہ کیا اور دس راتیں اور بڑھا کر چالیس راتیں اس کے مالک کی میعاد کی پوری کر دیں اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام سے کہا تم میری قوم میں میرے نائب رہو اور نرمی کرتے رہنا مفسد لوگوں کے طریقہ پر مت چلنا اور جب موسیٰ علیہ السلام مقررہ میعاد پر آیا اور اس کے رب نے اس سے باتیں کیں۔ تو کہنے لگے اے رب مجھے اپنی ذات کا دیدار کرا دے۔ ارشاد ہوا تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔ آخر تک یعنی وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ تک۔ عرب لوگ کہتے ہیں دَکَّہٗ یعنی اسے ہلا دیا[1] فَدُکَّتَا (سورۂ حاقہ) تثنیہ کا صیغہ اس طرح استعمال کیا گیا کہ پہاڑوں کو ایک چیز فرض کیا گیا اور زمین کو ایک چیز (اس طرح کل دو چیزیں ہو گئیں) قاعدے کے مطابق فَدُکِکْنَ ہونا تھا۔ (مگر تثنیہ استعمال کرنے کی) مثال (سورۂ انبیاء میں ہے) اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا (یہاں بھی کانتا تثنیہ ہے) کُنَّ رَتْقًا نہیں کہا گیا۔ رتقا

[1] امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر کی جو سورۂ اعراف میں ہے فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا ۱۲ منہ

عَبَّاسٍ اِنْبَجَسَتْ اِنْفَجَرَتْ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ رَفَعْنَا۔

کا معنی جڑے ہوئے ملے ہوئے۔ اُشْرِبُوْا (سورۂ بقرہ) اس سے نکلا ہے جو رنگنے کے معنی میں آتا ہے جیسے عرب لوگ کہتے ہیں ثَوْبٌ مُّشْرَبٌ یعنی رنگا ہوا کپڑا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اِنْبَجَسَتْ کا معنی اِنْفَجَرَتْ پھوٹ نکلے۔ نَتَقْنَا (سورہ اعراف) ہم نے اٹھایا۔

۳۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عمرو بن یحییٰ از والدش از ابوسعید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگ بے ہوش ہو جائیں گے، سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا۔ میں کیا دیکھوں گا موسٰے عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں کہ انہیں مجھ سے پہلے ہوش آجائے گا یا بیہوش ہی نہ ہوں گے۔ اس لیے کہ طور پر وہ بے ہوش ہو چکے تھے[1]۔

۳۱۶۲۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

(از عبداللہ بن محمد جعفی از عبدالرزاق از معمر از ہمام از حضرت ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت کبھی نہ سڑتا، اگر حواء نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

بَاب ۱۳۰۲۔ طُوفَانٍ مِنَ السَّيْلِ

يُقَالُ لِلْمَوْتِ الْكَثِيرِ طُوفَانٌ۔ الْقُمَّلُ الْحُمْنَانُ يُشْبِهُ صِغَارَ الْحَلَمِ حَقِيقٌ حَقٌّ سُقِطَ كُلُّ مَنْ نَدِمَ فَقَدْ سُقِطَ فِي يَدِهِ۔

حَدِيثُ الْخَضِرِ مَعَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

باب طوفان کا بیان

طوفان سے مراد سیلاب ہے۔ موت کثیر واقع ہونے کو بھی طوفان کہتے ہیں (یعنی خدا نخواستہ اموات بہت زیادہ ہونے لگیں تو یہ بھی طوفان کہلاتا ہے) قُمَّل سے مراد چیچڑی یا چیچڑے جو چھوٹی جوں کے ہم شکل ہوتا ہے حقیق کا معنی حق، لازم سُقِطَ فِي يَدِهِ شرمندہ ہوا سُقِطَ فِي أَيْدِيهِمْ شرمندہ ہوئے (سُقِطَ فِي يَدِهِ عربی محاورہ ہے) حضرت خضر اور حضرت موسٰی علیہما السلام کا قصہ۔

۳۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ

(از عمرو بن محمد از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حر بن قیس

---

[1] تو وہ بیہوشی اس بیہوشی کا بدل ہو گئی ۱۲ منہ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسٍ الْفَزَارِيُّ فِيْ صَاحِبِ مُوْسٰى قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّيْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِيْ هٰذَا فِيْ صَاحِبِ مُوْسَى الَّذِيْ سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَاْنَهٗ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا مُوْسٰى فِيْ مَلَاٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ لَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى بَلٰى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَاَلَ مُوْسَى السَّبِيْلَ اِلَيْهِ فَجُعِلَ لَهُ الْحُوْتُ اٰيَةً وَّقِيْلَ لَهٗ اِذَا فَقَدْتَّ الْحُوْتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ يَتْبَعُ الْحُوْتَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لِمُوْسٰى فَتَاهُ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَاۤ اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَاۤ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ فَقَالَ مُوْسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا الَّذِيْ قَصَّ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ۔

کا اس امر میں اختلاف ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کن کے پاس تشریف لے گئے تھے؟ (جنہوں نے بچے کو قتل کیا دیوار سیدھی کی کشتی کو سوراخ کیا) ابن عباسؓ نے کہا وہ حضرت خضر تھے۔ اتنے میں ابی بن کعب ادھر سے گذرے، ابن عباس نے انہیں بلایا کہنے لگے میرے اور میرے دوست (حربن قیس) میں اختلاف ہوگیا ہے کہ موسیٰؑ کے وہ ساتھی کون تھے؟ جن سے موسیٰؑ نے ملاقات کی خواہش کی تھی کیا آپ نے اس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپ اس کے متعلق کچھ ذکر فرماتے تھے؟ ابی بن کعب نے کہا ہاں! میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک بار ایسا ہوا موسیٰؑ بنی اسرائیل کے ایک گروہ میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص ان کے پاس آیا دریافت کیا آپ کسی ایسے شخص کو بھی جانتے ہیں جو آپ سے زیادہ عالم ہو؟ انہوں نے کہا نہیں! اس وقت اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی میرا بندہ خضر آپ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان تک پہنچنے کی دعا کی ایک مچھلی کو اللہ نے ان کے لیے نشان بنا دیا اور ان سے کہا گیا جب یہ مچھلی گم ہوجائے (دریا میں چلی جائے) وہیں سے آپ لوٹ آئیے خضر وہیں ملیں گے غرضیکہ موسیٰ برابر چلتے تھے اس انتظار میں تھے کہ کہاں وہ سمندر میں غائب ہوجاتی ہے؟ چلتے چلتے ان کے خادم نے ان سے کہا دیکھئے! جب ہم صخرہ کے پاس ٹھیرے تھے تو (وہاں عجب معاملہ ہوا مچھلی تڑپ کر دریا میں چلی گئی تھی) میں آپ سے مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا تھا۔ شیطان نے اسکا ذکر کرنا ہی بھلا دیا موسیٰؑ نے یہ سن کر کہا وہی تو منزل مقصود تھی چنانچہ دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے پاؤں کے نشانات پر لوٹے وہاں خضر سے ملاقات ہوئی پھر وہی واقعات ہوئے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن) میں بیان فرمایا۔

۳۱۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبَكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوْسٰى صَاحِبَ الْخَضِرِ لَيْسَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو بن دینار) سعید بن جبیر کہتے ہیں میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا نوف بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ علیہ السلام خضر سے ملے تھے وہ دوسرے موسیٰ تھے، بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے انہوں نے کہا نوف جھوٹا ہے اللہ کا دشمن ہے۔

هُوَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنَّمَا مُوسَى آخَرُ
فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى
قَامَ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ
أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ
الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ بَلَى لِي عَبْدٌ بِمَجْمَعِ
الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيْ رَبِّ وَمَنْ لِي بِهِ وَرُبَّمَا
قَالَ سُفْيَانُ أَيْ رَبِّ وَكَيْفَ لِي بِهِ قَالَ تَأْخُذُ حُوتًا
فَتَجْعَلُهُ فِي مِكْتَلٍ حَيْثُمَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ
وَرُبَّمَا قَالَ فَهُوَ ثَمَّهْ وَأَخَذَ حُوتًا فَجَعَلَهُ فِي مِكْتَلٍ
ثُمَّ انْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ حَتَّى
إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا فَرَقَدَ
مُوسَى وَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فَخَرَجَ فَسَقَطَ فِي
الْبَحْرِ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا فَأَمْسَكَ
اللَّهُ عَنِ الْحُوتِ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَصَارَ مِثْلَ الطَّاقِ
فَقَالَ هَكَذَا مِثْلُ الطَّاقِ فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ
بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا حَتَّى إِذَا كَانَ مِنَ
الْغَدِ قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا
مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى
النَّصَبَ حَتَّى جَاوَزَ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ قَالَ لَهُ
فَتَاهُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي
نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ
أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا

ہم سے ابی بن کعب نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کو خطبہ سنانے کے لیے
کھڑے ہوئے کسی نے ان سے پوچھا سب لوگوں میں کون زیادہ عالم ہے
انہوں نے کہا میں! اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ بات پسند نہ آئی کیونکہ انہوں نے
اللہ تعالیٰ کی طرف علم کو منسوب نہ کیا (یوں کہتے اللہ بڑا عالم ہے) تو اللہ
تعالیٰ نے کہا کیوں نہیں؟ (یعنی تجھ سے بھی بڑا عالم ہے) مجمع البحرین پر میرا
ایک بندہ ہے وہ تجھ سے بھی زیادہ عالم ہے (مجمع البحرین۔ دو دریاؤں
کے ملنے کی جگہ یعنی فارس و روم کے ملنے کی جگہ) موسیٰ علیہ السلام نے عرض
کیا اے رب مجھے ان تک کون ملائے گا؟ بعض اوقات سفیان راوی
نے یہ لفظ کہا میں کیسے ان تک پہنچوں گا؟ ارشاد ہوا کہ ایک مچھلی لے
کر پٹاری میں رکھ لے، جہاں پر مچھلی گم ہو جائے خضر وہیں ملے گا۔
غرضیکہ موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا ایک مچھلی لے کر پٹاری
میں رکھی اور اپنے خادم یوشع بن نون کو ساتھ لے کر چلے جب صخرہ پر
پہنچے تو دونوں نے اپنا سر ٹیکا (ذرا آرام کیلئے لیٹے) موسیٰ علیہ السلام
سو گئے (لیکن یوشع جاگتے رہے) مچھلی تڑپی اور تڑپ کر سمندر میں گری
اور چلتی بنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پانی کی روانی اس پر سے روک دی پانی
گویا طاق کی طرح اس پر بن گیا۔ راوی نے طاق کی وضع بتلائی۔ بہرحال
موسیٰ علیہ السلام اور یوشعؑ پھر جتنا ایک دن رات میں سے باقی رہا تھا
چلتے رہے، جب دوسرا دن ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے یوشعؑ سے
کہا ہمارا ناشتہ لاؤ ہم اس سفر میں تھک گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم (اس موقعہ پر) فرماتے ہیں موسیٰ کو تھکاوٹ اسی وقت محسوس ہوئی جب
اس مقام سے آگے بڑھ گئے جہاں تک جانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ یوشعؑ
نے کہا (موسیٰؑ سے حضور) عرض ہے جب ہم صخرہ کے پاس ٹھہرے تھے، تو
میں مچھلی کا ذکر کرنا ہی بھول گیا۔ شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا۔ مچھلی نے عجیب طور پر دریا کی راہ لی (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے ہیں) مچھلی کو تو سمندر میں راہ ملی اور موسیٰ اور یوشع کو تعجب ہوا۔

فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَّلَهُمَا عَجَبًا قَالَ لَهُ مُوسٰى ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا رَجَعَا يَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُّسَجًّى بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ مُوسٰى فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ وَاَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰى بَنِىْۤ اِسْرَآئِيْلَ قَالَ نَعَمْ اَتَيْتُكَ لِتُعَلِّمَنِىْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ يَا مُوسٰى اِنِّىْ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ اللّٰهُ لَا تَعْلَمُهٗ وَاَنْتَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَآ اَعْلَمُهٗ قَالَ هَلْ اَتَّبِعُكَ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا وَّكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا اِلٰى قَوْلِهٖ اِمْرًا فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِيْنَةٌ كَلَّمُوْهُمْ اَنْ يَّحْمِلُوْهُمْ فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوْهُ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمَّا رَكِبَا فِى السَّفِيْنَةِ جَآءَ عُصْفُوْرٌ فَوَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ فَنَقَرَ فِى الْبَحْرِ نَقْرَةً اَوْ نَقْرَتَيْنِ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ يَا مُوسٰى مَا نَقَصَ عِلْمِىْ وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ بِمِنْقَارِهٖ مِنَ الْبَحْرِ اِذْ اَخَذَ الْفَاْسَ فَنَزَعَ لَوْحًا قَالَ فَلَمْ يَفْجَاْ مُوسٰى اِلَّا وَقَدْ قَلَعَ لَوْحًا بِالْقَدُّوْمِ فَقَالَ لَهٗ مُوسٰى مَا صَنَعْتَ قَوْمٌ حَمَلُوْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِيْنَتِهِمْ

موسیٰ علیہ السلام نے کہا وہی مقام تھا جس کے لیے ہم سفر کر رہے ہیں (کہ مچھلی کہاں نکل بھاگتی ہے) اور دونوں باتیں کرتے ہوئے اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے جب پھر صخرہ پر پہنچے وہاں ایک شخص دیکھا کپڑے لپیٹے ہوئے (وہی خضر تھے) موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور پوچھا آپ کے ملک میں سلام کی رسم کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ انہوں نے کہا ہاں میں آپ کے پاس اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کو جو علوم عطا ہوئے ہیں وہ آپ مجھے بھی سکھلائیں! خضر علیہ السلام نے کہا اللہ تعالیٰ نے ایک طرح کا علم مجھے سکھلایا ہے جسے آپ نہیں جانتے اور آپ کو دوسری طرح کا علم سکھلایا ہے جسے میں نہیں جانتا بہر کیف موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں؟ خضر علیہ السلام نے کہا آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکیں گے آپ کیسے صبر کر سکتے ہیں جب کہ آپ کو ان واقعات کی پوری حقیقت و ماہیت ہی معلوم نہیں آخر آیت امرا تک بہر صورت حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام اکٹھے چل پڑے سمندر کے کنارے کنارے جا رہے تھے، ایک کشتی ادھر سے گذری، انہوں نے کہا ہمیں سوار کر لو کشتی والوں نے خضر کو پہچان لیا اور بے کرایہ سوار کر لیا جب موسیٰ اور خضر دونوں کشتی پر سوار ہوئے تو ایک چڑیا کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے سمندر میں ایک دو چونچیں ماریں، خضر نے کہا اے موسیٰ میرے اور آپ کے علم نے اللہ کے علم میں سے اتنا ہی کم کیا ہے جتنا اس چڑیا نے اپنی چونچ میں سمندر میں سے کم کیا (یعنی کچھ بھی کمی معلوم نہیں ہوئی) بعد ازاں خضر علیہ السلام نے ایک کلہاڑی لی اور کشتی کا تختہ نکال ڈالا، تھوڑی دیر موسیٰ ٹھہرے تھے کہ خضر نے ایک

له اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ دین اور شریعت کی باتیں [illegible] کیونکہ حضرت موسیٰ بڑے جلیل القدر پیغمبر تھے شریعت کا علم ان کو حضرت خضر سے کہیں زیادہ تھا ۱۲ منہ

ته یعنی اس خاص طریق اور وضع سے نہیں جانتے جس طریق اور وضع پر میں جانتا ہوں اسی طرح حضرت خضر نے جو کہا میں اس کو نہیں جانتا یعنی تمہارے پیرایہ اس تاویل کی اتنی ضرورت ہے کہ شریعت اور حقیقت دونوں کا علم حضرت موسیٰ کو تھا اور سب پیغمبروں کو ہوتا ہے اور حضرت خضر کو بھی ضرور [illegible] باتیں شرع کی معلوم نہیں دور نہ ان کا ایمان کیسے پورا ہوتا اگر حضرت موسیٰ کی طرح اس علم کے ماہر نہ تھے ۱۲ منہ

تله اردو ترجمہ میں وہ لطف نہیں رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عربی فقرے میں ہے اس لئے وہ فقرہ سامنے رہنا چاہیے

فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَكَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَلَمَّا خَرَجَا مِنَ الْبَحْرِ مَرُّوا بِغُلَامٍ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَقَلَعَهُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَوْمَأَ سُفْيَانُ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِفُ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ إِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ مَائِلًا أَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ سُفْيَانُ كَأَنَّهُ يَمْسَحُ شَيْئًا إِلَى فَوْقُ فَلَمْ أَسْمَعْ سُفْيَانَ يَذْكُرُ مَائِلًا إِلَّا مَرَّةً قَالَ قَوْمٌ أَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُضَيِّفُونَا عَمَدْتَ إِلَى حَائِطِهِمْ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور تختہ لبو لے سے نکال ڈالا اب تو موسیٰؑ سے نہ رہا گیا، کہنے لگے انہوں نے تو ہمیں بغیر کرایہ کے سوار کر لیا ہے آپ نے ان کی کشتی کو نشانہ بنایا اسے پھاڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دیں! یہ تو آپ نے سنگین کام کیا خضرؑ نے کہا کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے موسیٰ علیہ السلام نے (معذرت کی) کہا بھول چوک پر گرفت نہ کیجئے! اور میرا کام مشکل نہ بنائیے بہر حال حضرت موسیٰؑ سے یہ پہلی بھول ہو گئی۔ (حضرت خضرؑ نے معذرت قبول کی) بعد ازاں جب دونوں سمندر سے خشکی میں اترے تو راستے میں ایک لڑکا دیکھا جو بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا خضرؑ نے اسکا سر تھاما اور اس طرح اکھیڑ ڈالا۔ راوی سفیان نے انگلیوں کی نوک سے اشارہ کیا جیسے کوئی چیز اُچک لیتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ نے ناحق ایک معصوم جان کا خون کیا یہ تو نازیبا کام کیا آپ نے (خضر علیہ السلام نے کہا میں تو پہلے ہی) کہہ چکا تھا آپ میرے ساتھ صبر نہ کر سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر اب کے میں کوئی بات پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دیجئے گا بیشک آپ کا عذر معقول ہے۔ خیر پھر دونوں چلے ایک بستی والوں پر پہنچے ان سے کھانا مانگا انہوں نے کھانا دینے سے انکار کیا (اتفاقاً) اس بستی میں ایک ایسی دیوار دیکھی جو اب جھک کر گرنے کو تھی خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا تو وہ دیوار سیدھی ہو گئی۔

راوی سفیان نے یہ اشارہ اس طرح کیا جیسے کوئی شخص کسی چیز کے اوپر کی طرف ہاتھ پھیرے۔ راوی علی بن عبداللہ کہتے ہیں میں نے مائلاً (جھک کر) کا لفظ (اس حدیث میں) ایک ہی بار سنا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا ان لوگوں کے پاس ہم آئے انہوں نے نہ ہمیں کھانا دیا نہ مہمانی کی آپ نے خواہ مخواہ ان کی دیوار درست کر دی، مزدوری لے کر کام کرنا چاہیئے تھا۔ خضر علیہ السلام نے کہا بس اب میری آپ کی جدائی کی گھڑی آ پہنچی۔ جن باتوں پر آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکے ان کی حقیقت بتلاتا ہوں۔ پھر انہوں نے وہی بیان کیا جو قرآن شریف میں ہے۔

وُدِدْنَا اَنَّ مُوْسٰی کَانَ صَبَرَ فَقَصَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا مِنْ خَبَرِھِمَا قَالَ سُفْیٰنُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْحَمُ اللّٰہُ مُوْسٰی لَوْ کَانَ صَبَرَ یُقَصُّ عَلَیْنَا مِنْ اَمْرِھِمَا وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَمَامَھُمْ مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ صَالِحَۃٍ غَصْبًا وَاَمَّا الْغُلَامُ فَکَانَ کَافِرًا وَّکَانَ اَبَوَاہُ مُؤْمِنَیْنِ ثُمَّ قَالَ لِیْ سُفْیٰنُ سَمِعْتُہٗ مِنْہُ مَرَّتَیْنِ وَحَفِظْتُہٗ مِنْہُ قِیْلَ لِسُفْیٰنَ حَفِظْتَہٗ قَبْلَ اَنْ تَسْمَعَہٗ مِنْ عَمْرٍو اَوْ تَحَفَّظْتَہٗ مِنْ اِنْسَانٍ فَقَالَ مِمَّنْ اَتَحَفَّظُہٗ رَوَاہُ اَحَدٌ عَنْ عَمْرٍو غَیْرِیْ سَمِعْتُہٗ مِنْہُ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلٰثًا وَحَفِظْتُہٗ مِنْہُ۔

۳۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَصْبَھَانِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ الْخَضِرُ اَنَّہٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَۃٍ بَیْضَآءَ فَاِذَا ھِیَ تَھْتَزُّ مِنْ خَلْفِہٖ خَضْرَآءَ

باب ۲۰۳۲

۳۱۶۶۔ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ ھَمَّامِ بْنِ مُنَبِّہٍ اَنَّہٗ سَمِعَ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِیْلَ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُوْلُوْا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پسند ہے کاش موسیٰ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں کے اور حالات سے بھی آگاہ فرماتے راوی سفیان فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائیں اگر وہ صبر کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کے اور اسرار بھی ہم پر منکشف کرتے ابن عباس رض نے اس آیت کو یوں پڑھا وکان اَمَامَھُمْ (وَرَآءَھُمْ کی جگہ) مَلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ صَالِحَۃٍ غَصْبًا[1]۔ لڑکا جسے خضر نے مار ڈالا تھا، کافر تھا۔ اس کے ماں باپ ایمان دار تھے علی بن مدینی کہتے ہیں سفیان نے مجھ سے کہا میں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے دو بار سنی اور یاد کر لی۔ لوگوں نے سفیان سے پوچھا عمرو سے جو تم نے یہ حدیث سنی اس سے پیشتر بھی تم نے کسی اور سے سن کر یہ حدیث یاد کر لی تھی انہوں نے کہا میں اور کس سے سن کر یاد کرتا ہمیرے سوا کسی اور نے عمرو بن دینار سے یہ حدیث روایت نہیں کی میں نے اس سے دو یا تین بار سنی اور یاد رکھی

(از محمد بن سعید اصبہانی از ابن المبارک از معمر از ہمام بن منبہ از حضرت ابوہریرہ رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لیے ہوا کہ آپ ایک خشک بنجر زمین پر بیٹھے (جہاں سبزہ کا نام و نشان نہ تھا) لیکن جب آپ وہاں سے چلے تو زمین سرسبز ہو کر لہلہانے لگی[2]۔ (خضر کا معنی سرسبز، ہرا بھرا)

باب[3]

(از اسحاق بن نصر از عبد الرزاق از معمر از ہمام بن منبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کو حکم ہوا (بیت المقدس میں) سجدہ کرتے ہوئے (رکوع کرتے ہوئے) داخل ہو اور یہ کہتے جاؤ حِطَّۃٌ (گناہوں کی معافی ہو) انہوں

---

[1] مشہور قرأت یوں ہے وَکَانَ وَرَآءَھُمْ مَّلِکٌ یَّاْخُذُ کُلَّ سَفِیْنَۃٍ غَصْبًا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَرَآءَھُمْ کی جگہ اَمَامَھُمْ پڑھا اور صَالِحَۃٍ کا لفظ زیادہ کیا ۱۲ منہ

[2] کہتے ہیں خضر کا نام بلیا بن ملکان بن فالغ بن عابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح تھا وہ حضرت ابراہیم سے پہلے پیدا ہو چکے تھے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ وہ حضرت آدم ع کے صلبی بیٹے تھے بعضوں نے کہا قابیل کے بیٹے تھے ابن لہیعہ نے کہا فرعون کے بیٹے تھے کسی نے کہا ... کے نواسے تھے کسی نے کہا حضرت الیاس ع کے بھائی تھے۔ ان کی نبوت کے بارے میں بھی اختلاف ہے قسطلانی نے کہا اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ خضر اب تک زندہ ہیں اور ابراہیم بن ادہم، بشر حافی، معروف کرخی، سری سقطی، جنید بہت سے اولیا نے یہی کہا ہے لیکن امام بخاری نے کہا ہے کہ وہ موجود نہیں ہیں ۱۲ منہ

[3] بعضے نسخوں میں باب ہے پہلے یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال الحموی قال قال محمد ابن ...

حِطَّةٌ فَبَدَّلُوْا فَدَخَلُوْا يَزْحَفُوْنَ عَلٰى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوْا حَبَّةٌ فِىْ شَعْرَةٍ۔

نے بدل دیا، بجائے سجدہ کے، سُرین پر گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور بجائے حطۃ کے، حَبَّةٌ فِىْ شَعْرَةٍ کہتے ہوئے گئے۔ حَبَّةٌ فِىْ شَعْرَةٍ دانہ بالی میں[لہ]

۳۱۶۷- حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٍ وَّخِلَاسٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سِتِّيْرًا لَا يُرٰى مِنْ جِلْدِهٖ شَىْءٌ اِسْتِحْيَاءً مِّنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَقَالُوْا مَا يَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَّاِمَّا اُدْرَةٌ وَّاِمَّا اٰفَةٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ اَرَادَ اَنْ يُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا لِمُوْسٰى فَخَلَا يَوْمًا وَّحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِيَابَهٗ عَلَى الْحَجَرِ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰى ثِيَابِهٖ لِيَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ فَاَخَذَ مُوْسٰى عَصَاهُ وَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ ثَوْبِىْ حَجَرُ ثَوْبِىْ حَجَرُ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى مَلَاٍ مِّنْ بَنِىْٓ اِسْرَآئِيْلَ فَرَاَوْهُ عُرْيَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَاَبْرَاَهٗ مِمَّا يَقُوْلُوْنَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِالْعَصَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِهٖ ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا۔

(از اسحاق بن ابراہیم از روح ابن عبادہ از عوف از حسن بصری و محمد بن سیرین و خلاس بن عمرو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسیٰؑ بڑے شرمیلے اور سخت ستر پوش انسان تھے کہ کوئی شخص بھی شرم کی وجہ سے ان کے ستر کا ذرا سا حصہ بھی نہ دیکھ سکتا تھا۔ بنی اسرائیل کے چند لوگوں نے انہیں ستایا کہنے لگے موسےٰؑ جو اس قدر اپنا بدن چھپاتے ہیں تو اس میں کوئی عیب ضرور ہے یا تو برص ہے (یعنی کوڑھ کا مرض) یا فتق یا کوئی اور مرض۔ اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا کہ حضرت موسیٰ کی بے عیبی کھل جائے۔ چنانچہ ایک دن ایسا اتفاق ہوا موسیٰ علیہ السلام اکیلے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ کر (ننگے نہانا) شروع کیا جب نہا چکے اور پتھر پر سے کپڑے لینے لگے تو پتھر (بحکم خداوندی) ان کے کپڑے لے کر بھاگا موسیٰؑ نے عصا سنبھالی اور پتھر کے پیچھے پیچھے کہتے جاتے تھے ارے پتھر میرے کپڑے دے۔ وہ پتھر آخر وہاں جا تھما جہاں بنی اسرائیل کے لوگ موجود تھے، انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ننگا دیکھ لیا اللہ کی مخلوق میں بہت اچھے جو عیب وہ لگاتے تھے ان سے پاک صاف، موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لیکر پہنے اور پتھر کو عصا مارنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم پتھر میں ان کی مار کے نشانات موجود ہیں تین یا چار یا پانچ اس آیت کا یہی مطلب ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى الخ (سورۂ احزاب) اے ایمان والو ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰؑ کو ستایا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے طوفان سے پاک کر دیا اور موسیٰؑ اللہ کے نزدیک آبرو دار تھے۔

[لہ] یعنی دانہ بالی میں انہوں نے پروردگار سے ٹھٹھا شروع کیا واہ رے گستاخی مثل مشہور ہے با اولیا بس با اہم بازی ۱۲ منہ [لہ] اس حدیث کے متعلق حضرت مولانا علامہ عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ یہ موضوع ہے، اسرائیلیات سے ہے (احقر کا بھی یہی) خیال ہے کہ آج کل کے معمولی لیڈر بھی اتنی عقل رکھتے ہیں کہ (بقیہ آئندہ صفحہ)

۳۱۶۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى قَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

(از ابوالولید از شعبہ از اعمش از ابو وائل) عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم کیا۔ (عرب کے بعض سرداروں کو زیادہ دیا) ایک شخص[1] کہنے لگا (یہ شخص معتب بن قشیر منافق تھا) اس تقیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے بیان کر دیا۔ آپ غصے ہوئے اتنا کہ میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر غصّہ کے آثار دیکھے۔ پھر فرمایا اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے اُن کو اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

باب ۲۰۳۳ يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَهُمْ۔ مُتَبَّرٌ خُسْرَانٌ وَلِيُتَبِّرُوا يُدَمِّرُوا مَا عَلَوْا مَا غَلَبُوا۔

باب يَعْكُفُونَ عَلَى أَصْنَامٍ لَّهُمْ وہ اپنے بتوں کی پوجا کر رہے تھے (سورہ اعراف) مُتَبَّرٌ بمعنی نقصان تباہی وَلِيُتَبِّرُوا (سورہ بنی اسرائیل) کا معنی خراب نہ کریں۔ مَا عَلَوْا جس جگہ حکومت پائیں غالب ہوں[2]۔

۳۱۶۹- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجْنِي الْكَبَاثَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ قَالُوا أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیلو کا پھل چن رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کالے کالے دیکھ کر چنو وہ (پکے ہوئے) اور مزیدار ہوتے ہیں لوگوں نے عرض کیا کیا آپؐ نے بکریاں چرائی ہیں (جبھی تو آپؐ کو شناخت ہے یہ درخت جنگل کے علاوہ نہیں ہوتا، عام طور پر اونٹ والوں، اور چرواہوں کو اس سے سابقہ پڑتا ہے) آپؐ نے فرمایا بھلا کوئی ایسا پیغمبر

(بقیہ سابقہ صفحہ) کہ وہ دنیا کی ہر بلا اس کا جواب دینا تضیع اوقات کے علاوہ اس لئے بھی پسند نہیں کرتے کہ خود جواب دینا اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ کوئی بات ضرور دشتی دال میں کالا کالا ہے چہ جائیکہ ایک پیغمبر ایسی خرافات کو وقعت دے بشرطیکہ فی الواقعہ لوگوں نے ایسا طوفان بپا کیا ہو۔ اول تو ایسے بہتان انتہائی کمینے اور سفلہ لوگ وضع کرتے ہیں جنہیں خود سنجیدہ مخالف بھی ٹھکرا دیتے ہیں لیکن اگر ایسی بات ہوئی بھی ہو تو موسیٰ علیہ السلام ایسے جلیل القدر پیغمبر اس کو کہاں درخور اعتنا سمجھنے لگے تھے اور بہت ایذا سمجھنے لگے تھے۔ پھر اللہ میاں کے پاس کیا صرف یہی جوابی حربہ رہ گیا تھا کہ وہ اس طرح مزید ذلیل کرتے ننگا کر کے صفائی کرتے مانا یہ بھی تو ہو سکتا تھا کہ ان کی نرینہ اولاد اِن کی ہم شکل کے متعلق لوگوں کے دل میں خیال ڈال دیتے کہ یہ بچو یہ تو صاحب اولاد ہیں یہ کہاں نامرد ہیں نیز برص کے متعلق ننگا دکھانا کیا ضروری تھا چھوٹا سا لنگوٹا بھی اگر نافِ تا گھٹنوں تک ہوتا باقی بدن ننگا ہوتا جب بھی ان کمینوں کا ازالہ خیال یا ازالۂ تہمت و بہتان ہو سکتا تھا ایسی کونسی بیماری ہے جس کے لئے بالکل ننگا دکھایا گیا۔ نامردی کے متعلق تو ننگا دکھانا بھی بیکار ہے۔ عموماً نامرد پورے اعضا ہونے کے باوجود قوت مردمی سے خالی ہوتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ عبدالرزاق (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [1] یہ شخص معتب بن قشیر منافق تھا ۱۲ منہ

[2] سورہ بنی اسرائیل کا لفظ وَلِيُتَبِّرُوا گو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصے سے متعلق نہ تھا مگر مُتَبَّرٌ اور اس کا مادہ ایک ہونے سے اس کا بیان کر دیا اور مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا کے بعد سورہ بنی اسرائیل میں مذکور تھا اس کو بھی بیان کر دیا۔ ۱۲ منہ

قَالَ وَهَلْ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ رَعَاهَا۔

بھی گزرا ہے جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں [۱]

بَاب ۲۰۳۴ وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖٓ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً الْآيَةَ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ الْعَوَانُ النَّصَفُ بَيْنَ الْبِكْرِ وَالْهَرِمَةِ فَاقِعٌ صَافٍ لَا ذَلُولٌ لَمْ يُذِلَّهَا الْعَمَلُ تُثِيرُ الْأَرْضَ لَيْسَتْ بِذَلُولٍ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَعْمَلُ فِي الْحَرْثِ مُسَلَّمَةٌ مِنَ الْعُيُوبِ لَا شِيَةَ بَيَاضٌ صَفْرَاءُ إِنْ شِئْتَ سَوْدَاءُ وَيُقَالُ صَفْرَاءُ كَقَوْلِهٖ جِمَالَاتٌ صُفْرٌ فَادَّارَأْتُمْ اخْتَلَفْتُمْ۔

باب وَإِذْ قَالَ مُوسٰى لِقَوْمِهٖٓ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ الْآيَةَ

وہ وقت یاد کیجئے جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا اللہ تمہیں ایک گائے کاٹنے کا حکم دیتا ہے آخر آیت تک (سورۃ البقرہ) ابوالعالیہ کہتے ہیں عَوَانٌ کا معنی بچھیری اور بوڑھی کے درمیان یعنی ادھیڑ فَاقِعٌ صاف لَا ذَلُولٌ کام کاج سے وہ ذلیل نہیں ہوئی تُثِيرُ الْأَرْضَ وہ محنت والی گائے نہیں ہے جو زمین میں ہل چلاتی ہو یا کھیتی باڑی کا کام کرتی ہو۔ مُسَلَّمَةٌ کا معنی عیبوں سے پاک شِيَةَ سفید داغ صَفْرَاءُ کا معنی زرد مگر سیاہ بھی اس کا معنی ہو سکتا ہے جِمَالَةٌ صُفْرٌ یعنی کالے اونٹ (یہ سورۂ مرسلات میں ہے) فَادَّارَأْتُمْ (سورۃ البقرہ) پس تم نے اختلاف کیا۔

بَاب ۲۰۳۵ وَفَاةِ مُوسٰى عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَذِكْرِهٖ بَعْدُ

باب موسیٰ علیہ السلام کا وصال اور بعد از وصال۔

۳۱۷۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهٗ

(از یحییٰ بن موسیٰ از عبدالرزاق از معمر از طاوس از والدش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس عزرائیل آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں (انسان سمجھ کر) طمانچہ دے مارا (ان کی آنکھ پھوٹ گئی) وہ پروردگار کے پاس لوٹ گئے اور

---

[۱] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے اور کرمانی اور حافظ نے جو وجہیں بیان کیں وہ دور از قیاس ہیں اور شاید امام بخاری اس باب میں کوئی حدیث لکھنے والے تھے مگر موقع نہ ملا اور کاتبوں نے غلطی سے اس حدیث کو اس باب میں لکھ دیا واللہ اعلم اس حدیث میں چونکہ سب پیغمبروں کا ذکر ہے تو ان میں حضرت موسیٰ بھی آ گئے بلکہ نسائی کی روایت میں حضرت موسیٰ کا ذکر صراحتہً موجود ہے۔ بکریاں ہر پیغمبر نے چرائی ہیں اس لئے کہ بکری ایک جانور ہے اور جانور کے چرانے کے بعد پھر آدمیوں کے چرانے کا کام ان کو تفویض کیا جاتا ہے بعضوں نے کہا اس لئے کہ لوگ یہ سمجھ لیں کہ نبوت اور پیغمبری اللہ کی دین ہے جو اپنے ناتوان بندوں یعنے چرواہوں کو دیتا ہے اور گھمنڈ والے دنیا دار اس سے محروم رہ جاتے ہیں ۱۲ منہ [۲] اس کو آدم بن ابی ایاس نے اپنی تفسیر میں وصل کیا ۱۲ منہ

سَمَّكَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ قَالَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

عرض کیا تونے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ پروردگار نے فرمایا دوبارہ اس کے پاس جا اور اس سے کہنا کہ ایک بیل کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ رکھ جتنے بال اس کے ہاتھ تلے آئیں اتنے برس وہ زندہ رہے گا (عزرائیل نے یہ پیغام الٰہی پہنچایا) موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب اس کے بعد کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا موت۔ موسیٰ نے عرض کیا (جب آخر کار مرنا ہی ہے تو) ابھی سہی حضرت موسیٰ نے یہ التجا کی مجھے ارض مقدس (بیت المقدس) سے ایک پتھر کی مار برابر نزدیک کردے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں وہاں (بیت المقدس میں) ہوتا تو تمہیں موسیٰؑ کی قبر دکھاتا۔ راستے کے کنارے لال ٹیلے کے نیچے۔ عبدالرزاق نے بحوالہ معمر از ہمام از حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی حدیث نقل کی۔

۱۳۷۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ قَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْعَالَمِينَ فِي قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهِ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ يَدَهُ فَلَطَمَ الْيَهُودِيَّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ بن عبدالرحمان و سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک مسلمان (حضرت ابوبکر صدیق) اور ایک یہودی (فنحاص) میں گالی گلوچ ہوئی مسلمان نے کہا قسم اس خدا کی جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی (اس طرح کی قسم کھائی (مسلمان نے)۔ یہودی نے یہ کہا قسم اس ذات کی جس نے موسیٰ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی مسلمان نے ہاتھ اٹھا کر اسے طمانچہ مارا۔ وہ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور (مسلمان کے ساتھ جو اس کا حال گذرا وہ) بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت مت[۲] دو (قیامت کے دن) لوگ بے ہوش ہوجائیں گے مجھے سب سے پہلے ہوش آئے گا دیکھوں گا موسیٰؑ عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب معلوم نہیں وہ بے ہوش ہوکر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں

---

[۱] بعضے حکیموں نے انسان کی تعریف یوں کی ہے حیوان ناطق مائت متنبی شاعر کہتا ہے ؎ نحن بنو الموتی فما بالنا نعاف ما لا بد من شربہ ۱۲ منہ

[۲] یعنی اس طرح سے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین نکلے یا یہ حکم اس وقت کا ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب پیغمبروں سے افضل ہیں یا یہ مطلب ہے کہ اپنی رائے سے فضیلت نہ دو جتنا شرع میں وارد ہے اتنا کہو ۱۲ منہ

بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِيْ أَكَانَ فِيْمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِيْ أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

گے یا ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ نے مستثنیٰ رکھا ہے[1]۔

۳۱۷۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى فَقَالَ لَهُ مُوْسٰى أَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ أَخْرَجَتْكَ خَطِيْئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ ثُمَّ تَلُوْمُنِيْ عَلٰى أَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى مَرَّتَيْنِ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از حمید بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت آدم اور موسیٰ علیہ السلام میں تکرار ہوا موسیٰؑ نے کہا تم وہی آدم ہو نا! جو گناہ کی وجہ سے بہشت سے نکالے گئے حضرت آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو نا! جسے اللہ تعالیٰ نے پیغمبری دے کر اس سے باتیں کر کے لوگوں پر فضیلت دی پھر ایسے کام پر مجھے ملامت کرتے ہو جو میرے پیدا ہونے سے میری تقدیر میں لکھا جا چکا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار یوں فرمایا کہ آدم موسیٰ علیہ السلام پر غالب آئے[2]۔

۳۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ وَرَأَيْتُ سَوَادًا كَثِيْرًا سَدَّ الْأُفُقَ فَقِيْلَ هٰذَا مُوْسٰى فِيْ قَوْمِهٖ

(از مسدد از حسین بن نمیر از حصین بن عبدالرحمان از سعید بن جبیر) ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمانے لگے (دوسرے انبیاء کی) امتیں مجھے بتلائی گئیں۔ میں نے ایک بڑا گروہ دیکھا جس نے آسمان کا کنارہ ڈھانک لیا تھا مجھ سے کہا گیا یہ موسیٰؑ ہیں اپنی امت کو ساتھ لیے ہوئے ہیں[3]۔

بَاب ۲۰۳۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ إِلٰى قَوْلِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوا امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ الْآيَةَ (سورہ مریم) اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو فرعون کی بیوی (آسیہ) کی مثال دی آخر سورت وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ تک۔

۳۱۷۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ

(از یحییٰ بن جعفر از وکیع از شعبہ از عمرو بن مرہ از مرہ ہمدانی)

---

[1] یعنی إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ میں یہ آیت سورہ زمر میں ہے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ آخر تک ۱۲ منہ

[2] یعنی بحث و تقریر میں اس حدیث میں حضرت موسیٰؑ کا بیان ہے کہ اللہ نے ان کو چن لیا پیغمبری دی اور یہ گفتگو دونوں پیغمبروں کی وفات کے بعد ہوئی لہٰذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ

[3] ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ یہ معاملہ معراج کی رات کو ہوا۔ شاید معراج آپ کو دو بار ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں ۱۲ منہ

عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّۃَ عَنْ مُرَّۃَ الْھَمْدَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰیؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّ لَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا اٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَمَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاِنَّ فَضْلَ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں میں کاملین کی تعداد بہت ہے مگر عورتوں میں باکمال صرف دو ہیں ایک آسیہ جو فرعون کی بیوی ہے دوسری مریم جو عمران کی بیٹی ہے اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت ہے باقی تمام کھانوں[1] پر۔

باب ۲۰۳۷ اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی الْاٰیَۃَ

لَتَنُوْٓءُ لَتُثْقِلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُولِی الْقُوَّۃِ لَا یَرْفَعُھَا الْعُصْبَۃُ مِنَ الرِّجَالِ یُقَالُ اَلْفَرِحِیْنَ الْمَرِحِیْنَ وَیْکَاَنَّ اللّٰہَ مِثْلُ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَیُوَسِّعُ عَلَیْہِ وَیُضَیِّقُ۔

باب (قارون کا بیان) اِنَّ قَارُوْنَ کَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰی الْاٰیَۃَ (سورۂ قصص) قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم (بنی اسرائیل) میں سے تھا۔ آخر آیت تک[2]۔ (اسی سورت میں لَتَنُوْٓءُ کا معنی بھاری ہوتیں تھیں ابن عباس کہتے ہیں اُولِی الْقُوَّۃِ (اسی سورت میں) کے معنی ہیں کہ مردوں کی ایک جماعت اسکی مَفَاتِیْح نہ اٹھا سکتی تھیں[3] فَرِحِیْنَ اترانے والا ناشکر مغرور وَیْکَاَنَّ گیا تونہیں دیکھا؟ یَبْسُطُ روزی فراخ کرتا ہے یَقْدِرُ روزی تنگ کرتا ہے۔

باب ۲۰۳۸ وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا

اِلٰٓی اَھْلِ مَدْیَنَ لِاَنَّ مَدْیَنَ بَلَدٌ وَمِثْلُہٗ وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ وَاسْئَلِ الْعِیْرَ یَعْنِیْ اَھْلَ الْقَرْیَۃِ وَاَھْلَ الْعِیْرِ وَرَآءَکُمْ ظِھْرِیًّا لَمْ یَلْتَفِتُوْٓا اِلَیْہِ یُقَالُ اِذَا لَمْ تَقْضِ حَاجَتَہٗ ظَھَرْتَ حَاجَتِیْ وَجَعَلْتَنِیْ ظِھْرِیًّا قَالَ الظِّھْرِیُّ

باب (حضرت شعیب کا بیان) وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا الْاٰیَۃَ (سورۂ ہود) ہم نے مدین کی طرف شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ مدین کی طرف کا مطلب ہے اہل مدین کی طرف۔ مدین شہر کا نام ہے بحر قلزم پر) اِلٰی مَدْیَنَ مثال ہے (سورۂ یوسف میں) وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ وَاسْئَلِ الْعِیْرَ یعنی بستی والوں سے پوچھ لے اور قافلہ والوں سے پوچھ لے ظِھْرِیًّا ادھر پھر کر نہیں دیکھتے عرب لوگوں کا جب کام نہ نکلے تو ظَھَرْتَ حَاجَتِیْ یا جَعَلْتَنِیْ ظِھْرِیًّا تو نے میرا کام

---

[1] ثرید وہ کھانا جو روٹی اور شوربا سے بنایا جاتا ہے کمال سے مراد یہاں وہ کمال ہے جو ولایت سے بڑھ کر نبوت کے قریب پہنچا ہو مگر نبوت نہ ہو اس تاویل کی ضرورت ہے کہ ولی تو بہت سی عورتیں گزری ہیں اور پیغمبر کوئی عورت نہیں ہوئی اس پر سب کا اجماع ہے مگر اشعری سے منقول ہے کہ چھ عورتیں پیغمبر تھیں حوا اور سارہ اور موسیٰ کی والدہ اور ہاجرہ اور آسیہ اور مریم واللہ اعلم ۱۲ منہ [2] ابن عباسؓ نے کہا حضرت موسیٰؑ کا چچا زاد بھائی تھا ابن اسحاق نے کہا ان کا چچا تھا کہتے ہیں قارون توراۃ کو بڑی خوش آوازی سے پڑھا کرتا تھا مگر مال کی طمع سے منافق بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہلاک کیا ۱۲ منہ [3] آیت میں عصبہ کا لفظ ہے عصبہ کہتے ہیں دس یا پندرہ یا چالیس مردوں کو ۱۲ منہ

۳۱۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ زَادَ مُسَدَّدٌ يُونُسَ بْنِ مَتَّى۔

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از اعمش از ابو وائل) عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں یونس سے بہتر ہوں۔

مسدد کی ایک روایت میں یونس بن متّیٰ[1] ہے۔

۳۱۷۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از قتادہ از ابو العالیہؒ) حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یہ زیبا نہیں کہ وہ یہ کہے میں یونسؑ بن متّیٰ سے بہتر ہوں۔ یونس کو اس کے والد کی طرف نسبت دی (یعنی اس کے والد کا نام بھی بتایا)

۳۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَتَهُ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ فَقَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَامَ فَلَطَمَ وَجْهَهُ وَقَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَذَهَبَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا فَمَا بَالُ فُلَانٍ لَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ فَذَكَرَهُ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُفَضِّلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عبد العزیز بن ابی سلمہ از عبد اللہ بن فضل از اعرج) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی اپنا سامان بیچ رہا تھا کسی نے ایسی قیمت لگائی جو اسے ناگوار گذری وہ کہنے لگا قسم اس خدا کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو سب آدمیوں میں سے چن لیا یعنی سب آدمیوں پر فضیلت دی (میں اتنے پیسوں کے عوض نہیں بیچوں گا) ایک انصاریؓ اس کا یہ فقرہ سن کر کھڑا ہوا اور ایک طمانچہ اسے رسید کیا (اور کہا کمبخت) تو کہتا ہے قسم اس کی جس نے موسیٰ کو سب آدمیوں میں سے چن لیا حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود ہیں وہ یہودی آپؐ کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ اے ابو القاسم میں ذمی ہوں اور عہد رکھتا ہوں (یعنی مسلمانوں نے مجھ سے معاہدہ کر کے امن دے رکھا ہے) پھر کیا وجہ ہے کہ فلاں شخص نے مجھے طمانچہ مارا آپ نے (اس مسلمان سے) فرمایا کیوں تو

[1] اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] سفیان بن عیینہ نے اپنی جامع میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب البعث میں عمرو بن دینار سے نقل کیا کہ طمانچہ مارنے والے ابوبکر صدیقؓ تھے تو انصار کا معنی لغوی مراد ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مددگار ۱۲ منہ [3] یحییٰ کے ساتھ ابو نعیم نے بھی سفیان سے سُنا۔ عبد الرزاق

الصُّوْرِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ أُخْرٰى فَأَكُوْنُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوْسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَحُوْسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّوْرِ أَمْ بُعِثَ قَبْلِيْ وَلَا أَقُوْلُ إِنَّ أَحَدًا أَفْضَلُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

نے اس کے منہ پر طمانچہ مارا اس نے سارا قصہ بیان کیا آپ سن کر غصے ہوئے اتنا کہ چہرہ مبارک پر غصہ کے آثار محسوس ہوئے پھر فرمایا اللہ کے پیغمبروں میں ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو؎ (قیامت کے دن) صور پھونکا جائے گا تمام سماوی وارضی مخلوق بے ہوش ہو جائیگی مگر جنہیں اللہ چاہے گا (وہ بے ہوش نہ ہونگے) پھر دوسری بار صور پھونکا جائیگا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا۔ تو دیکھوں گا موسیٰؑ عرش کا کونا تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ طور کے دن والی ان کی بے ہوشی بدل ہوگئی یا وہ مجھ سے پہلے اٹھ کھڑے ہوں گے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونسؑ بن متّٰی سے افضل ہے۔

۳۱۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِعَبْدٍ أَنْ يَقُوْلَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ مَتّٰى۔

(از ابوالولید از شعبہ از سعد بن ابراہیم از حمید بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بندے کو یہ مناسب نہیں کہ کہے میں یونسؑ بن متی سے بہتر ہوں۔

باب ۲۰۴۰ وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُوْنَ فِي السَّبْتِ يَعْدُوْنَ يَتَجَاوَزُوْنَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا شَوَارِعَ إِلٰى قَوْلِهٖ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ

باب وَاسْأَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ

الْآيَةَ ان یہودیوں سے اس بستی کا حال پوچھ جو سمندر کے قریب تھی یہ لوگ سنیچر کے دن کے معاملہ میں زیادتی کرنے لگے شُرَّعًا یعنی شوارع یا پانی پر تیرتی ہوئی کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ تک۔

باب ۲۰۴۱ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَآتَيْنَا دَاوُدَ زَبُوْرًا الزُّبُرُ الْكُتُبُ وَاحِدُهَا زَبُوْرٌ زَبَرْتُ كَتَبْتُ وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِيْ مَعَهٗ قَالَ مُجَاهِدٌ سَبِّحِيْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ

باب (حضرت داؤدؑ کا بیان) وَلَقَدْ آتَيْنَا

دَاوُدَ زَبُوْرًا (سورہ بنی اسرائیل) ہم نے داؤد کو زبور دی۔ زبور کا معنی کتاب اس کی جمع زُبُر ہے زَبَرْتُ کا معنی میں نے لکھا وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا الآیۃ ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی، پہاڑوں اور پرندوں سے کہا اس کے ساتھ تسبیح پڑھو أَوِّبِيْ مَعَهٗ

؎ یعنی اپنی عقل اور رائے اور قیاس سے کیونکہ فضیلت ایک مخفی امر ہے اس کا اللہ ہی کو علم ہے ... دوسری حدیثوں میں اس کی صراحت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کے سردار تھے اس لئے آپ کو ان سے افضل کہنا جائز ہوگا مگر ادب کے ساتھ احتیاط کے ساتھ ؎۲ اس کو فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ

أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ الدُّرُوعَ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ الْمَسَامِيرِ وَالْحَلَقِ وَلَا يُدِقُّ الْمِسْمَارَ فَيَتَسَلْسَلَ وَلَا يُعَظِّمْ فَيَفْصِمَ بَسْطَةً زِيَادَةً وَّفَضْلًا وَّاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔

مجاہد کہتے ہیں اس کا معنی ہے اس کے ساتھ تسبیح پڑھو وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ۔ ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا۔ اس سے کہہ دیا اچھی کشادہ زرہیں بنا اور کڑیاں (یعنی کیلیں اور حلقے چھلے) اندازے سے بنا بہت پتلے نہ کردے کہ زرہ ہلتی لٹکتی رہے اور نہ اتنے موٹے کہ چھلے کو توڑ دیں۔ اچھے کام کیے جاؤ میں تمہارے کام دیکھ رہا ہوں۔

۳۱۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْقُرْآنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ رَوَاهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام از حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا اتنا آسان کر دیا تھا کہ وہ اگر جانوروں پر زین کسنے کا حکم دیتے تو زین کے جانے سے پہلے وہ زبور پڑھ چکتے۔[1] اور صرف ذاتی محنت اور ہاتھ کی محنت سے کمائی ہوئی روٹی کھاتے (دوسرا کوئی ذریعۂ معاش نہ تھا) اس حدیث کو موسیٰ بن عقبہ نے بحوالہ صفوان از عطاء بن یسار از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔[2]

۳۱۸۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَهُ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَقُولُ وَاللَّهِ لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمان) عبد اللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا "میں کہتا ہوں جب تک زندہ رہوں گا دن کا روزہ رکھوں گا اور رات کو نماز میں قیام کروں گا" تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تو یوں کہتا تھا "میں دن کو روزہ رکھا کروں گا رات کو نماز میں قیام کروں گا۔ میں نے عرض کیا بے شک میں نے ایسا کہا تھا، تو آپ نے فرمایا تجھے اتنی

[1] اس قدر جلد زبور پڑھ لینا حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ نووی نے کہا بعض لوگوں سے منقول ہے کہ وہ رات میں قرآن کے چار ختم کیا کرتے اور دن کو چار۔ قسطلانی نے کہا اللہ تعالیٰ نے بعضے بندوں کے لئے اپنی قدرت کا کرشمہ اس طرح ظاہر فرمایا کہ ان کے لئے زمانہ کو اور مسافت کو سمیٹ دیتا ہے میں نے ابوالطاہر قدسی کو دیکھا کہ وہ رات دن میں قرآن کے دس ختم کیا کرتے تھے اور شیخ الاسلام برہان بن ابی شریف نے کہا وہ رات دن میں پندرہ ختم کرتے تھے اور یہ امر بغیر تائید ربانی اور فیض روحانی کے نہیں ہو سکتا۔ مترجم کہتا ہے کرامت اور معجزہ کے طور پر پڑھ جانے میں ہماری گفتگو نہیں ہے لیکن عوام الناس کو قرآن تین دن سے کم میں پڑھنا مکروہ ہے اور خلاف سنت ہے اور عبد اللہ بن مسعود کا قول گزر چکا ہے کہ انہوں نے ایسے شخص پر انکار کیا تھا جس نے مفصل کی ساری سورتیں ایک ہی رکعت میں پڑھ ڈالی تھیں ۱۲ منہ

[2] موسیٰ بن عقبہ کی روایت کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا ۱۲ منہ

لَا صَوْمَ مِنَ النَّهَارِ وَلَا قُوْمَ مِنَ اللَّيْلِ قُلْتُ قَدْ فَلْتُهُ قَالَ اِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ صُمْ وَاَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قَالَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا وَّذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ وَهُوَ عَدْلُ الصِّيَامِ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔

۳۱۸۱۔ **حَدَّثَنَا** خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ اُنَبَّاْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتِ النَّفْسُ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ اَوْ كَصَوْمِ الدَّهْرِ قُلْتُ اِنِّيْ اَجِدُ بِيْ قَالَ مِسْعَرٌ يَعْنِيْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى

بَاب ۲۰۴۲ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ

طاقت نہیں۔ یوں کیا کر روزہ بھی رکھا افطار بھی کر اور رات کو نماز پڑھ بھی اور سو بھی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (تین کے تیس ہو گئے) اس طرح گویا ہمیشہ کے روزے شمار ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپؐ نے فرمایا (اچھا) تو ایسا کر ایک دن روزہ رکھ دو دن افطار کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس بھی زیادہ طاقت ہے۔ آپؐ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔ داؤدؑ کا یہی روزہ ہے یہ سب روزوں سے افضل ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ افضل کی طاقت ہے آپؐ نے فرمایا اس سے افضل کوئی روزہ نہیں[1]

(از خلاد بن یحییٰ از مسعر از حبیب بن ابی ثابت از ابو العباس) عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا مجھے کسی نے بتایا ہے کہ تو رات کو نماز میں کھڑا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں (یا رسول اللہ) آپ نے فرمایا جب تو ایسا کریگا آنکھیں (کمزوری سے) اندر گھس جائیں گی اور جان کمزور ہو جائے گی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر۔ بس یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے یا ہمیشہ روزہ رکھنے کے مشابہ ہے میں نے عرض کیا مجھے تو اس سے زیادہ قوت معلوم ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھا کر وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے اور جنگ میں دشمن کے مقابلہ سے نہ ہٹتے تھے۔

باب اللہ کے نزدیک تمام نمازوں میں داؤد علیہ السلام کی نماز پسند ہے اور تمام روزوں میں داؤدؑ کا روزہ پسند ہے۔ آدھی رات تک سوتے تھے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کا چھٹا حصہ جب باقی رہتا تو سو جاتے

[1] یہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے افضل ہے کیونکہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے نفس کو روزے کی عادت ہو جاتی ہے اور عادت کی وجہ سے عبادت کے لئے جو مشقت ہونا چاہیئے وہ باقی نہیں رہتی ۱۲ منہ

سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ عَلِيٌّ وَّهُوَ قَوْلُ عَائِشَةَ مَآ اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِيْ اِلَّا نَآئِمًا

ایک دن روزہ رکھتے ایک دن افطار کرتے علی بن مدینی نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے جو یہ فرمایا اس کے یہ موافق ہے فرماتی ہیں آنحضرت کو جب سحر کا وقت میرے پاس گذرا تو آپ سوتے ہی ہوتے یعنی جب بھی آپؐ میرے پاس رات کے وقت ہوتے تو اس کی سحر آپؐ خوابیدہ ہوتے۔

۳۱۸۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَّاَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو بن دینار از عمرو بن اوس ثقفی) عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب روزوں میں داؤد علیہ السلام کا روزہ زیادہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے سب نمازوں میں بھی زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز ہے وہ آدھی رات سوئے رہتے پھر تہائی رات عبادت کرتے پھر رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے۔

باب ۲۰۴۳ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اِلٰى قَوْلِهٖ وَفَصْلَ الْخِطَابِ

قَالَ مُجَاهِدٌ الْفَهْمُ فِي الْقَضَآءِ وَلَا تُشْطِطْ لَا تُسْرِفْ وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً يُقَالُ لِلْمَرْاَةِ نَعْجَةٌ وَّيُقَالُ لَهَآ اَيْضًا شَاةٌ وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ فَقَالَ اَكْفِلْنِيْهَا مِثْلُ وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّآءُ ضَمَّهَا وَعَزَّنِيْ غَلَبَنِيْ صَارَ اَعَزَّ مِنِّيْ اَعْزَزْتُهٗ جَعَلْتُهٗ عَزِيْزًا فِي الْخِطَابِ يُقَالُ الْمُحَاوَرَةُ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ

باب وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اِلٰى قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَصْلَ الْخِطَابِ۔ ہمارے زوردار بندے داود کا ذکر کر وہ خدا کی طرف زیادہ رجوع کرنے والے تھے مجاہدؒ کہتے ہیں فَصْلَ الْخِطَابِ کا مطلب فیصلہ کرنے اور عدل وقضا کرنے کی سمجھ وَلَا تُشْطِطْ ظلم مت کر وَاهْدِنَآ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ہمیں سیدھی راہ بتا (انصاف کی راہ) یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس ننانوے دُنبیاں، (عورتیں) ہیں۔ عورت کو نعجہ بھی کہتے ہیں اور شاۃ بھی کہتے ہیں میرے پاس ایک ہی دنبی (عورت) ہے یہ کہتا ہے وہ بھی میرے حوالے کر دے اَكْفِلْنِيْهَا اسی طرح ہے جیسے وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا یعنی زکریا نے اسے اپنی طرف بلا لیا عَزَّنِيْ مجھ پر غالب ہوا اَعْزَزْتُهٗ اسی سے ہے یعنی میں نے اسے عزت دار کیا فِي الْخِطَابِ محاورے میں داؤدؑ

ف۱ معلوم ہوا آپ آدھی رات کے بعد تہجد پڑھتے اور تہجد پڑھ کر سو جاتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے یہ اور زیادہ مشکل اور نفس پر زیادہ شاق ہے ۱۲ منہ ف۲ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ

بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ إِلَى نِعَاجِهِ وَإِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْخُلَطَاءِ الشُّرَكَاءِ لَيَبْغِي إِلَى قَوْلِهِ إِنَّمَا فَتَنَّاهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ اخْتَبَرْنَاهُ وَقَرَأَ عُمَرُ فَتَّنَّاهُ بِتَشْدِيدِ التَّاءِ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ۔

نے کہا تیری ایک دنبی جو وہ طلب کرتا ہے وہ ظالم ہے اور بہت سے حصہ دار، ساجھی ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے اِنَّمَا فَتَنَّاهُ ابن عباسؓ فرماتے ہیں اس کا معنی ہم نے اسے آزمایا۔ حضرت عمر بن خطاب نے فَتَّنَّاهُ بہ تشدید تا و دو نون پڑھا ہے (معنی وہی ہیں) پھر داؤدؑ نے اپنے مالک سے بخشش چاہی اور رکوع میں گر پڑے خدا کی طرف رجوع ہو گئے۔

۳۱۸۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَوَّامَ بْنَ حَوْشَبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَسْجُدُ فِي صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتَّى أَتَى فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ۔

(از سہل بن یوسف از عوام) مجاہد کہتے ہیں میں نے ابن عباسؓ سے دریافت کیا میں سورہ صٓ میں سجدہ کروں؟ انہوں نے یہ آیت پڑھی وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں داؤد اور سلیمان، یہانتک کہ اس آیت پر پہنچے فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ آپ بھی ان کے رستے پر چلیے۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حکم ہوا کہ ان کی پیروی کریں۔[1]

۳۱۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ لَيْسَ صٓ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب عکرمہ) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ سورہ صٓ کا سجدہ کچھ واجب سجدوں میں سے نہیں ہے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس میں سجدہ کرتے تھے۔[2]

بَاب ۴۴۳۔ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ الرَّاجِعُ

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهٗ أَوَّابٌ۔ اوّاب کا معنی رجوع ہونے والا۔ توبہ کرنے والا۔ لو لگانے والا۔ نیز آیت وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي حضرت سلیمانؑ کی یہ دعا اے میرے مالک مجھے

لہ اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ ۲ہ ہوا یہ تھا کہ حضرت داؤدؑ نے ایک کم سوبی بیان رکھ (؟) کر دی حسین عورت دیکھی ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ یہ عورت بھی مجھ کو مل جائے تو اچھا ہے پیغمبروں کا درجہ بہت عالی ہے اللہ تعالیٰ نے اس خیال پر بھی ان کو ملامت کی اور دو فرشتوں کو فرضی مدعی اور مدعا علیہ بنا کر انہوں سے فیصلہ کرایا جو حق تھا پہلے حضرت داؤدؑ کو خیال نہ آیا پھر سمجھ گئے کہ یہ سب میرے ہی حسب حال ہے اس وقت رنجیدہ ہوئے اور استغفار کیا اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا قسطلانی نے کہا یہ جو بعضے مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت داؤدؑ ایک عورت کے بال کھلے دیکھ کر اس پر عاشق ہو گئے تھے اس کے خاوند کو قتل کرایا اور کیا کیا خرافات نقلیں یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں حضرت علیؓ نے کہا جو کوئی ایسے قصے حضرت داؤدؑ کے بارے میں بیان کرے گا میں اس کو ایک سو ساٹھ کوڑے ماروں گا ۱۲ منہ ۳ہ امام بخاری نے اس حدیث کو کتاب التفسیر میں بھی نکالا اس میں یہ ہے کہ آپ نے سورہ صٓ میں سجدہ کیا ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو جو اگلے پیغمبروں کی پیروی کا حکم ہوا ان کا یہ مطلب ہے کہ عقائد اور اصول سب پیغمبروں کے ایک ہیں گو فروعات میں کسی قدر اختلاف ہو ۱۲ منہ ۴ہ یہ حدیث گو اس باب سے تعلق نہیں رکھتی تو سورہ صٓ میں حضرت داؤدؑ کا بیان ہے اور اس میں سجدہ بھی حضرت داؤدؑ کی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں ہے یہاں مناسبت سے اس کو بیان کر دیا ۱۲ منہ

الْمُنِيْرُ، وَقَوْلُهٗ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا
لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ وَقَوْلُهٗ
وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِيْنُ
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ — وَلِسُلَيْمٰنَ
الرِّيْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا
شَهْرٌ وَّاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ
اَذَبْنَا لَهٗ عَيْنَ الْحَدِيْدِ وَمِنَ
الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ
اِلٰى قَوْلِهٖ مِنْ مَّحَارِيْبَ قَالَ
مُجَاهِدٌ بُنْيَانٌ مَّا دُوْنَ الْقُصُوْرِ
وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ
كَالْحِيَاضِ لِلْاِبِلِ وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ كَالْجَوْبَةِ مِنَ الْاَرْضِ
وَقُدُوْرٍ رَّاسِيَاتٍ اِلٰى قَوْلِهٖ
الشَّكُوْرُ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ
مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ
الْاَرْضِ الْاَرَضَةُ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ
عَصَاهُ فَلَمَّا خَرَّ اِلٰى قَوْلِهِ الْمُهِيْنِ
حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ
فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَ
الْاَعْنَاقِ يَمْسَحُ اَعْرَافَ الْخَيْلِ
وَعَرَاقِيْبَهَا الْاَصْفَادُ الْوَثَاقُ
قَالَ مُجَاهِدٌ الصَّافِنَاتُ صَفَنَ

ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نصیب نہ ہو۔
نیز ارشاد خداوندی وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ
عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ان لوگوں نے ان کلمات کی پیروی
کی جو شیطان قوم حضرت سلیمان کی بادشاہی میں پڑھا
کرتے تھے۔ نیز ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کا فرمانبردار کیا۔ صبح
بھی ایک ماہ کی مسافت طے کرتی تھی اور شام بھی ایک ماہ کی
مسافت وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ۔ لوہے کا چشمہ ہم
نے اس کے لئے پگھلایا۔ بعض جنات اس کے حکم سے کام
کاج کرتے مَحَارِيْبَ تک۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں[۵۱] محاریب
وہ عمارتیں ہیں جو محلوں سے کم ہوں۔ تَمَاثِيْلَ کا معنی
تصویریں۔ لگن اونٹوں کے حوض[۵۲] کے برابر (جَوَاب بمعنی
حِيَاض) ابن عباسؓ فرماتے ہیں[۵۳] زمین کے گڑھے کے برابر
دیگیں چولہوں پر جمی ہوئیں۔ آیت کے آخر یعنی الشَّكُوْرُ
تک۔ جب ہم نے اس پر موت بھیجی تو جنوں کو اس کی موت
کی خبر نہ دی اس کی مِنْسَاَة یعنی عصا کو دیمک نے کھا
لیا اور وہ گر پڑے تب جنوں کو معلوم ہوا کہ ان کا انتقال
ہو گیا۔ آیت کے آخر الْمُهِيْنِ تک۔ فَطَفِقَ مَسْحًا
بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ یعنی اس نے گھوڑوں کے ایال
اور اگاڑی پچھاڑی کی رسیوں پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا[۵۴]
اَصْفَاد بیڑیاں۔ زنجیریں۔ مجاہد کہتے ہیں صَافِنَاتُ
وہ گھوڑے جو ایک پاؤں اٹھا کر کھر کی نوک زمین سے لگا
کر کھڑے ہوتے ہیں[۵۵] اَلْجِيَاد تیز دوڑنے والے جَسَدًا سے
شیطان مراد ہے (جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی

---

[۵۱] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۲] کہتے ہیں ایک لگن سے ہزار آدمی بیٹھ کر کھاتے ۱۲ منہ [۵۳] اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵۴] یہ امام بخاری نے تفسیر کی، مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں کا ملاحظہ کرنے لگے لیکن اکثر مفسرین نے یہ معنی کئے ہیں کہ ان کے پاؤں اور گردنیں تلوار سے کاٹنا شروع کر دیا چونکہ ان کے دیکھنے میں عصر کی نماز قضا ہو گئی تھی ۱۲ منہ [۵۵] یہ خاص عربی ذات والے گھوڑوں کی نشانی ہے اس کو فریابی نے وصل کیا ہے ۱۲ منہ

اَلْفَرَسُ دَفَعَ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى طَرَفِ الْحَافِرِ الْجِيَادُ السِّرَاعُ جَسَدًا شَيْطَانًا رُخَاءً طَيِّبَةً حَيْثُ اَصَابَ حَيْثُ شَاءَ فَامْنُنْ اَعْطِ بِغَيْرِ حِسَابٍ بِغَيْرِ حَرَجٍ

یہن کر آپ کی کرسی پر بیٹھ گیا تھا) رُخَاءً نرمی سے خوشی سے حَيْثُ اَصَابَ جہاں وہ جانا چاہتے۔ فَامْنُنْ پس تو جسے چاہے دے بِغَيْرِ حِسَابٍ بغیر تکلیف، بغیر حرج کے۔

۳۱۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عِفْرِيْتًا مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَاَمْكَنَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِي سُلَيْمَانَ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْبَغِي لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا عِفْرِيْتٌ مُتَمَرِّدٌ مِّنْ اِنْسٍ اَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از محمد بن زیاد از حضرت ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنوں میں سے ایک سرپھرا جن رات میری نماز میں آیا تاکہ میری نماز خراب کر دے اللہ تعالیٰ نے اسے میرے قابو میں کر دیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور چاہا کہ مسجد کے ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم سب اسے دیکھ سکو پھر مجھے اپنے بھائی سلیمانؑ کی دعا یاد آئی رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا الآیۃ میرے مالک مجھے ایسی بادشاہت اور حکومت دے جو پھر کسی کو نصیب نہ ہو۔ چنانچہ میں نے اس (جن) کو دھتکار کر بھگا دیا عِفْرِيْتٌ کا معنی سرکش خواہ آدمی ہو یا جن۔ اس کو عِفْرِيَةٌ بھی کہتے ہیں جیسے زِبْنِيَةٌ اس کی جمع زَبَانِيَةٌ ہے۔

۳۱۸۶۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً تَحْمِلُ كُلُّ امْرَاَةٍ فَارِسًا يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَلَمْ تَحْمِلْ شَيْئًا اِلَّا وَاحِدًا سَاقِطًا اِحْدٰى شِقَّيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از خالد بن مخلد از مغیرہ بن عبدالرحمان از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمانؑ جو داودؑ کے بیٹے تھے یہ کہا میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا (جماع کے لیے) ہر عورت کے پیٹ میں ایک لڑکے کا حمل رہے گا جو (پیدا ہو کر جوان ہو کر) شہسوار ہوگا اور جہاد فی سبیل اللہ کرے گا۔ ان کے ایک مصاحب[1] نے کہا آپ ان شاء اللہ کہہ دیں۔ مگر وہ نہ کہہ سکے (بھول گئے) پھر ان ستر عورتوں میں ایک ہی عورت نے بچہ جنا وہ بھی آدھا (نامکمل) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ان شاء اللہ

[1] مصاحب سے مراد فرشتہ ہے یا کوئی جن یا ان کا وزیر آصف ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ لَوْ قَالَهَا لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ شُعَيْبٌ وَابْنُ أَبِي الزِّنَادِ تِسْعِينَ وَهُوَ أَصَحُّ۔

کہہ (دیتے تو ستر کے ستر پیدا ہوتے اور) جہاد فی سبیل اللہ کرتے۔

شعیب اور ابن ابی الزناد نے اپنی روایتوں میں (ستر کی جگہ) نوے کا عدد بیان کیا ہے اور وہ بہ نسبت ستر کی روایت کے زیادہ صحیح ہے۔[۱]

۳۱۸۷۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلَ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ ثُمَّ قَالَ حَيْثُمَا أَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ وَالْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم تیمی از والدش) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت یا رسول اللہ (دنیا میں) سب سے پہلے کون سی مسجد تیار کی گئی؟ آپؐ نے فرمایا مسجد حرام، میں نے پوچھا پھر کونسی مسجد۔ آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ۔ میں نے پوچھا ان دونوں کے درمیان کتنا زمانہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال۔ پھر آپ نے فرمایا تجھے جہاں نماز کا وقت آجائے وہاں نماز پڑھ لے۔ ساری زمین تیرے لئے مسجد ہے۔[۲]

۳۱۸۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ وَقَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ سلگائی اب پتنگے اور جانور اس میں گرنے لگے (اسی طرح میں لوگوں کو دوزخ میں گرنے سے روکتا ہوں مگر لوگ ہیں کہ گرے پڑتے ہیں) حضرت ابوہریرہؓ نے) یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا دو عورتیں تھیں ہر ایک کے پاس ایک لڑکا تھا بھیڑیا آیا ایک کا بچہ اٹھا لے گیا۔ اس کے ساتھ والی کہنے لگی تیرا بچہ بھیڑیا لے گیا (یہ بچہ میرا ہے) دوسری کہنے لگی تیرا بچہ لے گیا دونوں نے حضرت داؤد سے فریاد کی۔ انہوں نے بڑی عورت کو بچہ دلا دیا۔ (وہ بچہ اس کے قبضے میں تھا دوسری کے پاس گواہ نہ تھا) پھر دونوں حضرت سلیمان کے پاس گئیں، ان سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا چھری لاؤ میں اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے آدھا آدھا بانٹ دیتا ہوں۔ چھوٹی عورت بولی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے وہ اسی کا بچہ ہے اور

[۱] شعیب کی روایت کو خود امام بخاری نے ایمان اور نذور میں وصل کیا اور نسائی اور ابن حبان نے ابوالزناد سے سو کا عدد نقل کیا ایک روایت میں ساٹھ ہے ایک میں ایک سو یا ننانوے ۱۲ منہ

[۲] اس کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس میں مسجد اقصیٰ کا ذکر ہے اور مسجد اقصیٰ حضرت سلیمان ہی نے بنوائی تھی اس اعتراض کا جواب کہ کعبہ ابراہیم نے بنوایا حضرت سلیمان ان کے بہت بعد تھے پھر کعبہ اور مسجد اقصیٰ میں چالیس برس کا فاصلہ کیسے ہوگا بہت زیادہ ہوگا اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ إِلَّا يَوْمَئِذٍ فَمَا كُنَّا نَقُوْلُ إِلَّا الْمُدْيَةَ

بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان نے وہ بچہ چھوٹی عورت کو دلایا (انہوں نے نفسیاتی طور پر معلوم کر لیا چھوٹی عورت ماں ہے جو بیٹے کے ٹکڑے نہ سہہ سکی زندہ دوسرے کو دینا گوارا کر لیا) ابوہریرہؓ فرماتے ہیں ہم نے سکین کا لفظ اسی دن سنا جس دن آپؐ نے یہ حدیث فرمائی) ورنہ ہم چھری کو مُدیہ کہتے تھے۔

باب ۲۰۴۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ إِلٰى قَوْلِهٖ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَلَا تُصَعِّرْ اَلْإِعْرَاضُ بِالْوَجْهِ

باب (حضرت لقمان کا بیان) اللہ تعالیٰ کا ارشاد

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ تا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ۔ ہم نے لقمان کو حکمت عطا کی یعنی یہ کہا کہ اللہ کا شکر کیا کیجئے۔ وَلَا تُصَعِّرْ۔ اپنا منہ مت پھیر۔

۳۱۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ قَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ إِيْمَانَهُ بِظُلْمٍ فَنَزَلَتْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(از ابوالولید از شعبہ از اعمش از ابراہیم نخعی از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی ملاوٹ نہ کی الآیۃ تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے؟ جس نے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی اس وقت (سورہ لقمان) کی یہ آیت نازل ہوئی "اللہ کے ساتھ شرک نہ کر بیشک شرک ظلم عظیم ہے" [1]

۳۱۹۰۔ حَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا إِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ أَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهُ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ۔

(از اسحاق از عیسیٰ بن یونس از اعمش از ابراہیم از علقمہ) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی "جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہ کی" الآیہ تو صحابہ کرام سخت گھبرا اٹھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم میں کون ایسا ہے جس نے اپنی جان پر ستم (گناہ) نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا ظلم سے (اس آیت میں) گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا تھا نصیحت کرتے ہوئے "بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیو کیونکہ شرک بڑا ظلم [2] ہے"۔

باب ۲۰۴۶ وَاضْرِبْ لَهُمْ

باب وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ الْآيَةَ

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس روایت میں گو حضرت لقمان کا ذکر نہیں ہے مگر چونکہ اس کے بعد کی روایت میں ذکر ہے اور یہ آیت حضرت لقمان ہی کا مقولہ ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا تھا لہٰذا باب کی مناسبت ظاہر ہے ۱۲ منہ [2] سب ظلموں کا سردار، پیدا کیا اللہ نے، وہی کھلاتا ہے، پلاتا ہے، وہی مارے گا وہی جلائے گا دکھ درد میں وہی کام آتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر اور کسی کو خدا بنانا خدا کی طرح اس کی پوجا پاٹ کرنا منت نذر ماننا اس کے لیے روزہ رکھنا اس کو سجدہ کرنا اس کے گھر یا قبر کا طواف کرنا، مصیبت کے وقت اس کو پکارنا اس کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا اس کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ سب چیزیں دل کی جانتا ہے یا دیکھتا ہے ہر جگہ سے پکارنے والے کی فریاد سن لیتا ہے، یہ سب شرک اور نمک حرامی کی باتیں ہیں اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ

تَمَنَّ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ الْاَنْ فَعَزَّزْنَا قَالَ مُجَاهِدٌ شَدَّدْنَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَائِرُكُمْ مَصَائِبُكُمْ۔

مجاہد کہتے ہیں عَزَّزْنَا کا معنی ہم نے زور دیا طاقت دی۔ ابن عباس کہتے ہیں طَائِرُكُمْ کے معنی تمہاری مصیبتیں[1]۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلًا يُقَالُ رَضِيًّا مَرْضِيًّا عِتِيًّا عَصِيًّا يَعْتُوْ قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا وَيُقَالُ صَحِيْحًا فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا فَاَوْحٰى فَاَشَارَ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ اِلٰى قَوْلِهٖ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا حَفِيًّا لَطِيْفًا عَاقِرًا الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَآءٌ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا۔ تا ۔ سَمِيًّا۔ اس کا بیان ہے جو اللہ نے اپنے بندے زکریا پر مہربانی کی تھی جب اس نے آہستہ چپکے سے اپنے پروردگار کو پکارا کہنے لگے میرے مالک میری تو ہڈی تک کمزور ہو گئی اور سر سفیدی سے پک گیا آیت کے آخر تک ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رَضِيًّا کا معنے مَرْضِيًّا یعنی پسندیدہ۔ بہتر عِتِيًّا اور عَصِيًّا دونوں قرائتیں ہیں[2]۔ عِتِيًّا عَتَا يَعْتُوْ سے نکلا ہے بوڑھا کھوسٹ "کہنے لگے اے رب میرا لڑکا کیسے ہوگا؟" ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا تک۔ سَوِيًّا کا معنی صحیح و سالم (یعنی گونگا بہرا نہ ہوگا لیکن بات نہ کر سکے گا البتہ ذکر الٰہی کرتا رہیگا) پھر زکریا محراب سے نکل کر اپنی قوم والوں کے پاس آئے اشارے سے کہا صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرو۔ فَاَوْحٰى کا معنی اشارہ کیا۔ اے یحییٰ کتاب الٰہی (تورات) کو مضبوطی اور قوت سے تھام لے۔ آخر آیت وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا تک حَفِيًّا کا معنی مہربان عَاقِرًا کا معنی بانجھ مرد اور بانجھ عورت۔ دونوں کے لئے مستعمل ہے۔

۳۱۹۱۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ

(از ہدبہ بن خالد از ہمام بن یحییٰ از قتادہ از انس بن مالک) مالک بن صعصعہ سے مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ پیغمبر حضرت عیسیٰؑ سے پہلے بھیجے گئے تھے یا حضرت عیسیٰؑ کے بھیجے ہوئے تھے امام بخاری کا یہ قول معلوم ہوتا ہے کہ پہلا امر صحیح ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ کے بھیجے ہوئے ہوتے ... امام یوحنا اور بولس تھا اور تیسرا شمعون تھا۔ مجاہد کے اس قول کو فریابی نے وصل کیا امام ... اس باب میں سوائے آیات قرآنی کے اور کوئی حدیث نہیں لائے ... میں کوئی حدیث ان کی شرط پر نہ ملی ہوگی ۱۲ منہ [2] یا تمہاری شومی اور نحوست۔ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ۱۲ منہ
[3] اس کو ابن ابی حاتم نے ... ۱۲ منہ [4] مگر عسیًّا سین سے صحیح ہے ۱۲ منہ

مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةٍ أُسْرِيَ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ۔

کو شب معراج کا حال بیان کیا فرمایا پھر جبرائیلؑ دوسرے آسمان پر چڑھے، دروازہ کھلوایا، دربان نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل! پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ ہیں پوچھا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! جب میں وہاں پہنچا تو دیکھا حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسےٰؑ دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرائیلؑ نے مجھ سے کہا دونوں کو سلام کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہا مرحبا نیک بھائی نیک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)

بَاب ۲۰۴۸ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ إِلٰى قَوْلِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآلُ عِمْرَانَ الْمُؤْمِنُونَ مِنْ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَآلِ يَاسِينَ وَآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَيُقَالُ آلُ يَعْقُوبَ أَهْلُ يَعْقُوبَ فَإِذَا

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے پیغمبر قرآن میں مریم علیہ السلام کا ذکر کیجئے! جب وہ اپنے لوگوں سے ہٹ کر مشرقی مکان میں چلی گئیںؑ اے مریم اللہ تجھے اپنی طرف سے ایک کلمے (حضرت عیسےٰ) کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدم اور نوح اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں سے منتخب کر لیا۔ آخر آیت یَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ تک۔

ابن عباس کہتے ہیں آل عمران سے مراد ایمان دار لوگ ہیں جو عمران کی اولاد میں ہوں جیسے آل ابراہیمؑ اور آل یاسین اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہی لوگ مراد ہیں جو مومن ہوں۔

ابن عباس کہتے ہیں اللہ نے فرمایا ابراہیم کے نزدیک والے وہی لوگ ہیں جو ان کی راہ پر چلتے ہیں (وہ جو ہیں یعنی مومن) آل یعقوب یعنی اہل یعقوب۔

تصغیر میں اسے اصلی حالت میں لے آتے ہیں

لہ مریمؑ حضرت عیسیٰ کی والدہ اور الیشاع حضرت یحییٰ کی والدہ دونوں بہنیں تھیں ۱۲ منہ
ےہ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ابن عباسؓ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ نے جو ابراہیمؑ یا عمران کی اولاد کو برگزیدہ کیا تو اولاد سے مراد وہی لوگ ہیں جو مومن ہوں اور جو لوگ ان کی اولاد میں ہوں پر کافر ہوں ان کے لئے یہ فضیلت نہیں ہو سکتی جیسے آل محمد میں وہی لوگ داخل ہیں جو مومن ہوں اگر کوئی سید کافر ہو جائے اسلام سے پھر جائے تو پھر اس کو آل محمد نہیں کہیں گے ۱۲ منہ

صَغَّرُوْا آلَ رَدُّوْهُ إِلَى الْأَصْلِ قَالُوْا أُهَيْلٌ ۔

اور اُهَيل کہتے ہیں (گویا آل کی اصل اہل ہے)

۳۱۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ بَنِي آدَمَ مَوْلُودٌ إِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے ایسا کوئی آدمی کا بچہ نہیں ہے جسے پیدائش کے وقت شیطان نہ چھوئے شیطان کے چھونے ہی سے وہ پیدائش کے وقت روتا ہے صرف حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰؑ) کو شیطان نہ چھو سکا۔ یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابو ہریرہؓ یہ آیت پڑھتے تھے (مریم کی والدہ نے کہا) وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ میں اسے یعنی مریم اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

باب ۲۰۹ وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِينَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرّٰكِعِينَ ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ يُقَالُ يَكْفُلُ يَضُمُّ كَفَلَهَا ضَمَّهَا مُخَفَّفَةً لَيْسَ مِنْ كَفَالَةِ الدُّيُونِ وَشِبْهِهَا

باب وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وہ وقت یاد کر جب فرشتوں نے کہا مریم اللہ نے تجھے منتخب کر لیا اور پاکیزہ بنایا اور تمام جہانوں کی عورتوں پر تجھے برگزیدہ[۱] کیا۔ مریم اپنے مالک کی پوجا کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم تجھے بتلاتے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ (بنی اسرائیل) اپنی اپنی قلم پھینک رہے تھے کون مریم کو پالے؟ نہ آپؐ اس وقت موجود تھے جب وہ اس امر میں جھگڑ رہے تھے یَکْفُلُ ملائے (مضارع) کَفَلَهَا اسے ملا لیا بغیر تشدید کے یعنی صرف زبر ہے شد نہیں۔ یہ وہ کفالت نہیں جو قرضوں وغیرہ میں کی جاتی ہے یعنی ضمانت وہ دوسرا معنی ہے

۳۱۹۳۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

(از احمد بن ابی رجاء از نضر از ہشام از والدش از عبداللہ بن جعفر) حضرت علی رضی اللہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

[۱] اسی آیت سے بعضوں نے کہا ہے کہ حضرت مریم جہان کی سب عورتوں سے افضل ہیں یہاں تک کہ حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہ سے بھی ۱۲ منہ

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ نِسَآءِھَا مَرْیَمُ ابْنَۃُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَآئِھَا خَدِیْجَۃُ

آپؐ فرماتے تھے کہ دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران تھیں اور دنیا کی بہترین عورت (اپنے زمانہ میں) (ام المومنین) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

بَابُ ۲۰۵ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ یٰمَرْیَمُ اِلٰی قَوْلِہٖ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ یُبَشِّرُکِ وَیَبْشُرُکِ وَاحِدٌ وَّجِیْھًا شَرِیْفًا وَّقَالَ اِبْرَاھِیْمُ الْمَسِیْحُ الصِّدِّیْقُ وَقَالَ مُجَاھِدٌ الْکَھْلُ الْحَلِیْمُ وَالْاَکْمَہُ مَنْ یُّبْصِرُ بِالنَّھَارِ وَلَا یُبْصِرُ بِاللَّیْلِ وَقَالَ غَیْرُہٗ مَنْ یُّوْلَدُ اَعْمٰی۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد۔ جب فرشتوں نے کہا اے مریم آخر آیت فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ تک

یُبَشِّرُکِ اور یَبْشُرُکِ دونوں کا ایک ہی معنی ہے وَجِیْھًا کا معنی شریف۔ ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں مسیح کا معنی صدیق مجاہد کہتے ہیں کَھْلًا کا معنی بردبار اَکْمَہَ جو دن کو دیکھے رات کو نہ دیکھے۔ مگر دوسرے حضراتؒ کے نزدیک اَکْمَہَ کا معنی مادر زاد اندھا۔

۳۱۹۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّۃَ الْھَمْدَانِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضْلُ عَآئِشَۃَ عَلَی النِّسَآءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَآئِرِ الطَّعَامِ کَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَقَالَ ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ نِسَآءُ قُرَیْشٍ خَیْرُ نِسَآءٍ رَکِبْنَ الْاِبِلَ اَحْنَاہُ عَلٰی طِفْلٍ وَّاَرْعَاہُ عَلٰی زَوْجٍ فِیْ ذَاتِ یَدِہٖ یَقُوْلُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی اَثَرِ ذٰلِکَ وَلَمْ تَرْکَبْ مَرْیَمُ

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ از مرہ ہمدانی) ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید (گوشت روٹی) کی فضیلت اور کھانوں پر مردوں میں کاملوں کی تعداد بہت ہے مگر عورتوں میں سوا حضرت مریم بنت عمران اور آسیہ زوجۂ فرعون کے کوئی کاملہ نہیں گذریں۔ عبداللہ بن وہبؒ کہتے ہیں مجھے یونس نے بحوالہ ابن شہاب، سعید بن مسیب) ابوہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپؐ فرماتے تھے قریش کی عورتیں ان سب عورتوں میں بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں (یعنی عرب قوم کی عورتوں میں) اولاد پر بہت مہربان خاوند کے مال کا بہت خیال رکھنے والی ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے تھے مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر سوار نہ ہوئیں۔

لہ اس کو سفیان ثوری نے اپنی تفسیر میں وصل کیا بعضوں نے کہا مسیح ان کو اس لیے کہتے ہیں کہ وہ تمام زمین کی سیر کریں گے بعضوں نے کہا اس لیے کہ وہ جس ہاتھ پھیر دیتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا ۱۲ منہ ۲ اس کو فریابی نے وصل کیا مگر لغت میں اس معنی کا پتہ نہیں لغت میں کہل ادھیڑ کو کہتے ہیں یعنی تیس سے چالیس سال سے لے کر ساٹھ برس تک عمر والے شخص کو ۱۲ منہ ۳ اس کو بھی فریابی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۴ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۵ اس کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ ۶ تو قریش کی عورتیں ان سے

بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيْرًا قَطُّ تَابَعَهُ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ وَاِسْحٰقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔ قَوْلُهُ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا قَالَ اَبُوْ عُبَيْدٍ كَلِمَتُهٗ كُنْ فَكَانَ وَقَالَ غَيْرُهٗ وَرُوْحٌ مِّنْهُ اَحْيَاهُ فَجَعَلَهٗ رُوْحًا وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ۔

یونس راوی کے ساتھ اس حدیث کو زہری کے بھتیجے[1] اور اسحاق کلبی نے بھی زہری سے روایت[2] کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد یَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو (مبالغہ، تشدد) نہ کرو اللہ کی نسبت وہی کہو جو سچ ہے۔ مسیح بن مریم اللہ کا رسول ہے۔ اور وہ كَلِمَةُ اللّٰهِ ہے جو مریم کی طرف آیا اور ایک روح ہے اس (اللہ) کی طرف[3] سے۔ تو اللہ اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور ثَلٰثَةٌ کا لفظ (تثلیث کا جکر) نہ کہو (جیسے نصاریٰ کہتے ہیں باپ بیٹا روح القدس تینوں خدا ہیں) اس سے بچے رہو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اللہ تو ایک خدا ہے وہ بیٹا بیٹی سے پاک ہے آسمانی اور زمین کی سب چیزیں اس کی ملک ہیں اور اللہ اکیلا کارساز ہے۔ ابو عبیدہ کہتے ہیں کلمۃ اللہ سے مراد کن کا کلمہ مراد ہے اللہ نے فرمایا ہو جا حضرت (بن باپ کے) ہو گئے دوسرے حضرات نے کہا اللہ کی روح سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے انہیں زندہ کیا پھر روح بنایا اور تین خدا نہ کہو۔

۳۱۹۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُنَادَةُ بْنُ اَبِيْ اُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ

(از صدقہ بن فضل از ولید از اوزاعی از عمیر بن ہانی از جنادہ بن ابی امیہ از عبادہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی خدا نہیں اس کا کوئی شریک نہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول[4] ہیں، اور عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم میں ڈال دیا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں اور بہشت برحق ہے، دوزخ برحق ہے تو اللہ تعالےٰ

---

[1] یعنی محمد[illegible]

عبداللہ بن مسلم ۱۲ منہ [2] زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عدی نے کامل میں [illegible] روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اگرچہ سب روحیں اللہ کی طرف سے ہیں مگر حضرت عیسیٰ ایک خاص روح ہیں جن کا مرتبہ اور ارواح سے زیادہ ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو خلاف عادت طور پر پیدا کیا اس لیے ان کو روح اللہ کہتے ہیں ۱۲ منہ [4] گو حضرت محمد تمام پیغمبروں کے سردار اور تمام مخلوقات سے افضل ہوں مگر خداوند کریم کے بندے اور غلام ہی ہیں افسوس ان لوگوں پر جو پانچوں وقت نماز [illegible] کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں پھر حضرت محمد کو اپنے درجے سے جڑھا کر خدائی تک پہنچا دیں لغضے جاہل ایسے ایسے قصیدے آنحضرت کی تعریف میں پڑھتے ہیں جن میں آپ کو بندگی سے نکال کر خدائی تک پہنچا دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول سے نہیں شرماتے۔ جو کوئی اس قسم کے شعر سنے اور خاموش رہے اس کے ایمان میں کلام ہے ان جاہل لوگوں کو توبہ کرانا چاہیے اگر توبہ نہ کریں تو ان کو اسلام سے خارج اور مرتداد کافر سمجھنا چاہیے یہ لوگ اپنی دانست میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر کے آپ کو خوش کیا چاہتے ہیں حالانکہ آپ کی روح مقدس ان کفر کے شعروں کو سن کر حد درجہ ناراض ہوتی ہوگی ایک شخص نے آپ کی زندگی میں صرف اتنا کہا جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے آپ نے فرمایا یوں کہہ جو اللہ چاہے بس تو نے مجھ کو خدا کے برابر کر دیا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ قَالَ الْوَلِيْدُ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جَابِرٍ عَنْ عُمَيْرٍ عَنْ جُنَادَةَ وَزَادَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ اَيَّهَا شَاءَ۔

(ایک نہ ایک دن) اسے بہشت میں لے جائے گا گو وہ کیسے ہی اعمال کرتا ہو۔ ولید کہتے ہیں مجھ سے ابن جابر نے بحوالہ عمیر، جنادہ یہی حدیث بیان کی اس میں اتنا زیادہ ہے بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس میں سے چاہے گا[1]

باب ۲۰۵ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

نَبَذْنَاهُ اَلْقَيْنَاهُ اِعْتَزَلَتْ شَرْقِيًّا مِمَّا يَلِي الشَّرْقَ فَاَجَاءَهَا اَفْعَلْتُ مِنْ جِئْتُ وَيُقَالُ اَلْجَاهَا اضْطَرَّهَا تَسَّاقَطْ تَسْقُطْ قَصِيًّا قَاصِيًا فَرِيًّا عَظِيْمًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسْيًا لَمْ اَكُنْ شَيْئًا وَقَالَ غَيْرُهُ اَلنَّسِيُّ الْحَقِيْرُ وَقَالَ اَبُوْ وَائِلٍ عَلِمَتْ مَرْيَمُ اَنَّ التَّقِيَّ ذُوْ نُهْيَةٍ حِيْنَ قَالَتْ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ وَكِيْعٌ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ سَرِيًّا نَهَرٌ صَغِيْرٌ بِالسُّرْيَانِيَّةِ

باب وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ الخ اے پیغمبر قرآن مجید میں مریم کا ذکر کیجئے جب وہ اپنے گھر والوں سے جدا ہوئی آخر تک اِنْتَبَذَتْ۔ نَبَذَ سے نکلا ہے جیسے نَبَذْنَاهُ یعنی ہم نے اسے ڈال دیا شَرْقِيًّا مشرق جانب کا فَاَجَاءَهَا جِئْتُ سے ہے اسے باب افعال میں لے آئے بعض کہتے ہیں اَجَاءَهَا اسے بیقرار لاچار کر دیا تَسَّاقَطْ گرے گا۔ قَصِيًّا دور فَرِيًّا بڑا نَسْيًا ناچیز۔ ابن عباسؓ نے ایسا ہی کہا۔ دوسرے حضرات نے کہا نَسِيّ کا معنی حقیر چیز۔ ابو وائلؒ کہتے ہیں حضرت مریم یہ سمجھیں کہ پرہیزگار وہی ہوتا ہے جو عقلمند ہو۔ جب انہوں نے (جبرائیلؑ کو ایک جوان امرد کی صورت میں دیکھ کر) کہا اگر تو نقی ہے (پرہیزگار ہے) حضرت وکیع نے بحوالہ اسرائیل از ابواسحاق از براء بن عازبؓ یہ روایت نقل کی۔ سَرِيًّا سریانی زبان میں چھوٹی نہر کو کہتے ہیں۔

۳۱۹۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسٰى وَكَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ يُّقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ كَانَ يُصَلِّيْ جَاءَتْهُ اُمُّهٗ فَدَعَتْهُ فَقَالَ اُجِيْبُهَا اَوْ

(از مسلم بن ابراہیم از جریر بن حازم از محمد بن سیرین از حضرت ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گود میں کسی بچے نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک عیسیٰ علیہ السلام، دوسرے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جریج نامی وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی ماں آئی اسے بلایا تو اس نے سوچا اسے جواب دوں یا نماز پڑھے جاؤں (غرضیکہ جواب نہ دیا) ماں نے بددعا کی اور کہا "یا اللہ اسے موت سے پہلے زانیہ

---

[1] یعنی جس دروازے میں سے اللہ چاہے گا یا وہ شخص جس دروازے میں سے جانا چاہے گا اللہ اسی دروازے سے لے جائے گا ۱۲ منہ [2] اس کو ابن جریر نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] خلف نے اطراف میں کہا اس کو امام بخاری نے تفسیر میں وصل کیا حالانکہ صحیح بخاری کے کسی نسخہ میں یہ روایت موصولاً نہیں پائی جاتی حافظ نے کہا حاکم نے اس کو مستدرک میں اور ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ

أُصَلِّي فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتّٰى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلَّمَتْهُ فَأَبٰى فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ اِبْنُ جُرَيْجٍ فَأَتَوْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ فَتَوَضَّأَ وَصَلّٰى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ الرَّاعِي قَالُوا نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ وَكَانَتِ امْرَأَةٌ تُرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاكِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى ثَدْيِهَا يَمَصُّهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَصُّ إِصْبَعَهُ ثُمَّ مُرَّ بِأَمَةٍ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذِهِ فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَقَالَتْ لِمَ ذَاكَ فَقَالَ الرَّاكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ وَهٰذِهِ الْأَمَةُ يَقُولُونَ سَرَقْتِ زَنَيْتِ وَلَمْ تَفْعَلْ۔

عورتوں سے ملانا چنانچہ ایک دفعہ جریج اپنے گرجے میں تھے ایک (زانیہ فاحشہ) عورت آئی اور جریج سے بدکاری کیلئے کہا مگر وہ نہ مانا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اس سے زنا کیا اور ایک بچہ جنا لوگوں نے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی اس نے کہا جریج کا لوگ یہ سن کر بہت ناراض ہوئے اور اس کے گرجے کو توڑ ڈالا اور اسے نیچے اتار کر گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آیا اور (جو نو مولود تھا) کہا اے بچہ! بتا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا میرا باپ فلاں چرواہا ہے۔ یہ بات (بچے کی) سن کر لوگ شرمندہ ہوئے (جریج سے) کہنے لگے ہم تیرا گرجا سونے سے بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو۔

تیسرا بچہ جس نے گود میں بات کی، بنی اسرائیل میں ایک عورت تھی جو اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی قریب سے ایک سوار بہت خوش وضع گذرا عورت اسے دیکھ کر کہنے لگی یا اللہ میرے بیٹے کو اس سوار کیطرح کر دیجیو یہ سنتے ہی اس بچے نے ماں کی چھاتی چھوڑ دی اور سوار کیطرف منہ کرکے کہنے لگا یا اللہ مجھے اس کیطرح مت کیجیو اتنی بات کرکے پھر اپنی ماں کی چھاتی سے لگ کر دودھ پینے لگا ابوہریرہؓ فرماتے ہیں گویا میں (اسوقت) آنحضرت کو دیکھ رہا ہوں آپؐ نے اپنی انگلی کو چوس کر دکھایا کہ وہ لڑکا اسطرح چھاتی چوسنے لگا پھر ایک لونڈی ادھر سے گذری اس عورت نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو اس (لونڈی) کی طرح نہ بنا دینا بچے نے یہ سن کر پھر چھاتی چھوڑ دی اور کہا یا اللہ تو اس لونڈی کی طرح بنا دینا تب اس عورت نے اپنے بچے سے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ اس نے جواب دیا وہ سوار جو گذرا وہ ظالموں میں سے ایک ظالم ہے اور یہ لونڈی (بے گناہ اور بے قصور ہے) لوگ اس پر تہمت لگاتے ہیں تو نے چوری کی تو نے زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا۔[1]

---

[1] دوسری روایت میں ہے لوگ اس سے کہہ رہے تھے تو نے زنا کرائی وہ کہتی تھی حسبی اللہ۔ دوسری حدیث میں چار شخص مذکور ہیں چوتھا حضرت یوسفؑ کا گواہ کہتے ہیں وہ زلیخا کا ماموں زاد بھائی اور ابھی شیر خوار تھا کہ اس نے یہ گواہی دی جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے پانچویں ایک اور بچہ کا بھی ذکر آیا ہے جس نے اپنی ماں سے جو فرعون کی بیٹی کی مشاطہ تھی جب فرعون نے اس کو انگار میں ڈالنا چاہا اور اس نے تامل کیا یہ کہا اماں صبر کر اور آگ میں گر جا ہم سچے دین پر ہیں۔ چھٹے ایک اور بچے نے بھی بات کی جب اس کی ماں کو آگ کی خندق میں ڈال رہے تھے اس کو امام مسلم نے نکالا۔ ساتویں کہتے ہیں حضرت یحییٰ نے بھی کمسنی میں بات کی سیرت واقدی میں ہے آٹھویں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدائش کے بعد بات کی بیہقی نے نکالا حلیمہ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے فرمایا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا نویں بیہقی نے معیقیب سے نکالا میں حجۃ الوداع میں ایک گھر میں گیا جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے میں نے ایک عجیب بات دیکھی ایک شخص یمامہ کا ایک بچہ لے کر آیا جو اسی دن پیدا ہوا تھا آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا میں کون ہوں وہ بول اٹھا آپ اللہ کے رسول ہیں پھر اس بچے نے جوان ہونے تک کوئی بات نہیں کی ہم اس کو مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے ۱۲ از قسطلانی مختصر

۳۱۹۷۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَّعْمَرٍ ح وَحَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ لَقِیْتُ مُوْسٰی قَالَ فَنَعَتَهٗ فَاِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهٗ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَّجِلُ الرَّاْسِ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ قَالَ فَلَقِیْتُ عِیْسٰی فَنَعَتَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَبْعَةٌ اَحْمَرُ کَاَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِیْمَاسٍ یَعْنِی الْحَمَّامَ وَرَاَیْتُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَنَا اَشْبَهُ وَلَدِهٖ بِهٖ قَالَ وَاُتِیْتُ بِاِنَاءَیْنِ اَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَّالْاٰخَرُ فِیْهِ خَمْرٌ فَقِیْلَ لِیْ خُذْ اَیَّهُمَا شِئْتَ فَاَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهٗ فَقِیْلَ لِیْ هُدِیْتَ الْفِطْرَةَ اَوْ اَصَبْتَ الْفِطْرَةَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از معمر از محمود از عبد الرزاق از معمر از زہری از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں موسیٰ علیہ السلام سے ملا۔ عبد الرزاق راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ موسیٰؑ کی صورت معمر نے یوں بیان کی کہ وہ دبلے پتلے سیدھے بال والے جیسے شنوءہ (قبیلہ) کے آدمی ہوتے ہیں آپؐ نے فرمایا میں عیسیٰ سے بھی ملا۔ آنحضرتؐ نے ان کی صورت ایسی بیان فرمائی میانہ قد سرخ رنگ ایسے تر و تازہ جیسے ابھی غسل خانہ سے باہر آئے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا ان کی تمام اولاد میں سے میں زیادہ ان کا ہم شکل ہوں آپؐ نے یہ بھی فرمایا میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب اور یہ کہا گیا جونسا برتن چاہیں لے لیجئے میں نے دودھ کا برتن لے لیا اور دودھ پیا۔ اس وقت کہا گیا آپ کو فطرت کا راستہ عطا کیا گیا یا آپؐ نے فطرت کو اختیار کیا دیکھے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت خراب ہو جاتی۔

۳۱۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ اَخْبَرَنَا عُثْمٰنُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ وَاَمَّا مُوْسٰی فَاٰدَمُ جَسِیْمٌ سَبْطٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ الزُّطِّ۔

(از محمد بن کثیر از اسماعیل از عثمان بن مغیرہ از مجاہد) ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا عیسیٰؑ تو سرخ رنگ گھونگریالے بال والے کشادہ سینہ رکھتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگ لمبے سیدھے بال والے تھے جیسے زط (قبیلہ) کے لوگ ہوتے ہیں [1]۔

۳۱۹۹۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی عَنْ نَّافِعٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا بَیْنَ ظَهْرَیِ

(از ابراہیم بن منذر از ابوضمرہ از موسیٰ از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں میں بیٹھ کر دجال کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ کانا

[1] زط سوڈان کا ایک قبیلہ یا ہنود کا جہاں کے لوگ دبلے پتلے لمبے قد کے ہوتے ہیں ۱۲ منہ

الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَاءَهُ جَعْدًا قَطِطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ۔

نہیں ہے اور مسیح دجال داہنی آنکھ کا کانا ہے اس کی آنکھ پھولے انگور کی طرح ہو گی اور میں رات کو خواب میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں جیسے میں کعبہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بہت اچھا گندمی رنگ والا جس کے بال کندھوں تک صاف سیدھے تھے اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا وہ اپنے ہاتھ دو شخصوں کے کندھوں پر رکھے ہوئے کعبے کا طواف کر رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کسی نے کہا مسیح ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص کو دیکھا سخت گھونگریالے بال والا، داہنی آنکھ کا کانا، جن لوگوں کو میں نے دیکھا ہے ان سب میں ابن قطن کے بہت مشابہ وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے مونڈھوں پر رکھے کعبے کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کسی نے کہا مسیح دجال یہی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ نے بھی نافع سے روایت کیا[1]

۳۲۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِيسَى أَحْمَرُ وَلٰكِنْ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا

(از احمد بن محمد مکی از ابراہیم بن سعد از زہری از سالم) سالم کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بخدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کے بابت یہ نہیں فرمایا کہ وہ سرخ تھے لیکن یوں فرمایا میں خواب میں کعبے کا طواف کر رہا ہوں دیکھتا ہوں ایک شخص گندمی رنگ اور سیدھے بال والا دو آدمیوں پر سہارا لیے جا رہا ہے، اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا ابن مریم میں نے ادھر ادھر دیکھا تو ایک شخص سرخ رنگ اور گھونگریالے بالوں والا داہنی آنکھ کا کانا اس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھا نظر آیا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے لوگوں میں اس کے بہت مشابہ ابن قطن تھا۔ زہری کہتے ہیں یہ شخص خزاعہ قبیلہ

[1] اس کو امام مسلم نے وصل کیا [2] ابوہریرہؓ نے وہ ف روایت کیا ہے کہ وہ سرخ رنگ تھے شاید ابن عمر نے اس کو وہم پر محمول کیا یعنی ابوہریرہ سے غلطی ہوئی اور دونوں میں مطابقت بھی ممکن ہے کہ ایک بار گندم گون دیکھا ہو ایک بار سرخ رنگ اور کھالا گندمی ذرہے سے محنت یا غصہ میں سُرخی مائل ہو جاتا ہے ۱۲ منہ [3] جس روایت میں حضرت ... کی نسبت جعد آیا ہے تو اس کی نسبت گھونگر بال والے نہیں ہیں ورنہ یہ حدیث اس کے مخالف ہوگی اس لیے ہم نے جعد کے معنی گٹھے ہوئے جسم لیا اور مطابقت اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ خفیف گھونگر بال تیل ڈالنے یا پانی سے بھگونے یا کنگھی کرنے سے سیدھے ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ۔

الدَّجَّالُ وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ هَلَكَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

میں سے تھا جو بہ زمانہ جاہلیت مر گیا تھا۔

۳۲۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ وَالْأَنْبِيَاءُ أَوْلَادُ عَلَّاتٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں سب لوگوں سے زیادہ مریم کے بیٹے سے تعلق رکھتا ہوں، انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں (باپ ایک یعنی عقائد مائیں جدا جدا یعنی فروعی مسائل) میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان اور کوئی نہیں آیا۔[1]

۳۲۰۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن سنان از فلیح بن سلیمان از ہلال بن علی از عبدالرحمان بن ابی عمرہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ ابن مریم سے بہ نسبت دوسرے لوگوں کے زیادہ تعلق رکھتا ہوں۔ تمام پیغمبر علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں جدا جدا اور دین (اعتقاد) ایک ہے۔

اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان نے بحوالہ موسیٰ ابن عقبہ صفوان بن سلیم، عطاء بن یسار، حضرت ابوہریرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔[2]

۳۲۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِي۔

(از عبداللہ بن محمد از عبدالرزاق از معمر از ہمام از ابوہریرہ رض) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسیٰ ابن مریم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھ لیا تو اسے فرمایا کیا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا ہرگز نہیں قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا میں اللہ پر ایمان لایا اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتا ہوں (آنکھ نے غلطی کی)[3]

---

[1] آپ کی پیغمبر وہ بھی پیغمبر آپ کے اور ان کے بیچ میں دوسرا کوئی پیغمبر نہیں ہوا حضرت عیسیٰ نے خود انجیل میں آپ کی بشارت دی کہ میرے بعد تسلی دینے والا آئے گا اور وہ تم کو بہت سی باتیں بتلائے گا جو میں نے نہیں بتلائیں کیونکہ وہ بھی وہیں سے علم حاصل کرے گا جہاں سے میں حاصل کرتا ہوں ایک انجیل میں صاف آنحضرت کا نام مذکور ہے لیکن نصاریٰ نے اسے چھپا ڈالا ہے اس شرارت کا کوئی ٹھکانہ ہے کہتے ہیں فارقلیط کا معنی بھی سراہا ہوا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ [2] اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] یعنی مومن جھوٹی قسم نہیں کھاتا جب اس نے قسم کھالی تو معلوم ہوا وہ سچا ہے آنکھ سے غلطی ممکن ہے مثلاً اس کی شبیہ کوئی دوسرا شخص ہو یا درحقیقت اس کا فعل چوری نہ ہو اس مال میں اس کا کوئی حق متعلق ہو بہت سے احتمال ہو سکتے ہیں بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰ کا مطلب ایسا فرمانے سے یہ تھا کہ مومن کو مومن کی قسم پر ایسا بھروسہ کرنا چاہیے جیسے آنکھ سے دیکھنے پر بلکہ اس سے زیادہ بعضوں نے کہا کہ مطلب یہ تھا کہ قاضی کو اپنے علم اور مشاہدے پر حکم دینا درست نہیں جب تک باقاعدہ ثبوت نہ ہو ۱۲ منہ

۳۲۰۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ -

(از حمیدی از سفیان از زہری از عبید اللہ بن عبداللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہ) فاروق اعظم حضرت عمر منبر پر فرماتے تھے "میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجھے اتنا مت چڑھاؤ (میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو) جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کو چڑھا دیا میں تو اللہ کا بندہ ہوں یوں کہا کرو اللہ کے بندے اللہ کے رسول"۔ لہ

۳۲۰۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ حَيٍّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ قَالَ لِلشَّعْبِيِّ فَقَالَ الشَّعْبِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّبَ الرَّجُلُ أَمَتَهُ فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا آمَنَ بِعِيسَى ثُمَّ آمَنَ بِي فَلَهُ أَجْرَانِ وَالْعَبْدُ إِذَا اتَّقَى رَبَّهُ وَأَطَاعَ مَوَالِيَهُ فَلَهُ أَجْرَانِ -

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از صالح بن حیی) کسی خراسانی نے شعبی سے پوچھا ہم لوگ یوں کہتے ہیں کہ اگر آدمی ام ولد کو آزاد کر کے پھر اس سے نکاح کرے تو ایسا ہے جیسے اپنی قربانی کے جانور پر سوار ہوا) جناب شعبی نے خراسانی کو جواب دیا مجھے ابو بردہ نے بحوالہ ابو موسیٰ اشعری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بتایا کہ جب کوئی شخص اپنی لونڈی کو اچھی طرح تعلیم و تربیت دے پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دُگنا ثواب ملے گا اور جو شخص عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا پھر مجھ پر بھی ایمان لایا (مسلمان ہو گیا) اسے بھی دُگنا ثواب ملے گا۔ اور وہ غلام جو اپنے پروردگار سے ڈرے اور دنیاوی حکام یا آقاؤں کی اطاعت بھی کرتا رہے اسے بھی دُگنا ثواب ملے گا۔

۳۲۰۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ

(از محمد بن یوسف از سفیان از مغیرہ بن نعمان از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز محشر) تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ جمع کئے جاؤ گے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "جیسے پہلی بار ہم نے پیدا کیا ویسے ہی ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہمارا وعدہ ہے جسے ہم پورا کریں گے" (آپ نے فرمایا) سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو کپڑے پہنائے جائیں گے (پھر باقی انبیاء کو) پھر ایسا ہو گا میرے اصحاب میں سے بعضوں کو دائیں یعنی بہشت

لہ اللہ کے غلام اللہ کے حبیب اللہ کے خلیل اشرف انبیاء آپ کی تعریف کی حد یہی ہے جب قرآن میں آپ کو اللہ کا بندہ فرمایا یہ آیت اتری فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ تو آپ نہایت خوش ہوئے اللہ کی عبودیت خالصہ بہت بڑا مرتبہ ہے مگر یہ جاہل مولوی کیا جانیں انہوں نے آنحضرت کی نعت یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپ کو خدا بنا دیں یا خدا سے بھی ایک درجہ چڑھا دیں كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۱۲ منہ

وَذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ اُصَيْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِلٰى قَوْلِهِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ذُكِرَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ قَبِيْصَةَ قَالَ هُمُ الْمُرْتَدُّوْنَ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَاتَلَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ رض۔

کی) طرف لے جائیں گے اور بعضوں کو بائیں (یعنی دوزخ کی) طرف لے جائیں گے (فرشتے) میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (انہیں بائیں طرف کیوں لے جاتے ہو یعنی دوزخ کی طرف) فرشتے کہیں گے (آپ نہیں جانتے جب سے آپ نے انہیں چھوڑا اس وقت سے برابر یہ (اسلام سے) پھرتے رہے (موت تک) تب میں وہی کہوں گا جو نیک بندے حضرت عیسیٰ بن مریم کا (خدا کو) جواب ہوگا (قیامت کے دن) پروردگار میں جب تک ان میں رہا ان کے حالات دیکھتا رہا، جب تو نے مجھے اٹھالیا اس وقت سے تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اور تو تو ہر وقت سب مخلوق کا دیکھنے والا ہے تا اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ محمد بن یوسف نے کہا ابوعبداللہ یعنی امام بخاری نے قبیصہ بن عقبہ (اپنے شیخ) سے نقل کیا اس حدیث میں اصحاب سے وہ لوگ مراد ہیں جو سیدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا۔

بَابٌ ۲۰۵۲ نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

باب حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا۔

۳۲۰۷۔ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضَ الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(از اسحاق از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ زمانہ قریب ہے کہ ابن مریم (عیسیٰ) تم لوگوں میں عادل حاکم ہو کر اتریں گے صلیب کو توڑ کر پھینک دیں گے (یعنی تثلیث کی خرافات کا خاتمہ کر دیں گے) خنزیر کو مار ڈالیں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے (یا مسلمان ہو یا قتل ہو)۔

اس وقت روپیہ بہت پھیل جائے گا کوئی نہ لے گا ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث روایت کر کے کہتے تھے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو "کوئی اہل کتاب ایسا نہ ہوگا جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰ پر ایمان نہ لائے اور قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام

يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا -

۳۲۰۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالْأَوْزَاعِيُّ -

اس پر گواہی نہ دیں گے [1]

(از ابن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از نافع یعنی ابو قتادہ کے انصاری کے غلام) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب ابن مریم (عیسیٰ) تم میں اتریں گے اور تمہارا امام تمہاری قوم میں سے ہوگا[2]۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور اوزاعی نے بھی روایت کیا ہے[3]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ ۲۰۵۳ مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ -

باب بنی اسرائیل کے حالات کا بیان۔

۳۲۰۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ مَعَ الدَّجَّالِ إِذَا خَرَجَ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذْبٌ بَارِدٌ قَالَ حُذَيْفَةُ وَسَمِعْتُهُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از عبدالملک از ربعی بن حراش) عقبہ بن عمرو نے حذیفہ سے کہا کیا آپ ہم سے وہ حدیثیں بیان نہیں کرتے جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں؟ حضرت حذیفہ بولے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جب دجال ملعون نکلے گا اس کے ساتھ پانی اور آگ دونوں ہوں گے مگر جس چیز کو لوگ آگ سمجھیں گے وہی درحقیقت ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہی درحقیقت جلانے والی آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو شخص یہ زمانہ دیکھے تو بظاہر جو آگ معلوم ہو اس میں گر پڑے وہ (درحقیقت) میٹھا ٹھنڈا پانی ہے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں میں نے آپ سے سنا فرماتے تھے تم سے پہلے لوگوں (بنی اسرائیل) میں ایک شخص تھا

[1] گویا اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ قیامت کے قریب جو یہود و نصاری ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے زمانہ میں اتریں گے تو وہ اپنی موت سے پیشتر ان پر ایمان لائیں گے ابن عباس سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن ابن جریر نے ابن عباس سے بہ سند صحیح روایت کیا کہ یہ آیت عام ہے ہر ایک اہل کتاب کو شامل ہے خواہ وہ کسی زمانہ میں ہوں کیا معنی مرتے وقت ان کو تبلایا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کے رسول تھے جیسے مسلمانوں کا اعتقاد ہے اس وقت وہ ایمان لاتے ہیں لیکن ایسے وقت کا ایمان کچھ مفید نہیں ۱۲ منہ

[2] یعنی امام مہدی علیہ السلام امام ہوں گے وہی نماز کی امامت کریں گے حضرت عیسیٰ ان کی اقتداء کریں گے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسے سے موئد امامت کریں گے یعنی مذہب اسلام کی پیروی کریں گے اور شریعت محمدی پہ چلیں گے ۱۲ منہ [3] ان دونوں کی روایتوں کو ابن مندہ نے وصل کیا ۱۲ منہ

اللہ کی آزمائش ہوگی اپنے بندوں پر اور اخیر میں اس ملعون کی عاجزی اور لاچاری اللہ تعالے کھول دے گا ۱۲ منہ۔

يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِيَقْبِضَ رُوْحَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَيْرٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ قِيْلَ لَهٗ اُنْظُرْ قَالَ مَا اَعْلَمُ شَيْئًا غَيْرَ اَنِّيْ كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا وَاُجَازِيْهِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ فَلَمَّا يَئِسَ مِنَ الْحَيَاةِ اَوْصٰى اَهْلَهٗ اِذَا اَنَا مِتُّ فَاجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا كَثِيْرًا وَّاَوْقِدُوْا فِيْهِ نَارًا حَتّٰى اِذَا اَكَلَتْ لَحْمِيْ وَخَلَصَتْ اِلٰى عَظْمِيْ فَامْتُحِشَتْ فَخُذُوْهَا فَاطْحَنُوْهَا ثُمَّ انْظُرُوْا يَوْمًا رَاحًا فَاذْرُوْهُ فِي الْيَمِّ فَفَعَلُوْا فَجَمَعَهٗ فَقَالَ لَهٗ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ قَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو وَّاَنَا سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ ذَالِكَ وَكَانَ نَبَّاشًا۔

ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا (قبض کر کے اللہ میاں کے پاس لے گئے) اس سے پوچھا گیا کیا تونے کوئی نیکی بھی کی ہے وہ بولا میں تو نہیں جانتا۔ اس سے کہا گیا خوب سوچ لے اس نے کہا اتنی بات ہے کہ میں دنیا میں خرید و فروخت کرتا تھا لوگوں سے (دیئے ہوئے قرض کی) تقاضا کرتا تھا۔ پھر جو کوئی مالدار ہوتا اور وہ مہلت مانگتا) اسے مہلت دے دیتا اور تنگدست کو (قرض) معاف کر دیتا تھا۔ یہ سن کر اللہ میاں نے اسے بہشت میں داخل کر دیا۔ حذیفہ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سابقہ امتوں میں) ایک شخص مرنے لگا۔ جب زندگی سے مایوس ہو گیا تو اپنے گھروالوں کو یہ وصیت کی جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھی کرنا خوب آگ جلانا (مجھے اس میں ڈال دینا) جب آگ میرے گوشت کو کھا جائے اور ہڈی کو کوئلہ کر دے اس وقت ہڈیاں لے کر انہیں پیس دینا پھر جب تیز آندھی ہو میری راکھ دریا میں اڑا دینا چنانچہ گھر والوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا سارا بدن اکٹھا کیا اور اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا وہ کہنے لگا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ میاں نے اسے بخش دیا۔ عقبہ بن عمرو نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت سے سنی ہے آپ نے فرمایا یہ شخص کفن چور تھا۔

۳۲۱۰- حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ وَّيُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيْصَةً عَلٰى وَجْهِهٖ فَاِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ وَهُوَ كَذَالِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاۗئِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا۔

(از بشر بن محمد از عبداللہ از معمر و یونس از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت عائشہ و ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب ہوا تو آپ نے چادر سے منہ چھپانا شروع کیا، جب گرمی محسوس ہوتی تو آپ منہ کھول دیتے اور اسی حال میں فرماتے یہود و نصاریٰ پر اللہ کی پھٹکار انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد (عبادت گاہ) بنا لیا۔ آپ (اپنی امت کو) ایسے کاموں سے ڈراتے تھے[1]

[1] ملک ہندو پاک کے مسلمانوں نے آپ کی وصیت کا کچھ خیال نہ رکھا اور قبروں کو مسجد تو کیا مسجد سے بڑھ کر کر دیا مسجد میں سال بھر میں بھی ایک بار نہیں آتے اور قبروں پر ہر پیر اور جمعرات کو حاضری دیتے ہیں وہاں جا کر وہ بدعتیں کرتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ کوئی پھول چڑھاتا ہے کوئی چادر اور کوئی شیرینی کوئی چراغ لگاتا ہے کوئی قبر کو بوسہ دیتا ہے کوئی اس کا طواف کرتا ہے کوئی وہاں نوبت بجاتا ہے کوئی وہاں عرضیاں لٹکاتا ہے کوئی سجدہ کرتا ہے کوئی گانا سماع (بقیہ اگلے صفحہ)

۳۲۱۱- حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ خَمْسَ سِنِيْنَ فَسَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَّاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَيْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

(از محمد بن بشار از محمد بن جعفر از شعبہ از فرات قزاز) ابو حازم کہتے تھے میں پانچ برس حضرت ابوہریرہ کے ساتھ بیٹھتا رہا (ان کی مجلس میں آنا جاتا رہا) میں نے ان سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر پیغمبر حکومت کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وصال پا جاتا دوسرا اس کا قائم مقام ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت بڑھ جائیں گے صحابہ کرام نے دریافت فرمایا کہ ایسے وقت کے متعلق ہمیں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو پہلے خلیفہ ہو جائے (اس سے تم نے بیعت کر لی ہو) تو اس کی بیعت پوری کرو پھر اس کے بعد جو خلیفہ ہو (اسی طرح کرتے رہو) غرضیکہ ان کے حقوق کی ادائیگی کرتے رہنا اللہ قیامت کے دن ان سے پوچھے گا کہ انہوں نے رعیت کا حق کیسے ادا کیا۔

۳۲۱۲- حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ سَلَكُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَّسَلَكْتُمُوْهُ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ۔

(از سعید بن مریم از ابوغسان از زید بن اسلم از عطاء بن یسار) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (مسلمان لوگ) بھی اگلے لوگوں (یہود و نصاریٰ) کی چال پر چلو گے بالشت کے بدل بالشت ہاتھ کے بدل ہاتھ (یعنی ہو بہو ان کی طرح بگڑ جاؤ گے ان کی تمام خرابیاں مسلمانوں میں موجود ہو جائیں گی) حتیٰ کہ اگر وہ کسی گوہ کے سوراخ میں گھسے ہیں تو تم بھی اس میں گھس جاؤ گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگلے لوگوں سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا اور کون؟

۳۲۱۳- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا

(از عمران بن میسرہ از عبدالوارث از خالد از ابوقلابہ) حضرت

(بقیہ صفحہ سابقہ) کرتا ہے لیے نام کے مسلمان اس حدیث کی رو سے ملعون اور مطرود ہیں اللہ تعالیٰ بچائے رکھے قبروں کی زیارت ہماری شریعت میں جس قدر جائز رکھی گئی ہے وہ اتنی ہی ہے کہ مسلمان کی قبر پر یوں جا کر کہے السلام علیکم یا اہل القبور انتم لنا سلف ونحن بالاثر وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون یغفر اللہ لنا ولکم الیٰ آخرہ باقی جتنی باتیں اس زمانہ میں گور پرست کیا کرتے ہیں ان کی کوئی اصل اسلامی شریعت میں نہیں ہے بعضے ان میں سے کفر ہیں بعضے بدعت اور حرام ۱۲ منہ لے آپ کا مطلب یہ ہے کہ اندھا دھند یہود و نصاریٰ کی تقلید کرنے لگو گے فکر اور تامل کا مادہ تم میں سے نکل جائے گا ہمارے زمانہ میں مسلمان ایسے ہی اندھے بن گئے ہیں نصاریٰ جو کام کریں یہ بھی ویسا ہی کرنے پر مستعد ہو جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ آیا ہمارے ملک اور ہمارے مراسم اور ہماری شریعت کی رو سے یہ کام قرین عقل ہے یا نہیں نصاریٰ کا ملک سرد ہے ہندوستان گرم مگر ہندوستانی ان کی تقلید سے گرم ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں ان کے ملک میں برف گرتی ہے وہ برف سے بچنے کے لیے ایک قسم کی ٹوپی پہنتے ہیں مسلمان بھی بے ضرورت وہی ٹوپی پہنتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ ٹوپی یک قومی نشان ہے یہ کس قدر بے حیائی اور بے شرمی کی بات ہے کہ ہم غیر قوم کا نشان اپنے سر پر رکھ لیں اور تو اور اگلی سنی مسلمان بادشاہوں اور رئیسوں پر آتی ہے وہ اپنی قومی رعایا پر وہ قانون چلاتے تھے جو نصاریٰ مفتوحہ قوموں پر ان کو تباہ کرنے کے لیے چلاتے ہیں ۱۲ منہ۔

عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (نماز کے لیے لوگوں کو بلانے میں) آگ اور گھنٹے کا ذکر آیا یہود و نصاریٰ کا یہی طریقہ ہے آخر حضرت بلال رض کو یہ حکم ہوا کہ اذان کے الفاظ دو دو بار کہیں اور اقامت کے ایک ایک بار۔

۳۲۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ كَانَتْ تَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ يَدَهُ فِي خَاصِرَتِهِ وَتَقُولُ إِنَّ الْيَهُودَ تَفْعَلُهُ تَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از اعمش از ابوالضحیٰ از مسروق) عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا برا جانتی تھیں اور فرماتی تھیں یہودی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں۔ سفیان کے ساتھ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا۔

۳۲۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا فَأَنْتُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ أَلَا لَكُمُ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى فَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از نافع) ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دور (دنیا میں رہنا) اگلی امتوں کے زمانہ کے ساتھ ایسا ہے جیسے عصر کی نماز سے غروب شمس تک (یہ تمہارا زمانہ ہے اور سابقہ امتوں کا زمانہ طلوع شمس سے نماز عصر تک) نیز تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے ان مزدوروں کی جنہیں ایک شخص نے کام پہ لگایا اس نے کہا دوپہر تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ سن کر یہودی لوگوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے کام کیا پھر کہنے لگا اب دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے یہ سن کر نصاریٰ نے دوپہر سے عصر کی نماز تک ایک ایک قیراط کے عوض کام کیا پھر کہنے لگا اب عصر کی نماز سے سورج ڈوبنے تک دو دو قیراط لے کر کون مزدوری کرتا ہے؟ یہ سن کر تم نے (مسلمانوں نے) نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط کے بدلے کام کیا۔ سنو تمہیں دگنی مزدوری ملی (اور محنت کم)

یہ حال دیکھ کر یہود و نصاریٰ خفا ہوئے کہنے لگے ہم نے تو کام تو زیادہ کیا اور مزدوری کم پائی اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کیا

مِمَّا وَدُّا قَلَّ عَطَاءً قَالَ اللّٰهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِّنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُعْطِيهِ مَنْ شِئْتُ۔

میں نے تمہارا حق دینے میں (جو طے کیا تھا) کچھ کمی کی وہ کہنے لگے نہیں۔ اللہ نے فرمایا تو میرے فضل پر تمہارا کیا اجارہ ہے جس پر چاہوں کروں لہ

۳۲۱۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رض يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ فُلَانًا أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا تَابَعَهُ جَابِرٌ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از علی بن عبداللہ مدینی از سفیان بن عیینہ از عمرو بن دینار از طاؤس از ابن عباس) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا فلاں شخص کو اللہ تباہ کرے کیا اسے یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں پر اس وجہ سے لعنت کی کہ چربی ان پر حرام ہوئی تو انہوں نے چربی کو پگھلا پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا (اور اس کی قیمت کھائی تو جو چیز حرام ہوئی تھی وہ انہوں نے حیلہ کر کے حلال کر لی اور ناجائز فائدہ اٹھایا) ابن عباس کے ساتھ اس حدیث کو حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا

۳۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(از ابو عاصم ضحاک بن مخلد از امام اوزاعی از حسان بن عطیہ از ابو کبشہ) عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کو میری طرف سے (دین کی باتیں پہنچاؤ) خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل سے جو سنو وہ بھی بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جو شخص قصداً میری طرف سے (ایسی بات کہے جو میں نے نہیں کی اور اس طرح) جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ بنالے۔

۳۲۱۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رض کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود و نصاریٰ بالوں میں خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کیا کرو ۳ہ

لہ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ ۲ہ ہوا یہ تھا کہ سمرہ بن جندب صحابی نے جزیہ میں کافروں سے شراب لے لیا اور بیچ کر اسکا پیسہ بیت المال میں روانہ کر دیا سمرہ نے اپنی رائے سے یہ اجتہاد کیا کہ اس میں کوئی قباحت نہیں انہوں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی اسی لیے حضرت عمر نے ان کو کوئی سزا نہ دی ۱۲ منہ ۳ہ شروع شروع میں آپ نے اس سے منع فرما دیا تھا جب اسلام دلوں میں خوب جما نہ تھا اس کے بعد اجازت دے دی مگر اجازت انہی باتوں سے متعلق ہے جو قرآن اور حدیث کے خلاف نہ ہوں ۱۲ منہ ۴ہ خضاب سنت ہے مگر زرد زعفران کا یا مہندی کا اور وسمہ کے خضاب میں جو سیاہ ہوتا ہے اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ وہ بھی حرام نہیں مگر مکروہ ہو تو تنزیہاً مکروہ ہوگا کیونکہ امام حسن سے سیاہ خضاب منقول ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ جہاں تک ہو یہود و نصاریٰ سے معاشرت کے اصول میں بھی اختلاف کرنا بہتر ہے اور اندھا دھند ان کا مقلد بن کر زندگانی کرنا بری دنائت اور کم ہمتی ہے کوشش یہ کرنا چاہیے کہ ان سے بھی بڑھ کر ہم عمدہ چیزیں ایجاد کریں نہ یہ کہ ان کے مقلد بنیں ۱۲ منہ

۳۲۱۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ وَمَا نَسِينَا مُنْذُ حَدَّثَنَا وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ جُنْدُبٌ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ فَمَا رَقَأَ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى بَادَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(از محمد بن معمر از حجاج بن منہال از جریر از حسن) جندب بن عبداللہ نے اسی مسجد (بصرے کی مسجد) میں حدیث بیان کی اور جب سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی ہم بھولے نہیں، نہ ہمیں یہ ڈر رہے کہ جندب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف غلط منسوب کیا ہے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ امتوں میں ایک شخص تھا اسے ایک زخم لگا اس نے چھری لے کر اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا خون بہتا رہا رکا ہی نہیں حتی کہ وہ مرگیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس شخص نے جلدی کر کے اپنی جان دی (حرام موت مرا) میں نے بھی بہشت اس پر حرام کر دی۔

حَدِيثُ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى

اندھے، کوڑھے اور گنجے کا حال (جو بنی اسرائیل میں تھے)

۳۲۲۰- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى بَدَا لِلَّهِ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا فَقَالَ أَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ

(از احمد بن اسحاق از عمرو بن عاصم از ہمام از اسحاق بن عبداللہ از عبدالرحمن بن ابی عمرو) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

دوسری سند (از محمد (بن یحییٰ ذہلی) از عبداللہ بن رجاء از ہمام از اسحاق بن عبداللہ از عبدالرحمن بن ابی عمرہ) حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ایک کوڑھی ایک گنجا اور ایک اندھا۔ اللہ تعالےٰ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا ایک فرشتے کو ان کی طرف بھیجا (پہلے) وہ کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا سب سے زیادہ تجھے کیا چیز پسند ہے؟ اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی کھال کیونکہ (اس حال میں) لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیر دیا اس کے (بدن کا) رنگ فوراً اچھا ہو گیا کھال بھی درست ہو گئی پھر فرشتے نے پوچھا (اب بتا) دنیا کے مالوں میں سے کون سا مال تجھے بہت زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا اونٹ یا کہا گائے بیل اسحاق راوی کو شک ہے کہ کوڑھی نے اونٹ کہے یا گنجے نے مگر ایک نے اونٹ مانگے ایک نے گائے بیل راتنی

هُوَ شَكَّ فِي ذٰلِكَ أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ قَالَ
أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ
نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى
الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ
حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هٰذَا قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ
قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ
فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطَاهُ
بَقَرَةً حَامِلًا وَقَالَ يُبَارَكُ لَكَ فِيهَا وَأَتَى الْأَعْمٰى
فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ يَرُدُّ اللّٰهُ إِلَيَّ بَصَرِي
فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ
قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطَاهُ
شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا
وَادٍ مِنْ إِبِلٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ
الْغَنَمِ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ
فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي
سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ
بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ
وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ لَهُ
إِنَّ الْحُقُوقَ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ
تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ
اللّٰهُ قَالَ لَقَدْ وَرِثْتُ لِكَابِرٍ عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ
كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى
الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا
قَالَ لِهٰذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ
كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللّٰهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمٰى

بات لقینی ہے) بہرکیف اسے دس ماہ کی گیابھن اونٹنی دی گئی اور فرشتے
نے کہا تجھے اس میں برکت ہوگی۔ پھر وہ گنجے کے پاس آیا اس سے
پوچھا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ اس نے جواب
دیا خوبصورت بال اور گنجا پن دور ہوجائے لوگ (اس حال میں) مجھ سے
نفرت کرتے ہیں فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ بھی فوراً ٹھیک ہوگیا
گنجا پن جاتا رہا خوب صورت بال آگئے۔ اس سے فرشتے نے پوچھا دنیا کا
کون سا مال تجھے بہت پسند ہے؟ وہ بولا گائے بیل۔ فرشتے نے ایک گیابھن
گائے اسے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہوگی پھر وہ فرشتہ اندھے کے
پاس گیا پوچھا تجھے سب سے زیادہ کون سی چیز پسند ہے؟ کہنے لگا اللہ تم
میری بینائی مجھے واپس کردے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں فرشتے نے
اس رکی آنکھوں پر م ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی آنکھیں روشن کردیں۔ اب
فرشتے نے یہ پوچھا تجھے دنیا دی مالوں میں کون سا زیادہ محبوب ومرغوب
ہے؟ وہ بولا بکریاں۔ فرشتے نے اسے ایک جننے والی (بلکہ بچے والی) بکری
دی۔ پھر اونٹنیاں اور گائیں اور بکریاں پھلیں پھولیں۔ کوڑھی کے پاس
اونٹوں کا گنجے کے پاس گایوں کا اور اندھے کے پاس بکریوں کا ایک
جنگل آباد ہوگیا۔

کافی عرصہ کے بعد فرشتہ اپنی اس صورت میں (جس میں پہلے آیا
تھا) کوڑھی کے پاس آیا کہنے لگا میں ایک محتاج آدمی ہوں، مسافر ہوں
میرا سب سامان ختم ہوگیا ہے گھر تک جانے کا کوئی سہارا نہیں رہا۔
اب میں خدا کی مدد پھر تیری عنایت کا طالب ہوں۔ میں تجھ سے اس خدا
کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے بدن کا رنگ اچھا کردیا۔
تیری کھال درست کردی تجھے مال دیا مجھے ایک اونٹ دے تاکہ میں گھر
تک پہنچ سکوں۔ وہ کہنے لگا مجھ پر بہت لوگوں کا فرض ہے ان کے
حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا اچھا میں تجھے خوب پہچانتا ہوں تو کوڑھی
تھا سب لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے اور تو محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے

فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ وَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ بَصَرِي وَفَقِيرًا فَقَدْ أَغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ ۔

تجھے یہ سب کچھ دیا۔ کوڑھی نے کہا واہ صاحب واہ میں تو بزرگوں کی حرمت سے مالدار چلا آرہا ہوں۔ فرشتے نے کہا بہتر اگر تو دروغ گوئی کر رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی (کوڑھی محتاج) کر دے گا۔ پھر وہی فرشتہ اپنی پہلی صورت شکل میں گنجے کے پاس گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا گنجے نے بھی ویسا ہی جواب دیا جیسے کوڑھی نے جواب دیا تھا، فرشتے نے کہا بہت اچھا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تجھے پھر ویسا ہی (گنجا اور محتاج) کر دے جیسے پہلے تھا۔ اب فرشتہ اندھے کے پاس گیا اس سے بھی پہلی شکل میں ملا اور کہا میں ایک مسکین و مسافر ہوں میرے پاس سامان سفر نہیں رہا، اب میں بغیر اللہ کی مدد اور تیری توجہ کے (وطن) نہیں پہنچ سکتا۔ مجھے اس خدا کے نام پر جس نے تیری آنکھیں روشن کر دیں ایک بکری دے جس سے میں سفر میں اپنے ٹھکانے پہنچ جاؤں اندھا یہ سن کر کہنے لگا بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بینائی دی محتاج تھا مجھے اس نے مالدار کیا (تو اس کے نام پر مانگتا ہے) جو تیرا جی چاہے لے لے میں تجھے آج کسی طرح تنگ نہیں کرتا[۱] اس چیز کے متعلق جو تو خدا کے نام پر لے لے فرشتے نے کہا اپنی بکریاں رہنے دے۔ اللہ کی جانب سے تم تینوں آزمائے گئے ہو اللہ تجھ سے خوش ہے اور تیرے دونوں ساتھیوں (کوڑھی اور گنجے) سے ناراض ہوئے۔

بَابٌ ۲۰۵۴ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ

الْكَهْفُ الْفَتْحُ فِي الْجَبَلِ وَالرَّقِيمُ الْكِتَابُ مَرْقُومٌ مَكْتُوبٌ مِنَ الرَّقْمِ رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ أَلْهَمْنَاهُمْ صَبْرًا لَوْلَا أَنْ رَبَطْنَا عَلَى قَلْبِهَا شَطَطًا إِفْرَاطًا

باب اصحاب کہف کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے پیغمبر کیا آپ سمجھے کہ کہف اور رقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے عجیب تر تھے؟ کَہْفٌ پہاڑ میں جو درہ ہو رَقِيمٌ لکھی ہوئی کتاب[۲] مَرْقُومٌ کا معنی بھی لکھی ہوئی رَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ ہم نے ان کے دلوں پر صبر واقع کر دیا شَطَطًا ظلم و زیادتی وَصِيدٌ آنگن صحن۔[۳]

---

[۱] یعنی تو کتنی بھی بکریاں لے لے میں تجھ سے واپس نہیں مانگوں گا یہ ترجمہ باب تب ہے جب حدیث میں لا اجهدك ہو جیسے اکثر نسخوں میں ہے بعضے نسخوں میں لا احمدك ہے تو ترجمہ یہ ہو گا میں تیری تعریف اس وقت تک نہیں کروں گا جب تک جو تجھے درکار ہے وہ اللہ کے نام پر نہ لے لیگا ۱۲ منہ

[۲] بعضوں نے ان کے نام یوں بیان کئے ہیں مکسلمینا۔ یخشلیشا۔ تملیخا۔ مرطونس کفشطونس۔ بیرونس۔ دنیموس اور کتے کا نام قطمیر مجاہد سے منقول ہے

[۳] یہ وہ تختہ ہے جس پر اصحاب کہف کے نام لکھے ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا ایک پتھر پر یہ نام لکھے ہوئے ہیں وہ ان کی غار پر پڑا ہے بعضوں نے کہا رقیم اس وادی کا نام ہے جہاں پر اصحاب کہف ہیں بعضوں نے کہا رقیم ان کے کتے کا نام ہے ۱۲ منہ

الوَصِيدُ الفِنَاءُ وَجَمْعُهُ وَصَائِدُ وَوُصُدٌ وَيُقَالُ الوَصِيدُ البَابُ مُؤْصَدَةٌ مُطْبَقَةٌ آصَدَ البَابَ وَأَوْصَدَ بَعَثْنَاهُمْ أَحْيَيْنَاهُمْ أَزْكَى أَكْثَرُ رَيْعًا فَضَرَبَ اللَّهُ عَلَى آذَانِهِمْ فَنَامُوا رَجْمًا بِالْغَيْبِ لَمْ يَسْتَبِنْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ تَقْرِضُهُمْ تَتْرُكُهُمْ

کی جمع وَصَائِدُ اور وُصُدٌ آتی ہے وَصِیدُ دروازے کو بھی کہتے ہیں (دہلیز کو) مُؤْصَدَةٌ بند دروازہ لگی ہوئی۔ عرب لوگ کہتے ہیں آصَدَ البَابَ اور اَوْصَدَ البَابَ یعنی دروازہ بند کیا۔ بَعَثْنَاهُمْ ہم نے انہیں زندہ کیا اَزْکیٰ زیادہ ہونے والا (یا پاکیزہ، صاف ستھرا یا ارزاں) فَضَرَبَ اللّٰهُ عَلٰی اٰذَانِهِمْ اللہ نے انہیں سُلا دیا۔ رَجْمًا بِالْغَیْبِ یعنی بے دلیل (گمان۔ اٹکل پچو) حضرت مجاہد کہتے ہیں تَقْرِضُهُمْ یعنی چھوڑ دیتا ہے۔ (سورج کنی کرجاتا ہے۔ ان پر دھوپ نہیں کرتا۔)

تمّ الجزء الثالث عشر ويتلوه إن شاء الله تعالى

الجزء الرابع عشر

لہ اس کا بیان کتاب التفسیر میں ان شاء اللہ آئے گا۔ امام بخاری نے اصحاب کہف کے باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر کوئی حدیث نہ ملی ہوگی۔ عبد بن حمید نے ان کا قصہ طول کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا مگر وہ موقوف ہے ۱۲ منہ

چودھواں پارہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

باب ۲۰۵۵ حَدِیۡثُ الۡغَارِ

۳۲۲۱۔ حَدَّثَنَا اِسۡمٰعِیۡلُ بۡنُ خَلِیۡلٍ قَالَ اَخۡبَرَنَا عَلِیُّ بۡنُ مُسۡهِرٍ عَنۡ عُبَیۡدِ اللّٰهِ بۡنِ عُمَرَ عَنۡ نَّافِعٍ عَنِ ابۡنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیۡنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ مِّمَّنۡ کَانَ قَبۡلَکُمۡ یَمۡشُوۡنَ اِذۡ اَصَابَهُمۡ مَطَرٌ فَاَوَوۡا اِلٰی غَارٍ فَانۡطَبَقَ عَلَیۡهِمۡ فَقَالَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ یَا هٰۤؤُلَآءِ لَا یُنۡجِیۡکُمۡ اِلَّا الصِّدۡقُ فَلۡیَدۡعُ کُلُّ رَجُلٍ مِّنۡکُمۡ بِمَا یَعۡلَمُ اَنَّهٗ قَدۡ صَدَقَ فِیۡهِ فَقَالَ وَاحِدٌ مِّنۡهُمۡ اَللّٰهُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّهٗ کَانَ لِیۡ اَجِیۡرٌ عَمِلَ لِیۡ عَلٰی فَرَقٍ مِّنۡ اَرُزٍّ فَذَهَبَ وَتَرَکَهٗ وَاَنِّیۡ عَمَدۡتُ اِلٰی ذٰلِکَ الۡفَرَقِ فَزَرَعۡتُهٗ فَصَارَ مِنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنِّی اشۡتَرَیۡتُ مِنۡهُ بَقَرًا وَّاَنَّهٗ اَتَانِیۡ یَطۡلُبُ اَجۡرَهٗ فَقُلۡتُ لَهٗ اعۡمِدۡ اِلٰی تِلۡکَ الۡبَقَرِ فَسُقۡهَا فَقَالَ لِیۡ عِنۡدَکَ فَرَقٌ مِّنۡ اَرُزٍّ فَقُلۡتُ لَهٗ اعۡمِدۡ اِلٰی تِلۡکَ الۡبَقَرِ فَاِنَّهَا مِنۡ ذٰلِکَ

باب غار والوں کا قصہ

(از اسماعیل از خلیل از علی بن مسہر از عبید اللہ بن عمر از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلے لوگوں میں سے (بنی اسرائیل میں سے) تین آدمی کہیں جا رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی وہ پہاڑ کی ایک غار میں چلے گئے اتفاقاً (پتھر سے) غار کا منہ بند ہوگیا اب تینوں آپس میں ایک دوسرے سے یوں کہنے لگے خدا کی قسم اب سوائے سچائی (اور صدق و خلوص) کے اور کوئی چیز تمہیں نہیں بچا سکتی۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص جو نیک کام اس نے سچائی[1] سے کیا ہو اسے بیان کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے چنانچہ ان میں سے ایک یوں دعا کرنے لگا اے اللہ تو خوب جانتا ہے میں نے ایک فرق (تقریباً سات سیر) چاولوں پر ایک مزدور رکھا تھا اس نے میرا کام کیا پھر (غصے میں آکر) اپنے چاول چھوڑ کر چلا گیا[2]۔ میں نے اس کے حصے کے چاول بو دیئے ان میں اتنا فائدہ ہوا کہ میں نے اس میں سے بیل گائے خرید ے پھر (کچھ عرصے کے بعد) وہ اپنی مزدوری مانگنے آیا۔ میں نے کہا جا وہ سب بیل گائے لے جا۔ اس نے کہا میری مزدوری کی اجرت تیرے پاس صرف سات سیر چاول تھے میں نے اسے (واقعہ بتایا اور)

---

[1] یعنی خالص خدا کے لئے ۱۲ منہ [2] امام احمد کی روایت میں اس کا قصہ یوں مذکور ہے کہ میں نے کئی مزدوروں کی مزدوری ٹھہرا کر کام میں لگائے ایک شخص دوپہر کو آیا میں نے اس کو آدھی مزدوری پر رکھا لیکن اس نے اتنا کام کیا جتنا اوروں نے سارے دن میں کیا میں نے کہا میں اس کو سارے دن کی مزدوری دونگا ان پہلے مزدوروں میں سے ایک شخص غصے ہوا میں نے کہا بھائی تجھے کیا مطلب تو اپنی پوری مزدوری لے۔ اس نے غصے میں اپنی مزدوری بھی نہ لی اور چل دیا ۱۲ منہ

الْفَرَقِ فَسَاقَهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ آتِيهِمَا كُلَّ لَيْلَةٍ بِلَبَنِ غَنَمٍ لِي فَأَبْطَأْتُ عَلَيْهِمَا لَيْلَةً فَجِئْتُ وَقَدْ رَقَدَا وَأَهْلِي وَعِيَالِي يَتَضَاغَوْنَ مِنَ الْجُوعِ فَكُنْتُ لَا أَسْقِيهِمْ حَتَّى يَشْرَبَ أَبَوَايَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَكَرِهْتُ أَنْ أَدَعَهُمَا فَيَسْتَكِنَّا لِشَرْبَتِهِمَا فَلَمْ أَزَلْ أَنْتَظِرُ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَانْسَاحَتْ عَنْهُمُ الصَّخْرَةُ حَتَّى نَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ لِي ابْنَةُ عَمٍّ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَأَنِّي رَاوَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَطَلَبْتُهَا حَتَّى قَدَرْتُ فَأَتَيْتُهَا بِهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهَا فَأَمْكَنَتْنِي مِنْ نَفْسِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا فَقَالَتِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ وَتَرَكْتُ الْمِائَةَ دِينَارٍ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ۔

کہا کہ یہ سب بیل گائے تیرے چاولوں سے خریدے گئے تھے یہ لے جا اور آخر وہ ان سب کو ہنکالے گیا۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ (ایمانداری) تیرے ڈر سے کی ہے تو ہماری مشکل آسان کر دے اُسی وقت وہ پتھر ذرا پھٹ گیا۔

دوسرا ساتھی یوں دعا کرنے لگا اے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے میرے دو بوڑھے ماں باپ تھے، میں ہر رات ان کے پاس بکری کا دودھ لاتا۔ ایک رات مجھے دیر ہوگئی میں جب دودھ لایا تو دونوں سو چکے تھے اور میری بیوی اور بچے سب بھوک سے چلا رہے تھے (میرا دستور تھا کہ) میں اپنے بال بچوں کو اس وقت تک دودھ نہ پلاتا تھا جب تک کہ والدین کو نہ پلا لوں، مجھے یہ برا معلوم ہوا کہ انہیں جگاؤں اور یہ بھی میں نے پسند نہ کیا کہ انہیں چھوڑ کر چلا جاؤں اور وہ رات بھر دودھ کا انتظار کرتے اپنے جھونپڑے میں پڑے رہیں، لہٰذا میں طلوع فجر تک ان کا انتظار کرتا رہا ہوں۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے میں نے یہ (خدمت والدین) تیری رضا کے لیے کیا تھا تو ہماری مشکل دور کر دے۔ اس وقت وہ پتھر اور پھٹ گیا اور وہ آسمان دیکھنے لگے۔

تیسرے نے دعا کی اے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے میری ایک چچا زاد بہن تھی، جسے میں سب لوگوں سے زیادہ چاہتا تھا۔ میں نے ایک مرتبہ اس سے نفسانی خواہش پوری کرنے کا اظہار کیا اس نے انکار کیا مگر اس شرط پر رضامند ہوئی کہ میں اسے سو اشرفیاں دوں، میں نے کوشش کی سو اشرفیاں حاصل کر کے لایا اور اس کے حوالے کر دیں۔ اس نے اپنا جسم میرے (حوالے) کیا۔ جب میں جماع کے لیے بیٹھا تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ سے ڈر اور ناحق مہر نہ توڑ۔ یہ سنتے ہی میں کھڑا ہو گیا میں نے وہ سو اشرفیاں بھی چھوڑ دیں۔ اے میرے اللہ تعالیٰ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیرے ڈر سے پرہیز کیا تو ہماری مشکل آسان کر دے۔

ؕ۱ دوسری روایت میں یوں ہے پہلے وہ خفا ہوا کہنے لگا او خدا کے بندے مجھ سے ٹھٹھا کرتا ہے میری مزدوری دیدے جب میں نے اس سے یہی کہا تب وہ خوشی خوشی سب جانور ہانک لے گیا ۱۲ منہ ؕ۲ اس میں ذرا سا روزن ہو گیا ۱۲ منہ ؕ۳ بی بی کو نہ کسی کو بھی دودھ نہ پلایا ۱۲ منہ ؕ۴ جیسے مرد عورتوں کو چاہتے ہیں ۱۲ منہ ؕ۵ یعنی صحبت پر راضی ہوگئی ۱۲ منہ ؕ۶ یعنی حرام طور سے ازالۂ بکارت نہ کر ۱۲ منہ ؕ۷ جماع سے باز آ گیا ۱۲ منہ ؕ۸ پتھر میں نکلنے کے موافق رستہ ہو گیا ۱۲ منہ

باب ۲۰۵۶

۳۲۲۲۔ حَدَّثَنَا اَبُوالْیَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بَیْنَا امْرَاَةٌ تُرْضِعُ ابْنَهَا اِذْ مَرَّ بِهَا رَاکِبٌ وَّهِیَ تُرْضِعُهٗ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْ ابْنِیْ هٰذَا حَتّٰی یَکُوْنَ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ مِثْلَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فِی الثَّدْیِ وَمُرَّ بِامْرَاَةٍ تُجَرَّرُ وَیُلْعَبُ بِهَا فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِیْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِثْلَهَا فَقَالَ اَمَّا الرَّاکِبُ فَاِنَّهٗ کَافِرٌ وَاَمَّا الْمَرْاَةُ فَقَالَ فَاِنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ لَهَا تَزْنِیْ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَیَقُوْلُوْنَ تَسْرِقُ وَتَقُوْلُ حَسْبِیَ اللّٰهُ۔

باب

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از عبدالرحمان از ابوہریرہؓ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک بار (بنی اسرائیل کی) ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اتنے میں ایک سوار اس کے سامنے سے گذرا وہ دودھ پلا رہی تھی کہنے لگی یا اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو موت نہ دینا جب تک وہ اس سوار کی طرح نہ ہو جائے۔ یہ سن کر وہ بچہ (بقدرت الٰہی) بول اٹھا یا اللہ مجھے اس سوار کی طرح نہ کیجیو یہ کہہ کر پھر چھاتی سے دودھ پینے لگا۔ پھر ایک عورت گذری جسے لوگ کھینچتے گھسیٹتے اس سے کھیل کرتے لے جا رہے تھے (دودھ پلانے والی عورت کہنے لگی یا اللہ میرے بچے کو اس عورت کی طرح نہ کیجیو۔ بچہ بول اٹھا یا اللہ مجھے اسی کی طرح کیجیو (ماں نے پوچھا ارے یہ کیا؟) بچہ کہنے لگا وہ پہلا سوار جو گذرا تھا کافر ہے (یعنی ظالم ہے) اور یہ عورت (اس کے متعلق) لوگ تو کہتے ہیں تو زنا کراتی ہے یہ کہتی ہے مجھے اللہ کافی ہے (میں زنا نہیں کراتی اور اللہ میری پاکدامنی خوب جانتا ہے) نیز لوگ کہتے ہیں تو چوری کرتی ہے وہ کہتی ہے مجھے اللہ کافی ہے (میں چوری نہیں کرتی خدا جانتا ہے)

۳۲۲۳۔ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ تَلِیْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَمَا کَلْبٌ یُّطِیْفُ بِرَکِیَّةٍ کَادَ یَقْتُلُهُ الْعَطَشُ اِذْ رَاَتْهُ بَغِیٌّ مِّنْ بَغَایَا بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَنَزَعَتْ مُوْقَهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهٖ۔

(از سعید بن تلید از ابن وہب از جریر بن حازم از ایوب از محمد بن سیرین از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتنا ایک کنوئیں پر گھوم رہی تھی ایک زانیہ اسرائیلی عورت نے اس کی حالت دیکھ کر اپنا موزہ اتارا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس وجہ سے اسے بخش دیا

۳۲۲۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از ابن شہاب) حمید بن عبدالرحمان

۱؎ عورت کا نام معلوم ہوا نہ بچے کا ۱۲ منہ ۲؎ ایسا جوان خوبصورت سپاہی گھوڑے کا سوار ۱۲ منہ ۳؎ امام احمد رحمۃ اللہ کی روایت میں یہ زیادتی موجود ہے ۱۲ منہ ۴؎ یعنی ظالم ہے ۱۲ منہ ۵؎ اور دوسرے لوگ پانی کنوئیں سے نکالا ۱۲ منہ ۶؎ معلوم ہوا جانور کو بھی پانی پلانے میں ثواب ہے بشرطیکہ موذی اور مذہر بلا جانور نہ ہو۔ بعض خلوص بھی کیا شے ہے ساری عمر اس عورت نے فسق میں صرف کی تھی مگر ایک نیکی جو کہ خالصۃ للہ کی، ریا یا شہرت کی نیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور عمر بھر کا دلدر صاف ہو گیا ۱۲ منہ

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَيَقُوْلُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاؤُهُمْ۔

سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضؓ سے اس سال سنا جس سال میں انہوں نے حج کیا تھا، انہوں نے بالوں کا ایک گچھا لیا جو چوبدار کے ہاتھ میں تھا کہنے لگے مدینے والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ایسا کرنے سے[1] منع فرماتے تھے اور کہتے تھے بنی اسرائیل کے لوگ اسی وقت تباہ ہوئے جب ان کی عورتوں نے[2] یہ کام شروع کیا۔[3]

۳۲۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْمَا مَضٰى قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَإِنَّهُ إِنْ كَانَ فِيْ أُمَّتِيْ هٰذِهٖ مِنْهُمْ فَإِنَّهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از پدرش[4] از ابوسلمہ از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ گذرے ہیں جنہیں خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا[5] گو وہ پیغمبر نہ تھے) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے[6]

۳۲۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ إِنْسَانًا ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ فَأَتٰى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَجَعَلَ يَسْأَلُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ ائْتِ قَرْيَةَ كَذَا وَكَذَا فَأَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ

(از محمد بن بشار از محمد بن ابی عدی از شعبہ از قتادہ از ابوالصدیق ناجی از ابوسعید) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا (نام نامعلوم) اس نے ننانوے ۹۹ آدمیوں کو ظلم سے[7] ناحق مار ڈالا تھا پھر (نادم ہو کر مسئلہ پوچھنے[8] نکلا۔ ایک درویش یا پادری (نام نامعلوم) کے پاس آیا اس سے پوچھا میری توبہ قبول ہو گی؟ اس نے کہا نہیں یہ سنتے ہی اس نے اسے بھی مار ڈالا (سو قتل پورے کر دیئے) پھر مسئلہ پوچھتا پوچھتا چلا چنانچہ کسی شخص نے کہا فلاں بستی کے[9] عالم سے جا کر دریافت کر۔ چنانچہ وہ اس طرف کا رخ کر کے چلا کر رستے میں اس کی موت آپہنچی (مرتے وقت) اس نے سینہ اس[10] مقام

---

[1] یعنی دوسرے کے بال اپنے سر میں جوڑنے سے ۱۲ منہ [2] بالوں میں جوڑ لگانا ۱۲ منہ [3] حالانکہ یہ کبیرہ گناہ نہیں ہے مگر دوسری حدیث ایسی عورتوں پر لعنت آئی ہے اور بعضا صغیرہ گناہ جس کی لوگ عادت کرلیں اللہ جل جلالہ کو ناپسند آتا ہے اس کی وجہ سے عذاب اترتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا شاید یہ امر بنی اسرائیل پر حرام کیا ہوگا اور احتمال ہے کہ عذاب دوسرے گناہوں کی وجہ سے اس وقت اترا ہو جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کر دیا ۱۲ منہ [4] سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ۱۲ منہ [5] الہام ولایت کا ایک مرتبہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ولی کے دل میں ایک بات ڈال دی جاتی ہے حضرت عمرؓ کو یہ درجہ اعلیٰ طور سے حاصل تھا۔ اکثر باتوں میں انہی کی رائے کے موافق وحی اتری ۱۲ منہ [6] یہ صراحت طبرانی کی روایت میں ہے جو اس نے معاویہ سے نکالی ۱۲ منہ [7] میری مغفرت ہو سکتی ہے یا نہیں ۱۲ منہ [8] تیری توبہ قبول ہونے میں کوئی امر مانع نہیں ۱۲ منہ [9] نصرہ میں وہاں ایک عابد درویش رہتا ہے اس کے ہاتھ پر توبہ کر طبرانی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [10] یا سینے کے بل اس بستی سے جہاں سے چلا تھا دور ہو گیا ۱۲ منہ

نَحْوَهَا فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَقَرَّبِي وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعَدِي وَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ أَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهُ۔

کی طرف بڑھایا۔ اب عذاب اور رحمت کے فرشتے جھگڑنے لگے[1]۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی (نصرہ) کو حکم دیا اس شخص کے نزدیک ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے نکلا تھا حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا فرشتوں سے پھر یہ فرمایا جہاں یہ مرا ہے وہاں سے دونوں بستیاں ماپو (ماپا) تو معلوم ہوا کہ وہ اس بستی (نصرہ) سے ایک بالشت زیادہ نزدیک ہے پھر اسے بخش دیا گیا[2]۔

۳۲۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ رَكِبَهَا فَضَرَبَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ فَذَهَبَ مِنْهَا بِشَاةٍ فَطَلَبَ حَتَّى كَأَنَّهُ اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ هَذَا اسْتَنْقَذْتَهَا مِنِّي فَمَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ قَالَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهَذَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ابو الزناد از اعرج از ابو سلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز صبح پڑھائی پھر لوگوں کی طرف رُخ انور کیا فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک آدمی بیل ہانک رہا تھا اس پر سوار ہو گیا اسے مارا وہ بیل (بقدرتِ الٰہی) بول اٹھا ہم جانور سواری کے لیے نہیں بنائے گئے کھیتی کے لیے بنائے گئے ہیں لوگوں نے یہ حال دیکھ کر کہا سبحان اللہ بیل بات کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ بھی (یقین رکھتے ہیں) حالانکہ ابوبکر رض اور حضرت عمر رض وہاں موجود نہ تھے[3] پھر فرمایا (بنی اسرائیل میں) ایک شخص اپنی بکریوں میں تھا اتنے میں بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے بھاگا، یہ شخص اس کے پیچھے لگا، بھیڑیا کے منہ سے بکری چھڑا لی اس وقت بھیڑیا (بقدرت الٰہی) بول اٹھا اب تو تو نے میرے منہ سے چھڑا لی لیکن (قیامت کے قریب) اس دن جب درندوں کی بھرمار ہو گی اور میرے سوا ان کا کوئی چرواہا نہ ہو گا۔ اس وقت کون چھڑائے گا تو لوگوں نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اور کہنے لگے سبحان اللہ بھیڑیا بات کرتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تو اس کا یقین ہے اور ابوبکر رض و عمر رض کو بھی (یقین ہے) حالانکہ وہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں ہم سے علی بن نے بواسطہ سفیان از مسعر از سعد بن ابراہیم از ابوسلمہ از ابوہریرہ حضور سے اسی طرح روایت کیا

---

[1] صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ یہ شخص توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع ہو کر نکلا تھا۔ عذاب کے فرشتوں نے کہا۔ واہ ساری عمر خون کرتا رہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی ۱۲ منہ [2] اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو قاتل مومن کی توبہ کہتے ہیں قبول ہو سکتی ہے جمہور علماء کا یہی قول ہے صرف ابن عباس نے اس کے خلاف کہا ہے یہ مسئلہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ [3] لیکن آپ کو ان کی قوت ایمان پر یقین تھا جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا مومن کو اس پر یقین ہوتا ہے البتہ کافر اور منافق کو شک رہتا ہے گائے کا بات کرنا کوئی غیر ممکن بات نہیں ہے وہ تو جاندار ہے زبان رکھتی ہے لکڑی اور پتھر نے اللہ کے حکم سے بات کی ہے ہم مسلمانوں کو اس پر یقین ہے گو نیچری مردود نہ مانیں۔ ایسی باتوں میں شبہ کرتے رہیں مرتے وقت خود بخود مان لیں گے ۱۲ منہ

۳۲۲۸۔ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَّهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ فِيْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّيْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْاَرْضُ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِيْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ اَحَدُهُمَا لِيْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِيْ جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا۔

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص[1] نے دوسرے شخص سے گھر مول لیا جس نے مول لیا تھا اس نے اس گھر میں ایک سونا بھرا ایک گھڑا پایا اور بائع سے کہنے لگا اپنا یہ گھڑا لے جا میں نے تجھ سے گھر خریدا ہے سونا نہیں خریدا بائع کہنے لگا میں نے گھر بیچا اس میں جو کچھ تھا وہ بھی بیچا[2] آخر دونوں جھگڑتے ہوئے ایک شخص (حضرت داؤد علیہ السلام کے) پاس گئے، انہوں نے کہا تمہاری کوئی اولاد بھی ہے، ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے انہوں نے کہا ایسا کرو ان دونوں کا آپس میں نکاح کر دو یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور خیرات بھی کرو[3]

۳۲۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَّاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْسٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از مالک از محمد بن منکدر (و) از ابوالنضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ انکے والد نے حضرت اسامہ بن زید سے پوچھا (عامر نے سنا) تم نے طاعون کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے؟ حضرت اسامہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب ہے جو (پہلے پہل) بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا گیا تھا یا یوں فرمایا اگلے لوگوں پر بھیجا گیا تھا (راوی کو شک ہے) پھر جب تم سنو کہ کسی ملک میں طاعون پھیلا ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب اس ملک میں پھیلے جہاں تم ہو تو بھاگنے کی نیت سے وہاں سے مت نکلو۔

ابوالنضر کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ بھاگنے کے سوا اور کوئی

[1] بنی اسرائیل میں سے نام نا معلوم ۱۲ منہ [2] یہ تیری قسمت تونے پایا تو ہی لے لے ۱۲ منہ [3] قسطلانی نے کہا شافعیہ کا مذہب یہ ہے اگر کوئی زمین بیچے پھر اس میں خزانہ نکلے تو وہ بائع ہی کا ہوگا جیسے گھر بیچے اس گھر میں کچھ اسباب ہو تو وہ بائع ہی کو ملے گا ۱۲ منہ

بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِّنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ لَا يُخْرِجُكُمْ إِلَّا فِرَارًا مِّنْهُ۔

غرض نہ ہو تو مت نکلو [۱]

۳۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ فَيَمْكُثُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از داؤد بن ابی الفرات از عبداللہ بن بریدہ از یحییٰ بن معمر) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے متعلق دریافت کیا آپؐ نے بیان فرمایا طاعون ایک عذاب ہے اللہ جن پر چاہتا ہے یہ عذاب بھیجتا ہے اور مسلمانوں کے لیے یہ رحمت ہے۔ جب کہیں طاعون پھیلے اور مسلمان صبر کر کے ثواب کی نیت سے اپنی ہی بستی میں ٹھیرا رہے (بھاگے نہیں) اس کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جو مصیبت قسمت میں لکھ دی ہے وہی پیش آئے گی تو اسے شہید کا ثواب ملے گا۔

۳۲۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالَ وَمَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ

(از قتیبہ بن سعید از لیث از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب مخزومی عورت (فاطمہ بنتؓ اسود) نے چوری کی تو قریش والوں کو فکر پیدا ہوئی [۲]۔ انہوں نے کہا اس مقدمے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنے کی جرأت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا محبوب (چہیتا) ہے اور کوئی نہیں کر سکتا پس حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپؐ سے عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا (اے اسامہ!) کیا تو اللہ کی حدود کے متعلق سفارش کرتا ہے پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا پھر فرمایا لوگو! دیکھو تم سے پہلے جو لوگ تھے (بنی اسرائیل) وہ اسی وجہ سے تباہ ہوئے جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا

---

[۱] معلوم ہوا کہ تجارت، سوداگری جہاد اور دوسری غرضوں کے لئے نکلنا جائز ہے۔ ابو موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ وہ طاعون کے زمانہ میں اپنے بیٹوں کو دیہات میں روانہ کر دیتے۔ عمرو بن العاص نے کہا جب طاعون آئے تو پہاڑوں کی گھاٹیوں جنگلوں پہاڑوں کی چوٹیوں میں پھیل جاؤ شاید ان صحابہ کو یہ حدیث نہ پہنچی ہوگی حضرت عمرؓ شام کو جا رہے تھے معلوم ہوا کہ وہاں طاعون ہے لوٹ آئے لوگوں نے کہا آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف بھاگتے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ بیماری سات آٹھ سال ہندوستان میں پھیلی اور نصاریٰ نے جو اس وقت حاکم تھے بہت کچھ تدبیریں کیں مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ اس موذی مرض میں ۹۰ فیصد اموات واقع ہو جاتی ہیں لیکن مومن کو طاعون سے گھبرانا نہ چاہیے۔ طاعون کی موت شہادت صغریٰ ہے ۱۲ منہ

[۲] جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ [۳] یہ چاہا کہ کسی طرح اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ

قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ۔

تو اُسے چھوڑ دیتے[1] اور جب کوئی ضعیف، کمزور یعنی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے[2]۔ خدا کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں[3]۔

۳۲۳۲ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ الْهِلَالِيَّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَاَ وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ خِلَافَهَا فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا ۔

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ عبدالملک بن میسرہ از نزال بن سبرہ ہلالی) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک شخص (عمرو بن عاص) کو سنا وہ قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے خلاف پڑھ رہا تھا میں اسے آپ کے پاس لایا اور آپ سے بیان کیا تو میں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار دیکھے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے[4] ہو آپس میں اختلاف نہ کرو[5]۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا پس ہلاک ہو گئے[6]۔

۳۲۳۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شَقِيْقٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَاَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔

(از عمر بن حفص از پدرش از اعمش از شقیق) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں گویا میں (اس وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں آپ بنی اسرائیل کے ایک پیغمبر کا حال بیان کر رہے تھے ان کی قوم کے لوگوں نے انہیں مار کر لہولہان کر دیا، وہ اپنے منہ سے خون کو پونچھتے جاتے اور جب ہوش آتا تو یہ کہتے یا اللہ میری قوم والوں کو بخش دے انہیں معلوم نہیں[7]۔

---

[1] اس کا ہاتھ نہ کاٹتے ۱۲ منہ [2] اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتے ۱۲ منہ [3] چور کا ہاتھ کاٹ ڈالنا صرف ہماری شریعت میں نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت سے چلا آتا ہے اور قرآن شریف میں صاف یہ حکم موجود ہے جو کوئی اس سزا کو وحشیانہ بتلائے وہ خود وحشی ہے اور جو کوئی مسلمان ہو کر اس سزا کو خلاف تہذیب سمجھے وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے ہم کو نصاریٰ پر افسوس نہیں جنہوں نے چوری اور زنا کی حدوں کو موقوف کر دیا ہے شراب تو ان کے دین میں حرام ہی نہ تھی افسوس تو ان مسلمان رئیسوں پر ہے جو اپنی اپنی حکومتوں میں قرآن شریف کو چھوڑ کر نصاریٰ کے قانون کو چلاتے ہیں اور اس پر دعویٰ اسلام۔ واہ رے مسلمانی ۱۲ منہ [4] قرآن سات قراءتوں میں اترا ہے ۱۲ منہ [5] ایک دوسرے کو گمراہ نہ کہو ۱۲ منہ [6] یعنی قرآن شریف میں جو اختلاف قرأت ہے اس میں ہر آدمی کو اختیار ہے جو قرأت چاہے پڑھے کسی کو مجبور کرنا کہ یہی قرأت پڑھو یا اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے جیسے قرآن شریف میں مختلف قرأتیں ہیں ویسے ہی نماز روزے نکاح و طلاق بیع و شرا و مسائل قیاسیہ فرعیہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمۂ اربعہ مجتہدین کے اختلافات ہیں ان میں سے کسی قول یا مذہب پر کوئی چلے اس سے لڑنا جھگڑنا منع ہے اور خواہ مخواہ کسی کو مجبور کرنا کہ سب قیاسیہ مسائل میں امام ابو حنیفہ کے اجتہاد پر چلے ناحق کا تحکم اور جبر اور ظلم ہے ۱۲ منہ [7] کہتے ہیں یہ پیغمبر حضرت نوح کا واقعہ ہے مگر اس صورت میں امام بخاری اس حدیث کو بنی اسرائیل کے باب میں نہ لاتے تو ظاہر یہی ہے کہ بنی اسرائیل کے کسی پیغمبر کا ذکر ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس حدیث سے نصیحت لیں خصوصاً عالموں اور مولویوں کو جو دین کی باتیں کہنے میں ڈرتے ہیں کہتے ہیں لوگ ہم کو ماریں گے یا گالیاں دیں گے اللہ کی راہ میں گالیاں کھانا یا مار کھانا اور مصیبتیں اور تکلیفیں اٹھانا پیغمبروں کی میراث ہے امام ابو حنیفہ نے کتنی بار مار کھائی پر قضاء کا عہدہ قبول نہ کیا۔ امام احمد بن حنبل نے سینکڑوں کوڑے کھائے سارا بدن لہولہان ہو گیا قید میں رہے پر اللہ کے کلام کو معتزلہ اور جہمیہ کی طرح مخلوق نہ کہا۔ حضرت شیخ احمد مجدد پادشاہ وقت کے حکم (بقیہ صفحہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ آئندہ)

۳۲۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ قَبْلَكُمْ رَغَسَهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لِبَنِيهِ لَمَّا حُضِرَ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ لَكُمْ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنِّي لَمْ أَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُّونِي فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ فَفَعَلُوا فَجَمَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ قَالَ مَخَافَتُكَ فَتَلَقَّاهُ بِرَحْمَتِهِ. وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

(از ابوالولید از ابوعوانہ از قتادہ از عقبہ بن عبدالغافر از ابوسعید خدری رض) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص (بنی اسرائیل میں) جسے اللہ تعالیٰ نے بہت مال دیا تھا جب مرنے لگا تو بیٹوں سے کہا میں تمہارا کیا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا بہت اچھے باپ تھے[۱]، اس نے کہا میں نے (عمر بھر میں) کبھی کوئی نیکی نہیں کی، جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا جس دن آندھی چلے وہ راکھ (ہوا میں) اڑا دینا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اللہ نے اسکا سارا بدن اکٹھا کرلیا فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا اس نے عرض کیا تیرے ڈر سے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم کیا (سبحان اللہ کیا ارحم الراحمین ہے۔ اس حدیث کو معاذ عنبری نے بھی روایت کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بواسطہ قتادہ از عقبہ بن عبدالغافر از ابوسعید خدری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا[۲]

۳۲۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ قَالَ عُقْبَةُ لِحُذَيْفَةَ أَلَا تُحَدِّثُنَا مَا سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَمَّا أَيِسَ مِنَ الْحَيَاةِ أَوْصَى أَهْلَهُ إِذَا مُتُّ فَاجْمَعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا ثُمَّ أَوْرُوا نَارًا حَتَّى إِذَا أَكَلَتْ لَحْمِي وَخَلَصَتْ إِلَى عَظْمِي فَخُذُوهَا فَاطْحَنُوهَا فَذَرُّونِي فِي الْيَمِّ فِي يَوْمٍ حَارٍّ أَوْ رَاحٍ فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ خَشْيَتَكَ فَغَفَرَ لَهُ قَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ

(از مسدد از ابوعوانہ از عبدالملک بن عمیر از ربعی بن حراش) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث ہمیں نہیں سناتے جو آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو؟ حذیفہ رض نے کہا میں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے ایک شخص جب مرنے لگا تو اپنے گھر والوں کو وصیت کی[۳] جب میں مرجاؤں تو بہت سی لکڑیاں اکٹھی کرنا اور آگ سلگا کر مجھے جلا دینا جب آگ سارا گوشت جلا کر ہڈیوں تک پہنچے تو ہڈیاں پیس ڈالنا اور جس دن خوب گرمی ہو یا یوں فرمایا جس دن خوب ہوا چل رہی ہو مجھے اڑا دینا[۴] اللہ تعالیٰ نے اسے جمع کیا[۵] اور دریافت فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے (اے خداوندا) بہرحال اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

حضرت عقبہ رض نے کہا یہ حدیث تو میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے

(بقیہ سابقہ صفحہ) سے قید کئے گئے جب انہوں نے بادشاہ کو سجدہ کرنے سے منع کیا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے جہمیوں اور بدعتیوں سے کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائیں قید میں رہے کفر کے فتوے دیئے گئے آخر قید خانہ میں ہی انتقال فرمایا۔ امیر المومنین فی الحدیث امام بخاری کو کیا کیا ایذائیں دی گئیں ہر ہر شہر سے نکالے گئے آخر تنگ آ کر تنگ ہو کر وفات پائی ہمارے شہزادے پیارے امام امیر المومنین امام حسین نے یزید کے ہاتھوں کیا کیا مصیبتیں سہیں جن کے بیان کرنے سے قلم تھراتا ہے مگر دین کی خرابی منظور نہ کی فاسق فاجر کی حکومت کسی طرح تسلیم نہ کی رضی اللہ عنہم وحشرنا معہم وجمع بیننا وبینہم فی البرزخ والجنۃ ۱۲منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) [۱] ہم کو پالا پوسا سکھایا پڑھایا اپنا مال دولت ہمارے لئے چھوڑ جاتے ہو ۱۲منہ [۲] اس روایت کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کا سماع عقبہ بن عبدالغافر سے معلوم ہوجائے ۱۲منہ [۳] جیسی باپ نے وصیت کی تھی ۱۲منہ [۴] بنی اسرائیل میں جو کفن چور تھا ۱۲منہ [۵] یعنی اس کا بدن ۱۲منہ، یہ شخص اس کے گھر والوں نے ایسا ہی کیا ۱۲منہ

۳۲۳۶ - حَدَّثَنَا مُوسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ وَقَالَ فِيْ يَوْمٍ دَاجٍ -

(از موسیٰ از ابوعوانہ از عبد الملک) یہی مندرجہ بالا حدیث مروی ہے اسمیں صرف دَاجٍ کا لفظ ہے (اور یوم حار کا لفظ نہیں)

۳۲۳۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور نوکر سے کہہ دیتا دیکھو جسے تم نے مفلس سمجھا اسے معاف کر دینا۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمارا قصور معاف کر دے۔ آپ نے فرمایا جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔

۳۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُسْرِفُ عَلٰى نَفْسِهٖ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ قَالَ لِبَنِيْهِ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاَحْرِقُوْنِيْ ثُمَّ اطْحَنُوْنِيْ ثُمَّ ذَرُّوْنِيْ فِي الرِّيْحِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّيْ لَيُعَذِّبَنِّيْ عَذَابًا مَّا عَذَّبَهٗ اَحَدًا فَلَمَّا مَاتَ فُعِلَ بِهٖ ذٰلِكَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْاَرْضَ فَقَالَ اجْمَعِيْ مَا فِيْكِ مِنْهُ فَفَعَلَتْ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا رَبِّ خَشْيَتُكَ فَغَفَرَ لَهٗ وَقَالَ غَيْرُهٗ مَخَافَتُكَ -

(از عبد اللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از حمید بن عبد الرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص بہت گناہ کیا کرتا تھا جب مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا ڈالنا پھر (ہڈیاں) خوب پیسنا پھر ہوا میں اڑا دینا قسم خدا کی اگر پروردگار نے مجھے پکڑ لیا تو ایسا عذاب دے گا کہ کسی کو ویسا عذاب نہ دیا ہوگا۔ جب وہ مر گیا تو اس کے بیٹوں نے یہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کچھ (اس کے بدن کے اجزاء) تجھ میں ہیں وہ سب اکٹھا کر چنانچہ زمین نے اکٹھا کر دیا۔ وہ سامنے کھڑا ہوا پروردگار نے پوچھا تو نے یہ کیا کیا؟ وہ بولا تیرے ڈر سے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے صحابہ کرام نے اس حدیث میں خشیتک کی جگہ مخافتک کہا (معنی ایک ہیں)

۳۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيْهَا النَّارَ

(از عبد اللہ بن محمد بن اسماء از جویریہ بن اسماء از نافع از عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس نے اسے مرنے تک قید رکھا، یہ عورت اس بلی کی وجہ سے دوزخ میں رہی، اس عورت نے بلی کو دانہ دیا نہ کھانا نہ پانی نہ اسے چھوڑا تاکہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔

لہ مجلا اس کے ماتھے سے کہیں بچ سکتے ہیں ۱۲ منہ ۔ ہ امام احمد نے مخافتک کی روایت نکالی ہے ۱۲ منہ

لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ۔

۳۲۴۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ عُقْبَةُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ

(از احمد بن یونس از زہیر از منصور از ربعی بن حراش) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام جو سنے تو ان میں ایک فقرہ بھی ہے کہ جب جب تجھے شرم نہ ہو تو تو جو چاہے کر لے[1]

۳۲۴۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

(از آدم از شعبہ از منصور از ربعی بن حراش) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے جو لوگوں نے حاصل کیا اس میں ایک یہ بات بھی ہے کہ جب تجھے شرم نہیں تو تو جو چاہے کر[2]

۳۲۴۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

(از بشر بن محمد از عبداللہ از یونس از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص غرور کی وجہ سے اپنی تہ بند لٹکائے رکھتا تھا[3]، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا۔ قیامت تک اس میں تڑپتا اترتا جائے گا۔

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرحمان بن خالد نے بھی زہری سے روایت کیا۔

۳۲۴۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ابن طاؤس از پدرش) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم دنیا میں آخر میں آئے لیکن قیامت کے دن سب امتوں سے آگے ہوں گے[4] البتہ

[1] فارسی زبان میں اس کا ترجمہ یہ ہے ع بیحیا باش ہرچہ خواہی کن مطلب یہ ہے کہ جب حیا اور شرم ہی نہ رہی تو تمام برے کام شوق سے کر بارہ آخر ایک دن عذاب میں ضرور پڑے گا خدا تعالیٰ تجھ کو ذلیل اور رسوا کرے گا یہ امر تہدید کے طور پر ہے جیسے بدکار یا ظالم سے کہتے ہیں اچھا اچھا کر دیکھ تیرا انجام کیا ہوتا ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جس کام میں خدا سے شرم نہ ہو یعنی جو کام شرعاً برا نہ ہو وہ فراغت سے کر خلق اللہ کی بدگوئی کی کچھ پرواہ نہ کر ۱۲ منہ [2] اس اسناد سے منصور کے سماع کی ربعی سے صراحت ہے، دوسرے افعل کی جگہ اس میں اصنع ہے اس لئے تکرار بے فائدہ نہیں ہے ۱۲ منہ [3] یعنی قارون صحیح مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اگلے لوگوں میں سے یعنی بنی اسرائیل میں سے ۱۲ منہ [4] یعنی سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے یا فضل و کمال میں سب سے بڑھ کر ہوں گے۔

اَلْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بَیْدَ کُلِّ اُمَّةٍ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاہُ مِنْ بَعْدِھِمْ فَھٰذَا الْیَوْمُ الَّذِیْ اخْتَلَفُوْا فَغَدًا لِلْیَھُوْدِ وَبَعْدَ غَدٍ لِلنَّصَارٰی عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَوْمٌ یَغْسِلُ رَاْسَہٗ وَجَسَدَہٗ۔

بات ہے کہ ہر ایک امت کو ہم سے پہلے کتاب اللہ ملی اور ہمیں ان کے بعد ملی۔[1] جمعہ وہ دن ہے جس میں لوگوں نے اختلاف کیا۔ یہود کے نزدیک کل کا دن ہے (یعنی سنیچر) نصاریٰ کے نزدیک پرسوں (یعنی اتوار) ہر مسلمان پر سات دن میں ایک دن ہے جس میں وہ اپنا سر اور بدن دھوئے[2]

۳۲۴۴۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِیْدَ ابْنَ الْمُسَیَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعٰوِیَةُ بْنُ اَبِیْ سُفْیٰنَ الْمَدِیْنَةَ اٰخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَھَا فَخَطَبَنَا فَاَخْرَجَ کُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا کُنْتُ اَرٰی اَنَّ اَحَدًا یَفْعَلُ ھٰذَا غَیْرَ الْیَھُوْدِ وَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمَّاہُ الزُّوْرَ یَعْنِی الْوِصَالَ فِی الشَّعْرِ۔ تَابَعَہٗ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ۔

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ) حضرت سعید بن مسیب کہتے ہیں معاویہ بن ابی سفیان جب آخری[3] بار مدینہ میں آئے تو انہوں نے ہمیں خطبہ سنایا اور مٹھا نکال کر کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ یہ کام یہودیوں کے سوا اور کوئی نہ کرتا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تولسے (بالوں کو جوڑ لگانے کو جیسے اکثر عورتیں کیا کرتی ہیں) فریب[4] فرمایا۔

آدم کے ساتھ اس حدیث کو غندر نے شعبہ سے روایت کیا۔

کتاب المناقب

مناقب یعنی فضیلتوں کے بیان[5] میں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

بَابُ ۲۰۵۷۔ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حجرات میں) فرمانا لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت (آدمؑ و حواؑ) سے پیدا

---

[1] یعنی ہم میں اگر عیب ہے تو اتنا کہ ان کو پہلے کتاب ملی ہم کو بعد میں یہ محاورہ یعنی ہنر اور فضیلت کو عیب کی صورت میں بیان کرنا کیونکہ آخری کتاب پہلی کتاب سے عمدہ اور افضل اور اگلی کتابوں کی ناسخ اور مکمل ہوا کرتی ہے تو یہ ہماری فضیلت ہوئی کہ آخری کتاب ہمارے حصے میں آئی عربی زبان میں یہ محاورہ عام ہے جیسے شاعر کہتا ہے ؎ وَلَا عَیْبَ فِیْھِمْ غَیْرَ اَنَّ سُیُوْفَھُمْ بِھِنَّ فُلُوْلٌ مِّنْ قِرَاعِ الْکَتَائِبِ۔ یعنی ان لوگوں میں اگر عیب ہے تو یہی کہ ان کی تلواریں لڑتے لڑتے کند پڑ گئی ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرے جو لوگ جمعہ کا غسل سنت کہتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ حکم استحبابی ہے اس کا بیان اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] ۵۱ سنہ ہجری میں اپنی خلافت میں ۱۲ منہ [4] کیونکہ دوسرے کے بال اپنے سر میں لگا کر گویا مردوں کو دغا دینا ہے وہ یہ سمجھیں گے کہ اس عورت کے بال بہت لمبے ہیں اور خوبصورت ہیں ۱۲ منہ [5] حافظ نے کہا اکثر نسخوں میں باب المناقب ہے کتاب کا لفظ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے یہ الگ کتاب نہیں ہے بلکہ یہی کتاب الانبیاء میں داخل ہے اس میں خاتم الانبیاء کے حالات مذکور ہیں جیسے اگلے بابوں میں اگلے پیغمبروں کے ذکر تھے ۱۲ منہ [6] یہ مضمون امام بخاری نے اس آیت سے نکالا اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا دو قسم کے لوگ ہیں مومن متقی وہ اللہ کے نزدیک عزت دار ہے اور فاسق شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی امام احمد نے نکالا لوگو تمہارا خدا ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے نہ کالے کو سرخ پر فضیلت اللہ کے نزدیک اسی کو ہے جو پرہیزگار ہو ۱۲ منہ

وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ وَقَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا وَمَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اَلشُّعُوْبُ النَّسَبُ الْبَعِيْدُ وَالْقَبَآئِلُ دُوْنَ ذٰلِكَ.

کیا (فضیلت نسب سے نہ دی بلکہ تقویٰ سے) اور تمہاری شاخیں اور قبیلے اس لیے کئے کہ پہچانے جاؤ (نہ اس لیے کہ فخر کرو) خدا کے نزدیک بڑا معزز وہ ہے جو متقی ہو۔ اور سورہ میں فرمایا اللہ سے ڈرو جس کا نام لے کر سوال کیا کرتے ہو اور رشتہ توڑنے سے بچو۔ بیشک اللہ تم پر نگران ہے (آیت ختم) نیز بیان اس بات کا کہ جاہلیت کے زمانے کی طرح باپ دادا پر فخر کرنا منع ہے شعوب جمع ہے شعب کی شعب کا مفہوم اوپر کا خاندان اور قبیلہ اس سے اتر کر نیچے کا[1]

۳۲۴۵۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ الْكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ قَالَ الشُّعُوْبُ الْقَبَآئِلُ الْعِظَامُ وَالْقَبَآئِلُ الْبُطُوْنُ.

(از خالد بن یزید الکاہلی از ابوبکر از ابو حصین از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس آیت شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ شعوب سے مراد بڑے بڑے قبیلے ہیں اور قبائل سے مراد ان کی شاخیں۔

۳۲۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ ابْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ.

(از محمد بن بشار از یحییٰ بن سعید از عبید اللہ از سعید بن ابی سعید از پدرش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیزگار رہو۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے، آپ نے فرمایا (نسب کے لحاظ سے تو) یوسف علیہ السلام (افضل) ہیں

۳۲۴۷۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ رَبِيْبَةُ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لَهَا اَرَاَيْتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَانَ مِنْ مُّضَرَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ اِلَّا مِنْ مُّضَرَ مِنْ بَنِی النَّضْرِ ابْنِ كِنَانَةَ.

(از قیس بن حفص از عبد الواحد) کلیب بن وائل کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ (وہ لڑکی جو بیوی کے ساتھ پہلے خاوند سے ہو) زینب بنت ابی سلمہ سے دریافت کیا کیا آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبیلۂ مضر سے سمجھتی ہیں؟ انہوں نے کہا تو اور کس قبیلہ سے آپؐ تھے؟ آپؐ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہی تھے۔[2]

---

[1] یطرزی نے مجاہد سے نکالا مثلاً انصار ایک شعب ہے یا ربیعہ یا مضر ایک شعب ہے ہر ایک میں کئی قبیلے ہیں۔ قریش مضر کا ایک قبیلہ ہے ۱۲ منہ [2] اور نضر بن کنانہ ایک شاخ ہے مضر کی کیونکہ کنانہ خزیمہ کا بیٹا تھا اور خزیمہ مدرکہ کا اور مدرکہ الیاس کا اور الیاس مضر کا ۱۲ منہ

۳۲۴۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقُلْتُ لَهَا أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ قَالَتْ فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ۔

(از موسیٰ از عبدالواحد) کلیب کہتے ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ نے موسیٰ راوی کہتے ہیں میرے خیال میں زینب بنت ابی سلمہ مراد ہیں[۱] کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور روغنی برتن اور مقیر[۲] (روغنی برتن) سے منع فرمایا۔ کلیب کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا یہ بتائیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس قبیلہ سے تھے کیا مضر سے تھے؟ انہوں نے کہا اور کس قبیلے سے۔ آپؐ نضر بن کنانہ کی اولاد میں تھے۔

(نضر مضر کی اولاد میں سے تھا)

۳۲۴۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از جریر از عمارہ از ابوزرعہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاتے ہو[۳] جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں اچھے شریف گنے جاتے تھے وہی اسلام کے زمانے میں اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں[۴] اور حکومت۔ اور سرداری کے زیادہ لائق اسے پاؤ گے جسے حکومت اور سرداری ناپسند ہو[۵]۔ اور آدمیوں میں سب سے برا اسے پاؤ گے جو دورخہ (منافق دوغلا) ہو ان لوگوں میں ایک منہ لے کر آئے دوسرے لوگوں میں دوسرا منہ لے کر جائے[۶]۔

۳۲۵۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

(از قتیبہ ابن سعید از مغیرہ از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امامت اور خلافت میں (مسلمان)

---

[۱] یہ حضرت ام المومنین ام سلمہؓ کی بیٹی تھیں ام سلمہ کے پہلے خاوند ابوسلمہؓ تھے ۱۲ منہ [۲] حافظ نے کہا اس روایت میں یوں ہی ہے ابوذر نے کہا یہ صحیح نہیں کیونکہ تکرار لازم آئیگی مزفت اور مقیر دونوں ایک ہی ہیں صحیح نقیر ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے یعنی لکڑی کا کریدا ہوا برتن ۱۲ منہ [۳] کیونکہ کان میں سے اچھا مال نکلتا ہے کسی میں سے خراب ۱۲ منہ [۴] اگر علم حاصل نہ کریں تو شرافت نسبی بیکار ہے دنیا کے انقلابات پر جب نظر ڈالو تو علم اور لیاقت ہی سے کمینے شریف بن جاتے ہیں اور شریف کمینے اور ذلیل ہو جاتے ہیں اگلے بادشاہوں اور رئیسوں کی اولاد جنہوں نے علم حاصل نہ کیا کوئی اور سیادکش بن گئے ہیں اور کتنے بیلدار و چمار علم کی بدولت مالدار اور عزت دار ہو جاتے ہیں کئی پشت کے بعد لوگ ان کو شریف کہنے لگتے ہیں مسلمانو! علم حاصل کرو علم رات دن اس میں کوشش کرو کہ کوئی قوم علم میں تم سے بڑھ چڑھ کر نہ رہے علم دو طرح کے ہیں ایک تو علم دین جس کو آپ نے تفقہ فرمایا یعنی قرآن و حدیث کا علم دوسرے دنیا میں روٹی کمانے اور سپاہ گری کے فنون جیسے طب یانی طبعیات معدنیات کیمسٹری انجینئری یعنی علم تعمیر علم زراعت اور فلاحت م تجارت علم ایا تاربرقی ریلوے یعنی علم الماء علم البرق علم جرثقیل اور صنعات کے علوم جیسے کپڑا بننا چمڑہ صاف کرنا لوہاری نجاری شیشہ آلات بنانا صابون دیاسلائی وغیرہ فوجی علوم وغیرہ اور سپاہ گری محاصرہ جنگ بحری اور بری آلات جنگ جیسے توپ بندوق تلوار تفنگچہ بارود ڈائنامیٹ تارپیڈو طرح طرح کے جہاز دریائی زمینی بنانا یہ علوم حاصل کرنے کے لئے تمام دنیا کے سفر کرو کافر و مسلمان جو جس علم کا عالم ہے اس سے علم سیکھو علم حاصل کرنے میں ہرگز شرم نہ کرو ۱۲ منہ [۵] کیا عمدہ کلیہ ارشاد فرمایا جو شخص دنیا کے عہدے اور خدمت سے بھاگے اس کی درخواست نہ کرے بلکہ برا سمجھے تو جان لو کہ وہی خدمت کے لئے موزوں ہے کیونکہ اس کو خدا کا ڈر ہے اور اس خیال سے کہ شاید اس سے ظلم صادر ہو وہ عہدے اور خدمت کو ناپسند کرتا ہے ۱۲ منہ [۶] یا دو کی یا دو حد سے تر نوالہ ملا ادھر ہی کے ہو رہے دین ایمان انصاف اور سچائی سے ان کو غرض نہیں ہمارے زمانہ میں ایسے لوگوں کی اتنی ہی کثرت ہے کہ معاذ اللہ جدھر دیکھو ہزاروں لاکھوں خوشامدی بندۂ نان حاضر با ایمان ماست بازار انصاف پسند آدمی کا قحط ہے ۱۲ منہ

هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا۔ تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الشَّانِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ۔

لوگ (مسلمان) قریش کے تابعدار ہیں[1]. جیسے (عرب کے) کافر کفر کے زمانے میں بھی قریش کے تابع ہیں۔ اور آدمیوں کا حال کانوں کی طرح ہے جو لوگ جاہلیت کے زمانے میں اچھے اور شریف تھے وہی اسلام کے زمانے میں بھی اچھے اور شریف ہیں بشرطیکہ دین کا علم حاصل کریں۔ تم بہت اچھا آدمی اسے پاؤ گے جو سب سے زیادہ حکومت اور سرداری کو برا سمجھتا ہو یہاں تک کہ اس میں گرفتار ہو جائے[2]

باب ۲۰۵۸　　باب

۳۲۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قَالَ فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا وَلَهٗ فِيْهِ قَرَابَةٌ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا قَرَابَةً بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ۔

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از عبدالملک از طاؤس) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کی تفسیر میں جب ان سے سعید بن جبیر نے دریافت کیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتے دار مراد ہیں؟ یہ کہا کہ قریش کی کوئی شاخ ایسی نہ تھی جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری نہ ہو تو آیت اتری یعنی کہہ دیجئے بس تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا اتنا چاہتا ہوں کہ میری تمہاری جو رشتہ داری ہے اسی کا خیال رکھو[3]

۳۲۵۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَّبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هٰهُنَا جَاءَتِ الْفِتَنُ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءُ وَغِلَظُ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ عِنْدَ اُصُوْلِ اَذْنَابِ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ فِيْ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از اسماعیل از قیس از ابو مسعود رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس طرف سے (دنیا میں) فتنے آئے ہیں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور اکڑپن سنگ دلی ان شتر بان لوگوں میں ہے جو اونٹوں اور گائیوں کی دُموں کے پاس چلاتے اور شور مچاتے رہتے ہیں، یعنی یہ لوگ ربیعہ اور مضر میں ملیں ہیں[4]

۳۲۵۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ

---

[1] عرب کے اکثر لوگ قریش کے منتظر تھے جب مکہ فتح ہوا اور قریش مسلمان ہو گئے تو جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگے اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت اور خلافت قیامت تک قریش میں رہنا چاہیے اور جو بادشاہ قریشی نہ ہو اس کی امامت اور خلافت صحیح نہیں ہے گو عموماً بطور بادشاہ اسلام کے مسلمانوں کو اس کی اطاعت اور خیر خواہی اس وقت تک جب تک خلافت شرعی قائم نہ ہو کرنا چاہیے ۱۲ منہ [2] لوگ زبردستی اس کو حاکم بنا دیں پھر مسلمانوں کی بہبودی پر نظر ڈال کر اس کے دل سے یہ کراہیت دور ہو جائے ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے شاید چونکہ اس حدیث میں رشتہ داری کا بیان ہے اور رشتہ داری کا پہچاننا نسب پہچاننے پر موقوف ہے اس لئے امام بخاری نے اس باب میں یہ حدیث بیان کی حافظ نے کہا اس آیت کی پوری تفسیر ان شاء اللہ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ [4] ربیعہ اور مضر کے لوگ بہت مالدار اور زراعت پیشہ تھے ایسے لوگوں کے دل سخت اور بے رحم ہوتے ہیں اس حدیث اور اس کے بعد والی حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ اس حدیث میں ربیعہ اور مضر کی برائی بیان کی تو دوسرے قبیلوں کی تعریف نکلی اور

الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِيْنَةُ فِيْ اَهْلِ الْغَنَمِ وَالْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ سُمِّيَتِ الْيَمَنُ لِاَنَّهَا عَنْ يَّمِيْنِ الْكَعْبَةِ وَالشَّامُ عَنْ يَّسَارِ الْكَعْبَةِ وَالْمَشْئَمَةُ الْمَيْسَرَةُ وَالْيَدُ الْيُسْرٰى الشُّؤْمٰى وَالْجَانِبُ الْاَيْسَرُ الْاَشْأَمُ۔

کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے فخر اور تکبر چلانے والے شتر بانوں میں ہے اور نرم دلی ملائمت بکری والوں (گڈریوں) میں ہے اور ایمان یمن والا ہے اور حکمت (حدیث) بھی یمن والی ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں یمن کو یمن اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کی سیدھی جانب ہے۔ اور شام کو شام اس لیے کہتے ہیں کہ وہ کعبے کے بائیں جانب ہے۔ شام سے مشأمۃ نکلا ہے یعنی بائیں طرف بائیں ہاتھ کو شومیٰ اور بائیں جانب کو اشام کہتے ہیں۔

باب ۲۰۵۹ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

باب قریش کی فضیلت کا بیان۔

۳۲۵۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُّحَدِّثُ اَنَّهُ بَلَغَ مُعٰوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهٗ فِيْ وَفْدٍ مِّنْ قُرَيْشٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِّنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ مُعٰوِيَةُ فَقَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رِجَالًا مِّنْكُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ اَحَادِيْثَ لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُولٰٓئِكَ جُهَّالُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَالْاَمَانِيَّ الَّتِيْ تُضِلُّ اَهْلَهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از محمد بن جبیر بن مطعم) حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہا کو جب آپ قریش کی ایک جماعت میں تھے یہ خبر پہنچی کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب عرب کا بادشاہ قحطانی ہوگا۔ حضرت معاویہؓ یہ سن کر غصے ہوئے اور خطبہ سنانے کھڑے ہوئے، پہلے کما حقہ ثنائی پھر کہا امابعد مجھے معلوم ہوا کہ تم میں بعض لوگ ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں جن کی سند اللہ کی کتاب سے نہیں نکلتی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ یاد رکھو یہ جاہل لوگ ہیں ان سے اور ان کے ان خیالات سے بچے رہو جن خیالات نے انہیں گمراہ کر دیا ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت اور سرداری قریش ہی میں رہے گی۔ جو کوئی ان سے عداوت کرے گا اللہ تعالیٰ انہیں سرنگوں کر دے گا، جب تک دین کو قائم رکھیں گے۔

لہ جیسے سورۂ بلد میں ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيَاتِنَا هُمْ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ ۱۲ منہ ﷺ قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہیں اور کلبی سے منقول ہے کہ مکہ کے رہنے والے اپنے کو قریش سمجھتے اور نضر کی باقی اولاد کو قریش نہ جانتے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قریش کون لوگ ہیں تو آپؐ نے فرمایا نضر بن کنانہ کی اولاد اکثر علماء کا یہی قول ہے بعض نے کہا قصی بن کلاب کی اولاد کو کہتے ہیں قریش ایک دریائی جانور ہے جو دریا کے دوسرے سب جانوروں کو کھا لیتا ہے ان کا سردار ہے اسی لئے قریش ہی عرب کے سب قبیلوں کے سردار تھے اس لئے ان کا نام قریش ہوا۔ بعضوں نے کہا جب قصی نے خزاعہ کے لوگوں کو حرم سے باہر کیا تو باقی لوگ سب اس کے پاس جمع ہوئے، اس لئے ان کا نام قریش ہوا یہ تقرش سے نکلا ہے جس کے معنی جمع ہونے کے ہیں ۱۲ منہ ؏ جن کو عرب کے لوگ قبائل کہتے تھے یعنی دیہاتی بدوی ۱۲ منہ ؏ وہ زیادہ مالدار نہیں ہوتے ۱۲ منہ ؎ قحطان یمن میں مشہور قبیلہ ہے ۱۲ منہ ؎ اور جب دین اور شریعت چھوڑ دیں گے تو قریش کی خلافت بھی جاتی رہے گی جیسے (بقیہ ص ۶۹۱)

عَلٰی وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّیْنَ ۔

۳۲۵۵ ۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَعْدٍ ح قَالَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُرَیْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَجُهَیْنَةُ وَمُزَیْنَةُ وَاَسْلَمُ وَاَشْجَعُ وَغِفَارُ مَوَالِیَّ لَیْسَ لَهُمْ مَوْلًی دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۔

(از ابونعیم از سفیان از سعد از اعرج از ابوہریرہؓ) دوسری سند (از یعقوب بن ابراہیم از پدرش از پدرش از عبدالرحمان بن ہرمز اعرج از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش اور انصار اور جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور اشجع اور غفار سب قبیلوں کے لوگ میرے خیرخواہ ہیں اور اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں

۳۲۵۶ ۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِیْ قُرَیْشٍ مَّا بَقِیَ مِنْهُمُ اثْنَانِ ۔

(از ابوالولید از عاصم بن محمد از پدرش از ابن عمرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خلافت قریش ہی میں رہے گی جب تک دنیا میں ان کے دو آدمی بھی باقی رہیں [1]

۳۲۵۷ ۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ مَشَیْتُ اَنَا وَعُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَیْتَ بَنِی الْمُطَّلِبِ وَتَرَکْتَنَا وَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَیْءٌ وَّاحِدٌ وَقَالَ اللَّیْثُ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدٌ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ ذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَیْرِ مَعَ اُنَاسٍ مِّنْ بَنِیْ

(از یحیی بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں میں اور عثمان بن عفان دونوں مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور عرض کیا کہ آپ نے (ذوالقربیٰ کا حصہ) بنی مطلب کو دیا، اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ہم (بنی امیہ) اور بنی مطلب آپ سے ایک ہی رشتہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ہمیشہ ایک ہی رہے [2] لیث کہتے ہیں مجھ سے ابوالاسود نے بیان [3] کیا انہوں نے عروہ [4] بن زبیر سے انہوں نے کہا عبداللہ بن زبیر بنی زہرہ کے چند لوگوں کو ساتھ لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنی زہرہ پر بہت مہربان تھیں کیونکہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ ۶۹۰) فرمایا تھا ویسا ہی ہوا پانچ چھ سو برس تک خلافت بنی امیہ اور عباسیہ میں جو قریشی تھے قائم رہی جب انہوں نے شریعت پر چلنا چھوڑ دیا ان کی خلافت چھن گئی۔ دوسرے لوگ بادشاہ ہو گئے جیسے آج تک پھر قریش کو خلافت اور سرداری نہیں ملی عبداللہ بن عمرو نے جو حدیث روایت کی وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب یہ قحطانی عرب کا بادشاہ ہوگا ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی ہے اور ذی مخبر حبشی سے مرفوعاً مروی ہے کہ قریش سے پہلے بادشاہت حمیر میں تھی اور پھر ان میں چلی جائے گی اس کو احمد اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ

[1] نووی نے کہا اس حدیث سے صاف نکلا کہ خلافت قریش سے خاص ہے اور قیامت تک سوا قریشی کے غیر قریشی سے خلافت کی بیعت کرنا درست نہیں اور صحابہ کے زمانہ میں اس پر اجماع ہو چکا ہے اور اگر کسی زمانہ میں قریش کے سوا اور کسی قوم کا شخص بادشاہ بن بیٹھا تو اس نے قریشی خلیفہ سے اجازت لی اور اس کا نائب بن کر رہا ۱۲ منہ

[2] جاہلیت اور اسلام دونوں زمانہ میں ملے رہے ۱۲ منہ

[3] اس کو خود امام بخاری نے مناقب میں وصل کیا ۱۲ منہ

[4] انہوں نے عروہ سے ۱۲ منہ

زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے قرابت تھی لہ

۳۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللهِ تَصَدَّقَتْ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا فَقَالَتْ أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمِ الْحِجَابَ فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَقَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغَ مِنْهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابوالاسود) حضرت عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب لوگوں سے زیادہ عبداللہ بن زبیر سے محبت تھی حضرت عبداللہ بن زبیر ان سے بہت سلوک کیا کرتے (وہ ان کی خالہ تھیں) حضرت عائشہؓ کوئی چیز رکھ نہ چھوڑتیں، جو کچھ اللہ تعالیٰ دیتا وہ سب خیرات کر دیتیں۔ یہ حال دیکھ کر حضرت عبداللہ بن زبیر نے کہا ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے (اتنی خیرات نہ کرنی پائیں) انہوں نے کہا ہاں ہاں میرا ہاتھ روکنا ہے ہیں اگر اس (عبداللہ بن زبیر) سے بات کروںؓ تو مجھ پر خدا کی نذر ہے۔ حضرت عبداللہ نے (حضرت عائشہ کو منانے کے لیے قریش کے کئی آدمیوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والوں (بنی زہرہ) سے سفارش کرائی (میرا قصور معاف فرمائیے) انہوں نے نہ مانا۔ آخر بنی زہرہ کے کئی لوگوں نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننہال والوں میں سے تھے جیسے عبدالرحمان بن اسود بن عبد یغوث اور مسور بن مخرمہ نے عبداللہ بن زبیر سے کہا ہم لوگ جب حضرت عائشہ کے پاس اندر آنے کی اجازت مانگیں (وہاں جا کر بیٹھیں) تم فوراً آ کر پردے میں داخل ہو جانا چنانچہ عبداللہ نے ایسا ہی کیا (حضرت عائشہؓ مل گئیں) پھر عبداللہ نے ان کے پاس دس غلام بھیجے انہوں نے سب آزاد کر دیئے اور برابر غلام آزاد کرتی رہیں چالیس غلام آزاد کیے پھر کہنے لگیں کاش میں نے جس وقت قسم کھائی تھی (منت مانی تھی) تو میں کوئی خاص کام بیان کر دیتی جسے میں کر کے فارغ ہو جاتی ہے

بَابُ ۲۰۶ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ۔

باب قرآن شریف کا قریش کی زبان میں اترنا۔

۳۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب) حضرت

لہ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنی زہرہ میں سے تھیں ۱۲ منہ ۲ہ اس سند سے یہ حدیث نہیں ملی البتہ مسلم نے اس کو روایت کیا یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صالح سے انہوں نے اعرج سے ۱۲ منہ ۳ہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصے ہوئیں غصے کی بات ہی تھی ۱۲ منہ ۴ہ یعنی صاف یوں منت کرتی کہ ایک بردہ آزاد کروں گی یا اتنے مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گی تو دل میں تردد نہ رہتا۔ حضرت عائشہؓ نے مبہم منت مانی اور کوئی تفصیل بیان نہیں کی اس لئے احتیاطاً چالیس بردے آزاد کئے اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل لی کہ مجہول نذر درست ہے مگر وہ ایک قسم کا کفارہ اس میں کافی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ ۵ہ کیونکہ ان سے پردہ نہ تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ کے پاؤں پر گر پڑو ان کو رحم آ جائے گا ۱۲ منہ ۶ہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نذر پوری کرنے کو ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَّعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلٰثَةِ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عثمان نے زید بن ثابت اور عبداللہ بن زبیر اور سعید بن عاص اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو بلوایا، انہوں نے مصحف لکھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان تینوں قریشی لوگوں (عبداللہ اور سعید اور عبدالرحمان) سے کہا جب تم میں اور زید بن ثابت میں (جو انصاری ہیں) کچھ (محاورے کا) اختلاف ہو تو قریش کے محاورے کے مطابق لکھو اس لیے کہ قرآن قریش کے محاورے پر نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا ۱؎۔

بَابٌ ۲۰۶۱ نِسْبَةُ الْيَمَنِ اِلَى اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْهُمْ اَسْلَمُ بْنُ اَفْصٰى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِّنْ خُزَاعَةَ۔

باب یمن والوں کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ہونا۔

انہی یمن والوں میں سے اسلم کی قوم تھی جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے یعنی اسلم ابن افصی ابن حارثہ بن عمرو بن عامر اور حارثہ یمن والوں میں سے تھا ۲؎۔

۳۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَّزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَتَنَاضَلُوْنَ بِالسُّوْقِ فَقَالَ ارْمُوْا بَنِيْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَّاَنَا مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ لِاَحَدِ الْفَرِيْقَيْنِ فَاَمْسَكُوْا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ مَا لَهُمْ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْمِيْ وَاَنْتَ مَعَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ ارْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ۔

(از مسدد از یحیی از یزید بن ابی عبید) حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی اسلم کے چند لوگوں کے پاس تشریف لے گئے جو بازار میں تیراندازی کر رہے تھے، آپؐ نے فرمایا اسماعیلؑ کے بیٹو تیر لگاؤ کیونکہ تمہارے باپ اسماعیلؑ (نبی) تیرانداز تھے اور آپ نے فرمایا میں اس جماعت کے ساتھ ہوں۔ یہ سن کر دوسری جماعت والوں نے ہاتھ روک لیا۔ آپؐ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا آپ تو ادھر ہیں اب ہم کیسے تیر ماریں، اس وقت آپ نے فرمایا نہیں تیر لگاؤ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔

۱؎ ہوا یہ کہ قرآن شریف حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں تمام صحابہ کے اتفاق سے جمع ہو چکا تھا وہی قرآن حضرت عمرؓ کی خلافت میں ان کے پاس رہا بعد حضرت عمرؓ کی وفات کے حضرت ام المؤمنین حفصہؓ کے پاس تھا حضرت عثمان نے وہی قرآن حضرت حفصہ سے منگوا کر اس کی نقلیں ان لوگوں سے لکھوائیں اور ایک ایک نقل عراق اور مصر اور شام اور ایران وغیرہ ملکوں میں روانہ کر دیں حضرت عثمانؓ کو جو جامع القرآن کہلاتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ انہوں نے قرآن شریف کی نقلیں صاف خط سے لکھوا کر ملکوں کو روانہ کیں یہ نہیں کہ قرآن ان کے وقت میں جمع ہوا قرآن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے زمانہ میں جمع ہو چکا تھا جو کچھ متفرق رہ گیا تھا وہ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں سب ایک جگہ کر دیا گیا ۱۲ منہ ۲؎ حافظ نے کہا مضر اور ربیعہ تو بالاتفاق حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہیں لیکن یمن والوں میں اتفاق ہے کیونکہ ان کا نسب قحطان پر ختم ہوتا ہے قحطان کو اکثر لوگوں نے عامر بن شالخ بن ارفخشا بن سام بن نوح کا بیٹا بتلایا ہے لیکن زبیر بن بکار نے کہا قحطان حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں ہے کہتے ہیں سب سے پہلے عربی زبان میں قحطان نے گفتگو کی یعرب اس کا بیٹا تھا ۱۲ منہ ۳؎ اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ اسلم قبیلے کا بنی اسمٰعیل

باب ۲۰۶۲

۳۲۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيْلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيْهِمْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

(از ابوجعفر از عبدالوارث از حسین از عبداللہ بن بریدہ از یحییٰ بن معمر از ابوالاسود دیلی) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس نے دوسرے شخص کو جان بوجھ کر اپنا باپ بنایا وہ کافر ہو گیا[1]۔ اور جو شخص اپنے آپ کو دوسری قوم کا بتلائے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے۔

۳۲۶۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا حَرِيْزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْأَسْقَعِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ أَوْ يَقُوْلُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ۔

(از علی بن عیاش از حریز[2] از عبدالواحد بن عبداللہ نصری از واثلہ بن اسقع) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ کہے یا جو اس کی آنکھ نے خواب میں نہیں دیکھا کہے میں نے دیکھا[3]۔ یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات لگائے جو آپؐ نے نہیں فرمائی۔

۳۲۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا مِنْ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ رَبِيْعَةَ قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَّرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ

(از مسدد از حماد از ابوجمرہ) حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے کہ عبدالقیس کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم ربیعہ کی ایک شاخ ہیں اور ہم میں اور آپ میں مضر کے کافر حائل ہیں۔ ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں پہنچ سکتے ہیں اگر آپؐ ہمیں دین کی کوئی بات بتلا دیں تو ہم آپؐ سے سیکھ لیں اور جو لوگ ہمارے پیچھے (ہمارے ملک میں) رہ گئے ہیں انہیں بتلا دیں، آپؐ نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے۔

---

[1] مراد وہ شخص ہے جو ایسا کرنا درست سمجھے یا یہ بطور تغلیظ کے ہے یا کفر سے ناشکری مراد ہے ۱۲ منہ [2] حریز بفتح حا وکسر را اخیر میں رائے معجمہ صغار تابعین میں سے ہیں ۱۲ منہ [3] جھوٹا خواب بیان کرنا بیداری میں جھوٹ بولنے سے بڑھ کر گناہ ہے کیونکہ خواب ایک حصہ ہے نبوت کے حصوں میں سے جھوٹا خواب بیان کرنے والا گویا اللہ پر افترا کرتا ہے

عَنْ اَرْبَعٍ اَلْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَى اللّٰهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

(۲) نماز ہمیشہ ادا کرو (۳) زکوٰۃ دیا کرو (۴) جو کچھ مال غنیمت حاصل ہو اس کا پانچواں حصہ (امام کے پاس) داخل کیا کرو۔ اور میں تمہیں کدو کے تونبے اور سبز لاکھی برتن اور کریدے ہوئے اور روغنی برتن سے منع کرتا ہوں [۱]

۳۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا يُشِيْرُ اِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرماتے تھے دیکھو فتنہ و فساد اس جانب سے اٹھے گا مشرق کی طرف آپ اشارہ کر رہے تھے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے [۲]

بَابُ ۲۰۶۳ ذِكْرِ اَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَاَشْجَعَ۔

باب اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ اور اشجع قبیلوں کا بیان۔

۳۲۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَّالْاَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ۔

(از ابونعیم از سفیان از سعد از عبدالرحمٰن بن ہرمز) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریش انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع یہ سب قبیلے میرے خیر خواہ ہیں اور اللہ اور رسولؐ کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہیں [۳]

۳۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

(از محمد بن غریر زہری از یعقوب بن ابراہیم از پدرش از صالح از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر فرمایا غفار (قبیلہ) کو اللہ نے بخش دیا [۴] اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ نے بچا دیا اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی [۵]

---

[۱] یہ حدیث اوپر کتاب الایمان میں گذر چکی ہے باب کی مناسبت یہ ہے کہ اکثر عرب کے لوگ یا ربیعہ کی شاخ ہیں یا مضر کی اور یہ دونوں حضرت اسمٰعیل کی اولاد ہیں ۱۲ منہ [۲] شیطان طلوع آفتاب کے وقت اپنا سر بیچ کھود دیتا ہے تاکہ آفتاب پرستوں کا سجدہ شیطان کے لئے ہو جائے علماء نے کہا ہے کہ یہ حدیث اشارہ ہے ترکوں کے فساد کا جو چنگیز خان کے زمانہ میں ہوا انہوں نے مسلمانوں کو بہت تباہ کیا بغداد کو لوٹا اور خلافت اسلامی کو برباد کر دیا ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا یہ پانچوں قبیلے عرب میں بڑے زور دار تھے اور دوسرے قبیلوں سے پہلے اسلام لائے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فضیلت دی ۱۲ منہ [۴] انہوں نے زمانہ جاہلیت میں چوری کی تھی معلوم ہوا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۱۲ منہ [۵] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر کے پھر عہد شکنی کی اور بیر معونہ والوں کو مار ڈالا ۱۲ منہ [۶] ایک شاخ ہے بنی سلیم کی ۱۲ منہ

۳۲۶۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا۔

(از محمد از عبدالوہاب ثقفی از ایوب از محمد بن سیرین از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم (قبیلے) کے لوگوں کو اللہ نے بچا لیا اور غفار کو اللہ نے بخش دیا ہے

۳۲۶۸ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ خَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ۔

(از قبیصہ از سفیان از محمد بن بشار از ابن مہدی از سفیان از عبدالملک بن عمیر از عبدالرحمان بن ابی بکرہ از پدرش) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتلاؤ جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبیلے) بہتر ہیں۔ بنی تمیم، بنی اسد بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ سے۔

ایک شخص (اقرع بن حابس) نے کہا وہ تباہ و برباد ہوئے[1]۔ آپ نے فرمایا نہیں جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبیلے) چاروں بہتر ہیں۔ بنی تمیم بنی اسد، بنی عبداللہ بن غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ[2] سے۔

۳۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن ابی یعقوب از عبدالرحمان بن ابی بکرہ از والدش) اقرع بن حابس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حاجیوں کا مال چرایا کرتے تھے، یعنی اسلم غفار، مزینہ کے لوگوں نے میں سمجھتا ہوں عبدالرحمن نے جہینہ کا بھی ذکر کیا۔ شعبہ کہتے ہیں کہ شک محمد بن ابی یعقوب کو ہوا[3]

بہر حال آنحضرت نے فرمایا اسلم، غفار اور مزینہ اور میرا خیال ہے جہینہ کا بھی نام لیا (یہ چاروں) بنی تمیم بنی عامر اسد اور غطفان سے بہتر ہیں کیا وہ (اسلم غفار مزینہ وغیرہ) خراب و برباد ہوئے اقرع نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (اسلم غفار مزینہ وغیرہ) ان (بنی تمیم بنی عامر اسد غطفان) سے بہتر ہیں۔

[1] یعنی جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار یہ سب بُرے لوگ ہیں شاید اقرع مسلمان نہ ہوئے ہوں گے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ پہلے اسلام لائے یا ان کے اخلاق و عادات اچھے ہیں ۱۲ منہ [3] مگر اوپر کی روایت سے شک دفع ہو جاتی ہے اس میں صاف جہینہ کا نام بھی شریک ہے ۱۲ منہ

۳۲۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ شَيْءٌ مِّنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ أَوْ قَالَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ أَسَدٍ وَتَمِيمٍ وَهَوَازِنَ وَغَطَفَانَ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از محمد بن سیرین رح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ اور جہینہ کے یا یوں کہا کچھ لوگ جہینہ اور مزینہ کے اللہ کے نزدیک یا یوں کہا قیامت کے دن، اسد تمیم، ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

بَابُ ۲۰۶۴ ذِكْرِ قَحْطَانَ۔

باب ذکر قحطان۔

۳۲۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِّنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان بن بلال از ثور بن زید از ابوالغیث از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک قحطان کا ایک شخص بادشاہ ہوکر لوگوں کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا۔

بَابُ ۲۰۶۵ مَا يُنْهٰى عَنْ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب جاہلیت کی سی باتیں کرنا منع ہے۔

۳۲۷۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتّٰى كَثُرُوا وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتّٰى تَدَاعَوْا وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ قَالَ مَا شَأْنُهُمْ فَأُخْبِرَ

(از محمد از مخلد بن یزید از ابن جریج از عمرو بن دینار) حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اس وقت آپ کے پاس مہاجرین میں سے بہت لوگ جمع ہوگئے تھے۔ ان مہاجرین میں ایک آدمی، بڑا شغلی تھا اس نے ایک انصاری کے سرین پر ضرب لگائی، انصاری بہت سخت غصے ہوا۔

انہوں نے اپنے اپنے (ذات کے) لوگوں کو پکارا، انصاری نے کہا اے انصار دوڑو (میری فریاد سنو) مہاجر نے کہا مہاجرو! دوڑو۔ یہ شور سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے خیمے سے) باہر تشریف لائے فرمایا یہ جاہلیت کی باتیں کیسی۔ پھر فرمایا کیا بات ہے؟ لوگوں نے بیان کیا ایک مہاجر نے انصاری کے سرین پر ضرب لگائی۔ آپ نے فرمایا ایسی جاہلیت

۱؎ نام نامعلوم یا جہجاہ جیسا مسلم کی روایت میں ہے ۱۲ منہ ۲؎ یعنی ان پر حکومت نہ کریگا کہتے ہیں یہ امام مہدی کے بعد نکلے گا اور انہی کے قدم بقدم چلے گا جیسے ابونعیم نے فتن میں روایت کیا ۱۲ منہ ۳؎ جہجاہ بن قیس غفاری ۱۲ منہ ۴؎ سنان بن وبرہ ۱۲ منہ ۵؎ اپنی اپنی قوم کو پکارنا فساد کے لئے ابھارنا ۱۲ منہ ۶؎ ان کا [illegible] ہے ۱۲ منہ

بِكَسْعَةِ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيِّ ابْنُ سَلُولَ أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

کی ناپاک باتیں چھوڑو۔ عبداللہ بن ابی ابن سلول (منافق) کہنے لگا مہاجر ہمارے مقابلے کیلئے اپنی قوم والوں کو پکارتے ہیں۔ اچھا مدینے پہنچ کر سمجھ لیں گے) عزت دار ذلیل کو نکال باہر کرے گا[1]۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حکم ہو تو اس خبیث کا سر اڑا دوں (یعنی عبداللہ بن ابی کا)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ایسا مت کر لوگ کہیں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں[2]

۳۲۷۳۔ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

(از ثابت بن محمد از سفیان از اعمش از عبداللہ بن مرہ از مسروق از حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (مصیبت میں) گالوں پر (تھپیڑے) مارے اور گریبان پھاڑ ڈالے اور جاہلیت کی[3] باتیں نکالے وہ ہم میں سے (یعنی مسلمان) نہیں ہے[4]

بَابٌ ۲۰۶۶ قِصَّةُ خُزَاعَةَ

باب خزاعہ[5] کا واقعہ۔

۳۲۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ ابْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ۔

(از اسحاق بن ابراہیم از یحییٰ بن آدم از اسرائیل از ابوسفیان از ابوصالح از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف۔ خزاعہ والوں کا باپ تھا۔

۳۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری) سعید بن مسیب کہتے تھے بحیرہ (سورہ مائدہ اور انعام میں یہ لفظ آیا ہے) وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں

---

[1] یہ آیت سورۂ منافقون میں ہے مردود نے عزت دار سے اپنے تئیں مراد لیا اور ذلیل سے پیغمبر علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو لعنۃ اللہ علیہ ۱۲ منہ [2] گو عبداللہ بن ابی بن سلول مردود منافق تھا مگر ظاہر میں مسلمانوں میں شریک تھا اس لئے آپ کو خیال ہوا کہ اس کے قتل سے ظاہر میں لوگ جو اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں یہ کہنے لگیں گے کہ پیغمبر صاحب اپنے ہی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور جب یہ مشہور ہو جائیگا تو دوسرے لوگ اسلام لانے میں تأمل کریں گے ۱۲ منہ [3] ناشکری اور کفر کی ۱۲ منہ [4] اگر ان باتوں کو دوست جان کر کرتا ہے ورنہ یہ تغلیظ کے طور پر فرمایا یعنی وہ مسلمانوں کی روش پر نہیں ہے ۱۲ منہ [5] خزاعہ ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں ان کے نسب میں اختلاف ہے مگر اس پر اتفاق ہے کہ وہ عمرو بن لحی کی اولاد میں ہیں اس کا چچا اسلم تھا جو قبیلہ اسلم کا جد اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

الْبَحِيْرَةُ الَّتِيْ يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيْتِ فَلَا يَحْلُبُهَا
أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ وَالسَّائِبَةُ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَيِّبُوْنَهَا
لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ وَقَالَ أَبُوْ
هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ
عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ
فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ۔

بَابُ ٢٠٦ قِصَّةُ زَمْزَمَ۔

٣٢٧٦ - حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ قَالَ أَبُوْ
قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِيْ مُثَنَّى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَصِيْرُ
قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ جَمْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلَامِ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ
قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ كُنْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فَبَلَغَنَا أَنَّ
رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقُلْتُ لِأَخِيْ
انْطَلِقْ إِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِيْ بِخَبَرِهِ فَانْطَلَقَ
فَلَقِيَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ
رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهٰى عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ لَهُ
لَمْ تَشْفِنِيْ مِنَ الْخَبَرِ فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا ثُمَّ
أَقْبَلْتُ إِلٰى مَكَّةَ فَجَعَلْتُ لَا أَعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ
أَسْأَلَ عَنْهُ وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُوْنُ فِي
الْمَسْجِدِ قَالَ فَمَرَّ بِيْ عَلِيٌّ فَقَالَ كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيْبٌ
قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ قَالَ

کے نام پر روک دیا جاتا تھا کوئی اس کا دودھ نہ دوہ سکتا اور سائبہ وہ
جانور ہے جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا (یعنی سانڈ) اس پر کوئی
بوجھ نہ لادتا نہ سواری کرتا۔

سعید کہتے ہیں حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر بن لحی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں دوزخ میں کھینچ
رہا تھا، اس نے سب سے پہلے سائبہ کی رسم نکالی [1]

باب زمزم کا واقعہ (اور حضرت ابوذرؓ کا اسلام لانا) [2]

(از زید بن اخزم از ابوقتیبہ سلم بن قتیبہ از مثنّٰی بن سعید قصیر (کوتاہ
قد)) ابوجمرہ کہتے ہیں ہم سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں
تمہیں ابوذر رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا واقعہ بتاؤں۔ ہم نے کہا
ہاں بیان کیجئے! کہا (وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ) ابوذرؓ نے کہا میں غفار
(قبیلے) کا ایک شخص تھا، ہمیں خبر پہنچی کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخص پیدا ہوئے
ہیں جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتے ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا تم مکہ مکرمہ میں
جاکر ان سے ملاقات کرو اور ان کا حال مجھ سے بیان کرو وہ گیا اور حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ واپس آیا تو میں نے اس سے پوچھا کیا دیکھا
وہ کہنے لگا خدا کی قسم میں نے ایک شخص دیکھا جو اچھی بات کا حکم دیتا ہے
اور بری بات سے منع کرتا ہے میں نے کہا اس خبر سے تو میری تسلی نہیں
ہوئی آخر میں نے ایک دستر خوان لیا اور لکڑی سنبھالی مکے میں پہنچا
وہاں میں کسی کو نہیں پہچانتا تھا اور مجھے آپؐ کا حال پوچھنا مناسب
نہ معلوم ہوا۔ بس زمزم کا پانی پیتا رہا اور مسجد ہی میں بیٹھا رہا حضرت
علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے سے گذرے اور کہنے لگے تم مسافر

[1] ابن اسحاق کی روایت میں یوں ہے اسی نے بتوں کو نصب کیا سائبہ چھوڑا بحیرہ اور وصیلہ اور حام نکالا کہتے ہیں یہ عمرو بن لحی شام کے ملک میں گیا وہاں کے لوگ بت پرست تھے ان سے ایک بت مانگ لایا کعبے میں لا کھڑا کیا اسی کا نام ہبل تھا اور ایک شخص اساف نامی نے نائلہ ایک عورت سے خاص کعبے میں زنا کی اللہ تعالیٰ نے ان کو پتھر کر دیا عمرو بن لحی نے ان کو لے کر کعبے میں کھڑا کیا جو لوگ کعبے کا طواف کرتے وہ اساف کے بوسے سے شروع کرتے اور نائلہ کے بوسے پر ختم کرتے بعضے کہتے ہیں ایک جن (شیطان) ابوثمامہ نامی عمرو بن لحی کا رفیق تھا اس نے عمرو بن لحی سے کہا جدہ میں جا وہاں سے بت اٹھا لا اور لوگوں سے کہہ ان کو پوجا کریں وہ جدہ گیا وہاں ان بتوں کو پایا جو حضرت ادریسؑ اور نوحؑ کے زمانے میں پوجے جاتے تھے یعنی ودّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر ان کو مکہ اٹھا لایا لوگوں سے کہا ان کو پوجو اس طرح بت پرستی عرب میں جاری ہوئی خدا کی مار اس بیوقوف پر آپ بھی آفت میں پڑا اور قیامت تک ہزاروں لوگوں کو آفت میں پھنسایا اگر آنحضرتؐ کی ذات مبارک عرب میں ظہور نہ کرتی تو ہندوؤں کی طرح عرب بھی اب تک بت پرستی میں گرفتار رہتے ۱۲ منہ

[2] بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصۃ اسلام ابی ذر غفاری اور یہی مناسب ہے کیونکہ ساری حدیث میں ان کے مسلمان

فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلَا أُخْبِرُهُ
فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ
وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ قَالَ فَمَرَّ بِي
عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ
قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ انْطَلِقْ مَعِي قَالَ فَقَالَ مَا
أَمْرُكَ وَمَا أَقْدَمَكَ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ
لَهُ إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ
قَالَ قُلْتُ لَهُ بَلَغَنَا أَنَّهُ خَرَجَ هٰهُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ
أَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ
يَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ فَقَالَ
لَهُ أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ هٰذَا وَجْهِي إِلَيْهِ
فَاتَّبِعْنِي[۱] ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ
أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ كَأَنِّي
أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ فَمَضَى وَمَضَيْتُ
مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ اعْرِضْ عَلَيَّ
الْإِسْلَامَ فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي فَقَالَ لِي
يَا أَبَا ذَرٍّ اكْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ
فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ
فَجَاءَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَقَالُوا قُومُوا إِلَى
هٰذَا الصَّابِئِ فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ فَأَدْرَكَنِي

معلوم ہوتے ہو، میں نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تو میرے گھر چلو میں
ان کے ساتھ چلا۔ نہ انہوں نے مجھ سے کچھ پوچھا نہ میں نے بیان کیا
صبح کو میں پھر مسجد میں آگیا میرا مطلب یہ تھا کہ کسی سے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے متعلق دریافت کروں مگر کوئی ایسا نہ ملا جو آپؐ کے متعلق بتائے
پھر حضرت علی رضی اللہ جب میرے سامنے سے گذرے اور رکنے لگے کیا ابھی
تک اس شخص کو یعنی مجھے اپنا ٹھکانا نہیں ملا؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے
کہا اچھا میرے ساتھ چلو، اب انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا کیا معاملہ
ہے؟ اس شہر میں آنے کا کیا مقصد ہے؟ میں نے کہا اگر تم یہ بات چھپاؤ
(کسی سے نہ کہو) تو میں تم سے بیان کروں انہوں نے کہا میں ایسا ہی کروں
گا (نہیں بتاؤں گا) تب میں نے کہا ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہاں ایک
شخص پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں کہتے ہیں کہ وہ پیغمبر ہیں، میں نے پہلے
اپنے بھائی کو ان سے بات کرنے کو بھیجا تھا مگر وہ واپس آیا اور قابل
تسلی کوئی خبر نہ لایا۔ آخر میں خود آیا ہوں۔ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں
انہوں نے کہا تو نے اچھا راستہ پایا (مجھ سے ملا) میں بھی انہی شخص کے
پاس جاتا ہوں، میرے پیچھے پیچھے چلا آ جس جگہ میں داخل ہوؤں تم بھی
داخل ہو جانا اگر (رستے میں) ڈر کی کوئی بات دیکھوں گا تو میں (یہ اشارہ
کروں گا) ایک دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا گویا اپنا جوتا صاف
کرتا ہوں تم وہاں سے چل دینا۔ غرضیکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چلے میں بھی
ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ (ایک مکان میں) داخل ہوئے میں بھی
داخل ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ میں نے عرض کیا
مجھے اسلام سکھلائیے آپ نے بتایا میں اسی جگہ مسلمان ہو گیا آپؐ نے
فرمایا اے ابوذر اپنے ایمان کو چھپائے رکھ اور اپنے ملک میں واپس
چلا جا۔ جب تجھے ہمارے غلبے کا پتہ چلے اسی وقت چلا آنا میں نے
عرض کیا (یا رسول اللہ) قسم اس خدا کی جس نے آپؐ کو سچا پیغمبر بنا کر

[۱] جہاں جا کر ٹھہرے ۱۲ منہ

الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ وَيْلَكُمْ تَقْتُلُوْنَ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ وَّ مَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلٰى غِفَارَ فَاَقْلَعُوْا عَنِّىْ فَلَمَّا اَنْ اَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْاَمْسِ فَقَالُوْا قُوْمُوْا اِلٰى هٰذَا الصَّابِیِّ فَصُنِعَ بِىْ مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالْاَمْسِ وَاَدْرَكَنِى الْعَبَّاسُ فَاَكَبَّ عَلَىَّ وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ بِالْاَمْسِ قَالَ فَكَانَ هٰذَا اَوَّلَ اِسْلَامِ اَبِىْ ذَرٍّ

بھیجا ہیں تو اسلام کا کلمہ ان کفار کے درمیان زور سے پکاروں گا (ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) پھر ابوذر مسجد میں آئے قریش کے کفار وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا قریش کے لوگو میں تو اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور اسکے بھیجے ہوئے ہیں (ابوذر کہتے ہیں) یہ سنتے ہی انہوں نے کہا اٹھو اس بے دین کی خبر لو انہوں نے مجھے مار ڈالنے کی نیت سے مارا حضرت عباس نے مجھے دیکھ لیا وہ آکر مجھ پر جھک گئے اور کفار کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگے تمہارا ستیاناس ہو تم غفار کی قوم والے کو مارتے ہو اور تمہاری سوداگری کا اور آنے جانے کا رستہ اسی قوم میں سے ہے[1] یہ سنکر انہوں نے میری جان چھوڑ دی جب دوسرا دن ہوا صبح کو پھر میں (مسجد میں) آیا اور کل کیطرح پکارا پھر قریش نے مجھے اسی طرح مارا حضرت ابن عباسؓ مجھ پر جھک گئے اور وہی کہا جو کل کہا تھا۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں ابوذرؓ کا اسلام اسطرح شروع ہوا۔

بَاب ۲۰۶۸ جَهْلِ الْعَرَبِ

باب عرب کی جہالت کا بیان[2]

۳۲۷۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا سَرَّكَ اَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ فَاقْرَاْ مَا فَوْقَ الثَّلٰثِيْنَ وَمِائَةٍ فِىْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ اِلٰى قَوْلِهٖ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ۔

(از ابوالنعمان از ابوعوانہ از ابی بشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اگر تجھے عرب کی جہالت معلوم کرنا پسند ہو تو سورۂ انعام کی ایک سو تیس آیتوں سے زیادہ پڑھ لے[3] "وہ لوگ تباہ ہوئے جنہوں نے نادانی سے اپنی اولاد کو مار ڈالا وہ گمراہ ہیں راہ پانے والے نہیں" (اس آیت تک[4])

بَاب ۲۰۶۹ مَنِ انْتَسَبَ اِلٰى اٰبَائِهٖ فِى الْاِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ

باب اپنے مسلمان یا کافر باپ دادوں کی طرف منسوب کرنا[5]

حضرت ابن عمرؓ اور ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی عزت دار، عزت دار کا بیٹا، عزت دار کا پوتا عزت دار کا پر پوتا یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے جو حضرت یعقوبؑ کے

[1] قریش کے لوگ ہر سال تجارت اور سوداگری کے لئے شام کے ملک کو جایا کرتے راستہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان غفار کی قوم پڑتی ہے حضرت عباسؓ نے ان کو ڈرایا کہ اس کو مارڈالو گے تو ساری غفار کی قوم برہم ہو جائے گی تمہاری سوداگری اور آمد و رفت سب میں خلل ہو جائے گا ۱۲ منہ [2] بعضے نسخوں میں یوں ہے باب قصہ زمزم وجہل العرب مگر اس باب میں زمزم کا قصہ بالکل مذکور نہیں ہے دوسرے زمزم کا قصہ اوپر ایک باب میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] یعنی سورۂ انعام میں عرب کی ساری جہالتیں اور نادانیاں مذکور ہیں ان میں سب سے بڑی یہ تھی کمبخت اپنی اولاد یعنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرتے بت پرستی راہ زنی ان کا رات دن کا شیوہ تھا عورتوں پر وہ ستم کرتے کہ معاذ اللہ جانوروں کی طرح ان کو سمجھتے یہ سب بلائیں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیج کر دور کرائیں ۱۲ منہ [4] یعنی یہ بیان کرنا کہ میں ان کی اولاد میں ہوں ۱۲ منہ

يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحٰقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللّٰهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

بیٹے حضرت اسحاقؑ کے پوتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پر پوتے تھے حضرت براء کہتے ہیں[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے فرمایا میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

۳۲۷۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ وَقَالَ لَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ۔

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از عمرو بن مرہ از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی عنہ فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا۔ تو آپؐ پکارنے لگے بنی فہر کے لوگو! بنی عدی کے لوگو! یہ سب قریش کے خاندان تھے۔

امامؒ بخاری کہتے ہیں ہم سے قبیصہ نے بحوالہ سفیان از حبیب بن ابی ثابت از سعید بن جبیر حضرت ابن عباس سے روایت نقل کی انہوں نے فرمایا جب وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ (آیت) نازل ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک قبیلے کو دعوت دینا شروع کی۔

۳۲۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللّٰهِ لَا أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلَانِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی عبد مناف اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے ذریعے) اللہ سے بچا لو اے عبدالمطلب کے بیٹو تم اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو۔ زبیر بن عوام کی ماں میری پھوپھی! میری بیٹی فاطمہ! تم دونوں اپنی جانوں کو اللہ سے بچا لو! میں خدا کے سامنے تمہارے لیے کچھ نہیں اختیار رکھتا۔ ہاں میرے مال میں سے جو تم چاہو وہ مانگ لو۔[2]

[1] یہ دونوں روایتیں اوپر احادیث الانبیاء میں موصولاً گذر چکی ہیں ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ موصول ہے تعلیق نہیں ہے اور اسمٰعیلی نے اس کو دوسرے طریق سے قبیصہ سے وصل کیا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے اے عائشہ رضی اللہ عنہا اے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اے بنی ہاشم اپنی اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ معلوم ہوا کہ اگر ایمان نہ ہو تو پیغمبر کی رشتہ داری قیامت میں کچھ کام نہ آئے گی اس حدیث سے اس شرکی شفاعت کا بالکل رد ہو گیا جو بعضے نام کے مسلمان انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ اپنی وجاہت سے یا زور ڈال کر جس کو چاہیں گے اس کو بچا سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے سامنے کچھ اختیار نہیں رکھتا یعنی اس کی اجازت کے بغیر نہ شفاعت کر سکتا ہوں نہ کسی کو بچا سکتا ہوں جب پیغمبر علیہ السلام کو خاص اپنی پیاری بیٹی اور بی بی کے بچانے کی قدرت نہ ہو تو اور کسی ولی کو کیا مجال ہے کہ وہ کارخانۂ خدائی میں اپنے اختیار سے کچھ دخل دے سکے ۱۲ منہ

بَابُ ابْنِ اُخْتِ الْقَوْمِ وَ مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

۳۲۸۰۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَیْرِکُمْ قَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ

باب کسی قوم کا بھانجا یا اس کا آزاد کیا ہوا غلام بھی اسی قوم میں داخل ہے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از قتادہ از انس رضی اللہ عنہم) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے لوگوں کو بلایا (جب وہ حاضر ہوئے) پوچھا تم لوگوں میں کوئی شخص غیر (دوسرے قبیلے کا) بھی ہے؟ انہوں نے کہا نہیں ایک ہمارا بھانجا تو ہے[1]۔ آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا تو اسی قوم میں داخل ہے۔

بَابُ قِصَّۃِ الْحَبَشِ وَ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بَنِیْ اَرْفِدَۃَ۔

۳۲۸۱۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًی تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ فَانْتَھَرَھُمَا اَبُوْ بَکْرٍ فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْھِہٖ فَقَالَ دَعْھُمَا یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّھَا اَیَّامُ عِیْدٍ وَّتِلْکَ الْاَیَّامُ اَیَّامُ مِنًی وَقَالَتْ عَائِشَۃُ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتُرُنِیْ وَاَنَا اَنْظُرُ

باب حبشیوں کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (حبشیوں سے) یہ فرمانا اے بنی ارفدہ[2]!

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق ان کے پاس آئے اسوقت (انصار کی) دو لڑکیاں منیٰ کے دنوں میں گا رہی تھیں۔ دف بجا رہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا اوڑھے ہوئے (لیٹے) تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لڑکیوں کو جھڑکا، ان کی آواز سنتے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا فرمایا ابوبکرؓ! ان کو گانے بجانے دے! یہ عید کے دن ہیں اور وہ دن منیٰ کے دن تھے (یعنی ذوالحجہ کی دسویں، گیارھویں، بارھویں)۔ اور حضرت عائشہؓ نے (اسی سند) سے کہا میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی پیٹھ

---

[1] انصار کے اس بھانجے کا نام نعمان بن مقرن تھا امام احمد کی روایت میں اس کی صراحت ہے ترجمہ باب میں ہونے کا ذکر ہے لیکن امام بخاری مولیٰ کی کوئی حدیث نہیں لائے بعضوں نے کہا انہوں نے مولیٰ کے باب میں کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ پائی ہوگی حافظ نے کہا یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ امام بخاری نے فرائض میں یہ حدیث نکالی کہ کسی قوم کا مولیٰ بھی انہی میں داخل ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو جس کو بزار نے ابوہریرہؓ سے نکالا اس میں مولیٰ اور حلیف اور بھانجے تینوں مذکور ہیں تیسیر میں ہے کہ حنفیہ نے اس حدیث سے دلیل لی کہ جب عصبہ اور ذوی الفروض نہ ہوں تو بھانجا ماموں کا وارث ہوگا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اسی باب میں موصولاً مذکور ہے ارفدہ حبشیوں کے جد اعلیٰ کا نام تھا کہتے ہیں حبشی حبش بن کوش بن حام بن نوح ؑ کی اولاد میں ہیں ایک زمانہ میں یہ سارے عرب پر غالب آ گئے تھے اور ان کے بادشاہ ابرہہ نے کعبہ کو گرا دینا چاہا تھا حافظ نے کہا باب کی حدیث سے بعضے صوفیہ نے رقص اور مزامیر پر اباحت پر دلیل لی ہے اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں حبشیوں کا کھیل لڑائی کی تعلیم کے طور پر تھا اس سے اس رقص کی اباحت کیونکر نکلے گی جو لہو ولعب کے طور پر ہو جیسے بعض علماء اور اہل ظواہر کا مذہب ہے کہ عید اور شادی میں گانا بجانا خوشی کرنا جائز ہے لیکن اور دنوں میں حدیث سے اباحت ثابت نہیں یا اس پر قیاس کر سکتے ہیں اور عبداللہ بن جعفر اپنی لونڈیوں کا گانا سنا کرتے البتہ عبادت کے طور پر گانا بجانا جو صوفیہ نے نکالا ہے اس کی سند شریعت میں کچھ نہیں ہے نہ کسی صحابی یا تابعی سے ثابت ہے کہ انہی مجلس سماع عبادت کے طور پر قائم کی ہو یا لوگوں کو اس کی دعوت دی ہو بلکہ یہ بدعت ہوگا اور ہر بدعت گمراہی ہے اس لئے

إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الْأَمْنِ۔

بَابٌ ۲۰۲ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ۔

۳۲۸۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِيْنِ وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ رض فَقَالَتْ لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۰۳ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمُ الْآيَةَ وَقَوْلِهِ تَعَالَى مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَقَوْلِهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

۳۲۸۳۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ

کے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے، میں مسجد میں حبشیوں کا کھیل (ہتھیاروں کی مشق) دیکھ رہی تھی حضرت ابوبکرؓ نے انہیں ڈانٹا (کہ مسجد میں یہ کھیل کیوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو۔ بنی ارفدہ ! تم بے فکر ہو کر کھیلو

باب اپنے نسب کو بُرا بھلا کہلوانے سے پرہیز کرنا۔

(از عثمان بن ابی شیبہ از عبدہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی کہ (مکّہ کے) مشرکین کی ہجو کریں۔ آپؐ نے فرمایا میں انہی کے خاندان سے ہوں[1]۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں (اپنی شاعری کے کمال سے) آپؐ کو ان مشرکوں میں سے اس طرح نکال لوں گا۔ جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں۔ ہشام نے اپنے والد سے یہ بھی روایت کی ہیں حضرت عائشہ رضؓ کے سامنے حسان کو بُرا[2] کہنے لگا۔ انہوں نے کہا حسان کو برا نہ کہو وہ آنحضرتؐ کی حمایت کرتا تھا[3]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں کا بیان

فرمان باری تعالیٰ وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ - اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ۔

(از ابراہیم بن منذر از معن از مالک از ابن شہاب از محمد بن جبیر بن مطعم) ان کے والد (جبیر بن مطعم) کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ان کی ہجو میرے باپ دادا کی ہجو ہوگی ۱۲ منہ [2] اس خیال سے کہ حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ [3] مشرکین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں کرتے حسان ان کا جواب دیتے اور ترجواب بھی کیسا کہ مشرکوں کے دل پر سانپ لوٹتا ایمان اور پاک نفسی اس کا نام ہے باوجودیکہ حسان نے حضرت عائشہ رضؓ کو ایسی تہمت لگائی تھی اور کوئی ہوتا تو دل کھول کر ان کو گالیاں دیتا مگر اس وجہ سے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر خواہ اور حمایتی اور مداح تھے اپنی ذات کی برائی کا کچھ خیال نہیں کیا ہائے افسوس ایک وہ زمانہ تھا ایک ہمارا زمانہ ہے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں سات دن حدیث اور قرآن میں مشغول رہتے ہیں ان کو یہ نام کے مسلمان یوں برا کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا مجتہد کے خلاف ہیں معاذ اللہ اللہ اور رسول کی محبت ایسی چیز ہے کہ تمام جہان کی برائیاں اگر ہوں بھی تو درگذر کے قابل ہیں ان کی تعریف اور ستائش کرنی چاہیئے شیخ محی الدین بن عربی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کیا جب وہ ایک شخص کو برا کہتے تھے جو ان کے پیر کو یعنی ابو مدین مغربی کو برا کہتا تھا آپ نے فرمایا تو نے ابو مدین مغربی کے خیال سے اس سے دشمنی رکھی اور اللہ اور رسول کے خیال سے اس سے محبت نہ رکھی وہ اللہ اور رسول سے تو محبت رکھتا ہے۔

بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيْ خَمْسَةُ اَسْمَاءٍ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ۔

نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں محمدؐ احمدؐ ماحی یعنی مٹانے والا۔ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا۔ حاشر لوگ میرے بعد حشر کیے جائیں گے عاقب۔ یعنی خاتم النبیین، میرے بعد دنیا میں کوئی نیا پیغمبر نہیں آئے گا۔

۳۲۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تَعْجَبُوْنَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَّلَعْنَهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَّيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَّاَنَا مُحَمَّدٌ۔

(از علی بن عبداللہ مدینی از سفیان از ابوالزناد از اعرج از ابوہریرہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں تعجب نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے قریش کی گالیاں لعنت کس طرح ٹال دیتا ہے وہ مذمم کو برا کہتے ہیں اس پر لعنت کرتے ہیں میں تو محمدؐ ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) [1]

بَابٌ ۲۰۷ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا

۳۲۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا سَلِيْمٌ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْاَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنٰى دَارًا فَاَكْمَلَهَا وَاَحْسَنَهَا اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ۔

(از محمد بن سنان از سلیم از سعید بن میناء از جابر بن عبداللہؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور دوسرے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک گھر بنایا اسے خوب آراستہ کیا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی لوگ اس گھر میں جانے لگے اور تعجب کرتے ہوئے یہ کہنے لگے یہ اینٹ کی جگہ اگر خالی نہ ہوتی (تو کیسا اچھا مکمل گھر ہوتا) [2]

۳۲۸۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَاءِ

(از قتیبہ بن سعید از اسماعیل بن جعفر از عبداللہ بن دینار از ابو صالح از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اسے خوب سجایا مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ

---

[1] کمبخت عرب کے کافر دشمنی سے آپ کو محمد نہ کہتے یعنے سراہا ہوا بلکہ اس کی ضد مذمم کے نام سے آپ کو پکارتے یعنے برا آپنے فرمایا مذمم میرا نام ہی نہیں ہے جو مذمم ہو اسی پر ان کی گالیاں پڑیں گی حافظ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بھی نام وارد ہیں جیسے رؤف، رحیم، شاہد، مبشر، نذیر، مبین، داعی الی اللہ، سراج منیر، مذکر، رحمت نعمت، ہادی، شہید، امین، مزمل، مدثر، متوکل، مختار، مصطفےٰ، شفیع، شفوع، صادق، مصدوق وغیرہ بعضوں نے کہا آنحضرت کے بھی اسمائے حسنیٰ کی طرح ننانوے نام ہیں اور اگر خوب تلاش کئے جائیں تو تین سو ناموں تک ملیں گے ۱۲ منہ

[2] مطلب یہ ہے کہ قصر نبوت آپ کی ذات سے مکمل ہوا صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ

مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

اس گھر میں پھرنے میں تعجب کرتے ہیں (ایسا خوب صورت گھر) یہ اینٹ کیوں نہ لگائی گئی تو اینٹ میں ہوں، میں خاتم النبیین ہوں۔

۳۲۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ مِثْلَهُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ ابن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت آپؐ کی عمر تریسٹھ[۱] برس کی تھی۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بھی ایسا ہی بیان کیا[۱]۔

بَابٌ ۲۰۵ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت کا بیان

۳۲۸۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے اتنے میں ایک شخص نے یوں پکارا ابو القاسم آپؐ نے ادھر دیکھا (تو وہ کہنے لگا میرا مطلب آپؐ سے نہ تھا وہ کسی دوسرے اس کنیت والے سے مخاطب تھا) آپؐ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو۔ مگر میری کنیت مت رکھو[۲]۔

۳۲۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍؓ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

(از محمد بن کثیر از شعبہ از منصور از سالم ابو الجعد از جابرؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

۳۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ایوب از ابن سیرین) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت مت رکھو۔

---

[۱] اس کا ذکر انشاء اللہ آگے آئے گا بعضے نسخوں میں اس حدیث سے پہلے ایک باب بھی ہے یعنی باب وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ وفات کا بیان کرنے کا موقع نہیں ہے اس کا ذکر آخر میں آنا چاہیے ۱۲ منہ

[۲] حافظ نے کہا بعضوں کے نزدیک یہ مطلقاً منع ہے بعضوں نے کہا یہ ممانعت آپ کی زندگی تک تھی بعضوں نے کہا جمع کرنا منع ہے یعنی محمد نام رکھ کر کنیت ابو القاسم رکھنا ۱۲ منہ

وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي -

بَابٌ ۲۰۷۶

۳۲۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ ابْنَ أَرْبَعٍ وَّتِسْعِينَ جَلْدًا مُّعْتَدِلًا فَقَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ فَادْعُ اللّٰهَ قَالَ فَدَعَا لِي -

باب

(از اسحاق از فضل بن موسیٰ) جعید بن عبد الرحمان کہتے ہیں میں نے سائب بن یزید کو دیکھا کہ چورانوے سال کی عمر تھی، مگر اچھے خاصے مضبوط تھے۔ وہ کہنے لگے مجھے معلوم ہے میرے یہ حواس کان آنکھ سب اب تک کام دے رہے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت ہے۔ میری خالہ[1] مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ اس بچے کیلئے دعا فرمائیے یہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپؐ نے میرے لیے دعا فرمائی۔

بَابٌ ۲۰۷۷ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ

۳۲۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ قَالَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ حَمْزَةَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الصَّحِيحُ الرَّاءُ قَبْلَ الزَّاءِ -

باب مہر نبوت کا بیان (جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان تھی)[2]

(از محمد بن عبید اللہ از حاتم) جعید بن عبد الرحمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے سائب بن یزید سے سنا میری خالہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی کہنے لگی یا رسول اللہ میرا بھانجا ہے بیمار ہے آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا برکت کی دعا کی آپؐ نے وضو کیا میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا پھر آپؐ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے آپ کے دونوں مونڈوں کے درمیان نبوت کی مہر دیکھی جیسے حجلہ کا انڈا یا چھپرکٹ کی گھنڈی[3] محمد بن عبید اللہ کہتے ہیں حدیث میں جو حجلہ کا لفظ ہے یہ گھوڑے کے حجل سے نکلا ہے حجل اس سفیدی کو کہتے ہیں جو گھوڑے کی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر ہوتی ہے)۔ ابراہیم بن حمزہ[4] کہتے ہیں مثل زر الحجلہ (یعنی زاء پہلے پھر راء۔ امام بخاری کہتے ہیں صحیح یہ ہے کہ راء پہلے ہو پھر زاء ہو

---

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان کی خالہ کا نام معلوم نہیں ہوا البتہ سائب کی ماں کا نام علیہ بنت شریح تھا ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا یہ مہر ولادت کے وقت سے آپ کی پشت پر نہ تھی جیسے بعضوں نے گمان کیا ہے بلکہ شق صدر کے بعد فرشتوں نے یہ علامت کر دی تھی یہ مضمون ابوداؤد طیالسی اور حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسندوں میں اور ابونعیم نے دلائل میں اور امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے ۱۲ منہ [3] یہ ترجمہ ہے مثل زر الحجلہ کا مگر یہ لفظ اکثر نسخوں میں حدیث میں نہیں ہے اور یہ صحیح ہے کیونکہ اگر حدیث میں یہ لفظ نہ ہوتا تو محمد بن عبید اللہ اس کی تفسیر کیوں بیان کرتے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے حجلہ کا انڈا اور حجلہ ایک پرندے کا نام ہے جو کبوتر سے چھوٹا ہوتا ہے زر بتقدیم زاء معجمہ برراء مہملہ یا بہ تقدیم راء مہملہ برزاء معجمہ یعنے رز دونوں طرح منقول ہے رز سے مراد انڈا ہے ۱۲ منہ [4] ابراہیم بن حمزہ کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الطب میں وصل کیا ۱۲ منہ

بَابُ ۲۰۷ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک اور اخلاق کا بیان۔

۳۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

(از ابوعاصم از عمر بن سعید بن ابی حسین از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پیدل چلے گئے (رستے میں) امام حسین علیہ السلام کو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے انہوں نے امام کو اپنے کندھے پر اٹھالیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر قربان ہو (بالکل) آنحضرت کے مشابہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں ہے حضرت علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے [۱]

۳۲۹۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ يُشْبِهُهُ۔

(از احمد بن یونس از زہیر از اسماعیل) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ امام حسن ابن علی علیہ السلام آپ کے مشابہ تھے۔

۳۲۹۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يُشْبِهُهُ قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلٰثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا قَالَ فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا۔

(از عمرو بن علی از ابن فضیل از اسماعیل بن ابی خالد) ابوجحیفہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ امام حسن ابن علی علیہ السلام آپ کے مشابہ تھے۔

اسماعیل کہتے ہیں میں نے ابوجحیفہ سے کہا بھلا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک بیان کیجئے۔ انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے آپ کے بال مبارک سفید و سیاہ تھے (ملے جلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں بخشش فرمانے کا حکم دیا تھا، مگر ہم آپ کی حیات مبارکہ میں ان اونٹنیوں پر قبضہ نہ کر سکے تھے۔

۳۲۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ

(از عبداللہ بن رجاء از اسرائیل از ابواسحاق) وہب ابوجحیفہ سوائی کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا آپ کے نیچے کے

---

[۱] خوش ہو رہے تھے امام حسن رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے انس کی روایت میں ہے کہ امام حسین بہت مشابہ تھے ان دونوں میں اختلاف نہیں ہے وجوہ مشابہت مختلف ہوں گے بعضوں نے کہا امام حسن نصف اعلیٰ بدن میں مشابہ تھے اور امام حسین رضؓ نصف اسفل میں غرض یہ دونوں شاہزادے پوری تصویر تھے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے رافضیوں کا منہ کالا ہوتا ہے جو جناب ابوبکر صدیق رضؓ کو معاذ اللہ اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن اور مخالف خیال کرتے ہیں کیونکہ یہ قصہ آپ کی وفات کے بعد کا ہے کوئی بے وقوف بھی ایسا خیال نہیں کرنے کا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جب تک زندہ رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے خیرخواہ اور جانثار رہے رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

السَّوَآءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِّنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى الْعَنْفَقَةَ

ہونٹ کے تلے یعنی عنفقہ پر سفیدی تھی۔ لہ

۳۲۹۷ - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا قَالَ كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ۔

عصام بن خالد کہتے ہیں ہم سے حریز بن عثمان نے کہا انہوں نے عبداللہ بن بُسر سے پوچھا جو صحابی تھے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا کیا آپ بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا آپ کے عنفقہ پر کچھ بال سفید تھے۔

۳۲۹۸ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا آدَمَ لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ وَّلَا سَبِطٍ رَجِلٌ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِّنْ شَعَرِهِ فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از خالد از سعید بن ابی ہلال) ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حُلیہ مبارک بیان کرتے تھے کہتے تھے آپؐ میانہ قد تھے نہ بہت لمبے نہ ٹھگنے۔ سفید رنگ نہ ایسے بالکل سفید (بلکہ سرخی مائل) نہ بہت گندم رنگ (بالکل زرد) نہ سخت گھنگریالے بال والے (جیسے حبشی ہوتے ہیں) نہ بالکل ہی سیدھے بال والے۔ آپؐ کی عمر مبارک جب چالیس برس کی ہوئی، اس وقت وحی اتری اس کے بعد آپؐ دس برس تک مکہ مکرمہ میں رہے قرآن اترتا رہا۔ بعد ازاں مدینے میں دس برس رہے (وفات کے وقت) آپؐ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں نے آپؐ کا ایک بال دیکھا تھا وہ سرخ تھا۔ میں نے وجہ پوچھی (یا حضرت انسؓ سے سبب پوچھا) تو کہا خوشبو لگاتے لگاتے سُرخ ہو گیا۔

۳۲۹۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک بن انس از ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد نہ ایسے بالکل سفید (چونے کی طرح) نہ بالکل گندمی زرد رنگ نہ سخت گھونگر بال والے نہ بالکل سیدھے بال والے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں برس کے آخر میں پیغمبری دی۔ پھر دس برس آپؐ مکہ مکرمہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے

لہ عنفقہ ٹھڈی اور لب زیریں کے درمیان کو کہتے ہیں ۱۲ منہ۔ ۲ہ بیہقی نے روایت کیا لمبے کے قریب ۱۲ منہ

الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ۔

آپ کو اٹھالیا، اس وقت آپ کے سر اور داڑھی میں بیس بال سفید نہ تھے۔

۳۳۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ۔

(از احمد بن سعید ابو عبداللہ از اسحاق بن منصور از ابراہیم بن یوسف از والدش از ابو اسحاق) حضرت براء بن عازب کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں خوشرو خوبصورت اور اخلاق میں بھی سب سے زیادہ اعلیٰ اور عمدہ تھے نہ تو (بے ڈول) بہت لمبے نہ ٹھگنے۔

۳۳۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ۔

(از ابو نعیم از ہمام) حضرت قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے کہا نہیں (آپ کو سفیدی کہاں تھی) دونوں کنپٹیوں پر ذرا سی سفیدی آئی تھی [۱]

۳۳۰۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهٗ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوْسُفُ بْنُ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْهِ إِلٰى مَنْكِبَيْهِ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپؐ کے دونوں مونڈھوں میں فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا تھا) آپؐ کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپؐ کو سرخ جوڑا (یعنی دھاری دار) پہنے دیکھا۔ آپؐ سے بڑھ کر خوب صورت میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

یوسف بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے اس حدیث کو روایت کیا اس میں یہ ہے کہ آپؐ کے بال مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔ [۲]

۳۳۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ

(از ابو نعیم از زہیر از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت

---

[۱] مگر ابو رمثہ کی روایت میں جس کو حاکم اور اصحاب سنن نے نکالا ہے کہ آپ کے بالوں پر مہندی کا خضاب تھا ابن عمر کی روایت میں ہے کہ آپ زرد خضاب کرتے تھے اور احتمال ہے کہ آپ نے مہندی خوشبو کے طور پر لگائی ہو اسی طرح زعفران ان لوگوں نے اس کو خضاب سمجھا یہ بھی احتمال ہے کہ انسؓ نے خضاب نہ دیکھا ہو ۱۲ منہ

[۲] یوسف کے طریق کو خود مؤلف نے بھی نکالا مگر مختصر طور سے اس میں بالوں کا ذکر نہیں ہے۔ بعض روایتوں میں آپ کے بال کانوں کی لو تک بعض روایتوں میں مونڈھوں تک بعض روایتوں میں ان کے بیچ تک مذکور ہے تطبیق یوں دی جا سکتی ہے کہ جس وقت آپ تیل لگاتے اور کنگھی کرتے تھے تو بال مونڈھوں تک آجاتے تھے اور عام حالات میں کانوں کی لو تک رہتے ۱۲ منہ

أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔

کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا پتلا) تھا۔ انہوں نے کہا نہیں۔ بلکہ چاند کی طرح (گول چمک دار) تھا۔ [۱]

۳۳۰۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ بِالْمَصِّيصَةِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ وَقَامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ۔

(از حسن بن منصور ابوعلی) حجاج بن محمد اعور نے مصیصہ (جو نہر جیحون پر ایک شہر ہے) میں کہا ہم سے شعبہ نے کہا انہوں نے حکم سے روایت کیا۔ حکم نے کہا میں نے ابوجحیفہؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو (سخت گرمی میں) پتھریلے میدان میں تشریف لائے وضو کیا پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں آپؐ کے سامنے برچھا گڑھا ہوا تھا (جو آپؐ کے ساتھ سترہ کے لیے رہتا تھا)

اس حدیث میں عون نے اپنے باپؒ سے انہوں نے ابوجحیفہ سے روایت کیا اس میں یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ اس برچھے کے پار سے عورت گذر رہی تھی۔ لوگ کھڑے ہوگئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ہاتھ تھام کر اپنے چہروں پر (برکت کے لیے) پھیرنے لگے۔ ابوجحیفہؓ نے کہا میں نے آپؐ کا ہاتھ تھام کر منہ پر رکھا۔ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا [۲]

۳۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

(از عبدان از عبداللہ از یونس از زہری از عبیداللہ بن عبداللہ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو بہت ہی سخی رہتے۔ جب آپؐ جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے۔ اور قرآن کا آپؐ سے دور کرتے تھے۔ غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

[۱] گول سے یہ غرض نہیں کہ بالکل گول تھا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس میں کسی قدر گولائی بھی تھی عرب لوگوں میں یہ حسن میں داخل ہے اس کے ساتھ آپ کے رخسارے پھولے نہ تھے بلکہ صاف تھے جیسے دوسری روایت میں ہے داڑھی آپ کی گول گھنی ہوئی قریب تھی کہ سینہ ڈھانپے بال بہت سیاہ آنکھیں سرمگیں ان میں لال ڈورے ۱۲ منہ [۲] اس روایت کو خود مؤلف نے آگے چل کر وصل کیا ۱۲ منہ [۳] ایک روایت میں ہے آپ نے ایک ڈول پانی میں کلی کر کے وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا تو کنوئیں میں سے مشک کی طرح خوشبو پھوٹی ام سلیم نے آپ کا پسینہ جمع کر کے رکھا خوشبو میں شریک کیا وہ خوشبو سے زیادہ معطر تھا۔ ابو یعلیٰ اور بزار نے باسناد صحیح نکالا کہ آپ جب مدینہ کے کسی رستہ سے گذر جاتے تو وہ مہک جاتا وہاں کی مشک کی خوشبو آتی ایک غریب عورت کے پاس خوشبو نہ تھی آپ نے شیشہ میں تھوڑا سا پسینہ دے دیا وہ عورت جب اس کو لگاتی تو سارے مدینہ والے مشک کی سی خوشبو پاتے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین پڑ گیا یہ ابو یعلیٰ اور طبرانی نے نکالا ۱۲ منہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

۳۳۰۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِيْ مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَّاُسَامَةَ وَرَاٰى اَقْدَامَهُمَا اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ

(از یحییٰ از عبد الرزاق از ابن جریج از ابن شہاب از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش خوش ان (حضرت عائشہؓ) کے پاس گئے۔ آپؐ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا عائشہ تونے مدلجی کی بات سُنی؟ اس نے زید اور (ان کے بیٹے) اُسامہ کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں[1]۔

۳۳۰۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُّحَدِّثُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهٗ مِنَ السُّرُوْرِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّهٗ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَّكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مِنْهُ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب از عبد اللہ بن کعب) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ وہ (خود) غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے، اس کا واقعہ بیان کر رہے تھے کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپؐ کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا اور جب آپؐ کو خوشی ہوتی تو آپؐ کا چہرہ ایسا چمک جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے[2]۔ اور ہم آپؐ کی خوشی اس سے سمجھ لیتے۔

۳۳۰۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ

(از قتیبہ بن سعید از یعقوب بن عبد الرحمان از عمرو از سعید مقبری) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (حضرت آدم سے لے کر) برابر آدمیوں کے بہتر قرنوں میں ہوتا آیا (یعنی شریف اور پاکیزہ نسلوں میں) یہاں تک کہ وہ قرن آیا جس میں میں پیدا ہوا[3]۔

۳۳۰۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] جو بڑا قیافہ شناس تھا ۱۲ منہ [1a] ہوا یہ تھا کہ زید گورے تھے اور اسامہ سیاہ فام بعضے منافق شبہ کرتے تھے کہ اسامہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ایک دن باپ بیٹے دونوں کپڑے اوڑھے پڑے تھے لیکن پاؤں کھلے تھے مدلجی نے جو عرب کا بڑا قیافہ شناس تھا پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے ہیں یا ایک دوسرے سے نکلے ہیں۔ امام شافعی رح نے اس حدیث کی رو سے قیافہ کو صحیح سمجھا ہے جہاں اشتباہ ہو اس حدیث کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ کتاب الفرائض میں آئے گا یہاں اس کے لانے سے یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ آپ کی پیشانی میں لکیریں تھیں ۱۲ منہ

[2] چاند نہیں کہا کیونکہ اس میں سیاہ داغ بھی ہیں ۱۲ منہ

[3] قرن چالیس سال کا یا اسّی سال کا یا سو سال کا یا ستّر سال کا یا ایک سو بیس سال کا ہوتا ہے ۱۲ منہ

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ فَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ۔

(شروع میں) پیشانی کے بال سامنے لٹکاتے (جیسے نصاریٰ اور یورپین لوگ کرتے ہیں) اور مشرک لوگ مانگ نکالا کرتے۔ اہل کتاب بالوں کو لٹکاتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس بات میں کوئی حکم الٰہی نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکوں کے) پسند فرماتے پھر اس کے بعد آپ سر میں مانگ نکالنے لگے [1]

۳۳۱۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّكَانَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا۔

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از ابووائل از مسروق) عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ فحش گو تھے، نہ فحش گو بنتے اور فرماتے تھے تم میں بہتر لوگ وہی ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں (لوگوں سے کشادہ پیشانی سے پیش آئیں نرمی سے بات کریں)

۳۳۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ بِهَا

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب آپ کو دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو آپ اسے اختیار کرتے جو آسان ہوتی بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔ اگر گناہ کی بات ہوتی تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے الگ رہتے اور آپ نے کسی سے اپنی ذات کے لیے بدلہ نہیں لیا [2]۔ البتہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم کو کوئی ذلیل کرتا تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے بدلہ لیا کرتے۔

۳۳۱۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَّلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از سلیمان بن حرب از حماد از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے نہ کوئی باریک ریشمی کپڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ ملائم دیکھا نہ میں نے کوئی خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،

---

[1] اور پیشانی پر لٹکانا چھوڑ دیا شاید آپ کو حکم آگیا ہوگا ۱۲ منہ

[2] عبداللہ بن حنظل یا عقبہ بن ابی معیط یا ابورافع یا کعب بن اشرف کو جو آپ نے قتل کرایا وہ بھی اپنی ذات کے لئے نہ تھا بلکہ ان لوگوں نے اللہ کے دین میں خلل ڈالنا اور لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا تھا اس لئے ان سے بدلہ لیا گیا۔ اگر اپنی ذات کے لئے بدلہ لیتے تو اس یہودن کو ضرور پہلے ہی قتل کروا دیتے جس نے بکری میں زہر ملا کر آپ کو کھلا دیا تھا یا اس منافق کو قتل کراتے جس نے مال غنیمت کی تقسیم کرتے وقت کہا تھا کہ اس تقسیم سے اللہ کی رضامندی مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ اَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کی خوشبو سے بہتر سونگھی۔

۳۳۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي عُتْبَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

(از مسدد از یحییٰ از شعبہ از قتادہ از عبداللہ بن ابی عتبہ) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری پردہ نشین لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔

۳۳۱۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ وَاِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ و ابن مہدی) دونوں نے حضرت شعبہ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کسی بات کو برا سمجھتے تو آپ کے چہرے سے معلوم ہو جاتا ہے۔

۳۳۱۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِلَّا تَرَكَهُ۔

(از علی بن جعد از شعبہ از اعمش از ابو حازم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر آپ کا دل چاہتا تو اسے کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے (برائی نہ کرتے)

۳۳۱۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى نَرَى اِبْطَيْهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَقَالَ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ۔

(از قتیبہ ابن سعید از بکیر ابن مضر از جعفر ابن ربیعہ از اعرج از عبداللہ ابن مالک ابن بحینہ اسدی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ (پیٹ سے) الگ رکھتے اتنے کہ آپ کی بغل کی سفیدی ہم لوگ دیکھتے۔

راوی کہتے ہیں ابن بکیر نے بکر سے یہ نقل کیا کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۳۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ اِلَّا

(از عبدالاعلیٰ ابن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعا میں اپنے دونوں ہاتھ (اتنے اونچے) نہیں اٹھاتے تھے جتنے استسقاء میں اس میں اتنے ہاتھ اٹھاتے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی۔

۱؎ بزار کی روایت میں ہے کہ آپ کا ستر کبھی کسی نے نہیں دیکھا ۱۲ منہ ۲؎ پر شرم کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے ۱۲ منہ ۳؎ یعنی حلال کھانے کو، حرام سے تو فوراً منع فرمانے کو ڈ چھوڑ سے جو آپ نے کراہت بیان کی وہ طبعی بیان فرمائی چونکہ آپ کے ملک والے اس کو نہیں کھاتے تھے اس کا عیب نہیں کیا ۱۲ منہ ۴؎ اس حدیث کے اس باب میں لانے سے یہ غرض ہے کہ آپ کی بغلیں بالکل سفید اور صاف تھیں ۱۲ منہ

فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ۔

۳۳۱۸۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّابِقِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالْهَاجِرَةِ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَنَادَى بِالصَّلَاةِ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ الْعَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ فَرَكَزَ الْعَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ۔

۳۳۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّارُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو فُلَانٍ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ۔

(از حسن بن صباح از محمد بن سابق از مالک ابن مغول از عون ابن ابی جحیفہ) حضرت ابوجحیفہ فرماتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سخت گرمی کے وقت دوپہر کو پہنچ گیا۔ اس وقت آپ ابطح میں ایک خیمے میں ٹھیرے ہوئے تھے اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ خیمے سے باہر نکلے انہوں نے نماز کے لیے آذان دی پھر اندر آئے (خیمے میں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر باہر گئے۔ لوگ اس (پانی) پر (اشتیاق کی وجہ سے) لوٹ پڑے: ہر ایک پانی لینے لگا پھر اندر آئے اور برچھی نکالی اس وقت آپ باہر تشریف لائے گویا میں آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔ برچھی زمین میں گاڑی پھر ظہر کی دو رکعتیں پڑھیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر کیا) آپ کے سامنے سے (برچھی کی دوسری جانب)۔ گدھے اور عورتیں گذر رہی تھیں لہ

(از حسن بن صباح بزار از سفیان از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیر ٹھیر کر باتیں کرتے کوئی گننے والا چاہتا تو انہیں آخر تک گن لیتا۔

لیث نے بواسطہ یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کیا کہ حضرت عائشہ نے عروہ سے کہا تجھے ابوفلاں (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) پر تعجب نہیں آتا وہ میرے حجرے کے ایک کونے میں آبیٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرنے اور مجھے سنانے لگا۔ میں نفل پڑھ رہی تھی، ابھی نماز سے فارغ نہیں ہوئی تھی کہ وہ اٹھ کر چلا گیا اگر (وہ ٹھیرتا) میں اسے موجود پاتی تو اس کی خبر لیتی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس طرح جلدی جلدی باتیں کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو ٹہ

لہ ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ کی پنڈلیاں سپید چمکدار تھیں ۱۲ منہ ٹہ حضرت عائشہؓ نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی تیز بیانی پر انکار کیا مگر حضرت ابوہریرۃ رضؓ کا حافظہ بہت قوی تھا ان کو حدیثیں ایسی یاد تھیں کہ جلدی جلدی ان کو بیان کر دیتے ۱۲ منہ

بَابٌ ٢٠٧ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب سوتے وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف آنکھیں ہی سویا کرتی تھیں، مگر دل جاگتا رہتا ہے

اسے سعید بن میناء نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

٣٣٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رض كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلٰثًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ قَالَ تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از سعید مقبری) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز رمضان میں (تہجد یا تراویح) کیسے ہوتی تھی؟ انہوں نے کہا آپ رمضان میں یا اور کسی مہینے میں رمضان کے سوا کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (انہی کو تہجد کہو یا تراویح) پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا بات پوچھو پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے ان کی خوبی اور درازی کا کیا کہنا! پھر تین رکعتیں پڑھتے (تاکہ سب نماز طاق ہو جائے) میں (حضرت عائشہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کبھی وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا [1]

٣٣٢١ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ جَاءَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحٰى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ فَقَالَ أَوَّلُهُمْ أَيُّهُمْ هُوَ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ هُوَ خَيْرُهُمْ فَكَانَتْ وَقَالَ آخِرُهُمْ خُذُوا خَيْرَهُمْ فَكَانَتْ تِلْكَ فَلَمْ يَرَهُمْ حَتّٰى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرٰى فِيمَا يَرٰى قَلْبُهُ وَالنَّبِيُّ

(از اسماعیل از برادرش از سلیمان) شریک ابن عبداللہ بن ابی نمر کہتے ہیں ہم سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ معراج کا واقعہ بیان کرتے تھے یعنی جس رات کو آنحضرت صلی اللہ کو کعبہ کی مسجد سے لے گئے اور یہ معاملہ وحی سے پہلے گذرا آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے تین فرشتے آئے (آپ اس وقت حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفر بن ابی طالبؓ کے درمیان سو رہے تھے) ایک فرشتے نے پوچھا کسے لے جانے کا حکم ہے؟ دوسرے نے کہا جو درمیان میں سو رہا ہے وہی ان سب میں بہتر ہے [2]۔ تیسرے نے جو آخر میں تھا یہ کہا جو ان سب میں بہتر ہے اسی کو لے چلو۔ اس رات صرف اتنا واقعہ ہوا۔ اس کے بعد آپ نے

[1] یہ حدیث اوپر باب صلوۃ التطوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اسی کو لے جانے کا حکم ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ وَكَذٰلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

بَابُ ۲۰۸ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

۳۳۲۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا سَلْمُ ابْنُ زَرِيرٍ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ لَا يُوقَظُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ

ان فرشتوں کو دوسری رات دیکھا جیسے آپ دل سے دیکھا کرتے تھے اور آنحضرتؐ کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا (بیدار رہتا تھا) اور تمام پیغمبروں کا یہی حال ہے انکی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا غرض جبرائیل ؑ نے آپکو ساتھ لیا آسمان پر لے گئے[1]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (معجزوں) نبوت کی نشانیوں کا بیان۔

(از ابوالولید از سلم بن زریر از ابو رجاء) عمران بن حصین نے بیان کیا کہ وہ ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ رات[2] بھر چلتے رہے، صبح کے قریب (تھکاوٹ کی وجہ سے) اتر پڑے ان کی آنکھ لگ گئی۔ سورج بلند ہونے تک نہیں اٹھے۔ سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ طریقہ تھا کہ آپؐ کو کوئی شخص نیند سے نہ جگاتا تھا جب تک آپؐ خود ہی بیدار نہ ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جاگے آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے بیٹھ کر زور زور سے تکبیر کہنے[3] لگے آپ جاگ اُٹھے (اور وہاں سے کوچ کا حکم دیا پھر پڑاؤ کا حکم دیا) اور صبح کی نماز پڑھائی۔ ایک شخص علیحدہ کونے میں بیٹھا رہا اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی، جب آپؐ نماز پڑھ چکے تو اس سے پوچھا تجھے کیا ہوا کہ ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی وہ کہنے لگا میں جنبی ہو گیا ہوں (پانی نہیں ہے) آپؐ نے اسے حکم دیا تیمم کرلے اس نے تیمم کیا پھر نماز پڑھی۔ عمران کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آگے کے سواروں میں (پانی کی تلاش کے لیے) مامور کیا ہمیں سخت پیاس لگی ہوئی تھی، ہم چل رہے تھے اتنے میں ایک عورت کو دیکھا جو دو مشکیں پانی سے بھری ہوئی (اونٹ پر) لادے ہوئے ہے اور ان پر

---

[1] بعد اس کے وہی قصہ گذرا جو معراج کی حدیث میں اوپر گذرا اس روایت سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو کہتے ہیں معراج سوتے میں ہوا تھا مگر یہ روایت، شاذ ہے صرف شریک نے یہ روایت کی ہے کہ آپ اس وقت سو رہے تھے عبدالحق نے کہا شریک کی روایت منفرد اور مجہول ہے اعتماد کے لائق نہیں ہے اور اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ معراج بیداری میں ہوا تھا ۱۲ منہ [2] یہ حدیث ابواب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے کہ تکبیر کہنے والے حضرت عمرؓ تھے اور وہی صحیح معلوم ہوتی ہے جیسے اوپر یہ روایت گذر چکی ہے ۱۲ منہ

فَقُلْنَا لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ إِنَّهُ لَا مَاءَ فَقُلْنَا كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ قَالَتْ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ فَقُلْنَا انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَمَا رَسُولُ اللَّهِ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَسَحَ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَنِصُّ مِنَ الْمِلْءِ ثُمَّ قَالَ هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا قَالَتْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا۔

۳۳۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رضی قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثَمِائَةٍ أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ

۳۳۲۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ الْوَضُوءَ

پاؤں پر لٹکائے جا رہی ہے۔ ہم نے اس سے پوچھا پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا پانی تو یہاں نہیں ہے، ہم نے پوچھا تیرے گھر والوں سے پانی کتنا دور ہے؟ اس نے کہا ایک دن رات کے رستے پر ہے ہم نے اس سے کہا اللہ کے رسول کے پاس چل۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا رسول کیا ہوتا ہے؟ عمران کہتے ہیں ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اور اسے آگے آگے لیے آنحضرتؐ کے پاس لے کر آئے اس نے آپؐ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم سے کی تھی، آپؐ سے اتنا مزید کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں۔ بہرحال آپؐ نے حکم دیا تو اس کی دونوں مشکیں سامنے لائی گئیں آپؐ نے ان کے دہانوں پر ہاتھ پھیرا پھر ہم چالیس آدمیوں نے جو پیاسے تھے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا۔ فقط اونٹوں کو نہیں پلایا[1] اس کے باوجود دونوں مشکیں اتنی بھری ہوئی تھیں کہ پانی ان سے[2] ٹپک رہا تھا اسکے بعد آپؐ نے لوگوں سے فرمایا تمہارے پاس جو کھانے کی چیز ہو وہ لاؤ تو لوگوں نے اس عورت کیلئے روٹی کے ٹکڑے اور کھجور اکٹھی کی جب وہ اپنے لوگوں میں آئی تو کہنے لگی میں ایسے شخص سے ملی ہوں جو بڑا جادوگر یا پیغمبر ہے جیسے لوگ کہتے ہیں پھر اللہ نے اسے ہدایت دی اور وہ اور اسکی قوم مسلمان ہو گئی۔

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از سعید از قتادہ) حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زوراء میں (جو مدینہ منورہ میں ایک مقام ہے) تشریف فرما تھے، وہاں پانی کا ایک برتن آپؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں رکھ دیا تو پانی آپؐ کی انگلیوں سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا آپ اس وقت کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا تین سو یا تین سو کے قریب

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از اسحاق ابن عبداللہ ابن ابی طلحہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت آپہنچا تھا، لوگ وضو کا پانی ڈھونڈ رہے تھے پانی نہ ملا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (تھوڑا سا) وضو کا پانی لایا

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کہ انہوں کو بھی پلایا ۱۲ منہ [2] حدیث میں تنص ہے تنص لیبض سے بعضے نسخوں میں تنغض ہے بعضوں میں تنصر بعضوں میں تنصب۔ مطلب سب کا ایک ہی ہے ۱۲ منہ

فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

گیا۔ آپ نے اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں لاکر رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں سے وضو شروع کرو سب لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔ پھر بھی پانی آپؐ کی انگلیوں مبارک سے پھوٹ رہا تھا

۳۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُبَارَكٍ حَدَّثَنَا حَزْمٌ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّؤُونَ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الْأَرْبَعَ عَلَى الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ قُومُوا فَتَوَضَّؤُوا فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ حَتّٰى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الْوَضُوْءِ وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ۔

(از عبدالرحمٰن بن مبارک از حزم از حسن بصری) حضرت انسؓ بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر میں تشریف لے گئے آپؐ کے ساتھ چند صحابہ کرام بھی تھے، چلتے چلتے نماز کا وقت آ گیا پانی نہ ملا کہ لوگ وضو کر سکیں۔ آخر ایک آدمی گیا اور تھوڑا سا پانی کسی پیالے میں لے کر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی لے لیا اور وضو کیا۔ پھر اپنی چاروں انگلیاں اس پیالے پر پھیلا دیں اور لوگوں سے فرمایا اٹھو وضو کرو سب نے وضو کر لیا اور جو مقصد تھا (وضو کرنا) وہ پورا ہو گیا۔ یہ لوگ ستر آدمی تھے یا ستر کے قریب۔

۳۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ كَمْ كَانُوا قَالَ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

(از عبداللہ بن منیر از یزید از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کا وقت آپہنچا، جن لوگوں کا گھر مسجد نبوی کے قریب تھا وہ تو اپنے گھر سے وضو کر آئے کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پتھر کا برتن لایا گیا جس میں پانی تھا۔ آپؐ نے اپنی ہتھیلی مبارک اس کے اندر رکھ دی، برتن چھوٹا تھا آپؐ اپنی ہتھیلی اس میں نہ پھیلا سکے آخر آپؐ نے انگلیاں ملا کر ہتھیلی برتن میں رکھی۔ پھر سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

حمید کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا[1] کتنے آدمی تھے[2]؟ انہوں نے کہا اسی آدمی تھے[3]۔

۳۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

(از موسیٰ بن اسماعیل از عبدالعزیز بن مسلم از حصین از سالم

[1] وہ خود انسؓ تھے جیسے حارث بن ابی اسامہ کی مسند میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ [2] جنہوں نے اس کونڈے سے وضو کیا ۱۲ منہ [3] یہ چار حدیثیں انسؓ کی امام بخاری نے بیان کیں ہر ایک میں ایک علیحدہ واقعہ کا ذکر ہے اب ان میں جمع کرنے اور اختلاف رفع کرنے کے لئے تکلیف کی ضرورت نہیں ۱۲ منہ

عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ فَقَالَ مَا لَكُمْ قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُوْرُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

ابن ابی جعد) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حدیبیہ کے دن پیاسے ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھوٹا سا پانی کا لوٹا رکھا تھا لوگ اس کی طرف لپکے آپؐ نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا ہمارے پاس نہ پینے کا پانی ہے نہ وضو کرنے کا بس یہی پانی ہے جو آپؐ کے سامنے رکھا ہے آپؐ نے اپنا ہاتھ لوٹے میں رکھ دیا، پانی آپؐ کی انگلیوں میں سے چشمے کی طرح ابلنے لگا۔ ہم نے پیا بھی اور وضو بھی کیا۔ سالم کہتے ہیں ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کتنے آدمی تھے؟ انہوں نے کہا ہم پندرہ سو آدمی تھے اگر ایک لاکھ آدمی ہوتے تب بھی یہ پانی ہمیں کافی ہوتا[1]

۳۳۲۸۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوَتْ اَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا۔

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم چودہ سو آدمی حدیبیہ جو ایک کنوئیں کا نام ہے کے مقام پر تھے۔ ہم نے اس کا سارا پانی کھینچ ڈالا ایک قطرہ نہ رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے کنارے والی دیوار پر بیٹھ گئے اور ذرا سا پانی منگوایا۔ کلی کی اور وہ کلی اس کنوئیں میں ڈال دی۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ کنوئیں میں پانی پانی ہوگیا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا ہمارے جانور بھی خوب سیراب ہوئے اور پانی پی کر لوٹے[2]۔

۳۳۲۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ قَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوطلحہ نے ام سلیم (میری والدہ) سے کہا میں نے آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کچھ ناتوانی پائی۔ میرا خیال ہے آپؐ بھوکے ہیں۔ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں ہے اور جو کی کئی روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی میں جو کی چند روٹیاں لپیٹ کر باندھ دیں اوڑھنی کا ایک حصہ

---

[1] کیونکہ آپ کی انگلیوں سے اللہ نے چشمہ جاری کر دیا تھا پھر پانی کی کیا کمی تھی ۱۲ منہ [2] راوی کو شک ہے کہ رَوَتْ کہا یا صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا کہا یا صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا ۱۲ منہ

مِّنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَّعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَّا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَّقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَ

میرے بدن پر باندھ دیا[1]۔ پھر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں گیا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں آپؐ کے پاس لوگ بیٹھے ہیں میں وہاں پہنچ کر خاموش کھڑا ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپؐ نے پوچھا کچھ کھانا دے کر بھیجا ہے؟ عرض کیا جی ہاں، آپؐ نے لوگوں سے فرمایا اٹھو چلو۔ چنانچہ آپؐ تشریف لے چلے۔ میں آپؐ سے آگے ہی لپک کر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا ان سے کہہ دیا (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت سے آدمی لیے آ رہے ہیں) حضرت ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ سے کہا کہ آنحضرتؐ لوگوں کو لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ انہیں کھلائیں حضرت ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسولؐ (ہر کام کو حکمت) خوب جانتے ہیں (ہم کیوں فکر کریں) بہر حال ابو طلحہؓ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور دونوں ساتھ ہی آئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام سلیم! تیرے پاس جو کھانا ہے وہ لے آ۔ ام سلیم وہی روٹیاں لے آئیں، آپؐ نے فرمایا انہیں چور کر ڈالو! ام سلیم نے کپی سے گھی نچوڑا وہ سالن کی جگہ رکھا گیا پھر آپؐ نے جو دعا کرنی تھی وہ دعا کی[2] اور ابو طلحہ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا، وہ کھا کر سیر ہو گئے اور باہر چلے گئے پھر آپؐ نے فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے۔ انہوں نے بلایا وہ کھا کر سیر ہو گئے (تیسری بار) فرمایا اب اور دس آدمیوں کو بلا لے! حضرت ابو طلحہ نے بلایا وہ بھی آئے اور کھا کر سیر ہو کر چل دئے (پھر چوتھی بار) فرمایا اور دس آدمیوں کو بلا لے انہوں نے بلایا۔ غرض اسی طرح سب لوگوں نے کھا لیا، اور خوب پیٹ بھر کر کھا لیا یہ ستر اسی آدمی تھے[3]

[1] ام سلیم کی یہ غرض کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ انس رضی روٹیاں لئے جاتے ہیں ورنہ اور لوگ بھی کھانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور پھر آپ بھوکے رہ جائیں گے ۱۲ منہ [2] دوسری روایت میں یوں ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ، یا اللہ اس میں بہت برکت دے ۱۲ منہ [3] دوسری (بقیہ صفحہ آئندہ)

شَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا۔

۳۳۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنًّى حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَلَّ الْمَاءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَاءُوْا بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ فَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ۔

(از محمد بن مثنیٰ از ابو احمد زبیری از اسرائیل از منصور از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم تو آیات قرآنی اور معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم ان سے ڈرتے ہو ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، پانی کی کمی واقع ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہیں کچھ بچا ہوا پانی ہو تو اسے لے کر آؤ آخر ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈال دیا اور فرمایا آؤ برکت والا پانی لو برکت خدا کی طرف سے ہے عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں میں نے خود دیکھا آپؐ کی انگلیوں میں سے پانی فوارے کی طرح پھوٹ رہا تھا، اور ہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھاتے وقت تسبیح (کھانے کی) سنتے تھے ؎

۳۳۳۱- حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِيْ اِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِيْنَ مَا عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ مَعِيْ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِّنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا ثُمَّ اٰخَرَ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ فَقَالَ انْزِعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا اَعْطَاهُمْ۔

(از ابونعیم از زکریا از عامر) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے والد عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہو گئے وہ مقروض تھے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا میں نے عرض کیا میرے والد نے قرضہ چھوڑا ہے اور میرے پاس کوئی جائیداد ادا کرنے کے لئے نہیں صرف وہ کھجور ہے جو کھجور کے درختوں سے اترے گی۔ کئی سالوں کی کھجور بھی ان کے قرضے کی ادائیگی نہیں کر سکتی، آپؐ میرے ساتھ چلئے قرضخواہ مجھے برا بھلا کہیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور (باغ میں) کھجور کے جو ڈھیر لگے ہوئے تھے ان میں سے ایک کھجور کے ڈھیر کے چاروں طرف پھرے اس پر بیٹھ گئے پھر فرمایا لو کھجور نکالو سب کا قرض ادا ہو گیا اور جتنی کھجور قرضخواہوں کو دی گئی اتنی ہی اور بچ رہی۔

(بقیہ صفحہ ۷۴۱) روایت میں ہے کچھ بھی کھانا بچ رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہؓ اور ام سلیم گھر والوں کے ساتھ اس میں سے تناول فرمایا ایک روایت میں ہے کہ پھر بھی بچ رہا آخر ہم نے ہمسایوں کو بھیج دیا ۱۲ منہ ؎ یعنی پریشانی اور خرق عادت کو تخویف سمجھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے اللہ کی بعض نشانیاں تخویف کی ہوتی ہیں جیسے گہن وغیرہ اور بعض نشانیاں جیسے کھانے پینے میں برکت عنایت اور فضل میں ۱۲ منہ ؎ صحابہؓ کو سنانا آپ کا معجزہ تھا ورنہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہے جیسے قرآن میں ہے وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ کنکریوں نے بھی تسبیح کہی ہے یہ بیہقی نے دلائل میں نکالا آپ نے سات کنکریاں لیں انہوں نے آپ کے ہاتھ میں تسبیح کہی ان کی آواز سنائی دی پھر آپ نے ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھ دیا پھر عمرؓ کے ہاتھ میں پھر عثمانؓ کے ہاتھ میں ہر ایک کے ہاتھ میں تسبیح کہی حافظ نے کہا شق قمر تو قرآن اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے اور لکڑی کا رونا صحیح حدیثوں سے اور کنکریوں کی تسبیح صرف ایک طریق سے وہ بھی ضعیف ہے اور ہرن کا سلام کرنا یہ تو ہم کو کسی سند سے نہیں ملا نہ ضعیف نہ

۳۳۲ ـ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَثَلَاثَةٌ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي وَلَا أَدْرِي هَلْ قَالَ امْرَأَتِي وَخَادِمِي بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا وَقَالَ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا قَالَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ قَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از معتمر از والدش از ابوعثمان) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اصحابِ صفہ مفلس لوگ تھے ایک بار آپؐ نے فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا آدمی (ان اصحابِ صفہ سے) لے جائے (اپنے ساتھ کھلائے) اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچواں لے جائے یا چھٹا آدمی یا ایسا ہی کچھ فرمایا (راوی کو شک ہے) غرضیکہ حضرت ابوبکرؓ تین آدمی لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس آدمی لے گئے اور گھر میں میں تھا اور میرے ماں باپ۔ ابوعثمان نے کہا مجھے یاد نہیں عبدالرحمٰن نے کہا اور میری بیوی اور خادم جو میرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے (دونوں) گھروں میں کام کرتا تھا۔ ہوا یہ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھا لیا اور عشاء کی نماز تک وہیں ٹھیرے رہے۔ عشاء پڑھ کر ان تین آدمیوں کو لیے ہوئے گھر پر آئے اور ان مہمانوں کو (گھر پر چھوڑ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور اتنی دیر تک ان کے پاس ٹھیرے رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہو گئے وہاں سے اتنی رات گذری آئے جتنی اللہ کو منظور تھی ان کی بیوی (ام رومان) نے کہا تم کہاں چلے گئے تھے، تمہارے مہمان یونہی بیٹھے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا تو نے انہیں کھانا دیا؟ ام رومان نے کہا کھانا ان کے سامنے رکھا گیا مگر انہوں نے نہیں کھایا، کہنے لگے حضرت ابوبکرؓ آئیں گے تو ہم کھائیں گے آخر مجبور ہو گئے عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں چھپ گیا حضرت ابوبکر نے مجھے پکارا ارے پاجی! کدھر ہے؟ بہت برا بھلا کہا کاٹا کوسا اور مہمانوں سے کہنے لگے اب تو کھاؤ اور قسم کھا لی میں کبھی نہ کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن نے کہا ہم جب تک ایک لقمہ اٹھاتے تو نیچے سے کھانا اور بڑھ جاتا۔ حتیٰ کہ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا جتنا پہلے

---

۱ غرض کل چار یا پانچ آدمی تھے ۱۲ منہ ۲ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے سمجھے کہ عبدالرحمٰن ان کو کھلائے گا ۱۲ منہ ۳ یہ حال دیکھ کر ڈر کے مارے ۱۲ منہ ۴ ہوا یہ ہوگا کہ ابوبکرؓ نے شام کو کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کھا لیا ہوگا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کھایا ہوگا۔ عشاء کے بعد آپؐ نے کھایا ہوگا۔ اس حدیث کے ترجمے میں بہت اشکال ہے اور بڑی مشکل سے معنی سمجھے ہیں ورنہ تکرار بے فائدہ نظر آتی ہے اور ممکن ہے کہ راوی نے الفاظ میں غلطی کی ہو چنانچہ مسلم کی روایت میں دوسرے تعشّی کے بدل حتیٰ نعس ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے ٹھیرے کہ آپ اونگھنے لگے۔ قاضی عیاض نے کہا یہی ٹھیک ہے ۱۲ منہ

أَكْثَرَ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللّٰهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ قَالَ أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ۔

تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا حضرت ابوبکرؓ نے دیکھا تو کھانا جوں کا توں بلکہ زیادہ ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی سے کہا بنی فردوس کی بہن یہ کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا کچھ نہیں قسم میرے پیارے (پیغمبرؐ) کی کھانا جتنا پہلے تھا اب اس سے تگنا ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابوبکر نے بھی اس سے کھا لیا اور کہنے لگے جو قسم میں نے کھائی تھی (یہ کھانا کبھی نہ کھاؤں گا) شیطان کا اغوا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک لقمہ اس میں سے کھایا۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ صبح تک وہاں رکھا رہا۔ ہم مسلمانوں اور (کافروں کی) ایک قوم میں عہد تھا۔ عہد کی میعاد گذر گئی (ان سے لڑائی کے لیے فوج جمع کی گئی) پھر ہم لڑائی کے لیے بارہ ٹولیاں ہو گئے[1] ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے[2] خدا کو معلوم۔ مگر اتنا معلوم ہے کہ آپ نے ان تینوں کو لشکر کے ساتھ بھیجا۔ حاصل یہ کہ فوج والوں نے اس میں کھایا۔ یا عبدالرحمٰن نے کچھ ایسا ہی کہا[3]۔

۳۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ يُونُسَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ هَلَكَتِ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ يَسْقِينَا فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا قَالَ أَنَسٌ وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتِ الرِّيحُ أَنْشَأَتْ سَحَابًا ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى فَقَامَ إِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللّٰهَ يَحْبِسْهُ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ

(از مسدد از حماد از عبدالعزیز از انس رضی اللہ عنہ) نیز حماد نے یونس سے روایت نقل کی انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا وہ یعنی حضرت انس کہتے ہیں مدینہ والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قحط آیا۔ آپ جمعہ کا خطبہ سنا رہے تھے۔ اتنے میں ایک شخص[4] کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) گھوڑے (چارہ نہ ملنے سے) مر گئے بکریاں بھی تباہ ہو گئیں۔ اللہ سے دعا فرمائیے وہ ہم پر پانی بھیجے آپ نے دونوں ہاتھ لمبے کیے دعا فرمائی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اس وقت آسمان شیشے کی طرح صاف تھا ابر کا نام نہ تھا اتنے میں آندھی آئی اس نے ابر کو اٹھایا (ریزے ریزے سے) پھر وہ ابر مل گیا۔ آسمان نے گویا اپنے دھانے کھول دیئے۔ ہم جو مسجد سے نکلے تو پانی میں (پاؤں) ڈبوتے ہوئے نکلے اسی حال میں اپنے گھر پہنچے پھر اس جمعے سے لیکر دوسرے جمعہ تک بارش ہوتی رہی دوسرے جمعہ میں پھر وہی شخص یا کوئی اور[5] کھڑا ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ مکان گر گئے اللہ

---

[1] ترجمہ باب یہ ہے کہ حدیث میں فَتَفَرَّقْنَا ہو بعضے نسخوں میں فَعَرَّفْنَا ہے یعنی ہماری بارہ ٹکڑیاں کیں ہر ٹکڑی ایک آدمی کے تحت میں بعضے نسخوں میں فَقَرَيْنَا ہے یعنی ہم نے بارہ آدمیوں کی ضیافت کی ہر آدمی کے ساتھ کتنے آدمی تھے خدا معلوم ۱۲ منہ [2] حالانکہ اس حدیث میں ابوبکر صدیقؓ کی کرامت مذکور ہے مگر اولیاء اللہ کی کرامت ان کے پیغمبر کا معجزہ ہے کیونکہ پیغمبر ہی کی تابعداری کی برکت سے یہ درجہ ان کو ملتا ہے اس لئے باب کا مطلب حاصل ہو گیا یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] غرض کل یا تو یا پانچ سو آدمی تھے ۱۲ منہ [4] اس کا نام خارجہ بن حصن فزاری تھا ۱۲ منہ [5] صحیح یہ ہے کہ وہی شخص

إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهَا إِكْلِيلٌ۔

تعالیٰ سے دعا فرمائیے پانی موقوف کرے آپ مسکرائے پھر آپنے یوں دعا فرمائی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا حضرت انس کہتے ہیں ہم نے دیکھا اس وقت ابر پھٹ گیا اور مدینے کے اردگرد مسہری کی طرح ہوگیا۔

۳۳۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ وَقَالَ عَبْدُ الْحَمِيدِ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ بن کثیر ابو غسان از ابو حفص عمر بن علاء اخوابی عمرو ابن علاء از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر ٹیک لگا کر خطبہ سنایا کرتے تھے جب منبر بنا تو آپ اس پر چلے گئے، لکڑی نے باریک آواز سے رونا شروع کر دیا[۱] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی کے پاس آئے اس پر ہاتھ پھیرا[۲] عبدالحمید[۳] نے بحوالہ عثمان بن عمر از معاذ بن علاء نافع سے روایت نقل کی۔ ابو عاصم نے اسے میمون ابن ابی رواد سے بیان کیا انہوں نے نافع سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی۔

۳۳۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَوْ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَجْعَلُ مِنْبَرًا قَالَ إِنْ شِئْتُمْ فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ قَالَ كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا۔

(از ابو نعیم از عبدالواحد بن ایمن از والدش) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن ایک درخت یا ایک کھجور کی لکڑی سے سہارا لگا کر کھڑے ہوئے کرتے (خطبہ سناتے) انصار کی ایک عورت نے یا ایک مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لیے منبر نہ بنوا دیں؟ آپ نے فرمایا اچھا تمہاری مرضی (چنانچہ) انہوں نے منبر تیار کر دیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ منبر پر تشریف لے گئے درخت نے اس زور شور سے رونا شروع کیا جس طرح بچہ چلا کر روتا ہے آنحضرت منبر پر سے اتر آئے اور اس درخت کو سینے سے لگا لیا۔ تب وہ اس بچے کی طرح آہستہ رونے لگا جسے تسلی دی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ درخت اس بات پر روتا ہے کہ پہلے اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا[۴]

---

[۱] صحابہ نے یہ آواز سنی دوسری روایت میں ہے آپنے آکر اسے گلے لگا لیا وہ خاموش ہوگئی آپنے فرمایا اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ قیامت تک ایسی روتی رہتی حسن بصری جب یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے مسلمانو ایک لکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق میں روئی اور تم لکڑی کے برابر بھی آپ سے ملنے کا شوق نہیں رکھتے دارمی کی روایت میں ہے کہ آپنے حکم دیا ایک گڑھا کھودا گیا اور وہ لکڑی اس میں دبا دی گئی ابو نعیم کی روایت میں ہے آپنے فرمایا تم کو اس لکڑی کے رونے پر تعجب نہیں آتا وہ آئے اور اس کا رونا سنا خود بھی بہت روئے۔ مسلمانو لکڑی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی محبت ہو اور ہم لوگ اشرف المخلوقات ہوں اپنے پیغمبر سے اتنی بھی الفت نہیں رکھتے رونے کا مقام ہے ۱۲ منہ [۲] تب وہ خاموش ہوگئے ۱۲ منہ [۳] حافظ نے کہا معلوم نہیں یہ عبدالحمید کون ہیں مزی نے کہا یہ عبد بن حمید حافظ مشہور ہیں لیکن ان کی تفسیر میں اور مسند دونوں میں تلاش کیا مگر نہیں ملی البتہ دارمی نے عثمان بن عمر سے اخیر تک اسی اسناد سے نکالا ۱۲ منہ [۴] میں اس کے پاس کھڑا ہوتا تھا اب دور ہوگیا ۱۲ منہ

۳۳۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوْفًا عَلٰى جُذُوْعٍ مِّنْ نَّخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُوْمُ إِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ۔

(از اسماعیل از برادرش از سلیمان ابن بلال از یحییٰ ابن سعید از حفص بن عبید اللہ بن انس بن مالک) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) مسجد کی چھت پر کھجور کی لکڑیاں پڑی تھیں، آپ جب خطبہ سناتے تو ان لکڑیوں میں سے ایک پر سہارا لگاتے جب آپ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپ اس پر بیٹھے تو ہم نے اس لکڑی میں سے ایسی آواز سنی جیسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی (دروزہ کی تکلیف سے) چلاتی ہے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو وہ چپ ہوگئی۔

۳۳۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيْثَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ ح حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَتْ هٰذِهٖ وَلٰكِنِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُّغْلَقًا قَالَ يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَحْرٰى أَنْ لَّا يُغْلَقَ قُلْنَا عَلِمَ الْبَابَ قَالَ

(از محمد بن بشار از ابن ابی عدی از شعبہ) دوسری سند (از بشر بن خالد از محمد از شعبہ از سلیمان از ابو وائل) حضرت حذیفہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے فتنہ کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کسے یاد ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویسے ہی یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا بیان کرو تم تو حدیث بیان کرنے میں بڑے جری (بہادر) ہو۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا آدمی کو جو فساد[1] اس کے گھر والوں مال و دولت اور ہمسایہ کی وجہ سے ہوتا ہے وہ نماز روزہ اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا ان عبادتوں سے اس کا کفارہ (اُتار) ہوجاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے متعلق نہیں میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھ رہا ہوں جو موج سمندر کی طرح اُمڈ آئے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین آپ کو اس کا کیا فکر ہے؟ آپ کے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر نے فرمایا وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حضرت حذیفہ نے کہا توڑا جائے گا حضرت عمر نے کہا پھر تو اس کا بند ہونا ہی مشکل[2] ہے۔ ابو وائل کہتے ہیں ہم لوگوں نے حضرت حذیفہؓ سے کہا کیا عمر رضی اللہ عنہ یہ دروازہ پہچانتے تھے؟ انہوں نے

[1] فساد سے مراد خدا سے غفلت اور دل پر پردہ آنا ہے ۱۲ منہ [2] کیونکہ وہ ٹوٹ جائے گا ۱۲ منہ

نَعَمْ كَمَا اَنَّ دُوْنَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّيْ حَدَّثْتُهٗ حَدِيْثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيْطِ فَهِبْنَا اَنْ نَّسْاَلَهٗ وَاَمَرْنَا مَسْرُوْقًا فَسَاَلَهٗ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ

کہا ہاں جیسے تمہیں اسکا یقین ہے کہ آج کے بعد کل کا دن ہے آئیگا حضرت عمرؓ بھی وہ دروازہ اسی طرح جانتے تھے) میں نے (حضرت حذیفہؓ) نے ان سے حدیث ہی بیان کی تھی کوئی بناوٹی بات نہیں کی، ابووائل کہتے ہیں ہم حضرت حذیفہ سے یہ دریافت کرنے سے ڈرے (کہ وہ دروازہ کیا ہے؟) چنانچہ ہم نے مسروقؓ سے کہا تو انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے دروازے کے متعلق دریافت کیا حضرت حذیفہ نے کہا وہ دروازہ خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۳۳۸ - حَدَّثَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُوالزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِغَارَ الْاَعْيُنِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ ذُلْفَ الْاُنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَتَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِّهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ وَالنَّاسُ مَعَادِنُ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَاْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَنْ يَّرَانِيْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ۔

(از ابوالیمان از شعیب از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک تم ان لوگوں سے نہ لڑو جو بالوں والے (چمڑے کے) جوتے پہنیں گے یا ان کے بال پاؤں تک لمبے ہوں گے اور جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی، ناک چپٹی اور منہ سرخ ہوں گے ان کے چہرے جیسے تہ بہ تہ گول ڈھالیں اور تم حکومت کے لیے سب سے بہتر اسے پاؤ گے جو حکومت کو برا جانے (نا پسند کرے) یہاں تک کہ اس میں پھنس جائے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہی اسلام میں شریف ہیں، اور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ تم میں کوئی اپنے سارے گھر بار مال و دولت سے بڑھ کر مجھے دیکھ لینا زیادہ پسند کرے گا۔[۳]

۳۳۳۹ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا خُوْزًا وَّكِرْمَانَ مِنَ الْاَعَاجِمِ حُمْرَ الْوُجُوْهِ

(از یحییٰ از عبدالرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم خوزا اور کرمان والوں یعنی عجمیوں (ایرانیوں) سے نہ لڑو جن کے منہ سرخ ناک چپٹی آنکھیں چھوٹی ہوں گی ان کے

---

[۱] جو حذیفہ کے بڑے مقرب تھے ۱۲ منہ [۲] یہ حدیث مع شرح اوپر گذر چکی ہے امام بخاری اس باب میں اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ اس سے ثابت ہوتا ہے یعنی حضرت عمر جب تک زندہ رہے کوئی فتنہ اور فساد مسلمانوں میں نہیں ہوا ان کی وفات کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا تو آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ زرکشی نے کہا کہ حذیفہ اگر اس دروازے کو حضرت عثمان کی ذات کہتے تو درست ہوتا ان کی شہادت کے بعد فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔ مترجم کہتا ہے یہ زرکشی کی خوش فہمی ہے فتنوں کا دروازہ تو حضرت عثمانؓ کی حیات میں کھل گیا تھا پھر وہ دروازہ کیسے ہو سکتے ہیں حضرت حذیفہ ایک جلیل القدر صحابی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے انہوں نے جو امر قرار دیا زرکشی کو اس پر اعتراض کرنا زیبا نہیں تھا ۱۲ منہ [۳] اس حدیث میں چار پیشین گوئیاں چاروں پوری ہوئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صحابہ اور تابعین میں بلکہ ان کے بعد والوں میں بھی ہمارے زمانے تک بعضے ایسے گذرے ہیں کہ مال و دولت اولاد سب کو آپ کے ایک دیدار پر تصدق کر دیں۔ مال و دولت کیا چیز ہے جان ہزار جانیں آپ پر سے تصدق کرنا فخر اور سعادت دارین سمجھتے رہے۔ کسی عاشق نے کیا خوب کہا۔

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ ✲ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

قُطْسَ الْاُنُوْفِ مِجَانُّ الْاَعْيُنِ وُجُوْهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ۔

منہ گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں، جوتوں پر بال لگے ہوئے ہیں۔ یحییٰ کے سوا اس حدیث کو اوروں نے بھی عبدالرزاق سے روایت کیا [۱]

۳۳۴۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ اَخْبَرَنِيْ قَيْسٌ قَالَ اَتَيْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ ؓ فَقَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ سِنِيْنَ لَمْ اَكُنْ فِيْ سِنِيَّ اَحْرَصَ عَلٰى اَنْ اَعِيَ الْحَدِيْثَ مِنِّيْ فِيْهِنَّ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ وَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هٰذَا الْبَارِزُ وَقَالَ سُفْيٰنُ مَرَّةً وَهُمْ اَهْلُ الْبَارِزِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از اسماعیل از قیس) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں تین برس تک رہا۔ ان تین برسوں میں مجھے آپ کی حدیث یاد کرنے کا جتنا حرص رہا ویسے کبھی نہیں رہا۔ میں نے آپ سے سنا آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتوں پر بال ہوں گے [۲] اور یہ وہی بازر لوگ ہیں۔

سفیان نے ایک بار اس حدیث کو روایت کرکے یوں کہا یہ بازر (عجمی) لوگ ہیں [۳]۔

۳۳۴۱۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا يَنْتَعِلُوْنَ الشَّعَرَ وَتُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

(از سلیمان بن حرب از جریر بن حازم از حسن از عمرو بن تغلب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم قیامت سے پہلے ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے (چمڑے سمیت) بال کے ہوں گے اور ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے منہ تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔

۳۳۴۲۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُوْدُ فَتُسَلَّطُوْنَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هٰذَا يَهُوْدِيٌّ وَرَائِيْ فَاقْتُلْهُ۔

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہودی تم سے لڑیں گے۔ تم ان پر غالب ہوگے (پھر قیامت کے قریب) یہ حال ہوگا کہ پتھر بات کرے گا کہے گا مسلمان! ادھر آ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کر [۴]

---

[۱] دونوں شہر ہیں ۱۲ منہ [۲] امام احمد و اسحاق نے اپنی مسندوں میں ۱۲ منہ [۳] چمڑہ صاف نہ کریں گے بال سمیت جوتے بنا ڈالیں گے ۱۲ منہ [۴] اس حدیث میں کسی قسم کی کوئی شرط نہیں بلکہ عام ہے مسلمان دجال سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے بھی یہودیوں سے جنگ کریں گے تو غلبہ حاصل کریں گے اور انشاء اللہ فتح حاصل کریں گے۔ عبدالرزاق

۳۳۴۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَيُقَالُ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

(از قتیبہ بن سعید از سفیان از عمرو از جابر از ابو سعید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے (مسلمان) جہاد کریں گے ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا بھی ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں رہا ہو، لوگ کہیں گے ہاں ہے پھر ان کی برکت سے انہیں فتح ہوگی، اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا لوگ جہاد کریں گے ان سے پوچھیں گے تم میں کوئی ایسا ہے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ (تابعی ہو) لوگ کہیں گے ہاں ہے۔ پھر ان کی برکت سے انہیں فتح حاصل ہوگی۔

۳۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيرَةَ قُلْتُ لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللهَ قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا الْبِلَادَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ

(از محمد بن حکم از نضر از اسرائیل از سعد طائی از محل بن خلیفہ) عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر دوسرا آیا اس نے راستے کی بدامنی کی شکایت کی آپؐ نے فرمایا اے عدی تو نے حیرہ[1] دیکھا ہے (کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا جی نہیں دیکھا ہے۔ البتہ نام سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو زندہ رہا تو دیکھ لے گا کہ ایک اکیلی عورت ہودے میں (اونٹ پر) بیٹھ کر حیرہ سے چلے گی اور مکہ مکرمہ پہنچ کر کعبے کا طواف کرے گی اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہ ہوگا (صحابہ کرامؓ کے زمانے میں ایسا ہی ہوا) میں نے اپنے دل میں کہا بنی طے کے ڈاکو کہاں چلے جائیں گے جنہوں نے شہروں کو برباد کر رکھا ہے اور فساد کی آگ سلگا رکھی ہے آپؐ نے فرمایا اگر تو زندہ رہے گا تو تو دیکھ لے گا۔ تم مسلمان لوگ کسریٰ کے خزانے کو فتح کرو گے۔ میں نے عرض کیا کسریٰ کون؟ ہرمز کا بیٹا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں ہرمز کا بیٹا۔ جو اس وقت ایران کا بادشاہ تھا) اگر تو زندہ رہا تو یہ بھی دیکھ لے گا ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی زکوٰۃ نکالے گا۔ یہ چاہے گا کوئی لے لے تو بھی کوئی نہ لے گا (لوگ اس قدر غنی اور مالدار ہوں گے) اور تم میں سے ہر کوئی (قیامت کے دن) اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ اس کے اور

[1] حافظ نے کہا حیرہ ان عرب بادشاہوں کا پایۂ تخت تھا جو ایران کے تحت تھے ۱۲ منہ

يُتَرْجِمُ لَهُ فَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ قَالَ عَدِيٌّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ -

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۳۴۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ

پروردگار کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا (بلکہ بلا واسطہ باتیں کرے گا) فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا کہ تجھے میرے احکام سنائے وہ عرض کرے گا بیشک تونے بھیجا۔ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال و دولت نہیں دیا اور بہت نہیں دیا عرض کرے گا بے شک دیا پھر دائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ ہوگی اور بائیں طرف دیکھے گا تو دوزخ ہوگی (ہر طرف دوزخ ہوگی)

حضرت عدی کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دوزخ کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہی (یعنی اتنی معمولی خیرات کی طاقت ہے تو بھی کرے) اگر یہ بھی کسی کو میسر نہ ہو تو اچھی بات کرکے (دوزخ سے بچاؤ کا سامان پیدا کرے) حضرت عدی کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح فرمایا ٹھیک اس طرح میں نے دیکھ لیا کہ ایک اکیلی عورت ہودے میں بیٹھ کر حیرے سے آتی ہے کعبے کا طواف کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے سوا اسے کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ ان لوگوں میں میں بھی تھا جنہوں نے کسریٰ کے خزانے فتح کیے اب اگر تم لوگ اور زندہ رہو گے تو آنحضرت کی یہ بات دیکھ لوگے کہ آدمی مٹھی بھر سونا نکالے گا کوئی نہ لے گا۔ مجھ سے عبداللہ بن محمد از ابو عاصم از سعدان بن بشر از ابو مجاہد از محمد بن خلیفہ نے کہا کہ انہوں نے حضرت عدی سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ بالا ارشاد فرمایا۔

(از سعید بن شرجبیل از لیث از یزید از ابوالخیر از عقبہ بن عامر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مدینے کے باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر اسی طرح نماز پڑھی جیسے میت پر پڑھتے تھے (یعنی دعا کی) پھر مسجد کے منبر پر آئے اور فرمایا کہ (قیامت کے دن) میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور میں تم پر گواہی دوں گا۔ خدا کی قسم میں اب اس وقت اپنے حوض (حوض کوثر) کو دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دلائیں اور خدا کی قسم مجھے تم سے یہ اندیشہ نہیں کہ تم پھر شرک کرنے لگو گے مگر مجھے یہ ڈر ہے کہیں دنیا داری میں مبتلا ہو کر ایک دوسرے پر رشک و حسد

ل کہتے ہیں حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت میں یہی حال ہو گیا تھا مسلمان اس قدر غنی تھے کہ صدقہ لینے کے مستحق لوگ نہ ملتے تھے ۱۲ منہ ۲ آگے جا کر تمہاری راحت و آرام کا سامان کروں گا ۱۲ منہ ۳ یعنی روم اور ایران کے خزانے مسلمانوں کو ملیں گے ۱۲ منہ

تَنَافَسُوْا فِيْهَا۔

نہ کرنے لگ جاؤ۔[1]

۳۳۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنَ الْآطَامِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي أَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ الْقَطْرِ۔

(از ابونعیم از ابن عیینہ از زہری از عروہ) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے ایک بلند مقام پر چڑھے فرمایا کیا تم وہ فتنہ اور فساد دیکھتے ہو جو مجھے سامنے نظر آرہی ہیں؟ میں وہ فتنے دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں کے اندر بارش کے قطروں کی طرح گر رہے ہیں۔

۳۳۴۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذَا وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ۔

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر از زینب بن ابی سلمہ از ام المومنین حضرت حبیبہؓ) ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے لا الٰہ الا اللہ عرب کی خرابی اس آفت کی وجہ سے آپہنچی جو نزدیک آچکی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے آپ نے انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی (سبابہ) کو ملا کر حلقہ بنا کر فرمایا۔ ام المومنین حضرت زینبؓ نے عرض کیا کیا نیک لوگوں کے رہتے ہوئے بھی ہم تباہ ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے۔

اور اسی سند سے زہری سے روایت ہے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا ان سے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ کیا کیا خزانے اترے اور کیا کیا فساد اور فتنے نازل ہوئے۔

۳۳۴۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْمَاجِشُونِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَتَتَّخِذُهَا فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از ابونعیم از عبدالعزیز بن ابی سلمہ بن ماجشون از عبدالرحمان بن ابی صعصعہ از والد خود یعنی ابوصعصعہ) ابوصعصعہ کہتے ہیں مجھ سے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں (میرا خیال ہے) کہ تجھے بکریاں چرانا بہت پسند ہے پس تو بکریوں کو اچھی طرح رکھ ان کی ناک صاف رکھ۔[2] اس لیے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا۔

[1] یہ پیشین گوئی آپ کی بالکل سچی ہوئی مسلمانوں کو بڑا عروج ہوا مگر پھر آپس کے رشک و حسد کی وجہ سے خراب ہو گئے اور دشمن ان پر غالب آئے ۱۲ منہ [2] یا ان کے چرواہے اچھے رکھو ۱۲ منہ

يَقُوْلُ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ تَكُوْنُ الْغَنَمُ فِيْهِ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ فِيْ مَوَاقِعِ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

کہ مسلمانوں کے لیے اُس وقت سب مالوں میں سے بہتر مال بکریاں ہوں گی۔ انہیں لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں میں (آبادی سے دور) اپنا دین بچاتا فتنوں سے بھاگتا پھرے گا۔

۳۳۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الْاُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِيْ وَمَنْ يُّشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَّجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُطِيْعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلَّا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَّزِيْدُ مِنَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةٌ مَّنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهٗ وَمَالَهٗ۔

(از عبدالعزیز اویسی از ابراہیم از صالح بن کیسان از ابن شہاب از ابی مسیب و ابی سلمہ بن عبدالرحمان) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ایسے فتنے ہوں گے جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص انہیں (فتنوں کو) دیکھنا چاہے گا (یعنی فتنوں کے ماحول میں جائے گا) وہ فتنے اسے تباہ کر دیں گے۔ اور جو شخص ان فتنوں سے بچنے کے لیے کوئی پناہ کی جگہ پائے تو وہاں جا کر پناہ لے۔

اسی سند سے از ابن شہاب از ابوبکر بن عبدالرحمان بن حارث از عبدالرحمن بن مطیع بن اسود از نوفل ابن معاویہ مثل روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروی ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ نمازوں میں ایک نماز ایسی ہے (نماز عصر) کہ جس کی وہ نماز جاتی رہے گویا اس کے بال بچے اور مال و اسباب سب لٹ گئے۔ (معاذ اللہ)۔

۳۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُثْرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از زید بن وہب) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہاری حق تلفی ہوگی اور ایسی باتیں ہوں گی جنہیں تم برا سمجھو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایسے وقت کے لیے آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جو حق دوسروں کا تم پر ہے وہ تو ادا کرو اور اپنا حق اللہ تبارک و تعالیٰ سے مانگو۔

۳۳۵۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ

(از محمد بن عبدالرحیم از ابومعمر اسماعیل بن ابراہیم از ابواسامہ از شعبہ

۱؎ اس حدیث کا بیان کتاب الفتن میں انشاء اللہ آئے گا مطلب یہ ہے کہ ایسے فتنوں سے جہاں تک آدمی الگ رہے وہیں تک بہتر ہوگا بعض لوگ دیکھنے کی نیت سے وہاں جائیں گے وہ بھی ان فتنوں میں پڑ جائیں گے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے ہمارے زمانہ میں نیچریوں اور بدعتیوں کی صحبت ایسی ہی سم قاتل ہے جو انکی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے اس کا ایمان خراب ہو جاتا ہے ۱۲ منہ ۲؎ مثلاً جنگل یا پہاڑوں میں ۱۲ منہ ۳؎ انصاف کے خلاف ۱۲ منہ ۴؎ یعنی صبر کرو اپنا حق لینے کے لئے خلیفہ اور بادشاہ وقت سے بغاوت نہ کرو ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ۔

ازابوالتیاح ازابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کا یہ قبیلہ (یعنی بنوامیہ) لوگوں کو تباہ کریگا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا تو آپؐ کا ہمارے متعلق کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا کاش لوگ اس سے علیحدہ رہیں [1]

محمود بن غیلان [2] نے ازسند ابوداؤد طیالسی ازشعبہ ازابوتیاح ازابوزرعہ مندرجہ بالا روایت نقل کی [3]

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ غِلْمَةٌ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ۔

(ازاحمد بن مکی ازعمرو بن یحیٰی بن سعید اموی ازجدش سعید) سعید سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں مروان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جو صادق و مصدوق رہے اور تصدیق شدہ تھے۔ وہ کہتے تھے میری امت کی تباہی چند چھوکروں (لڑکوں) کے ذریعے ہوگی۔ مروان نے کہا چھوکروں کے ذریعے [4] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں ان کے نام بھی بیان کردوں کہ فلاں بیٹا فلاں کا ہے [5]۔

۳۳۵۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ

(ازیحیٰی بن موسیٰ ازولید ازابن جابر ازبسر بن عبیداللہ حضرمی ازابو ادریس خولانی) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتوں کے متعلق دریافت کیا کرتے اور میں آپؐ سے (آپؐ کے بعد پیدا ہونے والے) فتنوں اور خرابیوں کے متعلق پوچھتا تھا صرف اس اندیشے کی بناء پر کہیں میں ان میں آئندہ مبتلا نہ ہوجاؤں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم جاہلیت اور شرو بدی میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مبعوث فرماکر خیرو برکت عطا کی تو کیا اس خیرو برکت کے بعد کوئی شر ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں! میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد بھلائی اور خیر واقع ہوگی آپؐ نے فرمایا ہاں! مگر اس میں دھواں ہوگا (یعنی کچھ برائی کی آمیزش

---

[1] اس کے ظلم میں شریک نہ ہوں ۱۲ منہ [2] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [3] اس سند کے لانے کی امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ ابوالتیاح کے سماع ابوزرعہ سے معلوم ہوجائے ۱۲ منہ [4] جیسے یزید مروان وغیرہ ۱۲ منہ [5] ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے نام بھی بتلائے ہونگے جب تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے سنہ ۶۰ھ سے یا اللہ مجھ کو بچائے رکھ ۱۲ منہ

بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا فَقَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ۔

ہو گی خالص خیر و نیکی نہ ہو گی) میں نے عرض کیا دھواں کیسا؟ آپؐ نے فرمایا ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو میرے طریقے (سنت) پر نہیں چلیں گے ان کی کوئی بات اچھی ہو گی کوئی بُری۔ میں نے دریافت کیا پھر اس کے بعد بھی برائی ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے بلاتے ہوں گے، جس نے ان کی بات سنی انہوں نے اسے دوزخ میں جھونک دیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حال تو بیان فرمائیے! آپؐ نے فرمایا وہ ظاہر میں ہماری قوم میں (یعنی مسلمان ہوں گے) ہماری زبانیں بولتے ہونگے (اسلامی اصطلاحات استعمال کریں گے) میں نے عرض کیا اگر میں اس زمانے میں زندہ رہ جاؤں تو میرے متعلق آپؐ کا کیا ارشاد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور امام کے تابع رہنا! میں نے عرض کیا اگر اس وقت جماعت یا امام ہی نہ ہو (جیسے ہمارے زمانے کی حالت ہے) آپؐ نے فرمایا تو سب فرقوں سے الگ رہ اور درختوں کی جڑیں چباتا (کھاتا) رہ۔ (افلاس کی وجہ سے) اور اسی حال میں موت آجائے تو وہ تیرے حق میں بہتر ہے (ان فرقوں کی صحبت میں جانے سے)

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الْخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ۔

۳۳۵۳۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

(از حکم بن نافع از شعیب از زہری از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو گا[۳]۔

---

[۱] یہ زمانہ گذر چکا مسلمان نیک کام کرتے تھے نمازیں پڑھتے روزے رکھتے مگر اس کے ساتھ اتباع سنت کا خیال نہیں رکھتے تھے بہت سی بدعات میں گرفتار تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ انہوں نے قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈال دیا تھا وہ سمجھتے تھے اب قرآن اور حدیث کی حاجت نہ رہی مجتہدوں نے سب چھان ڈالا اور جو نکالنا تھا وہ نکال لیا قرآن کبھی تیجہ یا دہم میں پڑھ لیتے تراویح میں قرآن کے لفظ سن لیتے حدیث بھی کبھی تبرکاً تھوڑی سی پڑھ لیتے عمل کرنے کی نیت سے نہیں پڑھتے ۱۲ منہ [۲] یہ دل میں پکے کافر اور ملحد ہونگے۔ یہ ہمارا زمانہ ہے اس وقت ہزاروں مسلمان ایسے پیدا ہوئے ہیں جو اپنے تئیں مسلمان بلکہ مسلمانوں کا خیر خواہ کہتے ہیں ہماری زبان بولتے ہیں پر دل نصاریٰ اور کافروں کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے انہیں کی رسمیں پسند کرتے ہیں انہیں کے قانون کو تہذیب خیال کرتے ہیں اور قرآن اور حدیث پر ہنسی ٹھٹھا مارتے ہیں ۱۲ منہ [۳] دونوں یہ دعویٰ کریں گے کہ ہم مسلمان ہیں اور حق پر لڑتے ہیں گو حقیقت نفس الامر میں ایک حق پر ہوگا اور دوسرا ناحق پر یہ پیشنگوئی آپ نے ۳۶ ہجری کی فرمائی جو حضرت علیؓ اور حضرت معاویہ میں ہوئی دونوں طرف والے مسلمان تھے اور حق پر لڑنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر نفس الامر میں حضرت علی اس وقت امام برحق تھے اور معاویہ اور ان کا گروہ خطا اور غلطی پر تھا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے گروہ کو باغی فرمایا جیسے عمار بن یاسر کی حدیث میں او پر گذر چکا ہے مگر چونکہ اجتہادی غلطی ایسی نہیں ہے جس سے کفر یا فسق لازم آئے ایسے ہی معاویہ اور اس کے گروہ کو فاسق نہیں کہہ سکتے حضرت مجدد فرماتے ہیں کہ مجتہد اگر غلطی بھی کرے تو حدیث شریف کے موافق اس کو ایک اجر ملے گا اور خود حضرت علی سے منقول ہے کہ انہوں نے معاویہ اور اس کے گروہ کی نسبت یہ فرمایا ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہم پر بغاوت کی نہ کافر ہیں نہ فاسق ۱۲ منہ

۳۳۵۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُوْنَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيْمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلٰثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ -

(از عبد اللہ بن محمد از عبد الرزاق از معمر از ہمام) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں نہ لڑیں دونوں میں بڑی جنگ ہوگی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہو جائیں ہر ایک دعویٰ کر "میں اللہ کا رسول ہوں" [۱]۔

۳۳۵۵ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ وَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِّيْ فِيْهِ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَّحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ اِلٰى نَصْلِهٖ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى رِصَافِهٖ فَمَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ قِدْحُهٗ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ اِلٰى قُذَذِهٖ فَلَا يُوْجَدُ

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ (حنین کا) مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذو الخویصرہ نامی ایک شخص آیا جو بنی تمیم کے قبیلے سے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) عدل (انصاف) کیجئے! آپ نے فرمایا کمبخت اگر میں ہی انصاف نہ کروں تو دنیا میں کون انصاف کریگا؟ اگر میں ظالم ہوں تب تو بھی خائب وخاسر [۲] ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ حکم دیجئے اس کی گردن اڑا دوں! آپ نے فرمایا چھوڑ دے! ان میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں [۳] گے جن کی نماز و روزہ کے مقابلے میں تم میں بعض لوگ اپنی نماز و روزہ کو حقیر سمجھیں گے قرآن پڑھیں گے مگر وہ حلق کے نیچے نہ اترے گا [۴] یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے زوردار تیر جانور سے پار ہو جاتا ہے اس کے بھال میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں ملے گا پٹھے میں دیکھا جائے تو کچھ نہیں ہوگا (نہ گوشت نہ خون)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث میں جو نضی کا لفظ ہے اس کا معنی تیر کی لکڑی (یعنی بانس) پھر پر میں دیکھا جائے [۵] تو کچھ نہیں ملے گا۔ وہ تو لید اور خون سے جلدی سے نکل گیا ان لوگوں کی نشانی یہ ہوگی ایک شخص ان میں سیاہ فام ہوگا اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح یا گوشت

---

[۱] ہمارے پیغمبر صاحب کی وفات کے بعد اچانک کئی شخصوں نے پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ایک شخص تو ہمارے زمانہ میں بھی قادیان واقعہ ملک پنجاب میں ظاہر ہوا وہ کہتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور مثل مسیح ہوں اور مجھ پر وحی آتی ہے خذلہ اللہ ۱۲ منہ [۲] کیونکہ تو میری امت میں سے ہے اور میرا تابع ہے جس کا پیغمبر ظالم ہو وہ خود کیسے نجات پا سکتا ہے ۱۲ منہ [۳] بڑے نمازی روزے دار ۱۲ منہ [۴] الفاظ رٹیں گے دل میں قرآن کا ذرا اثر نہ ہوگا ۱۲ منہ [۵] جو اخیر میں ہوتا ہے ۱۲ منہ

فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهٗ۔

کے لوتھڑے کی طرح پھڑکتا ہوگا۔ اور جب مسلمانوں میں پھوٹ واقع ہو جائے گی اس وقت یہ لوگ ظاہر ہوں گے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو قتل کیا میں ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے حکم دیا مقتولوں میں اس شخص کو تلاش کرو (جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے) لوگوں نے ڈھونڈا تو اسی صفت کا ایک شخص ان میں دیکھا گیا [1]

۳۳۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ فَاِنَّ الْحَرْبَ خَدْعَةٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَاْتِيْ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَثَاءُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از خیثمہ از سوید بن غفلہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب میں تم سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کروں تو یہ سمجھ لینا کہ آسمان سے نیچے گرنا میرے لیے اس سے آسان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولوں۔ لیکن اگر میں اپنی طرف سے کوئی بات کہوں تو جنگ تدبیر و فریب کا نام ہے (اس میں اگر کوئی بات بنا کر کہوں تو ممکن ہے) دیکھو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آخر زمانے میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو چھوٹے چھوٹے دانت والے کم عقل بے وقوف ہوں گے۔ باتیں تو ان کی دنیا بھر کی باتوں سے افضل ہوں گی۔ وہ دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر جانور کے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) ایمان انکے

---

[1] یہ مردود خارجی تھے جو حضرت علیؓ اور مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تھے ظاہر میں اہل کوفہ کی طرح بڑے نمازی پرہیزگار ادنیٰ ادنیٰ بات پر مسلمانوں کا کافر بنانا ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب تھا۔ حضرت علیؓ نے ان مردودوں کو مارا ان میں کا ایک زندہ نہ چھوڑا معلوم ہوا قرآن کو صرف زبان سے رٹنا اور اس کے مطالب اور معانی پر غور نہ کرنا یہ خارجیوں کا شیوہ ہے اللہ بچائے رکھے ۱۲ منہ [2] کہیں گے قرآن پر چلو قرآن کی آیتیں پڑھیں گے ان کے معنے غلط کریں گے۔ خارجی مردود مراد ہیں یہ لوگ جب نکلے تھے تو کہتے تھے قرآن پر چلو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ تم نے آدمیوں کو کیسے حاکم مقرر کیا اور اس بنا پر معاویہ اور علی دونوں کی تکفیر کرتے تھے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا كَلِمَةُ الْحَقِّ اُرِيْدَ بِهِ الْبَاطِلُ یعنی آیت قرآن تو برحق ہے مگر جو مطلب انہوں نے سمجھا ہے وہ غلط ہے۔ جتنے گمراہ فرقے ہیں وہ سب اپنی اپنی دانست میں قرآن شریف سے دلیل لیتے ہیں مگر ان کی گمراہی اس سے کھل جاتی ہے کہ قرآن کی تفسیر اس طرح نہیں کرتے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے ماثور ہے جن پر قرآن اترا تھا اور جو اہل زبان تھے یہ کل کے لونڈے قرآن سمجھ گئے اور صحابہ اور تابعین اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام جن پہ قرآن شریف اترا تھا انہوں نے نہیں سمجھا تھا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے ۱۲ منہ

كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ تم ان لوگوں کو جہاں دیکھو مار ڈالو، انہیں مار ڈالنے میں قیامت کے دن ثواب ملے گا۔

۳۳۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ قُلْنَا لَهُ أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هٰذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے سہارا لگائے کعبے کے سائے میں تشریف فرما تھے ہم نے آپؐ سے (کفار کے مظالم کا) شکوہ کیا عرض کیا کہ ہمارے لیے آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ مدد کیوں نہیں مانگتے؟ آپؐ نے فرمایا عہد ماضی میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں گڑھا کھود کر کھڑا کر کے ان کے سروں پر آرا چلایا جاتا تھا دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا مگر وہ دین الٰہی سے ہرگز منحرف نہ ہوتے[1] اور لوہے کی کنگھیاں ان کی ہڈیوں اور پٹھوں میں اتار دی جاتیں پھر بھی وہ اپنا ایمان نہ چھوڑتے[2]۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور ایسا کامل کرے گا کہ ایک شخص صنعاء (جو یمن کا پایہ تخت ہے) سے حضرموت تک چلا جائے گا تو بھی سوائے خدا کے اسے اور کوئی خوف نہ ہوگا (اتنا امن قائم ہوگا) یا ڈر ہوگا تو بھیڑیے کا کہ بکریوں کا نقصان نہ کرے۔ لیکن تم لوگ جلدی کر رہے ہو[3]۔

۳۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنَكِّسًا رَأْسَهُ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرٌّ كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ

(از علی بن عبداللہ از ازہر بن سعد از ابن عون از موسیٰ بن انس) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس کو ڈھونڈا (وہ مجلس میں نہ تھے) ایک شخص نے کہا[4] یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں ان کی خیریت لے آتا ہوں وہ گیا دیکھا تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں مغموم سر جھکائے بیٹھے تھے، اس نے پوچھا کیا حال ہے؟ ثابت کہنے لگے برا حال ہے ان کی عادت تھی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز سے باتیں کیا کرتے تھے[5]

---

[1] انہوں نے ایسی ایسی تکلیفیں اٹھائی ہیں ۱۲ منہ [2] مخالف مذہب یعنی کافر ۱۲ منہ [3] انسان کی طبع میں جلدی رکھی گئی ہے وہ چاہتا ہے ہر کام ابھی ہو جائے یہ غیر ممکن ہے اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک وقت مقرر کر رکھا ہے جب تک صبر کرنا چاہیئے جو لوگ صبر کرتے ہیں وہ اپنی مراد کو پہنچتے ہیں ۱۲ منہ [4] سعد بن معاذ یا سعد بن عبادہ یا ابو مسعود ۱۲ منہ [5] اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سورہ حجرات میں یہ اتارا اسطالوا (؟) اپنی آواز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بلند کرو نہیں تو تمہارے نیک اعمال مٹ جائیں گے ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ فَرَجَعَ الْمَرَّةَ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۳۵۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَّمَ فَإِذَا ضَبَابَةٌ أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ فُلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْاٰنِ أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْاٰنِ۔

۳۳۶۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعٰوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہوں نے کہا میرے اعمال صالحہ برباد ہو گئے اور میں دوزخی ہو گیا یہ سن کر وہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے عرض کیا۔ موسیٰ بن انس کہتے ہیں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے) وہ شخص دوبارہ گیا تو بڑی خوشخبری لے کر آیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قاصد کو حضرت ثابت کے متعلق فرمایا جا اسے کہو تو دوزخی نہیں بلکہ بہشتی ہے"۔ [1]

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابواسحاق) حضرات براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہے تھے ان کے گھر میں گھوڑا بندھا تھا وہ بدکنے لگا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے اس طرف خیال نہ کیا اسے خدا کے سپرد کیا نماز کے بعد سلام پھیرا تو دیکھا کہ بادل اس پر سایہ کیے ہوئے ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا قرآن کی تلاوت جاری رکھ یہ سکینہ قرآن پڑھنے کی برکت سے نازل ہوئی ہے

(از محمد بن یوسف از احمد بن یزید بن ابراہیم از ابوالحسن حرانی از زہیر بن معاویہ از ابواسحاق) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے مکان میں والد کے پاس آئے ان سے ایک پالان خریدا۔ میرے والد سے کہنے لگے اپنے بیٹے براء سے کہو یہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر چلے میں اٹھا کر ان کے ساتھ چلا اور والد صاحب اس کی قیمت کے روپے پرکھوانے (کھرے کھوٹے معلوم کرنے) نکلے والد صاحب نے ان سے پوچھا ابوبکرؓ! وہ قصہ تو بیان کیجئے جب آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (غار ثور سے نکل کر) چلے تھے (یعنی واقعہ ہجرت) انہوں نے کہا ہاں واقعہ یہ ہے کہ ہم رات بھر چلتے رہے اور دوسرے دن بھی چلتے رہے دوپہر کا جب سناٹا چھا گیا اور راستہ بالکل خالی تھا کوئی گذرنے والا نہ رہا تو ایک لمبی چٹان ہمیں دکھائی دی اس کے ایک طرف سایہ تھا۔ ہم وہاں اتر پڑے اور میں نے اپنے ہاتھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جگہ صاف کر دی تاکہ آپ آرام فرمائیں میں نے

مَكَانًا بِيَدِي نَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ فِيهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ قُلْتُ أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى قَالَ فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتِينَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أُرَى فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٌ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا

کھال بچھا دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمائیے میں آپ کے چاروں طرف نگاہ رکھوں گا[1]۔ آپ سو رہے اور میں ادھر ادھر نگاہ ڈالنے کی نیت سے نکلا میں نے ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے اس چٹان کی طرف نظر آ رہا تھا، وہ بھی ہماری طرح اس سایہ میں ٹھہرنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا ارے میاں لڑکے! تمہارا صاحب کون ہے؟ اس نے ایک مکے یا مدینے والے شخص کا نام[2] بتلایا۔ میں نے پوچھا بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے اس نے کہا ہاں ہے میں نے کہا مجھے دودھ دوہ کر دے گا اس نے کہا ہاں پھر اس نے ایک بکری سنبھالی میں نے کہا ذرا اس کے تھن مٹی بال اور میل سے پاک کر لے -

ابو اسحاق کہتے ہیں میں نے براء کو دیکھا وہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر (بکری کے تھن) جھاڑنا بتلاتے تھے (یعنی اس طرح تھنوں کو صاف کیا) آخر اس نے لکڑی کے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے ساتھ پانی کی چھاگل بھی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھا لایا تھا آپ اس سے سیراب ہوتے اس میں سے پانی پیتے اور وضو کرتے میں دودھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا میں اس وقت تک ٹھہرا رہا جب تک آپ خود بیدار ہوئے میں لے دودھ پر تھوڑا سا پانی ڈال دیا وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نوش فرمائیے آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا میں نے عرض کیا جی آ گیا۔ خیر ہم سورج ڈھلے وہاں سے روانہ ہوئے اور سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا (گھوڑے پر سوار ہو کر ہمیں پکڑنے آ رہا تھا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو پکڑے گئے دشمن آ پہنچے آپ نے فرمایا فکر نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے[3]۔ پھر آپ نے سراقہ پر بد دعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔

۱؎ کوئی دشمن تو نہیں آتا ۱۲ منہ ۲؎ مسلم کی روایت میں مدینہ والا بغیر شک کے مذکور ہے ۱۲ منہ ۳؎ سبحان اللہ جب اتنا بڑا شہنشاہ ساتھ ہو تو پھر ڈر کس بات کا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے یعنی ہماری مدد اور حفاظت کر رہا ہے ۱۲ منہ

إِلَّا قَالَ كُفِيتُمْ مَا هُنَا فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا۔

زہیر کہتے ہیں مجھے شک ہے یہ بھی کہا یا نہیں کہ زمین سخت تھی[1]۔ تب سراقہ کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ تم دونوں نے مجھ پر بد دعا کی اب تم دعا کرکے مجھے چھڑا دیں میں ذمہ لیتا ہوں جو تمہاری تلاش میں آئے گا میں اسے واپس کردوں گا[2]۔ آپ نے دعا کی تب اس نے بلا سے نجات پائی۔ پھر سراقہ نے یہ شروع کیا کہ جب کوئی کافر ملتا اسے کہہ دیتا ادھر جانے کی ضرورت نہیں میں دیکھ آیا ہوں (یہ کہہ کر) اسے واپس کردیتا۔ سراقہ نے جو اقرار ہم سے کیا تھا وہ پورا کیا۔

۳۳۶۱۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ قُلْتَ طَهُورٌ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ أَوْ تَثُورُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تُزِيرُهُ الْقُبُورَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذًا۔

(از معلی بن اسد از عبدالعزیز بن مختار از خالد از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے، آپ کی عادت تھی جب کسی بیمار کے پاس عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی فکر نہیں انشاء اللہ بیماری گناہوں سے پاک کردے گی چنانچہ آپ نے اس بدو سے بھی یہی فرمایا کوئی فکر نہیں انشاء اللہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کردے گی۔ وہ بدوی کہنے لگا آپ تو فرماتے ہیں کوئی فکر نہیں یہاں تو یہ حال ہے بخار ایک بوڑھے فرتوت پر جوش مار رہا ہے یا زور کررہا ہے۔ جو قبر میں لے جائے بغیر نہیں چھوڑے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا تو ایسا ہی ہوگا[3]۔

۳۳۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ

(از ابو معمر از عبدالوارث از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نصرانی تھا وہ مسلمان ہوگیا۔ اور سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اس نے پڑھ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشی بن گیا قرآن لکھا کرتا پھر نصرانی بن گیا[4] اور کمبخت یہ کہنے لگا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا جانیں میں انہیں لکھ دیتا وہی انہیں معلوم ہوجاتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی۔ لوگوں نے اسے زمین میں گاڑ دیا، صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش زمین کے باہر پڑی ہے اس کے لوگ دوسرے نصرانی) یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ[5] کا کام ہے کہ جب وہ (نصرانی) انہیں (مسلمانوں کو) چھوڑ کر بھاگ آیا تو انہوں نے رات کو آکر قبر کھود کر ہمارے ساتھی کی لاش باہر پھینک دی آخر انہوں نے بہت گہری قبر کھودی اور اس کی لاش دوبارہ گاڑی۔ صبح کو کیا دیکھتے

---

[1] یعنی باوجودیکہ زمین سخت تھی ایسی نرم نہ تھی جس سے سمجھیں کہ یہ معاملہ اتفاقی تھا سخت زمین میں گھوڑے کا پیٹ تک دھنس جانا آپ کی بددعا کا اثر تھا ۱۲ منہ [2] یعنی ادھر کوئی نہیں گیا میں دور تک دیکھ آیا ہوں ۱۲ منہ [3] تو فوراً اس کا گھوڑا نکل کھڑا ہوا ۱۲ منہ [4] یعنی تو اس بیماری سے مر جائے گا۔ امام بخاری نے اس حدیث کو لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو طبرانی نے نکالا اس میں یہ ہے کہ دوسرے روز وہ مرگیا جیسے آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ بزرگوں سے بے ادبی کرنے اور ان کے کلام کو رد کرنے کی یہی سزا ملتی ہے ۱۲ منہ [5] معلوم مسلم کی روایت میں ہے بنی نجار میں سے تھا ۱۲ منہ

فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَّاَصْحَابِهٖ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهٗ وَاَعْمَقُوْا لَهٗ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَاَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوْا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْهُ۔

ہیں پھر اس کی لاش باہر پڑی ہے کہنے لگے ہو نہ ہو یہ محمد اور ان کے صحابہ کا کام ہے یہ ان میں سے بھاگ کر چلا آیا اسلئے اس کی قبر کھود ڈالی پھر (تیسری بار) اور گہری قبر کھود کر جہاں تک گہری کھود سکے اسے گاڑا۔ صبح کو کیا دیکھتے ہیں اس کی لاش باہر پڑی ہے۔ انہیں یقین ہوگیا کہ یہ آدمیوں کا کام نہیں (خدا کا غضب ہے) اسے یوں ہی چھوڑ دیا[1]

۳۳۶۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(از یحییٰ ابن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موجودہ کسریٰ کی ہلاکت کے بعد دوسرا کسریٰ نہ بن سکے گا اور موجودہ قیصر کی ہلاکت کے بعد دوسرا قیصر نہ ہو سکے گا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے تم ان دونوں کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

۳۳۶۴۔ حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَذَكَرَ وَقَالَ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوْزَهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(از قبیصہ از سفیان از عبدالملک بن عمیر از جابر بن سمرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب موجودہ کسریٰ مرے گا تو دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب موجودہ قیصر ہلاک ہوگا تو آئندہ دوسرا کوئی قیصر نہ بن سکے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کئے جائیں گے۔

۳۳۶۵۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اِنْ جَعَلَ لِيْ مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهٖ تَبِعْتُهٗ وَقَدِمَهَا فِيْ بَشَرٍ كَثِيْرٍ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهٗ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَّفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيْدٍ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مُسَيْلِمَةَ فِيْ اَصْحَابِهٖ

(از ابوالیمان از شعیب از عبداللہ بن ابی حسین از نافع بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسیلمہ کذاب[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مدینے میں آیا کہنے لگا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے خلیفہ کردیں تو میں ان کا تابعدار ہوتا ہوں اور اپنے بہت سے عقیدت مندوں کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ آنحضرت اس کے پاس (سمجھانے کے لیے) تشریف لائے آپؐ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس تھے۔ اس وقت آپؐ کے ہاتھ میں کھجور کی چھڑی تھی آپؐ مسیلمہ اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ٹھہر گئے فرمایا اگر تو مجھ سے یہ چھڑی مانگے تو تجھے نہ دوں (خلافت تو بہت بڑی چیز ہے) اور اللہ تعالیٰ کی مرضی تو ٹال نہیں سکتا اگر تو اسلام

---

[1] پڑا رہنے دیا ۱۲ منہ

[2] جو پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا اور یمامہ کے بہت لوگوں کو اس نے اپنا معتقد بنا لیا تھا ۱۲ منہ

فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ۔

سے روگردانی کرے گا تو اللہ تجھے تباہ کریگا اور میں سمجھتا ہوں خواب میں جو مجھے دکھایا گیا تو وہی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے ہاتھ میں دو سونے کے کنگن ہیں مجھے فکر ہوگئی۔ پھر خواب میں ہی مجھے بتایا گیا اس پر پھونک مار میں نے پھونکا تو دونوں اڑ گئے۔ اس کی تعبیر یہی ہے دو جھوٹے پیغمبر میرے بعد[2] نکلیں گے ایک ان میں سے اسود عنسی ہے اور دوسرا کذاب یمامہ[3] والا۔

۳۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

(از محمد بن علاء از حماد بن اسامہ از برید بن عبداللہ بن ابی بردہ از جدش ابو بردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری سے میں سمجھتا ہوں[4] محمد بن علاء نے یوں کہا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ مکے سے ہجرت کرکے ایسے ملک میں گیا جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا خیال یمامہ یا ہجر[5] کی طرف گیا پھر معلوم ہوا وہ (یثرب) مدینہ منورہ اور میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا ایک تلوار میں گھما رہا ہوں تو وہیں سے ٹوٹ گئی۔ اور تلوار ٹوٹنے کی تعبیر یہ ہے کہ اُحد کی جنگ میں مسلمان شہید ہوئے پھر دوسری بار تلوار گھمائی تو وہ جڑ گئی بلکہ بہ نسبت پہلے کے زیادہ بہتر ہوگئی اس کی تعبیر وہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ فتح کرا دیا اور مسلمان سب اکٹھے ہو گئے اور میں نے خواب میں گائے دیکھی، اور اللہ کا جو کام ہے وہ بہتر ہے۔ گائے کی تعبیر وہ مسلمان تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اللہ کا کام بہتر ہے۔ اس سے وہ بھلائی مراد تھی جو اللہ نے مسلمانوں کو دی۔ اور سچائی کا بدلہ جو اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد ہمیں عنایت فرمایا۔

[1] یہ سونا میرے ہاتھ میں کیسا جس کا پہننا مردوں کو درست نہیں ۱۲ منہ [2] یعنی میری نبوت کے بعد وہ بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے ایسا ہی ہوا اسود عنسی اور مسیلمہ دونوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں مارا گیا اور مسیلمہ ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں ۱۲ منہ [3] یمامہ ایک شہر ہے مکہ سے چار منزل پر ۱۲ منہ [4] یہ امام بخاری کا قول ہے انہوں نے شک کیا کہ محمد بن علاء نے اس حدیث کو مرفوع کیا یا نہیں مگر امام مسلم نے اس کو مرفوع بغیر شک کے نقل کیا ۱۲ منہ [5] دونوں یمن میں شہروں کے نام ہیں ۱۲ منہ

۳۳۶۷- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَبْكِينَ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهَا فَقَالَتْ أَسَرَّ إِلَيَّ أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي فَبَكَيْتُ فَقَالَ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ۔

(از ابونعیم از زکریا از فراس از عامر از مسروق) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں، ان کی چال بعینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال تھی۔ آپؐ نے فرمایا آؤ بیٹی مرحبا! پھر انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھایا اور چپکے سے ایک بات ان سے کہی وہ رونے لگی، میں نے ان سے کہا روتی کیوں ہو؟ پھر آپؐ نے چپکے سے ایک بات ان سے کہی تو وہ ہنس پڑیں میں نے (اپنے جی میں کہا) ایسا میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اتنی جلدی آدمی روئے اس کے بعد فوراً ہنس دے میں نے ان سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں آنحضرتؐ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپؐ کی وفات ہوگئی اس وقت (دوبارہ) میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپؐ نے چپکے سے یہ فرمایا تھا کہ ہر سال جبرائیل علیہ السلام ایک بار قرآن کا دور مجھ سے کیا کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا۔ میں سمجھتا ہوں میری موت آپہنچی اور تم میرے سب گھر والوں سے پہلے ملوگی یہ سن کر میں رو پڑی پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم اس سے خوش نہیں ہوئی کہ سارے بہشت کی عورتوں کی تم سردار بنوگی یا یوں فرمایا ساری مسلمان عورتوں کی (سردار بنوگی) یہ سن کر میں ہنس دی [1]

۳۳۶۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از والدش از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری میں

[1] دوسری روایتوں میں یوں ہے کہ پہلے آپؐ نے یوں فرمایا کہ میری وفات نزدیک ہے تو حضرت فاطمہؓ رو دیں پھر یہ فرمایا تم سب سے پہلے مجھ سے ملوگی تو وہ ہنس دیں۔ اس حدیث سے حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت نکلتی ہے اب یہ کہ وہ حضرت عائشہؓ اور حضرت خدیجہؓ سے بھی افضل ہیں یا نہیں اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے اور ہم کو اس سے بحث اور تفتیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بعضے علماء اس طرح فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت عائشہؓ بڑی فضیلت والی ہیں اور آپ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہؓ۔ حضرت ابوبکر بن داؤد سے پوچھا گیا کہ حضرت فاطمہؓ افضل ہیں یا خدیجہؓ انہوں نے کہا فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جز و ہیں جیسے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم ان کے برابر کسی کو نہیں کر سکتے ایک بزرگ نے فرمایا میں دنیا سے اس اعتقاد سے جانا پسند کرتا ہوں کہ حضرت فاطمہؓ سب عورتوں سے افضل ہیں۔ ع الہٰی بحق بنی فاطمہ کہ برقول ایماں کنی خاتمہ۔ ایک بزرگ کہتے ہیں کہ آخر بہشت میں حضرت علیؓ کا گھر آنحضرت کے گھر سے کچھ اتر کر ہوگا تو حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ کے ساتھ ہونگے اور حضرت عائشہ جناب رسالتمآب کے ساتھ اور اس طرح انہوں نے حضرت عائشہؓ کے افضل ہونے پر دلیل دی بعضے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس عالی شان محل میں ہوں گی اور حضرت خاص اپنے محل میں دوسری ایک حدیث میں یوں وارد ہے کہ حضرت علیؓ سو رہے تھے آپؐ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا فاطمہ میں اور تو اور یہ سونے والا تینوں بہشت میں ایک ہی مکان میں ہوں گے ۱۲ منہ

قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيْهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

جس میں انتقال فرمایا اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو بلایا اور چپکے سے ان سے کچھ فرمایا، وہ رو پڑیں پھر بلایا اور چپکے سے کچھ فرمایا وہ ہنس پڑیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں[1] نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا پہلے آپؐ نے یہ فرمایا کہ میں اس بیماری سے اچھا ہونے والا نہیں یہ سن کر میں رونے لگی پھر آپؐ نے فرمایا آپؐ کے گھر والوں میں سب سے پہلے میں آپؐ سے ملوں گی یہ سن کر خوشی سے میں ہنسنے لگی[2]۔

۳۳۶۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقَالَ أَجَلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از ابی بشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ حضرت ابن عباس کو اپنے پاس بٹھاتے[3] یہ حال دیکھ کر عبدالرحمان بن عوف نے کہا ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کی طرح ہیں[4] حضرت عمر رضی اللہ نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں علم و فضل حاصل ہے پھر حضرت عمرؓ نے حضرت ابن عباس سے یہ آیت دریافت کی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ انہوں نے (اس کی تفسیر میں) فرمایا یہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو انتقال کی خبر دی ہے[5]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی یہی جانتا ہوں جو آپ جانتے ہیں[6]۔

۳۳۷۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيْهِ بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُونُوا

(از ابونعیم از عبدالرحمٰن بن سلیمان بن حنظلہ بن غسیل از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے انتقال کی بیماری میں ایک چادر کو اوڑھے اور سر کو ایک چکنے کپڑے سے باندھے ہوئے نکلے منبر پر بیٹھ کر پہلے حمد و ثنائے خداوندی کی پھر فرمایا امابعد سب لوگ بڑھ رہے ہیں لیکن انصار کم ہو جائیں گے[7] یہاں تک کہ کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر جو کوئی تم میں ایسا اختیار رکھتا ہو کہ جس سے کسی کو فائدہ پہنچا سکے کسی کو نقصان (یعنی حاکم بن جائے) تو وہ انصار کے نیک لوگوں کی قدر کرے

[1] آپ کی وفات کے بعد ۱۲ منہ [2] جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت فاطمہؓ صرف ۶ ماہ بعد تک زندہ رہیں وہ بھی رنج و غم میں آخر اپنے والد بزرگوار سے مل گئیں ۱۲ منہ [3] اوروں سے زیادہ ان کی تعظیم کرتے ۱۲ منہ [4] یعنی ہم لوگ ابن عباس سے عمر میں زیادہ ہیں تو ہماری تعظیم زیادہ کرنی چاہیئے ۱۲ منہ [5] یا میں جانتا ہوں اس سے آپ کی وفات مراد ہے ۱۲ منہ [6] اسی وجہ سے کہتے ہیں قدر مردم بہ علم است نہ بہ سال۔ ابن عباسؓ صحابہ میں بڑے فاضل اور عالم تھے۔ ترجمہ باب کی مطابقت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو غیب کی بات بتلائی گئی تھی کہ آپ کی وفات قریب ہے ۱۲ منہ [7] یہ پیش گوئی آپ کی سچی ہوئی۔ انصار دنیا میں بہت کم ہیں اور دوسری قومیں بکثرت ہیں۔

فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ الْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور بُرے کی برائی سے درگذر کرے، لیس یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری نشست تھی (یعنی آخری مجلس اور آخری وعظ تھا)

۳۳۷۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

(از عبداللہ بن محمد از یحییٰ بن آدم از حسین جعفی از ابوموسیٰ از حسن از ابو بکرہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز امام حسن علیہ السلام کو لے کر باہر تشریف لائے اور منبر پر بٹھا کر (سب سے) ارشاد فرمایا لوگو میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ شائد اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو گروہ میں صلح کرا دے[۲]۔

۳۳۷۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى جَعْفَرًا وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب از حمید بن ہلال) حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر بن ابی طالب اور زید بن حارثہ کے شہید ہونے کی خبر پہلے ہی سے دے[۳] دی۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۳۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا الْأَنْمَاطُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الْأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا يَعْنِي امْرَأَتَهُ أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ فَتَقُولُ أَلَمْ

(از عمرو بن عباس از ابن مہدی از سفیان از محمد بن منکدر) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس قالین ہیں؟ ہم نے عرض کیا (ہم غریب لوگ ہیں) ہمارے پاس قالین کہاں سے آئے! آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب تمہارے پاس (عمدہ عمدہ) قالین ہوں گے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اب جب بھی میں اپنی بیوی سے قالین کو ہٹانے کے لیے کہتا ہوں تو وہ کہنے لگتی ہے کہ

---

[۱] آپ کو معلوم تھا کہ انصار کو خلافت نہیں ملنے کی تو ان کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت فرمائی ۱۲ منہ [۲] ان میں صلح کرنے والے۔ یہ پیشگوئی آپ کی پوری ہوئی امام حسن رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا کہ ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی جان بچادی معاویہؓ سے لڑنا پسند نہ کیا خلافت انہی کو دی باوجودیکہ ستر ہزار آدمیوں نے آپ کے ساتھ جان دینے پر بیعت کی تھی یہ عالی ظرفی اور یہ جود و کرم امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہی تھا اور کسی سے نہیں ہو سکتی بعضے بیوقوف شیعہ امام حسن رضی اللہ عنہ پر طعن کرتے ہیں کہ انہوں نے خلافت غیر مستحق کے حوالے کر دی ارے امام نے جو کیا وہ حکم الٰہی کیا تمہارا امام امام حسن رضی اللہ عنہ پر طعن کر دیتا دیکھو سے چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد میلش اندر طعنہ پاکاں برد ۱۲ منہ [۳] ابھی قاصد نہیں آیا تھا ۱۲ منہ

يقل النبي صلى الله عليه وسلم انها ستكون لكم الانماط فادعها-

۳۳۷۴- حدثنا احمد بن اسحق حدثنا عبيد الله بن موسى حدثنا اسرائيل عن ابي اسحق عن عمرو بن ميمون عن عبد الله بن مسعود قال انطلق سعد بن معاذ معتمرا قال فنزل على امية بن خلف ابي صفوان وكان امية اذا انطلق الى الشام فمر بالمدينة نزل على سعد فقال امية لسعد انتظر حتى اذا انتصف النهار وغفل الناس انطلقت فطفت فبينا سعد يطوف اذا ابو جهل فقال من هذا الذي يطوف بالكعبة فقال سعد انا سعد فقال ابو جهل تطوف بالكعبة امنا وقد اويتم محمدا واصحابه فقال نعم فتلاحيا بينهما فقال امية لسعد لا ترفع صوتك على ابي الحكم فانه سيد اهل الوادي ثم قال سعد والله لئن منعتني ان اطوف بالبيت لاقطعن متجرك بالشام قال فجعل امية يقول لسعد لا ترفع صوتك وجعل يمسكه فغضب سعد فقال دعنا عنك فاني سمعت محمدا صلى الله عليه وسلم يزعم انه قاتلك قال اياي قال نعم قال والله ما يكذب محمد اذا حدث فرجع الى امراته فقال اما تعلمين ما قال لي اخي اليثربي قالت وما قال قال زعم انه سمع محمدا يزعم انه قاتلي قالت

کیا آپ کو آنحضرت کی وہ حدیث یاد نہیں رہی کہ عنقریب تم لوگوں کے پاس قالین ہوں گے تو میں چپ ہو جاتا ہوں۔

(از احمد بن اسحاق از عبید اللہ بن موسیٰ از اسرائیل از ابو اسحاق از عمرو بن میمون) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن معاذ عمرے کی نیت سے مکہ مکرمہ گئے تو امیہ بن خلف (مشہور کافر) کے پاس مقیم ہوئے کیونکہ جب امیہ شام کا سفر کیا کرتا تو راستے میں مدینہ منورہ آکر حضرت سعدؓ کے پاس ٹھہرا کرتا چنانچہ امیہ نے اس دن حضرت سعد سے کہا ذرا ٹھیرو جب دوپہر ہو جائے اور لوگ غافل ہو جائیں (اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں) تو جاکر طواف کر لیجئے (کیونکہ مکہ کے مشرک مسلمانوں کے دشمن تھے) پس جب حضرت سعدؓ طواف کرنے لگے تو ابوجہل آگیا اور کہنے لگا یہ کون طواف کر رہا ہے؟ سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ہوں سعد! ابوجہل نے کہا واہ کیا اطمینان سے طواف کر رہا ہے اور تم ہی لوگوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) کو پناہ دی ہے۔ حضرت سعد نے کہا بیشک دونوں میں تکرار ہونے لگا۔ امیہ نے حضرت سعد سے کہا ابوالحکم (یعنی ابوجہل ملعون) پر اپنی آواز بلند نہ کرو وہ اس مقام کا سردار ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے (ابوجہل سے) کہا بخدا اگر تو مجھے کعبے کے طواف سے روکے گا تو میں تیری شام کی سوداگری خاک میں ملا دوں گا۔ امیہ یہی کہتا رہا ارے سعدؓ اپنی آواز بلند نہ کر اور انہیں روکتا رہا۔ آخر حضرت سعد غصے ہوئے اور امیہ سے کہنے لگے چل پرے ہٹ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تجھے ابوجہل ہی قتل کرائے گا[1]۔ امیہ نے (تعجب سے) کہا مجھے! حضرت سعدؓ نے فرمایا ہاں ہاں تجھے۔ تب تو امیہ نے کہا خدا کی قسم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہنے لگا تو نے سنا میرا مدینہ کا بھائی (حضرت سعد بن معاذؓ) کیا کہتا ہے۔ اس نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ امیہ نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ حضرت محمدؐ سے اس نے سنا ہے کہ ابوجہل

[1] جنگ میں لے جائے گا وہاں مارا جائیگا ۱۲ منہ [2] یہ پیشینگوئی پوری ہوئی امیہ جنگ بدر میں نہیں جانا چاہتا تھا مگر ابوجہل زبردستی پکڑ کر لے گیا آخر مسلمانوں کے ہاتھوں مارا گیا ۱۲ منہ

فَوَاللّٰهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ فَلَمَّا خَرَجُوْا إِلَى بَدْرٍ وَجَاءَ الصَّرِيخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ فَسَارَ مَعَهُمْ فَقَتَلَهُ اللّٰهُ۔

مجھے قتل کرے گا (اس کی بیوی) نے کہا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی پس جب بدر کا میدان کارزار گرم ہوا اور امیہ کو بھی بلانے والا آیا تو اس کی بیوی نے یاد دلایا کہ تیرے مدینے کے بھائی نے کیا کہا تھا چنانچہ امیہ نے میدان جنگ میں نہ جانے کا ارادہ کرلیا۔ مگر ابوجہل نے کہا کہ تو سرداران و شرفائے مکہ سے ہے ایک دو دن کا راستہ ہمارے ساتھ چلو آخر امیہ گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کرا دیا۔

۳۳۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَ عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبَيْنِ۔

(از عبدالرحمن بن شیبہ از عبدالرحمان بن مغیرہ از والدش از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہؓ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا ایک میدان میں جمع ہیں پہلے ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ناتوانی کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں بخشے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے وہ ڈول سنبھالا ان کے ہاتھ میں وہ ڈول چرسہ (بڑے منہ والا ڈول) بن گیا اور میں نے ایسا شاہ زور پہلوان ان کی طرح کام کرنے والا نہیں دیکھا۔ اتنا پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو بھی پلا پلا کر انکے ٹھکانوں میں لے گئے۔ ہمام نے حضرت ابوہریرہؓ سے انہوں نے حضورؐ سے یوں روایت کی کہ ابوبکرؓ نے دو ڈول نکالے (بغیر شک کے یعنی ایک ڈول کا لفظ نہیں)

۳۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ قَالَ أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ ايْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا

(از عباس بن ولید نرسی از معتمر از سلیمان از والدش ابوعثمان کہتے ہیں مجھے یہ کہا گیا کہ ایک بار حضرت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت تشریف لائے جب آپؐ حضرت ام سلمہؓ کے پاس بیٹھے تھے پھر وہ کھڑے ہو گئے (حضرت جبرئیلؑ چلے گئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ سے پوچھا یہ کون تھے؟ (تم جانتی ہو) انہوں نے کہا دحیہ کلبی تھے ام سلمہ کہتی ہیں میں تو خدا کی قسم دحیہ کلبی ہی سمجھتی رہی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبے میں وہی باتیں بتائیں جو جبرئیل علیہ السلام نے آپؐ سے کہی تھیں[۱]

سلیمان کہتے ہیں میں نے ابوعثمان سے پوچھا تم نے یہ حدیث

---

[۱] جہاں پانی پینے کے بعد جا کر بیٹھتے ہیں اس حدیث کی تعبیر خلافت ہے یعنی پہلے ابوبکرؓ کو خلافت ملے گی وہ حکومت تو کریں گے مگر عمرؓ کی سی شوکت اور قوت ان کی نہ ہوگی عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں کی شوکت اور عظمت بہت بڑھ جائے گی۔ آپ نے جیسا خواب دیکھا تھا ویسا ہی ظاہر ہوا ۱۲ منہ [۲] اور میں نے ان کو سنا تھا ۱۲ منہ

قَالَ مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

کس سے سنی؟ انہوں نے کہا اسامہ بن زید سے۔

بَاب ۲۰۸۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا ارشاد يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمُ الْاٰيَة (سورۂ بقرہ) کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل اسی طرح پہچانتے ہیں جیسے اپنی اولاد کو یہ لوگ پہچانتے ہیں مگر ان میں سے ایک گروہ دیدہ و دانستہ حق کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

۳۳۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض أَنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا لَهٗ أَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرٰىةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهٗ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهٗ فَإِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَقَالُوْا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔

(از عبداللہ بن یوسف از مالک بن انس از نافع) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے یہ بیان کیا کہ ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم تورات میں سنگسار کرنے کے متعلق کیا دیکھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم تو زانی اور زانیہ کو رسوا کرتے ہیں، کوڑے لگاتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر کہا تم جھوٹے ہو، تورات لا کر دکھاؤ جب اسے کھولا تو ایک یہودی نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا حضرت عبداللہ بن سلام نے یہ سن کر کہا تم جھوٹ بولتے ہو تورات میں سنگسار کرنے کا حکم ہے۔ تورات لاؤ (وہ لائے) جب اسے کھولا تو ایک یہودی نے رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کے آگے اور پیچھے کی عبارت پڑھنے لگا، حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا ذرا اپنا ہاتھ اوپر اٹھا جب ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت نکلی اس وقت کہنے لگے اے محمد! سچ کہا، بیشک تورات میں رجم کا حکم ہے پھر آپ نے حکم دیا اور دونوں زانی (مرد اور عورت) کو سنگسار کیا گیا، حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے یہودی مرد کو دیکھا وہ (رجم کے وقت) عورت پر جھک کر پتھروں کی مار سے اسے محفوظ کرنا چاہتا تھا۔

بَاب ۲۰۸۲ سُؤَالِ الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُّرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب مشرکوں کا یہ سوال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی معجزہ دکھائیں اور آپ نے انہیں شق القمر (چاند

لہ کیونکہ اگلی کتابوں میں آپ کے نشان ان کو معلوم ہو چکے ہیں ۱۲ منہ ۲ہ آپ نے ان کو آزمانے کے لئے پوچھا تھا ورنہ آپ کو بخوبی معلوم تھا کہ تورات شریف میں زنا کی سزا رجم مذکور ہے نیز اس لئے پوچھا کہ آپ پر اگلی شریعتوں کی پیروی لازم تھی جب تک اس کے خلاف حکم نہ آئے ۱۲ منہ

سَلَّمَ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

پھٹنے) کا معجزہ دکھایا[1]

۳۳۷۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوْا۔

(از صدقہ بن فضل از ابن عیینہ از ابن ابی نجیح از مجاہد از ابو معمر) از حضرت عبداللہ بن مسعودؓ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) فرمایا۔ دیکھو گواہ رہنا[2]

۳۳۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ۔

(از عبداللہ بن محمد از یونس از شیبان از قتادہ از انس بن مالکؓ) دوسری سند۔ امام بخاری کہتے ہیں (از خلیفہ بن خیاط از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از انس بن مالک رضی اللہ عنہ) مکے والوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کوئی نشانی بتلائیے[3] آپ نے شق القمر (چاند پھٹنے کا) معجزہ دکھایا[4]

۳۳۸۰۔ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از خلف بن خالد قرشی از بکر بن مضر از جعفر بن ربیعہ از عراک بن مالک از عبید اللہ بن عبداللہ بن مسعود) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ چاند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھٹا تھا[5]

---

[1] باب کی عبارت سے بظاہر یہ نکلتا ہے کہ شق القمر آپ کا معجزہ ہے بعضوں نے کہا وہ آثار قیامت میں سے تھا لیکن چونکہ اس کی خبر پہلے سے دے دی تھی اس لئے وہ معجزہ گنا گیا کیونکہ امام بخاری نے یوں کہا فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ اور یوں نہیں کہا فَانْشَقَّ الْقَمَرُ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی تفہیمات الٰہیہ میں ایسا ہی لکھا ہے لیکن ناسمجھوں نے شاہ صاحب کا مطلب نہ سمجھ کر ان پر بہت سے اعتراضات کئے ہیں حالانکہ وہ سب اعتراضات ادنیٰ غور سے ہی واہی معلوم ہوتے ہیں مطلب شاہ صاحب کا یہ ہے کہ شق القمر ان معجزات میں سے نہیں ہے جو صرف اثبات نبوت کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں بلکہ اس کا وقوع آثار قیامت میں سے بھی تھا اتفاق سے وہ مشرکوں نے درخواست کی اسی وقت اس کا وقت بھی آن پہنچا اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھا دیا اس لحاظ سے معجزہ ہو سکتا ہے حافظ نے کہا ابن عباس تو شق القمر کے وقت پیدا نہیں ہوئے تھے اور انس چار برس کے مدینہ میں ہونگے اور ابن مسعود اور علی اور حذیفہ اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر رضی اللہ عنہم نے دیکھا ہوگا ان سب سے مروی ہے ۱۲ منہ [2] یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کسی پیغمبر کو ایسا معجزہ نہیں دیا گیا جمہور علما کا یہی قول ہے کہ شق القمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ تھا گو اس کا وقوع قیامت کی بھی نشانی تھی جیسے حق تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ جن لوگوں کا معنے یہ رکھا ہے کہ آئندہ یعنی قیامت میں پھٹے گا باب کی حدیثوں سے ان کا رد ہوتا ہے ۱۲ منہ [3] معجزہ دکھائیے جس سے ہم آپ کو سچا پیغمبر جانیں ۱۲ منہ [4] اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شق القمر آپ کا ایک معجزہ تھا شاہ ولی اللہ صاحب کہتے ہیں کہ کافروں نے اللہ کی قدرت کی ایک نشانی مانگی تھی جو خلاف عادت ہو چونکہ چاند کے پھٹنے کا زمانہ آن پہنچا تھا اس لئے آپ نے یہی نشانی دکھلا دی البتہ چونکہ آپ نے پہلے سے اس کی خبر دے دی اس لئے اس کو معجزہ کہہ سکتے ہیں ۱۲ منہ [5] ایک روایت میں ہے کہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ پھر دونوں ٹکڑے آن کر مل گئے۔ حافظ نے کہا اس کی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کتاب التفسیر میں آئے گی ۱۲ منہ

باب ۲۰۸۳

۳۳۸۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ -

باب [1]

(از محمد بن مثنی از معاذ از والدش از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص (اسد بن حضیر اور عباد بن بشر) اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر آئے تو ان کے ساتھ دو نور برابر روشن رہے اور جب دونوں ایک دوسرے کے راستے سے الگ ہوئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ رہ گیا یہاں تک کہ دونوں اپنے گھر پہنچ گئے [2]

۳۳۸۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ -

(از عبد اللہ بن ابی اسود از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے [3] یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت یا موت) آجائے، وہ اس وقت تک غالب ہی رہیں گے۔

۳۳۸۳ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ قَالَ مُعَاذٌ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ

(از حمیدی از ولید از ابن جابر (عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر) از عمیر بن ہانی) حضرت معاویہؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم رہے گی جو شخص اسے ذلیل کرنے کی کوشش کریگا یا مخالفت کریگا وہ اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ تا قیام قیامت وہ جماعت اللہ کے حکم پر قائم رہے گی [4]

عمیر کہتے ہیں کہ مالک بن یخامر نے بحوالہ معاذ یہ نقل کیا کہ یہ لوگ (ہمارے زمانے میں) شام میں ہیں [5]۔ حضرت معاویہ کہتے تھے دیکھو مالک یہ کہتا

---

[1] یہاں کوئی ترجمہ مذکور نہیں ہے اور چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ باب علاماتِ نبوت کے باب سے ملحق ہوتا مگر اگلے دو باب میں بھی اثباتِ نبوت ہی سے متعلق ہیں اس لئے یہاں بھی اس کا لانا بے موقع نہیں ۱۲ منہ

[2] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل فیض تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو روشنی مرحمت فرمائی عبد الرزاق کی روایت میں ہے کہ ان کی عصا چراغ کی طرح روشن ہوگئی تاریخ میں امام بخاری نے نکالا کہ ان کی انگلیاں روشن ہوگئیں ۱۲ منہ

[3] یعنی سب مسلمان ساری دنیا کے مغلوب ہوں گے ۱۲ منہ

[4] ہمارے زمانے میں یہ مسلمان جو کافروں سے بالکل مغلوب نہ ہوں اور حق یعنی شریعت پر پورے طور سے قائم ہوں سوا نجد اور اسا یر کے یا مغرب کے بعض خطوں کے کہیں نظر نہیں آتے۔ ہندوستان اور بخارا اور ایشیا کے مسلمان تو نصاریٰ کے ماتحت ہیں اور روم اور افغانستان اور مصر اور حرمین میں حدود شرعیہ جاری نہیں ہیں ۱۲ منہ

[5] نصاریٰ سے لڑتے تھے ۱۲ منہ

يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُوْلُ وَهُمْ بِالشَّامِ۔

۳۳۸۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا شَبِيْبُ بْنُ غَرْقَدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ دِيْنَارًا يَّشْتَرِيْ لَهٗ بِهٖ شَاةً فَاشْتَرٰى لَهٗ بِهٖ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِيْنَارٍ وَّجَآءَهٗ بِدِيْنَارٍ وَّشَاةٍ فَدَعَا لَهٗ بِالْبَرَكَةِ فِيْ بَيْعِهٖ وَكَانَ لَوِاشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيْهِ قَالَ سُفْيٰنُ كَانَ الْحَسَنُ ابْنُ عُمَارَةَ جَآءَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ سَمِعَهٗ شَبِيْبٌ مِّنْ عُرْوَةَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ شَبِيْبٌ اِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَيَّ يُخْبِرُوْنَهٗ عَنْهُ وَلٰكِنْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ وَقَدْ رَاَيْتُ فِيْ دَارِهٖ سَبْعِيْنَ فَرَسًا قَالَ سُفْيٰنُ يَشْتَرِيْ لَهٗ شَاةً كَاَنَّهَا اُضْحِيَّةٌ۔

۳۳۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

۳۳۸۶۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا

ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ جماعت شام میں رہتی ہے [۱]

(از علی بن عبداللہ از سفیان) شبیب بن غرقدہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے قبیلے والوں سے سنا وہ عروہ سے نقل کرتے تھے (جو ابو الجعد کے بیٹے صحابی تھے) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ ایک بکری خرید لاؤ وہ بازار میں گئے دو بکریاں ایک دینار میں خریدیں ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں بیچ ڈالی اور وہ دینار اور دوسری بکری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے آپؐ نے ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی اس کے بعد (آپؐ کی دعا کی برکت سے) یہ حال ہوا کہ حضرت عروہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی خوب فائدہ ہوتا سفیان کہتے ہیں حسن بن عمارہ نے یہ حدیث بحوالہ شبیب روایت کی، شبیب نے عروہ سے سنا" میں شبیب کے پاس گیا اس سے پوچھا انہوں نے کہا میں نے خود حضرت عروہؓ سے نہیں سنا لیکن اپنے قبیلے والوں سے سنا وہ حضرت عروہ سے نقل کرتے تھے البتہ حضرت عروہ سے میں نے یہ سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت تک بھلائی وابستہ ہے۔ شبیبؒ کہتے ہیں میں نے حضرت عروہؓ کے گھر میں ستر گھوڑے بندھے دیکھے۔

سفیان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کو بکری خریدنے کیلئے جو فرمایا تھا وہ شاید قربانی کی بکری تھی [۲]

(از مسدد از یحیی از عبیداللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک برکت رکھ دی گئی ہے۔

(از قیس بن حفص از خالد بن حارث از شعبہ از ابی التیاح) حضرت

---

[۱] معاویہ بھی شام میں تھے ان کا یہ مطلب تھا کہ اہل شام اس حدیث سے مراد ہیں۔ مترجم کہتا ہے اہل شام ہوں یا اہل کوفہ یا اہل ہند جو مسلمان شریعت محمدی اور اسلام کی مدد پر مستعد کفار سے جہاد کرتے رہیں وہ سب اس حدیث کے مصداق ہو سکتے ہیں مطلب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ میری امت کے سب لوگ گمراہ ہو جائیں یہ نہ ہوگا ایک گروہ تو بھی ضرور بالضرور حق پر قائم رہیگا۔ ۱۲ منہ

[۲] یہاں یہ اعتراض ہوا ہے کہ امام بخاری کو عروہ کی کونسی حدیث مقصود ہے اگر گھوڑوں کی حدیث مقصود ہے تو وہ بے شک موصول ہے مگر اس کو باب سے مناسبت نہیں ہے اگر بکری کی حدیث مقصود ہے تو باب کے موافق ہے کیونکہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کا ایک معجزہ یعنی دعا کا قبول ہونا مذکور ہے مگر وہ موصول نہیں ہے شبیب کے قبیلہ والے مجہول ہیں اور جواب یہ ہے کہ قبیلے والے متعدد شخص تھے وہ سب جھوٹ بولیں یہ نہیں ہو سکتا تو حدیث موصول اور صحیح ہوگی ۱۲ منہ

نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْہَا الْخَیْرُ۔

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی، پیشانی میں برکت مضمر ہے [۱]

۳۳۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَّلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَّعَلٰی رَجُلٍ وِّزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ لَہٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَطَالَ لَہَا فِیْ مَرْجٍ اَوْ رَوْضَۃٍ وَّمَا اَصَابَتْ فِیْ طِیَلِہَا مِنَ الْمَرْجِ اَوِ الرَّوْضَۃِ کَانَتْ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَّلَوْ اَنَّہَا قَطَعَتْ طِیَلَہَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ کَانَتْ اَرْوَاثُہَا حَسَنَاتٍ لَّہٗ وَلَوْ اَنَّہَا مَرَّتْ بِنَہْرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ یُرِدْ اَنْ یَّسْقِیَہَا کَانَ ذٰلِكَ لَہٗ حَسَنَاتٍ وَّرَجُلٌ رَّبَطَہَا تَغَنِّیًا وَّسِتْرًا وَّتَعَفُّفًا لَّمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰہِ فِیْ رِقَابِہَا وَظُہُوْرِہَا فَہِیَ لَہٗ کَذٰلِكَ سِتْرٌ وَّرَجُلٌ رَّبَطَہَا فَخْرًا وَّرِیَآءً وَّنِوَآءً لِّاَہْلِ الْاِسْلَامِ فَہِیَ وِزْرٌ وَّسُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَیَّ فِیْہَا اِلَّا ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ الْجَامِعَۃُ الْفَاذَّۃُ فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ۔

(از عبداللہ بن مسلمہ از مالک از زید بن اسلم از ابوصالح سمان) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین آدمیوں کے لیے ہیں۔ ایک کے لیے ثواب ہیں ایک کے لیے معاف یعنی مباح ایک کے لیے گناہ۔ (۱) ثواب اس کے لیے ہیں جو اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) باندھے اور ان کی رسی کسی چراگاہ یا سبزہ زار میں ایک بہت لمبی رسی باندھ کر چرنے کے لیے چھوڑ دے تو وہ جتنی جگہ کی بھی گھاس کھائے گا اتنی ہی نیکیاں مالک کیلئے ہوں گی اور رسی توڑ کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے اور وہاں پیشاب اور لید کر دے تو بھی اسے اتنا ہی ثواب ملے گا نیز اگر وہ ندی یا نہر پر جا کر پانی پی لے خواہ مالک کی نیت نہ ہو تب بھی اس کے لیے نیکیاں درج ہوں گی۔

۲ معاف یا مباح اس شخص کے لیے ہیں جو اپنی ضرورت پوری کرنے کیلئے رکھتا ہے کہ دوسروں سے بے نیاز رہے اس کی غربت پر پردہ رہے اور دوسروں سے سواری کے سوال سے بچا رہے نیز اللہ کا حق ان کی گردن اور پیٹھ کے متعلق فراموش نہ کرے [۲]

(۳) عذاب اس کے لیے ہے جو فخر، ریا اور مسلمانوں کی بدخواہی کی نیت سے رکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بستی کے گدھوں کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ان کے متعلق کوئی الگ حکم مجھ پر نازل نہیں ہوا مگر یہ اکیلی آیت جامع نازل ہوئی ہے (سورۂ زلزال) جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے وہ اسے دیکھ لے گا جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا [۳]

۳۳۸۸۔ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُّحَمَّدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ یَّقُوْلُ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از ایوب از محمد) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح سویرے خیبر میں پہنچ گئے یہودی لوگ پھاوڑے ٹوکرے وغیرہ (آلات زراعت) لے کر کھیتوں کی طرف جا رہے

---

[۱] ان حدیثوں کی مناسبت ترجمہ باب سے کچھ معلوم نہیں ہوتی شاید شبیب کی روایت میں جو گھوڑوں کا ذکر آیا تو امام بخاری نے ان حدیثوں کو بھی اس کی تائید کے طور پر بیان کر دیا اسی طرح ابوہریرہ کی حدیث کو جو آگے آتی ہے یہ حدیثیں باب آگے آتی ہے باب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [۲] یعنی تھکے ماندے مسافر کو اس پر چڑھا لے ۱۲ منہ [۳] قیامت کے دن اپنے نامۂ اعمال میں ۱۲ منہ [۴] بشرطیکہ معاف نہ ہو گئی ہو ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً وَّقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ فَلَمَّا رَأَوْا قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَّالْخَمِيْسُ وَأَحَالُوْا إِلَى الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

تھے جب انہوں نے دیکھا تو کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پورے لشکر سمیت آپہنچے اور جلدی سے دوڑتے ہوئے قلعے کی طرف چل پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے) خیبر تباہ و برباد ہوا ہم جب اس قوم کے خلاف میدان میں آتے ہیں جنہیں پہلے ڈرایا گیا (اور وہ نہ مانے) تو ان کی صبح خراب اور منحوس ہوتی ہے [۱]

۳۳۸۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا فَأَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيْتُ حَدِيْثًا بَعْدُ۔

(از ابراہیم بن منذر از محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک از ابی ذئب المقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں پھر انہیں بھول جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اپنی چادر پھیلا! میں نے چادر پھیلائی۔ آپ نے اپنے ہاتھ سے ایک لپ (دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے ملائے ہوئے جیسے کوئی چیز ہاتھوں میں ہو) اس میں ڈالا پھر فرمایا اسے اپنے بدن سے لگا لے میں نے لگائی اس روز سے میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا [۲]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

بَابٌ ۲۰۸۴ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی فضیلت

(امام بخاری کہتے ہیں) جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوا یا آپ کو بحالت اسلام دیکھا ہو وہ صحابی ہے [۶]

۳۳۹۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو از جابر بن عبداللہ) حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا لوگوں پر آئے گا کہ جماعتیں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے

---

[۱] کہ ہم میں گھس جائیں ۱۲ منہ [۲] اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ آپ نے خیبر فتح ہونے سے پیشتر یہی فرمایا کہ خیبر خراب ہوا اور پھر یہی ظہور میں آیا ۱۲ منہ [۳] گویا قوت حافظہ لپ بھر کر ڈالدی ۱۲ منہ [۴] باب کی مناسبت ظاہر ہے اس حدیث میں آپ کا ایک معجزہ مذکور ہے ۱۲ منہ [۵] مرد ہو یا عورت یا بچہ، آزاد ہو یا غلام جن ہو یا آدمی ۱۲ منہ [۶] جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار بھی دیکھا ہو وہ صحابی ہے بشرطیکہ مسلمان ہو پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بار دیکھنا ایسا شرف ہے کہ ساری عمر کی عبادت اور مجاہدہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا بعضوں نے کہا اولیا واللہ حق صحابہ کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے ان سے مراد وہ اصحاب ہیں جو آپ کی صحبت میں رہے اور آپ سے استفادہ کیا آپ کے ساتھ جہاد کیا مگر یہ قول مرجوح ہے حضرت محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ کوئی ولی ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور ایک بزرگ سے نقل کیا گیا ہے انہوں نے کہا وہ غبار جو معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوا عمر بن عبدالعزیز خلیفہ سے جو بڑے عادل و متبع سنت تھے اتنے درجہ افضل ہے ۱۲ منہ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

کا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہے؟ وہ کہیں گے ہاں ہے! (ان کی برکت سے فتح ہوگی) پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جماعتیں کی جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو کسی صحابی کی صحبت سے فیضیاب ہوا ہو (تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب ان کی فتح ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا جماعتیں جہاد کریں گی ان سے پوچھا جائے گا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو ایسے شخص کی صحبت میں رہا ہو جو تابعی کا صحبت یافتہ ہو (تبع تابعی ہو) وہ کہیں گے ہاں ہے تب انہیں فتح ہوگی

۳۳۹۱- حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ جَمْرَةَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

(از اسحاق از نضر از شعبہ از ابو جمرہ از زہدم ابن مضرب) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد میں (یعنی تابعین کا) پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد میں [۱] [۲]

عمران کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا آپؐ نے فرمایا ان مذکورہ زمانوں کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی گواہی کوئی نہ پسند کرے گا لیکن وہ خواہ مخواہ گواہی دیں گے اور چوری کرینگے انکا کوئی بھروسہ نہ کریگا نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور (حرام کا مال کھانے سے) ان پر موٹاپا آجائے گا

۳۳۹۲- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

(از محمد بن کثیر از سفیان ثوری از منصور از ابراہیم از عبیدہ بن قیس)

[۱] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان تینوں زمانوں والوں کی فضیلت بیان کی گویا وہ خیر القرون ٹھہرے اور اسی لئے علماء نے بدعت شرعی کی تعریف یہ قرار دی ہے کہ دین میں جو نیا کام نکالا جائے جو ان تینوں زمانوں میں اس کا وجود نہ ہو ایسی ہر بدعت گمراہی ہے اور جن لوگوں نے بدعت کی تقسیم کی ہے حسنہ اور سیئہ کی طرف ان کی مراد بدعت سے بدعت لغوی ہے۔ حضرت شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں کہ میں تو کسی بدعت میں سوائے ظلمت اور تاریکی کے مطلق نور نہیں پاتا ۱۲ منہ [۲] یعنی تبع تابعین کا ۱۲ منہ [۳] اگر تین زمانوں کا ذکر کیا ہو تو تبع تابعین بھی خیر القرون میں داخل نہیں گے اور چاروں ائمہ مجتہدین بلکہ امام بخاری اور ترمذی بھی ان میں داخل ہوں گے تبع تابعین سے یہ لوگ ملے ہیں اگر دو زمانوں کا ذکر ہو تو امام شافعی اور امام مالک داخل ہوں گے انہوں نے تابعین کو دیکھا ہے اور امام ابو حنیفہ تو خود تابعین میں سے ہیں۔ [۴] حضرت شاہ ولی اللہ رح کی رائے زیادہ دقیق ہے کہ پہلے زمانے سے مراد تو واضح ہے دوسرے زمانے سے مراد صدیق اکبرؓ کا دور ہے تیسرے زمانے سے مراد فاروق اعظم رح کا دور ہے اس تشریح سے ان لوگوں کو اعتراض کا موقع نہیں ملتا جو حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے زمانے کو فتنہ و فساد کی وجہ سے اچھا زمانہ نہیں کہتے ۱۲ عبد الرزاق

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَكَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے زمانے کے لوگ سب سے اچھے ہیں، پھر جو ان کے بعد آئیں گے پھر جو ان کے متصل ہونگے، ان (تین زمانوں) کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے اور گواہی قسم سے پہلے ہوگی[1]
منصور کہتے ہیں ابراہیم نخعی کہتے تھے (ہمارے اکابر) ہمارے بچپن کے زمانے میں ہمیں مارتے تھے، اگر ہم گواہی یا عہد کا نام لیتے[2]

بَابٌ ۲۰۸۵ مَنَاقِبِ الْمُهَاجِرِيْنَ

وَفَضْلِهِمْ مِنْهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ وَقَالَ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ وَّابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ۔

باب مہاجرین کی فضیلت۔ ان میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں جن کا نام عبداللہ تھا، ابوقحافہ کے بیٹے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر میں) فرمایا ہے۔ لِلْفُقَرَآءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الخ وہ مفلس مہاجرین جو اپنے گھر اور مال سے نکالے گئے یہ مہاجر اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں نیز خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مددگار ہیں یہی مہاجر سچے ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے (سورہ توبہ میں) فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ الخ اگر تم پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی مدد نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرچکا ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابوسعید خدری رضؓ اور ابن عباس رضؓ کہتے ہیں غار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضؓ تھے۔

۳۳۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَآءٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اشْتَرٰى اَبُوْ بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلٰثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِعَازِبٍ مُرِ الْبَرَآءَ فَلْيَحْمِلْ اِلَيَّ رَحْلِيْ فَقَالَ عَازِبٌ لَا حَتّٰى تُحَدِّثَنَا كَيْفَ صَنَعْتَ اَنْتَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجْتُمَا

(از عبداللہ بن ابی رجاء از اسرائیل از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عازب سے ایک پالان تیرہ درم کے عوض خریدا پھر ان سے کہا آپ (اپنے بیٹے) براء سے کہیں کہ وہ پالان میرے ساتھ اٹھا کر لے چلے۔ والد صاحب نے کہا میں نہیں کہتا جب تک آپ مجھ سے وہ واقعہ نہ بیان کریں جو آپ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ پیش آیا جس موقعے پر کفار مکہ آپ حضرات کی تلاش

[1] یعنی قسم کھانے اور گواہی دینے میں ان کو کوئی باک ہی نہ ہوگا کبھی قسم کھالیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کہ لوگ ان کا اعتبار کریں ۱۲ منہ

[2] یعنی گواہ بننے پر یا خدا سے عہد کرنے پر۔ بعضوں نے عہد سے قسم مراد لی ہے ۱۲ منہ

مِنْ مَكَّةَ وَالْمُشْرِكُوْنَ يَطْلُبُوْنَكُمْ قَالَ ارْتَحَلْنَا
مِنْ مَكَّةَ فَاَحْيَيْنَا اَوْ سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا
حَتّٰى اَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ فَرَمَيْتُ
بِبَصَرِيْ هَلْ اَرٰى مِنْ ظِلٍّ فَاٰوِيَ اِلَيْهِ فَاِذَا صَخْرَةٌ
اَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ ثُمَّ
فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ ثُمَّ قُلْتُ
لَهٗ اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اَنْظُرُ مَا حَوْلِيْ هَلْ
اَرٰى مِنَ الطَّلَبِ اَحَدًا فَاِذَا اَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوْقُ
غَنَمَهٗ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيْدُ مِنْهَا الَّذِيْ اَرَدْنَا فَسَاَلْتُهٗ
فَقُلْتُ لَهٗ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ
قُرَيْشٍ سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهٗ فَقُلْتُ هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ
لَّبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ اَنْتَ حَالِبٌ لَّنَا قَالَ
نَعَمْ فَاَمَرْتُهٗ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهٖ ثُمَّ
اَمَرْتُهٗ اَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ ثُمَّ اَمَرْتُهٗ
اَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا ضَرَبَ اِحْدٰى كَفَّيْهِ
بِالْاُخْرٰى فَحَلَبَ لِيْ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّقَدْ جَعَلْتُ
لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا
خِرْقَةٌ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ
فَانْطَلَقْتُ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَوَافَقْتُهٗ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قُلْتُ قَدْ اٰنَ الرَّحِيْلُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بَلٰى فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُوْنَنَا
فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ

ہیں تھے انہوں نے فرمایا (وہ واقعہ یہ ہے) ہم مکے سے رات بھر چلتے رہے اور دوسرا دن ظہر کے وقت تک چلتے رہے ٹھیک دوپہر کے وقت میں نے نگاہ دوڑائی کہیں سایہ ملے تو وہاں ٹھہر جاؤں اتفاقاً ایک چٹان دکھائی دی اس کے پاس گیا تو معلوم ہوا وہاں سایہ ہے میں نے وہ جگہ برابر کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بچھونا بچھایا۔ عرض کیا یا رسول اللہ آپ ذرا لیٹ جائیے چنانچہ آپ لیٹ رہے اور میں یہ دیکھنے چلا کہیں ہماری تلاش میں کوئی آیا نہ ہو مجھے بکریوں کا ایک چرواہا دکھڑریا) ملا جو اسی چٹان کی طرف اپنی بکریاں ہانکے ہوئے جا رہا تھا وہ بھی سائے کی تلاش میں تھا میں نے اس سے پوچھا تو کس کا غلام ہے؟ اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں پہچانتا تھا پھر میں نے اس سے پوچھا آیا تیری بکریوں میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہے۔ میں نے کہا ہمیں ذرا سا دودھ دوہ کر دے گا؟ اس نے کہا اچھا! میں نے اسے دوھنے کے لیے کہا۔ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کا پاؤں تھاما۔ میں نے کہا ذرا اس کا تھن گرد و غبار سے صاف کر لے۔ پھر میں نے اس سے کہا اپنی ہتھیلیوں کو جھاڑ لے چنانچہ اس نے ایسے ہی کیا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے ایک ہتھیلی دوسری ہتھیلی پر مار کر تبلایا پھر ایک پیالہ بھر دودھ دوہا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چھاگل ساتھ لے لی تھی اس کے منہ پر کپڑا باندھ دیا تھا (اس میں ٹھنڈا پانی تھا میں نے وہ پانی اس دودھ پر ڈالا اتنا کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا پھر میں اسے ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا دیکھا تو آپ بیدار ہو چکے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوش فرمائیے! آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا (یعنی خوب پیا) پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوچ کا وقت آ پہنچا، آپ نے فرمایا اچھا چلو ہم وہاں سے چل پڑے اور قریش کے لوگ ہماری تلاش میں ہی رہے ہمیں کسی نے نہیں پایا۔ ایک سراقہ بن مالک بن جعشم گھوڑے پر سوار آ پہنچا میں نے اسے دیکھ کر عرض کیا یا

أَبِي جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ فَقُلْتُ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍؓ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا فَقَالَ مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللّٰهُ ثَالِثُهُمَا۔

باب ۲۰۸۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُّوا الْأَبْوَابَ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۳۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ وَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ڈھونڈھنے والے آ پہنچے۔ آپ نے فرمایا کچھ فکر مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے [1]

(از محمد بن سنان از ہمام از ثابت از انس رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر صدیقؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت جب ہم غار ثور میں چھپے ہوئے تھے (اور مشرکین ہماری تلاش میں تھے) عرض کیا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنے پاؤں پر نظر ڈالی تو ہمیں دیکھ لیگا۔ آپ نے فرمایا ابوبکر تیرا کہاں خیال ہے؟ ان دو شخصوں کا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے جنکے ساتھ تیسرا پروردگار ہو۔ [2]

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (کہ مسجد کی طرف) سب دروازے بند کر دو۔ حضرت ابوبکرؓ کا دروازہ کھلا رہنے دو۔

اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا

(از عبداللہ بن محمد از ابوعامر از فلیح از سالم از ابوالنضر از بسر بن سعید) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا، فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو ایک اختیار دیا خواہ وہ دنیا میں رہے خواہ وہ اسے اختیار کرے جو اللہ کے پاس ہے (یعنی کرامت و نعمت) اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے پاس جانا پسند کیا یہ سنکر حضرت ابوبکر روئے ابوسعید کہتے ہیں مجھے انکے رونے پر تعجب ہوا میں نے کہا رونے کی کیا وجہ اگر حضورؐ نے ایک بندے کا حال بیان کیا اسے اختیار ملا (تو ہمیں کیا) لیکن پھر مجھے معلوم ہوا کہ یہ بندہ خود آنحضرتؐ تھے آپ ہی کو اختیار ملا تھا اور (حقیقت یہ ہے) کہ حضرت ابوبکر ہم سب (صحابہ کرام) سے زیادہ عالم تھے۔ نیز آنحضرتؐ نے (اسی خطبے میں) یہ بھی فرمایا سب لوگوں میں حضرت ابوبکر کا احسان مال اور صحبت کے لحاظ سے مجھ پر زیادہ ہے اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو گہرا دوست بناتا تو حضرت ابوبکر کو بناتا۔ البتہ اسلامی اخوت (بھائی بندی) اور اسلامی محبت ان سے ہے۔ دیکھنا مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے سب بند کر دئے جائیں صرف (حضرت) ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] یہ حدیث ابھی اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] سبحان اللہ کیا صبر و استقلال تھا ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی پیغمبری اگر کوئی انصاف سے نظر ڈالے تو آپ کے ایک ایک کام سے ثابت ہو سکتی ہے معجزے اور کرامت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۱۲ منہ

لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِي بَكْرٍ۔

کا دروازہ رہنے دینا۔

بَابُ ۲۰۸۷ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دوسرے صحابہ کرام پر فضیلت۔

۳۳۹۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از سلیمان از یحییٰ بن سعید از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو افضل سمجھتے تھے پھر عمر رضی اللہ عنہ کو پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو۔

بَابُ ۲۰۸۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر میں کسی کو جانی اور گہرا دوست بناتا (تو حضرت ابوبکر کو بناتا) اس کو ابوسعید نے روایت کیا۔

۳۳۹۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي۔

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ایوب از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو جانی اور گہرا دوست بنانے والا ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ (میرے دینی بھائی اور دوست ہیں"۔

حَدَّثَنِي مُعَلًّى وَمُوسٰى قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ۔

(از معلی بن اسد و موسیٰ بن اسماعیل از وہیب از ایوب) یہی روایت نقل کی گئی ہے اس میں یہ ہے کہ اگر میں کسی کو جانی اور گہرا دوست بنانے والا ہوتا تو (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اسلامی اخوت سب سے افضل (بہتر) ہے

۳۳۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ۔

(از قتیبہ از عبدالوہاب از ایوب) اسی طرح کی حدیث نقل ہے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبَ أَهْلُ الْكُوفَةِ إِلَى

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ایوب) عبداللہ بن ابی ملیکہ کہتے ہیں کوفے والوں [1] نے عبداللہ بن زبیر کو دادا کی (میراث کے متعلق) لکھا۔ انہوں نے جواب دیا جس کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر کسی کو میں جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اسے بناتا یعنی حضرت

[1] یعنی عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے جو عبداللہ بن زبیر کی طرف سے وہاں کے قاضی رکھے ۱۲ منہ

ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الْجَدِّ فَقَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا دادا باپ کی طرح ہے (جب میت کا باپ زندہ نہ ہو)

باب ۲۰۸۹

۳۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ قَالَتْ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ لَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تَقُولُ الْمَوْتَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ.

باب

(از عبد اللہ بن زبیر حمیدی و محمد بن عبید اللہ از ابراہیم بن سعد از والدش از محمد بن جبیر بن مطعم) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے فرمایا پھر آنا اس نے کہا فرمائیے اگر میں آؤں اور آپ نہ ملیں (آپ کا وصال ہو جائے) آپ نے فرمایا اگر میں نہ ملوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا [۱]

۳۴۰۰۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

(از احمد بن ابی طیب از اسماعیل بن ابی مجاہد از بیان بن بشر از وبرہ بن عبد الرحمن از ہمام) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا [۲] جب آپ کے ساتھ (یعنی مسلمان) کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام دو عورتیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۰۱۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَائِذِ اللهِ أَبِي إِدْرِيسَ

(از ہشام بن عمار از صدقہ بن خالد از زید بن واقد از بسر بن عبید اللہ از عائذ اللہ ابو ادریس) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت ابو

---

[۱] اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو معلوم ہو چکا تھا آپ کے بعد ابوبکر صدیق رضی آپ کے خلیفہ ہوں گے طبرانی نے عصمہ بن مالک سے نکالا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بعد آپ کے مالوں کی زکوٰۃ کس کو دیں آپ نے فرمایا ابوبکر صدیق رض کو اس کا اسناد ضعیف ہے اسمٰعیلی نے معجم میں سہل ابن ابی خیثمہ سے نکالا آپ سے ایک دیہاتی نے بیعت کی اور پوچھا اگر آپ کی وفات ہو جائے تو میں کس کے پاس آؤں فرمایا ابوبکر کے پاس اس نے کہا اور اگر وہ مر جائیں تو کس کے پاس فرمایا عمر کے پاس ان روایتوں سے شیعوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد حضرت علی رض کو خلیفہ کر گئے تھے ۱۲ منہ [۲] وادا کو ترکہ میں کیا حصہ ملے گا ۱۲ منہ جب وہ اپنا کام پورا کر چکی ۱۲ منہ [۳] اس وقت میں مسلمان ہوا ۱۲ منہ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ فَسَأَلَ أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا لَا فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

۲۰۴۳ ـ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ

بکر رضی اللہ عنہ کپڑے (چادر) کا کنارہ اٹھائے ہوئے اپنے گھٹنے کھولے ہوئے[1] تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھی کسی سے لڑ کر آئے ہیں انہوں نے سلام کیا (اور بیٹھے) اور عرض کیا خطاب کے بیٹے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اور میری کچھ تکرار ہوگئی تھی میں نے جلدی سے انہیں سخت سست کہہ دیا پھر میں شرمندہ ہوا اور ان سے معافی چاہی لیکن انہوں نے انکار کیا[2] اب میں آپ کے پاس آیا ہوں (آپ انہیں سمجھائیے) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر! اللہ تمہیں بخشے تین بار یہی فرمایا کہ پھر یہ ہوا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرمندہ ہوئے اور حضرت ابوبکر رض کے گھر پر آئے پوچھا ابوبکر ہیں؟ لوگوں نے کہا نہیں ہیں۔[3] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سلام کیا آپ کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا[4] حضرت ابوبکر ڈرے کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر پر خفا نہ ہوں، وہ دوزانو (مودب ہو کر) بیٹھے اور عرض کیا یا رسول اللہ خطا میری تھی (میں نے ہی حضرت عمر رض کو سخت سست کہا تھا) یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف پیغمبر بنا کر بھیجا لیکن تم نے مجھے جھوٹا کہا ابوبکر رض نے مجھے سچا کہا[5] اور اپنے مال و جان سے[6] میری خدمت کی کیا تم میرے دوست کو (ستانا) چھوڑتے ہو یا نہیں دو بار آپ نے فرمایا۔ چنانچہ آپ کے اس فرمان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہیں ستایا[7]

(از معلی بن اسد از عبدالعزیز بن المختار از خالد حذاء از ابوعثمان)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذات السلاسل کی جنگ میں سردار بنا کر بھیجا۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت

---

[1] معلوم ہوا گھٹنا ستر نہیں ہے ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں ابوبکر رض بڑی دور تک ان کے پیچھے گئے مگر انہوں نے نہ مانا اخیر میں گھر جا کر اپنا دروازہ بند کر لیا ابوبکر رض کو اندر آنے بھی نہ دیا ۱۲ منہ [3] وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگئے تھے ۱۲ منہ [4] ابویعلیٰ کی روایت میں ہے جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے منہ پھیر لیا دوسری طرف سے گئے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا سامنے بیٹھے تو ادھر سے بھی منہ پھیر لیا آخر انہوں نے سبب پوچھا فرمایا ابوبکر رض نے تم سے معذرت کی اور تم نے قبول نہ کی ۱۲ منہ [5] یعنی پہلے پہل شروع میں ۱۲ منہ [6] سب سے پہلے ایمان لائے ۱۲ منہ [7] کسی کی مجال تھی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کی نسبت ایسا فرمائیں پھر کوئی آنکھ اٹھا کر ان کی طرف دیکھتا حافظ نے کہا اس حدیث سے ابوبکر صدیق رض کی فضیلت تمام صحابہ پر نکلی حضرت علی نے فرمایا ان کا خطاب صدیق آسمان پر سے اترا اس حدیث سے شیعہ کو سبق لینا چاہیئے جب آپ حضرت عمر پر ابوبکر کے لئے اتنے غصے ہوئے حالانکہ پہلی زیادتی ابوبکر ہی نے کی تھی مگر جب انہوں نے معافی چاہی تو حضرت عمر کو معاف کر دینا چاہیئے تھا تو یہ کس منہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب اور رفیق خاص کو برا کہتے ہیں اور قیامت کے دن معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں پر کتنا غصے ہوں گے کیونکہ ابوبکر صدیق رض نے ان کا کچھ نہیں بگاڑا اور یہ ناحق ان سے دشمنی کرتے ہیں ۱۲ منہ

الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ أَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا۔

کے پاس آیا عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں آپ کو کس سے محبت ہے آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے پوچھا مردوں میں سے (کسی سے زیادہ محبت ہے؟) فرمایا ان کے والد (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے میں نے عرض کیا پھر کس سے؟ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے۔ اسی طرح کئی نام آپ نے لیے [له]

۳۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي وَبَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ قَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِذٰلِكَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

(از ابو الیمان از شعیب از زہری از ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک چرواہا اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا بھیڑیے نے بکریوں پر حملہ کر دیا اور بکری لے بھاگا چرواہے نے تعاقب کیا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا کہنے لگا درندوں کے زمانے میں (قیامت کے قریب) بکری چرانے والا میرے سوا کون ہوگا؟ [۲ه]

آپ نے یہ بھی فرمایا ایک شخص بیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے تھا۔ بیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہا میں اس لیے پیدا نہیں ہوا [۳ه] میں تو کھیتی کے کام کے لیے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ (بیل بات کر رہا ہے)

آنحضرتؐ نے فرمایا میں اس واقعے کو صحیح سمجھتا ہوں اور مانتا ہوں اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی (اس واقعے کی صداقت پر ایمان رکھتے ہیں) [۴ه]

۳۴۰۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ

(از عبدان از عبد اللہ از یونس از زہری از ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے کنواں دیکھا اس پر ایک ڈول رکھا ہے میں نے اس کنوئیں سے چند ڈول نکالے جتنے اللہ کو منظور تھے۔ بعد ازاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا، انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر کمزوری کے ساتھ اللہ تعالیٰ ان کی کمزوری معاف کرے پھر ایک ڈول چرس بن گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے لے لیا میں نے ایسا

له اس کا ذکر ان شاء اللہ مغازی میں آئے گا ۱۲ منہ ۲ه آج تو یہ بکری مجھ سے چھڑا لے گا ۱۲ منہ ۳ه بوجھ لادنے اور سواری کرنے کیلئے ۱۲ منہ ۴ه یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں اتنا زیادہ تھا کہ ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وہاں موجود نہ تھے امام بخاری نے اس حدیث سے ابوبکر کی فضیلت نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ان کا نام لیا ۱۲ منہ

ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

طاقت ور پہلوان نہیں دیکھا جو ان کی طرح کھینچ سکے[۱]. اتنا پانی نکالا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر لیا[۲]

۳۴۰۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسٰى فَقُلْتُ لِسَالِمٍ اَذَكَرَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ ذَكَرَ اِلَّا ثَوْبَهُ.

(از محمد بن مقاتل از عبداللہ از موسیٰ بن عقبہ از سالم بن عبداللہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غرور و تکبر کی غرض سے اپنا کپڑا لٹکائے گا اللہ تعالیٰ اسے (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (میں کیا کروں) میرا کپڑا چلنے میں ایک طرف لٹک جاتا ہے (شاید جھک کر چلتے ہوں گے) البتہ اگر میں خوب مضبوط باندھوں تو شاید نہ لٹکے۔ آپ نے فرمایا تم غرور کی غرض سے تو نہیں کرتے[۳]

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں میں نے سالم سے کہا کیا حضرت عبداللہ بن عمر رض نے یوں کہا ہے کہ جو شخص اپنے ازار لٹکائے انہوں نے کہا نہیں بلکہ میں نے یہی سنا جو شخص اپنا کپڑا لٹکائے[۴]

۳۴۰۶- حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَاءِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابٍ يَعْنِي الْجَنَّةَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از حمید بن عبدالرحمان بن عوف) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے مثلاً دو روپے دو بکریاں) تو وہ بہشت کے دروازوں سے یوں بلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے) اللہ کے بندے ادھر آ یہ دروازہ بہت اچھا ہے پھر جو کوئی بڑا نمازی ہوگا (نفل بہت پڑھتا ہوگا) وہ نمازی کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا وہ باب جہاد سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا وہ خیرات کے دروازے سے اور جو شخص روزہ دار ہوگا (فرض

[۱] چمڑے کا بڑا ڈول جس سے کھیت میں پانی دیتے ہیں ۱۲ منہ [۲] ایک روایت میں ہے کہ وہ برابر پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ پانی پی کر جانوروں کو پلا کر چل دیئے اور حوض جوش مار رہا تھا ۱۲ منہ [۳] معلوم ہوا الاعمال بالنیات اگر کوئی اپنی ازار ٹخنے سے نیچی بھی رکھے اور متردد رہے تو اس کی نیت ہی پر حکم ہوتی ہے اگر بلا قصد اور بلا نیت غرور لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہ ہوگا ۱۲ منہ [۴] یہ ہر کپڑے کو شامل ہے آزار ہو یا انگرکھا یا کرتہ یا جبہ بے ضرورت نیچا رکھنا اور لٹکانا یا کرتہ کی آستین بہت لمبی چوڑی رکھنا مکروہ ہے اگر غرور کی راہ سے ایسا کرے تب تو سخت گناہ ہے اور جرم ہے دوسرے یہ اگر اللہ تعالیٰ کسی کو زیادہ کپڑا دے تو دوسرے غریبوں کو پہنائے جو ننگے پھرتے ہیں ایک ایک چندی کے لئے ترستے ہیں۔ حیدرآباد میں یہ رسم عجیب دیکھی لوگ انگرکھے ایسے نیچے پہنتے ہیں کہ معاذ اللہ اور اس میں بے فائدہ گھیر اتنا رکھتے ہیں کہ ایک ایک تھان خرچ کرتے ہیں اور افغانستان میں پاجامہ بہت گھیر کا بناتے ہیں اور عمامے اتنے بڑے بڑے باندھتے ہیں گویا سر پر ایک ٹوکرہ دھرا ہے معلوم نہیں اس میں کیا فائدہ سوچتے ہیں اب تو ذرا عقل آچلی ہے اور لوگ ایسے گھیر دار نیچے جامے اور پاجامے اور لمبے لمبے عمامے موقوف کرتے جاتے ہیں اور ہماری قوم کو توفیق دے اور ان کی عقل کی آنکھ کھولے ۱۲ منہ

بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ
بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ
مِنْ بَابِ الصِّيَامِ وَبَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ
مَا عَلَى هٰذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ
ضَرُورَةٍ وَقَالَ هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ
يَا أَبَا بَكْرٍ۔

روزوں کے علاوہ نفلی روزے زیادہ رکھتا ہوگا) وہ روزوں کے دروازے یعنی
ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا آپ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ابوبکرؓ
نے عرض کیا جو کوئی ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بلایا جائیگا اسے
بھی کوئی تکلیف نہ ہوگی لیکن یا رسول اللہ ایسا بھی کوئی شخص ہوگا جو ان تمام
دروازوں میں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ
تو ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگا۔

۳۴۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ
الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ
وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ قَالَ إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ
فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللّٰهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا
كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ
فَلَيَقْطَعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ فَجَاءَ أَبُو
بَكْرٍ فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَبَّلَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا يُذِيقُكَ اللّٰهُ الْمَوْتَتَيْنِ
أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ أَيُّهَا الْحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ
فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللّٰهَ أَبُو
بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ

(از اسماعیل ابن عبداللہ از سلیمان بن بلال از ہشام ابن عروہ از
حضرت عروہ بن زبیر) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت وصال فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ اس وقت سنح میں تھے (جو مسجد نبوی سے ایک میل دور ہے)
اسماعیل راوی کہتے ہیں سنح عوالی کا ایک گاؤں ہے[1]۔ حضرت عمرؓ
(آپ کے وصال کی خبر سن کر) کھڑے ہوئے کہنے لگے اللہ کی قسم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہیں ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ
خدا کی قسم اس وقت میرے دل میں یہی آتا تھا اور میں کہتا تھا اللہ تعالیٰ آپ کو
ضرور اس بیماری سے (اچھا کرکے) اٹھائے گا اور آپ ان لوگوں کے ہاتھ اور
پاؤں قلم کریں گے[2]

اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے (اندر
جاکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سے کپڑا اٹھایا آپ کو بوسہ دیا کہنے لگے
میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی اور موت دونوں حال میں اچھے
اور پاکیزہ ہیں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ آپ کو

---

[1] عوالی مدینہ کے قریب بلندی پر جو گاؤں ہے ۱۲ منہ [2] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں مرے ہیں۔ کہتے ہیں مغیرہ اور حضرت عمر دونوں اندر آپ کو دیکھنے کے لیے گئے مغیرہ کہنے لگے آپ کا انتقال ہوگیا حضرت عمرؓ نے کہا تو جھوٹ کہتا ہے آنحضرتؐ اس وقت تک نہیں مریں گے جب تک منافقوں کو تباہ نہیں کرلیں گے کہتے ہیں حضرت عمرؓ کو اس آیت سے دھوکا ہوا وَيَكُونَ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا انہوں نے خیال کیا آپؐ ساری امت کے گواہ اسی وقت ہو سکتے ہیں جب امت کے اخیر تک زندہ رہیں ۱۲ منہ [3] یعنی منافقوں یا [illegible] کے جو کہتے ہیں آپ مر گئے ۱۲ منہ

مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ وَقَالَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ قَالَ وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالُوا مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ لَا وَاللهِ لَا نَفْعَلُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا فَبَايِعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ فَقَالَ

[illegible] دفعہ موت کا ذائقہ نہیں چکھائے گا۔

پھر (حجرے سے باہر) تشریف لائے اور حضرت عمرؓ سے کہنے لگے اے قسم کھانے والے ذرا صبر کیجئے جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات کرنا شروع کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خاموش ہو کر) بیٹھے رہے حضرت ابوبکرؓ نے اللہ کی حمد وثنا کی پھر کہا (خبردار) جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا (یہ سمجھتا تھا کہ وہ آدمی نہیں کبھی انتقال نہیں کریں گے) تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوگیا جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا (محمدؐ کو اس کا بندہ اور رسول سمجھتا تھا) تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ کبھی اس پر موت نہ ہوگی) پھر ابوبکرؓ نے (سورہ زمر کی یہ آیت پڑھی) اے پیغمبر تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مریں گے اور یہ آیت پڑھی کہ محمدؐ اور کچھ نہیں (خدا نہیں) پیغمبر ہیں ان سے پہلے کئی پیغمبر گذر چکے ہیں کیا وہ انتقال کر جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھر جاؤ گے اور جو کوئی ایڑیوں کے بل پھر جائے وہ اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو شکر کا بدلہ قریب دے گا۔ یہ آیت سن کر لوگ چیخ مار کر رونے لگے سب انصار سعد بن عبادہ کے گھر میں اکٹھے ہوئے جو بنی ساعدہ کے چھتے میں ہے اور (مہاجرین سے) کہنے لگے اب ایک امیر ہماری قوم کا ہے ایک امیر تمہاری قوم کا (دونوں مل کر حکومت کریں) انصار کی خبر سن کر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے حضرت عمر نے بات کرنے کی خواہش کی مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں روک دیا حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے میں نے جو اس وقت بات کرنا چاہی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ میں نے ایک تقریر سوچ رکھی تھی میں ڈرتا تھا کہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسے بیان نہ کر سکیں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب گفتگو شروع کی تو نہایت فصاحت وبلاغت سے (انصار سے) کہا امیر تو ہم ہی (قریش کے لوگ)

۱ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ منکر نکیر کے سوال کے وقت زندہ کئے جائیں گے پھر مار دیئے جاتے ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے أَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ وَأَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مگر اس صورت میں وہ حدیثیں کیسے صحیح ہوں گی جن سے سماع موتیٰ ثابت ہوتا ہے اس لئے مطلب یوں کہنا چاہئے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رد کیا وہ جو کہتے تھے اللہ آپ کو پھر اٹھائے گا آپ لوگوں کے ہاتھ پاؤں قلم کرائیں گے کیونکہ اگر اٹھائے گئے تو ایک موت ہو چکی ہے اس کے بعد دوسری موت لازم آئے گی حافظ نے کہا پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں ۔ اہل سنت کا یہی قول ہے ۔ ۱۲ منہ

۲ سورۂ آل عمران کی یہ آیت ۱۲ منہ ۳ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خطبہ سنتے ہی ۱۲ منہ ۴ سب کو یقین ہو گیا کہ آپ کی وفات ہو گئی ۱۲ منہ ۵ جس کو سن کر انصار لاجواب ہو جائیں ۱۲ منہ ۶ حضرت ابوبکرؓ نے نہایت عمدہ بات کہی اس لئے کہ دو امیر تو حکومت کر ہی نہیں سکتے جیسے ایک نیام میں دو شمشیر ۱۲ منہ۔

عُمَرُ بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا
وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ فَبَايَعَهُ النَّاسُ
فَقَالَ قَائِلٌ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقَالَ
عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ
قَالَتْ شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ
قَالَتْ فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا
نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ
فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ
أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى وَعَرَّفَهُمُ الْحَقَّ الَّذِي
عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا
رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ

رہیں گے تم لوگ وزیر و مشیر ہو سکتے ہو۔ حباب بن منذر کہنے لگے ہرگز نہیں بخدا ایک امیر ہم میں سے رہے گا ایک امیر تم میں سے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ایسا نہیں ہو سکتا ہم امیر رہیں گے تم وزیر رہو کیونکہ قریش کے لوگ سارے عرب میں شریف خاندان کے تصور کیئے جاتے ہیں اور ان کی رہائش پورے عرب کے وسط میں ہے۔ تمہیں اختیار ہے حضرت عمر رض یا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ کی موجودگی میں تو ہم آپ ہی سے بیعت کریں گے۔ آپ ہمارے سردار ہم سب میں افضل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ ہم سے زیادہ محبوب ہیں۔ غرضیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما ان سے بیعت کی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔ کسی کہنے والے نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو مار ڈالا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ انہیں تباہ کرے۔ عبداللہ بن سالم نے زبیدی سے نقل کیا۔ عبدالرحمن بن قاسم کہتے ہیں مجھ سے میرے والد قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ (وصال کے وقت) آسمان کی طرف لگ گئی آپ فرمانے لگے (یا اللہ مجھے) بلند رفیقوں میں مقام عطا فرما تین بار یہی فرمایا (راوی نے آگے یہی) حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رض نے جو خطبے سنائے ان میں ہر ایک سے اللہ تعالیٰ نے فائدہ دیا حضرت عمر نے لوگوں کو خوف دلایا اور یہ ظاہر کیا کہ ان میں نفاق موجود ہے پھر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا وہ خیال دور کر دیا حضرت ابوبکر نے حق و ہدایت کی بات بڑی بصیرت سے سمجھائی اور انہیں ان کا صحیح موقف واضح کر دیا چنانچہ تمام حاضرین (اتنے متاثر ہوئے کہ) یہی آیت وما محمد الا رسول پڑھتے ہوئے نکلے۔

۳۴۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ حَدَّثَنَا
أَبُو يَعْلَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي
أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ وَخَشِيتُ
أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا

(از محمد بن کثیر از سفیان از جامع بن ابی راشد از ابویعلی) محمد بن حنفیہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد (حضرت علی رض) سے دریافت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگوں میں (افضل) بہتر کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ۔ میں نے دریافت کیا پھر کون ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پھر مجھے ذرا خوف ہوا کہ اگر میں نے اور پوچھا اور وہ کہہ دیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں نے خود کہہ دیا پھر آپ (علی مرتضیٰ

[1] انصار اور مہاجرین نے ۱۲ منہ [2] جو انصار کا امیر بننا چاہتا ہے ۱۲ منہ [3] اس کو طرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ [4] پیغمبروں اور فرشتوں ۱۲ منہ [5] اس وقت یہی مصلحت تھی ۱۲ منہ [6] آپ کی واقعی وفات ۱۲ منہ [7] ایسا معلوم ہوتا تھا گویا انہوں نے کبھی آیت سنی نہ تھی اس روز سنی ۱۲ منہ

إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

بہتر ہیں) تو حضرت علیؓ نے جواب دیا میں تو (عام) مسلمانوں میں سے ایک شخص ہوں۔

۳۴۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِّيْ فَأَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوْا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَّأْسَهُ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَّلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ قَالَتْ فَعَاتَبَنِيْ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّقُوْلَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِيْ بِيَدِهٖ فِيْ خَاصِرَتِيْ فَلَا يَمْنَعُنِيْ مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَخِذِيْ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوْا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا اٰلَ أَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَبَعَثْنَا الْبَعِيْرَ الَّذِيْ كُنْتُ عَلَيْهِ فَوَجَدْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ۔

(از قتیبہ ابن سعید از مالک از عبدالرحمٰن بن قاسم از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ روانہ ہوئے جب بیدا ء یا ذات الجیش میں پہنچے (مدینہ کے قریب دونوں مقام ہیں) تو میرا ہار ٹوٹ کر گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ڈھونڈھنے کے لیے ٹھیر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھیر گئے وہاں پانی نہ تھا نہ لوگوں کے ساتھ پانی تھا یہ حال دیکھ کر لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ان سے کہا آپ کو معلوم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے کیا کیا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھیرا دیا آپ نے اپنے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھیرا دیا حالانکہ اس جگہ پانی نصیب نہیں، نہ لوگوں کے پاس پانی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ یہ سن کر آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری ران پر سر رکھے ہوئے سو رہے تھے کہنے لگے (اے عائشہ) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو ایسی جگہ روک دیا ہے جہاں پانی نہیں ملتا نہ ان کے ساتھ پانی ہے۔ الغرض حضرت ابوبکرؓ نے بھی مجھ پر غصہ کیا اور جو اللہ کو منظور تھا (برا بھلا) وہ انہوں نے کہا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچا دینے لگے (مارنے لگے) میں ضرور ہلتی مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی آپ سوتے رہے صبح ہوئی تو پانی کا نام و نشان نہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا الخ

اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ (صحابی انصاری) نے کہا اے خاندان ابوبکرؓ یہ کوئی تمہاری پہلی برکت نہیں ہے[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر سوار تھی تو ہار اس کے نیچے سے مل گیا۔

۳۴۱۰۔ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ حَدَّثَنَا

(از آدم بن ابی ایاس از شعبہ از اعمش از ذکوان) حضرت ابوسعید

شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْٓا اَصْحَابِيْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ تَابَعَهٗ جَرِيْرٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوٗدَ وَاَبُوْ مُعٰوِيَةَ وَمُحَاضِرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ۔

خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو بُرا نہ کہو۔ اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) خرچ کرے تو ان کے مُد یا آدھے مُد (جو سیر غلے) [1] کے برابر نہیں ہو سکتا شعبہ کے ساتھ اس حدیث کو جریر اور عبداللہ بن داؤد اور ابو معاویہ اور محاضر نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے [2]

۳۴۱۱- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنٍ اَبُو الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ لَاَلْزَمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَاَكُوْنَنَّ مَعَهٗ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ فَجَآءَ الْمَسْجِدَ فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا خَرَجَ وَوَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ عَلٰٓى اِثْرِهٖ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتّٰى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيْسٍ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيْدٍ حَتّٰى قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهٗ فَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلٰى بِئْرِ اَرِيْسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُوْنَنَّ بَوَّابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن مسکین ابو الحسن از یحییٰ بن حسان از سلیمان از شریک بن ابی نمر از سعید بن مسیب) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے دل میں خیال کیا آج سارا دن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہوں گا مسجد میں تشریف لائے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہیں باہر اس طرف تشریف لے گئے ہیں (ابو موسیٰ کہتے ہیں) میں بھی آپ کے قدموں کے نشان پر چلا لوگوں سے پوچھتا جاتا تھا [3] چلتے چلتے معلوم ہوا کہ آپ اریس [4] کے باغ میں گئے ہیں۔ میں باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا یہ دروازہ کھجور کی لکڑیوں کا بنا ہوا تھا۔ جب آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تو میں آپ کی طرف چلا دیکھا کہ آپ چاہ اریس کی منڈیر پر بیٹھے ہیں بالکل اس کے وسط میں ہیں اور دونوں پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں پاؤں مبارک لٹکائے ہوئے ہیں۔ میں سلام کر کے واپس آیا اور باغ کے دروازے پر بیٹھ گیا میں نے خیال کیا آج میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں [5] گا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے، اور دروازے کو دھکیلا۔ میں نے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے کہا

[1] کیونکہ انہوں نے ایسے وقت میں خرچ کیا جب سخت ضرورت تھی کافروں کا غلبہ تھا اور مسلمان محتاج تھے مقصود مہاجرین اولین اور انصار کی فضیلت بیان کرنا ہے ان میں ابوبکر صدیق بھی تھے لہٰذا باب کی مطابقت حاصل ہو گئی ۱۲ منہ [2] جریر کی روایت کو امام مسلم نے اور محاضر کی روایت کو ابو الفتح نے اپنے فوائد میں اور عبداللہ بن داؤد کی روایت کو مسدد نے اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] آپ کہاں گئے ہیں ۱۲ منہ [4] اریس ایک مشہور باغ تھا مدینہ میں یہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگلی میں تھی کنوئیں میں گر پڑی تھی ۱۲ منہ [5] دوسری روایت میں یہ ہے کہ آپ نے ابو موسیٰ کو حکم دیا کہ دروازے پر رہیں اور کسی کو اندر نہ آنے دیں اس کو ترمذی نے نکالا لیکن امام بخاری نے جواب میں روایت نکالی اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم نہیں کیا اس کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ ہمیشہ کے لئے مجھ کو دربان نہیں بنایا ۱۲ منہ

الْبَوْمَ فَجَاءَ أَبُوبَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا
فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ
يَارَسُوْلَ اللهِ هٰذَا أَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ
لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَأَقْبَلْتُ حَتّٰى قُلْتُ لِأَبِيْ بَكْرٍ
ادْخُلْ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ
بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ أَبُوبَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِ رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ
فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
كَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ
تَرَكْتُ أَخِيْ يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِيْ فَقُلْتُ إِنْ يُّرِدِ اللهُ
بِفُلَانٍ يُّرِيْدُ أَخَاهُ خَيْرًا يَّأْتِ بِهٖ فَإِذَا إِنْسَانٌ
يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ
بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُفِّ عَنْ
يَّسَارِهٖ وَدَلّٰى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ
فَقُلْتُ إِنْ يُّرِدِ اللهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَّأْتِ بِهٖ فَجَاءَ إِنْسَانٌ
يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلٰى رِسْلِكَ فَجِئْتُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ

ابوبکر (رضی اللہ عنہ) میں نے کہا ذرا ٹھہریئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں آپؐ
نے فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں بہشت کی خوشخبری بھی دو میں آیا اور حضرت
ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہو جائیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ
کو بہشت کی خوشخبری بھی دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر
آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب اسی منڈیر پر دونوں
پاؤں لٹکا کر پنڈلیاں کھول کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق[1] بیٹھ گئے
حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنے بھائی عامر کو وضو
کرتے چھوڑ آیا تھا۔ میں نے دل میں سوچا اگر اللہ میاں اس کے لیے
بھلائی چاہیں گے تو اسے یہاں لائیں[2] گے۔ اتنے میں کسی شخص نے،
دروازہ ہلایا۔ میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا عمر (رضی اللہ عنہ) میں نے کہا
ذرا ٹھہریئے پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپؐ کو سلام
کیا پھر عرض کیا عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہیں اجازت چاہتے ہیں آپؐ نے فرمایا
انہیں آنے دو اور بہشت کی خوشخبری دو میں آیا اور کہا آئیے آنحضرتؐ نے
آپ کو بہشت کی خوشخبری دی ہے وہ بھی آکر اسی منڈیر پر آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور دونوں پاؤں کنوئیں میں لٹکا دیئے
میں واپس آگیا (دروازے پر) میں نے پھر دل میں کہا اگر اللہ میاں کو
عامر کی بھلائی منظور ہے تو اسے بھی یہاں لائیں گے اتنے میں ایک اور
آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے پوچھا کون ہے؟ کہا عثمان (رضی اللہ عنہ)
میں نے کہا ذرا ٹھہریئے اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو اطلاع دی عثمان رضی اللہ عنہ حاضر ہیں آپؐ نے فرمایا انہیں آنے
دو اور بہشت کی بشارت دو مگر وہ ایک بلا میں مبتلا ہوں گے (محاصرہ
کی تکلیفیں اور شہادت وغیرہ) میں آیا ان سے کہا آؤ آنحضرت صلی اللہ

---

[1] ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی پنڈلیاں کھول دیں تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ ہو آپ کہیں شرم سے پنڈلیاں ڈھانپ لیں ۱۲ منہ

[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بھی بہشت کی خوشخبری دیں گے ۱۲ منہ

لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ ادْخُلْ وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وُجَاهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ قَالَ شَرِيكٌ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ۔

علیہ وسلم نے آپ کو بہشت کی بشارت دی ہے مگر ایک بلا کے بعد جس میں آپؓ مبتلا ہوں گے وہ بھی آئے دیکھا تو منڈیر کا ایک حصّہ پُر ہو چکا ہے چنانچہ وہ دوسرے کنارے پر آپ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شریک کہتے ہیں حضرت سعید بن مسیبؓ نے اس حدیث کی تاویل یہ کی کہ ان حضرات کی قبریں اسی طرح واقع ہوں گی [1]

۳۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پہاڑ پر چڑھے، آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما بھی چڑھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی۔ آپؐ نے فرمایا احد بس رک جا! تجھ پر اور کوئی نہیں ایک پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں ایک صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور دو شہید رضی اللہ عنہما۔

۳۴۱۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا صَخْرٌ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ قَالَ وَهْبٌ الْعَطَنُ مَبْرَكُ الْإِبِلِ يَقُولُ حَتَّى رَوِيَتِ الْإِبِلُ فَأَنَاخَتْ۔

(از احمد بن سعید ابو عبد اللہ از وہب ابن جریر از صخر از نافع) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک بار (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر کھڑے ہو کر پانی نکال رہا ہوں اتنے میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما آئے پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی کمزوری کے ساتھ (کھینچے) اللہ تعالیٰ انہیں بخشے پھر خطاب کے بیٹے نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا اور وہ ڈول ایک چرس کی شکل میں بن گیا (یعنی بڑا ڈول) میں نے ایسا شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے انہوں نے اتنا پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو حوض سے پلا کر سیراب کر لیا۔ وہب کہتے ہیں کہ حدیث میں عطن کا لفظ ہے اس کے معنی ہیں اونٹ بیٹھنے کی جگہ۔ مطلب یہ ہے کہ اونٹوں نے خوب سیر ہو کر پانی پیا۔ لوگوں نے انہیں اپنے ٹھکانے بٹھا دیا [2]۔

[1] یہ سعید بن المسیبؓ کی کمال دانائی اور فراست تھی حقیقت میں ایسا ہی ہے ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہما تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن ہوئے اور حضرت عثمانؓ آپ کے سامنے بقیع میں سعید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپ کے داہنے بائیں دفن ہوں گے کیونکہ ایسا نہیں ہے ابوبکرؓ کی قبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب ہے اور عمرؓ کی ابوبکرؓ کے بائیں طرف ۱۲ منہ [2] یا اونٹوں کو پانی پلا کر ان کے ٹھکانے لے گئے ۱۲ منہ [3] حضرت ابوبکرؓ کی ناتوانی کچھ عجیب نہیں ہے

جب کہ ان کی مدت خلافت حضرت عمرؓ کی نسبت سے کم تھی اور ان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے ۱۲ منہ

۳۴۱۴ - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَكِّيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ فَدَعَوُا اللّٰهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُولُ رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَهُمَا فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

(از ولید بن صالح از عیسیٰ بن یونس از عمر بن سعید بن ابی الحسین مکی از ابن ابی ملیکہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ان لوگوں میں کھڑا تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے مغفرت کی دعا کر رہے تھے ان کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ اتنے میں ایک شخص نے پیچھے سے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور کہنے لگا اللہ تم پر رحم کرے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تمہیں تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا[1] (یعنی آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ) کیونکہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا تھا کہ (فلاں جگہ) میں تھا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی میرے ساتھ گئے) غرض اکثر جگہ آپؐ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو ساتھ رکھتے تھے) مجھے اسی لیے امید تھی کہ اللہ تمہیں ان کے ساتھ رکھے گا۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا یہ کہنے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۴۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ فَقَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ

(از محمد بن یزید کوفی از ولید از اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از محمد بن ابراہیم) حضرت عروہ ابن زبیر کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے پوچھا کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت سخت تکلیف کیا دی تھی؟ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کعبہ میں) نماز پڑھ رہے تھے۔ اتنے میں عقبہ بن ابی معیط (ملعون) آپؐ کے پاس آیا اور اپنی چادر آپؐ کے گلے میں ڈال کر زور سے آپؐ کا گلا گھونٹا[2] (مار ڈالنا چاہا) اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپہنچے انہوں نے عقبہ کو دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھڑایا اور کہنے لگے تم ایک شخص کو ناحق مار ڈالنا چاہتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا مالک اللہ ہے حالانکہ وہ تمہارے مالک کی طرف سے نشانیاں بھی لے کر آیا ہے[3]

---

[1] یعنی تم وہیں دفن ہو گے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضؓ دفن ہیں ۱۲ منہ [2] معاذ اللہ اس شرارت کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اس عقبہ مردود نے نماز پڑھنے میں آپ پر ایک مرتبہ اونٹ کی اوجھڑی بھی ڈال دی تھی ۱۲ منہ [3] جن سے اس کا سچا ہونا ثابت ہے حافظ نے کہا ابوبکرؓ سل کی بیماری میں مرے واقدی نے کہا انہوں نے سردی میں غسل کیا پندرہ دن تک بخار آیا بعضوں نے کہا یہودیوں نے ان کو زہر دیا۔ غرض کہ ۱۷ جمادی الآخر کے آٹھ دن باقی تھے ۱۳ھ میں انہوں نے انتقال فرمایا۔

وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ۔

بَابٌ ٢٠٩ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ الْقُرَشِيِّ الْعَدَوِيِّ رض

١٤١٦٣۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ خَشَفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ هٰذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالَ لِعُمَرَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ عُمَرُ بِأُمِّي وَأَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ۔

١٤١٧٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي

باب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان (جن کی کنیت ابوحفص ہے وہ قریشی عدوی تھے)[1]

(از حجاج بن منہال از عبدالعزیز ماجشون از محمد بن منکدر) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں بہشت میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں رمیصا[2] (یعنی ام سلیم حضرت انس کی والدہ) موجود ہیں. میں نے پاؤں کی آہٹ سنی پوچھا کون ہے؟ معلوم ہوا بلال ہیں (جبرئیل نے بتایا) اور میں نے بہشت میں ایک محل دیکھا اس کی ایک طرف ایک لڑکی وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا میں نے ارادہ کیا کہ اس محل کو اندر جا کر دیکھوں! مگر عمر رض! تمہاری غیرت مجھے یاد آگئی (اور میں واپس چلا آیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو دئے کہنے لگے میرے ماں باپ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر قربان ہوں. بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا[3]

(از سعید بن ابی مریم از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا میں نے خواب میں اپنے آپ کو بہشت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کونے میں وضو کر رہی تھی، میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمر رض کا. میں نے ان کی غیرت

---

[1] حضرت عمرؓ کا نسب یہ ہے عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب تو وہ کعب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں ان کا لقب فاروق تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا بعضوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ یہ لقب لیکر آئے تھے غرض عدالت اور علم سیاست مدن اور حسن تدبیر اور انتظام ملکی میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] رمص کہتے ہیں آنکھ کی میل کچیل کو ام سلیم کی آنکھیں چیپک آلود رہتیں اس لئے ان کا لقب رمیصا ہو گیا ۱۲ منہ [3] آپ کے تو ہم سب لونڈی غلام ہیں یہ سب عزت و حرمت سب آپ کے صدقے سے ملی ہے ورنہ بہشت کہاں اور ہم کہاں ہم کو تو بہشت کی خوشبو بھی سونگنے کو نہ ملتی اگر آپ اللہ کا رستہ نہ بتلاتے تو ساری عمر بت پرستی میں گذر جاتی ۱۲ منہ

فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ قَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى وَقَالَ أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ۔

یاد کی اور وہاں سے پیٹھ موڑ کر چلا آیا۔ وہ (حضرت عمرؓ) رو دیئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا۔

۳۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ قَالَ الْعِلْمُ۔

(از محمد بن صلت ابوجعفر کوفی از عبداللہ بن مبارک از یونس از زہری از حمزہ) ان کے والد (حضرت عبداللہ بن عمرؓ) کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار میں سو رہا تھا۔ خواب میں میں نے دودھ پیا اس قدر کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا کہ میرے ناخن یا ناخنوں پر بہہ رہی ہے پھر میں نے (اپنا بچا ہوا دودھ) عمر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔ صحابہ کرام نے پوچھا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)؟ آپؐ نے فرمایا علم[۲]۔

۳۴۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ الْعَبْقَرِيُّ عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ وَقَالَ يَحْيَى الزَّرَابِيُّ الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ مَبْثُوثَةٌ كَثِيرَةٌ

(از محمد بن عبداللہ از محمد بن بشیر از عبیداللہ از ابوبکر بن سالم از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں سے ڈول نکال رہا ہوں جس پر لکڑی کا چرخ لگا ہوا[۳] ہے۔ اتنے میں ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے کمزوری کے ساتھ ایک یا دو ڈول نکالے اللہ تعالیٰ انہیں بخشے پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ ڈول بڑا چرس ہو گیا۔ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کی طرح شہ زور سردار نہیں دیکھا جو ان کی طرح کام کر سکے اتنا پانی نکالا کہ جب لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے اونٹوں کو (پانی پلا کر) ان کے ٹھکانے لے گئے[۴]۔

ابن جبیر کہتے ہیں عبقری سورۂ الرحمٰن میں معنی زرابی[۵] ہے اور عبقری سردار کو بھی کہتے ہیں۔ حدیث میں عبقری سے یہی مراد ہے۔ یحییٰ بن زیاد[۶] فراء نے کہا زرابی بچھونوں کو کہتے ہیں جن کے حاشیے باریک، پھیلے ہوئے بہت بکثرت ہوتے ہیں۔

۳۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

(از علی بن عبداللہ از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح

---

[۱] جب عمرؓ کو آپ کے ایسا فرمانے کی خبر پہنچی ۱۲ منہ [۲] یعنی قرآن اور حدیث، اور سیاست مدن اور انتظام ملک کا علم ۱۲ منہ [۳] یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں بکرۃ بفتح اور کاف ہو یعنی وہ گول لکڑی جس سے ڈول لٹکا دیتے ہیں اگر بکرہ میں بسکون کاف ہو تو ترجمہ یوں ہوگا وہ ڈول جس سے جوان اونٹنی پانی پلانے میں ۱۲ منہ [۴] اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ۱۲ منہ [۵] قرآن میں سورۂ رحمٰن میں ۱۲ منہ [۶] قطنے کہا کرمانی نے غلطی سے ان کو یحییٰ بن سعید قطان سمجھا ۱۲ منہ

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ بِالْحِجَابِ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَا تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔

(ازابن شہاب از عبدالحمید از محمد بن سعد از والدش)

دوسری سند (از عبدالعزیز بن عبداللہ از براہیم بن سعد از صالح از ابن شہاب از عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید از محمد بن سعد بن ابی وقاص از والدش) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت حاصل کی اس وقت قریش کی عورتیں (ازواج مطہرات) آپ سے باتیں کر رہی تھیں، آپ سے زیادہ خرچ مانگ رہی تھیں ان کی آواز آپ کی آواز پر غالب ہو گئی تھی۔ جونہی حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی وہ لپک کر سب پردے میں چلی گئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی وہ اندر آئے اس وقت آپ ہنس رہے تھے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے آنحضرت صلی اللہ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر تعجب آیا جو ابھی میرے پاس بیٹھی تھیں جونہی انہوں نے تمہاری آواز سنی وہ لپک کر پردے میں چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) چاہیے تو یہ تھا کہ آپ سے زیادہ ڈرتیں پھر حضرت عمر نے ان عورتوں سے کہا ارے اپنی جانوں کی دشمن عورتو مجھ سے تو ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتی ہو۔ انہوں نے (پردے ہی سے) جواب دیا ہاں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نہیں بلکہ آپ سخت مزاج ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن خطاب! بس کر و قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے شیطان جب تمہیں کسی رستہ میں چلتا دیکھ لیتا ہے تو وہ اس رستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستے چلتا ہے۔

۳۴۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

(از محمد بن مثنی از یحییٰ از اسماعیل از قیس) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے ہم برابر عزت سے رہے[1]۔

۳۴۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي فَإِذَا عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

(از عبدان از عبداللہ بن مبارک از عمر بن سعید از ابن ابی ملیکہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما جنازے پر رکھے گئے تو تمام لوگ ان کے گرد ہو گئے ان کے لیے دعا کرتے تھے جنازے کی نماز پڑھتے تھے ابھی جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں بھی ان لوگوں میں موجود تھا میں اس وقت گھبرا گیا جب پیچھے سے ایک شخص نے میرا مونڈھا تھاما میں نے دیکھا کہ وہ حضرت علی ہیں کہنے لگے اے عمرؓ اللہ تم پر رحم کرے تم نے اپنے بعد کوئی شخص نہیں چھوڑا کہ جس کے اعمال پر رشک کرکے میں ویسا بننے اور خدا سے ملنے کی دعا کروں خدا کی قسم مجھے یہی گمان غالب ہے کہ اللہ تمہیں تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ (بہشت اور قبر میں) رکھے گا میں جانتا ہوں میں نے آنحضرتؐ سے بہت مرتبہ سنا ہے آپؐ فرمایا کرتے تھے میں گیا اور ابوبکر و عمرؓ (ساتھ تھے) میں اندر داخل ہوا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ (بھی اندر داخل ہوئے) میں باہر نکلا اور ابوبکر و عمرؓ (بھی میرے ساتھ باہر نکلے)

۳۴۲۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ وَكَهْمَسُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ۔

(از مسدد از یزید بن زریع از سعید۔ امام بخاری کہتے ہیں اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا از محمد بن سواء و کہمس بن منہال از سعید از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپؐ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم تھے پہاڑ ہلنے لگا۔ آپؐ نے پاؤں مبارک اسے زور سے مارا اور فرمایا رک جا! تجھ پر ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں (رضی اللہ عنہم)

۳۴۲۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر ابن محمد از زید بن اسلم)

[1] آپ نے دعا فرمائی تھی یا اللہ اسلام کو عزت بخش عمر کے مسلمان ہونے سے یا ابوجہل کے اسلام لانے سے اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے حق میں آپ کی دعا قبول کی مسلمان ہوتے ہی حضرت عمرؓ نے کہا ہم دین حق پر ہیں چھپ کر نماز کیوں پڑھیں علانیہ خانہ کعبہ میں نماز ادا کریں کافر کہنے لگے اب تو آدھی قوت ہماری مسلمانوں کی طرف چلی گئی ان کے اسلام کا قصہ مشہور ہے ۱۲ منہ

حَدَّثَنِي يَحْيَى وَهُبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ هُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ قَطُّ أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

حضرت اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کچھ حالات دریافت کیے میں نے بتائے۔ پھر انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد دین کی مدد اور کوشش کرنے والا نیز سخی حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسا کبھی کوئی نہیں دیکھا۔[۱]

۳۴۲۵۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

(از سلیمان بن حرب از حماد بن زید از ثابت) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی۔ آپؐ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کچھ نہیں۔ اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا بس تو قیامت کے دن انہیں کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ حدیث سن کر ہم اتنے خوش ہوئے کہ ایسے کسی بات سے خوش نہیں ہوئے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں حضورؐ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت رکھتا ہوں مجھے امید ہے اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ رہوں گا حالانکہ میرے اعمال ان کے اعمال جیسے نہیں۔[۲]

۳۴۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از والدش از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے سابقہ امتوں میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (انہیں الہام ہوتا تھا)[۳]

زکریا بن زائدہ نے بواسطہ سعد از ابوسلمہ از ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

---

[۱] مراد یہ ہے کہ اپنی خلافت کے زمانہ میں تاکہ حضرت ابوبکرؓ نکل جائیں کیونکہ وہ حضرت عمر سے بھی افضل تھے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے ۱۲ منہ [۲] یا اللہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام اور آل عظام سے محبت رکھتا ہوں اور تمام ائمہ مجتہدین اور بزرگان دین سے گو کہ میرے اعمال سب کے سب گناہ اور خطا ہی ہیں ایک عمل بھی میرے پاس ایسا نہیں جس کو میں تیری بارگاہ میں قبول ہونے کے لائق سمجھوں لیکن اسی حدیث پر اور تیری رحمت اور کرم پر مجھ کو بڑی امید ہے۔ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۱۲ منہ [۳] جیسے حضرت عیسیٰؑ کی امت میں حضرت یوحنا حواری گذرے ہیں ان کے مکاشفات مشہور ہیں ۱۲ منہ

ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ۔

اتنا اضافہ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذر چکے ہیں جن سے فرشتے باتیں کرتے تھے (انہیں الہام ہوتا تھا) میری امت میں ایسا کوئی ہوا تو وہ عمرؓ ہوں گے[1]۔ حضرت ابن عباسؓ نے (سورۂ حج میں) اس طرح پڑھا ہے وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ مُحَدَّثٍ۔

۳۴۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از عقیل از ابن شہاب از سعید بن مسیب و ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا۔ اتنے میں بھیڑیا حملہ کر کے ایک بکری لے بھاگا چرواہے نے پیچھا کیا بکری چھڑا لی، تب بھیڑیا کہنے لگا آج تو نے چھڑا لی) درندوں کے زمانے میں (جب بہت تعداد میں ہوں گے) میرے سوا بکری کا کون چرواہا ہوگا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا سبحان اللہ (بھیڑیا بات کرتا ہے

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو اس پر ایمان لایا اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی (ایمان لائے (حالانکہ ابوبکر و عمر موجود نہ تھے

۳۴۲۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الدِّينُ۔

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوامامہ سہل بن حنیف) حضرت ابوسعید خدری رضؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے ایک بار میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں بعضوں کے کرتے اتنے اونچے ہیں کہ چھاتی تک ہی پورے ہو جاتے ہیں بعضوں کے اس سے بھی کم لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ میرے سامنے لائے گئے[2] تو ان کا کرتہ اتنا لمبا تھا جیسے وہ کھینچ رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا دین[3]

---

[1] محدث وہی ہے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہوا کرے یا فرشتے اس سے بات کریں یا اس کی رائے صحیح ہوا کرے مشہور قرأت میں ولا محدث کا لفظ نہیں ہے۔ اس کو سفیان بن عیینہ نے جامع میں وصل کیا اور عبد بن حمید نے تفسیر میں ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں گلنے کا بھی ذکر تھا ۱۲ منہ [3] معلوم ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دین و ایمان بہت قوی تھا اس سے ان کی فضیلت ابوبکرؓ پر لازم نہیں آتی کیونکہ ان کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے ۱۲ منہ

۳۴۲۹۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ فَإِنَّمَا ذَاكَ مِنَ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهٰذَا۔

(از صلت بن محمد از اسماعیل بن ابراہیم از ایوب از ابن ابی ملیکہ) مسور بن مخرمہ کہتے ہیں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خنجر سے) زخمی کئے گئے (بحالت نماز) تو بے قرار ہونے لگے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ انہیں تسلی دینے لگے امیر المومنین (کچھ فکر نہ کیجئے آپ کا انتقال نہ ہوگا یا یہ کہ اگر انتقال بھی ہو تو فکر کی بات نہیں) آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حق صحبت بہترین اختیار کیا وہ بھی وصال کے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ صحابہ کرام کے ساتھ رہے ان کا بھی حق صحبت بہترین ادا کیا ہے اگر خدا نہ خواستہ آپ کا آپ کا انتقال ہوا تو وہ آپ سے راضی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ تمہارا یہ کہنا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے فیضیاب ہوا اور آپ وصال تک مجھ سے راضی رہے یہ اللہ کا مجھ پر ایک بہت بڑا احسان ہے۔ نیز حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت اور ان کی رضا جو تم نے بیان کی وہ بھی اللہ جل ذکرہ کا احسان ہے جو اس نے مجھ پر کیا ہے لیکن میری بے قراری (کسی تکلیف کی وجہ سے نہیں) تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کے فکر کی وجہ سے[1] ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین بھر کر سونا ہو تو میں اللہ کا عذاب دیکھنے سے پہلے ہی اسے دے کر اپنی جان چھڑا لوں[2]۔

حماد بن زید نے بحوالہ ابو سختیانی از ابن ابی ملیکہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس یہ کہنے گیا پھر یہی حدیث درج بالا بیان کی[3]۔

---

[1] یعنی مجھ کو تم لوگوں کی فکر ہے کہ معلوم نہیں میرے بعد تم پر کون حاکم ہوگا اور وہ تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرے سبحان اللہ رعایا پروری اور غریب نوازی کہ اپنی جان سے بھی عزیز تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] یہ دوسرا سبب بے قراری بیان کیا۔ یعنی ایک تو تم لوگوں کی فکر ہے اور دوسرا اپنی نجات کی فکر سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان اس قدر مہتم بالشان نیکیاں ہونے پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت رکھنے پر خدا کا ڈر ان کے دل میں اس قدر تھا کیونکہ خداوند کریم کی ذات بے پرواہ اور مستغنی ہے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سے عادل اور منصف اور حق پرست اور متبع شریعت اور صحابی اور خلیفۂ رسول اللہ کا اتنا ڈر ہو تو ملئے یہ حال ہمارے کہ سر سے پیر تک گناہوں میں گرفتار ہیں ہم کو کتنا ڈرنا چاہئے ۱۲ منہ

[3] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا۔ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ ابن ملیکہ نے اور ابن عباس کے درمیان کسی اور کو ذکر کیا ہے جیسے اگلی روایت میں ہے کہیں نہیں کیا جیسے اس روایت

۳۴۳۰ - حَدَّثَنَا یُوْسُفُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُثْمٰنُ بْنُ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمٰنَ النَّهْدِیُّ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ فِیْ حَآئِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَجَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِیْ.... اِفْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِیْبُهٗ فَاِذَا عُثْمٰنُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ ثُمَّ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ۔

۳۴۳۱ - حَدَّثَنَا یَحْیٰى بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَیْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عُقَیْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَدَّهٗ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ

(از یوسف بن موسیٰ از ابواسامہ از عثمان بن غیاث از ابو عثمان مہندی) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں مدینے کے باغوں میں سے ایک باغ (بیراریس) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا[1]۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے کہا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اور جنت کی بشارت دے میں نے دیکھا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں نے انہیں بہشت کی خوشخبری دی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ انہوں نے اللہ کا شکر ادا کیا پھر ایک شخص آیا دروازہ کھلوانے لگا۔ آپ نے فرمایا کھول دے اور اسے بھی بہشت کی بشارت دے میں نے کھولا تو دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بشارت دی میں نے انہیں وہ سنائی انہوں نے بھی اللہ کی حمد وثنا کی۔ پھر تیسرا شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا کھول دے اسے بھی بشارت جنت سنا مگر دنیا میں اسے مصیبت پیش آئے گی۔ میں نے کھولا دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا میں نے ان سے کہہ دیا انہوں نے بھی اللہ کا شکر کیا اللہ مددگار ہے (مصیبت میں صبر دے گا)

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از حیوہ از ابوعقیل زہری بن معبد) حضرت عبداللہ بن ہشام کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے[2]

---

[1] باغ کے دروازے پر آپ نے مجھ کو بٹھا دیا تھا۔ تاکہ کوئی شخص بلا اجازت اندر نہ آنے پائے ۱۲ منہ [2] پوری حدیث انشاء اللہ آگے باب الایمان والنذور میں مذکور ہوگی اس سے آپ کی بہت عنایت اور محبت حضرت عمر پر معلوم ہوتی ہے ۱۲ منہ

باب ۲۰۹۱ مَنَاقِبِ عُثْمَنَ بْنِ عَفَّانَ اَبِیْ عَمْرٍو الْقُرَشِیِّ رض وَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّحْفِرُ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ فَحَفَرَھَا عُثْمٰنُ وَقَالَ مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ فَجَھَّزَہٗ عُثْمٰنُ

باب مناقب عثمان بن عفان ابی عمر قرشی[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رومہ کا کنواں کھودے اس کے لیے جنت ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کھدوا دیا[2]۔ نیز آپؐ نے فرمایا جو شخص جیش عسرہ (تنگی کے لشکر) کا سامان کر دے وہ بھی جنتی ہے حضرت عثمان نے ہی اس لشکر کا سامان مہیا کیا تھا[3]۔

۳۴۳۲۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ عُثْمٰنَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَّ اَمَرَنِیْ بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ فَجَاءَ رَجُلٌ یَّسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاِذَا اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ یَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاِذَا عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ یَسْتَاْذِنُ فَسَکَتَ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی بَلْوٰی سَتُصِیْبُہٗ فَاِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا عَاصِمُ الْاَحْوَلُ وَعَلِیُّ بْنُ الْحَکَمِ سَمِعَا اَبَا عُثْمَانَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بِنَحْوِہٖ وَزَادَ فِیْہِ عَاصِمٌ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ قَاعِدًا فِیْ مَکَانٍ فِیْہِ مَاءٌ قَدِ انْکَشَفَ عَنْ رُکْبَتَیْہِ اَوْ رُکْبَتِہٖ فَلَمَّا دَخَلَ

(از سلیمان بن حرب از حماد از ایوب از ابوعثمان) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ (بیر اریس) میں داخل ہوئے مجھے یہ حکم دیا کہ دروازے پر پہرہ دوں[4]۔ اتنے میں ایک شخص آیا اس نے اجازت مانگی آپؐ نے فرمایا اسے اجازت دے اور بشارت جنت دے میں نے دروازہ کھولا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اجازت دے اور بشارت دے۔ میں نے دروازہ کھولا تو عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر ایک اور آیا اور اجازت مانگی۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ بعد ازاں فرمایا اجازت اور بشارت جنت دے مگر ایک مصیبت بھی اسے پہنچے گی۔ میں نے دروازہ کھولا تو عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ حماد بن سلمہ نے کہا ہم سے عاصم احول اور علی بن حکم دونوں نے ابوعثمان سے سن کر یہ حدیث نقل کی وہ ابوموسیٰ سے ایسی ہی روایت کرتے تھے۔ عاصم نے اتنا اضافہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ اپنے گھٹنے یا گھٹنا کھولے ہوئے بیٹھے تھے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے آنے پر کھولے رہے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

---

[1] حضرت عثمان کا نسب یہ ہے عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد المناف میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب سے مل جاتے ہیں اور تمام بنی امیہ یعقوبون نے کہا ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی عبداللہ ان کے صاحبزادے تھے حضرت رقیہ سے جو ۶ برس کی عمر میں گزر گئے حضرت علی نے فرمایا حضرت عثمان تو آسمان والے ذوالنورین کہتے ہیں سوا ان کے کسی شخص کے پاس پیغمبر کی دو بیٹیاں جمع نہیں ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کو بہت چاہتے تھے فرمایا اگر میرے پاس تیسری بیٹی ہوتی اس کو بھی میں تجھ سے بیاہ دیتا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] اس کو خود امام بخاری نے اپنی کتاب میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] اس کا پانی مسلمانوں میں وقف کر دیا ۱۲ منہ [4] اس کو خود مؤلف نے کتاب المغازی میں نکالا کہتے ہیں حضرت عثمانؓ نے اس جنگ کے سامان کیلئے ہزار اشرفیاں لاکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گود میں ڈالدیں آپ ان کو الٹتے جاتے تھے۔ اب عثمان کو کچھ نقصان ہونے والا نہیں خواہ وہ کیسے ہی عمل کریں۔ کہتے ہیں نو سو کجاس اونٹ بھی اور گھوڑے بھی انہوں نے دیئے ۱۲ منہ [5] بے اجازت کسی کو آنے نہ دوں ۱۲ منہ

عُثْمَانُ غَطَّاهَا۔

آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھٹنا ڈھانک لیا۔ [1]

۳۴۳ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ قَالَا مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الْوَلِيدِ فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتّٰى خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً وَّهِيَ نَصِيحَةٌ لَّكَ قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَرْءُ قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَانْصَرَفْتُ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ فَقُلْتُ إِنَّ اللهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ

(از احمد بن شبیب بن سعید از والدش از یونس از ابن شہاب از عروہ) عبید اللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں مجھ سے مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن اسود بن عبد یغوث دونوں نے کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے [2] مقدمے میں کیوں گفتگو نہیں کرتے؟ لوگ اس سے بہت ناراض ہیں۔ الغرض جب حضرت عثمان رض نماز کے لیے تشریف لائے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی (بھلائی) ہے۔ انہوں نے کہا بھلے آدمی تجھ سے پناہ امام بخاری کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں معمر نے یوں روایت کی کہ حضرت عثمان نے کہا بھلے آدمی میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یہ سن کر میں لوگوں کے پاس آیا اتنے میں حضرت عثمان رض کی طرف سے بلانے والا آیا میں گیا تو انہوں نے پوچھا وہ خیر خواہی کی بات کیا ہے؟ میں نے کہا اللہ جل شانہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن نازل کیا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو لبیک کہا اور آپ ان لوگوں میں سے ہیں اور آپ نے تو دو ہجرتیں بھی کیں (حبشہ اور مدینہ کی جانب) اور آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپ کی سیرت کا خوب مطالعہ اور مشاہدہ کیا المرام یہ کہ لوگ ولید کی بہت شکایت کرتے ہیں انہوں

---

[1] اس روایت کو طبرانی نے نکالا لیکن حماد بن زید کی روایت سے نہ حماد بن سلمہ سے البتہ حماد بن سلمہ نے صرف علی بن حکم سے روایت کی ہے اس کو ابن ابی خیثمہ نے تاریخ میں نکالا آپ نے حضرت عثمان رض کی شرم و حیا کا خیال کر کے گھٹنا ڈھانک لیا اگرچہ وہ ستر نہ تھا تو ابو بکر اور عمر کے سامنے بھی کھلا نہ رکھتے ۱۲ منہ [2] ولید حضرت عثمان رض کا رضاعی بھائی تھا ہوا یہ تھا کہ سعد بن ابی وقاص جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے کو حضرت عثمان نے کوفہ کا حاکم مقرر کیا تھا ان میں اور عبد اللہ بن مسعود میں کچھ تکرار ہوئی تو حضرت عثمان نے ولید کو وہاں کا حاکم مقرر کر دیا اور سعد بن وقاص کو معزول کر دیا ولید نے بڑی بڑی بے اعتدالیاں شروع کر دیں۔ شراب خوری ظلم و زیادتی۔ لوگ حضرت عثمان سے ناراض ہوگئے کہ سعد ایسے جلیل الشان صحابی کو معزول کر کے حاکم کس کو کیا ولید کو جس کی کوئی فضیلت نہ تھی اور اس کا باپ عقبہ بن ابی معیط ملعون وہی تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا گھونٹا تھا آپ پر نماز میں اوجھری ڈال دی تھی خیر اگر ولید کوئی برا کام نہ کرتا تو باپ کے اعمال سے بیٹے کو غرض نہ تھی مگر بموجب الولد سر لابیہ ولید نے بھی ہاتھ پاؤں پیٹ سے نکالے ۱۲ منہ [3] صبح کی چار رکعتیں نشہ کی حالت میں پڑھیں اور سلام کے بعد کہنے لگا کہو تو اور زیادہ پڑھا دوں ۱۲ منہ [4] معمر کی روایت کو خود مؤلف نے باب ہجرۃ الحبشہ میں وصل کیا حضرت عثمان نے یہ اس لئے کہا وہ مجھے شاید عبید اللہ کوئی درخواست کرے تو میں منظور نہ کروں تو مفت میں دشمنی پیدا ہو ۱۲ الخ

مَا يَخْلُصُ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ

نے پوچھا عبید اللہ تو نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (میں) نے کہا نہیں مگر آپ کی شریعت کی باتیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں پہنچی ہیں مجھے بھی پہنچیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر خطبہ پڑھا کہنے لگے اما بعد بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا میں واقعی ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا اور ان کی دعوت پر ایمان لایا، میں نے دو ہجرتیں بھی کیں جیسے تم کہہ رہے ہو میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا آپ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی بخدا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی نافرمانی نہیں کی نہ ہی ان سے دغابازی کی یہاں تک کہ اللہ تعالے نے آپ کو اٹھا لیا پھر حضرت ابوبکرؓ سے میری ایسی ہی صحبت رہی حضرت عمرؓ سے بھی ایسی ہی صحبت رہی، پھر میں خلیفہ بنایا گیا جو ان کا حق مسلمانوں پر تھا کیا ان پر میرا وہی حق نہیں میں نے عرض کیا کیوں نہیں؟ (ہے) آپ کا بھی وہی حق ہے انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تمہاری طرف سے پہنچ رہی ہیں؟ البتہ ولید کے متعلق جو تم نے بیان کیا ہم اسے کما حقہ سزا دیں گے۔ پھر حضرت عثمان نے حضرت علی کو بلایا اور ان سے کہا ولید کو سزا لگاؤ۔ انہوں نے اسے اسی کوڑے حد کے لگائے۔

۳۴۳۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا شَاذَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ

(از محمد بن حاتم بن بزیع از شاذان از عبد العزیز بن ابی سلمہ ماجشون از عبید اللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی (صحابی) کو نہیں سمجھتے تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے برابر پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے برابر پھر آپ کے اصحاب کو چھوڑ دیتے تھے کوئی دوسرے سے افضل نہیں (سب برابر ہیں)

شاذان کے ساتھ اس حدیث کو عبد اللہ بن صالح نے بھی عبد العزیز سے روایت کیا۔

۳۴۳۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ هُوَ ابْنُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ) عثمان ابن موہب کہتے ہیں ایک شخص مصر کا رہنے والا (مکہ میں) آیا اس نے حج کیا وہاں کئی آدمیوں

له عبید اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہو چکے تھے مگر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے تھے یہ حضرت عثمانؓ کے بھانجے تھے ان کی والدہ ام قتال حضرت عثمان کی چچا زاد بہن تھیں ۱۲ منہ ٢ه یعنی آپ کی شریعت ایسی مشہور ہے کہ دین کی باتیں کنواری عورتوں نے بھی سیکھ لی ہیں میں تو مرد ہوں مجھے کیوں نہ پہنچتی ۱۲ منہ ٣ه کہ سعدؓ کو کیوں

مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتَ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ هٰؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هٰذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ۔

کو بیٹھا دیکھا لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا یہ قریش کے لوگ ہیں۔ اس نے پوچھا ان میں یہ بوڑھا شخص کون ہے؟ لوگوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ۔ تب اس نے کہا ابن عمرؓ! میں آپ سے ایک چیز پوچھتا ہوں مجھے بتائیے! کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ جنگ احد کے موقع پر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بیشک۔ پھر اس نے کہا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے غیر حاضر رہے؟ انہوں نے کہا ہاں بیشک! پھر اس نے کہا کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیعت رضوان میں بھی حاضر نہ تھے؟ (جو حدیبیہ میں ہوئی) انہوں نے جواب دیا ہاں بیشک جب تو اس نے کہا اللہ اکبر! ابن عمرؓ نے کہا ادھر آ میں تجھے ان باتوں کی حقیقت بیان کروں۔ (۱) احد کی لڑائی میں بھاگ جانا تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا قصور معاف کر دیا[1] (۲) بدر کی لڑائی میں شریک نہ ہونا اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آنحضرتؐ کی صاحبزادی (رقیہ) تھیں وہ بیمار تھیں آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا تم مدینہ میں رہ کر ان کا علاج معالجہ کرو تمہیں ایک شہید کا ثواب ملے گا اور (مال غنیمت میں بھی) حصہ[2] ملے گا (۳) بیعت رضوان میں غائب رہنا وہ تو فضیلت ہے اگر مکے والوں میں آنحضرتؐ کے نزدیک حضرت عثمان سے زیادہ کوئی معزز شخص ہوتا تو اسی کو اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر بھیجتے آپ نے حضرت عثمان کو (مکہ کے کافروں کے پاس) بھیجا تھا حضرت عثمان وہیں گئے ہوئے تھے کہ بیعت رضوان ہوئی۔ اس پر بھی آنحضرتؐ نے اپنے داہنے ہاتھ سے اشارہ کیا فرمایا یہ عثمانؓ کا ہاتھ ہے اور اسے اپنے بائیں ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ عثمانؓ کی بیعت[3] ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس شخص سے فرمایا نکل جا اور یہ تینوں جواب ساتھ لے جا[4]

---

[1] چنانچہ آل عمران میں فرمایا ہے جس دن دونوں گروہ بھڑ گئے یعنی احد کے دن اس دن جو لوگ تم میں سے پیٹھ دیکر بھاگے ان کو شیطان نے بعضے کاموں کی وجہ سے بھڑکا دیا اور بیشک اللہ ان کا قصور معاف کر چکا ہے اور معافی کے بعد پھر اس خطا کا ذکر کرنا صریحاً نادانی اور بدنیتی ہے ۱۲ منہ [2] پس یہ غیر حاضری بحکم پیغمبر ہوئی اس وجہ سے حضرت عثمان پر کیا الزام ہے ۱۲ منہ [3] حضرت عثمان کو خود آنحضرتؐ نے مکہ والوں پاس بھیجا تھا ان کے سمجھانے کو کہ میں صرف عمرے کے لئے آیا ہوں نہ لڑائی کرنے کو ابھی عثمانؓ وہیں تھے کہ لوگوں نے یہ خبر مشہور کر دی کہ مشرک جنگ کی تیاری کر رہے ہیں اور عثمان کو قتل کر دیا گیا ہے آپ نے ان صحابہ سے بیعت لی جو حاضر تھے اسی کو بیعت رضوان کہتے ہیں بعضوں نے کہا کہ حضرت عثمان ہی درحقیقت بیعت رضوان کے سبب بنے تھے ۱۲ منہ [4] تاکہ شیطان دوبارہ تیرے دل میں وسوسہ نہ ڈالے ۱۲ منہ

۳۴۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ وَقَالَ اسْكُنْ أُحُدُ أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ۔

(از مسدد از یحییٰ از سعید از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ اُحد پر چڑھے آپ کے ساتھ ابوبکرؓ و عثمانؓ تھے وہ ہلنے لگا۔ آپ نے فرمایا اُحد ٹھہر جا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا تجھ پر کون ہیں؟ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صدیق رضی اللہ عنہ اور دو شہید رضی اللہ عنہما۔

بَابٌ ۲۰۹۲ قِصَّةُ الْبَيْعَةِ وَالْاِتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض

باب بیعت کا قصہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرامؓ کا اتفاق کرنا۔ نیز اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر ہے۔

۳۴۳۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَيْفَ فَعَلْتُمَا أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَا حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ قَالَ انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ قَالَ قَالَا لَا فَقَالَ عُمَرُ لَئِنْ سَلَّمَنِي اللهُ لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا قَالَ فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ قَالَ إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ وَكَانَ

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابوعوانہ از حصین) عمرو بن میمون کہتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ان کے زخمی ہونے سے چند دن پہلے مدینے میں دیکھا۔ وہ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے انہیں فرما رہے تھے تم نے (عراق میں) کیا کیا؟ یہ ڈر تو نہیں کہ تم نے اہل سواد پر ان کی طاقت سے خراج زیادہ مقرر کر دیا؟[۱] انہوں نے کہا نہیں ہم نے اتنا ہی محصول مقرر کیا ہے جتنی زمین میں طاقت تھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہے[۲]۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو پھر سوچو تم ایسا محصول تو نہیں لگایا جس کی زمین میں طاقت نہ ہو انہوں نے کہا نہیں (زیادہ محصول نہیں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا کہ میں عراق والوں کی بیوہ عورتوں کو اتنا بے فکر کر دوں گا کہ میرے بعد انہیں کسی مرد کی احتیاج نہ رہے[۳]۔

عمرو بن میمون کہتے ہیں اس گفتگو پر چوتھا دن ہوا تھا کہ وہ زخمی کئے گئے اور جس دن وہ صبح کو زخمی ہوئے اس دن میں ایسے مقام پر کھڑا تھا

---

[۱] حضرت عمرؓ نے ان دونوں کو سواد یعنی ملک عراق میں جزیہ اور جمعبندی یعنی زمین کا محصول کرنے کے لئے بھیجا تھا ۱۲ منہ [۲] ابن ابی شیبہ کی روایت میں یوں ہے حذیفہ نے کہا جتنی جمع میں نے لگائی ہے اس سے دو چند اگر میں چاہتا تو لگاتا یعنی اتنی گنجائش ہے مطلب یہ ہے کہ بہت ہلکا دھارا قائم ہوا ہے انہی کی روایت میں یوں ہے حضرت عمرؓ نے عثمان بن حنیف سے پوچھا اگر تو جزیہ دو درہم فی نفر بڑھا دے یا ہر جریب زمین پر ایک درہم یا ایک قفیز غلہ بڑھا دے تو دے سکتے ہیں انہوں نے کہا ہاں سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی رعایا پروری پر ہزار آفرین" ۔ [۳] عراق میں بڑی لوٹ کھسوٹ اور ڈاکہ زنی ہوا کرتی تھی بیوہ عورتوں کو اور زیادہ مشکل ہوتی کیونکہ ان کے سر پر مرد کا سایہ نہ رہتا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں عراق کا ایسا بندوبست کروں گا کہ بیوہ عورتیں امن چین سے اپنی زندگی بسر کریں ان کو مرد کی حفاظت کی ضرورت نہ رہے ۱۲ منہ

إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ قَالَ اسْتَوُوا حَتَّى إِذَا
لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ وَرُبَّمَا قَرَأَ
سُورَةَ يُوسُفَ أَوِ النَّحْلَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَةِ
الْأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَتَلَنِي أَوْ أَكَلَنِي الْكَلْبُ حِينَ
طَعَنَهُ فَطَارَ الْعِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ لَا يَمُرُّ
عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلَا شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ حَتَّى طَعَنَ
ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ فَلَمَّا رَأَى
ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا فَلَمَّا
ظَنَّ الْعِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ وَتَنَاوَلَ عُمَرُ
يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ فَمَنْ يَلِي
عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى وَأَمَّا نَوَاحِي فَإِنَّهُمْ
لَا يَدْرُونَ غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ
وَهُمْ يَقُولُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَصَلَّى
بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلَاةً خَفِيفَةً فَلَمَّا انْصَرَفُوا
قَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي فَجَالَ سَاعَةً
ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ غُلَامُ الْمُغِيرَةِ قَالَ الصَّنَعُ
قَالَ نَعَمْ قَالَ قَاتَلَهُ اللَّهُ لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ
مَعْرُوفًا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي

کہ میرے اور ان کے درمیان عبداللہ بن عباسؓ کے سوا اور کوئی نہ تھا
ان کی عادت جب نمازیوں کی دو صفوں میں سے گذرتے تو فرماتے سیدھے
ہو جاؤ صف برابر کرو۔ جب دیکھتے کہ صفوں میں کوئی خلل نہیں رہا، اس
وقت آگے بڑھ کر تکبیر کہتے (تکبیر تحریمہ) آپ اکثر سورۂ یوسفؑ یا سورہ نحل یا
ایسی ہی سورتیں پہلی رکعت میں پڑھتے (نماز فجر میں) تاکہ لوگ جمع ہو جائیں
(انہیں جماعت مل جائے) الغرض انہوں نے تکبیر کہی تھی اتنے میں میں نے
سنا کہ وہ کہہ رہے ہیں (کمبخت) کتے نے مجھے مار ڈالا کھا لیا پھر یہ مردود
پارسی دو دھاری چھرا لئے ہوئے بھاگا اور (دائیں بائیں) جو مسلمان ملا
اسے ایک ضرب لگا دی) یہاں تک کہ تیرہ آدمیوں کو زخم کر دیا ان میں
سات شخص شہید ہو گئے یہ حال دیکھ کر ایک مسلمان نے اس پر چادر
پھینک دی جب اس نے سمجھا کہ میں پکڑا گیا تو اپنا گلا آپ کاٹ لیا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان بن عوف کا ہاتھ پکڑ کر انہیں امام
کر دیا (کہ نماز پوری کریں) جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے انہوں نے
یہ سب حال دیکھا جس طرح میں نے دیکھا لیکن دور والے مقتدیوں
کو خبر نہ ہوئی صرف اتنا معلوم ہوا کہ پڑھنے کی آواز بند ہو گئی ہے اور
وہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے عبدالرحمان بن عوف نے جلدی سے
ہلکی پھلکی نماز پوری کی جب نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت عمرؓ نے
عبداللہ بن عباس سے کہا ذرا دیکھو میرا قاتل کون ہے۔ کچھ دیر تک
وہ گھومے (خبر لیتے رہے) پھر آئے کہنے لگے مغیرہ کا غلام ہے حضرت

[1] فجر کی نماز میں ۱۲ منہ [2] ابو لؤلؤ فیروز جو مغیرہ کا غلام تھا ۱۲ منہ [3] ابو لؤلؤ مردود نے تین ضرب اس خنجر زہرآلود کے لگائے جس کو اس نے طیار کیا تھا حضرت عمر نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اس کتے کو پکڑو اس نے مجھ کو مار ڈالا۔ یہ مردود بڑا کاریگر تھا لوہاری بھی تھا نقاشی بھی بڑھئی بھی مغیرہ نے ہر مہینے سو درم جزیہ کے مقرر کئے تھے اس نے حضرت عمر سے شکایت کی کہ میرا جزیہ بہت بھاری ہے اس میں کچھ تخفیف کی جائے حضرت عمر نے کہا جب تو اتنے ہنر جانتا ہے تو ہر مہینے سو درم کچھ زیادہ نہیں ہیں اس پر اس مردود کو غصہ آیا ایک بار حضرت عمر کو رستے میں ملا حضرت عمر نے پوچھا میں نے سنا ہے تو ہوا کی چکی بنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں میں تمہارے لئے ایک چکی بناؤں گا جس کا ہمیشہ لوگ ذکر کرتے رہیں گے۔ حضرت عمر نے یہ سن کر اپنے ساتھیوں سے کہا اس غلام نے مجھ کو دھمکی دی ہے چند ہی راتوں بعد اس مردود نے یہ کیا۔ مسلم نے معدان سے نکالا کہ حضرت عمرؓ نے شہادت سے پہلے خطبہ میں سنایا کہ ایک مرغ نے مجھ کو تین چونچیں ماریں خواب میں اور میں سمجھتا ہوں میری موت آ پہنچی ۱۲ منہ [4] کم بخت اوپر سے حرام موت ۱۲ منہ [5] اس وقت اندھیرے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا تھا ۱۲ منہ [6] ابو اسحاق کی روایت میں یوں ہے میرے اور حضرت عمر کے بیچ میں دو آدمی تھے اور میں صف اول میں ان کے رعب کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا وہ بڑے صاحب رعب آدمی تھے میں دوسری صف میں تھا عمرؓ کی عادت تھی وہ اللہ اکبر نہ کہتے جب تک پہلی صف کو اچھی طرح دیکھ نہ لیتے اگر صف میں کسی قسم کی کجی ہوتی یا کوئی شخص آگے بڑھا ہوا یا پیچھے ہٹا ہوا ہوتا تو اس کو وہ درے مارتے اس ڈر سے صف اول میں شریک نہیں ہوا ۱۲ منہ

بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ
تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ الْعُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ
أَكْثَرُهُمْ رَقِيقًا فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ أَيْ
إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا قَالَ كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا
بِلِسَانِكُمْ وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَحَجُّوا حَجَّكُمْ
فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ وَكَأَنَّ النَّاسَ
لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ فَقَائِلٌ يَقُولُ
لَا بَأْسَ وَقَائِلٌ يَقُولُ أَخَافُ عَلَيْهِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ
فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ
فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ فَدَخَلْنَا
عَلَيْهِ وَجَاءَ النَّاسُ يُثْنُونَ عَلَيْهِ وَجَاءَ رَجُلٌ
شَابٌّ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى
اللَّهِ لَكَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَقِدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ ثُمَّ وُلِّيتَ
فَعَدَلْتَ ثُمَّ شَهَادَةٌ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ
كَفَافٌ لَا عَلَيَّ وَلَا لِي فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ
يَمَسُّ الْأَرْضَ قَالَ رُدُّوا عَلَيَّ الْغُلَامَ قَالَ ابْنَ
أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ وَأَتْقَى
لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ
الدَّيْنِ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا
أَوْ نَحْوَهُ قَالَ إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ
مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ
كَعْبٍ فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ
وَلَا تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ

عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہی کاریگر غلام انہوں نے کہا ہاں! حضرت
عمرؓ نے کہا اللہ اسے تباہ کرے میں نے تو اس کے لیے انصاف کا حکم
دیا تھا پھر فرمایا اللہ کا شکر ہے اس نے مجھے ایسے شخص کے ہاتھ سے قتل
نہیں کرایا جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔ ابن عباسؓ! تم اور تمہارے
والد یہ چاہتے تھے کہ یہ پارسی غلام مدینے میں خوب آباد ہوں ابن عباسؓ
نے کہا اگر آپ فرمائیں تو میں ان سب غلاموں کو قتل کروا دوں حضرت
عمرؓ نے فرمایا یہ کیا لغو بات ہے جب انہوں نے تمہاری زبان عربی بولی
تمہارے قبلے کی طرف نماز پڑھی اور تمہاری طرح حج کیا[1] غرضیکہ حضرت عمر
رضی اللہ عنہ کو گھر اٹھا کر لائے ہم بھی ان کے ساتھ تھے ایسا معلوم ہوتا
تھا گویا مسلمانوں پر اس سے پہلے کوئی مصیبت ہی نہیں گذری[2]۔ کوئی کہتا
تھا کوئی ڈر کا مقام نہیں ہے[3] کوئی کہتا تھا مجھے تو ڈر ہے (وہ جان بر نہ
ہوں گے) آخر انہیں شربت پلانے کے لیے لائے۔ انہوں نے پیا تو وہ
پیٹ سے باہر نکل گیا۔ پھر دودھ لائے وہ بھی زخم سے باہر نکل پڑا۔ جب
سب نے جان لیا کہ وہ بچنے والے نہیں۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں ہم ان کے
پاس گئے۔ لوگ آئے ان کی تعریف کر رہے تھے اتنے میں ایک جوان
انصاری آیا۔ کہنے لگا امیر المومنین خوش ہو جائیں اللہ نے جو نعمت آپ کو
عنایت فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے اور بہت
لوگوں سے پہلے اسلام لائے۔ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ حاکم بنائے
گئے اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی پھر آپ کو شہادت
نصیب ہو رہی ہے[4] حضرت عمر نے کہا حکومت کی نسبت تو میری آرزو یہ
ہے کاش برابر برابر چھوٹ جاؤں نہ ثواب ملے نہ عذاب نہ وبال پڑے
جب وہ جوان جانے لگا تو اس کا تہ بند گھسٹ رہا تھا آپ نے فرمایا اس
جوان کو بلاؤ جب وہ آیا تو فرمانے لگے میرے بھتیجے ذرا اپنا تہ بند اونچا
رکھ تیرا کپڑا بھی میلا نہ ہوگا اور تیرے پروردگار کا حکم بھی ادا ہوگا پھر عبداللہ

[1] یعنی مسلمان ہو گئے تھے تو اب ان کا قتل کیونکر جائز ہوگا ۱۲ منہ [2] اس وقت پہلی مصیبت یہی ہے یعنی لوگ سخت رنج میں تھے ۱۲ منہ [3] یعنی عمر بچ جائیں گے ۱۲ منہ [4] سبحان اللہ کیسی قسمت ۱۲ منہ [5] اتنی مایوسی کہ زندگی سے مایوس ہیں۔ مسئلہ تہ بند کا بتا رہے ہیں پیار سے کہا بھتیجے کپڑا میلا نہ ہوگا۔ خدا کا حکم ادا ہوگا اتنی تکلیف

انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلَامَ وَلَا تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا وَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلَامَ وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَتْ كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي فَلَمَّا أَقْبَلَ قِيلَ هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَدْ جَاءَ قَالَ ارْفَعُونِي فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا لَدَيْكَ قَالَ الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ أَذِنَتْ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمْ فَقُلْ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَإِنْ أَذِنَتْ فَأَدْخِلُونِي وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ فَبَكَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ فَوَلَجَتْ دَاخِلًا لَهُمْ فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ فَقَالُوا أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اسْتَخْلِفْ قَالَ مَا أَجِدُ أَحَقَّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ

اپنے بیٹے سے کہنے لگے دیکھو کہ میرے اوپر کتنا قرض ہے؟ لوگوں نے حساب کیا تو چھیاسی ہزار درہم یا اس کے لگ بھگ قرضہ نکلا. عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اگر میری اولاد کا مال اس قرضے کو کافی ہو تو ان کے مالوں میں سے یہ قرض ادا کر دینا ورنہ میری قوم بنی عدی بن کعب سے سوال کرنا. اگر ان سے بھی یہ قرض ادا نہ ہو سکے تو قریش کے لوگوں سے مانگنا بس قریش کے سوا اوروں سے نہ مانگنا. دیکھو میرا قرضہ ضرور ادا کر دینا اور حضرت عائشہ رضی اللہ کے پاس جا ان سے عرض کر عمرؓ آپ کو سلام کہتا ہے یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین آپ کو سلام کہتے ہیں آج میں مسلمانوں کا امیر نہیں ہوں اور سلام کے بعد ان سے یوں کہنا عمر رضی اللہ عنہ آپ سے اجازت مانگتا ہے اگر اجازت دیجئے تو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ حجرے میں دفن ہو. حضرت عبداللہ بن عمرؓ گئے ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی اندر گئے تو دیکھا وہ خود حضرت عمرؓ کے غم میں بیٹھے رو رہے ہیں۔ بہرحال حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس مدفون ہونے کی اجازت چاہتے ہیں. انہوں نے کہا وہ جگہ تو میں نے اپنے لیے رکھی تھی مگر آج میں انہیں اپنی ذات پر مقدم سمجھتی ہوں. جب عبداللہ رضی اللہ عنہ لوٹ کر آئے تو لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا عبداللہ آ گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے ذرا اٹھاؤ. ایک شخص نے انہیں اٹھایا[1] اپنے اوپر سہارا دیا انہوں نے عبداللہ سے پوچھا کہ کیا خبر لایا عبداللہ نے کہا وہی جو آپ کی آرزو تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے اجازت دیدی. کہنے لگے الحمد للہ اس سے بڑھ کر میرا اور کوئی مطلب نہ تھا. اب جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ[2] اٹھا کر لے جانا اور دروازے ہی سے انہیں سلام کہنا اور عرض کرنا عمر ابن خطابؓ آپ کی اجازت چاہتا ہے[3] اگر وہ اس وقت

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا شاید ابن عباس ہوں ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہ کے حجرے پر ۱۲ منہ [3] اللہ اکبر عدالت و پاک نفسی حضرت عمرؓ کی حضرت عمرؓ نے یہ خیال کیا کہ ابھی میں زندہ ہوں شاید حضرت عائشہ نے مروت یا رعب کی وجہ سے اجازت دی ہو مرنے کے بعد یہ کوئی بات نہ رہے گی اس لیے اگر اس وقت بھی اجازت دیں تو معلوم ہوگا کہ خوشی سے انہوں نے اجازت دی تھی رضی اللہ عنہ وارضاہ ۱۲ منہ

الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ
وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ وَقَالَ يَشْهَدُكُمْ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهُ فَإِنْ أَصَابَتِ الْإِمْرَةُ سَعْدًا فَهُوَ
ذَاكَ وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا أُمِّرَ فَإِنِّي
لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ وَلَا خِيَانَةٍ وَقَالَ أُوصِي
الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ
أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ
وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ أَنْ يُقْبَلَ مِنْ مُحْسِنِهِمْ
وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ
الْأَمْصَارِ خَيْرًا فَإِنَّهُمْ رِدْءُ الْإِسْلَامِ وَجُبَاةُ
الْمَالِ وَغَيْظُ الْعَدُوِّ وَأَنْ لَا يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا
فَضْلُهُمْ عَنْ رِضَاهُمْ وَأُوصِيهِ بِالْأَعْرَابِ خَيْرًا

بھی اجازت دیں تو میری لاش حجرے میں لے جانا (وہاں دفن کر دینا) ورنہ
مسلمانوں کے مقبرے (بقیع) میں دفن کر دینا. ام المومنین حضرت حفصہ رض
اپنے والد کی خبر سن کر کئی عورتیں ساتھ لیے آئیں جب ہم نے انہیں دیکھا
تو ہم سب کھڑے ہو گئے. وہ والد کے پاس گئیں اور کچھ دیر روتی
رہیں. پھر مردوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی. مردوں کے داخل ہوتے
ہی وہ اندر چلی گئیں. ہم وہیں سے ان کے رونے کی آواز سنتے رہے
لوگوں نے کہا اے امیر المومنین کسی کو خلیفہ بنا جائیے انہوں نے
کہا خلافت کا حقدار ان چند لوگوں سے زیادہ کوئی نہیں جن سے آنحضرت ﷺ
وصال تک راضی رہے (ویسے تو تمام صحابہ رض سے راضی تھے مگر خلافت کے اہل
یہ ہیں) انہوں نے حضرت علی، عثمان، زبیر، طلحہ، سعد اور عبدالرحمن بن عوف
رضی اللہ عنہم کا نام[1] لیا اور کہا کہ عبداللہ بن عمر رض (مشورے میں) تمہارے ساتھ
شریک رہے گا مگر خلافت میں اس کا کوئی حق نہیں[2] یہ عبداللہ رض کو تسلی دینے
کے لیے کہا[3] پھر اگر خلافت سعد رض کو مل جائے تو فبہا (ٹھیک) ورنہ جو کوئی
خلیفہ ہو وہ سعد سے مدد لیتا رہے[4] اور میں نے جو ان (کوفہ کی حکومت سے)
انہیں موقوف کر دیا تھا تو اس وجہ سے نہیں کہ وہ قابلیت نہ رکھتے تھے

[1] عشرہ مبشرہ میں یہی اصحاب باقی تھے ابو عبیدہ بن جراح انتقال کر چکے تھے سعید بن زید حضرت عمر رض کے چچا زاد بھائی تھے لہٰذا حضرت عمر رض نے عمداً ان کا نام نہیں لیا۔ اللہ رے عدالت اور پاک نفسی جب تک حضرت عمر حکومت پر رہے کسی اپنے عزیز یا رشتہ دار کو ایک دن عہدہ نہیں دیا ایک روایت میں ہے کہ کسی نے پوچھا آپ نے سعید بن زید کا نام کیوں نہیں لیا کہا مجھے خود حکومت کی رغبت نہیں تھی تو میں اپنے رشتہ داروں کے لئے بھی نہیں چاہتا ۱۲ منہ [2] یعنی عبداللہ کے لئے اتنا بھی جو کہا کہ وہ مشورہ وغیرہ میں تمہارے ساتھ شریک رہے گا یہ بھی ان کو تسلی دینے کیلئے وعلیٰ حالہ کہ سخت رنج میں تھے اتنا فرما کر گویا کچھ ان کے آنسو پونچھ لئے طبری اور ابن سعد وغیرہ نے روایت کیا ایک شخص نے کہا عبداللہ کو خلیفہ کر دیجئے حضرت عمر نے کہا اللہ تجھ کو تباہ کرے میں اللہ تعالیٰ کو کیا صورت دکھاؤں گا۔ سبحان اللہ پاک نفسی اور عدالت کی حد ہو گئی ایسے لائق اور فاضل بیٹے کا دم بھی مرتے وقت ذرا بھی خیال نہ کیا اور جب تک زندہ رہے عبداللہ کو اسامہ بن زید سے بھی کم معاش دیتے رہے صحابہ نے سفارش بھی کی کہ عبداللہ اسامہ سے کم نہیں ہیں جن لڑائیوں میں اسامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے ہیں عبداللہ بھی شریک ہوئے ہیں فرمایا کہ اسامہ کے باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے تھے تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا عبداللہ حضرت عمر رض کی ساری خلافت کمی مال اور کثرت اہل و عیال سے پریشان ہی رہے مگر ایک گاؤں کی تحصیلداری یا حکومت ان کو نہ دی آخر پریشان صوبہ یمن کے گورنر کے پاس گئے ان سے اپنی حالت بیان کی انہوں نے کہا تم جانتے ہو جیسے تمہارے والد سخت آدمی ہیں میں بیت المال سے تو ایک پیسہ تم کو نہیں دے سکتا البتہ کچھ روپیہ مجھ کو مدینہ روانہ کرنا ہے تم ایسا کرو اس کا کپڑا یہاں سے خرید لو اور مدینہ پہنچ کر مال بیچ کر اصل روپیہ بیت المال میں داخل کر دو نفع تم لے لو عبداللہ نے اس کو غنیمت سمجھا جب مدینہ آئے حضرت عمر کو خبر پہنچ گئی فرمایا اصل اور نفع دونوں داخل کر دو یہ مال تمہارا یا تمہارے باپ کا نہ تھا صحابہ نے بہت سفارش کی کہ آخر یہ اتنی دور دراز سے روپیہ اپنی حفاظت میں لے کر آئے ان کو کچھ اجرت ملنی چاہیئے اور ہم سب راضی ہیں کہ آدھا نفع دیا جائے اس وقت حضرت عمر نے کہا خیر تمہاری مرضی میں تو یہی انصاف سمجھتا ہوں کہ کل نفع بیت المال میں داخل کر دے۔ حضرت عمر اور معاویہ میں اتنا فرق سمجھ لینا کہ حضرت عمر نے باوصف فضیلت اور زہد اور استحقاق کے عبداللہ کو خلافت سے محروم کر دیا اور معاویہ نے مرتے وقت یزید کو خلیفہ بنا دیا۔ افسوس صد افسوس جو شیعہ حضرت عمر رض کو برا کہتے ہیں اگر ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالیں تو سمجھ لیں کہ حضرت عمر کی ایک ایک بات ایسی ہے جو ان کی فضیلت اور عدالت اور حق شناسی کی کافی روشن دلیل ہے۔ ومن لم یجعل اللہ لہ نوراً فما لہ من نور ۱۲ منہ [3] ان کو اپنا مشیر و مددگار سمجھیں ۱۲ منہ [4] عدالت عمر رض دیکھئے کہ کوفہ والوں کی ناراضی سے سعد رض کو معزول کیا اور وصال کے وقت ان کے متعلق وصیت کر رہے ہیں کہ مشورے میں شریک رہے عبدالرزاق [5] نکتہ

فَإِنَّهُمْ أَصْلُ الْعَرَبِ وَمَادَّةُ الْإِسْلَامِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدَّ إِلَى فُقَرَائِهِمْ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَتْ أَدْخِلُوهُ فَأُدْخِلَ فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلَاءِ الرَّهْطُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلَاثَةٍ مِنْكُمْ فَقَالَ الزُّبَيْرُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ طَلْحَةُ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ وَقَالَ سَعْدٌ قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالْإِسْلَامُ لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لَا آلُوَ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالَا نَعَمْ فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَدَمُ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ لَتَعْدِلَنَّ وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ

یا انہوں نے کچھ خیانت کی تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ میرے بعد جو خلیفہ ہو میں اسے یہ وصیت کرتا ہوں کہ مہاجرین اولین کے حقوق پہچانے اور ان کی عزت اور حرمت کا خیال رکھے اور یہ وصیت کرتا ہوں کہ انصار سے اچھا سلوک کرے جنہوں نے اوروں سے پہلے اسلام کو جگہ دی اور دار الایمان (یعنی مدینہ) میں ٹھکانا بنایا جو ان میں نیک لوگ ہیں ان کی قدر کرے اور جو قصوروار ہوں ان سے درگذر کرے اور دوسرے شہروں کے مسلمانوں سے بھی اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ اسلام کی قوت کے بازو ہیں انہی کی وجہ سے آمدنی ہوتی ہے[۵۱]۔ کافر انہیں دیکھ کر غصے ہوتے ہیں ان سے رضامندی کے ساتھ اتنا ہی روپیہ لیا جائے جو ان کے پاس ان کی ضرورتوں سے بچ رہتا ہو میں اسے یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اعرابی لوگوں (دیہاتیوں) سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ عرب کی بنیاد ہیں اور اسلام کا مادہ انہی سے بنا ہے[۵۲] اور زکوٰۃ میں ان سے ان کے عمدہ عمدہ مال نہ لیے جائیں (بلکہ اوسط درجے کے) پھر انہی کے محتاجوں کو وہ مال زکوٰۃ دے دیا جائے میں اسے (خلیفہ کو) یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ ذمی کافروں کو بھی جو اللہ اور رسولؐ کے ذمے میں آئے ہیں خبر رکھے اپنا عہد جو ان سے کیا ہے پورا کرے انہیں ان کے دشمنوں سے بچائے ان سے اتنا کام لے جتنا وہ کر سکتے ہیں۔ جب (تیسرے روز) آپ کا انتقال ہو گیا اور ہم ان کا جنازہ لے کر پیدل نکلے تو عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عائشہؓ کو سلام کیا[۵۳] اور عرض کیا کہ عمر بن خطابؓ آپ سے اجازت مانگتے ہیں۔ انہوں نے کہا انہیں اندر لاؤ۔ چنانچہ آپ اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیے گئے[۵۴] جب ان کے دفن سے فراغت ہو گئی تو یہ چھ آدمی جن کے حضرت عمرؓ نے نام لیے تھے ایک جگہ اکٹھے ہوئے۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا ایسا کرو تم چھیوں آدمی

[۵۱] خراج و مال گذاری دیہی اور اکثر ہیں ۱۲ منہ [۵۲] کہ مسلمانوں کی آتنی رعایا ہے ۱۲ منہ [۵۳] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عربی تھے۔ [۵۴] حجرے کے باہر ہی سے یوں ہی ۱۲ منہ [۵۵] صہیب نے ان پر نماز پڑھائی قبریں اس طرح ہیں حضرت ابو بکرؓ کا سر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کاندھے کے برابر اور حضرت عمرؓ کا سر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے کاندھے کے برابر۔ بہرحال تینوں صاحب حضرت عائشہؓ کے حجرے میں مدفون ہیں جن کی قبروں کا مقام ابھی تک بہر طور محفوظ ہے اور انشاء اللہ قیامت تک محفوظ رہے گا باقی صحابہ اور اہل بیت اور ازواج مطہرات کی قبریں بقیع میں ہیں مگر بقیع میں کئی بار طوفان اور بارش اور واقعات کی وجہ سے قبروں کے نشانات مٹ گئے اٹکل کر بعد کے لوگوں نے گنبد وغیرہ بنا دیے ہیں ان کے مقامات یقینی طور سے محفوظ نہیں ہیں اتنا تو یقین ہے کہ یہ سب بقیع مبارک میں ہیں باقی علم تو اللہ کا ہے ۱۲ منہ

لَهٗ مَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ ثُمَّ خَلَا بِالْاٰخَرِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا اَخَذَ الْمِيْثَاقَ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهٗ فَبَايَعَ لَهٗ عَلِيٌّ وَوَلَجَ اَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوْهُ۔

تین آدمیوں کو اپنے میں مختار کر دو۔ زبیرؓ نے کہا میں نے حضرت علیؓ کو اختیار دیا طلحہؓ نے کہا میں نے حضرت عثمانؓ کو اختیار دیا سعدؓ نے کہا میں نے عبدالرحمن بن عوف کو اختیار دیا (گویا چھ کے تین رہ گئے) حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا علیؓ اور عثمانؓ تم دونوں میں جو کوئی خلافت کا طالب ہو ہم اسی کو خلیفہ بنائیں گے اللہ اور اسلام گواہ ہے میں اسی کو تجویز کروں گا جو میرے نزدیک افضل ہے یہ سنتے ہی عثمانؓ و علیؓ خاموش ہو گئے حضرت عبداللہ نے کہا کیا آپ دونوں مجھے مختار بناتے ہیں؟ بخدا میں اسے خلیفہ بنانے میں کوئی کوتاہی نہ کروں گا جو افضل ہے دونوں نے کہا اچھا (ہم نے آپ کو مختار بنایا) چنانچہ پہلے انہوں نے ایک کا (حضرت علیؓ کا) ہاتھ تھاما اور کہنے لگے آپ کو تو آنحضرتؐ سے قرابت ہے اور آپ کا اسلام بھی شروع سے ہے آپ خود جانتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا نگہبان اگر میں آپ کو خلیفہ بناؤں گا تو آپ عدل و انصاف کریں گے اور اگر میں عثمانؓ کو خلیفہ بناؤں گا تو آپ ان کا حکم سنیں گے انکی بات مانیں گے[1] پھر حضرت عثمانؓ سے تنہائی کی ان سے بھی بالکل اسی طرح گفتگو کی الغرض جب دونوں حضرات سے اقرار لے چکے تو کہنے لگے عثمانؓ اپنا ہاتھ اٹھائیے عبدالرحمنؓ نے ان سے بیعت کی حضرت علیؓ نے بھی ان سے بیعت کی اور سارے مدینے والے داخل ہو گئے سب نے حضرت عثمان سے بیعت کی[2]

بَابٌ ۲۰۹۳ مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَبِي الْحَسَنِ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ۔

باب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے مناقب جن کی کنیت ابوالحسن تھی اور وہ قریشی ہاشمی تھے۔ آنحضرت نے ان کے حق میں فرمایا علیؓ! میں تیرا ہوں اور تو میرا ہے[3] حضرت عمرؓ نے انکے متعلق یہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بوقت وصال ان سے راضی تھے[4]

۳۴۳۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْكُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْا اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهٗ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ

(از قتیبہ بن سعید از عبدالعزیز از ابوحازم حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) فرمایا کل میں ایسے آدمی کو سرداری کا جھنڈا دونگا جس کے ہاتھ سے اللہ فتح دیگا۔ حضرت سہل رضا کہتے ہیں لوگ رات بھر اسی سوچ میں رہے دیکھئے کل کسے جھنڈا ملتا ہے؟ صبح سب لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی تو آنکھیں دکھ رہی ہیں آپؐ نے فرمایا کسی کو ان کے پاس بھیجو ان کو میرے پاس بھیجو۔ جب وہ آئے تو آپؐ نے اپنا تھوک ان کی آنکھوں میں لگایا اور دعا کی اور وہ ایسے

---

[1] بغاوت نہیں کرنے کے ۱۲ منہ [2] عبدالرحمن ان تین راتوں میں سارے شہر میں پھرتے رہے جس سے وہ ملتے حضرت عثمان کی خلافت کو وہ پسند کرتا آخر انہوں نے انہی کو خلیفہ کیا۔ اس طویل روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ حضرت عمر نے حضرت عثمان کی فضیلت بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے راضی مرے دوسرے عبدالرحمن نے ان کو افضل سمجھا جب تو ان سے بیعت کی ۱۲ منہ [3] اس حدیث کو خود امام بخاری نے صلح اور عمرۂ قضا میں وصل کیا اور یہی حدیث مغازی میں بھی آئے گی ۱۲ منہ [4] یہ تو بھی اوپر کی لمبی حدیث میں آچکا ہے کہ حضرت علی سے بیعت خلافت کی اوائل ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ میں ہوئی تمام ملکوں اور صوبوں کو خود ... سوائے ... تسلیم کی مگر معاویہ نے تسلیم نہ کیا ۱۲ منہ

لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيهِ فَوَاللّٰهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

اچھے ہوگئے جیسے انکی (آنکھوں میں) کوئی شکوہ ہی نہ تھا پھر آپؐ نے جھنڈا ان کے حوالے کر دیا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان سے اس وقت تک لڑتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح مسلمان نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا ابھی تو آہستہ آہستہ چلا جا جب انکے مقام پر پہنچ جائے تو اُن کو اسلام کی طرف بلا۔ اور اللہ کا جو فرض[۱] اُن پر ہے وہ انہیں بتا۔ بخدا اگر تیرے سبب سے اللہ تعالیٰ ایک دشمن کو (اسلام کی) ہدایت دے تو وہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے[۲]۔

۳۴۳۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ فَقَالَ أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِي فَتَحَهَا اللّٰهُ فِي صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

(از قتیبہ از حاتم از یزید بن ابی عبید) حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں جنگ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ گئے[۳] تھے پھر (دل میں) کہنے لگے بھلا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ جاؤں[۴] چنانچہ وہ نکل پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ تعالیٰ نے خیبر کی فتح نصیب کرنا تھا تو آنحضرتؐ نے فرمایا میں کل صبح (سرداری کا) جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا (سرداری کا جھنڈا) کل ایسا شخص سنبھالے گا جس سے اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام محبت کرتے ہیں۔ یا یوں فرمایا وہ اللہ اور رسولؐ سے محبت کرتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیگا۔ ہمیں امید نہ تھی کہ حضرت علی آجائیں گے[۵]۔ صبح کو دیکھا کہ وہ موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا علی رضی اللہ عنہ آ گئے پھر آپؐ نے انہیں جھنڈا دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر خیبر فتح کرا دیا۔

۳۴۴۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلٰى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَقَالَ هٰذَا فُلَانٌ لِأَمِيرِ

(از عبداللہ بن مسلمہ از عبدالعزیز بن ابی حازم از والدش) ایک شخص حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کہنے لگا فلاں شخص (یعنی مروان) مدینہ کا حاکم منبر کے پاس بیٹھ کر حضرت علی رضؓ کو برا کہتا

۱ نماز زکوٰۃ وغیرہ کے ۱۲ منہ ۲ یہ حدیث اوپر کتاب الجہاد میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۳ مدینہ میں ٹھہر گئے ہیں ۱۲ منہ ۴ کیسے ہو سکتا ہے آشوب ہے تو ٹھہرنے دو ۱۲ منہ ۵ کیونکہ ان کی آنکھیں دکھتی تھیں ۱۲ منہ

الْمَدِينَةِ يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ قَالَ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ يَقُولُ لَهُ أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ قَالَ وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ قَالَ دَخَلَ عَلِيٌّ فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ فِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ۔

۳۴۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِهِ ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ قَالَ هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ قَالَ أَجَلْ قَالَ فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ۔

۳۴۴۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا

ہے سہل رضؓ نے دریافت کیا کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا انہیں ابوتراب کہتا ہے۔ سہل یہ سن کر ہنسے اور کہنے لگے خدا کی قسم یہ کنیت تو حضرت علی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی اور حضرت علی کو کنیت بہت لپسند تھی، دوسرے نام اتنے لپسند نہ تھے ابوحازم کہتے ہیں میں نے اس وقت حضرت سہل رضؓ سے درخواست کی اے ابوالعباس! اس کا واقعہ بیان فرمائیے! انہوں نے کہا واقعہ یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جناب فاطمہ زہرا رضؓ کے پاس تشریف لے گئے وہاں سے نکل کر مسجد میں جا کر لیٹ رہے۔ آنحضرتؐ جناب فاطمہؓ کے پاس آگئے پوچھا تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے۔ انہوں نے کہا مسجد میں یہ سن کر آپؐ ان کے پاس گئے دیکھا تو ان کی چادر پیٹھ پر سے گر گئی ہے اور پیٹھ میں مٹی لگ گئی ہے آپؐ اپنے ہاتھ سے ان کی مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب اٹھ کر بیٹھ۔ دو مرتبہ کہا۔

(از محمد بن رافع از حسین از زائدہ از ابوحصین) سعد بن عبیدہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا حضرت عبداللہ رضؓ نے انکی خوبیاں بیان کیں پھر فرمایا شاید تجھے یہ تعریف بری لگے گی، وہ کہنے لگا ہاں حضرت عبداللہ رضؓ نے کہا دفع ہو اللہ تیری ناک کو خاک آلود کرے۔ پھر اس نے حضرت علی رضؓ کے متعلق پوچھا آپ نے ان کی بھی خوبیاں بیان کیں اور کہا کہ حضرت علیؓ ایسے تھے ان کا مکان آنحضرتؐ کے مکانوں کے درمیان ہے نیز فرمایا یہ تعریف بھی تجھے بری لگے گی اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا (دفع ہو) اللہ تیری ناک میں خاک لگائے جا تجھ سے جو ہو سکے میرا نقصان کر لے کچھ کسر نہ اٹھائے رکھ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از حاکم) ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں

۱؎ یہ سہیل کی کنیت تھی ۱۲ منہ ۲؎ دونوں میاں بیوی میں کچھ تکرار ہوتی تو گھر سے نکل کر مسجد میں جا لیٹے ۱۲ منہ ۳؎ دادا کو چچا فرمایا ۱۲ منہ ۴؎ یہ فضیلت ایسی ملی کہ مروان کے بنو نادلیشت کو بھی نصیب نہیں ہوئی ۱۲ منہ ۵؎ وہ کیسے آدمی ہیں ۱۲ منہ ۶؎ نافع خارجی تھا اور حضرت عثمان اور حضرت علی دونوں سے بغض رکھتا تھا ۱۲ منہ ۷؎ دوسری روایت میں ہے عبداللہ نے کہا علی کو کیوں پوچھتا ہے ان کا گھر دیکھ لے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گھروں سے کیسا ملا ہوا ہے ایک روایت میں ہے عبداللہ نے کہا ان کا مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا تھا کہ مسجد میں ان کے گھر کے سوا اور کسی کا گھر نہیں ۱۲ منہ

غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي وَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

ہم سے حضرت علی رضی اللہ نے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیتے پیتے تکلیف ہوئی۔ ہاتھ میں نشان پڑ گئے انہوں نے شکایت کی اسی زمانے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے حضرت فاطمہؓ (قیدی مانگنے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں لیکن آپؐ کی زیارت نہ ہو سکی، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہہ کر چلی آئیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ کے آنے کا (اور مقصد کا) ذکر کیا آنحضرتؐ یہ سن کر (رات کے وقت) ہمارے گھر تشریف لائے ہم دونوں میاں بیوی لیٹ رہے تھے میں نے اٹھنا چاہا تو آپؐ نے فرمایا نہیں اپنی جگہ پر رہو (اٹھو نہیں) اور آپؐ ہم میاں بیوی کے درمیان میں بیٹھ گئے میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی آپؐ نے فرمایا میں تمہیں اس سے کہ تم ایک غلام مانگتے ہو ایک بہتر بات نہ بتاؤں جب تم اپنے بچھونے پر لیٹو تو چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھ لیا کرو تمہارے لیے یہ خادم سے بہتر ہے[۲]

۳۴۴۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از سعد از ابراہیم بن سعد) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ تمہارا درجہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا حضرت ہارون علیہ السلام کا درجہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک[۳] تھا۔

۳۴۴۴- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبِيدَةَ

(از علی بن جعد از شعبہ از ایوب از ابن سیرین از عبیدہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جیسے تم پہلے فیصلے کیا کرتے تھے اب

---

[۱] سبحان اللہ یہ شرف کس کو نصیب ہو سکتا ہے ۱۲ منہ [۲] امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں جو کوئی سوتے وقت ہمیشہ یہ کلمات جتنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائے اتنی بار پڑھا کرے اس کو کبھی سستی یا تھکن نہیں ہونے کی اس حدیث سے مسلمانوں کو دنیا کی تکلیف اور تنگی پر صبر کرنا چاہیئے کیونکہ ہماری بادشاہ زادی نے بھی دنیا میں اس طرح بسر کی ہے اپنے ہاتھ سے چکی پیس کر گذارہ کیا اور ایک خادم تک نہ رکھا ۱۲ منہ [۳] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ تبوک میں گئے تو حضرت علیؓ کو مدینہ چھوڑ گئے ان کو رنج ہوا کہنے لگے آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں اس وقت آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون کو اپنا جانشین کر گئے تھے ایسا ہی میں تم کو اپنا قائم مقام کر کے جاتا ہوں اس سے یہ مطلب نہیں ہے میرے بعد تم ہی متصلاً میرے خلیفہ ہو گے کیونکہ حضرت موسیٰ حضرت ہارون کے بعد فوت ہوئے دوسری روایت میں اتنا اور زیادہ ہے صرف اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ۔

بھی ویسے ہی فیصلے کیا کرو میں اختلاف کو بُرا جانتا ہوں اس وقت تک کہ لوگ سب جمع ہو جائیں یا میں بھی اپنے ساتھیوں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی طرح انتقال کر جاؤں۔

ابن سیرین کہتے ہیں حضرت علی رضؓ سے متعلق اکثر روایات غلط اور جھوٹ ہیں۔

باب ۲۰۹۴ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي۔

باب حضرت جعفر ابن ابی طالب ہاشمی کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو صورت اور سیرت دونوں میں میرے مشابہ ہے۔

۵۴۴۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حِينَ لَا آكُلُ الْخَمِيرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَبِيرَ وَلَا يَخْدُمُنِي فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ

(از احمد بن ابی بکر از محمد بن ابراہیم بن دینار ابو عبداللہ الجہنی از ابن ابی ذئب از سعید مقبری) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضؓ نے بہت احادیث روایت کیں۔ اصل بات یہ ہے کہ میں اپنی غذا حاصل کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہر وقت موجود رہتا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب مجھے کھانے کو خمیری روٹیاں اور پہننے کو دھاری دار چادریں بھی میسر نہ تھیں اور فلاں مرد اور فلاں عورتیں میری خدمت گار نہ تھیں۔ میں بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا اور کسی شخص سے یہ کہتا فلاں آیت مجھے پڑھ کر سنا حالانکہ وہ آیت مجھے یاد ہوتی تاکہ شاید وہ لوٹتے وقت مجھے ساتھ لے جائے کھانا کھلا دے اور محتاجوں کو کھلانے میں سب سے بڑھ کر جعفر بن ابی طالب تھے وہ ہمیں اپنے ساتھ لے جاتے اور جو کچھ گھر میں ہوتا وہ کھلا دیتے کبھی ایسا بھی کرتے کہ شہد یا گھی کی کپی جس میں کچھ نہ ہوتا اسے نکال کر پھاڑ ڈالتے ہم کیا کرتے جو (شہد یا گھی) اس میں لگا ہوتا اسی کو چاٹ لیتے

۱ ابوبکر اور عمر کے زمانہ میں ۱۲ منہ ۲ عبیدہ عراق کے قاضی تھے حضرت عمر رضؓ کا قول تھا کہ ام ولد کی بیع درست نہیں حضرت علی درست سمجھتے تھے عبیدہ نے یہ عرض کی کہ ابوبکر اور عمر کے وقت سے تو ہم ام ولد کی بیع کو ناجائز کا فیصلہ کرتے آئے اب آپ کا کیا حکم ہے اس وقت حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ اب بھی وہی فیصلہ کرو ۱۲ منہ ۳ ایک خلیفہ پر ۱۲ منہ ۴ جو رافضی کرتے ہیں ۱۲ منہ ۵ یعنی حضرت علی رضؓ نے وہ نہیں فرمائیں رافضی ان پر تہمت لگاتے ہیں انہوں نے اپنی کتابوں میں بہت باتیں حضرت علی رضؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت سے ایسی روایت کی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوبکر اور عمر اہل بیت کے مخالف اور دشمن تھے معاذ اللہ یہ سب غلط اور جھوٹ ہیں ۱۲ منہ ۶ یہ حضرت علی رضؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ دس برس ان سے بڑے تھے انہوں نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبشہ اور دوسری مدینہ کی طرف ۱۲ منہ ۷ اس کو خود امام بخاری نے عمرة القضاء میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۸ نہ میرا گھر تھا نہ بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی طفیل میں کھانا مل جاتا ۱۲ منہ ۹ جیسے اس وقت ۱۲ منہ

فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا۔

تھے [1]

۳۴۴۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ كُنْ فِيْ جَنَاحِيْ كُنْ فِيْ نَاحِيَتِيْ كُلُّ جَانِبَيْنِ جَنَاحَانِ۔

(از عمرو بن علی از یزید بن ہارون از اسماعیل بن ابی خالد) جناب شعبی رح کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حضرت عبد اللہ بن جعفر رض کو سلام کرتے تو یوں کہتے "سلام ہو تم پر اے دو پروں والے کے [2] بیٹے"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حدیث میں جو جناحین کا لفظ ہے اس سے مراد ہے دو کونے [3]

بَابٌ ۲۰۹۵ ذِكْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب حضرت عباس ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا بیان

۳۴۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ۔

(از حسن بن محمد از محمد بن عبد اللہ انصاری از ابی عبد اللہ بن مثنیٰ، از ثمامہ بن عبد اللہ بن انس) حضرت انس رض کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایام قحط میں حضرت عباس رض کے وسیلے سے پانی مانگتے [4] یوں کہتے یا اللہ (پہلے) ہم تیرے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ کرتے تھے تو ہمیں پانی پلاتا تھا اب تیرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں۔ ہمیں سیراب کر۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کے فضل سے خوب بارش ہوتی [5]

بَابٌ ۲۰۹۶ مَنَاقِبُ قَرَابَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْقَبَةُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِنْتِ النَّبِيِّ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں اور حضرت فاطمۃ الزہراء کی فضیلت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا بہشت والی

[1] حضرت جعفر بن ابی طالب۔ نہایت سخی تھے ان کے صاحبزادے عبد اللہ بن جعفر کی سخاوت، اور دریا دلی مشہور ہے ۱۲ منہ [2] ان کے والد جعفر بن ابی طالب غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کو دیکھا کہ ان کے دو بنکدار بازو ہیں اور فرشتوں کے ساتھ اڑتے پھرتے ہیں اسی وجہ سے ان کو طیار بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ [3] شاید امام بخاری نے جناح کو اپنے حقیقی معنی یعنی پنکھ میں نہیں لیا ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ۱۲ منہ [5] حضرت عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو تین برس بڑے تھے اور آپ کے حقیقی چچا تھے۔ مدینہ میں ایک بار سخت قحط پڑا کعب بن مالک نے حضرت عمر سے کہا بنی اسرائیل پر جب قحط پڑتا تھا تو وہ اپنے پیغمبروں کی اولاد کا وسیلہ پکڑتے تھے اللہ پانی برساتا حضرت عمر رض نے کہا ہمارے یہاں بھی عباس موجود ہیں اور وہ ہمارے پیغمبر کے چچا ہیں اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے پھر ان کے پاس گئے اور ان کو ساتھ لے کر منبر پر آن کر دعا کی اللہ نے خوب پانی برسایا حضرت عقیل بن ابی طالب نے حضرت عباس کی تعریف میں ایک قصیدہ پڑھا ہے۔ باوجودیکہ حضرت عباس کو اتنی فضیلت حاصل تھی مگر حضرت عمر نے اہل شورہ یعنی ارکان مجلس میں جن میں مہاجرین اولین شریک تھے ان کو داخل نہیں کیا کیونکہ وہ فتح مکہ تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

عورتوں کی سردار ہے۔

۸۴۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ يَعْنِي مَالَ اللهِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکہ مال جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بغیر جنگ کے دیا تھا اور جو مدینے میں آپؐ کا صدقہ تھا اور فدک نیز خیبر کے خمس میں جو بچ رہتا اسے طلب کرنے کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا۔

حضرت ابوبکرؓ نے (جواب میں) کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے، البتہ آنحضرتؐ کی آل (۱) مال میں سے کھائیں گے جو اللہ کا مال ہے بس کھانے کے سوا اور کوئی تصرف اس مال میں نہیں (کریں) گے میں تو خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات میں کوئی تغیر اور تبدل نہیں کروں گا۔ جیسے آنحضرتؐ کا معمول تھا میرا معمول بھی وہی رہے گا حضرت علیؓ حضرت ابوبکرؓ کی یہ باتیں سن کر کہنے لگے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا الخ اور کہا اے ابوبکر ہمیں آپ کی بزرگی اور فضیلت کا اقرار ہے۔

بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی قرابت اور اپنے حق کا ذکر کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے گفتگو شروع کی کہنے لگے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت والوں سے سلوک کرنا مجھے اپنے قرابت والوں کے ساتھ سلوک کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ ؎

۱؎ اس کو بیچ ڈالیں یا ہبہ کر دیں ۱۲ منہ ؎ حافظ نے کہا باب کا مطلب اسی فقرے سے نکلتا ہے اور یہاں قرابت والوں سے عبدالمطلب کی اولاد مرد ہوں یا عورتیں جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ کو دیکھا یا ان کی صحبت میں رہے جیسے علی رضؓ ان کی اولاد امام حسن امام حسین امام محسن حضرت فاطمہ ان کی صاحبزادی ام کلثوم جو حضرت عمر کی بی بی تھیں جعفر ان کی اولاد عبداللہ اور عون اور محمد۔ کہتے ہیں ایک بیٹا اور بھی تھا احمد عقیل ان کی اولاد مسلم بن عقیل ام ہانی حضرت علی رضؓ کی بہن ان کی اولاد حمزہ بن عبدالمطلب ان کی اولاد یعلی عمارہ امامہ عباس بن عبدالمطلب ان کے دس بیٹے فضل، عبداللہ، قثم، عبیداللہ، حارث، سعید، عبدالرحمن، کثیر، عون، تمام ان کی بیٹیاں ام حبیب آمنہ، صفیہ۔ ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ان کی اولاد۔ جعفر، نوفل ان کے بیٹے مغیرہ حارث عبدالمطلب کی بیٹیاں ثقیلہ، امیمہ اروی عاتکہ صفیہ۔ یہ سب لوگ اور ان کی اولاد قیامت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے ۱۲ منہ

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از شعبہ از واقد) واقد کے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق نے کہا دیکھو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال کر کے آپ کے اہل بیت کی خوشنودی مدنظر رکھو (ان کی تعظیم کرو اور ان سے محبت رکھو)۔

۳۴۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي۔

(از ابوالولید از ابن عیینہ از عمرو بن دینار از ابن ابی ملیکہ از مسور بن مخرمہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ رضی اللہ عنہا میرا ایک ٹکڑا (جگر گوشہ) ہے جو شخص اسے (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھے غصہ دلایا۔[ا]

۳۴۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ۔

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از والدش از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض موت میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنی بیٹی کو بلایا۔ (آپ آئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے آہستہ سے کچھ فرمایا آپ وہ بات سن کر رونے لگیں پھر آپ کو بلایا اور آہستہ سے کچھ فرمایا وہ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی وفات کی خبر دی جسے سن کر میں رونے لگی پھر آپ نے دوبارہ فرمایا میرے بعد سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملوگی تو میں خوش ہوئی اور ہنسنے لگی۔[۲]

بَابُ ۲۰۹۷ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ

باب حضرت زبیر بن عوام کی فضیلت۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں وہ حضور

[ا] کہتے ہیں یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ کی زندگی میں ابوجہل کی بیٹی کو پیغام دیا اس سے نکاح کرنا چاہا پھر آنحضرت کی ناخوشی سن کر اس ارادے سے باز آئے شیعہ اس حدیث کو ابوبکر کے مطاعن میں ذکر کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت فاطمہ کو غصہ دلا کر گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو غصہ دلایا ان کا جواب یہ ہے کہ غصہ دلانے کا مطلب یہ ہے کہ ناحق طور سے غصہ دلائے ابوبکر نے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ کی حدیث سنا دی اور اس پر عمل کیا اور بغیر اس کے ابوبکر کو کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ انہوں نے اپنے کانوں سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اس کے خلاف نہ کر سکتے تھے اگر اس کے خلاف کرتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بلاوجہ غصہ دلانے والے ٹھہرتے ۱۲ منہ

[۲] سبحان اللہ اس حدیث سے معلوم کر لینا چاہئیے کہ حضرت فاطمہ کو اپنے والدین گوار یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت تھی کہ شوہر اور اولاد کا چھوڑنا ان کو مطلق ناگوار نہ ہوا اور باپ کے ملنے کی خوشی ہوئی گویا یہ ملے اور چاہیے سب چھوٹ جائیں ۱۲ منہ

[۳] ان کا نسب یہ ہے زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قصی میں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل جاتے ہیں

حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ الْحَوَارِيُّوْنَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ۔

کے حواری تھے۔ اور حواریوں کو (جو عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے) حواری اس لیے کہتے ہیں کہ وہ سفید کپڑے پہنتے تھے۔

۳۴۵۱۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ أَصَابَ عُثْمٰنَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيْدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ حَتّٰى حَبَسَهُ عَنِ الْحَجِّ وَأَوْصٰى فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ قَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقَالُوْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ فَسَكَتَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ أَحْسِبُهُ الْحَارِثَ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ فَقَالَ عُثْمٰنُ وَقَالُوْا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ وَمَنْ هُوَ فَسَكَتَ قَالَ فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ إِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ مَّا عَلِمْتُ وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از خالد بن مخلد از علی بن مسہر از ہشام بن عروہ) حضرت عروہ کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے کہا کہ حضرت عثمان کو ایک سال نکسیر پھوٹنے کی بیماری عام ہوگئی تھی نکسیر بہت سخت پھوٹی کہ وہ حج کے لیے بھی نہ جا سکے اور انہوں نے وصیت کی اس وقت قریش کا ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا آپ کسی کو خلیفہ بنا جائیں (انہوں) نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں؟ اس نے کہا ہاں! حضرت عثمان رضؓ نے پوچھا کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟ یہ سن کر وہ خاموش ہو رہا پھر ایک دوسرا شخص گیا۔ میں سمجھتا ہوں وہ حارث تھا اس نے بھی کہا کسی کو خلیفہ بنا جائیے! حضرت عثمانؓ نے پوچھا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں اس نے کہا ہاں! انہوں نے پوچھا کسے چاہتے ہیں! یہ سن کر وہ خاموش ہو رہا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا شاید وہ زبیر بن عوام کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں تب اس شخص نے کہا ہاں۔ حضرت عثمان نے فرمایا سن لو قسم اس پروردگار کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جتنے لوگوں کو میں جانتا ہوں زبیر ان سب میں بہتر ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب[1]۔

۳۴۵۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ سَمِعْتُ مَرْوَانَ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَخْلِفْ قَالَ وَقِيْلَ ذَاكَ قَالَ نَعَمْ الزُّبَيْرُ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ خَيْرُكُمْ ثَلٰثًا۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام) جناب عروہ کہتے ہیں میں نے مروان[2] سے سنا وہ کہتا تھا میں حضرت عثمانؓ کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص آیا کہنے لگا کسی کو خلیفہ بنا جاؤ انہوں نے کہا کیا لوگ اس کا ذکر کرتے ہیں؟ (کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہیں؟) اس نے کہا ہاں زبیر بن عوام کو (خلیفہ بنانا چاہتے ہیں) انہوں نے فرمایا سنو! خدا کی قسم تم جانتے ہو کہ زبیر تم سب میں بہتر ہے۔ آپ نے تین بار یہی فرمایا

۳۴۵۳۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ

(از مالک بن اسماعیل از عبد العزیز ابن ابی سلمہ از محمد بن منکدر)

[1] کہتے ہیں حضرت عثمان رضؓ نے اپنے بعد خلافت عبدالرحمٰن بن عوف کے لئے لکھ کر اپنے منشی کے پاس وہ کاغذ رکھوا دیا تھا مگر عبدالرحمٰن بن عوف ان کی زندگی میں ۳۲ھ میں گذر گئے ۱۲ منہ [2] جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا برادر نسبتی یعنی سالا تھا ۱۲ منہ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک حواری ہوتا تھا اور میرا حواری زبیر بن العوّام ہے۔

۳۴۵۴۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي۔

(از احمد بن محمد از عبد اللہ از ہشام بن عروہ از والدش یعنی عروہ) حضرت عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں میں اور عمر بن ابی سلمہ (دونوں کم سن تھے) جنگ احزاب میں عورتوں اور بچوں میں چھوڑ دیئے گئے پھر میں نے دیکھا تو زبیرؓ اپنے گھوڑے پر سوار ہیں اور دو بار یا تین بار بنی قریظہ کے یہودیوں کے پاس گئے اور واپس آئے۔ جب میں لوٹ کر آیا (جنگ ہو چکی) تو میں نے کہا اباجی! میں نے دیکھا کہ آپ بار بار آتے جاتے تھے یہ کیا معاملہ تھا؟ انہوں نے کہا بیٹا! تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! انہوں نے فرمایا واقعہ یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا ہے جو بنی قریظہ کے پاس جائے ان کی خبر لائے؟ چنانچہ میں گیا (اور خبر لایا) جب واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ دونوں لفظوں کا اس طرح استعمال کیا تجھ پر میرے ماں باپ قربان (سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت ہے)

۳۴۵۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ أَلَا تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ۔

(از علی بن حفص از ابن مبارک از ہشام بن عروہ) حضرت عروہ کہتے ہیں کہ جنگ یرموک[1] کے دن صحابہ کرامؓ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تم کفار پر حملہ نہیں کرتے تاکہ ہم بھی ایک ساتھ حملہ کر دیں؟ یہ سن کر حضرت زبیرؓ نے حملہ کیا۔ کفار نے (تلوار کی) دو ضربیں ان کے کندھے پر لگائیں ان دو ضربوں کے درمیان ایک وہ ضرب تھی جو جنگ بدر میں انہیں لگی تھیں۔ جناب عروہ کہتے ہیں بچپن میں اپنی انگلیاں ان زخموں میں ڈالتا اور کھیلتا (ان زخموں میں کھول پڑ گئے تھے)

---

[1] یرموک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں وہاں حضرت عمرؓ کی خلافت میں مسلمانوں اور نصاریٰ میں بڑی سخت جنگ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں اس جنگ میں ایک لاکھ پانچ ہزار نصرانی مارے گئے اور چالیس ہزار قید ہوئے چار ہزار مسلمان بھی شہید ہوئے ۱۲ منہ

باب ۲۰۹۸ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالَ عُمَرُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

۳۴۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔ قَالَهُ أَبُو عُثْمَانَ

۳۴۵۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ۔

باب حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی فضیلت [۱]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وصال تک حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے راضی رہے [۲]

(از محمد بن ابی بکر از معتمر بن سلیمان از والد خود) ابی عثمان نہدی کہتے ہیں بعض لڑائیوں میں (جنگ احد میں) جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذاتِ خود قتال فرمایا آنحضرتؐ کے ساتھ کوئی نہ رہا سوا طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کے۔

اس بات کو ابو عثمانؓ نے ان دونوں سے سن کر نقل کیا۔

(از مسدد از خالد از ابن ابی خالد از قیس از ابن ابی حازم) حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا جس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچایا تھا بالکل شل ہو گیا تھا [۳]

باب ۲۰۹۹ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ۔

۳۴۵۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ جَمَعَ

باب سعد بن ابی وقاص زہری کی فضیلت [۶]

بنو زہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال کے لوگ تھے ان کے والد کا نام مالک ہے۔

(از محمد بن مثنی از عبد الوہاب از یحییٰ از سعید بن مسیب) حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن اپنے ماں باپ دونوں کو میرے لیے جمع کیا (یعنی فرمایا

---

[۱] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے جانثار تھے ان کا نسب یہ ہے طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن کعب بن سعد بن تیم بن کعب یہ مرہ بن کعب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں جنگ جمل میں شہید ہوئے حضرت علی نے باوجودیکہ طلحہ ان کے مخالف لشکر یعنے حضرت عائشہؓ کے ساتھ شریک تھے جب ان کی شہادت کی خبر سنی تو اتنا روئے کہ آپ کی داڑھی تر ہو گئی مروان نے ان کو تیر سے شہید کیا ۱۲ منہ [۲] یہ روایت اوپر گذر چکی ہے کہ حضرت عمرؓ نے چھ آدمیوں کی نسبت فرمایا طلحہ بھی ان میں سے تھے کہ آنحضرت مرتے تک ان سے راضی رہے ۱۲ منہ [۳] احد کے دن ۱۲ منہ [۴] از کار رفتہ ۱۲ منہ [۵] مشرکوں نے جنگ احد میں آنحضرت ص پر وار کرنا چاہا طلحہ نے اپنے ہاتھ پر لیا مسند طیالسی میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضؓ نے کہا ہم نے طلحہ کو احد کے دن دیکھا ان کو ستر کئی زخم لگے تھے انگلی بھی کٹ گئی تھی دوسری روایت میں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلحہ کیلئے بہشت واجب ہو گئی۔ ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا آنحضرت سے میں نے سنا طلحہ اور زبیر دونوں بہشت میں میرے ہمسائے ہوں گے ۱۲ منہ [۶] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے جان نثار اور خیر خواہ تھے ان کا نسب یہ ہے سعد بن ابی وقاص بن وہیب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرہ یہ کلاب میں آنحضرت ص سے مل جاتے ہیں اور وہیب حضرت آمنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے چچا تھے ۱۲ منہ

لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ۔

۳۴۵۹۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

۳۴۶۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا رض يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ قَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي۔

بَاب ۲۱ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ

تجھ پر میرے ماں باپ قربان)[1]

(از مکی بن ابراہیم از ہاشم بن ہاشم از عامر بن سعد) عامر کے والد حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ایک زمانہ میں مسلمانوں کا تیسرا حصہ اپنے آپ کو دیکھا[2]

(از ابراہیم بن موسی از ابن ابی زائدہ از ہاشم بن ہاشم بن عقبہ بن ابی وقاص از سعید بن مسیب) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے مجھ سے پہلے کوئی اسلام نہیں لایا۔ اسی دن اسلام لائے جس دن میں مسلمان ہوا[3]۔ سات دن مجھ پر اس طرح گذرے کہ میں تین مسلمانوں میں سے ایک تھا۔[4]

ابن ابی زائدہ کے ساتھ اس حدیث کو ابواسامہ نے بھی روایت کیا

(از ہاشم از عمرو بن عون از خالد بن عبداللہ از اسماعیل از قیس) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ تمام عربوں میں پہلا شخص میں ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ کے ساتھ بعض جہادوں میں درخت کے پتے کھا کر گذارہ کرتے ہم میں سے ہر کوئی ایسا پاخانہ پھرتا جیسے بکری یا اونٹ کی لید بالکل خشک۔ باوجود اس حال کے بنی اسد مجھے نماز سکھاتے ہیں اگر یہی بات ہے تو میں اب تک بالکل بے نصیب رہا[6] اور میرے تمام اعمال بے کار گئے[7]

واقعہ یہ تھا کہ بنی اسد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی چغلی کھائی تھی انہیں یہ کہا تھا کہ وہ اچھی طرح نماز بھی نہیں پڑھ سکتے۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامادوں

---

[1] یوں فرمایا تیر مار میرے ماں باپ تجھ پر صدقے ۱۲ منہ [2] سعد بن ابی وقاص سے ۱۲ منہ [3] صرف تین ہی مرد مسلمان تھے سعدؓ اور ابوبکر صدیقؓ اور بلالؓ ۱۲ منہ [4] اس پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ ابوبکرؓ اور حضرت خدیجہ اور کئی آدمی سعدؓ سے پہلے اسلام لائے تھے بعضوں نے کہا کہ حضرت سعد نے اپنے علم کی رو سے کہا مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ابن عبدالبر نے سعد سے نقل کیا میں ۱۹ برس کی عمر میں اسلام لایا ابوبکر صدیقؓ کے ہاتھ پر اس وقت میں ساتواں مسلمان تھا بعضوں نے کہا صحیح عبارت اس حدیث کی یوں ہے مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ یعنی جس دن میں مسلمان ہوا اس دن کوئی مسلمان نہیں ہوا۔ حافظ نے کہا ابن مندہ نے معرفت میں اس حدیث کو یوں ہی نقل کیا اس صورت میں کوئی اشکال نہ رہے گا ۱۲ منہ [5] جن لوگوں نے حضرت سعدؓ کی شکایت حضرت عمرؓ سے کی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے ان میں بنی اسد کے لوگ بھی شریک تھے یہ قصہ اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ۱۲ منہ [6] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنے دنوں رہا نماز بھی نہ سیکھی ۱۲ منہ [7] کیونکہ نماز سب نیک کاموں میں اہم ہے ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ

أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ۔

(جو حضرت زینب کے شوہر تھے)

۳۴۴۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِّنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا وَاللّٰهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَّهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنٰى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهٖ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفٰى لِي۔

بَابٌ ۲۱۰ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ

کا بیان۔

آپؐ کے ایک داماد ابوالعاص بن الربیع بھی تھے

(از ابوالیمان از شعیب از زہری از علی بن حسین از مسور بن مخرمہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوجہل کی بیٹی (جویریہ) کو شادی کا پیغام دیا یہ خبر حضرت فاطمہؓ کو پہنچی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ عرض کیا کہ آپؐ کی قوم والے کہتے ہیں کہ آپؐ کو اپنی بیٹیوں کے ستانے پر کوئی غصہ نہیں آتا۔ (اسی کا اثر ہے) اب حضرت علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں، یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے (لوگوں کو خطبہ سنایا) حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے خود سنا آپؐ نے تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے ایک بیٹی ابوالعاص بن الربیع کو دی اس نے جو بات کہی سچی کی۔ [1] (حقیقت یہ ہے کہ) فاطمہ میرا ٹکڑا ہے اسے جو بات بری لگے میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ خدا کی قسم یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ کے رسولؐ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک شخص کے نکاح میں رہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا محمد بن عمرو بن حلحلہ نے بحوالہ ابن شہاب از علی یہ زیادہ کہا کہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے بنی عبد الشمس میں سے ایک داماد (ابوالعاص) کی تعریف کی فرمایا انہوں نے دامادی کا پورا حق ادا کیا جو بات کہی سچی کر دکھائی اور جو وعدہ کیا پورا کر دکھایا۔

باب زید بن حارثہ کی فضیلت [2] (جو آنحضرت

---

[1] علی رضی اللہ عنہ سے تعجب ہے، وہ اپنا وعدہ کیوں نہ پورا کریں ہوا یہ تھا کہ ابوالعاص نے حضرت زینبؓ سے نکاح ہوتے وقت یہ شرط کر لی تھی کہ ان کے ہوتے ہوئے نکاح میں دوسری بی بی نہ کروں گا اس شرط کو ابوالعاص نے پورا کیا شاید حضرت علی نے بھی یہی شرط کی ہو لیکن جویریہ کو پیام دیتے وقت وہ بھول گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عتاب کا خطبہ پڑھا تو ان کو اپنی شرط یاد آ گئی اور وہ اس ارادے سے باز آئے بعضوں نے کہا حضرت علیؓ سے ایسی کوئی شرط نہیں ہوئی تھی لیکن حضرت فاطمہؓ بڑے دکھوں میں گرفتار تھیں والدہ گذر گئیں تینوں بہنیں گذر گئیں اکیلی باقی رہ گئی تھیں اب سوکن آنے سے اور پریشان ہو کر اندیشہ تھا کہ ان کی جان کو نقصان پہنچے اس لئے آپؐ نے حضرت علی پر عتاب فرمایا اور میں نے ابن ماجہ میں کئی اس کے وجوہ بیان کئے ہیں ۱۲ منہ

[2] یہ بنی کلب میں سے تھے جاہلیت کے زمانے میں قید ہو کر آئے تھے حکیم بن حزام نے ان کو خرید کر اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ کو گذرانا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا پھر زید کے باپ اور چچا آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیدؓ کو اختیار دیا چاہیں تو ان کے ساتھ چلے جائیں زیدؓ نے کہا میں تو آپؐ کے سوا اور کسی کے پاس کبھی جانے کا نہیں ۱۲ منہ

مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے)

حضرت براء رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپؐ نے زید سے فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا دوست[1] ہے

۳۴۶۲- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رض قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِيْ اِمَارَتِهٖ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ وَاَيْمُ اللّٰهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْاِمَارَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهٗ۔

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عبداللہ بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر تیار کیا (جسے بعث اسامہ[2] کہتے ہیں) اور اس کا سردار حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا (جو نوعمر تھے) کسی نے حضرت اسامہ رض کو سردار بنائے جانے[3] پر طعن کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگو) اگر تم اسامہ کی امارت پر (امیر ہونے پر) اعتراض کرتے ہو تو گویا تم نے اس کے باپ کی سرداری پر بھی طعنہ کیا[4]۔ خدا کی قسم زید سرداری کے لائق تھا اور ان لوگوں میں تھا جو سب سے زیادہ مجھے محبوب ہیں اور زید رض کے بعد یہ اسامہ بھی مجھے بہت محبوب ہیں[5]

۳۴۶۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا اس وقت حضورؐ بھی موجود تھے حضرت اسامہ اور ان کے والد زید دونوں لیٹے ہوئے تھے اس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں اس بات کو سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے

---

[1] یہ مولیٰ کا ترجمہ ہے عربی زبان میں مولیٰ کے بہت سے معنے آتے ہیں مالک اور غلام اور مددگار اور دوست اور محب وغیرہ ۱۲ منہ [2] یہ لشکر آنحضرت صلعم نے مرض موت میں تیار کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ فوراً روانہ ہو جائے مگر اس عرصہ میں آپ کی وفات ہو گئی وہ لشکر مدینہ ہی کے قریب ٹھہرا تھا آپ کے بعد ابوبکر رضی نے اپنی خلافت میں اس کو تیار کر کے روانہ کیا ۱۲ منہ [3] بوڑھے بوڑھے لوگ جیسے اسامہ کیسے سردار ہوئے کہتے ہیں اس لشکر میں ابوبکر اور عمرؓ اور قریش کے بہت بوڑھے اور رئیس لوگ بھی تھے مگر آنحضرت صلعم نے ایک مصلحت سے اسامہؓ کو اس کا سردار مقرر کیا تھا کہ ان کے والد زید جنگ میں مارے گئے تھے اسامہ خوب دل توڑ کر ان دشمنوں سے لڑیں گے بعضوں نے کہا آپ کو جاہلیت کی رسم توڑنا تھی کہ خواہ مخواہ بوڑھا شخص سردار ہوتا غرض جب عیاش وغیرہ کئی لوگوں نے یہ طعن تشنیع شروع کئے تو حضرت عمرؓ نے ان کو ڈانٹا اس پر بھی ان لوگوں نے اسامہ کی ماتحتی میں جانے سے توقف کیا آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت عمرؓ تشریف لائے آپ کو یہ قصہ سنایا آپؐ نے آزردہ ہو کر یہ خطبہ سنایا جو آگے مذکور ہے ۱۲ منہ [4] حالانکہ زید اپنی لڑائیوں میں سردار رہ چکے تھے اس وقت کسی نے طعنہ نہیں کیا تھا ۱۲ منہ [5] یعنی ان لوگوں میں جو مجھے بہت محبوب ہیں معلوم ہوا کہ امامت مفضول کی باوجود فاضل درست ہے کیونکہ اس لشکر میں ابوبکر و عمرؓ بھی تھے اور وہ بالاتفاق اسامہ سے افضل تھے اس حدیث کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسامہ کے لشکر کے ساتھ نہ جائے اس پر اللہ کی لعنت ہے اور شیعہ اس سے دلیل لیکر ابوبکر اور عمرؓ پر طعنہ مارتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر و عمر تو ان لوگوں میں نہ تھے جو اسامہ کی سرداری پر طعنہ کرتے ہوں بلکہ وہ بخوشی جانے پر مستعد تھے اتنے میں آنحضرت کی بیماری سخت ہو گئی آپ نے ابوبکر کو خود روک لیا (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ قَالَ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ ۔

آپ کو یہ بات بہت پسند آئی آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا۔

بَابٌ ۲۱۰۲ ذِكْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

باب حضرت اسامہ بن زیدؓ کا بیان۔

۳۴۶۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ عَنْ حَدِيثِ الْمَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي قُلْتُ لِسُفْيَانَ فَلَمْ تَحْمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ قَالَ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ۔

(از قتیبہ بن سعید از لیث از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کی فکر پیدا ہوئی انہوں نے (آپس میں) کہا کہ اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرنے کے لیے اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا جو آپ کا محبوب ہے اور کون جرأت کرسکتا ہے؟۔

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا وہ کہتے ہیں میں زہری سے مخزومی عورت کے متعلق حدیث سننے گیا وہ مجھ پر پکار اٹھے یعنی مجھ سے ناراض ہوگئے علی کہتے ہیں میں نے سفیان سے پوچھا پھر تم نے یہ حدیث کس سے سنی؟ انہوں نے کہا میں نے یہ واقعہ ایوب بن موسیٰ کی کتاب میں پڑھا انہوں نے زہری سے روایت کی انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی وہ کہتی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت (فاطمہؓ) نے چوری کی۔ لوگوں نے کہا اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کریگا؟ کسی کو جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی یہی کیفیت تھی کہ جب ان میں کوئی بڑا آدمی (رئیس یا باثر) چوری کرتا تو اسے معاف کردیتے اور جب کمزور (غریب یا بے وسیلہ) چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا۔ میں تو اگر (میری بیٹی) فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالوں۔

بَابٌ ۲۱۰۳

باب

۳۴۶۵۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

(از حسن بن محمد از ابوسعید یحییٰ بن عباد از ماجشون از عبداللہ بن

(بقیہ از صفحہ سابقہ) وہ نماز پڑھا ئیں کئی دن بعد آپ کا انتقال ہوگیا فرصت کہاں ملی کہ اسامہ کا لشکر روانہ ہوتا پھر ابوبکر خلیفہ ہوئے تو انہوں نے سب کو اسامہ کے ساتھ روانہ کردیا صرف حضرت عمرؓ کو صلاح مشورے کے لئے رکھ لیا پس طعنہ محض لغو ٹھہرا ۱۲ منہ (حاشیہ متعلقہ صفحہ ہذا) ؎۱ باب کی مطابقت اس طرح سے ہے کہ آپ کو زید سے بہت محبت تھی جب تو قیافہ شناس کی اس بات سے خوش ہوئے منافق طعنہ کرتے تھے کہ اسامہ کا رنگ کالا اور وہ زید کے بیٹے نہیں ہیں ۱۲ منہ ؎۲ جس نے چوری کی تھی اور شریف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ ؎۳ وہ قریش کے اشراف لوگوں میں سے تھی ۱۲ منہ ؎۴ کہ اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ۱۲ منہ

اَبُوْ عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا الْمَاجِشُوْنُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا وَّ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ اِلٰى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهٗ فِيْ نَاحِيَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ فَقَالَ انْظُرْ مَنْ هٰذَا لَيْتَ هٰذَا عِنْدِيْ فَقَالَ لَهٗ اِنْسَانٌ اَمَا تَعْرِفُ هٰذَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ اُسَامَةَ قَالَ فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَاْسَهٗ وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَوْ رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَحَبَّهٗ۔

دینار ایک دن حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد (نبوی) میں تھے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ مسجد کے ایک کونے میں کپڑے زمین پر گھسیٹ رہا ہے۔ عبداللہ بن دینار کہتے ہیں مجھے حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا دیکھ تو یہ کون ہے؟ کاش یہ میرے پاس[1] ہوتا۔ ایک آدمی نے یہ الفاظ سن کر کہا ابوعبدالرحمٰن! آپ اسے نہیں پہچانتے؟ یہ محمدؐ ہے اسامہ بن زید کا بیٹا یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے (شرمندگی سے اپنا) سر جھکا لیا پھر کہنے لگے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے محبت کرتے (جیسے اس کے باپ دادا سے کرتے تھے)

۳۴۶۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمَا وَقَالَ نُعَيْمٌ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ مَوْلًى لِّاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ وَكَانَ اَيْمَنُ بْنُ اُمِّ اَيْمَنَ اَخَا اُسَامَةَ لِاُمِّهٖ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَرَاٰهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوْعَهٗ وَلَا سُجُوْدَهٗ فَقَالَ اَعِدْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ مَوْلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اِذْ دَخَلَ الْحَجَّاجُ بْنُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از معتمر از والدش از ابوعثمان نہدی) اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اور امام حسنؓ کو اٹھا لیتے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ ان دونوں سے محبت کر میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں۔

نعیمؒ بن حماد بحوالہ عبداللہ بن مبارک از معمر کہتے ہیں کہ زہری نے کہا مجھ سے حضرت اسامہ بن زید کے غلام (حرملہ) نے بیان کیا کہ حجاج بن ایمن، ام ایمن کا پوتا اور ایمن اسامہ کا ماں کی جانب سے بھائی تھا۔[2] (باپ الگ الگ تھے) وہ انصاری تھے۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اسے دیکھا کہ رکوع[3] و سجود پورے طور سے ادا نہیں کیا حضرت عبداللہؓ نے کہا پھر سے نماز پڑھ۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں مجھ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ولید بن مسلم سے نقل کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن نمر، انہوں نے زہری سے نقل کیا زہری نے کہا مجھ سے حرملہ نے کہا جو اسامہ بن زید کا غلام تھا وہ عبداللہ بن عمر کے ساتھ تھا۔ اتنے میں حجاج بن ایمنؓ

---

[1] تو میں اس کو سزا دیتا کہ یہ کیوں کپڑے گھسیٹ رہا ہے ۱۲ منہ [2] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [3] ایمن کے باپ یعنی ام ایمن کے پہلے خاوند کا نام عبید بن عمر حبشی تھا ۱۲ منہ [4] یعنی اس کے بیٹے حجاج بن ایمن کو اس لئے کہ ایمن تو جنگ حنین میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں شریک تھے اور وہاں شہید ہو گئے تھے آگے کی روایت سے اس کی تصریح ہو جاتی ہے ۱۲ منہ

أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلَا سُجُودَهُ فَقَالَ أَعِدْ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ مَنْ هَذَا قُلْتُ الْحَجَّاجُ ابْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آئے انہوں نے نماز میں پوری طرح رکوع و سجود ادا نہیں کیے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا نماز پڑھ جب (دوبارہ نماز پڑھ کر) وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کون آدمی ہے؟ میں نے عرض کیا حجاج بن ایمن بن ام ایمن۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے دیکھتے تو اس سے محبت کرتے پھر انہوں نے ام ایمن اور ان کی اولاد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حال ان سے بیان کیا۔

امام بخاری کہتے ہیں میرے کسی دوست (یعقوب بن سفیان) نے اس حدیث کو سلیمان بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا اس میں اتنا اضافہ الفاظ ہے کہ ام ایمن نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں کھلایا تھا۔

بَاب ۲۱۰۴ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ

باب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

۳۴۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ غُلَامًا أَعْزَبَ وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ فَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى

(از اسحاق بن نصر از عبدالرزاق از معمر از زہری از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں جب کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کہ کوئی خواب دیکھوں تو آپ سے بیان کروں۔ میں مجرد جوان تھا اور آپ کے زمانے میں مسجد (نبوی) میں ہی سویا کرتا تھا۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا گویا دو فرشتے آئے وہ مجھے پکڑ کر دوزخ کی طرف لے گئے۔ کنوئیں کی طرح تہ بہ تہ اس کی بندش ہے اور جیسے کنوئیں پر دو کونے اٹھے ہوتے ہیں (جن پر لکڑیاں لگائی جاتی ہیں) ایسے ہی اس پر دو کونے اٹھے ہوئے ہیں اس میں کچھ لوگ میرے جانے پہچانے بھی موجود ہیں۔ میں اس وقت یہی کہنے لگا دوزخ سے اللہ کی پناہ دوزخ سے اللہ کی پناہ۔ ان دو فرشتوں سے ایک تیسرا فرشتہ آکر ملا اور مجھ سے بولا کچھ خوف مت کر۔

چنانچہ میں نے یہ خواب (اپنی ہمشیرہ) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ

لہ انہی ام ایمن کے بیٹے حضرت اسامہ بھی تھے ۱۲ منہ۔ سلہ ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن تھی صغر سنی میں اپنے والد کے ساتھ مسلمان ہوئے اور انہی کے ساتھ ہجرت کرکے مدینہ میں آئے تھے بہت بڑے عالم اور عابد اور زاہد تھے ۸۶ سال کی عمر میں انتقال فرمایا ۷۳ھ میں ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا۔

۳۴۶۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ اچھا آدمی ہے کاش رات کو نماز تہجد بھی پڑھا کرتا۔ جناب سالم کہتے ہیں اس کے بعد سے عبداللہ رات کو بہت کم سوتے تھے (تہجد اور عبادت میں مصروف رہتے تھے)

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از یونس از زہری از سالم از ابن عمر رضی اللہ عنہما) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبداللہ رضی اللہ عنہ صالح آدمی ہے

باب ۲۱۰۵ مَنَاقِبُ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب حضرت عمار اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان۔

۳۴۶۹۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَكَ لِي قَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَلَيْسَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ غَيْرُهُ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ يَقْرَأُ

(از مالک بن اسماعیل از اسرائیل از مغیرہ از ابراہیم) جناب علقمہ کہتے ہیں میں ملک شام میں وارد ہوا، میں نے مسجد میں دو رکعتیں پڑھیں پھر یہ دعا کی یا اللہ مجھے کوئی نیک ساتھی عنایت فرما، میں نے کچھ لوگ دیکھے ان کے پاس جا کر بیٹھا، اتنے میں ایک بوڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے کہا حضرت ابو الدرداء صحابی رضی اللہ عنہ۔ میں نے ان سے کہا میں نے ابھی یہ دعا کی تھی "یا اللہ کوئی نیک رفیق عنایت فرما" تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج دیا۔ انہوں نے پوچھا تم کس ملک کے رہنے والے ہو؟ میں نے عرض کیا کوفہ کا! انہوں نے کہا کیا تمہارے پاس ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں؟ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین تکیہ، وضو کا برتن لیے رہتے کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر شیطان کے اغوا سے بچایا ہے[1] (یعنی عمار بن یاسرؓ) کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت

---

[1] دونوں بڑے جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضرت عمارؓ نے اسلام پر بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔ ابوجہل ملعون نے ان کی والدہ کو اسلام لانے پر مار ڈالا تھا وہ اسلام کے زمانہ میں پہلی شہید عورت تھیں حذیفہ بن یمان اللہ رازی بنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے راز کی باتیں ان کو بتلائی تھیں ان کو صاحب السر یعنی رازدار کہا جاتا تھا۔ عمارؓ حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صفین میں شہید ہوئے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت کے کچھ دن بعد وفات پائی۔ امام بخاری رحمہ نے دونوں کو ایک باب میں اس لئے بیان کیا کہ ابوالدرداءؓ نے دونوں کی تعریف ایک ساتھ بیان کی اور ابن مسعودؓ کو الگ بیان کیا کیونکہ ان کی فضیلت کی حدیثیں اور بھی ملیں جو حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی شرط پر تھیں ۱۲ منہ

عَبْدَ اللّٰهِ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنی حذیفہ بن یمان رض) پھر پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رض اس سورت کو کیسے پڑھتے ہیں وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى میں نے ان کے سامنے یہ سورت پڑھ کر سنائی۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورت مجھے دہن بدہن پڑھائی (یعنی جیسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ پڑھتے ہیں اسی طرح پڑھائی)۔

۳۴۷۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسَ اِلٰى اَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ مِمَّنْ اَنْتَ قَالَ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ اَوْ مِنْكُمُ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِيْ عَمَّارًا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ اَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ يَعْنِيْ حُذَيْفَةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ اَوْ مِنْكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ اَوِ السِّوَادِ قَالَ بَلٰى قَالَ كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقْرَاُ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى قُلْتُ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ مَا زَالَ بِيْ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى كَادُوْا يَسْتَزِلُّوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از مغیرہ) جناب ابراہیم نخعی کہتے ہیں کہ جناب علقمہ رح شام کے ملک میں گئے جب مسجد میں پہنچے تو یہ دعا کی یا اللہ مجھے نیک رفیق عنایت فرما چنانچہ انہیں حضرت ابودرداء رض نے پوچھا تم کہاں سے آئے؟ انہوں نے کہا کوفہ سے! حضرت ابوالدرداء رض نے کہا کیا تمہارے شہر میں یا تم لوگوں میں وہ شخص نہیں ہیں جنہیں اللہ نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان پر شیطان کی شر سے بچا رکھا ہے (یعنی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) میں نے عرض کیا موجود ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے ایسے رازداروں سے واقف جنہیں ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (یعنی حذیفہ رض) میں نے کہا موجود ہیں پھر انہوں نے کہا کیا تم میں وہ شخص نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک رکھتے تھے یا تکیہ (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رض) میں نے کہا موجود ہیں۔ انہوں نے کہا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى میں نے کہا آگے وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى[1] پڑھا کرتے تھے کہنے لگے یہاں کے لوگ ہمیشہ مجھے پھسلانے اور غلطی کرانے کی کوشش کرتے رہے جس طرح میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس کے سوا اور طرح پڑھتے ہیں[2]۔

باب ۲۱۰۶ مَنَاقِبِ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ

باب حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ[3]

---

[1] مشہور قرأت یوں ہے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۱۲ منہ [2] کہتے ہیں پہلے یہ آیت یونہی اتری تھی وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى پھر وَمَا خَلَقَ کا لفظ اس میں زیادہ ہوا لیکن عبداللہ بن مسعود اور ابوالدرداء کو اس کی خبر نہ ہوئی وہ اگلی قرأت ہی پڑھتے رہے ۱۲ منہ [3] یہ بھی عشرہ مبشرہ میں اور بڑے جلیل القدر صحابی تھے ان کا نام عامر ہے سلسلہ نسب یہ ہے عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک ہیں جا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل جاتے ہیں یہ حضرت عمر رض کی خلافت میں شام میں ۱۸ھ میں طاعون سے مرے ۱۲

الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا۔

کی فضیلت۔

۳۴۷۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔

(ازعمرو بن علی ازعبدالاعلیٰ ازخالد ازابوقلابہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک امین (جو امانت اور دیانت میں سب سے بڑھ کر ہو) گذرا ہے اور ہمارے امین اس امت کے ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

۳۴۷۲- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ رض قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ لَأَبْعَثَنَّ يَعْنِي عَلَيْكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

(ازمسلم بن ابراہیم ازشعبہ ازابی اسحاق ازصلہ) حضرت حذیفہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران (یمن کے قریب ایک شہر ہے) والوں (عیسائیوں) سے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امانت دار شخص کو جو پکا امانت دار ہے بھیجوں گا۔ صحابہ کرام منتظر رہے دیکھئے آپ کسے بھیجتے ہیں؟ چنانچہ آپ نے حضرت ابوعبیدہ رض کو بھیجا۔

بَابٌ ۲۱۰۷ ذِكْرُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

باب حضرت مصعب بن عمیر کی فضیلت۔

بَابٌ ۲۱۰۸ مَنَاقِبُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی فضیلت[1]

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ۔

نافع بن جبیر نے حضرت ابوہریرہ رض سے یوں روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؑ کو اپنی گردن مبارک پر بٹھالیا[2]

۳۴۷۳- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً وَيَقُولُ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

(ازصدقہ ازابن عیینہ ازابوموسیٰ ازحسن) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا ان کی ایک امام حسن علیہ السلام آپ کے پہلو میں تھے۔ آپ کبھی لوگوں کی طرف دیکھتے کبھی امام حسن علیہ السلام کی طرف۔ آپ فرماتے تھے میرا یہ بیٹا سردار ہوگا اور شاید اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں اللہ تعالیٰ صلح کرائے گا۔

۳۴۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ

(ازمسدد ازمعتمر ازوالدش ازابوعثمان نہدی) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ

---

[1] امام حسن کی کنیت ابومحمد پیدائش ماہ رمضان ۳ھ میں اور وفات ۵۰ھ میں امام حسین کی ولادت شعبان ۴ھ میں اور شہادت ۶۱ھ میں ہوئی ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث موصولاً اوپر کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ وَيَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ۔

کو اور امام حسن علیہ السلام کو (گود میں) لے لیتے اور فرماتے یا اللہ میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان دونوں سے محبت فرما یا کچھ ایسے ہی فرماتے (راوی کو شک ہے)

۳۴۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللّٰه عنه أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ۔

(از محمد بن حسین بن ابراہیم از حسین بن محمد از جریر از محمد بن سیرین) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک لایا گیا جو ایک طشت (تھالی) میں رکھا گیا تو وہ آپ کی ناک اور آنکھ پر بید سے بدتہذیبی کرنے لگا اور آپ کے حسن کے متعلق کچھ کہنے لگا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ (کہتے ہیں میں) نے کہا (اپنا بید ہٹالے) امام حسین علیہ السلام سب لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت مشابہ تھے[۳] ان کی داڑھی اور سر کے بالوں پر وسمے کا خضاب تھا[۴]

۳۴۷۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رضی اللّٰه عنه قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ امام حسن علیہ السلام آپ کے کندھے مبارک پر سوار تھے۔ آپ فرما رہے تھے یا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

۳۴۷۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَحَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ۔

(از عبدان از عبد اللہ بن مبارک از عمرو بن سعید بن ابی حسین از ابن ابی ملیکہ) عقبہ بن حارث کہتے ہیں میں نے حضرت ابوبکر رض کو دیکھا انہوں نے امام حسن کو (کندھے پر) اٹھالیا اور کہنے لگے میرا باپ تجھ پر قربان ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہے حضرت علی کے مشابہ نہیں۔ حضرت علی ہنس رہے تھے[۵]

---

[۱] دوسری روایت میں اسامہ سے یوں ہے ایک ران پر مجھ کو بٹھلاتے ایک پر امام حسن کو پھر فرماتے یا اللہ ان پر رحم کر میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں ایک روایت میں یوں ہے یا اللہ امام حسن سے محبت کر اور جو کوئی امام حسن سے محبت رکھے اس سے بھی محبت رکھ سبحان اللہ یہ فضیلت کسی کو کب نصیب ہوئی ہے معلوم ہوا کہ امام حسن کا محب محبوب خداوندی ہے اور ان کا دشمن مبغوض خداوندی ہے ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ محبت اہل بیت کو حسن خاتمہ میں بڑا دخل ہے۔ الہٰی بحق بنی فاطمہ۔ کہ بر قول ایماں کنی خاتمہ ۱۲ منہ [۲] کہنے لگا میں نے تو ایسا خوبصورت آدمی نہیں دیکھا ۱۲ منہ [۳] طبرانی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر بوسہ دیا کرتے تھے ۱۲ منہ [۴] یہ خضاب سیاہ ہوتا ہے یا مائل سیاہی امام حسن بھی ایسا خضاب کیا کرتے تھے اس سے سیاہ خضاب کا جواز ثابت ہوا ۱۲ منہ [۵] دوسری روایت میں یوں ہے حضرت فاطمہ زہرا رض فرماتی تھیں میرا بیٹا پیغمبر صاحب کے مشابہ ہے علی کے مشابہ نہیں ہے ۱۲ منہ

۳۴۷۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَصَدَقَةُ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاقِدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ۔

(از یحیٰی بن معین وصدقہ از محمد بن جعفر از شعبہ از واقد بن محمد از والدش) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آپ کے اہل بیت کے متعلق رکھو[۱]

۳۴۷۹۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام بن یوسف از معمر از زہری) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ امام حسین علیہ السلام سے زیادہ اور کوئی نہ تھا عبدالرزاق کہتے ہیں ہمیں معمر نے بحوالہ زہری از انس روایت کیا۔

۳۴۸۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن ابی یعقوب از ابن ابی نعیم) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک (عراقی) شخص نے پوچھا۔ شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ پوچھا اگر احرام والا شخص مکھی کو مار ڈالے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا (تعجب ہے) عراقی لوگ مکھی مارنے کے متعلق پوچھ رہے ہیں حالانکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے امام حسین کو (بے دردی سے) شہید کر دیا (خدا کا کچھ خوف نہ آیا) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں نواسوں کے متعلق فرمایا تھا یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں[۲]

بَابُ ۲۱۰۸ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب بلال بن رباح کی فضیلت جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام تھے۔

[۱] یعنی آپ کے اہل بیت کی تعظیم اور محبت ہر وقت ملحوظ رکھو ۱۲ منہ [۲] اوپر انس کی روایت میں گذرا کہ امام حسین سے زیادہ مشابہ کوئی نہ تھا دونوں میں موافقت اس طرح ہے کہ کچھ حصے میں امام حسن زیادہ مشابہ تھے کچھ حصے میں امام حسین جیسے اوپر گذر چکا ۱۲ منہ [۳] تو اس پر کچھ پرفدیہ ہے ۱۲ منہ [۴] جیسے پھول کو سونگھتے ہیں اسی طرح آپ ان دونوں شہزادوں کو سونگھتے اپنے بدن سے چمٹاتے اللہ کی سنوار عراق والوں پر ۱۲ منہ [۵] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے ان کو ابوبکر صدیق نے امیہ بن خلف کافر سے خرید کر کے آزاد کر دیا تھا جو اسلام لانے کیوجہ سے سخت تکلیفیں دیا کرتا تھا کہیں گرم پتھر ان کے سینے پہ رکھتا کہیں پتھروں میں گاڑ دیتا تھا معاذ اللہ۔ اصل میں یہ حبشی تھے ۲۰ھ ہجری میں دمشق میں انتقال کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [۶] اس کو امام احمد اور عبد بن حمید نے وصل کیا اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ زہری کا سماع انس سے معلوم ہو جائے ۱۲ منہ۔

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تیری جوتیوں کی چاپ بہشت میں سنی ہے (تو وہاں چل رہا تھا)

۳۴۸۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُولُ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا۔

(از ابونعیم از عبدالعزیز بن ابی سلمہ از محمد بن منکدر) حضرت جابر کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار تھے انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کیا وہ بھی ہمارے سردار ہیں[1]

۳۴۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ بِلَالًا قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ فَأَمْسِكْنِي وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلّٰهِ فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللهِ۔

(از ابن نمیر از محمد بن عبید از اسماعیل از قیس) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اگر آپ نے مجھے اپنی ذات کے فائدے کے لیے خریدا تھا تو مجھے یہیں روک لیں لیکن اگر اللہ کے لیے خریدا تھا تو مجھے جانے دیجئے میں اللہ کا کام (جہاد) کرونگا۔[2][3]

بَاب ۲۱۰۹ ذِكْرُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا۔

باب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔[4]

۳۴۸۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ۔

(از مسدد از عبدالوارث از خالد از عکرمہ) حضرت ابن عباس کہتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ اسے حکمت (قرآن و حدیث) سکھلا دے۔

ہم سے موسیٰ نے انہوں نے وہیب سے انہوں نے خالد سے ابومعمر کی طرح حدیث بیان کی۔

---

[1] حالانکہ بلال اصل میں غلام تھے مگر حضرت عمرؓ نے ان کو سردار فرمایا یہ حضرت عمرؓ کی کسر نفسی تھی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] جب انہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بلالؓ کو مجبور کیا کہ اذان کہتے رہو اور مدینہ میں ہی رہو ۱۲ منہ [3] ہوا یہ تھا کہ بلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد صبر نہ ہو سکا ہر وقت اذان میں آپؐ کا نام آتا آپؐ کی یاد سے قبر شریف کو دیکھ کر دیکھ کر زخم تازہ ہوتا اس لیے بلال رضؓ مدینہ منورہ سے چلے گئے چھ مہینے کے بعد آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں بلال یہ کیا ظلم ہے تو نے ہمیں چھوڑ دیا بلال نے فاطمہؓ کا پوچھا معلوم ہوا انتقال فرما گئیں امام حسن اور امام حسین کو بلا کر گلے لگا لیا خوب روئے لوگوں نے امام حسنؓ سے کہا آپ کہیں تو بلال رضؓ اذان دیں گے انہوں نے فرمائش کی بلال اذان کیلئے کھڑے ہوئے جب اشہد ان محمداً رسول اللہ پر پہنچے روتے روتے بے ہوش ہو کر گرے لوگ بھی رونے لگے آپؐ کی یاد سے کہرام مچ گیا اللھم صل علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم شیخ احمد مجدد رح فرماتے ہیں بلال اذان میں اشہد کے بدل اسہد کہتے شین کو سین مگر ان کا اسہد ہم لوگوں کے ہزار بار اشہد پر فضیلت رکھتا ہے وہ عاشق رسول تھے ہم گناہ گار نابکار یا اللہ بلال رضؓ کے کفش برداروں ہی میں ہم کو رکھ لے آمین یارب العالمین ۱۲ منہ [4] یہ ہجرت سے تین برس پہلے پیدا ہوئے تھے بڑے عالم اور قرآن کی تفسیر میں یگانہ تھے جمال ظاہری اور باطنی دونوں میں بے نظیر ۶۸ ہجری میں طائف میں انتقال کیا ستر برس کی عمر تھی محمد بن حنفیہ نے ان پر نماز پڑھی ۱۲ منہ۔

باب ۲۱۱۰ مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ۔

۳۴۸۵۔ حدثنا احمد بن واقد حدثنا حماد بن زید عن ایوب عن حمید بن ھلال عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی زیدا وجعفرا وابن رواحۃ للناس قبل ان یاتیھم خبرھم فقال اخذ الرایۃ زید فاصیب ثم اخذ جعفر فاصیب ثم اخذ ابن رواحۃ فاصیب وعیناہ تذرفان حتی اخذ سیف من سیوف اللہ حتی فتح اللہ علیھم۔

باب ۲۱۱۱ مناقب سالم مولی ابی حذیفۃ رضی اللہ عنھما۔

۳۴۸۶۔ حدثنا سلیمن بن حرب حدثنا شعبۃ عن عمرو بن مرۃ عن ابراھیم عن مسروق قال ذکر عبد اللہ عند عبد اللہ بن عمرو فقال ذاک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول استقرؤا القران من اربعۃ من عبد اللہ بن مسعود فبدا بہ وسالم مولی ابی حذیفۃ وابی بن کعب ومعاذ بن جبل قال لا ادری بدا بابی او بمعاذ۔

باب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فضیلت [1]

(از احمد بن واقد از حماد بن زید از ایوب از حمید بن ہلال) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ کے شہید ہونے کی خبر قاصد آنے سے بہت پہلے سنا دی تھی چنانچہ فرمایا پہلے جھنڈا زیدؓ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے سنبھالا وہ شہید ہوئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہو گئے آپ کی آنکھیں یہ کہتے ہوئے نمناک تھیں پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار خالد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا سنبھالا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔

باب سالم بن معقل کی فضیلت [2]۔ جو ابو حذیفہ کے غلام تھے۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از عمرو بن مرہ از ابراہیم) جناب مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے سامنے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کا ذکر خیر آیا تو انہوں نے فرمایا حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ ایسے شخص ہیں جن سے مجھے محبت ہے اور ہمیشہ رہے گی اور یہ اس وقت سے ہے جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے آپ فرماتے تھے قرآن کریم کا علم چار آدمیوں سے حاصل کرو، عبد اللہ بن مسعود سے آپ نے پہلے ان کا نام لیا۔ سالم سے جو ابو حذیفہ کا غلام ہے ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔

مسروق یا عبد اللہ بن عمرو نے کہا مجھے یاد نہیں آپ نے پہلے ابی رضی اللہ عنہ کا نام لیا یا معاذ کا۔

---

[1] یہ بڑے شجاع اور بہادر اور مسلمانوں کے ایک لائق جنرل تھے ان کا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرہ بن کعب میں مل جاتا ہے عمر بہت کم یعنی چالیس پر کئی سال کی پائی حمص میں سنہ ۲۱ ہجری میں انتقال کیا ۱۲ منہ

[2] ان کی اصل ملک فارس سے ہے یہ ابو حذیفہ کی بی بی کے غلام تھے بڑے فاضل اور قاری قرآن تھے ۱۲ منہ

بَابُ ۲۱۱۲ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

باب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔

۳۴۸۷۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّقَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا وَّقَالَ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِّنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَّسَالِمٍ مَّوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَّمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ۔

(از حفص بن عمر از شعبہ از سلیمان از ابو وائل از مسروق) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدکلامی اور فحش گوئی ہرگز نہ کرتے تھے آپؐ نے فرمایا مجھے تم میں وہ لوگ پسند ہیں جن کے اخلاق عمدہ ہوں اور فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود۔ سالم غلام ابو حذیفہ۔ ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

۳۴۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ دَخَلْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَرَاَيْتُ شَيْخًا مُّقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اسْتَجَابَ قَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ قَالَ اَفَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمُ الَّذِيْ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ اَوَلَمْ يَكُنْ فِيْكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِيْ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ كَيْفَ قَرَاَ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ وَّالَّيْلِ فَقَرَاْتُ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى قَالَ اَقْرَاَنِيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ

(از موسیٰ از ابو عوانہ از مغیرہ از ابراہیم) جناب علقمہ کہتے ہیں میں ملک شام میں گیا میں نے (مسجد میں جاکر) دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی یا اللہ مجھے کسی نیک آدمی کی صحبت نصیب فرما۔ اتنے میں ایک بڑے میاں کو دیکھا جو چلے آرہے ہیں جب وہ نزدیک آئے تو میں نے دل میں کہا کہ شائد اللہ نے میری دعا قبول کی۔ انہوں نے پوچھا تو کہاں سے آیا میں نے کہا کوفے سے انہوں نے کہا کیا تم لوگوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین اور تکیہ اور وضو کا برتن اٹھانے والا (عبداللہ بن مسعودؓ) نہیں ہے؟ کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جسے شیطان سے پناہ دی گئی (عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ) کیا تم میں وہ شخص نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رازدار تھا۔ وہ راز ان کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تھا (حذیفہ رضؓ) بھلا یہ بتاؤ! ام عبد کے بیٹے (عبداللہ بن مسعودؓ) سورہ واللیل اذا یغشی کو کس طرح پڑھتے تھے؟ میں نے یوں پڑھا وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى بڑے میاں نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت اسی طرح پڑھائی کہ آپؐ

ـــه یہ بنی ہذیل میں سے تھے اور قدیم الاسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے سفر اور حضر ہر جگہ آپؐ کے ساتھ رہتے بہت پست قد او ... بڑے فقیہ اور عالم تھے ۳۲ھ ہجری میں انتقال کیا عمر ساٹھ پر کئی سال پائی ۱۲ منہ

اِلَیَّ فِیَّ فَمَا زَالَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰی کَادُوْا یَرُدُّوْنِیْ۔ | کا منہ میرے منہ کے سامنے تھا۔ اب یہ لوگ (شام کے باشندے) ہیں کہ، مجھ سے اور طرح پڑھوائیں۔

۳۴۸۹۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ سَاَلْنَا حُذَیْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِیْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْیِ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَاْخُذَ عَنْهُ فَقَالَ مَا اَعْرِفُ اَحَدًا اَقْرَبَ سَمْتًا وَّهَدْیًا وَّدَلًّا بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ۔

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ابی اسحاق) عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کوئی ایسا شخص بتلائیے! جو خصلت و سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب ہو تا کہ ہم اس سے دین کا علم حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا میں تو سیرت وطریقت اور وضع میں ام عبد کے بیٹے (ابن مسعود رض) سے زیادہ کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں پاتا۔

۳۴۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِیْ مِنَ الْیَمَنِ فَمَکَثْنَا حِیْنًا مَا نَرٰی اِلَّا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰی مِنْ دُخُوْلِهٖ وَدُخُوْلِ اُمِّهٖ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

(از محمد بن علاء از ابراہیم بن یوسف بن ابی اسحاق از والد شاز ابی اسحاق از اسود بن یزید) حضرت ابو موسیٰ اشعری رض کہتے تھے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہم عرصے تک یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے کوئی شخص ہیں۔ کیونکہ وہ اور ان کی والدہ اکثر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے جاتے رہتے تھے۔

بَاب ۲۱۱۳ ذِکْرِ مُعٰوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رض کا تذکرہ[1]

۳۴۹۱۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی عَنْ عُثْمٰنَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ

(از حسن بن بشر از معافی از عثمان بن اسود از ابن ابی ملیکہ) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد وتر کی ایک رکعت پڑھی۔ ان کے پاس

---

[1] ان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف ان کے والد ابو سفیان تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر جنگ کرتے رہے اخیر میں مجبور ہو کر مسلمان ہوئے معاویہ آنحضرت کے منشی بھی تھے ۶۰ ہجری میں دمشق میں مرے بیاسی سال کی عمر پائی امام بخاری نے اور بابوں کی طرح یوں نہ کہا کہ معاویہ کی فضیلت کیونکہ ان کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی امام نسائی اور اسحاق بن راہویہ نے ایسا ہی کہا۔ مترجم کہتا ہے صحابیت کا ادب ہم کو اس ~~مسئلے~~ سے کہ معاویہ کے حق میں کچھ کہیں۔ چونکہ حضرت معاویہ رض کا جو مقام احادیث سے ثابت ہے وہ بہت بلند ہے اور حضرت معاویہ رض کے والد حضرت معاویہ رض کے والد حضرت ابو سفیان رض کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا کہ جو شخص ابو سفیان رض کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہو گیا اس سے حضرت ابو سفیان رض اور حضرت معاویہ رض کے گھرانے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے دوسری بات یہ کہ جب حضرت حسین رض و حسن رض نے حضرت معاویہ رض کے ہاتھ پر بیعت کی تو آخر دم تک آپس میں پیار و محبت ہی رہا۔ واللہ اعلم۔

بِوَاحِدَةٍ قَالَ اَوْتَرَ مُعٰوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَاَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۴۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لَكَ فِىْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعٰوِيَةَ فَاِنَّهُ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ قَالَ اِنَّهُ فَقِيْهٌ۔

۳۴۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِى التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ اَبَانَ عَنْ مُعٰوِيَةَ رض قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِى الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

بَاب ۲۱۱۴ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

۳۴۹۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِّنِّىْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِىْ۔

ابن عباسؓ کا ایک غلام (کریب) بیٹھا تھا۔ وہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور ایک وتر کی رکعت پر اعتراض کیا)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ان کے متعلق کچھ نہ کہو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکے ہیں[1]۔

(از ابن ابی مریم از نافع بن عمر از ابن ابی ملیکہ) حضرت ابن عباسؓ سے دریافت کیا گیا کیا آپ کو امیر المومنین حضرت معاویہ کے متعلق کچھ اعتراض ہے؟ انہوں نے وتر کی ایک رکعت پڑھی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا انہوں نے ٹھیک کیا وہ فقیہ ہیں[2]

(از عمرو بن عباس از محمد بن جعفر از شعبہ از ابی التیاح از حمران بن ابان) حضرت معاویہؓ نے (لوگوں سے) فرمایا تم وہ نماز پڑھتے ہو کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے مگر آپؐ کو پڑھتے نہیں دیکھا بلکہ آپؐ نے اس سے منع کیا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (سنت کی) پڑھنے سے۔

باب حضرت فاطمہ علیہا السلام کے فضائل[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت فاطمہؓ بہشت کی عورتوں کی سردار ہیں[4]۔

(از ابو الولید از ابن عیینہ از عمرو بن دینار از ابن ابی ملیکہ) مسور ابن مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا فاطمہ میرا ایک ٹکڑا ہیں جو شخص فاطمہؓ کو (ناحق) غصہ دلائے اس نے مجھے غصہ دلایا۔

---

[1] تو آنحضرتؐ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا ہوگا اوپر کتاب الوتر میں اس کی تحقیق گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا کہ کسی مجتہد کو مسائل قیاسی میں دوسرے مجتہدوں پر اعتراض نہیں پہنچتا یہاں مجتہد سے مراد فقیہ ہے یعنی معاویہ شریعت کے مسائل سے واقف ہیں ۱۲ منہ [3] یہ آنحضرتؐ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور آپ کو نہایت عزیز تھیں ان کا نکاح حضرت علی رضؓ سے ۲ ہجری میں ہوا امام حسن، امام حسین امام محسن تین لڑکے اور تین لڑکیاں زینب اور ام کلثوم اور رقیہ پیدا ہوئیں آنحضرتؐ کی وفات کے چھ مہینے یا آٹھ مہینے یا تین مہینے یا دو مہینے یا ایک مہینہ بعد ان کا وصال ہوا چوبیس یا انتیس یا تیس برس عمر پائی علی اختلاف الاقوال رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ [4] اس حدیث کو خود امام بخاری نے باب علامات النبوۃ میں وصل کیا ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ فاطمہؓ سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہے سوا مریم بنت عمران کے اور طبری نے تفسیر میں یوں نکالا ساری بہشتی عورتوں کی مریم کے سوا۔ حافظ نے کہا یہ قوی دلیل ہے اس کی کہ حضرت فاطمہؓ اپنے زمانہ والی اور بعد والی سب عورتوں سے افضل ہے ۱۲ منہ

۳۴۹۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَتْ سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ -

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم بن سعد از والدش از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وصال میں اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پاس بلا کر آہستگی سے کوئی بات کہی تو آپ رونے لگیں، دوبارہ کچھ فرمایا تو آپ ہنسنے لگیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ان سے سبب پوچھا تو فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار یہ فرمایا تھا میں تم سے اب رخصت ہونے والا ہوں اس پر میں رو پڑی دوسری بار یہ فرمایا فاطمہؓ! میرے اہل بیت میں تم میرے پاس سب سے پہلے آؤ گی، اس پر میں (خوش ہو کر) ہنسنے لگی۔

بَاب ۲۱۱۵ فَضْلِ عَائِشَةَ رض

باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت[1]

۳۴۹۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ رض إِنَّ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از یونس از ابن شہاب از ابوسلمہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرمانے لگے اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں تمہیں سلام کہتے ہیں انہوں نے جواب دیا وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کو وہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جو مجھے نہیں دکھائی دیتیں۔

۳۴۹۷ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ

(از آدم از شعبہ)

دوسری سند (از عمرو بن مرزوق از شعبہ از عمرو بن مرہ از مرہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردوں میں سے تو بہت آدمی کامل ہوئے مگر عورتوں میں حضرت مریم بنت عمران علیہ السلام اور فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا[2]

---

[1] ان کی کنیت ام عبداللہ تھی حضرت ابوبکر صدیق کی صاحبزادی ان کا لقب صدیقہ ہے بڑی عالم فقیہ مجتہد تھیں نہایت فصیح اللسان اور مقرر محبوبہ خاص تھیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کی سب بی بیوں میں حضرت خدیجہ کے بعد یہ افضل ہیں بعضوں نے حضرت خدیجہ سے بھی افضل کہا ہے العلم عند اللہ جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی اسوقت انکی عمر اٹھارہ سال کی تھی سات برس کی عمر میں آنحضرتؐ نے ان سے نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں صحبت کی معاویہ کی خلافت تک زندہ رہیں ۵۸ھ میں وفات پائی، ۲۷ رمضان کو ابوہریرہ نے ان پر نماز پڑھی رضی اللہ عنہا ۱۲ منہ

[2] یعنی پیغمبر نہیں ہوئی یا ولایت کے اعلیٰ درجے کو نہیں پہنچی اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

وَاٰسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور حضرت عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر ہے۔

۳۴۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

(از عبد العزیز بن عبد اللہ از محمد بن جعفر از عبد اللہ بن عبد الرحمن) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی اور کھانوں پر ہے۔

۳۴۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقْدَمِيْنَ عَلٰى فَرَطِ صِدْقٍ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ۔

(از محمد بن بشار از عبد الوہاب بن عبد المجید از ابن عون) قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہوئیں تو حضرت ابن عباس رضی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا آپ ایسی جگہ تشریف لے جائیں جہاں آپ کے سچے ہراول (پیش خیمے) موجود ہیں یعنی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

۳۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا وَّالْحَسَنَ اِلَى الْكُوْفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّهَا زَوْجَتُهٗ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوْهُ اَوْ اِيَّاهَا۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از حاکم) ابو وائل کہتے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور حضرت حسنؓ کو کوفے بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو مدد دیں۔ عمار نے خطبہ سنایا کہنے لگے بیشک مجھے اس کا یقین ہے کہ حضرت عائشہ کی دونوں جہان دنیا و آخرت میں زوجہ مطہرہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے تمہاری آزمائش کی ہے کہ تم حضرت علی کی اتباع کرتے ہو یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

۳۵۰۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ اَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ طَلَبِهَا فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلٰوةُ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (اپنی بہن) اسماء سے ایک ہار مانگ کر لیا وہ گر گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی آدمیوں کو اس کی تلاش کیلئے بھیجا۔ اتنے میں نماز کا وقت آگیا (پانی نہ تھا) ان لوگوں نے بے وضو نماز پڑھلی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ سے

فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً -

شکایت کی چنانچہ آیت تیمم نازل ہوئی۔

حضرت اسید بن حضیر (حضرت عائشہ رضی سے) کہنے لگے اللہ تم آپ کو جزائے خیر دے خدا کی قسم جب آپ پر کوئی آفت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بچا دیا اور مسلمانوں کو اس میں فائدہ پہنچایا۔ وضو کا نعم البدل مل گیا)

۳۵۰۲۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ فِيْ مَرَضِهِ جَعَلَ يَدُوْرُ فِيْ نِسَائِهِ وَيَقُوْلُ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا حِرْصًا عَلٰى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ سَكَنَ -

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام) حضرت ہشام کے والد حضرت عروہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض وصال میں بھی باری باری ازواج مطہرات کے پاس رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جانے کا بہت اشتیاق رہتا۔ اور دریافت فرماتے رہتے کل کہاں کی باری ہے کل کہاں کی باری ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ ع فرماتی ہیں جب میرے پاس تشریف لائے تو آپ خاموش ہو رہے [1]

۳۵۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِيْ إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيْدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيْدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِيْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوْا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّيْ فَلَمَّا

(از عبد اللہ بن عبد الوہاب از حماد از ہشام) حضرت ہشام کے والد حضرت عروہ رضی کہتے ہیں کہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدایا اور تحائف (تحفے) بھیجنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن خاص طور پر منتظر رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک بار میری سوکنیں سب ام سلمہ رض کے پاس جمع ہوئیں اور کہنے لگیں ام سلمہ! لوگ جان بوجھ کر خدا کی قسم اپنے تحفے اس دن پیش کرتے ہیں جس دن حضرت عائشہ رض کی باری ہوتی ہے ہم بھی حضرت عائشہ رض کی طرح اپنی بھلائی چاہتی ہیں [2] تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہو کہ لوگوں کو حکم دے دیں آپ جس زوجہ مطہرہ کے پاس ٹھہریں تحفے ہدیے وہیں بھیجے جائیں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ کے جانے کے منتظر نہ رہا کریں) حضرت ام سلمہ رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض

[1] یہ حدیث کتاب التیمم میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] یہ پوچھنا چھوڑ دیا کل میں کہاں ہوں گا۔ یا آپ نے وفات پائی حافظ نے کہا کہ ہمارا دین اور مذہب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ سب سے افضل ہیں پھر حضرت خدیجہ رض پھر حضرت عائشہ رض امام ابن تیمیہ نے خدیجہ اور عائشہ رض میں توقف کیا امام ابن قیم نے کہا اگر فضیلت سے مراد کثرت ثواب ہے تب تو اللہ پر رکھنا چاہیے اگر کثرت علم سے مراد ہے تو حضرت عائشہ افضل ہیں اگر شرافت اصل مراد ہے تو حضرت فاطمہ افضل ہیں ۱۲ منہ [3] ان کی باری کے دن بھیجتے تاکہ آپ زیادہ خوش ہوں ۱۲ منہ [4] آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں ہیں ۱۲ منہ

عَادَ اِلَیَّ ذَکَرْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَاَعْرَضَ عَنِّیْ فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهٗ فَقَالَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ غَيْرِهَا۔

کیا۔ آپؐ نے منہ پھیر لیا (جواب نہ دیا) انہوں نے دوبارہ عرض کیا جب بھی آپؐ نے جواب نہ دیا جب تیسری بار عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا ام سلمہؓ! حضرت عائشہ کے متعلق مجھے مت ستاؤ قسم خدا کی مجھ پر کسی زوجہ مطہرہ کی چادر میں (جو سوتے وقت اوڑھتا ہوں) وحی نازل نہیں ہوئی سوائے حضرتؓ عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہ ان کی چادر میں وحی نازل ہوتی ہے۔

تمّ الجزء الرّابع عشرؐ ویتلوه الجزء الخامس عشر ان شاء اللّٰه تعالٰی

---

[۱] حافظ نے کہا اس سے حضرت عائشہ کی فضیلت حضرت خدیجہ پر لازم نہیں آتی بلکہ ان بی بیوں پر فضیلت نکلتی ہے جو حضرت عائشہ کے زمانہ میں موجود تھیں اور اس کی وجہ کہ خاص ان کے کپڑوں میں آپؐ پر وحی اترتی تھی یہ تھی کہ ان کے والد حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر وقت رہتے تھے ان کی برکت حضرت عائشہ رضؓ میں بھی آگئی یا یہ وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ رضؓ سے بہت محبت تھی یا یہ وجہ تھی کہ حضرت عائشہ اپنے کپڑوں کو بہت صاف پاک رکھتی ہوں گی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ پھر ان بی بیوں نے حضرت فاطمۃ الزہراؓ سے عرض کیا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھ کو چاہتی ہے تو عائشہ رضؓ سے بھی محبت رکھ انہوں نے کہا اب میں اس مقدمہ میں دخل نہ دوں گی ۱۲ منہ [۲] قسطلانی اور کرمانی نے کہا کہ اس مقام پر صحیح بخاری کا نصف اول ختم ہوتا ہے گو پاروں کے حساب سے پندرھویں پارے پر نصف پورا ہوتا ہے۔ یا اللہ تو نے اپنے فضل و کرم سے جیسے اس مترجم ناچیز کو یہاں تک ترجمہ کرنے کی توفیق دی ویسے ہی نصف ثانی کا ترجمہ پورا کر دے اور اس ترجمہ کو مقبول و مطبوع فرما دے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور امام بخاری کو عالم برزخ میں اس کی اطلاع کر دے جب میں یہ دعا کر رہا تھا اسی وقت بارش شروع ہوئی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دعا مقبول فرمائی۔ وللہ الحمد آمین یا رب العالمین ۱۲ منہ۔

پندرھواں پارہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

باب ۲۱۱۶ مَنَاقِبِ الْاَنْصَارِ

باب انصار کی فضیلت کا بیان[1]

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِہِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْہِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِہِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا۔

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حشر میں) فرمایا جو لوگ پہلے ہی (یعنی مہاجرین سے پہلے) مدینہ میں مقیم ہیں[2] اور ایمان بھی رکھتے ہیں مہاجرین سے محبت رکھتے ہیں نیز مہاجرین کو جو کچھ ملے[3] اس کی اپنے لیے خواہش نہیں کرتے۔[4]

۳۵۰۴ - حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَرَاَیْتَ اسْمَ الْاَنْصَارِ کُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهٖ اَمْ سَمَّاکُمُ اللّٰہُ قَالَ بَلْ سَمَّانَا اللّٰہُ کُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَنَسٍ فَیُحَدِّثُنَا مَنَاقِبَ الْاَنْصَارِ وَمَشَاهِدَهُمْ وَیُقْبِلُ عَلَیَّ اَوْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَیَقُوْلُ فَعَلَ قَوْمُكَ یَوْمَ کَذَا وَکَذَا کَذَا وَکَذَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از مہدی بن میمون) غیلان بن جریر کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ حضرات کا لقب "انصار" آپ نے خود رکھا ہے یا اللہ تعالیٰ نے انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے غیلان کہتے ہیں ہم حضرت انس رض کے پاس جایا کرتے تھے وہ انصار کی فضیلتیں ان کے جنگی کارنامے بیان کیا کرتے پھر میری طرف یا ازد[5] قبیلے کے ایک شخص کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تیری قوم (انصار) نے فلاں دن یہ کارنامہ سرانجام دیا فلاں دن یہ کارنامہ سرانجام دیا۔

۳۵۰۵ - حَدَّثَنَا عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰہُ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں جنگ بعاث[6] کا دن وہ دن تھا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پیشتر واقع کیا جب آپ مدینے میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال تھا کہ ان میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی ان کے سردار کچھ مقتول اور

---

[1] انصار ناصر کی جمع ہے ناصر کے معنی مددگار یہ لقب ان مسلمانوں کا ہے جو اوس یا خزرج کے قبیلے میں سے مدینہ منورہ میں رہتے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ دی اور آپ کی مدد مالی اور جانی دونوں سے کی ۱۲ منہ [2] مہاجرین کے آنے سے ۱۲ منہ [3] یعنے مدینہ میں ۱۲ منہ [4] مال غنیمت میں سے ۱۲ منہ [5] بلکہ اور خوش ہوتے ہیں ۱۲ منہ [6] ازد یمن کا ایک قبیلہ ہے انصار سب اس کی اولاد تھے ۱۲ منہ [7] بعاث یا بغاث ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر وہاں انصار کے قبیلوں اوس اور خزرج میں بڑی لڑائی ہوئی تھی اوس کے رئیس حضیر تھے اسید بن حضیر کے والد اور خزرج کے رئیس عمرو بن نعمان بیاضی تھے۔ یہ دونوں معرکہ میں مارے گئے پہلے خزرج کو فتح ہوئی تھی پھر حضیر کے لوگوں کو مضبوط کیا تو اوس کو فتح ہوئی یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پانچ یا چار سال یا زیادہ پہلے ہو چکا تھا ۱۲ منہ

فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوْا فَقَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دُخُوْلِهِمْ فِي الْاِسْلَامِ۔

کچھ زخمی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے وہ دن اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مقدم واقع کیا تاکہ آپ کے تشریف لاتے ہی مسلمان ہو جائیں۔

۳۵۰۶۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَاَعْطٰى قُرَيْشًا وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْعَجَبُ اِنَّ سُيُوْفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا الْاَنْصَارَ قَالَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْكُمْ وَكَانُوْا لَا يَكْذِبُوْنَ فَقَالُوْا هُوَ الَّذِيْ بَلَغَكَ قَالَ اَوَلَا تَرْضَوْنَ اَنْ يَّرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ اِلٰى بُيُوْتِهِمْ وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بُيُوْتِكُمْ لَوْ سَلَكَتِ الْاَنْصَارُ وَادِيًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْاَنْصَارِ اَوْ شِعْبَهُمْ۔

(از ابوالولید از شعبہ) ابوالتیاح کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس دن مکہ معظمہ فتح ہوا اور (تمام) مال غنیمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے لوگوں کو دے دیا تو انصار کے بعض لوگ کہنے لگے خدا کی قسم یہ بڑی عجیب بات ہے ابھی تک تو ہماری تلواروں سے قریش والوں کے خون ٹپک رہے ہیں اور مال غنیمت جو ہم نے کمایا ہے وہ انہیں دیا جاتا ہے۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے انصار کو بلا بھیجا پوچھا یہ کیا بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھے معلوم ہوئی؟ انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے انہوں نے صاف کہہ دیا جو بات آپ کو معلوم ہوئی ہے وہ سچ ہے ہم نے کہی ہے آپ نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ دوسرے لوگ مال غنیمت لے کر اپنے گھروں کو واپس جائیں اور تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو لوٹو؟ پھر فرمایا اگر انصار کسی نالے یا گھاٹی میں داخل ہو جائیں تو میں اسی نالے یا گھاٹی میں داخل ہو جاؤں گا۔

(جدھر انصار جائیں گے میں ادھر جاؤں گا)

بَابُ ۲۱۱۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اگر میں نے (مکہ سے) ہجرت نہ کی ہوتی تو میں بھی انصار کا ایک آدمی تا

یہ ارشاد عبداللہ بن زید بن کعب بن عاصم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

۳۵۰۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از محمد بن زیاد) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

لہ اور اسلام کی برکت ظاہر ہو کہ دشمنوں میں ملاپ ہو جائے ۱۲ منہ ۲ہ ان کا دل ملانے کیلئے ۱۲ منہ ۳ہ ہم نے ان کو مارا اور مکہ فتح کیا ۱۲ منہ ۴ہ ایک روایت میں یوں ہے کہ انصاری لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم میں چند نوجوان کم عمر لوگوں نے ایسی بات منہ سے نکالی آپ اس کا خیال نہ فرمائیے ۱۲ منہ ۵ہ انصار سے مجھ کو اتنی محبت ہے ۱۲ منہ ۶ہ اور دوسرے لوگ بھی کشادہ راہ میں ۱۲ منہ ۷ہ جس کی وجہ سے میں مہاجر کہلاتا ہوں ۸ہ اس کو خود مصنف نے کتاب المغازی میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الْأَنْصَارِ وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى۔

مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر انصار کی وادی یا گھاٹی میں داخل ہوں تو میں بھی اسی میں داخل ہو جاؤں گا نیز اگر میں ہجرت نہ کرتا تو میں بھی انصار ہی کا فرد ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں آپؐ نے یہ بات کچھ بیجا نہیں فرمائی۔ انہوں نے آپؐ کو (مدینے میں) جگہ دی آپؐ کی مدد کی یا کچھ ایسا ہی کہا۔

بَابُ ۲۱۸ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کو بھائی بھائی بنا دینا۔

۳۵۰۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعْدِ ابْنِ الرَّبِيعِ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ أَيْنَ سُوقُكُمْ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَ

(از اسماعیل بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از والدش) ابراہیم بن سعد کے دادا کہتے ہیں کہ جب مہاجرین مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا) عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو (جو مہاجر تھے) سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ (انصاری) کا بھائی بنایا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے بھائی! میں سب انصاری لوگوں میں زیادہ مالدار ہوں میں اپنے مال کے دو برابر حصے کرتا ہوں (ایک حصہ تم لے لو) میری دو بیویاں ہیں تم دونوں کو دیکھو جو تمہیں پسند آئے مجھے کہو میں اسے طلاق دے دوں، جب اس کی عدت گزر جائے تو تم اس سے نکاح کر لو۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا بھائی! اللہ تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے مجھے اپنا بازار بتا دے۔ لوگوں نے انہیں بنی قینقاع کا بازار بتا دیا۔ واپس تشریف لائے تو وہاں سے کھویا اور گھی (منافع میں) لے

ل انصار بے شک اس کے مستحق تھے ۱۲ منہ ۲ جب مہاجرین اپنا وطن یعنی مکہ چھوڑ کر مدینہ میں آئے تو بہت پریشان ہونے لگے گھر چھوٹا بار چھوٹا مال چھوٹا عزیز و اقربا چھوٹے آپ نے ڈیڑھ سو مہاجرین کو ڈیڑھ سو انصار کا بھائی بنا دیا ایک مہاجری ایک انصاری دونوں آپس میں ایک دوسرے کو سگے بھائی سے زیادہ سمجھنے لگے ۱۲ منہ ۳ ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف ۱۲ منہ ۴ بنی قینقاع یہودیوں کا ایک خاندان تھا یہ بازار انہی کے نام سے موسوم تھا عبدالرحمٰن وہاں گئے

ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَّبِهٖ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ قَالَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ شَكَّ اِبْرَاهِيْمُ

کرائے۔ پھر دوسرے دن بازار گئے۔ پھر ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ان پر زردی کا نشان تھا آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ عرض کیا میں نے نکاح کیا ہے آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے؟ عبدالرحمٰنؓ نے کہا سونے کی گٹھلی یا گٹھلی برابر سونا۔ یہ شک ابراہیم راوی کو ہے۔

۳۵۰۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَّاٰخٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْمَالِ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ عَلِمَتِ الْاَنْصَارُ اَنِّيْ مِنْ اَكْثَرِهَا مَالًا سَاُقَسِّمُ مَالِيْ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ وَلِيَ امْرَاَتَانِ فَانْظُرْ اَعْجَبَهُمَا اِلَيْكَ فَاُطَلِّقُهَا حَتّٰى اِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى اَفْضَلَ شَيْئًا مِّنْ سَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ مَا سُقْتَ فِيْهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ اَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(از قتیبہ از اسماعیل بن جعفر از حمید) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد بن ربیع (انصاری) کا بھائی بنا دیا وہ بہت مالدار تھے عبدالرحمٰنؓ سے کہنے لگے تمام انصار جانتے ہیں میں بہت مالدار ہوں میں تقسیم کر کے اپنے مال کا آدھا حصہ تمہیں دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں تم دیکھو جو پسند کرو میں اسے طلاق دیتا ہوں جب اس کی عدت گذر جائے تم اس سے نکاح کر لو۔ عبدالرحمٰنؓ نے کہا اللہ تمہارے اہل میں برکت دے پھر (بازار گئے) واپس آئے تو کچھ گھی اور کھویا نفع میں کما کر لائے تھوڑے ہی دن گذرے تھے کہ عبدالرحمٰنؓ زردی لگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے؟ کہنے لگے گٹھلی برابر سونا یا سونے کی گٹھلی۔ آپؐ نے فرمایا ولیمہ بھی کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

۳۵۱۰۔ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ قَالَ لَا قَالَ

(از صلت بن محمد ابو ہمام از مغیرہ بن عبدالرحمٰن از ابوالزناد از اعرج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہمارے باغات ہم میں اور مہاجرین میں تقسیم فرما دیجئے آپؐ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا۔ انصار نے کہا اچھا وہ باغ کا کام کیا کریں اور

تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ وَتُشْرِكُونَا فِي الثَّمَرِ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا۔

پھل میں ہماری شراکت ہوگی۔ مہاجرین نے کہا منظور[1] ہے۔

باب ۲۱۱۹ حُبِّ الْاَنْصَارِ۔

باب انصار سے محبت رکھنا ایمان میں داخل ہے۔

۳۵۱۱۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ اَبْغَضَهُ اللّٰهُ۔

(از حجاج بن منہال از شعبہ از عدی بن ثابت) براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یا آنحضرت نے فرمایا انصار سے وہی دوستی رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو منافق ہو گا جو انصار سے دشمنی رکھے گا اللہ بھی اس سے دشمنی رکھے گا۔

۳۵۱۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ۔

(از مسلم بن ابراہیم از شعبہ از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن جبیر) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی نشانی ہے۔

باب ۲۱۲۰ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ اَنْتُمْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ ارشاد سب[2] لوگوں سے زیادہ میں تمہیں چاہتا ہوں۔

۳۵۱۳۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ قَالَهَا ثَلٰثَ مِرَارًا۔

(از ابومعمر از عبدالوارث از عبدالعزیز) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو آتے دیکھا عبدالعزیز راوی کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یوں کہا شادی میں سے آتے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر سیدھے کھڑے[3] ہو گئے اور فرمایا یا اللہ (تو گواہ ہے) تم لوگوں کو سب سے زیادہ چاہتا ہوں تین مرتبہ آپ نے یہی[4] فرمایا۔

---

[1] یعنی اس کا مضائقہ نہیں باغ تمہارے ہی رہیں ہم محنت کریں گے اس کی اجرت میں آدھا میوہ لیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باغات کی تقسیم منظور نہ فرمائی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی بہت جائیدادیں ہاتھ آئیں گی ان غریبوں کی موروثی جائیداد لینا ضروری نہیں ۱۲ منہ [2] یا تکلیف اٹھا کر کھڑے ہو گئے ۱۲ منہ [3] یعنی بحیثیت مجموعی تو یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا جس میں ابوبکر یا علی یا حسن یا زید یا اسامہ رضی اللہ عنہم کو احب الناس فرمایا ۱۲ منہ

۳۵۱۴- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ۔

(از یعقوب بن ابراہیم بن کثیر از بہز بن اسد از شعبہ از ہشام بن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک انصاری عورت ایک بچہ ساتھ لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے اس سے باتیں کیں اور فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہیں سب سے زیادہ چاہتا ہوں آپؐ نے دوبارہ یہی فرمایا۔

باب ۲۱۲ أَتْبَاعِ الْأَنْصَارِ

باب انصار کے تابعدار لوگوں کی فضیلت۔

۳۵۱۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عمرو از ابوحمزہ) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار نے کہا یارسول اللہ علیہ وسلم ہر پیغمبر کے تابعدار لوگ ہوتے ہیں اور ہم آپؐ کے تابعدار ہیں۔ آپؐ ہمارے تابعداروں کے لیے بھی دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی ہم میں شریک فرمائے[1] چنانچہ آپؐ نے دعا فرمائی۔ راوی عمرو کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمان ابن ابی لیلیٰ سے بیان کی۔ انہوں نے کہا حضرت زید رضہ نے یوں ہی فرمایا تھا[2]

۳۵۱۶- حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَدْ زَعَمَ ذٰلِكَ زَيْدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ۔

(از آدم از شعبہ از عمرو بن مرہ) ابوحمزہ انصاری کہتے ہیں کہ انصار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہر قوم کے تابعدار ہوتے ہیں ہم آپؐ کے تابعدار بنے لیکن آپؐ دعا فرمائیے اللہ تعالیٰ ہمارے تابعداروں کو بھی ہم میں شریک کردے۔ آپؐ نے دعا فرمائی یا اللہ ان کے تابعداروں کو بھی ان میں سے کردے۔

عمرو کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے بیان کی انہوں نے (تعجب کے طور پر) کہا زید نے کہا۔ شعبہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں یہ زید زید بن ارقم ہیں[3]

---

[1] جیسے غلام لونڈی حلیف وغیرہ ۱۲ منہ [2] ہمارا جیسا درجہ ان کو ملے ۱۲ منہ [3] یہ آور زید بن ثابت کی حدیث ہے نہ زید بن ارقم کی ۱۲ منہ [4] نہ اور کوئی زید جیسے زید بن ثابت وغیرہ جیسے ابن ابی لیلیٰ نے گمان کیا حافظ نے کہا شعبہ کا گمان صحیح ہے ابونعیم نے مستخرج میں اس کو علی بن جعد کے طریق سے زید بن ارقم کے طریقے سے یقینی طور پر نکالا ۱۲ منہ۔

باب ۲۱۲۲ فَضْلِ دُوْرِ الْاَنْصَارِ

باب انصار کے گھرانوں کی فضیلت۔

۳۵۱۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُوا النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ خَزْرَجٍ ثُمَّ بَنُوْ سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ اَبُوْ اُسَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے تمام خاندانوں سے بنی نجار کا خانوادہ بہتر ہے۔ پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ بن کعب کا انصار کا ہر ایک خانوادہ بہتر ہے سعد بن عبادہ کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی گھرانوں کو ہم پر فضیلت دی کسی نے کہا تم کو بھی تو بہت خانوادوں پر فضیلت دی۔

عبدالصمد کہتے ہیں ہم سے شعبہ نے کہا بحوالہ قتادہ از انس از ابو اسید از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پھر یہی بیان کی۔ اس روایت میں سعد کے باپ کا نام عبادہ مذکور ہے

۳۵۱۸- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اُسَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الْاَنْصَارِ اَوْ قَالَ خَيْرُ دُوْرِ الْاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ وَبَنُوْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ وَبَنُو الْحٰرِثِ وَبَنُوْ سَاعِدَةَ۔

(از سعد بن حفص از شیبان از یحییٰ از ابوسلمہ) ابو اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ انصار میں یا انصار کے گھروں میں بہتر بنی نجار ہے اور بنی عبدالاشہل اور بنی حارث اور بنی ساعدہ

۳۵۱۹- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُوْرِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ عَبْدُ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحٰرِثِ ثُمَّ بَنِيْ

(از خالد بن مخلد از سلیمان از عمرو بن یحییٰ از عباس بن سہل) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں بہتر بنی نجار کا گھرانہ ہے پھر عبدالاشہل پھر بنی حارث پھر بنی ساعدہ کا گھرانہ بہتر ہے۔ ویسے انصار کے تمام گھرانے اچھے ہیں۔

پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید سے کہنے لگے ابو اُسید تم نہیں

۱؎ حافظ نے کہا ان کا نام مالک بیان کیا گیا ہے ۱۲ منہ ۲؎ جہاں آپ کی ننھیال تھی ۱۲ منہ ۳؎ جو بنی ساعدہ میں سے تھی ۱۲ منہ ۴؎ یہ کہنے والے سہل تھے سعد کے بھانجے۔ حافظ نے کہا مجھے اسکا نام معلوم نہیں ہوا شاید سہل ہوں ۱۲ منہ ۵؎ اسکو خود امام بخاری نے آگے چل کر مناقب سعد میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۶؎ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی جب سعد بن عبادہ نے یہ کہا اور بھانجے سہل نے ان سے کہا تم آنحضرت پر اعتراض کرتے ہو آپ خوب جانتے ہیں ۱۲ منہ۔

سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا فَأَدْرَكَ سَعْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ۔

دیکھتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی تعریف بیان کی تو ہمیں (بنی ساعدہ کو) آخر میں کردیا۔ چنانچہ سعد بن عبادہ آنحضرت سے ملنے گئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی تعریف ہوئی تو ہمیں آخری درجے میں رکھا گیا۔ آپ نے فرمایا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تم اچھے لوگوں میں ہو[1]

بَابُ ۲۲۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا تم صبر کئے رہنا حتی کہ حوض کوثر پر تمہاری مجھ سے ملاقات ہو یہ عبداللہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[2]

۳۵۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ از انس بن مالک) حضرت اسید بن حضیر کہتے ہیں کہ ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکومت نہیں دیتے جیسے فلاں شخص کو آپ نے حکومت دی؟[3] آپ نے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے[4] لہذا جب تک (قیامت میں) حوض کوثر پر مجھ سے ملو صبر کیے رہنا۔

۳۵۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الْحَوْضُ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ہشام) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے تو صبر کیے رہنا حتی کہ تمہاری مجھ سے ملاقات ہو اور تمہارے ملنے کا مقام حوض کوثر ہوگا۔

---

[1] اخیر میں سہی تو کیا اول میں سہی تو کیا ۱۲ منہ [2] یعنی عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی نے اس کو امام بخاری نے اس کو غزوہ حنین میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا میں نے مقدمہ میں یہ لکھا تھا کہ یہ عرض کرنے والے خود اسید بن حضیر تھے اور جس کو حکومت ملی تھی وہ عمرو بن عاص تھے مگر اب مجھ کو خود یاد نہیں کہ میں نے یہ کہاں سے نقل کیا تھا ۱۲ منہ [4] تم پر دوسرے لوگ مقدم کیے جائیں گے ۱۲ منہ

۳۵۲۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ حِيْنَ خَرَجَ مَعَهٗ اِلَى الْوَلِيْدِ قَالَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْصَارَ اِلٰى اَنْ يُّقْطِعَ لَهُمُ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوْا لَا اِلَّا اَنْ تُقْطِعَ لِاِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِثْلَهَا قَالَ اِمَّا لَا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ فَاِنَّهٗ سَيُصِيْبُكُمْ بَعْدِيْ اُثْرَةٌ۔

(از عبداللہ بن محمد از سفیان از یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ وہ جب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ولید کے پاس جانے لگے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں بحرین کا ملک بطور جاگیر دینا چاہا، انہوں نے کہا ہم تو اس وقت تک نہیں لیں گے جب تک ہمارے بھائی مہاجرین کو بھی ایسا ہی ملک نہ دے دیں، آپ نے فرمایا دیکھو اگر تم قبول نہیں کرتے تو پھر مجھ سے ملنے تک صبر کیے رہنا اس لیے کہ میرے بعد تمہاری حق تلفی ہونے والی ہے[1]

بَابٌ ۲۱۲۴ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے لیے دعا کرنا۔

۳۵۲۳ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِيَاسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاَصْلِحِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ وَقَالَ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ۔

(از آدم از شعبہ از ابوایاس) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (خندق کھودتے وقت) یہ شعر پڑھا۔ ترجمہ۔ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی حقیقی زندگی نہیں اے اللہ انصار اور مہاجرین کا بھلا کر

قتادہ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں اس میں یہ لفظ ہے، انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

۳۵۲۴ - حَدَّثَنَا اٰدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍؓ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُوْلُ ؎

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدَا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدَا

فَاَجَابَهُمْ ؎

اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَهْ
فَاَكْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(از آدم از شعبہ از حمید طویل) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار خندق کے دن یہ شعر پڑھتے تھے۔

ترجمہ:۔
ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد پر بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ ہیں لڑتے رہیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یوں جواب دیا۔

ترجمہ:۔ حقیقی زندگی آخرت والی ہے اور نہیں۔ اے خدا انصار اور مہاجرین کی قدر و قیمت بڑھا۔

---

[1] یعنی دوسرے غیر مستحق لوگ عہدے اور خدمتوں پر مقرر ہوں گے تم محروم رہو گے ایسا ہی ہوا بنی امیہ نے اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو تمام حکومتوں پر مامور کیا اور انصار بیچارے جن کی مدد سے اسلام کی ترقی ہوئی تھی اور بنی امیہ کو سلطنت ملی تھی محروم رہے ۱۲ منہ۔

۳۵۲۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ۔

(از محمد بن عبید اللہ از ابن ابی حازم از والدش) حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اس وقت ہم (مدینہ کے گرد) خندق کھودنے میں مصروف تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر ڈھو رہے تھے آپ نے یہ فرمایا یا اللہ زندگی تو اصل آخرت والی ہے انصار اور مہاجرین کو بخش دے۔

باب ۲۱۲۵ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حشر میں) فرمانا (دوسروں کی حاجت روائی اپنی ضرورت پر مقدم رکھتے ہیں خواہ وہ خود تنگ دست ہوں۔

۳۵۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي فَقَالَ هَيِّئِي طَعَامَكِ وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از مسدد از عبد اللہ بن داؤد از فضیل بن غزوان از ابو حازم) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا (وہ بھوکا تھا) آپ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف ایک آدمی کو بھیجا (کچھ کھانے کو ہے؟) انہوں نے کہا ہمارے پاس سوا پانی کے کچھ نہیں تو آپ نے (حاضرین سے) فرمایا اسے کون اپنے ساتھ لے جاتا ہے؟ یا کون اس کی ضیافت کرتا ہے؟ ایک[1] انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ! (میں) لے جاتا ہوں) پھر وہ (اسے لے کر) اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگے یہ آنحضرت کا مہمان ہے اس کی خدمت کر وہ بولی ہمارے پاس تو صرف اتنا کھانا ہے جو بچوں کو کافی ہوگا (مہمان کو کہاں سے کھلائیں) اس نے کہا اچھا کھانا پکا اور چراغ جلا بچے جب کھانا مانگیں (کچھ بہانہ کر کے) سلادے۔ اس نے ایسا ہی کیا کھانا پکایا چراغ جلایا اور بچوں کو سلادیا (وہ کھانا مہمان کے سامنے رکھ دیا) اور خود اس طرح اٹھی گویا چراغ درست کرنا چاہتی ہے۔ قصداً بجھا دیا۔ مہمان کو یہ دکھایا جیسے میاں بیوی دونوں کھا رہے[2] ہیں۔ غرضیکہ میاں بیوی رات کو فاقے سے رہے جب صبح ہوئی تو وہ (انصاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ نے فرمایا اللہ

[1] ثابت بن قیس بن شماس (عبد اللہ بن رواحہ) یا ابو طلحہ ۱۲ منہ [2] جھوٹ موٹ کھانے میں ہاتھ ڈالتے رہے مہمان نے پیٹ بھر کر کھالیا ۱۲ منہ

فَقَالَ ضَحِكَ اللّٰهُ اللَّيْلَةَ اَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَّمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

آج رات تم میاں بیوی کے کام سے خوش ہوا یا تعجب کیا اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے (سورہ حشر کی) یہ آیت نازل فرمائی۔ دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتے ہیں خواہ انہیں خود تکلیف اور تنگی ہی انہیں واقع ہو۔ جو لوگ اپنے نفس کی لالچ سے بچے رہے وہی کامیاب ہوں گے[1]

بَابُ ۲۱۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلُوْا مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُّسِيْئِهِمْ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا (انصار کے حق میں) ارشاد۔ ان کے نیک آدمی کی قدر کرو اور برے کے قصور سے درگذر کرو

۳۵۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ اَخُوْ عَبْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ مَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ وَّالْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِّنْ مَّجَالِسِ الْاَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُوْنَ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ قَالُوْا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ قَالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى رَاْسِهٖ حَاشِيَةَ بُرْدٍ قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُوْصِيْكُمْ بِالْاَنْصَارِ فَاِنَّهُمْ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَقَدْ قَضَوُا الَّذِيْ عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِيْ لَهُمْ

(از محمد بن یحییٰ از ابو علی از شاذان اخو عبدان از والدش از شعبہ بن حجاج از ہشام ابن زید) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق اور عباس رضی اللہ عنہما ایک مجلس کے پاس سے گذرے دیکھا کہ لوگ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹھنا (اور وعظ کرنا) یاد آیا (آپؐ مرض الموت میں بیمار تھے یہ سن کر وہ دونوں (حضرت ابوبکرؓ و عباسؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے۔ آپؐ اپنے سر پر چادر کا کنارہ باندھے ہوئے باہر تشریف لائے (آپؐ کے سر مبارک میں بہت درد تھا) اور منبر پر چڑھے بس یہ آخری بار منبر نوازی کی تھی۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا لوگو میں تمہیں انصار کے لیے وصیت کرتا ہوں۔ وہ میرے جان و جگر ہیں۔ ان پر (جو میرا) حق تھا وہ ادا کر چکے اب ان کا حق بہشت ملنا باقی ہے ان میں جو نیک ہو اس کی قدر کرنا اور جو برا ہو اس کے قصور سے درگذر کرنا۔

---

[1] سبحان اللہ اس مرد انصاری نے جو کام کیا اگر ہم ہزاروں لاکھوں روپیہ اللہ کی راہ میں خرچ کریں تو اس کے پاسنگ کو نہ پہنچیں، آدمی بچوں کو اپنی جان سے زیادہ چاہتا ہے اس نے بچوں کا بھی خیال نہ کیا رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ [2] آپ سے بیان کیا کہ انصار آپ کو یاد کر کے یوں رو رہے ہیں ۱۲ منہ [3] ان سے اچھا سلوک کرتے رہنا ۱۲ منہ [4] حدیث میں کرشی اور عیبتی ہے کرش آدمی کا معدہ جس میں غذا رہتی ہے اور عیبہ وہ گٹھڑی جس میں آدمی اپنے عمدہ عمدہ کپڑے رکھتا ہے لفظی ترجمہ یوں ہے وہ تو میرے پیٹ اور گٹھڑی ہیں اور حاصل وہی ہے جو ہم نے متن میں لکھا یعنی میرے خاص الخاص لوگ ہیں میرے بال بچوں کی طرح محرم اسرار ۱۲ منہ

فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

۳۵۲۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْغَسِيْلِ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُوْنَ وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ حَتّٰى يَكُوْنُوْا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيْهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيْئِهِمْ

(از احمد بن یعقوب از ابن غسیل از عکرمہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر اپنے دونوں مونڈھوں سے لپیٹ کر باہر تشریف لائے اور سر پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی باندھے ہوئے تھے آپ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا۔ امابعد لوگو اور قومیں تو بڑھتی جاتی ہیں اور انصار کم ہوتے ہیں کم ہوتے ہوتے کھانے میں نمک کی طرح رہ جائیں گے پھر تم میں جس شخص کو ایسی حکومت ملے جو کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو وہ انصار کے اچھے آدمی کی قدر کرے اور بُرے کے قصور سے درگذر کرے۔

۳۵۲۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنْصَارُ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِيْ وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقِلُّوْنَ فَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میرا معدہ اور گٹھڑی ہیں (میرے خاص الخاص لوگ ہیں) دوسرے لوگ دنیا میں بڑھتے جاتے ہیں اور یہ (انصار) گھٹتے جاتے ہیں۔ لہٰذا انصار کے نیک آدمی کی قدر اور عزت کرنا اور ان میں بُرے کے قصور سے درگذر کرنا۔

بَاب ۲۱۷- مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رضی اللہ عنہ

باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

۳۵۳۰- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ أَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهِ لَمَنَادِيْلُ

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا ریشمی کپڑے کا تحفہ آیا۔ آپ کے صحابہ کرام اسے چھونے لگے اور پسند کر کے اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی پر تعجب کرتے ہو سعد بن معاذ کے (بہشتی) رومال تو اس سے بہت زیادہ نرم یا اچھے ہیں۔

۱؎ مراد وہ انصار ہیں جنہوں نے دین کی مدد کی اور آنحضرتؐ کو پناہ دی مطلب یہ ہے کہ ایسے لوگ جو دین اور پیغمبرؐ کے مددگار تھے روز بروز کم ہوتے جائیں گے بعضوں نے کہا اوس اور خزرج کا قبیلہ مراد ہے کہ ان کی اولاد دنیا میں کم ہوتی جائے گی۔ حافظ نے کہا یہ مشاہدہ سے معلوم ہوتا ہے مثلاً سید حضرت علیؓ کی اولاد دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں لیکن انصار بہت کم ہیں یہ حدیث آپ کا ایک معجزہ ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی فتوحات ہوں گی اور صدہا قومیں اسلام لائیں گی ان کی اولاد پھیلے گی۔ ان کے مقابلے میں انصار کی اولاد کہاں نظر آئے گی خال خال کوئی انصاری نظر آئے گا ۱۲ منہ ۲؎ یہ قبیلہ اوس کے سردار تھے جیسے سعد بن عبادہ خزرج کے ۱۲ منہ ۳؎ اکیدر والی دومۃ الجندل نے آپ کو تحفہ بھیجا تھا ۱۲ منہ

سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِّنْهَا أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ وَالزُّهْرِيُّ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کو قتادہ اور زہری نے بھی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی روایت کیا۔

۳۵۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَعَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ اهْتَزَّ السَّرِيرُ فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

(از محمد بن مثنیٰ از فضل بن مساور یعنی داماد ابوعوانہ از ابوعوانہ از اعمش از ابوسفیان) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے سنا آپؐ فرماتے تھے جب سعد بن معاذ کا انتقال ہوا تو عرش جھوم گیا۔

اعمش سے ایسی ہی روایت ہے انہوں نے کہا ہم سے ابوصالح نے بیان کیا انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت براءؓ یوں کہتے تھے کہ عرش سے مراد حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جنازہ ہے[1] حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دونوں قبیلوں میں دشمنی تھی[2] میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اللہ کا عرش سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت[3] سے جھوم گیا۔

۳۵۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِّنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ أَوْ سَيِّدِكُمْ فَقَالَ يَا سَعْدُ

(از محمد بن عرعرہ از شعبہ از سعد بن ابراہیم از ابوامامہ بن سہل بن حنیف) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بنو قریظہ کے لوگ حضرت سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر قلعے سے اتر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بلا بھیجا۔ وہ ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے حضورؐ جب مسجد[4] کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے جو بیٹھے تھے) فرمایا اپنے نیک شخص یا اپنے سردار کو اٹھ کر لو[5]۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ سے فرمایا یہ بنی قریظہ کے یہودی تمہارے فیصلے پر (مطمئن ہو کر) اترے[6] ہیں سعدؓ

[1] جو بہشت میں ان کو ملی ہیں یا ان کے لیے طیار ہوئی ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی خوشی سے کہتے ہیں عرش کا جھومنا اللہ کے نیک بندوں کی موت پر اس کی فضیلت فرشتوں کو بتلانے کے لیے ہوتا ہے بعضوں نے کہا عرش کے جھومنے سے مراد فرشتوں کا جھومنا ہے خوشی سے ۱۲ منہ [3] جو خزرج قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [4] یعنی تخت جس پر ان کی لاش رکھی تھی ۱۲ منہ [5] سعد بن معاذ اوس قبیلے کے تھے ۱۲ منہ [6] اس سے وہ تفسیر باطل ہو گئی جو براءؓ نے کی کہ عرش سے مراد جنازہ ہے ابن عمرؓ سے ایسی تاویل منقول ہے ۱۲ منہ [7] یعنی اس مسجد کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قلعہ کے نیچے بنوائی تھی جب بنی قریظہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھے بعضوں نے غلطی سے اسے مسجد نبوی سمجھا ۱۲ منہ [8] کرمانی نے کہا اس حدیث سے سادات اور بزرگوں کے لیے قیام تعظیمی کا جواز نکلتا ہے تفسیر میں ہے بعضوں نے کہا ہے یہ قیام تعظیمی نہ تھا بلکہ سعد زخمی تھے ان کو گدھے پر سے اترنا دشوار تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو اتار لو اور قیام تعظیمی کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے بلکہ اخیر زمانے کی بدعت ہے۔ اسنے مترجم کہتا ہے حق یہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ اگر سعد کی تعظیم کے لیے آپ کو اٹھانا منظور ہوتا تو یوں فرماتے قوموا لسیدکم جب الی سیدکم فرمایا تو مطلب یہی ہے کہ اٹھو ان کے پاس جا کر ان کو لے آؤ واللہ اعلم سواری سے اتار لو وہ زخمی تھے ۱۲ منہ

إِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبٰى ذَرَارِيُّهُمْ قَالَ حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ أَوْ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

نے عرض کیا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں جو لوگ لڑنے والے ہیں وہ قتل کیے جائیں اور ان کی بیویاں بچے قید کر لیے جائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا یا جو بادشاہ (یعنی خدا یا فرشتے) کا حکم تھا۔ [1]

بَابٌ ۲۱۲۸ مَنْقَبَةُ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

باب اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور عباد بن بشر کی فضیلت [2]

۳۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا حَتّٰى تَفَرَّقَا فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا فَقَالَ مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از علی بن مسلم از حبان از ہمام از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو آدمی اندھیری رات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے (گھر جانے کے لیے) روانہ ہوئے وہ کیا دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک روشنی ہے جب وہ ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو اس روشنی کے بھی دو حصے ہو گئے [3] معمر نے ثابت سے انہوں نے انس رضی سے یوں روایت کیا کہ اسید بن حضیر اور ایک دوسرا انصاری (آنحضرت کے پاس سے باہر نکلے) حماد کہتے ہیں مجھے ثابت نے خبر دی انہوں نے انس رض سے کہ اسید اور عباد بن بشر دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے (پھر یہی حدیث بیان کی)

بَابٌ ۲۱۲۹ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی فضیلت [4]

۳۳۵۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رض سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اسْتَقْرِءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رض

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از عمرو از ابراہیم از مسروق) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چار شخصوں سے قرآن سیکھو عبد اللہ بن مسعود اور سالم ابو حذیفہ کے غلام ہیں اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل سے۔

---

[1] وہ سمجھے تھے سعد ہماری رعایت کریں گے کیونکہ ہمارے حلیف ہیں ۱۲ منہ [2] یہ دونوں انصار تھے۔ اسید اوس میں سے تھے اور عباد بن بشر خزرج میں سے ۱۲ منہ
[3] ہر ایک کے ساتھ ایک ایک حصہ رہا ۱۲ منہ [4] یہ خزرجی تھے اور بڑے عالم اور قاری اور عابد اور زاہد ۱۲ منہ۔

بَابٌ ۲۱۳ مَنْقَبَةُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رض

وَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ رَجُلًا صَالِحًا۔

۳۵۳۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رض قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُوْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحٰرِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِيْ كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَكَانَ ذَا قَدَمٍ فِي الْإِسْلَامِ أَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى نَاسٍ كَثِيْرٍ۔

باب حضرت سعد بن عبادہؓ کی فضیلت [۱]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد اس سے پہلے نیک آدمی تھے۔

(از اسحاق از عبدالصمد از شعبہ از قتادہ از انس بن مالکؓ) حضرت ابواسید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانا بہتر ہے پھر بنی عبدالاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنوساعدہ کا (جس میں سعد بن عبادہ تھے) اور انصار کا سب گھرانے اچھے ہیں یہ سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا جو قدیم الاسلام تھے میں دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوروں کو ہم پر فضیلت دی لوگوں نے ان سے کہا تمہیں بھی تو بہت سے بندگانِ خدا پر فضیلت دی۔ (یہ کافی فضیلت ہے افسوس کی بات نہیں)

بَابٌ ۲۱۴ مَنَاقِبُ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۵۳۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهٗ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ

باب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت [۲]

(از ابوالولید از شعبہ از عمرو بن مرہ از ابراہیم) مسروق کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص کے سامنے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا وہ ایسے شخص ہیں جن سے میں ہمیشہ محبت کرتا آیا جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا آپؐ نے یہ فرمایا کہ قرآن چار آدمیوں سے سیکھو پہلے عبداللہ بن مسعودؓ سے پھر حضرت سالمؓ

[۱] یہ خزرج قبیلے کے سردار تھے مگر ان سے ایک بار یہ خطا ہوگئی تھی کہ جب حضرت عائشہ رضؓ کو تہمت لگائی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضؓ سے شکایت کی تو اسید بن حضیر جو اوس قبیلے کے تھے کہا یا رسول اللہ اگر یہ تہمت لگانے والا اوس قبیلے کا ہے تو میں اس کی گردن مارتا ہوں اور جو ہمارے بھائی خزرج والوں میں سے ہے تو آپ جو حکم دیں وہ میں بجا لاؤں گا۔ اس پر سعد بن عبادہ کو ناحق غصہ آیا۔ اُسید سے کہنے لگے تو جھوٹا ہے تو ہرگز ایسا نہیں کر سکتا اُسید نے کہا تو منافق ہے منافقوں کی طرف داری کرتا ہے دونوں میں تکرار بڑھنے لگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ میں بچاؤ کرا دیا حضرت عائشہ کہتی ہیں اس واقعہ سے پہلے سعد بن عبادہ بہت اچھے آدمی تھے۔ تیسیر کے مصنف نے غلطی کی جو کہا کہ یہ تکرار سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ میں ہوئی۔ سعد بن معاذ تو تہمت سے پہلے ہی شہید ہو چکے تھے دوسری خطا یہ ہوئی کہ انہوں نے ابوبکر صدیق سے بیعت نہ کی اور شام کے ملک کو چل دیئے وہیں جا کر مرے وہ کہتے تھے کہ ایک امیر انصار میں سے ہے ایک قریش میں سے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ سعد کو تباہ کرے جیسے او پر گذر چکا ۱۲ منہ [۲] یہ خزرجی تھے بڑے قاری قرآن لکھا کرتے تھے ۳۰ھ ہجری میں مرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو سید المسلمین کہا کرتے ۱۲ منہ۔

اَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَبَدَأَ بِهٖ وَسَالِمٍ مَوْلَى اَبِي حُذَيْفَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَّاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

کو جو حضرت ابو حذیفہ رضؓ کے غلام تھے پھر آپؐ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعبؓ کا ذکر کیا۔

۳۵۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍؓ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از قتادہ) حضرت انسؓ سے مروی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن الذین کفروا تجھے پڑھ کر سناؤں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کیا اللہ جل جلالہ نے میرا نام لے[1] کر فرمایا آپؐ نے فرمایا ہاں۔ یہ سن کر ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے[2]۔

بَاب ۲۱۳۲ مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍؓ

باب زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ کی فضیلت[3]۔

۳۵۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍؓ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِّنَ الْاَنْصَارِ اُبَيٌّ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاَبُوْ زَيْدٍ وَّزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ۔

(از محمد بن بشار از یحییٰ از شعبہ از قتادہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قرآن کے حافظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چار آدمی تھے چاروں انصاری ابی بن کعبؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ ابو زیدؓ (اوسؓ یا ثابت) اور زیدؓ بن ثابت۔

قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابو زید[4] کون؟ انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں سے ایک چچا تھے۔

بَاب ۲۱۳۳ مَنَاقِبُ اَبِيْ طَلْحَةَ رضؓ

باب ابو طلحہ انصاری رضؓ کی فضیلت[5]

۳۵۳۹۔ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَّهٗ وَكَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ الْقِدِّ يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ

(از ابو معمر از عبد الوارث از عبد العزیز) حضرت انس رضؓ کہتے جنگ احد کے دن جب مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے تو حضرت ابو طلحہ رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چمڑے کی سپر کی آڑ آپؐ پر کئے رہے (تاکہ کافروں کے تیر آپ کو نہ لگ جائیں) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیر انداز اور کمان کو بڑے زور سے کھینچنے والے تھے۔ ان کی دو یا تین کمانیں اس دن ٹوٹ گئیں اور جب کوئی مسلمان تیروں کی ترکش لیے ادھر سے

---

[1] اتنے بڑے شہنشاہ ۱۲ منہ [2] بے انتہا خوشی سے کہ پروردگار نے میرا نام لیا یا ڈر کر کہ میں اس نعمت کا شکر کیونکر ادا کر سکوں گا ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال سے ہر رات کو ربی ربی پکارا کرتا ہوں اس امید سے کہ ایک بار میرا مالک مجھ کو عبدی فرمادے ۱۲ منہ [3] یہ خزرجی تھے بڑے فقیہ اور علم فرائض میں بڑے ماہر تھے ۴۵ہجری میں مرے ۱۲ منہ [4] بعضوں نے کہا یہ سعد بن عبید بن نعمان تھے یا قیس بن سکن بن زعور بن حرام ۱۲ منہ [5] ان کا نام زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا۔ یہ خزرجی تھے ام سلیم بنت ملحان انس کی والدہ کے شوہر تھے کہتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جہاد میں مشغول رہنے کی وجہ سے زیادہ نفل روزے نہیں رکھے لیکن آپؐ کی وفات کے بعد چالیس برس تک برابر روزے رکھے صرف ایام عید میں افطار کیا ۳۱ہجری یا ۳۲ یا ۳۴ میں وفات پائی رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔

اَوْ ثَلٰثًا وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِيْ طَلْحَةَ فَاَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّاُمَّ سُلَيْمٍ وَّاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا تُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَاٰنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ فَتُفْرِغَانِهٖ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِيْ طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلٰثًا۔

گذرتا تو آپؐ فرماتے یہ سب تیر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے سامنے ڈال دے[1] ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر اٹھا کر کفار کو دیکھنے لگے (وہ تیر مار رہے تھے) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ سر نہ اٹھائیے کہیں ان کافروں کا کوئی تیر آپؐ کو نہ لگ جائے میرا سینہ آپؐ کے سینے کے سامنے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس جنگ میں) میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلیم رضہ کو دیکھا وہ اپنا کپڑا اٹھائے ہوئے پنڈلیاں کھولے ہوئے پانی کی مشکیں جلدی جلدی لاتیں تھیں پانی لوگوں کے منہ میں ڈال دیتیں پھر لوٹ جاتیں اور مشکیں بھر کر لاتیں زخمی مجاہدین کے منہ میں ڈال دیتیں میں نے ان کی پازیبیں دیکھیں[2]۔ (اس دن) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے دو تین مرتبہ تلوار گر پڑی تھی۔

بَاب ۲۱۳۴ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۵۰۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يُّحَدِّثُ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ اِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ وَفِيْهِ

باب عبد اللہ بن سلام کی فضیلت[3]

(از عبد اللہ بن یوسف از مالک از ابو النضر یعنی غلام عمر بن عبید اللہ از عامر بن سعد بن ابی وقاص) سعد بن وقاص کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ سے کسی شخص کے متعلق جو زمین پر چلتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ بہشتی ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے[4]۔

حضرت سعدؓ کہتے ہیں عبد اللہ بن سلام ہی کے متعلق (سورہ احقاف کی) یہ آیت اتری تھی شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ بنی اسرائیل کے

---

[1] کیونکہ ان کے تیر دور تک جاتے کافروں پر خوب اثر کرتے ۱۲ منہ [2] چونکہ یہ جنگ و سخت پریشانی کا وقت تھا دوسرے پانی لانے کے لیے کپڑا اٹھانا ضروری ہے ورنہ عورت جلدی چل نہیں سکتی اس لیے پنڈلیاں کھل جانے میں کوئی قباحت نہ ہوئی دوسرے یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب حجاب کا حکم نہیں اترا تھا ۱۲ منہ

[3] یہ یہودیوں کے بڑے عالم تھے کہتے ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں تھے آنحضرت صلعم جب مدینہ میں تشریف لائے تو پہلے پہل عبد اللہ بن سلام مسلمان ہوئے ۱۲ منہ [4] بظاہر یہ حدیث مشکل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بہت سے صحابہ کرام کو بہشت کی خوشخبری دی یہاں تک کہ خود سعد عشرہ مبشرہ میں تھے اور اس کا جواب یوں دیا ہے کہ سعد نے یہ حدیث اس وقت بیان کی جب عشرہ مبشرہ میں سے سب لوگ گذر گئے تھے صرف سعد باقی تھے اور سعد نے اپنا ذکر نہیں کیا کیونکہ اپنی تعریف آدمی کے لیے موزوں نہیں ہے بعضوں نے کہا شائد سعد کو اس کی اطلاع نہ ہوئی ہو کہ آنحضرتؐ نے اوروں کو بھی بہشت کی بشارت دی۔ مگر یہ امر قیاس سے بعید ہے چونکہ خود سعد بھی ان لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ

نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ الْاٰيَةَ قَالَ لَآ اَدْرِيْ قَالَ مَالِكٌ الْاٰيَةَ اَوْ فِي الْحَدِيْثِ۔

۱۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُّحَمَّدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى وَجْهِهٖ اَثَرُ الْخُشُوْعِ فَقَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيْهِمَا ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّكَ حِيْنَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللّٰهِ مَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّقُوْلَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَاُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَاَيْتُ رُؤْيَا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ كَاَنِّيْ فِيْ رَوْضَةٍ ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا وَسْطَهَا عَمُوْدٌ مِّنْ حَدِيْدٍ اَسْفَلُهٗ فِي الْاَرْضِ وَاَعْلَاهُ فِي السَّمَآءِ فِيْ اَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لَهُ ارْقَهْ قُلْتُ لَآ اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ فَرَقِيْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِيْ اَعْلَاهَا فَاَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيْلَ لِي اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ وَاِنَّهَا لَفِيْ يَدِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْاِسْلَامُ وَذَاكَ الْعَمُوْدُ عَمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى فَاَنْتَ عَلَى الْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوْتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ

ایک گواہ لے اسی طرح کی گواہی بھی دی۔[1]

عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں مجھے یہ معلوم نہیں کہ آیت مالکؒ نے اپنی طرف سے ذکر کی ہے یا حدیث میں ہے۔[2]

(از عبداللہ بن محمد از ازہر سمان از ابن عون از محمد) حضرت قیس بن عباد کہتے ہیں میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آئے ان کے چہرے پر خشوع کے آثار تھے۔ لوگوں نے کہا یہ بہشتی آدمی ہے انہوں نے معمولی دو رکعتیں پڑھیں پھر مسجد کے باہر چلے گئے میں بھی ان کے پیچھے چلا ان سے دریافت کیا جب آپ مسجد میں داخل ہوئے تھے تو لوگ کہنے لگے یہ بہشت والوں میں سے ہے (بہشتی ہے) انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی آدمی کو وہ بات نہ کہنا چاہیے جو اسے معلوم نہ ہو آمیں تجھے بتاؤں کہ لوگ یہ بات کیوں کہتے ہیں (میں بہشتی ہوں)، واقعہ یہ ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک خواب دیکھا تھا جو آپؐ سے بیان کیا۔ وہ خواب یہ تھا گویا میں ایک باغ میں ہوں اس کی کشادگی اور سرسبزی کی تعریف کی اس کے درمیان ایک لوہے کا ستون ہے جس کا پایہ زمین میں اور سر آسمان میں ہے اوپر کی طرف ایک کنڈا لگا ہے خواب میں مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ جا میں نے کہا یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا پھر ایک خدمت گار آیا اس نے پیچھے کی طرف سے میرے کپڑے اٹھا دیئے آخر میں چڑھ گیا اور اس کی چوٹی پر پہنچ کر وہ کنڈا میں نے تھام لیا مجھ سے کہا گیا اسے مضبوط پکڑے رہ۔ جب تک میں نیند سے اٹھا میں یہ کنڈا تھامے رہا۔

میں نے یہ خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپؐ نے یہ تعبیر دی کہ باغ سے مراد دین اسلام ہے اور ستون سے اسلام کا ستون (یعنی کلمہ شہادت یا اسلام کے پانچوں ارکان) کنڈے سے مراد عروۃ الوثقی ہے آپؐ نے فرمایا تو موت تک اسلام پر قائم رہے گا۔

یہ شخص عبداللہ بن سلام تھے۔[3]

---

[1] یہاں یہ اعتراض ہوا کہ سورہ احقاف مکی ہے اور عبداللہ بن سلام مدینہ میں اسلام لائے اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ خود سعد بھی ان لوگوں میں سے تھے ۱۲ منہ

[2] یعنی آیت کا نزول امام مالک نے خود بیان کیا یا سند مذکور کے ساتھ آیت کا شان نزول بھی حدیث میں موجود ہے ۱۲ منہ [3] (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۷۵)

عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ وَقَالَ لِیْ خَلِیْفَۃُ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ مَعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَیْسُ بْنُ عَبَّادٍ عَنِ ابْنِ سَلَامٍ قَالَ وَصِیْفٌ مَکَانَ مِنْصَفٍ۔

امام بخاری کہتے ہیں مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا بحوالہ معاذ عنبری از عبداللہ بن عون از محمد از قیس بن عباد از عبداللہ بن سلام پھر یہی حدیث بیان کی۔ اس میں بجائے منصف کے وصیف ہے۔ یعنی لڑکا یا لڑکی۔

۳۴۲۳۵۔ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ اَتَیْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ سَلَامٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ اَلَا تَجِیْءُ فَاُطْعِمَکَ سَوِیْقًا وَّتَمْرًا وَّ تَدْخُلَ فِیْ بَیْتٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّکَ بِاَرْضٍ الرِّبَا بِھَا فَاشٍ اِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَھْدٰی اِلَیْکَ حِمْلَ تِبْنٍ اَوْ حِمْلَ شَعِیْرٍ اَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَاْخُذْہُ فَاِنَّہٗ رِبًا وَلَمْ یَذْکُرِ النَّضْرُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَوَھْبٌ عَنْ شُعْبَۃَ الْبَیْتَ۔

(از سلیمان ابن حرب از شعبہ از سعید بن ابی مرہ) عامر بن ابی موسیٰ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور عبداللہ بن سلام سے ملا انہوں نے کہا میرے ساتھ چلو میں تمہیں ستو اور کھجوریں کھلاؤں ایسے گھر میں لے چلوں جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گئے تھے پھر فرمانے لگے تم ایسے ملک (عراق) میں رہتے ہو جہاں سود علانیہ کھاتے ہیں زیادہ کھا جب کسی پر تمہارا قرض ہو پھر وہ تمہیں گھاس یا جو یا چارے کی ایک گٹھڑی بطور تحفہ بھیجے تو مت لینا وہ سود میں داخل ہے لے

نضر بن شمیل اور ابوداؤد طیالسی اور وہب بن جریر نے شعبہ سے اس حدیث میں گھر کا ذکر کیا۔

بَابٌ ۲۱۳۵ تَزْوِیْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَدِیْجَۃَ وَفَضْلِھَا رضی اللہ عنہا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت خدیجہ رض سے نکاح کا بیان اور حضرت خدیجہ رض کی فضیلت کا بیان لے

۳۵۴۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدَۃُ عَنْ ھِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ۔

(از محمد از عبدہ از ہشام ابن عروہ) حضرت عروہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ (متن بعد کی حدیث میں ایک سا ہے)

(بقیہ) عبداللہ بن سلام نے بیان کر دیا کہ لوگ مجھے بہشتی کہتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت ص نے مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ تو مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے گا۔ اب اس سے بہشتی ہونا نکال لیا نہ نکالو ۱۲ منہ

لے یہ عبداللہ بن سلام کی رائے تھی دوسرے فقہا کے نزدیک یہ بیاج نہ ہوگا۔ البتہ جب شرط کرے تو بیاج ہو جائے گا اگر بلا شرط قرض لینے والا کچھ زیادہ دے تو وہ بیاج نہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے بہتر تم میں وہ لوگ ہیں جو قرض اچھی طرح ادا کریں اس حدیث کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ اس سے عبداللہ بن سلام کی کمال پرہیزگاری ثابت ہوتی ہے دوسرے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے تھے اور یہ سب مناقبت میں داخل ہے ۱۲ منہ لے ان کا نسب یہ ہے خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ سے ابن قصی تمام مخلوقات میں یہ پہلے مسلمان ہوئیں اس پر سب کا اتفاق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیق اور وزیر اور مشیر سب یہی تھیں بڑی عاقلہ اور مدبرہ مشرکین طرح طرح کی ایذائیں آپ کو دیتے آپ پریشان ہوتے جب حضرت خدیجہ رض کے پاس جاتے تو وہ آپ کو تسلی و تشفی دیتیں۔ جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف پچیس سال کی اور ان کی عمر چالیس سال کی تھی جب ان کا نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد پچیس برس تک زندہ رہیں۔ دس برس نبوت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد انہی کے بطن سے ہوئی سوا حضرت ابراہیم کے جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ان کے خاوند ابو ہالہ بن نباش تھے ۱۲ منہ۔

۳۵۴۴- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيٍّ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

(از صدقہ از عبدہ از ہشام از والدش از عبداللہ بن جعفر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اپنے اپنے زمانے میں)، ساری دنیا کی عورتوں میں حضرت مریم افضل تھیں۔ اسی طرح حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا۔[1]

۳۵۴۵- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي إِلَى خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ۔

(از سعید بن عفیر از لیث از ہشام ابن عروہ از والدش) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رض سے یہ حدیث نقل کر کے مجھ کو لکھ بھیجی حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں ہوا[2] جتنا حضرت خدیجہ پر ہوا۔ حالانکہ وہ میرے نکاح سے پہلے انتقال کر چکی تھیں۔ رشک کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا ذکر کرتے سنتی۔ نیز اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ خدیجہ رض کو (بہشت میں) ایک موتی کے محل کی بشارت دیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بکری ذبح کرتے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو اتنا گوشت بھیجتے کہ ان کے لیے کافی ہو جاتا۔

۳۵۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا قَالَتْ وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ۔

(از قتیبہ بن سعید از حمید بن عبدالرحمٰن از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں ہوا[3] جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر ہوا، اسلئے کہ آپ ان کا بہت ذکر فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں حضرت خدیجہ رض کے وصال[4] کے تین سال بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ یا حضرت جبرائیل نے آپ کو یہ حکم دیا کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بہشت میں ایک موتی کے محل کی خوشخبری دی۔

---

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ہر ایک اپنے زمانہ میں دنیا کی ساری عورتوں سے افضل تھیں۔ اب یہ امر کہ حضرت مریم اور حضرت خدیجہ میں کون افضل ہے اس سے سکوت ہے مگر اکثر علماء نے یہ کہا کہ حضرت خدیجہ رض حضرت مریم کے بعد سب عورتوں سے افضل ہیں۔ کیونکہ بزار طبرانی کی روایت میں یوں ہے کہ خدیجہ میری امت کی سب عورتوں سے افضل ہیں۔ اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی جو حضرت خدیجہ رض کو حضرت عائشہ رض سے بھی افضل کہتے ہیں واللہ اعلم ۱۲ منہ

[2] ان کے مر لے کے بعد بھی ۱۲ منہ

[3] یہ رشک سوکن میں لازم ہے جو ہر عورت کو ہوتی ہے اس میں کوئی گناہ نہیں کیونکہ غیر اختیاری ہے ۱۲ منہ

۳۵۴۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ۔

(از عمر بن محمد بن حسن از والدش از حفص از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی بیوی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا حضرت خدیجہ پر کیا حالانکہ میں نے انہیں دیکھا تک نہیں مگر سبب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا ذکر بہت کیا کرتے تھے اور کبھی بکری ذبح کرتے تو اس کے ٹکڑے بنا کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست عورتوں کو بھیج دیتے میں کبھی آپؐ سے یوں کہتی گویا حضرت خدیجہ رضؓ کے سوا اور کوئی دنیا میں عورت ہی نہ تھی تو آپؐ فرماتے خدیجہ رضی اللہ عنہا میں یہ یہ اوصاف تھے اور میری اولاد انہی کے شکم سے ہوئی [1]

۳۵۴۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ قَالَ نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ۔

(از مسدد از یحییٰ) اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن اوفیٰ (صحابی) سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو بشارت دی؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بہشت میں ایک ایسے موتی کے محل کی بشارت دی جس میں نہ شور ہوگا نہ غم۔

۳۵۴۹- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ وَقَالَ إِسْمٰعِيلُ ابْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ

(از قتیبہ بن سعید از محمد بن فضیل از عمارہ از ابوزرعہ) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ یہ خدیجہ رضؓ آپؐ کے پاس سالن یا کھانے کا ایک برتن لا رہی ہے جب وہ لے کر آئیں تو پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہیے اور انہیں بہشت میں ایک مکان کی خوشخبری دیجئے جو موتیوں سے بنا ہوگا نہ اس میں شور و غل ہوگا نہ رنج و تکلیف

اسماعیل[2] بن خلیل کہتے ہیں ہمیں علی بن مسہر نے بحوالہ ہشام از والدش از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کہ ہالہ بنت خویلد جو حضرت خدیجہ رضؓ کی بہن تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی۔ آپؐ

---

[1] دوسری روایت میں یوں ہے وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائی جب سب لوگوں نے انکار کیا اور میری اس وقت تصدیق کی جب لوگوں نے مجھ کو جھوٹا کہا اور اپنا مال میرے اوپر خرچ کیا اس وقت جب اور لوگوں نے مجھ کو کچھ نہ دیا ۱۲ منہ [2] اس کو ابوعوانہ نے محمد بن یحییٰ ذہلی سے وصل کیا ۱۲ منہ۔

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض: قَالَتْ اِسْتَاْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ اُخْتُ خَدِيْجَةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيْجَةَ فَارْتَاعَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ قَالَتْ فَغِرْتُ فَقُلْتُ مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوْزٍ مِّنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ خَيْرًا مِّنْهَا

کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اجازت مانگنا یاد آگیا[1] اور گھبرا کر فرمانے لگے یا اللہ کیا یہ ہالہ ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے رشک آیا میں نے کہا کیا آپ ایک قریش کی بوڑھی عورت کو یاد کرتے ہیں جس کے (دانت گر کر صرف) سُرخ سرخ مسوڑے رہ گئے تھے، جسے وفات پائے عرصہ گذر گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے عوض آپ کو اس سے اچھی عورت (جوان کنواری) عنایت فرمائی[2]۔

بَاب ۲۱۳۶ ذِكْرِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب جریر بن عبداللہ بجلی کی فضیلت[3]

۳۵۵۰- حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَالَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رض مَا حَجَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا ضَحِكَ وَعَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُّقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ اَوِ الْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَنْتَ مُرِيْحِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِيْ خَمْسِيْنَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِّنْ اَحْمَسَ قَالَ فَكَسَرْنَا وَقَتَلْنَا مَنْ وَّجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ۔

(از اسحاق واسطی از خالد از بیان از قیس) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی (گھر میں آنے سے) نہیں روکا[4] اور جب آپ نے مجھے دیکھا، تو خندہ پیشانی سے ہی دیکھا۔

قیس نے جریر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں (یمن میں) ایک گھر تھا ذوالخلصہ، اسے لوگ یمنی کعبہ یا شامی بھی کہا کرتے تھے[5]۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جریر تو ذوالخلصہ سے مجھے بے فکر کرسکتا ہے (یعنی اسے توڑ پھوڑ کر مٹا سکتا ہے) جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں یہ سن کر قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو سواروں کے ساتھ وہاں گیا اسے توڑ پھوڑ ڈالا اور جو وہاں ملا اسے قتل کیا۔ واپس آیا تو آپ کو اطلاع دی آپ نے مجھے اور احمس قبیلہ والوں کو دعا دی۔

---

[1] انہی کی سی آواز تھی ان کی بہن تھیں ۱۲ منہ [2] حضرت عائشہ رضہ نے اچھی عورت سے اپنے تئیں مراد لیا دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر غصے ہوئے تب میں نے عرض کیا قسم خدا کی اب میں خدیجہ رضہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کروں گی ۱۲ منہ [3] یہ بجیلہ قبیلہ کے بڑے حسین اور خوبصورت شخص تھے حضرت عمر رضہ نے فرمایا جریر اس امت کے یوسف ہیں اور وہ اپنی قوم کے سردار ہیں کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چالیس دن پہلے مسلمان ہوئے ۵۴ھ ہجری میں ان کا انتقال ہوا ۱۲ منہ [4] جب اجازت مانگی آپ نے فرمایا آؤ ۱۲ منہ [5] بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے۔ شامی کعبہ تو اس کو کہتے ہیں جو مکہ معظمہ میں ہے یعنی اصلی کعبہ یمنی کعبہ اصلی کعبہ کی رونق بگاڑنے کیلئے یمن کے کافروں نے بنایا تھا ۱۲ منہ۔

باب ۲۱۳۷ ذِكْرُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۳۵۵۱- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلٰى أُخْرَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَنَادٰى أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي فَقَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتّٰى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ أَبِي فَوَاللّٰهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب حضرت حذیفہ بن یمان کی فضیلت [1]

(از اسماعیل بن خلیل از سلمہ بن رجاء از ہشام بن عروہ از والدش)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب اُحد کا دن ہوا اور پہلے کفار کو شکست ہوئی تو ابلیس نے (دھوکہ دینے کے لیے) یوں چیخ لگائی اپنے پیچھے والوں کی خبر لو۔ یہ سن کر (آگے کے مسلمان) پچھلے مسلمانوں پر ہی ٹوٹ پڑے اور انہی سے لڑنے لگے۔ اتفاقاً حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو دیکھ لیا۔ تو لوگوں سے کہنے لگے خدا کے بندو یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں (انہیں قتل نہ کرو) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں مسلمانوں نے ایک نہ سُنی اور اسے مار ڈالا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تمہیں بخش دے۔ عروہ کہتے ہیں خدا کی قسم حذیفہ رضی اللہ عنہ میں اس کلمے کی برکت سے وصال تک کچھ بھلائی ہی رہی

باب ۲۱۳۸ ذِكْرُ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا۔

وَقَالَ عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ

باب ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا ذکر

عبدان کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے کہا یونس نے کہا انہوں نے زہری سے نقل کیا انہوں نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رض نے کہا عتبہ کی بیٹی ہندہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی رسول اللہ ساری دنیا میں کسی قوم کا ذلیل ہونا مجھے اتنا پسند نہ تھا جتنا آپؐ کی قوم کا (آپؐ کے تابعداروں کا) ذلیل ہونا آج کے دن (برعکس) روئے زمین کے لوگوں

---

[1] یہ قبیلہ عبس میں سے تھے ان کا باپ یمان ایک خون کر کے مدینہ میں بھاگ آیا تھا اور انصار کا حلیف بن گیا تھا یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز اور خاص رفیق تھے حضرت عمر رض نے ان کو مدائن کی حکومت دی تھی ۳۶ھ ہجری میں حضرت عثمان رض کے شہید ہونے کے چالیس دن بعد انتقال کیا ۱۲ منہ [2] ان کی مدد کرو یا ان کو مارو ۱۲ منہ [3] جنگ کی گھبراہٹ میں ان کو کافر سمجھے ۱۲ منہ [4] مسلمان ان کو مارے ڈالتے ہیں ۱۲ منہ [5] ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو مار ڈالا تھا ۱۲ منہ [6] ہمیشہ اپنے باپ کے قاتل کے لیے دعا کرتے رہے تیمی نے کہا ساری عمر حذیفہ کو اپنے باپ کے قاتل کا رنج رہا ۱۲ منہ [7] یہ قرشیہ ہاشمیہ تھی معاویہ کی والدہ اور ابو سفیان کی جورو فتح مکہ میں ابو سفیان کے اسلام کے بعد اسلام لائی اس کے باپ عتبہ کو حمزہ یا علی رض نے واصل جہنم کیا تھا۔ اسی عداوت سے اس نے جنگ احد میں حضرت حمزہ رض کا کلیجہ نکال کر چبایا ۱۲ منہ [8] عبدان تو امام بخاری کے شیخ ہیں مگر شاید یہ حدیث انہوں نے عبدان سے نہیں سنی اس لیے یوں کہا وقال عبدان اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا اَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَاءٍ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یَّعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ قَالَتْ وَ اَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْیٰنَ رَجُلٌ مِّسِّیْكٌ فَهَلْ عَلَیَّ حَرَجٌ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَهٗ عِیَالَنَا قَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

میں کسی قوم کا باعزت ہونا مجھے اتنا پسند نہیں جتنا آپؐ کی قوم کا باعزت ہونا پسند ہے۔

ہند نے یہ بھی عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان ایک بہت ہی لالچی بخیل آدمی[1] ہے۔ اگر میں اس کا پیسہ لے کر اپنے بال بچوں کا خرچ چلاؤں تو مجھ پر کوئی گناہ تو نہ ہوگا آپؐ نے فرمایا دستور کے مواقق لے لے تو میں سمجھتا ہوں کچھ گناہ نہ ہوگا (زیادہ مت لیا کر)

باب ۲۱۳۹ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ۔

باب زید بن عمرو بن نفیل کا واقعہ[2]

۳۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا فُضَیْلُ بْنُ سُلَیْمٰنَ حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِیَ زَیْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ بِاَسْفَلِ بَلْدَحٍ قَبْلَ اَنْ یُّنْزَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْیُ فَقُدِّمَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَیْدٌ اِنِّیْ لَسْتُ اٰکُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلٰی اَنْصَابِکُمْ وَلَا اٰکُلُ اِلَّا مَا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

(از محمد بن ابی بکر از فضیل بن سلیمان از موسیٰ از سالم بن عبداللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح میں[3] ملے ابھی آپؐ پر وحی کا نزول شروع نہیں ہوا تھا آپؐ کے سامنے کھانے کا دسترخوان رکھا گیا آپؐ نے وہ کھانا کھانے سے انکار کیا۔ بعدازں زید بھی کہنے لگا میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاؤں گا جنہیں تم تھانوں پر ذبح کرتے ہو۔ میں اسی جانور کا گوشت کھاؤں گا جو اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ نیز زید قریش کے لوگوں پر اپنے جانوروں کے ذبح کرنے کو معیوب[4] سمجھتا تھا کہتا تھا (تعجب ہے) بکری کو تو اللہ نے پیدا کیا۔ آسمان سے پانی بھی اسی نے برسایا (جسے بکری

---

[1] اس کے دل سے پیسہ نہیں نکلتا ۱۲ منہ [2] ان کا نسب یہ ہے زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزے بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک یہ سعید بن زید کے جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں والد تھے اور حضرت عمرؓ کے چچا زاد بھائی تھے یہ اور حضرت عمرؓ دونوں نفیل میں جاکر مل جاتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا تھا ۱۲ منہ [3] بلدح ایک مقام کا نام ہے مکہ کی مغربی جانب تنعیم کے رستے میں ۱۲ منہ [4] اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ۱۲ منہ [5] یہاں ثم آیا ہے جو تراخی کے لیے ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کے بعد زید کو بھی یاد آیا کہ عقلاً یہ بات نامناسب ہے کہ اوروں کے نام پر جانور ذبح کئے جائیں دراصل یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی تجلی تھی جو حضرت زید کے سینے پر پڑی اور اس کی عقل یہ باتیں صحیح سمجھنے لگی۔ عبدالرزاق۔

وَاِنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ وَيَقُولُ الشَّاةُ خَلَقَهَا اللهُ وَاَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللهِ اِنْكَارًا لِذٰلِكَ وَاِعْظَامًا لَهُ قَالَ مُوسٰى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا تَحَدَّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ يَسْاَلُ عَنِ الدِّيْنِ وَيَتْبَعُهُ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ الْيَهُوْدِ فَسَاَلَهُ عَنْ دِيْنِهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ لَعَلِّيْ اَنْ اَدِيْنَ دِيْنَكُمْ فَاَخْبِرْنِيْ فَقَالَ لَا تَكُوْنُ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ غَضَبِ اللهِ قَالَ زَيْدٌ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ غَضَبِ اللهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنّٰى اَسْتَطِيْعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ زَيْدٌ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللهَ فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِّنَ النَّصَارٰى فَذَكَرَ مِثْلَهُ فَقَالَ لَنْ تَكُوْنَ عَلٰى دِيْنِنَا حَتّٰى تَاْخُذَ بِنَصِيْبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ قَالَ مَا اَفِرُّ اِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللهِ وَلَا اَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللهِ وَلَا مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا اَبَدًا وَاَنّٰى اَسْتَطِيْعُ فَهَلْ تَدُلُّنِيْ عَلٰى غَيْرِهِ قَالَ مَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ حَنِيْفًا قَالَ وَمَا الْحَنِيْفُ قَالَ دِيْنُ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَكُنْ يَهُوْدِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ اِلَّا اللهَ فَلَمَّا رَاٰى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِيْ

وغیرہ جانور پیتے ہیں) چارہ بھی اسی نے اگایا (جسے مویشی کھاتے ہیں) پھر تم لوگ اسے اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ ان مشرکوں کے کام پر انکار کرتا تھا۔ اور بڑا گناہ خیال کرتے تھے۔

موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں مجھ سے سالم بن عبداللہ نے بیان کیا، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کیا کہ زید بن عمرو ابن نفیل دینِ حق کی تلاش میں مکے سے شام کے ملک کو گئے وہاں یہود کے ایک عالم سے ملے اس سے کہنے لگے مجھے اپنا دین بتلا شاید میں تیرا دین اختیار کرلوں۔ اس نے کہا۔ اگر تو ہمارا دین اختیار کرے گا تو اللہ کے غضب میں سے اپنا حصہ وصول کریگا۔ زید نے کہا۔ اے میں تو خدا کے غضب سے بھاگ کر آیا ہوں (اس سے بچنا چاہتا ہوں) پھر خدا کے غضب کو تو میں اپنے اوپر کبھی نہیں لوں گا۔ اور نہ مجھے اس کے اٹھانے کی طاقت ہے۔ اچھا اور کوئی دین تو مجھے بتلا سکتا ہے؟ اس نے کہا میں نہیں جانتا (کوئی دین سچا ہو) البتہ سچا دین حنیف ہو سکتا ہے زید نے کہا حنیف دین کیا ہے؟ اس نے کہا حضرت ابراہیم کا دین ہو سکتا ہے جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی بلکہ تنہا اللہ کی پرستش کرتے تھے۔ بہرحال زید وہاں سے چلے۔ ایک نصرانی پادری سے ملے۔ اس سے بھی یہی گفتگو کی۔ اس نے کہا تو ہمارے دین میں آتا ہے تو اللہ کی لعنت میں سے ایک حصہ حاصل کریگا۔ زید نے کہا (واہ) میں تو خدا کی لعنت سے بھاگنا چاہتا ہوں۔ مجھ سے نہ خدا کی لعنت اٹھ سکے گی نہ اس کا غضب مجھ میں اتنی طاقت کہاں؟ خیر کوئی دین مجھے بتا سکتا ہے؟ پادری نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ اگر کوئی (صحیح) دین ہو تو دین حنیف ہی ہوگا۔ زید نے کہا۔ وہ کیا ہے؟ پادری بولا۔ ابراہیم کا دین جو نہ یہودی تھے نہ نصرانی تنہا خدا کو پوجتے تھے۔

زید نے جب یہودیوں اور نصرانیوں کا یہ قول حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کے متعلق سُنا اور وہاں سے روانہ ہوئے تو اپنے دونوں

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ وَقَالَ اللَّيْثُ كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رض قَالَتْ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ لَا تَقْتُلْهَا أَنَا أَكْفِيكَهَا مُؤْنَتَهَا فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مُؤْنَتَهَا.

ہاتھ (آسمان کی طرف) اٹھائے کہنے لگے یا اللہ میں گواہی دیتا ہوں میں ابراہیم کے دین پر ہوں [1]

لیث بن سعدؒ کہتے ہیں مجھے ہشام نے اپنے باپ کی یہ روایت اسماء بنت ابی بکر سے لکھ بھیجی وہ کہتی تھیں میں نے زید بن عمرو بن نفیل کو دیکھا جو کھڑے ہوئے کعبے سے پیٹھ لگا کر کہہ رہے تھے قریشیو! خدا کی قسم تم میں سے ابراہیم علیہ السلام کے دین پر میرے سوا اور کوئی نہیں ہے اور زید بیٹیوں کو زندہ نہیں دفن کرتے تھے بلکہ وہ اس شخص سے جو اپنی بیٹی کو مارنا چاہتا یوں کہتے تو اسے مت مار (مجھے دے دے) میں پال لوں گا، پھر اسے لے کر پالتے جب وہ بڑی ہوتی تو اس کے باپ سے یوں کہتے اگر تو چاہے تو اپنی بیٹی لے لے میں دے دوں گا اور اگر تیری مرضی ہو تو میں اس کے سب کام پورے کروں گا [2][3]

باب ۲۱۴ بُنْيَانُ الْكَعْبَةِ

باب کعبے کی مرمت کا بیان۔

۳۵۵۳ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمود از عبد الرزاق از ابن جریج از عمرو بن دینار) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں جب کعبہ بنایا گیا (یعنی قریش نے اس کی مرمت کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں پتھر اٹھا اٹھا کر ڈھو رہے تھے حضرت عباس رضؓ نے کہا (اے بھتیجے) تم اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھو تو پتھر کی تکلیف نہیں نہ پہنچے گی اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (عریانی کی تصور سے) زمین پر (بیہوش ہو کر) گر پڑے

---

[1] بزار اور طبرانی نے یوں روایت کیا کہ زید اور ورقہ دونوں دین حق کی تلاش میں شام کے ملک کو گئے ورقہ تو وہاں جا کر نصرانی ہو گئے اور زید نے نصرانی ہونا قبول نہ کیا پھر زید موصل میں آئے وہاں ایک پادری سے ملے اس نے نصرانی دین ان پر پیش کیا لیکن زید نے نہ مانا اسی روایت میں یہ ہے کہ سعید بن زید اور حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کا حال پوچھا آپؐ نے فرمایا اللہ نے اس کو بخش دیا اور اس پر رحم کیا وہ ابراہیم کے دین پر مرا ۱۲ منہ [2] اس کو ابو بکر بن ابی داؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ [3] کہتے ہیں یہ بد رسم عرب میں اس طرح شائع ہوئی تھی ایک شخص نے دوسرے کی بیٹی جنگ میں پکڑ لی اس سے صحبت کی جب بیٹی کا باپ آیا کچھ روپیہ دے کر اس نے اپنی بیٹی چھڑانی چاہی تو وہ کہنے لگی میں تو اسی سے راضی ہوں اس وقت اس کے باپ نے یہ قسم کھائی کہ اب جو کوئی میری بیٹی پیدا ہو گی میں اس کو قتل کر ڈالوں گا اسی طرح رفتہ رفتہ یہ بری رسم عربوں میں پھیل گئی لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ [4] یعنی شادی وغیرہ کر دوں گا فاکہی نے عامر بن ربیعہ سے نکالا مجھ سے زید نے یہ کہا کہ میں نے اپنی قوم کے برخلاف اسماعیل اور ابراہیم کے دین کی پیروی کی ہے اور میں اس پیغمبر کا منتظر ہوں جو اسماعیل کی اولاد میں پیدا ہو گا لیکن امید نہیں کہ میں اس کا زمانہ پاؤں مگر میں اس پر ایمان لایا اس کی تصدیق کرتا ہوں اس کے برحق پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہوں اگر تو زندہ رہے اور اس پیغمبر کو پائے تو میرا اسلام پہنچا دیجیو۔ عامر کہتے ہیں جب میں مسلمان ہوا تو میں نے ان کا سلام آنحضرتؐ کو پہنچایا آپؐ نے وعلیہ السلام فرمایا اور فرمایا اللہ اس پر رحم کرے میں نے اسکو بہشت میں کپڑا گھسیٹتے ہوئے دیکھا ۱۲ منہ [5] جیسے قریش کے مشرک کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

اُجْعَلْ إِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ۔

اور آنکھیں آسمان کو لگ گئیں ہوش آیا تو فرمانے لگے تہ بند میرا تہ بند ساتھ ہی آپ نے تہ بند کو سختی سے باندھ دیا[1]

۳۵۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا لَمْ يَكُنْ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ حَائِطٌ كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَتّٰى كَانَ عُمَرُ فَبَنٰى حَوْلَهُ حَائِطًا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ

(از ابوالنعمان از حماد بن زید) عمرو بن دینار و عبید اللہ بن ابی زید کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کعبے کے گرد احاطے کی دیوار نہ تھی لوگ کعبے کے گرد نماز پڑھا کرتے حضرت عمر رضؓ نے (اپنی خلافت کے زمانے میں) اس کے گرد دیوار بنا دی۔

عبید اللہ کہتے ہیں کعبے کی دیواریں پست تھیں عبد اللہ بن زبیرؓ نے انہیں[2] بلند کر دیا

بَابُ ۱۴۱۲ أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

باب ایام جاہلیت کا بیان[3]

۳۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ هِشَامٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَا يَصُومُهُ۔

(از مسدد از یحیٰی از ہشام از والدش (عروہ)) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں عاشورے کا روزہ قریش لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی رکھا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رکھا کرتے تھے جب آپؐ مدینے میں تشریف لائے تو صحابہ کرام کو یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے (۲ہجری میں) فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا اب جس کا جی چاہے عاشورے کا روزہ رکھے جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۳۵۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنَ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَكَانُوا يُسَمُّونَ

(از مسلم بن ابراہیم از وہیب از ابن طاوس از والدش) حضرت ابن عباس کہتے ہیں (جاہلیت کے زمانہ میں) لوگوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا گناہ میں داخل[4] ہے اور جاہلیت کے زمانے میں محرم کو صفر کہا کرتے ان کا یہ قول تھا کہ جب اونٹ کی پیٹھ اچھی[5] ہو جائے

---

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے باب فضل مکہ میں ۱۲ منہ [2] اپنی حکومت کے زمانہ میں ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا کعبہ دس بار بنا ہے پہلے فرشتوں نے بنایا پھر آدمؑ نے پھر ان کی اولاد نے پھر ابراہیم علیہ السلام نے پھر عمالقہ نے پھر جرہم نے پھر قصی بن کلاب نے پھر قریش نے پھر عبد اللہ بن زبیر نے پھر حجاج ظالم نے۔ اب تک حجاج ہی کی بنا پر ہے ۱۲ منہ [4] یعنی وہ زمانہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے آپؐ کی نبوت تک گزرا ہے اور جاہلیت اس زمانے کو بھی کہتے ہیں جو آپؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے گزرا ۱۲ منہ [5] شوال ذیقعدہ اور ذوالحجہ کے نو دن یا دس دن ۱۲ منہ [6] اس کا زخم چنگا ہو جائے ۱۲ منہ

الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَيَقُولُونَ إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ وَعَفَا الْأَثَرْ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ قَالَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ أَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ ۔

اور حاجیوں کے پاؤں کے نشان (رستے پر سے) مٹ جائیں تو اب عمرہ کرنے والے کو عمرہ کرنا درست ہوا
ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام (حجۃ الوداع میں) چوتھی ذوالحجہ کی مکے میں تشریف فرما ہوئے۔ سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ حج کو عمرہ کر ڈالیں (طواف وسعی کر کے احرام کھول دیں) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ایسا کرنے سے ہمیں کون سی بات درست اور روا ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا سب باتیں درست ہو جائیں گی [۳]

۳۵۵۷ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ لَهُ شَأْنٌ

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو از سعید بن مسیب از والد ش)
سعید بن مسیب کے دادا کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ایک بار سیلاب آیا جو مکہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان پانی پانی کر گیا۔
سفیان بن عیینہ کہتے ہیں عمرو بن دینار کہتے تھے کہ اس حدیث کا ایک بڑا قصہ [۴] ہے۔

۳۵۵۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَرَآهَا لَا تَكَلَّمُ قَالُوا حَجَّتْ مُصْمِتَةً قَالَ لَهَا تَكَلَّمِي فَإِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ هٰذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَكَلَّمَتْ

(از ابوالنعمان از ابوعوانہ از بیان ابوبشر) قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس گئے جس کا نام زینب بنت مہاجر تھا اس نے آپ سے بات نہ کی آپ نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے کہا اس نے خاموش حج کی منت مانی [۵] ہے۔ آپ نے کہا اری بات کر یہ خاموش حج کرنا جاہلیت کی رسم [۶] ہے اس نے گفتگو شروع کی اور حضرت ابوبکر سے دریافت کیا آپ کون ہیں؟

---

[۱] حاجی سب اپنے ملکوں کو روانہ ہو جائیں ۱۲ منہ [۲] جاہلیت کا اعتقاد توڑنے کے لیے ۱۲ منہ [۳] جو احرام میں منع نہیں یہاں تک کہ جماع بھی ۱۲ منہ [۴] حافظ نے کہا موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا کہ مکہ میں بہیا اس پہاڑ کی طرف سے آیا کرتی جو اندر جانب میں واقع ہے ڈر ہوا کہیں پانی کعبے کے اندر نہ گھس جائے اس لیے انہوں نے عمارت کو خوب مضبوط کرنا چاہا اور پہلے جس نے کعبہ اونچا کیا اور اس میں سے کچھ گرایا وہ ولید بن مغیرہ تھا پھر کعبے کے بننے کا وہ قصہ نقل کیا جو آنحضرت کی نبوت سے پہلے ہوا اور شافعی نے ام میں عبد اللہ بن زبیر رض سے نقل کیا جب وہ کعبہ بنا رہے تھے کعب رض نے ان سے کہا خوب مضبوط بناؤ کیونکہ ہم کتابوں میں یہ پاتے ہیں کہ اخیر زمانے میں بہیا بہت آئیگی تو قصے سے مراد یہی ہے کہ وہ اس بہیا کو دیکھ کر جس کے برابر کبھی نہیں آئی تھی یہ سمجھ گئے کہ اخیر زمانہ کی بہیاؤں میں سے پہلی بہیا ہے ۱۲ منہ [۵] یعنی چپ چپاتے حج کا مطلب یہ ہے کہ جب تک حج سے فارغ نہ ہو کسی سے بات نہیں کرنے کی ۱۲ [۶] اسماعیل کی روایت میں یوں ہے اس عورت نے کہا ہم میں اور ہماری قوم میں جاہلیت کے زمانہ میں کچھ فساد ہوا تھا تو میں نے یہ حلف کی تھی کہ اللہ نے مجھے بچا دیا تو میں جب تک حج نہ کرلوں گی کسی سے بات نہ کروں گی ابوبکر صدیق رض نے کہا اسلام ان سب باتوں کو مٹا دیتا ہے تو بات کر حافظ نے کہا ابوبکر رض کے اس قول سے یہ نکلا کہ اگر کوئی یوں حلف کرے میں بات نہیں کرنے کا تو اس کو بات کرنا مستحب ہے اور کفارہ لازم نہ آئے گا گویا ایسی نذر منعقد ہی نہ ہوگی اور

فَقَالَتْ مَنْ اَنْتَ قَالَ امْرَءٌ مِّنَ الْمُهَاجِرِيْنَ
قَالَتْ اَيُّ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَتْ
مِنْ اَيِّ قُرَيْشٍ اَنْتَ قَالَ اِنَّكِ لَسَئُوْلٌ اَنَا اَبُوْ
بَكْرٍ قَالَتْ مَا بَقَاؤُنَا عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ الصَّالِحِ
الَّذِيْ جَاءَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ
بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ اَئِمَّتُكُمْ
قَالَتْ وَمَا الْاَئِمَّةُ قَالَ اَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ
رُءُوْسٌ وَّاَشْرَافٌ يَاْمُرُوْنَهُمْ فَيُطِيْعُوْنَهُمْ
قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَهُمْ اُولٰٓئِكِ عَلَى النَّاسِ۔

۳۵۵۹۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ ابْنُ اَبِي الْمَغْرَاءِ
قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ اَسْلَمَتِ امْرَاَةٌ
سَوْدَاءُ لِبَعْضِ الْعَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ
فِي الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَكَانَتْ تَاْتِيْنَا فَتَحَدَّثُ
عِنْدَنَا فَاِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيْثِهَا قَالَتْ

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
اَلَا اِنَّهٗ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ اَنْجَانِيْ

قَالَتْ فَلَمَّا اَكْثَرَتْ قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَمَا
يَوْمُ الْوِشَاحِ قَالَتْ خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ
اَهْلِيْ وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِّنْ اَدَمٍ فَسَقَطَ مِنْهَا

انہوں نے فرمایا میں مہاجرین میں سے ایک شخص ہوں اس نے کہا کون سے مہاجرین میں سے؟ حضرت ابوبکر رض نے کہا قریش کے مہاجرین میں سے۔ اس نے پوچھا قریش کے کون سے خاندان میں سے؟ حضرت ابوبکر رض نے فرمایا تو بہت سوال کرنے والی ہے میں ابوبکر ہوں تب اس نے دریافت کیا ہم اس اچھے طریق (دین اسلام) پر جسے اللہ جاہلیت کے بعد لایا کب تک (خوبی کے ساتھ) قائم رہیں گے؟ آپ نے کہا جب تک تمہارے امام (حاکم لیڈر) سیدھے رہیں گے[1]۔ اس نے کہا امام سے کیا مراد ہے؟ حضرت ابوبکر رض نے کہا تیری قوم میں سردار اور شریف لوگ نہیں ہیں جو لوگوں کو کسی بات کا حکم دیں تو وہ تسلیم کریں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ہیں؟ حضرت ابوبکر رض نے فرمایا امام سے یہی مراد ہیں[2]۔

(از فروہ بن ابی المغراء از علی بن مسہر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کسی عرب کی ایک سیاہ لونڈی (حبشی باندی) مسلمان ہوگئی اس کی جھونپڑی مسجد ہی تھی وہ ہمارے پاس آکر بات چیت کرتی تھی۔ جب باتوں سے فارغ ہوتی تو یہ شعر پڑھتی۔ ترجمہ: کمر بند والا دن خدا کے عجیب دنوں میں سے تھا۔ اس نے مجھے ملک کفر سے نجات دی جب اس نے یہ شعر کئی بار پڑھا تو میں نے پوچھا کمر بند کے دن سے کیا مراد ہے اس نے کہا واقعہ یہ ہوا کہ میرے لوگوں میں ایک چھوکری (جو نئی دلہن تھی) نکلی وہ سرخ چمڑے کا ایک کمر بند باندھے ہوئے تھی۔ اتفاق سے وہ کمر بند گر گیا چیل اتری اور اسے گوشت سمجھ کر لے گئی۔ لوگوں نے مجھ پر اس کی چوری کی تہمت لگائی اور مار پیٹ شروع کی اتنی تکلیف دی کہ میری شرمگاہ بھی ٹٹولی کہ کہیں اس میں نہ رکھ لی ہو غرضیکہ وہ اسی حال میں میرے گرد جمع تھے

---

[1] شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر عمل کرتے رہیں گے ۱۲ منہ [2] یعنی بادشاہ اور حاکم اسی مضمون میں یہ مثل ہے الناس علی دین ملوکھم جس قوم کے بادشاہ اور سردار اور عمائد لوگ اچھے ذی علم لائق انصاف پسند ہوتے ہیں وہی قوم دنیا میں بڑھی چڑھی رہتی ہے اور جس قوم کے بادشاہ اور حکام جاہل اور ناتربیت یافتہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اور غیر قوموں کی محتاج و محکوم بن جاتی ہیں ابوبکر صدیق نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اسلام کی رونق اس وقت تک رہی جب تک مسلمانوں کے خلیفہ بادشاہ شریعت پر قائم اور عدل اور انصاف پر مستعد اور ذی علم اور لائق سپاہی جری اور بہادر اپنی ذات سے لڑنے والا میدان جنگ میں جانے والا رہے اور جب سے مسلمانوں کے بادشاہ عیش اور عشرت میں پڑ گئے علم حاصل کرنا چھوڑ دیا رات دن عورتوں کی صحبت اور شراب خواری اور لہو و لعب ناچ رنگ گانے بجانے میں اپنا وقت گزارنے لگے اسلام کی رونق جاتی رہی اور مسلمانوں کی بادشاہتیں اور ریاستیں چھن گئیں اب جو کچھ خال خال کہیں مسلمانوں کی حکومتیں باقی ہیں وہ اگلے مسلمانوں کی کمائی ہوئی ہیں اس کو بھی ہمارے زمانہ کے بادشاہ اور امیر بہت جلد کھونے والے معلوم دکھائی دیتے ہیں کیونکہ ان کو نہ خود علم ہے اور نہ عالموں سے ان کو الفت ہے ان کے رات دن کے اشغال یہ ہیں گانا بجانا رنڈیوں مسخروں کی صحبت شراب افیون گانجا بھنگ کا استعمال علم دشمن عالموں کے ایسے مخالف ہیں کہ اگر کہیں الا ماشاءاللہ ان کی ریاست میں کوئی عالم پایا جائے تو فوراً اس کو معزول یا اخراج

فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الْحُدَيَّا وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا فَأَخَذَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي إِذْ أَقْبَلَتِ الْحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا ثُمَّ أَلْقَتْهُ فَأَخَذُوهُ فَقُلْتُ لَهُمْ هٰذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ۔

اور میں عذاب میں مبتلا تھی۔ اتنے میں چیل ٹھیک ہمارے سروں پر آن پہنچی اور اس ہار کو پھینکا اور ان لوگوں نے اٹھالیا۔ میں نے کہا تم اس کی چوری میرے ذمہ لگاتے ہو۔ حالانکہ میں بے قصور تھی لہ۔

۳۵۶۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللّٰهِ فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

(از قتیبہ از اسماعیل ابن جعفر از عبداللہ بن دینار) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار! جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے قریش کے لوگ اپنے باپ دادا کی قسم کھایا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا لیکن تم (اسلام کی رو سے) اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۵۶۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْقٰسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَلَا يَقُومُ لَهَا وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ۔

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمرو) عبدالرحمٰن بن القاسم کہتے ہیں کہ قاسم بن محمد (ان کے والد) جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور جنازے کو دیکھ کر کھڑے نہ ہوتے اور حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے تھے اور جاہلیت کے لوگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے اور دو بار کہتے تو جیسے اپنے گھر والوں میں تھا ویسے ہی اب بھی موجود ہے۔

۳۵۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتَّى

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمٰن بن مہدی از سفیان ثوری از ابو اسحاق از عمرو بن میمون) حضرت عمرؓ نے کہا کہ مشرک لوگ مزدلفہ سے (منیٰ کی طرف) اس وقت تک واپس نہ ہوتے جب تک ثبیر (پہاڑ) پر سورج کی روشنی نہ پڑتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف

لہ یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ ۲ہ یعنی جاہلیت والے جہنم کے قائل نہ تھے وہ کہتے تھے آدمی کی روح مرتے ہی کسی پرندے کے بھیس میں چلی جاتی ہے اگر اچھا آدمی تھا تو اچھے پرندے کی شکل لیتی ہے جیسے کبوتر وغیرہ۔ برا تھا تو برے کی سثال کوا یا الو وغیرہ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں تو اچھا شریف آدمی تھا اب بتلا کس جہنم میں ہے بعضوں نے یوں کیا ہے تو اپنے گھر والوں میں تھا مگر دوبارہ تو ان میں نہیں رہ سکتا یعنی حشر ہونے والا نہیں جیسے مشرکوں کا اعتقاد تھا کہ ایک ہی زندگی ہے اور دنیا کی زندگی اور آخرت کے قائل نہ تھے حضرت عائشہ کو شاید ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی جن میں جنازے کیلئے کھڑے ہونیکا حکم دیا گیا ہے امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ یہ کھڑا ہونا کچھ واجب نہیں ہے اب مستحب ہے یا مکروہ دو قول ہیں۔ نودی

تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلٰى ثَبِيْرٍ فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

کیا اور سورج نکلنے سے پہلے (مزدلفہ سے لوٹے [1]

۳۵۶۳ - حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عِكْرِمَةَ وَكَاْسًا دِهَاقًا قَالَ مَلْاٰى مُتَتَابِعَةً قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَسْقِنَا كَاْسًا دِهَاقًا

(از اسحاق بن ابراہیم از ابواسامہ از یحییٰ ابن مہلب از حصین) حضرت عکرمہ رضہ کہتے ہیں (سورہ نباء میں) کاساً دِھاقاً کا مفہوم ہے پے درپے بھرا ہوا پیالہ۔[2]

عکرمہ کہتے ہیں کہ ابن عباس رضہ نے کہا میں نے اپنے والد (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ وہ جاہلیت کے زمانہ میں (اپنے غلام سے) کہتے ہیں کاساً دھاقاً پلا (یعنی بھرپور گلاس)[2]

۳۵۶۴ - حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ ؎

اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ

وَكَادَ اُمَيَّةُ بْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُّسْلِمَ۔

(از ابونعیم از سفیان از عبدالملک از ابوسلمہ) حضرت ابوہریرہ رضہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاعروں کی باتوں میں سب سے زیادہ سچا، لبید شاعر کا یہ مصرعہ ہے۔

؎ (جو خدا کے سوا ہے سب فنا ہو جائے گا)[3] نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) امیہ بن ابی الصلت (جاہلیت کا ایک شاعر) مسلمان ہونے کے قریب تھا۔[4]

۳۵۶۵ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقٰسِمِ عَنِ الْقٰسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ

(از اسماعیل از برادرش از سلیمان از یحییٰ بن سعید از عبدالرحمٰن بن قاسم از قاسم بن محمد) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق کا ایک غلام تھا جو اپنی کمائی انہیں لاکر دیا کرتا۔ حضرت ابوبکر اس کی کمائی کھاتے ایک دن وہ کوئی چیز لایا۔ حضرت ابوبکر نے اسے کھایا غلام نے کہا آپ جانتے ہیں یہ کیسی کمائی تھی؟ انہوں نے پوچھا بتاؤ کیسی کمائی تھی؟ غلام نے کہا میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کو اس

---

[1] اس کا بیان کتاب الحج میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [2] ابن عباس نے جاہلیت کا زمانہ نہیں پایا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبری کے دس برس بعد پیدا ہوئے تو مراد وہ زمانہ ہے جب تک حضرت عباس مسلمان نہیں ہوئے تھے ۱۲ منہ [3] باطل سے یہاں یہی مراد ہے فانی یا بالفعل معدوم جیسے صوفیہ کہتے ہیں کہ خارج میں سوا خدا کے کچھ موجود نہیں ہے اور یہ جو وجود نظر آتا ہے یہ وجود موہوم ہے جیسے آئینہ میں صورت کا وجود یا دریا میں حباب کا یا آگ کا شعلہ گھماؤ تو دائرے کا باطل سے یہ مراد نہیں ہے کہ بیکار اور لغو۔ کیونکہ دوسری آیت میں ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا بَاطِلًا اس مصرعہ کا ثانی مصرعہ یہ ہے ایک دن جو عیش ہے مٹ جائے گا ۱۲ منہ [4] صحیح مسلم میں شرید سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا مجھے امیہ بن ابی الصلت کے اشعار سناؤ میں نے آپ کو سو اشعار کے قریب سنائے آپ نے فرمایا یہ تو اپنے شعروں میں مسلمان ہونے کے قریب تھا۔ امیہ جاہلیت کے زمانہ میں عبادت کیا کرتا آخرت کا قائل تھا بعضوں نے کہا نصرانی ہو گیا تھا اس کے شعروں میں اکثر توحید کی جھلک نمایاں ہے ۱۲ منہ

الْغُلَامُ تَدْرِي مَا هٰذَا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَّمَا هُوَ قَالَ كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ اِلَّا اَنِّي خَدَعْتُهُ فَلَقِيَنِي فَاَعْطَانِي بِذٰلِكَ فَهٰذَا الَّذِي اَكَلْتَ مِنْهُ فَاَدْخَلَ اَبُوْبَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ

کے متعلق پیشین گوئی کی تھی حالانکہ میں اس علم کو اچھی طرح نہیں جانتا تھا بلکہ اسے دھوکہ دیا تھا وہی شخص (آج مجھے ملا) اس نے کچھ مجھے دیا یہ وہی کمائی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر فوراً منہ میں انگلی ڈالی اور جو کچھ پیٹ میں گیا تھا وہ سب نکال ڈالا[1]

۳۵۶۶ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لُحُوْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ قَالَ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا ثُمَّ تَحْمِلُ الَّتِي نُتِجَتْ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ۔

(از مسدد از یحییٰ از عبید اللہ از نافع) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت حبل الحبل کے وعدے پر بیچا کرتے تھے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں حبل الحبل کا مطلب یہ ہے اونٹنی کے پیٹ سے اونٹنی پیدا ہو پھر وہ حاملہ ہو اور جنے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا[2]

۳۵۶۷ ـ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ كُنَّا نَأْتِي اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الْاَنْصَارِ وَكَانَ يَقُوْلُ لِي فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا۔

(از ابوالنعمان از مہدی) غیلان بن جریر کہتے ہیں ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس جایا کرتے تھے وہ ہم سے انصاریوں کے حالات بیان کیا کرتے (فرماتے تیری قوم نے فلاں دن یہ کام کیا فلاں دن یہ کام کیا۔

بَابُ ۲۱۴۲ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

باب جاہلیت کی قسامت کا بیان[3]

(قسامت یہ ہے کہ اگر کوئی مقتول پڑا ملتا جس کے قاتل کا پتہ نہ لگتا تو اس کے محلے یا قوم والوں سے اس کے قتل نہ کرنے کی قسمیں لے لیا کرتے)

۳۵۶۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا قَطَنٌ اَبُو الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا اَبُوْ يَزِيْدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ اِنَّ اَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

(از ابومعمر از عبدالوارث از قطن ابوالہیثم از ابویزید مدنی از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلی قسامت جو زمانہ جاہلیت میں ہوئی ہم بنی ہاشم کے لوگوں میں ہوئی بنی ہاشم کے ایک شخص (عمرو بن علقمہ[4]) کو قریش کے ایک دوسرے خاندان والے (خداش

---

[1] کیونکہ دغا کی کمائی دوسرے نجومی کی مٹھائی دونوں حرام ہیں ۱۲ منہ [2] اس حدیث کی شرح کتاب البیوع میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [3] بعضے نسخوں میں یہ باب مذکور نہیں ہے وہی صحیح معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ ساری حدیثیں جاہلیت کے حال میں ہیں ۱۲ منہ [4] اس کا باپ علقمہ مطلب بن عبد مناف کا بیٹا تھا مگر مطلب اور ہاشم کی اولاد ملی جلی رہی اس لیے اس کو بنی ہاشم کہہ دیا ابن کلبی نے کہا اس کا نام عامر تھا ۱۲ منہ

قَالُوْا هٰذِهٖ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِيْ هَاشِمٍ
قَالُوْا هٰذِهٖ بَنُوْ هَاشِمٍ قَالُوْا هٰذَا أَبُوْ طَالِبٍ
قَالَ أَمَرَنِيْ فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً أَنَّ
فُلَانًا قَتَلَهٗ فِيْ عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُوْ طَالِبٍ
فَقَالَ لَهٗ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدٰى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ
أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِّنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ
صَاحِبَنَا وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُوْنَ مِنْ
قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ
بِهٖ فَأَتٰى قَوْمَهٗ فَقَالُوْا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ
مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ
قَدْ وَلَدَتْ لَهٗ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ
أَنْ تُجِيْزَ ابْنِيْ هٰذَا بِرَجُلٍ مِّنَ الْخَمْسِيْنَ
وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنَهٗ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَفَعَلَ
فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَّ
خَمْسِيْنَ رَجُلًا أَنْ يَّحْلِفُوْا مَكَانَ مِائَةٍ مِّنَ
الْإِبِلِ يُصِيْبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيْرَانِ هٰذَانِ
بَعِيْرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّيْ وَلَا تُصْبِرْ يَمِيْنِيْ
حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ
ثَمَانِيَةٌ وَّأَرْبَعُوْنَ فَحَلَفُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ
الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِيْنَ عَيْنٌ تَطْرِفُ۔

کی وصیت کی تھی حج کے موسم پر آن پہنچا اور اس نے آواز دی قریشیو!
لوگوں نے بتایا یہ قریشی ہیں پھر اس نے آواز دی ابوطالب کہاں ہیں؟
لوگوں نے بتایا ابوطالب یہ ہیں۔ تب اس نے کہا اے ابوطالب فلاں شخص
نے میرے ذریعے آپ کو یہ پیغام دیا تھا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک رسی کے
بدلے مار ڈالا یہ سنتے ہی ابوطالب اس شخص کے پاس (جو قاتل تھا) پہنچے
اور کہا اب میری طرف سے تین باتوں میں سے کوئی بات اختیار کر لے
یا تو دیت (خون بہا) کے سو اونٹ ادا کر کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کا خون
کیا یا تیری قوم کے پچاس آدمی یہ قسم کھائیں کہ تو نے اسے قتل نہیں کیا[1] اگر
یہ دونوں باتیں تو نہ مانے تو ہم تجھے قتل کر دیں گے[2]
قاتل یہ سن کر اپنی قوم والوں کے پاس آیا انہوں نے کہا ہم قسمیں
کھائیں گے[3] اتنے میں بنی ہاشم کی ایک عورت[4] آئی جس نے قاتل کی قوم
والوں (بنی عامر) میں سے ایک شخص سے نکاح کیا تھا اور اس کا ایک
لڑکا بھی اس سے پیدا ہوا تھا ابوطالب کے پاس آئی کہنے لگی ابوطالب!
میں یہ چاہتی ہوں کہ ان پچاس لوگوں میں جن سے قسمیں لی جائیں گی اس
لڑکے کی قسم معاف کر دیں جہاں قسمیں دلائی جاتی ہیں[5] وہاں اسے قسم کھانے پر مجبور نہ کریں)
ابوطالب نے اس کی درخواست منظور کر لی پھر ان[6] میں ایک اور شخص آیا کہنے لگا اے ابوطالب
آپکی تو یہی غرض تھی کہ سو اونٹ کے بدلے پچاس آدمی قسم کھائیں تو ہر شخص پر اس حساب
سے دو دو اونٹ ہوئے تو آپ میری طرف سے یہ دو اونٹ لے لیں اور مجھے اس مقام پر قسم
کھانے سے معاف کریں جہاں قسمیں کھائی جاتی ہیں ابوطالب نے اسکا کہنا بھی مان لیا اب
اڑتالیس آدمی باقی رہے انہوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس کہتے ہیں اس پروردگار کی قسم جس کے
ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال بھی نہیں گذرنے پایا کہ ان آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا[7] یعنی مر گئے

[1] اس کو قسامت کہتے ہیں باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [2] اپنے آدمی کا بدلا ۱۲ منہ [3] دوسری روایت میں یوں ہے کہ یہ لوگ لڑتے جھگڑتے ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچے اس نے یہ فیصلہ کیا کہ خداش کی قوم کے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ خدا نے اس کو قتل نہیں کیا ۱۲ منہ [4] زینب بنت علقمہ جو مقتول کی بہن تھی ۱۲ منہ [5] رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ۱۲ منہ
[6] یعنی بنی عامر کا ۱۲ منہ [7] یعنی کوئی زندہ نہ رہا سب مر گئے یہ سزا ہے جھوٹی قسم کھانے کی اور وہ بھی کعبہ کے پاس معاذ اللہ دوسری روایت میں ہے کہ ان سب کی زمین جائیداد حویطب کو ملی جس کی ماں کے کہنے سے ابو طالب نے اس کو قسم معاف کر دی تھی۔ گو ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے مگر انہوں نے یہ واقعہ معتبر شخصوں سے سنا ہوگا جب تو اس پر قسم کھائی۔ فاکہی نے ابن ابی نجیح کے طریق سے نکالا کچھ لوگوں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک قسامت میں جھوٹی قسمیں کھائیں پھر ایک پہاڑ کے تلے جا کر ٹھہرے ایک پتھر ان پر گرا سب مر گئے ۱۲ منہ

٣٥٦٩۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِحُوا قَدَّمَهُ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سُنَّةً إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ لَا نُجِيزُ الْبَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا۔

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بعاث[1] کا دن ایسا دن تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے (مدینہ میں) آنے سے پہلے گذار دیا تو آپؐ جب (مدینے میں) تشریف لائے اس وقت انصار کی جماعت میں پھوٹ پڑ گئی تھی اس کے سردار مارے جا چکے تھے۔ کچھ زخمی پڑے تھے اللہ تعالیٰ نے اس دن کو اپنے پیغمبر کے آگے کر دیا تھا تاکہ انصار اسلام لائیں[2]

عبداللہ بن وہب[3] نے کہا بحوالہ عمرو بن حارث از بکیر بن اشج از کریب یعنی غلام ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ صفا و مروہ[4] کے درمیان نالے کے اندر زور سے دوڑنا سنت نہیں یہ تو اہل جاہلیت کا طریقہ تھا کہتے تھے ہم اس پتھریلی جگہ سے دوڑ کر ہی پار ہوں گے۔[5]

٣٥٧٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رض يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ وَلَا تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الْحِجْرِ وَلَا تَقُولُوا الْحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

(از عبداللہ بن محمد جعفی از سفیان از مطرف از ابوالسفر) حضرت ابن عباس رضی کہتے تھے اے لوگو میں نے ابن عباس رضی سے سنا وہ کہتے تھے لوگوں میں جو کہوں وہ تم سنو اور مجھے اپنا کہنا سناؤ[6] تاکہ میں سمجھ لوں کہ تم نے میری بات یاد کر لی ہے) کہیں ایسا نہ ہو باہر جا کر تم یہ کہو کہ ابن عباس رضی نے اس[7] طرح کہا۔ دیکھو جو کوئی بیت اللہ کا طواف کرے وہ حجر کے پیچھے سے (یعنی حطیم کے پرے سے) حجر کو حطیم نہ کہو۔ یہ جاہلیت کا نام ہے اس وقت کے لوگ ان میں جب کوئی کسی بات کی قسم کھاتا تو اپنا کوڑا یا جوتا یا کمان وہاں پھینک دیتا[8]

٣٥٧١۔ حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

(از نعیم بن حماد از ہشیم از حصین) عمرو بن میمون رضی کہتے ہیں کہ

[1] بعاث وہ مقام ہے جہاں انصار کے دو قبیلے اوس اور خزرج میں لڑائی ہوئی تھی ۱۲ منہ [2] اسلام کی برکت سے ایکا ہو جائیں ۱۲ منہ [3] اس کو ابو نعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] ابن عباسؓ نے اصل سعی کا انکار نہیں کیا وہ تو آنحضرتؐ کی سنت ہے بلکہ بے تحاشا سخت دوڑنے کا ۱۲ منہ [5] یعنی دوبارہ میرے کلام کا اعادہ کرو ۱۲ منہ [6] حالانکہ تم میرا مطلب سمجھے نہ ہو اور جو میں نے کہا ہو وہ غلط طور پر مجھ سے نقل کرو ۱۲ منہ [7] اس لئے اس کو حطیم کہتے ہیں یعنی کھا جانے والی ہضم کر جانے

عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ قَدْ زَنَتْ فَرَجَمُوْهَا فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ۔

میں نے جاہلیت کے زمانے میں ایک بندریا دیکھی جس پر بہت سے بندر جمع ہوئے تھے اس بندریا نے زنا کیا تھا تو بندروں نے اسے سنگسار کر دیا میں بھی اس سنگسار کرنے میں بندروں کے ساتھ شامل تھا[1]

۳۵۷۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ خِلَالٌ مِّنْ خِلَالِ الْجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ قَالَ سُفْيٰنُ وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهَا الْاِسْتِسْقَاءُ بِالْاَنْوَاءِ

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عبیداللہ) حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ جاہلیت کی خصلتوں میں یہ خصلتیں بھی ہیں، کسی کے نسب پر (بغیر علم کے) طعنہ مارنا، میت پر نوحہ کرنا۔

عبیداللہ اس کا راوی تیسری بات بھول گیا۔ سفیان کہتے ہیں لوگ کہتے تھے کہ تیسری بات ستاروں کو بارش کا سبب سمجھنا۔

بَابٌ ۲۱۴۳ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ الْيَاسَ ابْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ۔

آپؐ کا نام مبارک محمدؐ ہے، عبداللہ کے بیٹے، وہ عبدالمطلب کے، وہ ہاشم کے، وہ عبد مناف کے، وہ قصی کے، وہ کلاب کے وہ مرہ کے، وہ کعب کے، وہ لؤی کے وہ غالب کے وہ فہر کے، وہ مالک کے وہ نضر کے وہ کنانہ کے، وہ خزیمہ کے، وہ مدرکہ کے وہ الیاس کے وہ مضر کے وہ نزار کے وہ معد کے اور وہ عدنان کے بیٹے تھے۔

۳۵۷۳۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَمَكَثَ ثَلٰثَ

(از احمد بن ابی رجاء از نضر از ہشام از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوئی اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی پھر تیرہ سال آپؐ مکے میں رہے اس وقت آپؐ کو ہجرت کا حکم ہوا آپؐ مدینہ میں ہجرت کر گئے وہاں دس سال

[1] پوری روایت اسماعیلی نے یوں نکالی عمرو بن میمون کہتے ہیں میں یمن میں تھا اپنے لوگوں کی بکریوں میں ایک اونچی جگہ پر میں نے دیکھا ایک بندر بندریا کو لیکر آیا اور اس کا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ کر سو گیا اتنے میں ایک چھوٹا بندر آیا اور بندریا کو اشارہ کیا اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ پہلے بندر کے تلے سے کھینچ لیا، اور چھوٹے بندر کے ساتھ گئی اس نے اسکے ساتھ صحبت کی میں دیکھ رہا تھا صحبت کے بعد بندریا لوٹی اور آہستگی سے اپنا ہاتھ پہلے بندر کے سر کے تلے ڈالنے لگی لیکن وہ جاگ رہا تھا اور گھبرایا ہوا اٹھا اور بندریا کو سونگھا اور ایک چیخ ماری تو سب بندر جمع ہوئے یہ اسی بندریا کی طرف اشارہ کرتا تھا اور چیختا جاتا تھا یعنی اسنے زنا کیا آخر دوسرے بندر دائیں بائیں گئے اور اسی چھوٹے بندر کو لے آئے جسکو میں پہچانتا تھا۔ بندریا اور اس زانی بندر کے لیے ایک گڑھا کھودا اور دونوں کو سنگسار کر ڈالا تو میں نے بنی آدم کے سوا جانوروں میں بھی رجم دیکھا ۱۲ منہ۔

عَشْرَةَ سَنَةً ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِيْنَ ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابٌ ۲۴۴ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ۔

۳۵۷۴ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ حَدَّثَنَا بَيَانٌ وَّاِسْمٰعِيْلُ قَالَا سَمِعْنَا قَيْسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ خَبَّابًا يَّقُوْلُ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً وَّهُوَ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِيْنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شِدَّةً فَقُلْتُ اَلَا تَدْعُو اللّٰهَ فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَّجْهُهٗ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الْحَدِيْدِ مَا دُوْنَ عِظَامِهٖ مِنْ لَّحْمٍ اَوْ عَصَبٍ مَّا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَيُوْضَعُ الْمِنْشَارُ عَلٰى مَفْرِقِ رَاْسِهٖ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهٗ ذٰلِكَ عَنْ دِيْنِهٖ وَلَيُتِمَّنَّ اللّٰهُ هٰذَا الْاَمْرَ حَتّٰى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلٰى حَضْرَمَوْتَ مَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ زَادَ بَيَانٌ وَّالذِّئْبَ عَلٰى غَنَمِهٖ۔

رہے پھر آپ کا وصال ہوگیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے مکے میں مشرکوں کے ہاتھوں جو تکلیفیں اٹھائیں انکا بیان۔

(از حمیدی (عبداللہ بن زبیر مکی) از سفیان بن عیینہ از بیان بن بشر و اسمٰعیل از قیس) حضرت خباب بن ارت رض کہتے تھے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کعبہ کے سائے میں ایک چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اس زمانے میں ہم مشرکوں سے سخت ایذائیں برداشت کر رہے تھے میں نے آپ سے عرض کیا آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے یہ سنتے ہی آپ (تکیہ چھوڑ کر سیدھے) بیٹھ گئے آپ کا چہرہ (غصے سے) سرخ ہوگیا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے تو ایسے لوگ (پیغمبر) گذر چکے ہیں جن کے گوشت اور پٹھوں میں ہڈیوں تک لوہے کی کنگھیاں چلائی جاتی تھیں مگر وہ اپنے سچے دین سے نہیں پھرتے تھے بعضوں بعضوں کے سروں کے درمیان آرہ چلایا جاتا اور دو ٹکڑے کر دیئے جاتے مگر اپنے (سچے) دین سے نہیں پھرتے تھے اللہ تعالیٰ اس[1] کام کو ضرور پورا کرے گا حتیٰ کہ ایک شخص صنعاء (جو یمن میں ہے) سوار ہو کر حضرموت[2] تک چلا جائے گا اور اللہ کے سوا اسے کسی کا ڈر نہ ہوگا

؎ بیان نے اپنی روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ یا ڈر ہوگا تو بھیڑیے کا اپنی بکریوں پر۔

۳۵۷۵ - حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فَمَا بَقِيَ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَ اِلَّا رَجُلٌ رَاَيْتُهٗ

(از سلیمان بن حرب از شعبہ از ابواسحاق از اسود) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ النجم پڑھی اور سجدہ کیا جتنے لوگ وہاں تھے سب نے سجدہ کیا کوئی باقی نہ رہا مگر ایک آدمی کو میں نے دیکھا کہ اس نے کنکریوں کی ایک مٹھی اٹھائی

[1] یعنی اسلام کے دین کو ۱۲ منہ [2] حضرموت ایک ملک ہے شمالی عرب میں اس میں اور صنعا میں پندرہ دن کی راہ ہے ۱۲ منہ۔

أَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا يَكْفِيْنِيْ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ

اس پر سجدہ کیا۔ کہنے لگا مجھے اتنا کافی ہے۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے اس شخص کو اسکے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل کیا گیا[1]

۳۵۷۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِّنْ قُرَيْشٍ جَاءَ عُقْبَةُ ابْنُ أَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلٰى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَّعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَ رَبِيْعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابو اسحاق از عمرو بن میمون) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس نماز پڑھ رہے تھے آپؐ کے گرد قریش کے چند (کفار) لوگ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھری[2] لے کر آیا اور آپؐ کی پیٹھ پر رکھ دی۔ آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ تشریف لائیں اور آپؐ کی پشت مبارک سے وہ اٹھائی اور جس نے یہ حرکت کی اس کے لیے بددعا کرنے لگیں بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جب نماز سے فارغ ہوئے تو) فرمایا اے اللہ قریش کے گروہ سے سمجھ (انہیں سزا دے) ابوجہل ابن ہشام، عتبہ ابن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف شعبہ راوی کو شک ہے کہ ابی نے فرمایا یا امیہ نے[3] عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان ظالموں کو دیکھا یہ تمام جنگ بدر میں ہلاک کئے گئے ان کی لاشیں ایک کنوئیں میں پھینک دی گئیں ایک امیہ یا ابی کی لاش رہ گئی اس کے جوڑ جوڑ جدا ہو گئے تھے اس لیے کنوئیں میں نہیں ڈالی گئی۔

۳۵۷۷ - حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى قَالَ سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمَنْ يَّقْتُلْ

(از عثمان بن ابی شیبہ از جریر از منصور از سعید بن جبیر یا حکم بن عتبہ از سعید بن جبیر) سعید بن جبیر کہتے ہیں مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم دیا کہ حضرت ابن عباس رضؓ سے مندرجہ ذیل دو آیتوں کے متعلق دریافت کروں[4] ایک لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ دوسری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا جب سورہ فرقان کی آیت وَلَا تَقْتُلُوا الایۃ نازل ہوئی تو مکہ کے مشرک

[1] پیشانی لگادی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہ شخص جس نے کنکریوں کی مٹی اٹھا کر پیشانی سے لگائی تھی امیہ بن خلف تھا۔ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا جب امیہ بن خلف نے سجدہ تک نہ کیا تو مسلمانوں کو رنج گزرا گویا ان کو تکلیف دی یہی ترجمہ باب ہے بعضوں نے کہا کہ مسلمانوں کو تکلیف یوں ہوئی کہ مشرکین کے بھی سجدے میں شریک ہونے سے وہ یہ سمجھے کہ یہ مشرک مسلمان ہو گئے ہیں اور جو مسلمان ان کی ایذا ہی کے ڈر سے ہجرت کی نیت سے نکل چکے تھے وہ لوٹ آئے بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مسلمان ہوئے نہیں تو دوبارہ نکلے حبش کے ملک میں ہجرت کی ۱۲ منہ [3] مگر صحیح امیہ بن خلف ہے جیسے دوسری روایتوں میں ہے کیونکہ ابی کو آنحضرتؐ نے جنگ احد میں مارا ۱۲ منہ۔ حاشیہ [4] بقیہ اگلے صفحہ پر

مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ قَالَ مُشْرِكُوْا أَهْلِ مَكَّةَ فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَدَعَوْنَا مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَقَدْ أَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الْآيَةَ فَهٰذِهٖ لِأُولٰئِكَ وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الْإِسْلَامَ وَشَرَائِعَهٗ ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَذَكَرْتُهٗ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ إِلَّا مَنْ نَدِمَ۔

لوگ کہنے لگے ہم نے تو جس جان کو اللہ نے مارنا حرام کیا تھا اسے مارنا (یعنی خون ناحق کیا) اور اللہ کے ساتھ دوسرے دیوتا کی بھی پرستش کی اور بے شرمی کے کام بھی کیے اس وقت اللہ تعالیٰ نے نازل کیا۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ۔ تو یہ آیت انہی کافروں کے حق میں ہے۔ لیکن دوسری آیت جو سورہ نساء میں ہے وہ اس شخص کے متعلق ہے (جو مسلمان ہو کر) اسلام اور شریعت کے احکام جان کر بھی مسلمان کا ناحق خون کرے اس کی سزا جہنم ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابزی کہتے ہیں میں نے ابن عباس کا یہ قول مجاہد سے بیان کیا تو انہوں نے کہا دوسری آیت بھی اس شخص کے حق میں ہے جو نادم نہ ہو (یعنی توبہ نہ کرے) جو توبہ کرے اسے معاف کر دیا جاتا ہے۔

۳۵۷۸۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ الْمُشْرِكُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الْكَعْبَةِ إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهٗ فِي عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ خَنْقًا شَدِيْدًا فَأَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى أَخَذَ بِمَنْكِبِهٖ وَدَفَعَهٗ عَنِ

(از عیاش بن ولید از ولید بن مسلم از اوزاعی از یحییٰ بن ابی کثیر از محمد بن ابراہیم تیمی) عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرو بن عاص سے پوچھا مجھے وہ بتلاؤ جو مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا دی ہو انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے اتنے میں عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے اپنا کپڑا آپؐ کی گردن میں ڈال کر آپؐ کا گلا زور سے گھونٹا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ آپہنچے اور انہوں نے اس کا مونڈھا پکڑ کر اسے دھکیل دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ سے الگ کیا اور کہنے لگے تم ایک شخص کو مارتے ہو اس کے یہ کہنے پر کہ میرا مالک خدا ہے آخر آیت تک (جو سورہ مومن میں ہے)

عیاش بن ولید کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے

بقیہ حاشیہ سورہ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے لیکن پھر توبہ کرے اور نیک اعمال بجا لائے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا اور سورہ فرقان کی آیت سے یہ نکلتا ہے کہ جو کوئی خون کرے مسلمان کو قتل کرے تو اس کو ضرور سزا ملے گی ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اللہ کا غصہ اس پر ہوگا اور لعنت بھی پڑے گی تو دونوں کی آیتوں میں تخالف ہوا عبدالرحمٰن بن ابزے نے کہا امر ابن عباسؓ سے پوچھو الجھا ۱۲ منہ ۱ زنا وغیرہ تو ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہماری مغفرت تھوڑے ہوگی ۱۲ منہ ۲ اور توبہ قبول نہیں ۱۲ منہ ۳ ابن عباس کا مطلب یہ تھا کہ سورہ فرقان کی آیت ان لوگوں سے متعلق ہے جو کفر کی حالت میں ناحق خون کریں پھر توبہ کریں اور مسلمان ہو جائیں تو اسلام کی وجہ سے کفر کے ناحق خون کا ان سے مواخذہ نہ ہوگا اور سورہ نساء کی آیت اس شخص کے حق میں ہے جو مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کو عمدًا ناحق مار ڈالے ایسے شخص کی سزا جہنم ہے اس کی توبہ قبول ہونے والی نہیں تو دونوں آیتوں میں کچھ تخالف نہ ہوا اوپر گذر چکا ہے کہ ابن عباس کا مذہب قاتل مومن میں جمہور کے خلاف ہے۔ مجاہد نے جمہور کے موافق دوسری آیت کو بھی اسی سے متعلق رکھا جو خون ناحق کر کے توبہ نہ کرے اور نادم نہ ہو حدیث کے مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ مشرکوں نے مسلمانوں کو ناحق مارا تھا ان کو ستایا تھا ۱۲ منہ ۵ ارے لوگو تم کو کیا ہوگیا ہے ۱۲ منہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ الْاٰيَةَ تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قِيْلَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ۔

بھی یحییٰ بن عروہ سے انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے اس میں یہ لفظ ہے میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا اور عبدہ نے ہشام سے نقل کیا انہوں نے اپنے والد (عروہ) سے یہ روایت کی اس میں یہ لفظ ہے کہ عمرو بن عاص سے کہا گیا۔

محمد بن عمرو نے بھی اسے ابوسلمہ سے روایت کیا اس میں یہ لفظ ہے مجھ سے عمرو بن عاص نے بیان کیا۔

بَابٌ ۲۱۴۵ إِسْلَامِ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

باب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مشرف بہ اسلام ہونا۔

۳۵۷۹ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْاٰمُلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ مُعِيْنٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ مُجَالِدٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَّامْرَأَتَانِ وَأَبُوْ بَكْرٍ۔

(از عبداللہ بن حماد آملی از یحییٰ بن معین از اسماعیل بن مجالد از بیان از وبرہ از ہمام بن حارث) عمار بن یاسر رض کہتے ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا ہے جب آپ کے ساتھ کوئی نہ تھا صرف پانچ غلام دو عورتیں اور صدیق اکبر رض تھے۔

بَابٌ ۲۱۴۶ إِسْلَامِ سَعْدٍ رض

باب سعد بن ابی وقاص کے مسلمان ہونے کا واقعہ۔

۳۵۸۰ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ

(از اسحاق از ابواسامہ از ہاشم از سعید بن مسیب) حضرت ابواسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے تھے جو شخص اسلام لایا وہ اسی دن جس دن میں اسلام لایا تھا۔ اسلام کے بعد

---

۱ اس کو امام احمد اور بزار نے روایت کیا موصولا ۱۲ منہ ۲ اس کو امام نسائی نے وصل کیا ۱۲ منہ ۳ اس کو امام بخاری نے خلق افعال العباد میں وصل کیا حافظ نے کہا ایک روایت میں یوں ہے کہ مشرکوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بار ایسا مارا کہ آپ بیہوش ہو گئے تب ابوبکر کھڑے ہوئے کہنے لگے کیا تم ایسے شخص کو مار ڈالتے ہو جو کہتا ہے میرا رب اللہ ہے ۱۲ منہ ۴ کوئی اسلام نہ لایا تھا ۱۲ منہ ۵ بلال زید عامر ابو فکیہہ عبید ۱۲ منہ ۶ ام المؤمنین خدیجہ اور ام ایمن یا سمیہ ۱۲ منہ ۷ صدیق یعنی بڑے سچے یا جس نے کبھی جھوٹ نہ بولا ہو کہتے ہیں ابوبکر صدیق نے جاہلیت کے زمانے میں بھی بت پرستی نہ کی قاضی ابوالحسین نے اپنی سند سے روایت کی ان کے باپ ابوقحافہ ان کو بتخانہ میں لے گئے اور کہنے لگے یہ تمہارے بت ہیں ان کو سجدہ کرو یہ کہہ کر وہ چلے گئے ابوبکر کہتے ہیں میں ایک بت کے پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھ کو کھانا دے اس نے کچھ جواب نہ دیا پھر میں نے کہا کہ میں ننگا ہوں مجھ کو کپڑا پہنا اس نے کچھ جواب نہ دیا آخر میں نے ایک پتھر لیا اور کہا اگر تو خدا ہے تو اپنے تئیں میرے ہاتھ سے بچا یہ کہہ کر میں نے وہ پتھر اس پر مارا وہ اوندھا گر پڑا اتنے میں میرے باپ آ گئے کہنے لگے بیٹا کیا کرتا ہے میں نے کہا جو تم دیکھ رہے ہو وہ مجھ کو میری والدہ کے پاس لے آئے اور ان سے سب حال بیان کیا انہوں نے کہا میرے بیٹے سے کچھ مت بول اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے مجھ سے بات کی جب یہ پیٹ میں تھا اور مجھ کو درد ہونے لگی میرے پاس کوئی نہ تھا تو میں نے ایک ہاتف سے سنا اس نے یوں دعا دی اللہ کی بندی تو خوش ہو جا تجھ کو ایک آزاد لڑکا ملے گا جس کا نام آسمان میں صدیق ہے وہ محمد کا صاحب اور رفیق ہو گا رضی اللہ عنہ۔

يَقُولُ مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الْإِسْلَامِ۔

سات دن ایسے کہ میں کل مسلمانوں کا تیسرا حصہ تھا۔[1]

بَابٌ ۱۲۴ ذِكْرُ الْجِنِّ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔

باب جنوں کا بیان[2]

اللہ تعالیٰ نے سورہ جن میں فرمایا اے پیغمبر کہہ دیجئے چند جنات نے غور سے قرآن پاک سنا آخر آیت تک

۳۵۸۱۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُوقًا مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ۔

(از عبید اللہ بن سعید از ابو اسامہ از مسعر از معن بن عبد الرحمن) معن کے والد عبد الرحمن[3] کہتے تھے میں نے مسروق بن اجدع سے دریافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کس نے تبلایا کہ جنات نے رات آپؐ کا قرآن سنا؟ انہوں نے کہا تمہارے والد عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ (ببول کے) ایک درخت نے آپؐ کو جنات کی خبر دی تھی۔

۳۵۸۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضه أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي حَتَّى وَضَعْتُ إِلَى جَنْبِهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ قَالَ هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ

(از موسیٰ بن اسماعیل از عمرو بن یحییٰ بن سعید از جد ش) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ (ابوہریرہ رضہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے وضو اور استنجاء کے لیے ایک چھاگل پانی کی اٹھا کر چلتے ایک بار یہی چھاگل لیے آپؐ کے پیچھے جا رہے تھے۔ اتنے میں یہ کون آرہا ہے؟ میں نے عرض کیا ابوہریرہ رضہ تو فرمایا میرے لیے پتھر ڈھونڈ کر لاؤ تاکہ ان سے استنجا کروں اور ہڈی اور گوبر نہ لانا[4] چنانچہ میں اپنے کپڑے میں چند پتھر لے کر آیا اور آپؐ کے پاس رکھ دیا پھر وہاں سے لوٹ آیا آپؐ جب حاجت سے فارغ ہوئے اور میں آپؐ کے ساتھ چلا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہڈی اور گوبر میں کیا بات ہے؟ آپؐ نے فرمایا یہ دونوں چیزیں جنات کی خوراک ہیں[5] میرے پاس نصیبین[6] کے جنوں کے قاصد آئے وہ اچھے جن تھے

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے سعد نے یہ اپنے علم کے رو سے کہا ورنہ ان سے پہلے حضرت علیؓ خدیجہؓ اور ابوبکر رضہ اسلام لا چکے تھے اور یہ شاید سب لوگ ایک ہی دن اسلام لائے ہوں یہ شروع دن میں اور سعد اخیر دن میں ۱۲ منہ [2] جنوں کا ذکر کتاب بدء الخلق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ [3] عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود رضہ ۱۲ منہ [4] جو اس سے استنجا کرنا منع ہوا ۱۲ منہ [5] یعنی ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی ۱۲ منہ۔ [6] نصیبین ایک شہر کا نام ہے۔

جِنُّ نَصِيبِيْنَ وَنِعْمَ الْجِنُّ فَسَأَلُوْنِي الزَّادَ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ لَهُمْ أَنْ لَّا يَمُرُّوْا بِعَظْمٍ وَّلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوْا عَلَيْهَا طَعَامًا۔

انہوں نے مجھ سے کھانے کے متعلق کہا تو میں نے ان کے لیے خدا تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ جب یہ کسی ہڈی یا گوبر کے پاس سے گزریں تو انہیں اس سے کھانا ملے کرے[1]

بَاب ۱۲۴۸ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رض

باب حضرت ابوذر رض کا مشرف بہ اسلام ہونا۔

۳۵۸۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيْهِ ارْكَبْ إِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَاعْلَمْ لِيْ عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ نَبِيٌّ يَأْتِيْهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَآءِ وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ ائْتِنِيْ فَانْطَلَقَ الْأَخُ حَتّٰى قَدِمَهٗ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى أَبِيْ ذَرٍّ فَقَالَ لَهٗ رَأَيْتُهٗ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَّا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِيْ مِمَّا أَرَدْتُّ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَّهٗ فِيْهَا مَآءٌ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهٗ وَكَرِهَ أَنْ يَّسْأَلَ عَنْهُ حَتّٰى أَدْرَكَهٗ بَعْضُ اللَّيْلِ فَرَاٰهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهٗ غَرِيْبٌ فَلَمَّا رَاٰهُ تَبِعَهٗ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهٗ وَزَادَهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ

(از عمرو بن عباس از عبدالرحمن بن مہدی از مثنی از ابوحمزہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب حضرت ابوذر رض کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا "سوار ہو کر اس مقام پر (مکے میں) جا اور اس شخص کا پورا حال مجھ سے بیان کر جو اپنے آپ کو پیغمبر کہتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھ آسمان سے خبر بھیجی جاتی ہے"۔

یہ سن کر ان کا بھائی روانہ ہوا مکے میں پہنچا اور آنحضرت کی باتیں سنیں پھر ابوذر رض کے پاس آیا ان سے کہنے لگا میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اچھے اخلاق کا حکم دیتا ہے اور ایک کلام سناتا ہے جسے شعر نہیں کہا جا سکتا ابوذر نے کہا میرا جو مقصد تھا وہ تیری ان باتوں سے حاصل نہیں ہوا اور میری تشفی نہیں ہوئی اور خود زاد راہ اور پانی کی ایک پرانی مشک لے کر مکہ آئے آنحضرت کو وہاں تلاش کیا مگر آپ کو پہچانتے نہ تھے اور کسی سے پوچھنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ حتی کہ رات آگئی اور وہیں لیٹ گئے حضرت علی نے انہیں دیکھا تو سمجھے کوئی مسافر ہے حضرت ابوذر رض حضرت علی رض کے ساتھ چلے گئے ابوذر رض نے حضرت علی سے پوچھا نہ حضرت علی رض نے حضرت ابوذر رض سے کچھ پوچھا۔ صبح کو ابوذر رض نے اپنی مشک اٹھائی توشہ لیا پھر مسجد میں آگئے اور سارا دن وہیں رہے شام تک آنحضرت نے انہیں نہیں دیکھا جب ابوذر دوسری رات اپنی خواب گاہ پر آئے تو حضرت علی وہاں سے گذرے اور کہنے لگے کیا ابھی تک اسے اپنی

---

[1] یعنی بہ قدرت الٰہی ہڈی اور گوبر پر ان کی اور ان کے جانوروں کی خوراک پیدا ہو جائے کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جن کئی بار حاضر ہوئے ایک بار بطن نخلہ میں جہاں آپ قرآن پڑھ رہے تھے یہ سات جن تھے دوسری بار حجون میں تیسری بار بقیع میں ان راتوں میں عبداللہ بن مسعود رض آپ کے ساتھ تھے آپ نے زمین پر ان کے بیٹھنے کے لیے لکیر کر دی تھی چوتھی بار مدینہ کے باہر اس میں زبیر بن عوام موجود تھے پانچویں بار ایک سفر میں جس میں بلال بن حارث موجود تھے [2] مسلم کی روایت میں یوں ہے میں نے اس کلام کو شعر کے وزنوں پر جوڑا تو وہ وزن پر ٹھیک نہیں آتا خدا کی قسم وہ سچا ہے [3] قریش کے کافروں سے ۱۲ منہ [4] وہ آپ کے دشمن تھے ایسا نہ ہو ابوذر کو ستائیں ۱۲ منہ [5] رستے میں اس طرح حضرت علی کے مکان پر ۱۲ منہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَمْسٰى فَعَادَ إِلٰى
مَضْجَعِهٖ فَمَرَّ بِهٖ عَلِيٌّ فَقَالَ أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ
أَنْ يَّعْلَمَ مَنْزِلَهٗ فَأَقَامَهٗ فَذَهَبَ بِهٖ مَعَهٗ
لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى
إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ فَعَادَ عَلِيٌّ مِّثْلَ ذٰلِكَ
فَأَقَامَ مَعَهٗ ثُمَّ قَالَ أَلَا تُحَدِّثُنِيْ مَا الَّذِيْ
أَقْدَمَكَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِيْ عَهْدًا وَّمِيْثَاقًا
لَتُرْشِدَنِّيْ فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهٗ قَالَ فَإِنَّهٗ
حَقٌّ وَّهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا
أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِيْ فَإِنِّيْ إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ
عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّيْ أُرِيْقُ الْمَاءَ فَإِنْ مَضَيْتُ
فَاتَّبِعْنِيْ حَتّٰى تَدْخُلَ مَدْخَلِيْ فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ
يَقْفُوْهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَدَخَلَ مَعَهٗ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهٖ وَأَسْلَمَ مَكَانَهٗ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ إِلٰى
قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَكَ أَمْرِيْ قَالَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ
فَخَرَجَ حَتّٰى أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادٰى بِأَعْلٰى صَوْتِهٖ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰى أَضْجَعُوْهُ وَ
أَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ قَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ أَنَّهٗ مِنْ غِفَارٍ وَّأَنَّ طَرِيْقَ تِجَارِكُمْ
إِلَى الشَّامِ فَأَنْقَذَهٗ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ

منزل معلوم نہیں ہوئی[1] حضرت علیؓ نے انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے
گئے دونوں میں کوئی بات چیت نہ ہوئی تیسرا روز ہوا تو حضرت علیؓ نے
پھر وہی[2] کہا ابوذرؓ ان کے ساتھ جا کر رہے حضرت علیؓ نے پوچھا آپ اس
علاقے میں کیسے آئے؟ ابوذرؓ نے کہا اگر آپ مجھ سے پختہ وعدہ کریں کہ میری
رہنمائی کریں گے تو میں بیان کروں گا! حضرت علیؓ نے منظور کیا چنانچہ
ابوذرؓ نے واضح کیا حضرت علیؓ نے کہا یہ حق ہے جو آپ کو معلوم ہوا
ہے کہ وہ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں۔ آپ صبح میرے پیچھے چلے آنا اگر میں چلتا رہا[3]
تو آپ بھی میرے پیچھے چلے آنا اگر میں (رستے میں) کوئی خطرے کی بات
دیکھوں گا تو اس طرح کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پیشاب کرتا ہے[4] اگر میں
چلتا رہا تو آپ بھی چلتے رہنا اور میں جس گھر میں جاؤں آپ بھی اس میں
داخل ہو جانا بہرحال ابوذرؓ نے ایسا ہی کیا حضرت علیؓ کے پیچھے چلے
گئے یہاں تک کہ وہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہو گئے ابوذرؓ بھی حاضر
ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنے اور (اسی وقت) اسی
جگہ مسلمان ہو گئے آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اب تم اپنی قوم (غفار)
کے لوگوں میں چلے جاؤ اور ان سے میرے حالات بیان کرو جب تک تمہیں
میری خبر[5] معلوم ہو ابوذرؓ نے عرض کیا میں تو پروردگار کی قسم جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہاں بھی مشرکوں کے سامنے علی الاعلان
کلمہ حق بلند کروں گا چنانچہ باہر نکلے اور مسجد حرام میں آ کر بلند آواز سے
پکارا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ الخ یہ سنتے ہی (قریش کے) چند لوگ کھڑے
ہوئے انہیں اتنا مارا کہ زمین پر لٹا دیا اس وقت حضرت عباسؓ
آ پہنچے اور حضرت ابوذرؓ پر جھک گئے اور کفار سے کہنے لگے افسوس[6]
تمہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ غفار قوم کا فرد ہے تم تجارت کے لیے
شام کی طرف اسی قوم کے راستے سے گذرتے ہو یہ کہہ کر حضرت عباسؓ

---

۱ مطلب یہ تھا کہ یہاں کیوں سوتا ہے میرے مکان پر چل جیسے کل تھا ۱۲ منہ ۲ ابوذر شام کو مسجد میں آگئے ۱۲ منہ ۳ جب میں مسجد میں چلوں ۱۲ منہ ۴ ایک روایت میں یوں ہے میں دیوار سے لگ کر کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی اپنا جوتا صاف کرتا ہے ۱۲ منہ ۵ غالب ہونے کی اور زور پکڑنے کی ۱۲ منہ ۶ جانتے ہو یہ کون ہے ۱۲ منہ۔

لِمِثْلِهَا فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

نے انہیں چھڑا یا دوسرے دن ابوذر رضی اللہ عنہ نے وہی کیا لوگوں نے پھر مارا تو حضرت عباس پھر ان پر جھک گئے

بَابُ ۲۱۴۹ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

باب سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ[۳]

۳۵۶۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ ابْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَقُولُ وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الْإِسْلَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمٰنَ لَكَانَ۔

(از قتیبہ ابن سعید از سفیان از اسماعیل) قیس کہتے ہیں میں نے حضرت سعید بن زید کو کوفہ کی مسجد میں یہ کہتے ہوئے سنا خدا کی قسم میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ عمر رضی نے اسلام قبول کرنے سے پہلے مجھے مسلمان ہو جانے کی سزا میں (رسی سے) باندھا تھا[۴] اور جو تم نے عثمان رض کے ساتھ کیا[۵] اگر چہ اس پر احد پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے تو اس کا ہٹ جانا بیشک ہوگا[۶]۔

بَابُ ۲۱۵ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض

باب حضرت عمر کے اسلام لانے کا واقعہ۔

۳۵۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رض قَالَ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ۔

(از محمد بن کثیر از سفیان از اسماعیل بن ابی خالد از قیس بن ابی حازم) حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں کہ جس دن سے حضرت عمر رض مسلمان ہوئے ہم برابر عزت سے رہے۔

۳۵۸۶ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا إِذْ جَاءَهُ الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو وَعَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ مَا بَالُكَ قَالَ زَعَمَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد از جدش یعنی زید بن عبداللہ بن عمر رض) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رض گھر میں خوف سے بیٹھے تھے اتنے میں عاص بن وائل سہمی ایک ڈوری دار چادر اور ریشمی کرتے کا جوڑا پہنے ہوئے ان کے پاس آیا وہ بنی سہم کے قبیلے سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں اس قبیلے والے ہمارے حلیف تھے اس نے کہا اے عمر آپ کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا تیری قوم بنی سہم کے لوگ کہتے ہیں اگر میں مسلمان ہوا تو وہ مجھے مار ڈالیں گے عاص نے کہا وہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے چنانچہ عاص کے ایسا کہنے

---

[۱] علانیہ پکار کر کلمہ شہادت پڑھا ۱۲ منہ [۲] چھڑا دیا یعنی ابوذر اپنے ملک میں چلے گئے وہاں ان کے بھائی انیس اور غفار کے بہت لوگ ابوذر کے سمجھانے پر مسلمان ہو گئے ۱۲ منہ [۳] یہ حضرت عمر کے چچا زاد بھائی تھے ان کے والد زید جاہلیت کے زمانہ میں دین حنیف کے طالب اور ملت ابراہیمی پر تھے صرف اللہ کو پوجتے تھے شرک نہیں کرتے تھے اور کعبہ کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے اسی اعتقاد پر انہوں نے انتقال کیا جیسے یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ [۴] ان کو ناحق مار ڈالا ۱۲ منہ [۵] یہ ایسا بڑا واقعہ ہے ۱۲ منہ [۶] قریش سے ڈر رہے تھے کہ مسلمان ہونے پر کیا کرتے ہیں ۱۲ منہ

قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي أَنْ أَسْلَمْتُ قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْكَ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ فَخَرَجَ الْعَاصُ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الْوَادِي فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُونَ فَقَالُوا نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الْخَطَّابِ الَّذِي صَبَا قَالَ لَا سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ۔

پر مجھے اطمینان ہو گیا[1] حاصل ہوا یہ کہنے کے بعد عاص باہر نکلا تو باہر اسے معلوم ہوا کہ لوگ میدان میں جمع ہیں اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا خطاب کے بیٹے کی خبر لینے جاتے ہیں جس نے اپنا دین بدل ڈالا عاص نے کہا اس پر قابو پانا ممکن نہیں چنانچہ لوگ واپس ہو گئے۔

۳۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ سَمِعْتُهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رض لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ رض اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ وَقَالُوا صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلَامٌ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ فَقَالَ قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ فَأَنَا لَهُ جَارٌ قَالَ فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالُوا الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ۔

(از علی بن عبداللہ مدینی از سفیان از عمرو بن دینار) حضرت عبداللہ بن عمر رض کہتے ہیں جب فاروق اعظم رض اسلام لائے تو کفار انکے مکان پر جمع ہو گئے اور شور مچانے لگے کہ عمر رض بے دین ہو گیا میں اس وقت بچہ تھا چھت پر بیٹھا تھا اتنے میں ایک شخص ریشمی چغہ پہنے ہوئے آیا اور (لوگوں سے) کہنے لگا اگر عمر نے اپنا دین بدل ڈالا تو پھر تمہیں کیا؟ سنو! میں اسے پناہ دیتا ہوں یہ سنتے ہی لوگ منتشر ہو گئے[2] میں نے والد سے (یا لوگوں سے) پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا عاص بن وائل۔

۳۵۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ أَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا سَمِعْتُ عُمَرَ لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ فَقَالَ لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَوْ لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ عَلَيَّ الرَّجُلَ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از عمر بن محمد بن زید از سالم) حضرت عبداللہ بن عمر کہتے ہیں میں نے جب حضرت عمر سے یہ سنا میرا خیال ہے تو وہ ویسے ہی ثابت ہوا[3] ایک بار کا واقعہ ہے کہ وہ بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک خوبصورت شخص سامنے سے گذرا حضرت عمر نے کہا شاید میرا گمان غلط ہے یا یہ اب تک اپنے دین جاہلیت پر ہے یا (کسی زمانے میں) یہ کاہن رہ چکا ہے بہرحال اس شخص کو میرے[4] پاس لاؤ لوگوں نے اسے حاضر کیا۔ حضرت عمر رض نے اسے وہی بات کہی۔ وہ شخص بولا میں نے تو آج جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا جو کسی مسلمان کو پیش آیا ہو حضرت عمر نے کہا میں تجھے چھوڑنے والا نہیں جب تک تو اپنی صحیح صحیح حقیقت مجھ سے بیان نہ کر دے تو

---

[1] کیونکہ وہ بنی سہم کا سردار تھا ۱۲ منہ [2] جتھا ٹوٹ گیا اور چلتے نظر آئے ۱۲ منہ [3] یعنی ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک اور صحیح نکلتی وہ محدثین میں سے تھے یعنی ان لوگوں سے جن کو حق بات خدا کی طرف سے سجھادی جاتی ہے جیسے اوپر حدیث سے گذر چکا ہے ۱۲ منہ [4] اس کا نام سواد بن قارب تھا ۱۲ منہ

بِهٖ رَجُلٌ مُسْلِمٌ قَالَ فَاِنِّیْ اَعْزِمُ عَلَيْكَ اِلَّا مَا اَخْبَرْتَنِیْ قَالَ كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَمَا اَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهٖ جِنِّيَّتُكَ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا يَوْمًا فِی السُّوْقِ جَاءَتْنِیْ اَعْرِفُ فِيْهَا الْفَزَعَ فَقَالَتْ اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَهَا وَيَاْسَهَا مِنْ بَعْدِ اِنْكَاسِهَا وَلُحُوْقِهَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِهَا قَالَ عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا عِنْدَ اٰلِهَتِهِمْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهٗ فَصَرَخَ بِهٖ صَارِخٌ لَمْ اَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ اَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُوْلُ يَا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ فَوَثَبَ الْقَوْمُ قُلْتُ لَا اَبْرَحُ حَتّٰى اَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هٰذَا ثُمَّ نَادٰى يَا جَلِيْحُ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقُمْتُ فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِیٌّ۔

اس نے کہا بیشک میں زمانہ جاہلیت کا کاہن تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا کوئی عجیب بات بیان کر جو تیری جنیہ شیطانی نے تجھے سنائی ہو اس نے کہا ایک دن میں بازار میں تھا اتنے میں میری جنیہ میرے پاس آئی وہ خوفزدہ نظر آ رہی تھی کہنے لگی تو جنوں کو نہیں جانتا جب وہ اوندھے (آسمان سے) لوٹا دیئے گئے اور وہ خائف اور مایوس نظر آ رہے ہیں اور اونٹنیوں اور ان کے پالان کی کملیوں سے مل گئے ہیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کہنے لگے سواد سچ کہتا ہے ایک بار میں بھی بتوں کے پاس سو رہا تھا اتنے میں ایک شخص ایک گائے کا بچھڑا لے کر آیا اسے ذبح کیا اس کے اندر سے ایسے زوردار آواز نکلی کہ ویسے زور کی آواز میں نے کبھی نہیں سنی۔ وہ آواز یہ تھی۔ اے دشمن ایک فصیح اللسان یہ کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یہ سنتے ہی حاضرین چونک اٹھے اور (چل پڑے) میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا۔ دیکھوں اس کے بعد کیا ہوتا ہے؟ پھر بھی آواز آئی اے دشمن ایک فصیح اللسان کہہ رہا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ چنانچہ میں یہ سن کر کھڑا ہوا زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہنے لگے یہ شخص (محمدؐ) اللہ کے پیغمبر ہیں ۳

۳۵۸۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ لِلْقَوْمِ لَوْ رَاَيْتُنِیْ مُوْثِقِیْ عُمَرُ عَلَى الْاِسْلَامِ اَنَا وَاُخْتُهٗ وَمَا اَسْلَمَ وَلَوْ اَنَّ اُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمٰنَ لَكَانَ مَحْقُوْقًا اَنْ يَنْقَضَّ۔

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از اسماعیل از قیس) سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو اور حضرت عمرؓ کی بہن کو دیکھا دونوں کو حضرت عمرؓ نے (رسی سے) باندھ دیا تھا اس وقت تک حضرت عمرؓ مسلمان نہیں ہوئے تھے اور تم نے جو (ظلم و ستم) حضرت عثمان پر کئے اگر ان کی وجہ سے احد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو بجا ہے

۱؎ جن فرشتوں کی باتیں سننے کے لیے آسمان پر جایا کرتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا تو آسمان کا نیا بندوبست کیا گیا وہاں فرشتوں کا مضبوط چوکی پہرہ مقرر ہوا اور جنوں کو مار کھا کر اوندھے منہ زمین پر لوٹنا پڑا ۱۲ منہ ۲؎ یعنی عرب لوگوں کے ساتھ شریک اسلام ہو رہے ہیں ۱۲ منہ ۳؎ یعنی آپ کی پیغمبری کا چرچا اس واقعہ کے متصل ہی سنا معلوم ہوا کہ وہ آواز دینے والا آپ کے ظہور کی بشارت دے رہا تھا ۱۲ منہ۔

بَابُ ۲۱۵ اِنْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب چاند پھٹ جانے کا بیان [1]

۳۵۹۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شُقَّتَيْنِ حَتّٰى رَاَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا۔

(از عبداللہ بن عبدالوہاب از بشر بن مفضل از سعید بن ابی عروبہ از قتادہ) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ کفار مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپؐ نے انہیں دکھایا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے حتیٰ کہ انہوں نے کوہ حرا کو ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان میں دیکھا (چاند کا ایک حصہ اس طرف تھا دوسرا اس طرف تھا)

۳۵۹۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَقَالَ اشْهَدُوْا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ وَقَالَ اَبُو الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ انْشَقَّ بِمَكَّةَ وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ۔

(از عبدان از ابوحمزہ از اعمش از ابراہیم از ابومعمر) حضرت عبداللہ بن مسعودرضؓ کہتے ہیں مکہ میں جس وقت چاند پھٹا اس وقت ہم آنحضرتؐ کے ساتھ منیٰ میں تھے آپؐ نے فرمایا لوگو گواہ رہنا (یہ نشانی یاد رکھنا)

ابوالضحیٰ نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودرضؓ سے یہ حدیث روایت کی اس میں یہ الفاظ ہیں کہ شق القمر مکہ میں ہوا [2]

ابراہیم نخعی کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن مسلم نے بھی بحوالہ ابن ابی نجیح از ابومعمر از عبداللہ بن مسعودرضؓ روایت کیا۔

۳۵۹۲ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ اَبِيْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلٰى زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از عثمان ابن ابی صالح از بکر بن مضر از جعفر بن ربیعہ از عراک بن مالک از عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود) حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ شق القمر کا واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا [3]

۳۵۹۳ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْ

(از عمر بن حفص از والدش از اعمش از ابراہیم از ابومعمر) حضرت عبداللہ بن مسعودرضؓ کہتے ہیں کہ شق القمر کا واقعہ ماضی میں

---

[1] شق القمر کا واقعہ اوپر گزر چکا ہے کہ یہ آنحضرتؐ کا ایک بڑا معجزہ تھا گو انسؓ نے یہ واقعہ خود نہیں دیکھا دوسرے صحابی سے سنا ہوگا مگر صحابی کی مرسل بالاتفاق مقبول ہے ۱۲ منہ [2] یہ اگلی روایت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ منا مکہ ہی کے مضافات میں ہے ۱۲ منہ [3] یہ بھی مرسل ہے اسلئے کہ ابن عباس کی عمر اسوقت دو تین برس کی ہوگی ۱۲ منہ

مَعۡمَرٌ عَنۡ عَبۡدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ۔

گذر چکا ہے [1]

بَابٌ ۲۱۵ ہِجۡرَۃِ الۡحَبَشَۃِ۔

وَقَالَتۡ عَائِشَۃُ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اُرِیۡتُ دَارَ ہِجۡرَتِکُمۡ ذَاتَ نَخۡلٍ بَیۡنَ لَابَتَیۡنِ فَہَاجَرَ مَنۡ ہَاجَرَ قِبَلَ الۡمَدِیۡنَۃِ وَرَجَعَ عَامَّۃُ مَنۡ کَانَ ہَاجَرَ بِاَرۡضِ الۡحَبَشَۃِ اِلَی الۡمَدِیۡنَۃِ فِیۡہِ عَنۡ اَبِیۡ مُوۡسٰی وَاَسۡمَآءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔

باب مسلمانوں کی حبشہ کی طرف ہجرت [2]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارا مقام ہجرت خواب میں دیکھا ہے وہاں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں وہ مقام دو پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے پس چند مسلمانوں نے جنہوں نے ہجرت اختیار کی تو انہوں نے مدینے کی طرف ہجرت کی اور اکثر مسلمان جو حبشے کی طرف ہجرت کر گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔
اس باب میں آنحضرت سے ابوموسیٰ اور اسماء بنت عمیس کی روایتیں ہیں [3]

۳۵۹۴۔ حَدَّثَنَا عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ مُحَمَّدٍ الۡجُعۡفِیُّ حَدَّثَنَا ہِشَامٌ اَخۡبَرَنَا مَعۡمَرٌ عَنِ الزُّہۡرِیِّ حَدَّثَنَا عُرۡوَۃُ بۡنُ الزُّبَیۡرِ اَنَّ عُبَیۡدَ اللّٰہِ بۡنَ عَدِیِّ ابۡنِ الۡخِیَارِ اَخۡبَرَہٗ اَنَّ الۡمِسۡوَرَ بۡنَ مَخۡرَمَۃَ وَعَبۡدَ الرَّحۡمٰنِ بۡنَ الۡاَسۡوَدِ بۡنِ عَبۡدِ یَغُوۡثَ قَالَا لَہٗ مَا مَنَعَکَ اَنۡ تُکَلِّمَ خَالَکَ عُثۡمَانَ فِیۡ اَخِیۡہِ الۡوَلِیۡدِ بۡنِ عُقۡبَۃَ وَکَانَ اَکۡثَرَ النَّاسِ فِیۡمَا فَعَلَ بِہٖ قَالَ عُبَیۡدُ اللّٰہِ فَانۡتَصَبۡتُ لِعُثۡمَانَ حِیۡنَ خَرَجَ اِلَی

(از عبداللہ بن محمد جعفی از ہشام از معمر از زہری از عروہ بن زبیر) عبیداللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمان بن اسود بن عبدیغوث دونوں نے ان سے کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے متعلق کیوں گفتگو نہیں کرتے ہوا یہ تھا کہ لوگوں نے اس پر بہت اعتراض کیا تھا جو حضرت عثمان نے ولید کے ساتھ کیا تھا۔ [4] غرضیکہ میں (عبیداللہ) کی جگہ کھڑا ہو گیا جب حضرت عثمان رض نماز کے لیے تشریف لائے تو میں نے کہا مجھے آپ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس میں آپ ہی کی خیر خواہی ہے انہوں نے کہا

---

[1] اس سے ان لوگوں کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ میں انشق معنوں میں ینشق کے ہے یعنی چاند پھٹے گا۔ اب یہ اعتراض کہ اگر یہ چاند پھٹا ہوتا تو اہل رصد و ریاضیات اور دنیا کے مہندس اس واقعہ کو نقل کرتے کیونکہ بہت عجیب واقعہ تھا واہی ہے کس لئے کہ یہ پھٹنا صرف ایک لحظہ کے لئے تھا معلوم نہیں کہ ادھر ملک والوں کو نظر بھی آیا یا نہیں احتمال ہے کہ وہ سوتے ہوں یا اپنے کاموں میں مشغول ہوں اور بڑی دلیل اس واقعہ کی صحت کی یہ ہے کہ اگر چاند نہ پھٹا ہوتا تو قرآن میں جب یہ اترا اِنۡشَقَّ الۡقَمَرُ تو کافر اور مخالفین اسلام سب تکذیب شروع کرتے وہ تو حق باتوں میں قرآن کی مخالفت کیا کرتے تھے چہ جائیکہ ایک واقعہ نہ ہوا ہوتا اور قرآن میں اس کا ہونا بیان کیا جاتا تو کس قدر اعتراض اور تکذیب کی بوچھاڑ کر دیتے ۱۲ منہ [2] جب مکہ کے کافروں نے مسلمانوں کو بہت تکلیف دینا شروع کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت اتنی قوت نہ تھی کہ ان کافروں کو روکتے تو آپ نے ان مسلمانوں کو یہ حکم دیا کہ تم حبش کے ملک کو چلے جاؤ اور اس وقت تک وہیں رہو جب تک اللہ مسلمانوں کو قوت دے یہ ہجرت دو بار ہوئی سب سے پہلے حضرت عثمان رض نے اپنی بی بی حضرت رقیہ رض کو لیکر ہجرت کی ۱۲ منہ
[3] ان تینوں حدیثوں میں خود امام بخاری نے وصل کیا حضرت عائشہ رض کی حدیث کو باب الہجرۃ الی المدینۃ میں اور ابوموسیٰ رض کی حدیث کو اسی باب میں اور اسماء کی حدیث کو غزوۂ حنین میں ۱۲ منہ [4] حضرت عثمان رض نے سعد بن ابی وقاص رض کو کوفہ کی حکومت سے معزول کر کے اس ولید کو مقرر کیا تھا۔ ولید نے وہاں بڑی بیجا بے اعتدالیاں کیں شراب پی کر نشہ کی حالت میں نماز پڑھائی۔ حضرت عثمان رض نے اس کو سزا دینے میں دیر کی لوگوں کو یہ ناگوار ہوا۔ انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے جو حضرت عثمان رض کے بھانجے اور ان کے بہت مقرب تھے یہ کہا کہ تم ولید کے مقدمہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرو ۱۲ منہ

الصَّلٰوۃِ فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّ لِیْ اِلَیْکَ حَاجَۃً وَّھِیَ نَصِیْحَۃٌ فَقَالَ اَیُّھَا الْمَرْءُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ فَانْصَرَفْتُ فَلَمَّا قَضَیْتُ الصَّلٰوۃَ جَلَسْتُ اِلَی الْمِسْوَرِ وَاِلَی ابْنِ عَبْدِ یَغُوْثَ فَحَدَّثْتُھُمَا بِالَّذِیْ قُلْتُ لِعُثْمَانَ وَمَا قَالَ لِیْ فَقَالَا قَدْ قَضَیْتَ الَّذِیْ کَانَ عَلَیْکَ فَبَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ مَّعَھُمَا اِذْ جَاءَنِیْ رَسُوْلُ عُثْمَانَ فَقَالَا لِیْ قَدِ ابْتَلَاکَ اللّٰہُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰی دَخَلْتُ عَلَیْہِ فَقَالَ مَا نَصِیْحَتُکَ الَّتِیْ ذَکَرْتَ اٰنِفًا قَالَ فَتَشَھَّدْتُّ ثُمَّ قُلْتُ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ وَکُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتَ بِہٖ وَھَاجَرْتَ الْھِجْرَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ وَصَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتَ ھَدْیَہٗ وَقَدْ اَکْثَرَ النَّاسُ فِیْ شَاْنِ وَلِیْدِ بْنِ عُقْبَۃَ فَحَقٌّ عَلَیْکَ اَنْ تُقِیْمَ عَلَیْہِ الْحَدَّ فَقَالَ لِیْ یَا ابْنَ اَخِیْ اَدْرَکْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰکِنْ قَدْ خَلَصَ اِلَیَّ مِنْ عِلْمِہٖ مَا خَلَصَ اِلَی الْعَذْرَاءِ فِیْ سِتْرِھَا قَالَ فَتَشَھَّدَ عُثْمٰنُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

نیک بندے! میں تجھ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔ یہ سن کر میں واپس آگیا جب نماز سے فراغت ہوئی تو میں مسور اور عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھ گیا اور حضرت عثمان سے جو گفتگو ہوئی وہ بیان کی انہوں نے کہا بس تم نے اپنا فرض ادا کر دیا اس حال میں جبکہ میں ان کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں حضرت عثمان کی طرف سے ایک قاصد آیا مجھے بلایا مسور اور عبدالرحمٰن کہنے لگے (جاؤ) اللہ نے تمہاری آزمائش کی ہے[2]

چنانچہ میں حضرت عثمان کے پاس پہنچا انہوں نے کہا وہ خیرخواہی کی کیا بات ہے؟ جس کا تو نے ابھی ذکر کیا تھا۔ میں نے کہا اللہ گواہ ہے[3] پھر میں نے کہا اللہ نے حضرت محمدؐ کو (نبی بنا کر) بھیجا آپ پر قرآن نازل کیا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مان لیا آپ اللہ پر ایمان لائے اور آپؐ نے پہلی ہجرتیں کیں[4] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے آپؐ کا طریقہ دیکھا (کیسی عدالت اور حق پروری کرتے تھے) غرض یہ ہے کہ لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بہت گفتگو کر رہے ہیں آپ کو چاہیے کہ اسے حد لگانا۔ انہوں نے کہا میرے بھتیجے (یا بھانجے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؟ میں نے کہا لیکن آپ کے دین کی باتیں مجھے معلوم ہیں جو ایک کنواری عورت کو بھی پردے میں معلوم ہو چکی ہیں۔ یہ سن کر حضرت عثمان نے اللہ کو گواہ بنایا فرمانے لگے بیشک اللہ نے حضرت محمدؐ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپؐ پر قرآن شریف نازل کیا اور میں ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اللہ و رسولؐ کا

---

[1] حضرت عثمانؓ یہ سمجھے کہ شاید عبیداللہ کوئی خدمت یا روپیہ کا طلبگار ہوگا اور وہ مجھ سے دیا نہ جائیگا تو ناحق ناراض ہوگا اور مفت میں ایک خرابی پیدا ہوگی ۱۲ منہ

[2] ایک سخت کام میں تم کو پھانس دیا ہے ۱۲ منہ [3] میں تمہارا خیرخواہ ہوں ۱۲ منہ [4] باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے گو حبش کے ملک کی طرف دو بار ہجرت ہوئی تھی جیسے امام احمد اور ابن اسحاق وغیرہ نے نکالا ابن مسعود سے کہ پہلے آنحضرتؐ نے ہم لوگوں کو جو اسی آدمیوں کے قریب تھے نجاشی کے ملک میں بھیج دیا۔ پھر ان کو یہ خبر پہنچی کہ مشرکوں نے سورہ والنجم میں آنحضرتؐ کے ساتھ سجدہ کیا اور وہ مسلمان ہو گئے یہ خبر سن کر مکہ میں لوٹ آئے وہاں پہلے سے بھی زیادہ مشرکوں کے ہاتھ سے تکلیف اٹھانے لگے آخر دوبارہ ہجرت کی اس وقت تراسی مرد اور اٹھارہ عورتیں تھیں مگر حضرت عثمانؓ نے دوبارہ ہجرت نہیں کی اس لئے پہلی دو ہجرتوں سے حبش اور مدینہ کی ہجرت مراد ہے حالانکہ مدینہ کی ہجرت تھی مگر دونوں کو تغلیباً اولیین کہہ دیا جیسے شمسین قمرین کہتے ہیں اور تیسیر القاری کے مؤلف نے غلطی کی جو کہا کہ حضرت عثمانؓ نے حبش کو ہجرت نہیں کی تھی۔ حضرت عثمانؓ تو سب سے پہلے اپنی بی بی حضرت رقیہ کو لیکر حبش کی طرف نکلے تھے اور شاید یہ طبع کی غلطی ہو مؤلف کی عبارت یوں ہو کہ حضرت عثمانؓ نے دو بار ہجرت نہیں کی تھی ۱۲ منہ [5] یعنی خاص و عام سب کو آپ کا دین پہنچ گیا ہے ۱۲ منہ

بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاٰمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَمَا قُلْتَ وَصَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهٗ وَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهٗ وَلَا غَشَشْتُهٗ ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ اَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ قَالَ بَلٰى قَالَ فَمَا هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ الَّتِيْ تَبْلُغُنِيْ عَنْكُمْ فَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَاْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ فَسَنَاْخُذُ فِيْهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ قَالَ فَجَلَدَ الْوَلِيْدَ اَرْبَعِيْنَ جَلْدَةً وَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَّجْلِدَهٗ وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهٗ وَقَالَ يُوْنُسُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَفَلَيْسَ لِيْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْحَقِّ مِثْلُ الَّذِيْ كَانَ لَهُمْ

ارشاد مان لیا اور جو دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دے کر بھیجے گئے میں اس پر ایمان لایا اور میں نے پہلی دو ہجرتیں کیں (حبشے اور مدینے کی) جیسا کہ تو نے بیان کیا نیز میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی آپؐ سے بیعت کی پھر خدا کی قسم میں نے نہ آپؐ کی نافرمانی کی نہ کوئی آپؐ سے دغا بازی کی حتی کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اٹھا لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا خدا کی قسم میں نے ان کی بھی نافرمانی نہ کی نہ ان سے دغا بازی کی اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے خدا کی قسم ان کی بھی میں نے نہ کوئی نافرمانی کی نہ کوئی دغا بازی کی اس کے بعد میں خلیفہ ہوا تو کیا میرا حق تم پر ویسا نہیں جیسے ان تینوں کا حق مجھ پر تھا[1]۔ عبیداللہ کہتے ہیں میں نے کہا کیوں نہیں آپ کا بھی حق ہم پر ویسا ہی ہے[2]۔ انہوں نے کہا پھر یہ کیا باتیں ہیں جو مجھے تم لوگوں کی طرف سے پہنچ رہی ہیں۔ باقی رہا ولید کا معاملہ جس کا تو نے ذکر کیا تو انشاء اللہ جیسا حق ہے ویسا ہی ہم اس کا معاملہ کریں گے۔

راوی کہتا ہے پھر[3] ولید کو چالیس[4] کوڑے لگائے گئے[5]
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ولید کو کوڑے لگاؤ۔ چنانچہ وہی اسے کوڑے مار رہے تھے۔

اس حدیث کو یونس اور زہری کے بھتیجے نے بھی زہری سے روایت کیا اس میں یہ عبارت ہے کیا میرا حق تم لوگوں پر ویسا نہیں ہے جیسے ان لوگوں کا حق تم پر تھا[6]

۳۵۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيْهَا تَصَاوِيْرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُولٰٓئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ

(از محمد بن مثنیٰ از یحییٰ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ ام المومنین ام حبیبہ اور ام سلمہ رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گرجے کا تذکرہ کیا جسے انہوں نے حبشے میں دیکھا تھا کہ اس میں تصاویر بنی ہوئی تھیں آپؐ نے فرمایا ان اہل کتاب کا یہی طریقہ تھا کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو اس کی قبر پر

---

[1] جب وہ حاکم تھے میں تابع تھا ۱۲ منہ [2] ہم کو تمہاری بھی اطاعت اور خیر خواہی کرنا چاہیے ۱۲ منہ [3] حضرت عثمان رضؓ کے حکم سے ۱۲ منہ [4] دوسری روایت میں اسی کوڑوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کیونکہ جب اسی کوڑے پڑے تو چالیس بطریق اولیٰ پڑے یا اس کوڑے کے دو سرے ہوں گے تو چالیس مار دن کے اسی کوڑے ہو گئے ۱۲ منہ [5] جب حمران وغیرہ کی گواہی سے یہ ثابت ہو گیا کہ اس نے شراب پی تھی ۱۲ منہ [6] یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے مناقب عثمان میں وصل کیا اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابن عبدالبر نے تمہید میں وصل کیا ۱۲ منہ

الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰٓئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مسجد بنا لیتے مسجد میں اس کی مورتیں رکھتے۔ یہ لوگ قیامت کے دن پروردگار کے سامنے ساری مخلوقات سے بدتر حالت میں ہوں گے

۳۵۹۶۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سَعِيْدِ السَّعِيْدِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ قَالَتْ قَدِمْتُ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ وَاَنَا جُوَيْرِيَةٌ فَكَسَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيْصَةً لَهَا اَعْلَامٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ الْاَعْلَامَ بِيَدِهٖ وَيَقُوْلُ سَنَاهْ سَنَاهْ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ يَعْنِيْ حَسَنٌ حَسَنٌ۔

(از حمیدی از سفیان از اسحاق بن سعید سعیدی از والدش) ام خالد بنت خالد رض کہتی ہیں میں جب حبشے سے واپس ہوئی تو چھوٹی سی بچی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک منقش چادر اڑھائی آپؐ خود اس کے بیل بوٹوں پر ہاتھ پھیرتے اور سناہ سناہ فرماتے۔

حمیدی کہتے ہیں اس کا مطلب (حبشی زبان میں) ہے اچھا اچھا۔

۳۵۹۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا قَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِاِبْرٰهِيْمَ كَيْفَ تَصْنَعُ اَنْتَ قَالَ اَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ۔

(از یحییٰ بن حماد از ابوعوانہ از سلیمان از ابراہیم از علقمہ) حضرت عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہیں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے آپؐ نماز پڑھتے ہوئے سلام کا جواب دیتے جب ہم نجاشی (بادشاہ حبشہ) کے پاس سے لوٹ کر آپؐ کے پاس آئے تو آپ کو سلام کیا آپؐ نے جواب نہ دیا (نماز کے بعد ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نماز میں رہتے ہم آپؐ کو سلام کرتے تو آپ جواب دے دیا کرتے اب کے آپؐ نے جواب نہیں دیا) آپؐ نے فرمایا ہاں نماز میں آدمی کا دوسرا شغل رہتا ہے۔ اعمش نے ابراہیم نخعی سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں دل میں جواب دیدیتا ہوں

۳۵۹۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِيْنَةً

(از محمد بن علاء از ابو اسامہ از برید بن عبداللہ از ابو بردہ) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے یمن ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث برسالت ہونے کی خبر سنی۔ ہم ایک جہاز میں سوار ہوئے لیکن اتفاق سے وہ جہاز حبشہ کے ملک میں نجاشی کے پاس

۱؎ یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لئے لائے کہ اس میں حبش کی ہجرت کا ذکر ہے ۱۲ منہ ۲؎ آپ نماز پڑھ رہے تھے ۱۲ منہ ۳؎ خدا کی یاد میں مشغول ہوتا ہے لوگوں کی طرف توجہ نہیں ہو سکتی ۱۲ منہ ۴؎ تم کو کوئی نماز میں سلام کرے ۱۲ منہ ۵؎ یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے اس حدیث کو اس باب میں اس لئے لائے کہ اس میں ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے حبش سے لوٹنے کا بیان ہے ۱۲ منہ ۶؎ آپ کے پاس جانے کی نیت سے ۱۲ منہ

فَلَقِيَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ.

چلا گیا۔ وہاں ہمیں جعفر بن ابی طالب رضؓ ملے۔ ہم انہی کے ساتھ (حبشہ میں) ٹھہرے رہے۔ مدینے میں اس وقت آئے جب آپؐ خیبر فتح کر چکے تھے آپؐ نے (ہمیں) فرمایا اے جہاز والو! تمہیں بھی دو ہجرتوں کا ثواب ملے گا[1]۔

بَابُ ۲۱۵۳ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

باب نجاشی (شاہ حبشہ) کی وفات۔

۳۵۹۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ.

(از ابو الربیع از ابن عیینہ از ابن جریج از عطاء) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن نجاشی کا انتقال ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج ایک نیک شخص مر گیا۔ اٹھو اور اپنے بھائی اصحمہ کی نماز جنازہ پڑھو[2]۔

۳۶۰۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَصَفَفْنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

(از عبد الاعلیٰ بن حماد از یزید بن زریع از سعید از قتادہ از عطاء) حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی پر (جنازے کی) نماز پڑھی۔ ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں باندھیں۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

۳۶۰۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ.

(از عبد اللہ بن ابی شیبہ از یزید از سلیم بن حیان از سعید بن میناء) حضرت جابر بن عبد اللہ رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحمہ نجاشی پر نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔

یزید بن ہارون کے ساتھ اس حدیث کو عبد الصمد بن عبد الوارث نے بھی (سلیم بن حیان سے) روایت کیا[3]۔

---

[1] ایک مکہ سے حبش کو دوسرے حبش سے مدینہ کو مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے ان لوگوں کو حصہ نہیں دلایا جو اس لڑائی میں شریک نہ تھے مگر ہمارے جہاز والوں کو جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حصہ دلایا ۱۲ منہ [2] معلوم ہوا نجاشی مسلمان ہو گیا تھا جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے مگر امام بخاری اپنی شرط پر نہ ہونے کی وجہ سے اس کو نہ لا سکے اور یہ باب جو قائم کیا اس میں جو حدیث بیان کی اس سے اس کا اسلام بھی ثابت ہوا۔ یہ حدیث کتاب الجنائز میں گذر چکی ہے۔ کہتے ہیں اصحمہ اس کا لقب تھا اور اس کا نام عطیہ تھا ۱۲ منہ [3] حافظ نے کہا ہم نے کتاب الجنائز میں بیان کر دیا ہے کہ عبد الصمد کی روایت کو کس نے وصل کیا ۱۲ منہ

۳۶۰۲ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَعَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضـ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى فَصَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

(از زہیر بن حرب از یعقوب بن ابراہیم از والدش از صالح از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن و ابن مسیب) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے انتقال کے دن صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کو اس کے انتقال کی خبر دی اور فرمایا اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا کرو۔

اسی سند سے صالح بن کیسان سے روایت ہے انہوں نے کہا سعید بن مسیب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ میں (مدینے کے باہر) صف بستہ فرما کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں

بَابٌ ۲۱۵۴ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکیں کا قسمیں کھا کر عہد و پیمان کرنا۔[1]

۳۶۰۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضـ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ۔

(از عبدالعزیز بن عبداللہ از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمن) حضرت ابوہریرہ رضـ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ حنین کا ارادہ فرمایا تو فرمایا خدا چاہے تو کل ہمیں خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے جہاں مشرکین نے کفر پر رہنے کا قسمیہ عہد کیا تھا

---

[1] ہوا یہ کہ جب قریش نے دیکھا کہ آپ کے اصحاب اس کی جگہ یعنی ملک حبش میں پہنچ گئے ادھر عمر رضـ نے اسلام قبول کیا چار طرف اسلام پھیلنے لگا تو عداوت اور حسد کے جوش میں انہوں نے ایک اقرار نامہ تیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب سے نکاح شادی خرید و فروخت کوئی معاملہ اس وقت تک نہیں کرنے کے جب تک وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالہ نہ کر دیں یہ اقرار نامہ لکھ کر کعبے کے اندر لٹکایا ایک مدت کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ ایک علیحدہ گھاٹی میں سکونت رکھتے تھے اور جہاں پر بنی ہاشم اور بنی مطلب کو سخت تکلیفیں ہو رہی تھیں ابوطالب اپنے چچا سے فرمایا کہ اس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام اس میں باقی ہے ابوطالب نے قریش کے کافروں سے کہا میرا بھتیجا یہ کہتا ہے کہ تم کعبے کے اندر جا کر اس اقرار نامہ کو دیکھو اگر اس کا بیان سچ ہے۔ تو ہم مرتے تک کبھی اس کو حوالہ نہیں کرنے کے اور اگر اس کا بیان جھوٹ نکلے تو ہم اس کو تمہارے حوالہ کر دیں گے۔ تم مار و یا زندہ رکھو جو چاہو کرو کافروں نے کعبہ کھولا اور اس اقرار نامہ کو دیکھا تو واقعی سارے حروف دیمک چاٹ گئی صرف اللہ کا نام باقی ہے۔ اس وقت کیا کہنے لگے ابوطالب تمہارا بھتیجا جادوگر ہے۔ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کو یہ قصہ سنایا تو انہوں نے پوچھا تم کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کیا اللہ نے خبر دی؟ آپ ؐ نے فرمایا ہاں ۱۲ منہ

بَابٌ ٢١٥ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

باب ابوطالب کا واقعہ [1]

٣٦٠٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ.

(از مسدد از یحییٰ از سفیان از عبدالملک از عبداللہ بن حارث) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے چچا (ابو طالب) کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے اور آپ کے لیے دشمنوں پر خفا ہوتے تھے۔ آپ نے فرمایا ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں ان کی سفارش نہ کرتا تو وہ دوزخ کی تہ میں یعنی بالکل نیچے ہوتے

٣٦٠٥ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَيْ عَمِّ قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَالَا يُكَلِّمَانِهِ حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ. وَنَزَلَتْ

(از محمود از عبدالرزاق از معمر از زہری از ابن مسیب) حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب ابوطالب مرنے لگے تو حضور ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس ابوجہل بیٹھا تھا آپ نے ان سے فرمایا اے چچا! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں مجھے اللہ کے پاس ایک دلیل وحجت مل جائے گی۔

ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ کہنے لگے اے ابوطالب! کیا عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ رہے ہو؟ دونوں انہیں یہی سمجھاتے رہے

آخر ابوطالب نے آخری بات جو کی وہ یہ تھی میں عبدالمطلب کے دین پر ہوں۔ چنانچہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں آپ کے لیے اس وقت تک دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے منع نہ کر دیا جائے پس جب یہ آیت نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ترجمہ جب پیغمبرؐ اور مومنین کو یہ واضح ہو چکا ہے کہ مشرک دوزخی ہیں تو اب انہیں یہ مناسب نہیں کہ مشرکوں کے لیے مغفرت کی دعا کریں۔ اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔

[1] یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے یعنی آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے۔ جب تک زندہ رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکوں سے بچاتے رہے گو اسلام نہ لائے ۱۲ منہ [2] مشرکوں کی ایذاء دہی سے ۱۲ منہ

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

نیز یہ آیت اتری اے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ جسے چاہیں ضروری نہیں کہ اسے ہدایت بھی دے دیں۔[1]

۳۶۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رض اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذُکِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ فَقَالَ لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیُجْعَلُ فِیْ ضَحْضَاحٍ مِّنَ النَّارِ یَبْلُغُ کَعْبَیْهِ یَغْلِیْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ۔

(از عبداللہ بن یوسف از لیث از ابن ہاد از عبداللہ بن خباب) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب آپ کے چچا (ابوطالب) کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا شاید میری شفاعت سے انہیں قیامت کے دن اتنا فائدہ ہو کہ وہ آگ کے درمیانی طبقے میں رکھے جائیں گے کہ ان کے ٹخنوں تک آگ رہے گی مگر دماغ کھولتا رہے گا۔

۳۶۰۷۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ وَّالدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ یَزِیْدَ بِهٰذَا وَقَالَ تَغْلِیْ مِنْهُ اُمُّ دِمَاغِهٖ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از ابن ابی حازم و دراوردی) یزید سے یہی حدیث مروی ہے اس میں یہ عبارت ہے کہ اس سے اس کی اُم دماغ جوش مارے گی۔

بَاب ۲۱۵۶ حَدِیْثُ الْاِسْرَاءِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

باب واقعۂ اسراء (بیت المقدس تک سفر نبوی)

اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل) میں فرمایا پاک ہے وہ ذات جس نے راتوں رات اپنے بندے کو سیر کرائی مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔[2]

۳۶۰۸۔ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ رض اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَمَّا کَذَّبَنِیْ قُرَیْشٌ قُمْتُ فِی الْحِجْرِ

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جیسے قریش نے مجھے (معراج کے متعلق) جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا (حجاب اٹھا دیا) میں نے اسے دیکھ کر قریش سے اس

---

[1] بلکہ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ۱۲ منہ

[2] معراج کی رات کو آپ ام ہانی کے گھر میں تھے تو مسجد حرام سے حرم کی زمین مراد ہے اب آپ کا معراج مکہ سے بیت المقدس تک تو قطعی ہے کتاب اللہ سے ثابت ہے اس کا منکر کافر ہے اور بیت المقدس سے آسمانوں تک صحیح حدیث سے ثابت ہے اس کا منکر گمراہ اور بدعتی ہے۔ حافظ نے کہا اکثر علمائے سلف کا یہ قول ہے کہ یہ معراج جسم اور روح دونوں کے ساتھ بیداری میں ہوا۔ بعض کہتے ہیں کہ اسرا یعنی بیت المقدس تک جانا بیداری میں تھا اور معراج خواب میں ۱۲ منہ

فَجَلَا اللّٰهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ۔

کے نشانات بیان کرنا شروع کر دیے۔

بَابُ ۲۱۵ الْمِعْرَاجِ

۳۶۰۹- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رض أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدَّ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهِ إِلَى هٰذِهِ فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ لَهُ الْجَارُودُ هُوَ الْبُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ أَنَسٌ نَعَمْ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ فَقِيلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا

باب واقعہ معراج [۱]

(از ہدبہ بن خالد از ہمام بن یحییٰ از قتادہ از انس بن مالک) مالک بن صعصعہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے معراج کی رات کا واقعہ بیان فرمایا۔

میں حطیم یا حجر[۲] میں لیٹا ہوا تھا اتنے میں ایک آنے والا فرشتہ آیا (یعنی جبرئیل) میرا سینہ کھول دیا راوی کہتے ہیں میں نے جارود سے جو (انس کے مصاحب تھے) میرے پاس بیٹھے تھے معلوم کیا اس سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا ہنسلی کے گڑھے سے ناف تک نیز میں نے حضرت انس رض سے سنا وہ کہتے تھے سینے کے سرے سے ناف تک، چنانچہ میرا دل نکالا پھر ایک سونے کا طشت لائے جو ایمان سے بھرا[۳] ہوا تھا میرا دل دھویا گیا پھر بھر[۴] گیا۔ پھر اپنی جگہ رکھ دیا گیا[۵] بعد ازاں ایک جانور لایا گیا جو خچر سے ذرا نیچا اور گدھے سے کچھ اونچا تھا جارود نے حضرت انس رض سے پوچھا اے ابوحمزہ! یہ جانور براق تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! وہ قدم وہاں ڈالتا تھا جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی تھی میں اس پر سوار کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام لے چلے یہاں تک کہ نزدیک والے (پہلے) آسمان پر پہنچے جبرئیل ع نے کہا دروازہ کھولو۔ (اندر سے) پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیل ع نے کہا (میں ہوں) جبرائیل ع پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا یہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے

[لطیفہ] بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ جب معراج کا قصہ آپ نے بیان کیا تو قریش کے کافروں نے انکار کیا اور ابوبکر پاس آئے انہوں نے آپ کی تصدیق کی اس دن سے ان کا لقب صدیق ہو گیا بزار نے ابن عباس رض سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت المقدس کی مسجد لائی گئی اور عقیل کے گھر کے پاس رکھ دی گئی میں اس کو دیکھتا جاتا اور اس کی صفت بیان کرتا جاتا ۱۲ منہ

[۱] اس سے بعضوں نے یہ سمجھا ہے کہ اسراء اور معراج دونوں الگ الگ رات میں واقع ہوئے ہیں کیونکہ امام بخاری نے ہر ایک کو علیحدہ باب میں بیان کیا مگر خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں یہ باب بتایا کہ لیلۃ الاسراء میں نماز کیونکر فرض ہوئی اس سے صاف نکلتا ہے کہ اسراء اور معراج دونوں ایک ہی رات میں ہوئے اور یہی قول صحیح ہے ۱۲ منہ [۲] حجر بھی اسی حطیم کو کہتے ہیں یہ قتادہ راوی کا شک ہے کہ حطیم کا لفظ کہا یا حجر کا۔ ایک روایت میں یوں ہے میں کعبے کے پاس تھا ایک روایت میں یوں ہے میں ابوطالب کی شعب میں تھا ایک میں یوں ہے کہ میں ام ہانی کے گھر میں تھا ۱۲ منہ [۳] دوسری روایت میں یوں ہے ایمان اور حکمت سے جو طشت میں تھے ۱۲ منہ [۴] ایمان اور حکمت سے بھرا ہوا تھا ۱۲ منہ [۵] اور سینہ ملا دیا گیا ۱۲ منہ

بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا
فِيْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ
الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ
قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ
اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ
فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى وَهُمَا ابْنَا
الْخَالَةِ قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا
فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ
وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ اِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ
مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ
نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ اِذَا يُوْسُفُ قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ فَسَلِّمْ
عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى
السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ
جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ اَوَ
قَدْ اُرْسِلَ اِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ
الْمَجِيْءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِلٰى اِدْرِيْسَ
قَالَ هٰذَا اِدْرِيْسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ
فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ
صَعِدَ بِيْ حَتّٰى اَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ
قِيْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرِيْلُ قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ

کہا ہاں! تب اندر والے فرشتے نے کہا مرحبا خوش آمدید اور دروازہ کھول دیا گیا میں اندر گیا دیکھا تو آدم علیہ السلام بیٹھے ہیں جبرئیل نے کہا یہ آپؐ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا اچھے بیٹے اچھے پیغمبر۔

پھر جبرئیلؑ اوپر چڑھے یہاں تک کہ دوسرے آسمان پر پہنچے وہاں بھی کہا دروازہ کھولو! پوچھا گیا کون ہے؟ جبرئیلؑ نے کہا میں ہوں جبرئیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے انہوں نے کہا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! اس وقت (اندر والا فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوش آمدید پھر دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں خالہ زاد بھائی بیٹھے ہیں جبرائیلؑ نے کہا یحییٰ و عیسیٰ سلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر دونوں کہنے لگے مرحبا نیک بھائی نیک نبی۔

پھر جبرئیلؑ مجھے لے کر اوپر چڑھے تیسرے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا وہاں بھی پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیلؑ! پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! پس (اندر سے فرشتہ) کہنے لگا مرحبا خوش آمدید اور دروازہ کھولا گیا میں اندر پہنچا کیا دیکھتا ہوں حضرت یوسف علیہ السلام بیٹھے ہیں۔ جبرائیلؑ نے کہا یوسف پیغمبر ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا پھر کہنے لگے مرحبا برادر نیک نبی نیک۔

اب جبرئیلؑ مجھے لے کر اوپر چڑھے یہاں تک کہ چوتھے آسمان پر پہنچے وہاں بھی (حسب معمول) دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا، جبرائیل! پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں

قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ قَالَ مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ

انہوں نے کہا ہاں! چنانچہ وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! دروازہ کھول دیا گیا، میں اندر گیا تو ادریسؑ کو دیکھا۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ ادریسؑ ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا برادر نیک نبی نیک[۱]!

اب جبرائیل مجھے لے کر اوراوپر چڑھے حتی کہ پانچویں آسمان پر پہنچے وہاں بھی دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون؟ جبرائیل نے کہا جبرائیل پوچھا گیا تمہارے ساتھ اور کون ہے؟ انہوں نے کہا محمدؐ۔ پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تب وہ بولے مرحبا خوش آمدید! جب میں اندر پہنچا تو ہارونؑ کو دیکھا۔ جبرائیلؑ نے کہا یہ ہارونؑ ہیں انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا برادر نیک پیغمبر نیک

بعد ازاں جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے حتی کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھلوایا اندر سے پوچھا گیا کون؟ جواب دیا گیا جبرائیلؑ! پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ انہوں نے کہا محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! تب کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! جب میں اندر پہنچا موسیٰؑ کو دیکھا جبرائیلؑ نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجئے میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا اور کہنے لگے مرحبا برادر نیک نبی نیک! جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے وجہ پوچھی تو کہنے لگے میں اس لیے روتا ہوں کہ یہ نوجوان میرے بعد پیغمبر بنا کر بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ بہشت میں جائیں[۲] گے

بہرحال جبرائیلؑ مجھے لے کر اوراوپر چڑھے دروازہ کھلوایا (اندر سے) پوچھا گیا کون؟ انہوں نے کہا جبرائیلؑ پوچھا گیا آپ کے ساتھ اور کون ہیں؟ کہنے لگے محمدؐ! پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟

---

[۱] اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ادریس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دادا نہ تھے ورنہ اچھا بیٹا کہتے ۱۲ منہ

[۲] حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ حسد کی راہ سے نہیں فرمایا بلکہ افسوس اور رنج کی راہ سے کہ مجھ کو دین حق کے تابعدار اتنے نہیں ملے ۱۲ منہ

الفِيَلَةِ قَالَ هٰذِهٖ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِّنْ خَمْرٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ لَّبَنٍ وَّإِنَاءٍ مِّنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّيْ عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهٗ فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ

انہوں نے کہا ہاں تب وہ کہنے لگے مرحبا خوش آمدید! جب میں اندر داخل ہوا تو حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا جبرائیل نے کہا یہ آپؐ کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں! انہیں سلام کیجئے! میں نے سلام کیا اور انہوں نے جواب دیا پھر فرمانے لگے مرحبا پسر نیک پیغمبر نیک۔

پھر سدرۃ المنتہی بلند کر کے مجھے دکھائی گئی میں نے دیکھا کہ اس کے بیر ہجر[1] کے مٹکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح!۔

جبرائیلؑ نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں (اس جڑ سے) چار ندیاں پھوٹی ہیں دو تو بند ہیں اور دو کھلی ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کیسی ندیاں ہیں؟ انہوں نے کہا بند ندیاں تو بہشت میں گئی ہیں وہاں بہہ رہی ہیں اور کھلی ندیاں (دنیا میں) نیل اور فرات ہیں پھر بیت المعمور[2] مجھے بلند کر کے دکھایا گیا پھر میرے سامنے ایک پیالہ شراب کا ایک پیالہ دودھ کا اور ایک پیالہ شہد کا لایا گیا میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا (اسے پی لیا) جبرائیلؑ نے کہا یہ پیالہ فطرت اسلام ہے جس پر آپؐ ہیں اور آپ کی امت بھی۔

پھر مجھ پر ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں لوٹ کر آیا تو حضرت موسیٰؑ کے سامنے سے گذرا انہوں نے پوچھا کہیے آپؐ کو کیا حکم ملا؟ میں نے کہا پچاس نمازیں روزانہ کی فرض ہوئیں۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں پڑھ سکے گی. مجھے بخدا لوگوں کا بہت تجربہ ہے اور میں بنی اسرائیل پر بہت کوشش کر چکا ہوں. آپؐ یوں کیجئے! اپنے رب کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کیلئے تخفیف طلب کیجئے! یہ سن کر میں واپس ہوا اور اللہ تعالیٰ نے پچاس میں سے دس نمازیں مجھے معاف کر دیں - واپس آیا تو پھر موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی - انہوں نے وہی کہا[3] میں پھر گیا دس نمازیں اور معاف ہو گئیں واپس موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے وہی کہا میں پھر گیا۔ دس اور معاف ہو گئیں پھر لوٹ کر آیا موسیٰ علیہ السلام نے وہی کہا پھر گیا دس اور معاف ہو گئیں - دس نمازیں فرض رہیں پھر لوٹ کر آیا تو موسیٰؑ نے وہی کہا۔ میں پھر گیا تو پانچ نمازیں روزانہ رہ گئیں لوٹ کر موسیٰؑ کے پاس آیا انہوں نے پوچھا کہیے آپ کو کیا حکم

---

[1] ہجر ایک مقام کا نام ہے شام کے ملک میں وہاں کے مٹکے مشہور و معروف ہیں سب عرب لوگ ان کو پہچانتے ہیں ۱۲ منہ [2] جس میں ستر ہزار فرشتے روزانہ جاتے ہیں پھر دوبارہ آنے کی باری اور نوبت قیامت تک نہیں آنے کی ۱۲ منہ [3] یعنی پھر جاؤ اور تخفیف کراؤ ۱۲ منہ

وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ وَلَكِنْ أَرْضَى وَأُسَلِّمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي۔

ہوا؟ میں نے کہا پانچ نمازیں روزانہ۔ انہوں نے کہا دیکھئے آپ کی امت سے ہر روز پانچ نمازیں بھی ادا نہیں ہو سکیں گی۔ میں آپ سے پہلے لوگوں کا بخوبی تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل پر بہت زور ڈال چکا ہوں[1] آپ ایسا کیجئے پھر اپنے پروردگار کے پاس جائیے اپنی امت پر تخفیف کرائیے میں نے کہا میں اپنے رب سے عرض کرتے کرتے شرمندہ ہو گیا اب میں اس پر راضی ہوں۔ اور مان لیتا ہوں[2]۔ جب میں آگے بڑھا تو منادی نے ندا دی (یعنی رب نے) میں نے اپنے بندوں کے لئے فریضہ جاری کر دیا اور ان پر تخفیف بھی کی[3]

۳۶۱۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ

(از حمیدی از سفیان از عمرو از عکرمہ) حضرت ابن عباسؓ اس آیت وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا کے متعلق فرماتے ہیں کہ اس میں رؤیا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے جو آنحضرتؐ کو اس رات دکھایا گیا جس رات آپؐ کو بیت المقدس تک لے گئے (خواب مراد نہیں)

ابن عباسؓ کہتے ہیں (اس سورہ میں) شجرہ ملعونہ سے تھوہر کا درخت ہے۔

باب ۲۱۵۸ وُفُودُ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ وَبَيْعَةِ الْعَقَبَةِ۔

باب انصار کے وفد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکے میں آئے۔ اور بیعت عقبہ کا بیان۔

۳۶۱۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از احمد بن صالح از عنبسہ از یونس از ابن شہاب از عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک) عبداللہ بن کعب اپنے والد کعب کو جب وہ نابینا ہو گئے تھے پکڑ کر چلتے تھے عبداللہ کہتے ہیں میں نے اپنے والد کعب سے سنا کہ وہ غزوہ تبوک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکے پھر ایک طویل واقعہ سنایا۔

ابن بکیر نے اپنی روایت میں عقیل سے یوں نقل کیا کعبؓ نے

---

[1] جب بھی وہ پورے احکام ادا نہ کر سکے ۱۲ منہ [2] پانچ نمازیں اپنی امت سے پڑھواؤں گا ۱۲ منہ [3] یعنی وہی پچاس نمازیں جو پہلے بار فرض کی تھیں قائم رہیں ہر نماز میں دس نمازوں کا ثواب ہے اور تخفیف بھی میرے بندوں پر ہو گئی۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ شب معراج میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بلا واسطہ کلام کیا ۱۲ منہ

غَزْوَةِ تَبُوكَ بِطُولِهِ قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا۔

کہا میں عقبہ کی رات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوط عہد و بیان کیا اور مجھے تو اس رات کے عوض جنگ بدر میں شریک ہونا زیادہ قیمتی معلوم نہیں ہوتا اگرچہ لوگ جنگ بدر کا بڑا تذکرہ کرتے ہیں [۱]

۳۶۱۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ شَهِدَ بِي خَالَايَ الْعَقَبَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَحَدُهُمَا الْبَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ۔

(از علی بن عبداللہ از سفیان از عمرو بن دینار) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں مجھے لیلۃ العقبہ میں میرے دونوں ماموں ساتھ لے گئے تھے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ کہتے تھے ان کے دونوں ماموں میں سے ایک براء بن معرور رضؓ تھے [۲]

۳۶۱۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَقَبَةِ۔

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عطاءؒ) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں میرے والد اور ماموں تینوں بیعت عقبہ میں شامل تھے۔

۳۶۱۴ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللّٰهِ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ مِنَ الَّذِيْنَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا

(از اسحاق بن منصور از یعقوب بن ابراہیم از برادرزادہ ابن شہاب از عم او) ابو ادریس عائذ اللہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت ان اصحاب میں ہیں جو جنگ بدر اور لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کے گرد کچھ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھے تھے فرمایا آؤ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے، چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو گے [۳]۔

اور اپنے ہاتھوں پیروں کے درمیان افتراء پردازی کرنے لیے

---

[۱] کیونکہ یہ اول جنگ ہے جو مسلمانوں نے کافروں سے کی اور جس میں کافروں کے بڑے بڑے رئیس مارے گئے ان کو سخت ہزیمت ہوئی۔ لیلۃ العقبہ کا ذکر اوپر گذر چکا ہے یہ وہ رات تھی جس میں انصار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور امداد کا قطعی عہد و پیمان کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارہ نقیب مقرر کئے تھے یہ رات بھی بڑی متبرک رات تھی جس سے اسلام کی بنا قائم ہوئی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اطمینان حاصل ہوا اس لئے کعبؓ نے اس میں شریک ہونا جنگ بدر میں شریک ہونے کے برابر سمجھا ۱۲ منہ

[۲] جو سب انصار سے پہلے مسلمان ہوئے تھے اور سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی قسطلانی نے کہا جابر کی ماں کا نام نسیبہ تھا ان کے بھائی ثعلبہ اور عمرو تھے براء جابر کے ماموں نہ تھے لیکن ان کی ماں کے عزیزوں میں سے تھے اور عرب لوگ ماں کے سب عزیزوں کو ماموں کہتے ہیں یعنی خال ۱۲ منہ [۳] اسی حدیث سے صوفیہ نے مریدی کی بیعت نکالی ہے مریدی کی بیعت گویا توبہ کی بیعت ہے کہ آئندہ سے اللہ کے فرائض ادا کریں گے گناہ ہو سکا بچے رہیں گے رہا خرقہ یا کلاہ پہننا جو درویشوں میں معمول ہے اس کی کوئی سند محمدیہ کو شریعت میں نہیں ملی ۱۲ منہ

تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔

لیے کوئی فتنہ نہ جگاؤ گے[1] نیز اچھی باتوں میں میری نافرمانی نہ کرو گے پس تم میں جو شخص اس بیعت پر ثابت قدم رہے گا اسے اللہ اجر دیگا اور جس سے کوئی بات مخالفت کی صادر ہوئی تو یا دنیا میں[2] سزا ملے گی اور وہ آخرت کے عذاب کا کفارہ ہو جائے گی اور جس شخص سے (شرک کے سوا) کوئی گناہ سرزد ہوا اور اللہ نے اس کے گناہ چھپا دیئے[3] تو آخرت میں اللہ کو اختیار ہے خواہ اسے سزا دے یا معاف کرے حضرت عبادہ رض فرماتے ہیں میں نے ان امور پر آنحضرتؐ سے بیعت کی۔

۳۶۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّيْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ۔

(از قتیبہ از لیث از یزید بن ابی حبیب از ابو الخیر از صنابحی) حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں میں (لیلۃ العقبہ میں) بارہ نقیبوں میں تھا جنہوں[4] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے ان امور پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں گے، چوری نہ کریں گے زنا نہ کریں گے، اور اس جان کو نہ ماریں گے جسے اللہ نے مارنا حرام کیا ہے مگر حق سے قتل کرنا مستثنیٰ ہے، غارتگری نہ کریں گے اور معصیت اور نافرمانی نہ کریں گے آپ نے جنت کا وعدہ کیا بشرطیکہ ہم اس اقرار پر عمل کریں۔ اگر کسی امر میں مخالفت کریں گے تو اللہ کو اختیار ہے[5]۔

بَابُ ۲۱۵۹ تَزْوِيْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَقُدُوْمُهُ الْمَدِيْنَةَ وَبِنَآئُهٗ بِهَا۔

باب حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عقد اور ان کا مدینہ آکر رخصت ہونا۔

۳۶۱۶۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ ابْنُ اَبِي الْمَغْرَآءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ فَقَدِمْنَا

(از فروہ بن ابی المغراء از علی بن مسہر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ نے جب مجھ سے نکاح کیا اس وقت میری عمر چھ برس کی تھی پھر ہم لوگ مدینے میں آئے اور بنی حارث بن خزرج کے محلے میں اترے مجھے

[1] اس حدیث کی شرح کتاب الایمان میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ [2] مثلاً حد لگے یا اور کوئی بیماری یا آفت آئے ۱۲ منہ [3] اس کو دنیا میں سزا نہ دے ۱۲ منہ [4] اپنے اپنے لوگوں کی طرف سے ۱۲ منہ [5] چاہے معاف کرے چاہے سزا دے ۱۲ منہ۔

الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْنَا فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعْرِيْ فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِيْ أُمِّيْ أُمُّ رُوْمَانَ وَإِنِّيْ لَفِيْ أُرْجُوْحَةٍ وَمَعِيْ صَوَاحِبُ لِيْ فَصَرَخَتْ بِيْ فَأَتَيْتُهَا مَا أَدْرِيْ مَا تُرِيْدُ بِيْ فَأَخَذَتْ بِيَدِيْ حَتّٰى أَوْقَفَتْنِيْ عَلٰى بَابِ الدَّارِ وَإِنِّيْ لَأُنْهِجُ حَتّٰى سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِيْ ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِّنْ مَّآءٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلٰى خَيْرِ طَائِرٍ فَأَسْلَمَتْنِيْ إِلَيْهِنَّ فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِيْ فَلَمْ يَرُعْنِيْ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى فَأَسْلَمْنَنِيْ إِلَيْهِ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ۔

بخار آنے لگا میرے بال جھڑ گئے تھے (بخار اچھا ہو گیا تو) مونڈھوں تک بال خوب ہو گئے میری ماں ام رومان (ایک دن) میرے پاس آئیں میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں بیٹھی تھی انہوں نے زور سے آواز دے کر بلایا مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہیں؟ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھر کے دروازے پر لے جا کر کھڑا کیا۔ میرا سانس پھول رہا تھا ذرا آرام آیا تو انہوں نے پانی لیا میرا سر اور منہ پونچھا پھر گھر کے اندر لے گئیں وہاں انصار کی چند عورتیں بیٹھی تھیں انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک ہو تمہاری قسمت اچھی ہے میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کیا انہوں نے میرا بناؤ سنگار کیا۔ جب آنحضرتؐ چاشت کے وقت تشریف لائے۔ ان عورتوں نے مجھے آپؐ کے حوالے کیا۔ اس وقت میری عمر نو برس کی تھی [1]۔

۳۶۱۷ حَدَّثَنَا الْمُعَلّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا أُرِيْتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ أَرٰى أَنَّكِ فِيْ سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيْرٍ وَّيَقُوْلُ هٰذِهٖ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْ عَنْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُوْلُ إِنْ يَّكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهٖ۔

(از معلی از وہیب از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تجھے دو بار خواب میں دیکھا کہ تو ایک ریشمی کپڑے کے ٹکڑے میں (لپٹی ہوئی) ہے اور جبرئیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں یہ تمہاری بیوی ہے میں نے کھول کر دیکھا تو اندر تو تھی۔ میں نے جی میں کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو اللہ اسے پورا کر یگا [2]۔

۳۶۱۸ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ تُوُفِّيَتْ خَدِيْجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

(از عبید بن اسماعیل از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ) حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہ رضؓ کا انتقال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تین سال پہلے ہو گیا۔ دو یا تین سال آنحضرتؐ بغیر

[1] امام احمد کی روایت میں یوں ہے کہ میں گھر کے اندر گئی دیکھا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں آپ کے پاس انصار کی کئی عورتیں اور مرد ہیں ان عورتوں نے مجھ کو آپ کی گود میں بٹھلا دیا اور کہنے لگیں یا رسول اللہ یہ آپ کی بی بی ہے اللہ مبارک کرے یہ کہہ کر سب عورتیں اور مرد باہر چل دیئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہی گھر میں آرام فرمایا۔ کہتے ہیں یہ معاملہ شوال سنہ ہجری میں ہوا ۱۲ منہ [2] تو میرے نکاح میں آئے گی ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بِثَلٰثِ سِنِيْنَ فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ أَقْرَبَ مِنْ ذٰلِكَ وَنَكَحَ عَائِشَةَ رض وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ۔

زوجہ کے رہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب نکاح کیا اسوقت ان کی عمر چھ سال کی تھی۔ نو سال کی عمر میں رخصتی عمل میں آگئی۔

بَاب ۲۱۶ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهٖ إِلَى الْمَدِيْنَةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ وَّأَبُوْ هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّيْ أُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ إِلٰى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِيْ إِلٰى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی مدینہ کی طرف ہجرت۔

عبداللہ بن زید اور ابوہریرہ رض کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کی طرح ایک انصاری ہوتا [۱]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے [۲] روایت کرتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکے سے ایک ایسی زمین میں ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں (پہلے) میرا خیال یمامہ [۳] کی طرف [۴] یا ہجر کی طرف گیا پھر معلوم ہوا کہ وہ تو مدینہ ہے جس کا پہلا نام یثرب تھا۔

۳۶۱۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيْدُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَّتَرَكَ نَمِرَةً فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا

(از حمیدی از سفیان از اعمش) ابووائل کہتے ہیں ہم حضرت خباب بن ارت رض کی عیادت کرنے گئے انہوں نے کہا ہم نے خالص اللہ کی رضا کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تو اللہ پر ہمارا ثواب قائم ہوگیا۔ اب بعض لوگ ہم میں ایسے تھے جو دنیاوی نفع [۵] حاصل کیے بغیر انتقال کر گئے [۶]۔ انہی میں مصعب بن عمیر [۷] تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے صرف ایک دھاری دار کمبل چھوڑ گئے جب (کفن کے وقت) اس کمبل سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا (اتنا چھوٹا کمبل تھا) چنانچہ

[۱] اس وقت مکہ میں رہ جانا میرے لئے مناسب ہوتا لیکن میں مہاجر ہوں مکہ سے ہجرت کر چکا ہوں اس لئے مکہ میں ہمیشہ کیلئے نہیں رہ سکتا۔ ان دونوں روایتوں کو خود امام بخاری نے غزوہ حنین اور مناقب انصار میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۲] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الصلوٰۃ میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۳] جو طائف سے دو منزل پر ہے یمن کے ملک میں ۱۲ منہ [۴] جو بحرین کے ملک میں ہے ۱۲ منہ [۵] ان کا سارا بدلہ آخرت ہی پر رہا ۱۲ منہ [۶] بن ہاشم بن عبد مناف ۱۲ منہ [۷] اور کچھ مال اسباب چھوڑا ۱۲ منہ

رَأْسَهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

آنحضرتؐ نے یہ حکم دیا ان کا سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر اذخر کی گھاس ڈال دو۔ (حضرت خباب بن ارت مزید کہتے ہیں) بعض لوگ ہم میں ایسے ہوئے ہیں جن کا میوہ پک گیا۔ وہ اسے چن رہے ہیں [۱]۔

۳۶۲۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(از مسدد از حماد یعنی ابن زید از یحیٰی از محمد بن ابراہیم از علقمہ بن وقاص) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اعمال کا ثواب نیت ہی سے ملتا ہے پس جس شخص نے دنیا کمانے یا عورت سے شادی کرنے کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (آخرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے اللہ اور رسولؐ کی رضامندی کے لیے ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ اور رسولؐ کے لیے ہوگی (ثواب [۳] ملے گا)

۳۶۲۱ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ مُجَاهِدِ ابْنِ جَبْرٍ الْمَكِّيِّ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ۔

(از اسحاق بن یزید دمشقی از یحیٰی بن حمزہ از اوزاعی از عبدہ ابن ابی لبابہ از مجاہد بن جبر مکی) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی [۴]

۳۶۲۲ - حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ فَسَأَلْنَاهَا عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَتْ لَا هِجْرَةَ الْيَوْمَ كَانَ الْمُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ

(از سند مذکورہ از یحیٰی بن حمزہ از اوزاعی) عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملنے گیا میرے ساتھ عبید بن عمر لیثی بھی تھے۔ ہم نے ان سے ہجرت کا مسئلہ دریافت کیا انہوں نے کہا اب ہجرت کہاں [۵] رہی؟ ایک زمانہ تھا کہ لوگ اپنا دین بچانے کیلئے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھاگ آتے۔ انہیں فتنوں کا ڈر رہتا مگر آج تو اللہ نے اسلام

---

[۱] دنیا میں بھی مال و اسباب ملا ۱۲ منہ [۲] مطلب ہے کہ بعضے لوگ تو غنیمت اور دنیا کا مال و اسباب ملنے سے پیشتر ہی گذر گئے اور بعضے زندہ رہے ان کا میوہ خوب پکا پھولا پھلا یعنی انہوں نے مال غنیمت حاصل کیا اور اس سے مزے اڑا رہے ہیں ۱۲ منہ [۳] یہ حدیث شروع کتاب میں گذر چکی ہے اس باب میں اس لئے لائے کہ اس میں ہجرت کا بیان ہے ۱۲ منہ [۴] یعنی ہجرت کی وہ فضیلت باقی نہیں رہی جو مکہ فتح ہونے سے پہلے تھی بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت نہیں رہی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہجرت بالکل منسوخ ہو گیا ہے کیونکہ دار الکفر سے دار الاسلام کو ہجرت واجب ہے جب دین میں خلل پڑنے کا ڈر ہو یہ حکم قیامت تک باقی ہے اور اسمٰعیلی کی روایت میں ابن عمرؓ سے اس کی صراحت موجود ہے ۱۲ منہ [۵] جب مکہ فتح ہو چکا مکہ فتح ہونے سے پہلے ۱۲ منہ

اللّٰهُ الْاِسْلَامَ وَالْيَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهٗ حَيْثُ شَآءَ وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ۔

کو غالب کیا ہے۔ مسلمان اپنے رب کی عبادت جہاں چاہے کر سکتے ہیں۔ البتہ جہاد اور جہاد کی نیت کا ثواب باقی ہے[1]

۳۶۲۳ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ هِشَامٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَهُمْ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخْرَجُوْهُ اَللّٰهُمَّ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

(از زکریا بن یحییٰ از ابن نمیر از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سعد بن معاذ انصاری[2] نے یہ دعا کی یا اللہ تو جانتا ہے مجھے تیری راہ میں ان لوگوں سے جہاد کرنا کتنا محبوب و لپسند ہے جنہوں نے تیرے پیغمبرؐ کی تکذیب کی انہیں وطن سے نکالا اے اللہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ بند کر دی[3]

وَقَالَ اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوْا نَبِيَّكَ وَ اَخْرَجُوْهُ مِنْ قُرَيْشٍ۔

ابان بن یزید عطار نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بحوالہ والدش از حضرت عائشہ یہی حدیث بیان کی اس میں یہ عبارت ہے کہ جنہوں نے تیرے پیغمبرؐ کی تکذیب کی انہیں وطن سے نکالا اس سے قریش کے کافر مراد ہیں[4]

۳۶۲۴ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ۔

(از مطر بن فضل از روح از ہشام از عکرمہ) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنائے گئے پھر تیرہ سال تک مکے میں رہے آپؐ پر وحی آتی رہی بعد ازاں آپؐ کو ہجرت کا حکم دیا گیا آپؐ نے ہجرت کی۔ دس برس ہجرت کے بعد زندہ رہے اور ترسیٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۳۶۲۵ - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّآءُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ

(از مطر بن فضل از روح بن عبادہ از زکریا ابن اسحاق از عمرو بن دینار) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں تیرہ برس رہے اور جب وفات ہوئی اس وقت آپؐ

---

[1] حافظ نے کہا حضرت عائشہؓ کے قول سے یہ نکلتا ہے کہ ہجرت اسی ملک سے واجب ہے جہاں پر اللہ کی عبادت آزادی کے ساتھ نہ ہو سکے ورنہ واجب نہیں ماوردی نے کہا اگر مسلمان دار الحرب میں اپنا دین ظاہر کر سکتا ہو تو اس کا حکم دار الاسلام کا سا ہوگا اور وہاں ٹھہرنا ہجرت کرنے سے افضل ہوگا کیونکہ وہاں ٹھہرنے سے یہ امید ہے کہ دوسرے لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں ۱۲ منہ [2] جو جنگ خندق میں زخمی ہو گئے تھے ۱۲ منہ [3] جب جنگ احزاب میں قریش کے کافروں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ نکلے تو سعدؓ کو یہ گمان ہوا کہ اب قریش میں لڑنے کی طاقت نہیں رہی اب ہم میں اور ان میں شاید جنگ نہ ہو ۱۲ منہ [4] حافظ نے کہا ابان بن یزید کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ

[5] حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا جذبہ ایمانی دیکھئے کہ جہاد بند ہونے کے خیال سے کتنا افسوس کر رہے ہیں۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جہاد کی فضیلت سمجھتے تھے اس لئے یہ خیال بھی انہیں غمگین کر گیا کہ جہاد شاید بند ہو گیا۔ عبد الرزاق

عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ

کی عمر تریسٹھ سال کی تھی

۳۶۲۶ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَآءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهٗ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّقَالَ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَعَجِبْنَا لَهٗ وَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللّٰهُ بَيْنَ اَنْ يُّؤْتِيَهٗ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ فَدَيْنَاكَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّهَاتِنَا فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ هُوَ اَعْلَمَنَا بِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَّلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ اِلَّا خُلَّةَ الْاِسْلَامِ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِيْ بَكْرٍ

(از اسماعیل بن عبد اللہ از مالک از ابو النضر مولی عمر بن عبید اللہ از عبید یعنی ابن حنین) حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت منبر پر بیٹھے اور فرمانے لگے اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ دنیاوی بہار کی اشیا ء چاہے تو اسے عطا کی جائیں یا جو کچھ اس کے لیے آخرت میں اللہ کے پاس ہے اسے پسند کرے مگر اس بندے نے اللہ کے پاس والی (آخرت والی) اشیاء کو پسند کرلیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہوں۔

ابو سعید رض کہنے لگے ہمیں حضرت صدیق اکبر کے رونے پر تعجب ہوا اور لوگ آپس میں کہنے لگے اس بوڑھے کو دیکھو۔ آنحضرت تو ایک بندے کا ذکر کر رہے ہیں کہ اللہ نے اسے اختیار دیا کہ خواہ وہ دنیا کا مزے حاصل کرے یا عند اللہ مزوں کا وہ لطف حاصل کرے اور یہ (ابو بکر رض) کہتے ہیں آپ پر ہمارے ماں باپ قربان۔ پھر ہمیں معلوم ہوا کہ (بندے سے مراد) آنحضرت ہیں آپ ہی کو اختیار دیا گیا تھا ابو بکر رض ہم سب سے زیادہ اس مطلب کو سمجھ گئے تھے اور آنحضرت کا ارشاد ہے مجھ پر سب آدمیوں سے زیادہ احسان مال اور رفاقت کے لحاظ سے ابو بکر صدیق رض کا ہے اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر رض کو بناتا البتہ ان سے اسلام کی دوستی ہے دیکھو مسجد کی طرف کسی کا دروازہ نہ رہے (سب بند کر دو) فقط ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رہنے دو[1]

۳۶۲۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

(از یحییٰ بن بکیر از لیث از عقیل از ابن شہاب از عروہ بن زبیر)

[1] ان دونوں کلاموں میں ربط کیا ہے ۱۲ منہ [2] ہوا یہ تھا کہ مسلمانوں نے جو مسجد نبوی کے اردگرد رہتے تھے اپنے اپنے گھروں میں سے ایک ایک کھڑکی مسجد کی طرف کھول لی تھی تاکہ جلدی سے مسجد کی طرف چلے جائیں یا جب چاہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت اپنے گھر ہی سے کرلیں آپ نے حکم دیا یہ کھڑکیاں سب بند کر دی جائیں صرف ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کھڑکی قائم رہے بعض نے اس حدیث کو ابو بکر صدیق رض کی خلافت اور افضلیت مطلقہ کی دلیل ٹھہرائی اور ہم کہتے ہیں کہ یہی مضمون حضرت علی رض کی شان میں بھی وارد ہے سدوا الابواب الا باب علی ۱۲ منہ

اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي
عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رض زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا
يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا
فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ
بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ
مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ
لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ
تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ
أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ
فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ
وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا
لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ
وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ
عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ
الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي
الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ
قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ
مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا
وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ
بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا قَالَ
ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھے جب سے اپنے ماں باپ کی پہچان ہوئی تو میں نے انہیں اسلام ہی کے دین پر دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گذرتا تھا کہ صبح و شام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف نہ لائیں۔ جب مسلمانوں پر آزمائش آئی، اور تکالیف پہنچیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشے کی طرف ہجرت کرنے کی نیت سے نکلے۔ جب برک الغماد[1] میں پہنچے وہاں ابن دغنہ سردار قبیلہ قارہ[2] ملا اس نے پوچھا ابوبکر رضؓ آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا میری قوم (قریش) نے مجھے نکال دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ زمین کی سیاحت اور ربّ کی عبادت کروں۔ ابن دغنہ بولا ابوبکر! آپ جیسے لوگ کہیں نکلے یا نکالے جاتے ہیں؟ آپ تو جو چیز لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ انہیں مہیا کر دیتے ہیں ناطہ بروری کرتے ہیں لوگوں کا بوجھ[3] اپنے سر اُٹھا لیتے ہیں مہمان پروری کرتے ہیں اور جھگڑوں میں حق کی مدد کرتے ہیں میں آپ کو اپنی پناہ میں لیتا ہوں آپ مکے لوٹ چلیں اپنے شہر ہی میں رہ کر اپنے ربّ کی عبادت کریں حضرت ابوبکر رضؓ یہ سن کر ابن دغنہ کے ساتھ مکے لوٹ آئے اور ابن دغنہ شام کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا ان سے کہنے لگا دیکھو ابوبکر رضؓ جیسا آدمی کہیں نکلے یا نکالے جانے کے قابل ہے کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو لوگوں کو وہ چیز مہیا کرتا ہے جو ان کے پاس نہیں[4] ہوتی، رشتہ پرور ہے، دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لینے والا ہے مہمان پرور ہے حق کا مددگار ہے قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو رد نہ کیا اور ابن دغنہ سے کہا آپ ابوبکر کو سمجھا دیجئے وہ اپنے گھر میں اللہ کی عبادت کریں جتنی چاہیں نماز پڑھیں جو چاہیں قرأت کریں مگر ہم لوگوں کو نہ ستائیں نہ یہ کام علانیہ کریں، کیونکہ اعلانیہ کرنے سے ہم ڈرتے ہیں کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ[5] جائیں ابن دغنہ نے ابوبکر رضؓ کو یہ پیغام پہنچایا اور حضرت ابوبکر اسی شرط پر مکے میں رہ گئے وہ اپنے گھر میں ربّ کی عبادت کرتے نماز علانیہ نہ پڑھتے نہ اپنے گھر کے سوا کہیں

[1] برک الغماد ایک موضع ہے مکہ سے پانچ منزل یمن کی طرف ۱۲ منہ [2] قارہ قبیلہ ہون کی اولاد میں ہے وہ خزیمہ کا بیٹا وہ مدرکہ کا وہ الیاس کا وہ مضر کا ۱۲ منہ [3] مثلاً محتاج کو پیسہ بھجو کے کر کھانا اور ننگے کو کپڑا ۱۲ منہ [4] اپنا آبائی دین چھوڑ کر ابوبکر رضؓ کا طریق اختیار کریں ۱۲ منہ

يَعْبُدُ فِي دَارِهٖ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلٰوتِهٖ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهٖ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ فَيَتَقَذَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَرْسَلُوْا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِي دَارِهٖ فَقَدْ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهٖ فَأَعْلَنَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا خَشِيْنَا أَنْ يُّفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهٗ فِي دَارِهٖ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُّعْلِنَ بِذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُّ لَهٗ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِنِّي أُرِيْتُ دَارَ

قرآن پڑھتے پھر[1] معلوم نہیں کہ حضرت ابوبکر رضؓ کے دل میں کیا گذرا کہ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی وہاں نماز ادا کرتے اور قرآن پڑھا کرتے مشرک عورتوں اور بچوں کا ایک ہجوم ان پر ہو جاتا سب کے سب (قرآن سن کر) تعجب کرتے حضرت ابوبکر رضؓ کو دیکھتے رہتے حضرت ابوبکر بڑی گریہ زاری والے شخص تھے وہ جب قرآن پڑھتے تو آنسو روک نہ سکتے یہ حال دیکھ کر رؤسائے قریش گھبرا گئے[2] آخر انہوں نے ابن دغنہ کو بلایا ابن دغنہ آیا اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضؓ کو آپ کی پناہ میں اس شرط سے دینا منظور کیا تھا کہ وہ اپنے گھر میں رہ کر عبادت کریں گے لیکن ابوبکر رضؓ نے اس شرط کے خلاف کیا انہوں نے اپنے گھر کے سامنے میدان میں ایک مسجد بنائی ہے وہاں علانیہ نماز ادا کرتے ہیں قرآن پڑھتے ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں بچے نہ بگڑ جائیں۔ آپ ابوبکر کو اس سے روکیں وہ چاہیں تو صرف اپنے گھر کے اندر عبادت کر سکتے ہیں اگر نہ مانیں اور اسی پر ضد کریں کہ علانیہ عبادت کریں گے تو آپ اس سے اپنی پناہ واپس مانگ لیں کیونکہ ہم لوگ آپ کی پناہ توڑنا ناپسند کرتے ہیں اور یہ تو ہم سے ناممکن ہے کہ ابوبکر رضؓ کو علانیہ عبادت کرنے دیں۔

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں کہ ابن دغنہ قریش کے کفار کی یہ تقریر سن کر حضرت ابوبکر کے پاس آیا کہنے لگا آپ کو معلوم ہے میں نے جو شرط قریش کے لوگوں پر ٹھیرائی تھی۔ اب آپ یا اس شرط پر قائم رہیں یا میری پناہ واپس کر دیں اس لیے کہ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ خبر سنیں کہ میں نے جسے امان دی تھی اس کی امان توڑ دی گئی[3]

حضرت ابوبکر رضؓ نے کہا تم اپنی امان لے جاؤ میں اللہ کی امان پر راضی ہوں۔ ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مکے میں تشریف فرما تھے آپؐ نے فرمایا مجھے تم مسلمان لوگوں کی ہجرت کا مقام (خدا کی

[1] حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں جو کہ ابوبکرؓ نے کتنی مدت اس طرح گذاری ۱۲ منہ [2] ان کو ڈر ہوا کہیں ہماری عورتیں اور بچے مسلمان نہ ہو جائیں ۱۲ منہ [3] اس میں میری بڑی ذلت ہے ۱۲ منہ

هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

طرف سے) دکھایا گیا وہاں کھجور کے درخت اور دونوں طرف پتھریلے میدان ہیں یعنی مدینے کے وہ دونوں جانب جنہیں حرمین کہتے ہیں یہ سن کر جن مسلمانوں سے ہوسکا وہ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے، اور بہت سے مسلمان بھی جو حبشے کی طرف (پہلے) ہجرت کر چکے تھے مدینے ہی میں لوٹ آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ جانے کی تیاری کی۔ آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھیر جاؤ۔ مجھے اُمید ہے مجھے بھی ہجرت کی اجازت ملے گی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ کیا آپؐ کو بھی یہ اُمید ہے آپؐ پر میرے ماں باپ قربان؟ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ چنانچہ ابوبکرؓ ٹھیر گئے۔ ان کی غرض یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی ہجرت کریں۔ بہرحال ابوبکرؓ نے اپنی دو اونٹنیوں کو جوان کے پاس تھیں لیکر کے پتّے کھلانے شروع کر دئے۔ چار ماہ تک یہی کھلاتے رہے۔

ابن شہاب کہتے ہیں عروہ بن زبیر نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ایک دن ہم ٹھیک دوپہر کو حضرت ابوبکر کے گھر میں بیٹھے تھے اتنے میں ایک کہنے والے[1] نے کہا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے ہیں آپؐ سر چھپائے ایسے وقت پر آ رہے تھے جو آپؐ کے تشریف لانے کا وقت نہ تھا۔ ابوبکرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان خدا کی قسم آپ جو تشریف لا رہے ہیں تو ضرور کوئی بڑا کام ہو گا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آ پہنچے آپؐ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ابوبکر نے اجازت دی آپؐ اندر تشریف لائے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے لوگوں سے کہو ذرا باہر جائیں انہوں نے عرض کیا یہاں کون ہے؟ آپؐ ہی کے گھر والے ہیں (یعنی حضرت عائشہ رضؓ اور ان کی والدہ ام رومان)، یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ قربان۔

[1] عامر بن فہیرہ ابوبکر رضؓ کا غلام یا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى
رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَجَهَّزْنَاهُمَا
أَحَثَّ الْجِهَازِ وَصَنَعْنَا لَهُمْ سُفْرَةً فِي جِرَابٍ
فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ
نِطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبِذَلِكَ
سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقِ قَالَتْ ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي
جَبَلِ ثَوْرٍ فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفٌ
لَقِنٌ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ
قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ
بِهِ إِلَّا وَعَاهُ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ
يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ
فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا
عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ
فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ وَهُوَ لَبَنُ مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا
حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ
ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَ
اسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي
عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خِرِّيتًا وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ

آپؐ نے فرمایا مجھے ہجرت کرنے کی اجازت ہو گی ابوبکرؓ نے کہا یا رسول
خدا مجھے اپنے ساتھ لے چلئے میرے ماں باپ آپؐ پر قربان آپؐ نے
فرمایا ہاں آپ ساتھ چلیں۔ ابوبکر رضؓ نے کہا تو آپؐ ان دونوں اونٹنیوں
میں سے کوئی اونٹنی لے لیجئے آپؐ نے فرمایا اچھا مگر میں قیمت سے
لوں گا[1]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اب ہم نے جلدی سے
دونوں کے سفر کا سامان تیار کیا اور توشہ ایک چمڑے کے تھیلے میں
رکھا[2]، تو اسماء (میری بہن) نے اپنا کمر بند پھاڑ ڈالا اور اس سے
تھیلے کا منہ پھاڑ ڈالا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھا۔ اس روز سے اسماء
کا لقب ذات النطاق (یا ذات النطاقین[3]) ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضؓ کہتی
ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
دونوں روانہ ہو کر اس غار میں چلے گئے جو ثور پہاڑ میں تھا مکے[4]
سے تین میل پر تین رات وہیں پوشیدہ رہے عبداللہ بن ابی
بکر رضؓ سمجھ دار نوجوان تھے رات کو غار میں جا کر ان کے پاس رہتا اور
پچھلی رات باقی ہوتی کہ چلا آتا۔ صبح کے وقت کفار قریش کے ساتھ
مکے میں صبح کرتا گویا رات مکے میں رہا ہو۔ دن بھر جتنی باتیں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ کو نقصان پہنچانے کی[5] سنتا وہ یاد رکھتا
رات کی تاریکی ہوتے ہی (غار میں آ کر) آنحضرتؐ اور ابوبکر رضؓ کو سنا
دیتا۔ عامر بن فہیرہ یعنی ابوبکر رضؓ کا غلام ایک دو بکریاں گلے میں سے
روکے رہتے (اس کا دودھ نہ دوھتے) جب ایک گھڑی رات گذر
جاتی تو وہ بکری غار پر لے آتا، دونوں حضرات تازہ اور گرم دودھ
پی کر رات بسر کرتے پچھلی رات باقی ہوتی کہ عامر بن فہیرہ واپس لگے

---

[1] کہتے ہیں یہ اونٹنی قصوا تھی یا جدعا۔ اس کی قیمت آٹھ سو درم تھی ۱۲ منہ [2] اس کا منہ باندھنے کے لئے رسی نہ ملی ۱۲ منہ [3] مشہور ذات النطاقین ہے انہوں نے اپنا کمر بند دو ٹکڑے کر کے ایک سے توشہ دان کا منہ باندھا ایک سے مشک کا۔ مردود حجاج بن یوسف نے تحقیر کی راہ سے اسماء کو ذات النطاقین کہا تھا اس مردود کی بنیاد دشت کو بھی یہ شرف نصیب نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ [4] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر جمعرات کے دن مکہ سے نکلے اور پیر تک اسی غار میں چھپے رہے پیر کے روز سویرے وہاں سے مدینہ کو روانہ ہوئے ۱۲ منہ [5] قریش جو جو صلاح مشورے کرتے ۱۲ منہ

بِالْهِدَايَةِ قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ
السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ
فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ
بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ
مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ
طَرِيقَ السَّوَاحِلِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي
عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ وَهُوَ ابْنُ أَخِي
سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ
أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رُسُلُ
كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ
أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ
قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ
عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ
رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ أُرَاهَا مُحَمَّدًا
وَأَصْحَابَهُ قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ
فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ وَلٰكِنَّكَ رَأَيْتَ
فُلَانًا وَفُلَانًا انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ
فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ
جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ
فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ
ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِزُجِّهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ

ہیں) چلے آتے اور بکریوں کو آواز دینا شروع کرتے ابھی اندھیرا ہوتا۔
تین راتیں برابر ایسا ہی کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ
دونوں حضرات نے بنی دلیل کے قبیلے کے ایک شخص (عبداللہ بن اریقط)
کو اجرت پر راہ بتانے والا خریت مقرر کیا۔ یہ بنی عبد بن عدی کے خاندان
کا تھا۔ خریت اس شخص کو کہتے ہیں جو راہ بتاتے ہیں بڑا ہوشیار ماہر
ہو یہ شخص عاص بن وائل سہمی کے خاندان کا حلیف تھا اس نے ہاتھ ڈبو
کر ان کے ساتھ حلف کی تھی مگر اسی دین پر تھا جس پر قریش کے کافر
تھے دونوں حضرات نے اس پر بھروسہ کیا اور اپنی اونٹنیاں (مکے
سے نکلتے وقت) اس کے حوالے کر دیں اس سے یہ وعدہ ٹھیرایا کہ تین
راتوں کے بعد اونٹنیاں لے کر غار ثور پر آ جائے وہ (حسب وعدہ)
تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر ہوا۔ دونوں حضرات عامر
بن فہیرہ اور رستہ بتانے والے شخص کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے۔ راستہ
بتانے والے نے سواحل کا راستہ اختیار کیا۔

ابن شہاب نے بحوالہ عبدالرحمن بن مالک مدلجی بیان کیا
یہ عبدالرحمان سراقہ بن مالک بن جعشم کا بھتیجا تھا۔ اس سے اس کے
باپ مالک نے بیان کیا اس نے سراقہ بن جعشم سے سنا وہ کہتا تھا
ہمارے پاس قریش کے کافروں کا قاصد آیا انہوں نے آنحضرتؐ اور
ابوبکر رضؓ ہر ایک کے قاتل یا پکڑ لینے والے کے لیے دیت (سو اونٹ)
کا وعدہ کیا تھا۔ ایک دفعہ میں بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا
اتنے میں ایک شخص انہی کی قوم کا آیا ہمارے سامنے کھڑا ہوا ہم لوگ
بیٹھے تھے کہنے لگے اے سراقہ! میں نے ابھی چند آدمی دیکھے جو ساحل
کے رستے سے جا رہے تھے میں سمجھتا ہوں وہی محمد اور ان کے

۱؎ تاکہ دوسرے چرواہوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ رات کو کہاں رہے ۱۲ منہ ۲؎ عرب میں یہ رسم تھی کہ جب کوئی عہد کرتے تو اس کو کہنے کے لیے ایک پیالہ میں ہاتھ ڈبوتے
جس میں کوئی رنگ یا خون بھرا ہوتا ۱۲ منہ ۳؎ یعنی مسلمان نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ ۴؎ عسفان سے نیچے ہو کر ۱۲ منہ

عَالِيَةً حَتّٰى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى دَنَوْتُ مِنْهُمْ فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدَيَّ إِلٰى كِنَانَتِي فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتّٰى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الْاِلْتِفَاتَ سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتّٰى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتّٰى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ قَالَ أَخْفِ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ

ساتھی ہیں سراقہ نے کہا میں پہچان گیا کہ یہ لوگ وہی ہوں گے لیکن میں نے[1] کہا کہ یہ لوگ محمدؐ اور ان کے ساتھی نہیں، تو نے جو دیکھا وہ فلاں فلاں لوگ ہوں گے وہ تو ہمارے سامنے سے گئے ہیں بعد ازاں، میں تھوڑی دیر اس مجلس میں ٹھہرا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر جا کر لڑکی سے کہا ذرا گھوڑا نکال اور ٹیلے کے پرے جا کر گھوڑے کو تھامے رہ۔ میں نے اپنا برچھا سنبھالا اور گھر کی پشت کی طرف سے برچھے کی بھال کو زمین سے لگائے ہوئے (خط لگاتا ہوا) نکلا اور برچھے کے اوپر والا حصہ میں نے جھکا دیا[2] اسی طرح میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اور اس پر سوار ہو کر دوڑاتا سرپٹ[3] چلا جب آنحضرت کے قریب پہنچا تو میرے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی میں گر پڑا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور میں نے ترکش کی طرف ہاتھ جھکایا تیر نکالے اور ان پر فال کھولی کہ میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ فال میرے[4] خلاف نکلی لیکن (انعام کے لالچ سے) میں پھر اپنے گھوڑے پر چڑھا اور پانسوں کے خلاف عمل کیا گھوڑا مجھے لئے ہوئے سرپٹ دوڑ[5] رہا تھا حتی کہ میں نے آنحضرت کے قرآن پڑھنے کی آواز سنی آپ ادھر ادھر نگاہ نہیں کرتے تھے۔ مگر حضرت ابوبکرؓ برابر ادھر ادھر دیکھتے جاتے تھے اتنے میں میرے گھوڑے کے پاؤں زمین میں گھس گئے میں پھر گر پڑا اور اسے زجر کی تب وہ اٹھا مگر اتنی مشکل سے کہ اپنے ہاتھ زمین سے نہ نکال سکا جب نکال کر سیدھا کھڑا ہو گیا تو اس کے دونوں ہاتھوں سے ایک غبار نکلا جو دھوئیں کی طرح آسمان میں پھیل گیا۔ میں نے پھر تیروں پر فال نکالی تو میرے خلاف نکلی۔ چنانچہ میں نے آنحضرتؐ[6] اور آپؐ کے ساتھ والوں کو امان کی منادی[7] کی تو وہ ٹھہر گئے اور میں گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس گیا جب یہ رکاوٹیں مجھے پیش آ رہی تھیں تو

---

[1] ظاہر میں اور لوگوں کا خیال پھیرنے کیلئے [2] موسیٰ بن عقبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے پالنے کے لئے اور ان پر فال کھولی تو فال میرے خلاف نکلی کہ میں ان کا کچھ نقصان نہ کر سکوں گا مگر سو اونٹ کے طمع سے میں نے یہی اُمید کی کہ میں ان لوگوں کو پکڑ لاؤں گا ۱۲ منہ [3] جب میں کوئی دوسرا اس کی چمک دیکھ کر میرے ساتھ نہ ہو جائے ۱۲ منہ [4] عربی میں اس کو تقریب کہتے ہیں یعنی گھوڑے کا دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں ایک ساتھ اٹھا کر بھاگنا ۱۲ منہ [5] عرب جگہ تیروں پر اس طرح فال کھولا کرتے تھے کہ ایک تیر پر یہ لکھتے تھے یہ کام کرو دوسرے تیر پر لکھتے مت کرو اگر تیر نکالے میں وہ تیر نکلتا جس پر کام کر لے کا حکم لکھا ہوتا تو سمجھتے کہ فال مبارک نکلی اگر یہ نکلتا کہ نہ کرو تو فال خلاف سمجھتے اگر خالی تیر نکلتا جس پر کچھ نہ لکھا ہوتا تو پھر فال کھولتے ۱۲ منہ [6] یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نزدیک کر رہا تھا ۱۲ منہ [7] یعنی پکار کر کہا میں آپ کو نہیں ستاؤں گا ۱۲ منہ

آدِيمٍ ثُمَّ مَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِيْ رَكْبٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا تِجَارًا قَافِلِيْنَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَّسَمِعَ الْمُسْلِمُوْنَ بِالْمَدِيْنَةِ مَخْرَجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ فَكَانُوْا يَغْدُوْنَ كُلَّ غَدَاةٍ اِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُوْنَهٗ حَتّٰى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيْرَةِ فَانْقَلَبُوْا يَوْمًا بَعْدَ مَا اَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ فَلَمَّا اَوَوْا اِلٰى بُيُوْتِهِمْ اَوْفٰى رَجُلٌ مِّنْ يَّهُوْدَ عَلٰى اُطُمٍ مِّنْ اٰطَامِهِمْ لِاَمْرٍ يَّنْظُرُ اِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ مُبَيَّضِيْنَ يَزُوْلُ بِهِمُ السَّرَابُ فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُوْدِيُّ اَنْ قَالَ بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمُ الَّذِيْ تَنْتَظِرُوْنَ فَثَارَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ لِّلنَّاسِ وَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِمَّنْ لَّمْ يَرَ رَسُوْلَ

میرے دل میں یہ خیال گذر رہا تھا کہ عنقریب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بول بالا ہوگا۔

غرضیکہ میں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا آپ کی قوم نے[1] اس کے لیے دیت مقرر کی ہے اور میں نے وہ تمام باتیں بیان کیں جو آپؐ کے متعلق قریش سے سنی تھیں نیز میں نے یہ بھی عرض کیا اگر آپؐ کو سفر خرچ یا سامان درکار ہو تو حاضر ہے لیکن آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکرؓ نے کوئی چیز نہیں لی نہ مجھ سے کوئی درخواست کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا کہ ہمارا حال پوشیدہ رکھ میں نے آنحضرتؐ سے یہ درخواست کی کہ امن و امان کی ایک سند مجھے لکھ دیجئے آپؐ نے عامر بن فہیرہ سے فرمایا اس نے چمڑے کے ٹکڑے پر سند لکھ دی آنحضرت روانہ ہو گئے ابن شہاب کہتے ہیں مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ آنحضرت (مدینہ جاتے ہوئے) حضرت زبیر اور مسلمانوں کے کئی سواروں سے ملے جو سوداگر تھے اور ملک شام سے واپس آ رہے تھے۔ زبیرؓ نے آنحضرتؐ اور حضرت ابو بکر کو سفید کپڑے پہنائے[2] ادھر مدینے والوں کو آنحضرت کے مکے سے نکلنے کی خبر ہو گئی تھی وہ ہر صبح میدان حرہ تک آتے اور آپؐ کا انتظار کرتے رہتے حتی کہ دوپہر کی گرمی شروع ہوتی تو واپس چلے جاتے ایک بار ایسا ہوا بڑی دیر تک انتظار کر کے واپس گئے جب اپنے گھر پہنچ گئے اس وقت ایک یہودی اپنے ٹیلے پر چڑھا وہ کچھ دیکھنا چاہتا تھا اتفاقاً اس نے آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کرام کو دیکھ لیا سفید سفید لباس میں ملبوس چلے آ رہے ہیں۔ جتنا آپؐ نزدیک آ رہے تھے اتنی ہی دور سے پانی کی طرح ریت کی چمک کم ہوتی جاتی تھی[3] یہودی سے رہا نہ گیا بے ساختہ

[1] جو کوئی آپ کو مار ڈالے یا قید کرے ۱۲ منہ [2] اہل سیر نے یوں نقل کیا ہے کہ طلحہ نے یہ کپڑے پہنائے تھے اور شاید دونوں نے پہنائے ہوں تو کسی روایت میں طلحہ ہے کسی میں زبیر کا ۱۲ منہ
[3] یہ یزول بہم السراب کا ترجمہ ہے سراب وہ ریتی جو پانی کی طرح چمکتی ہے حافظ نے کہا بعضوں نے اس کا مطلب یوں کہا ہے کہ آنکھ میں ان کے آنے کی حرکت معلوم ہو رہی تھی یعنی نزدیک آن پہنچے تھے چونکہ جب کوئی چیز بہت دور ہو تو اس کی حرکت معلوم نہیں ہوتی ۱۲ منہ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَيِّيْ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى اَصَابَتِ
الشَّمْسُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ اَبُوْ
بَكْرٍ حَتّٰى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهٖ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَبِثَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ
عَشَرَةَ لَيْلَةً وَاُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى
التَّقْوٰى وَصَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَسَارَ يَمْشِيْ مَعَهُ النَّاسُ حَتّٰى
بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ
غُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِيْ حَجْرِ اَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَرَكَتْ بِهٖ
رَاحِلَتُهٗ هٰذَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْمَنْزِلُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا
بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهٗ مَسْجِدًا فَقَالَا لَا بَلْ نَهَبُهٗ
لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْبَلَهٗ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهٗ مِنْهُمَا
ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَّطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِيْ بُنْيَانِهٖ وَيَقُوْلُ
وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرْ
هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرْ ـ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ
الْاٰخِرَةْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ ـ فَتَمَثَّلَ
لِشِعْرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ لَمْ يُسَمَّ لِيْ قَالَ ابْنُ

چلا اٹھا قوم عرب! تمہارا سردار آگیا جس کے تم منتظر تھے یہ سنتے ہی مسلمانوں نے ہتھیار سنبھالے اور حرہ میں جا کر آپؐ سے ملے آپؐ انہیں ساتھ لے کر دائیں طرف پھرے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں جا کر پڑاؤ کیا۔ یہ پیر کے دن کی بات ہے ربیع الاول کا مہینہ تھا[1] حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہو کر لوگوں سے ملنے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش بیٹھے رہے۔ کئی ایک انصاری لوگوں نے جنہوں نے آنحضرتؐ کو نہ دیکھا تھا۔ صدیق اکبرؓ کو (آنحضرتؐ سمجھ کر) سلام کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھوپ پڑنے لگی تو حضرت صدیق اکبرؓ آئے اور اپنی چادر کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ کیا اس وقت تمام لوگوں نے آنحضرتؐ کو شناخت کر لیا غرضیکہ آپ کئی راتوں تک بنی عمرو بن عوف کے محلے میں رہے اور اس مسجد کی بنیاد ڈالی جو تقوے (پرہیز گاری) پر بنائی گئی (یہ مسجد قبا کی) اور وہیں نماز پڑھنے لگے پھر (جمعہ کے دن) اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور روانہ ہو گئے لوگ آپؐ کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ چلتے چلتے آپؐ کی ناقہ مبارکہ وہاں جا کر بیٹھی جہاں اب مدینے میں مسجد نبوی ہے۔ ان دنوں وہاں چند مسلمان نماز پڑھا کرتے تھے وہ سہیل اور سہل دو یتیم لڑکوں کے کھجور خشک کرنے کا مقام تھا جو اسعد بن زرارہ کی پرورش میں تھے جب آپؐ کی ناقہ مبارکہ وہاں بیٹھ گئی تو آپؐ نے فرمایا انشاءاللہ یہی ہماری رہائش گاہ بنے گی پھر آپؐ نے ان دونوں لڑکوں کو بلایا اور ان سے زمین کی لاگت معلوم فرمائی فرمایا ہم اس جگہ کو مسجد بنائیں گے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم یہ زمین آپ کو مفت دیئے دیتے ہیں آپؐ نے مفت لینے سے انکار کیا بالآخر ان سے خرید لی وہاں مسجد بنانا شروع کی آنحضرتؐ خود مسجد بناتے وقت لوگوں کے ساتھ اینٹیں ڈھوتے اور یہ فرماتے جاتے ۔ ترجمہ خیبر والا ساز و سامان اور بوجھ ہی وزنی اور قیمتی نہیں بلکہ اس سے عمدہ اور بہتر بوجھ یہ ہے[2] قابل ثواب اور پاک بوجھ ہے جس کا آخرت میں

[1] غرہ ربیع الاوّل یا دوسری یا بارہویں یا تیرھویں تاریخ ۱۲ منہ [2] خیبر سے لوگ کھجور اور انگور وغیرہ لاد کر لایا کرتے آپ نے فرمایا کہ خیبر کا بوجھ یعنی بار اس بار کے مقابل کچھ نہیں ہے وہ دنیا میں کھا پی ڈالتے ہیں اور یہ بوجھ تو ایسا ہے جس کا ثواب ہمیشہ قائم رہے گا ۱۲ منہ

شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الْأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هٰذَا الْبَيْتِ۔

وزن وقیمت اور ثواب ہے اے خداوند انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما آنحضرت نے ایک مسلمان کا شعر پڑھا ابن شہاب کہتے ہیں اس مسلمان کا نام مجھے معلوم نہیں نیز ہمیں جس قدر احادیث معلوم ہوئی ہیں ان میں کسی جگہ آپ نے شعر نہیں پڑھا مگر اسی حدیث میں ہے

۳۶۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ وَفَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَا الْمَدِينَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتُ النِّطَاقِ۔

(از عبداللہ بن ابی شیبہ از ابواسامہ از ہشام از والد خود و فاطمہ بنت منذر) حضرت اسماءؓ کہتی ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے زاد راہ تیار کیا پھر اپنے والد حضرت ابوبکر سے عرض کیا اسے باندھنے کے لیے کچھ نہیں ہے میرے کمربند باندھنے کا ایک کپڑا ہے انہوں نے فرمایا اس کے دو حصے کرلے اسماءؓ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا اسی دن سے ان (اسماءؓ) کا نام ذات النطاقین پڑ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسماء رضی اللہ عنہا کو ذات النطاق کہا ہے

۳۶۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا أَضُرُّكَ فَدَعَا لَهُ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابواسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (غار سے نکل کر) مدینے کو جا رہے تھے تو سراقہ بن مالک بن جعشم نے آپ کا تعاقب کیا آنحضرتؐ نے اس کے لیے دعا کی۔ اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا تو وہ کہنے لگا آپ دعا فرمائیں (اس مصیبت سے چھڑا لیجئے) میں آپ کو ایذا نہ دوں گا چنانچہ آپ نے دعا فرمائی (اس کا گھوڑا نکل آیا) پھر راستے میں آپ کو پیاس لگی ایک چرواہا دیکھا۔ صدیق اکبرؓ کہتے ہیں میں نے ایک پیالہ لیا اس میں دودھ دوھ کر آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا ہے

۳۶۳۰۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ

(از زکریا بن یحییٰ از ابواسامہ از ہشام بن عروہ از والد خود) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عبداللہ ابن زبیر ان کے پیٹ میں تھے (مکے سے بہ نیت ہجرت) اس وقت نکلیں۔ جب پورے دنوں کا پیٹ تھا۔ کہتی ہیں میں (مدینے کے پاس قبا میں جاکر اتری وہاں عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے انہیں لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

[1] یہ مسلمان عبداللہ بن رواحہ تھے [2] بعضوں نے زہری پر اعتراض کیا ہے کہ یہ رجز ہے شعر نہیں [3] یعنی یہ صیغہ مفرد نہ تثنیہ اس کو خود امام بخاری نے تفسیر سورۂ برأت میں وصل کیا ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر گزر چکی ۱۲ منہ

ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ رض أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى۔

پاس آئی آپؐ نے انہیں اپنی گود میں بٹھایا اور کھجور منگوائی اسے چبا کر اپنے لعاب مبارک ان کے منہ میں ڈال دیا تو پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں پہنچی وہ یہی آنحضرتؐ کا لعاب مبارک تھا اس کے بعد آپؐ نے کھجور چبا کر آپ نے ان کے منہ میں ڈالی پھر ان کے لیے دعا کی اور بارک اللہ فرمایا اور (مہاجرین کا) اسلام کے زمانے میں یہ پہلا بچہ تھا جو پیدا ہوا زکریا بن یحییٰ کے ساتھ اس حدیث کو خالد بن مخلد نے بھی روایت کیا بحوالہ علی بن مسہر از ہشام از والد خود از اسماء رضی اللہ عنہا کہ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تو وہ حاملہ تھیں.

۳۶۳۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلَاكَهَا ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از قتیبہ از ابو اسامہ از ہشام بن عروہ از والد خود) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اسلام کے زمانہ میں (مہاجرین کا) جو پہلا بچہ پیدا ہوا وہ عبداللہ بن زبیر تھا اسے آنحضرت کے پاس لائے آپ نے ایک کھجور لی اور چبا کر اس کے منہ میں ڈالی تو سب سے پہلے جو اس کے منہ میں گیا وہ آنحضرتؐ کا تھوک تھا۔[1]

۳۶۳۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رض قَالَ أَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لَا يُعْرَفُ قَالَ فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ فَيَقُولُ هٰذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ قَالَ فَيَحْسِبُ الْحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الْخَيْرِ

(از محمد (بن سلام یا ابن مثنی) از عبدالصمد از والد خود از عبدالعزیز بن صہیب) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مکے سے) مدینے کو روانہ ہوئے تو صدیق اکبرؓ کو اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ بوڑھے (سفید) ہو گئے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو لوگ پہچانتے تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جوان تھے آپؐ کو راستے میں کوئی پہچانتا نہ تھا راستے میں کوئی شخص بھی حضرت صدیق اکبر سے ملتا تو پوچھتا ابوبکرؓ! یہ آپ کے آگے کون شخص بیٹھا ہے؟ وہ (کیا عمدہ) جواب دیتے، میرے رہبر ہیں تو پوچھنے والا سمجھتا کہ (مدینہ یا شام کا) راستہ بتانے والا ہے اور صدیق اکبرؓ

---

[1] سبحان اللہ عبداللہ بن زبیر کیسے خوش نصیب تھے کہتے ہیں یہ ہجرت کے پہلے سال پیدا ہوئے ۱۲ منہ [2] ان کے بال جلدی سفید ہو گئے تھے حالانکہ عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے ۱۲ منہ [3] کیونکہ وہ سوداگری کے لیے آیا جایا کرتے ۱۲ منہ [4] آپؐ کی داڑھی مبارک میں سفیدی نہ تھی حالانکہ آپؐ عمر میں ابوبکرؓ سے بڑے تھے ۱۲ منہ

فَالْتَفَتَ أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اصْرَعْهُ فَصَرَعَهُ الْفَرَسُ ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مُرْنِي بِمَ شِئْتَ قَالَ فَقِفْ مَكَانَكَ لَا تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا وَقَالُوا ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلَاحِ فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ جَاءَ نَبِيُّ اللهِ فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتّٰى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ سَلَامٍ وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ فَعَجَّلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ هٰذِهِ دَارِي وَهٰذَا بَابِي

کا مطلب اس کلام سے تھا کہ دین و ایمان کا راستہ آپؐ بتلاتے ہیں[1] الحاصل صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جو (پشت کی جانب) نگاہ ڈالی دیکھا تو ایک سوار ان کے پاس آپہنچا ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ اس سوار نے تو ہمیں پالیا۔ آپؐ نے اس کی طرف دیکھ کر دعا فرمائی یا اللہ اسے گرا دے اسی وقت گھوڑے نے اسے گرا دیا اور ہنہنانے لگا۔ سوار کہنے لگا یا رسول اللہ آپؐ جو چاہیں مجھے حکم دیں (تعمیل کرونگا) آپؐ نے فرمایا اپنی جگہ ٹھیرا رہ! اور کسی کو ہم تک نہ پہنچنے دے (عجیب بات ہے) صبح کو تو وہ سوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن تھا اور شام کو آپؐ کا ہتھیار بن گیا (دشمن کو آپ پر سے رد کرنے لگا) بہر حال آنحضرتؐ (مدینہ پہنچ کر) حرہ میدان کی ایک طرف اترے اور انصار کو طلب فرمایا وہ آنحضرتؐ اور ابوبکر رضؓ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے آپ دونوں حضرات اطمینان کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ ہم سب آپکے فرماں بردار ہیں دونوں حضرات سوار ہوئے تمام انصار نے ہتھیاروں کے سائے میں لے لیا۔ مدینے میں مشہور ہوا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آرہے ہیں لوگوں نے بلند مقامات سے آپؐ کو دیکھنا اور یہ کہنا شروع کیا اللہ کے پیغمبر آئے اللہ کے پیغمبر آئے (صلی اللہ علیہ وسلم) سواری مبارک رواں رہی حتیٰ کہ آپؐ ابوایوب انصاری رضؓ کے گھر کے پاس اترے حضرت ابوایوب انصاری رضؓ اپنے گھر والوں کو بیان کیا کرتے تھے کہ جب عبداللہ بن سلام (یہودیوں کے بڑے عالم) نے آپؐ کے ورود مسعود کے متعلق سنا تو اس وقت وہ اپنے گھر والوں کے باغ میں کھجور چن رہے تھے انہوں نے جلدی کی وجہ سے ان کھجوروں کو باغ میں ایک جگہ رکھا بھی نہیں بلکہ ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرتؐ کے پاس آگئے اور آپؐ کا ارشاد مبارک[2] سنا۔ پھر اپنے گھر چلے گئے آنحضرتؐ نے

[1] عربی میں اسے نوریہ کہتے ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی کچھ کلام آپ کا سنا کہتے ہیں جو عبداللہ نے پہلا کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا وہ یہ تھا لوگو سلام علیکم عام کرو اور (غریبوں کو) کھانا کھلاؤ اور ناطے رشتے ملاؤ اور رات کو اس وقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سوئے ہوں ۱۲ منہ

قَالَ فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا قَالَ قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللهِ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ وَقَدْ عَلِمَتِ الْيَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ حَقًّا وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا قَالُوا مَا نَعْلَمُهُ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ قَالُوا حَاشَا لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ قَالَ يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللهَ فَوَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ فَقَالُوا كَذَبْتَ فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللهِ

پوچھا ہمارے عزیزوں میں کس کا گھر یہاں سے نزدیک ہے؟ ابو ایوب رضؓ نے کہا یا رسول اللہ میں قریب ہوں میرا گھر قریب ہے یہ میرا دروازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو اچھا تو جا ہم دوپہر کو وہاں آرام کریں گے (اس لیے ہمارے آرام کی جگہ بنا دے) ابو ایوبؓ نے عرض کیا تشریف لے چلئے! اللہ مبارک کرے۔ جب ابو ایوب رضؓ کے گھر پہنچے تو عبداللہ بن سلام رضؓ (دوبارہ) آپؐ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور جو کلام آپؐ لائے وہ برحق ہے یہودی خوب جانتے ہیں کہ میں ان کا سردار پسر سردار ہوں بڑا عالم اور بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔

آپؐ انہیں بلا کر دریافت کیجئے! مگر انہیں یہ معلوم نہ ہو کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں کیونکہ اگر انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو میرے متعلق وہ باتیں کہیں گے جو مجھ میں نہیں۔ چنانچہ حضورؐ نے یہودیوں کو طلب فرمایا وہ حاضر خدمت ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ بن سلام کو چھپا دیا اور) یہودیوں سے فرمایا بدقسمتو! اللہ سے ڈرو جس کے سوا کوئی معبود نہیں اس کی قسم تم خوب جانتے ہو میں اللہ کا سچا رسول ہوں اور میں دین حق لے کر آیا ہوں سنو! مسلمان ہو جاؤ! انہوں نے جواب دیا ہمیں تو معلوم نہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں آپؐ نے تین بار ان سے یہی فرمایا (مگر انہوں نے ہر بار یہی کہا ہمیں معلوم نہیں) آخر آپؐ نے ان سے پوچھا یہ بتاؤ عبداللہ بن سلام تم میں کیسے شخص ہیں؟ انہوں نے کہا ہمارے سردار پسر سردار (علامہ ابن علامہ) ہیں آپؐ نے فرمایا اچھا اگر وہ مسلمان ہو جائیں[1]۔ انہوں نے کہا خدا نخواستہ وہ کیوں مسلمان ہونے لگے! آپؐ نے دوبارہ فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نخواستہ وہ کیوں مسلمان ہونے لگے آپؐ نے سہ بارہ فرمایا دیکھو اگر وہ مسلمان ہو جائیں انہوں نے کہا خدا نہ کرے وہ مسلمان نہیں ہونے لگے چنانچہ اب آپؐ نے فرمایا اے ابن سلام ان کے سامنے آ جاؤ عبداللہ ابن سلام نکلا اور کہنے لگے اے یہودیو خدا سے ڈرو اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تم خوب جانتے ہو کہ

---

[1] یعنی بنی نجار میں آپ کے دادا کی ماں انہیں میں سے تھیں ۱۲ منہ [2] تب تو تم بھی اسلام قبول کرو گے ۱۲ منہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آنحضرت اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو دین لے کر آئے ہیں وہ برحق ہے یہ سن کر یہودی خبیث کہنے لگے تو جھوٹا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سب کو باہر نکال دیا۔

۳۶۲۳ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ وَخَمْسَمِائَةٍ فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ

(از ابراہیم بن موسیٰ از ہشام از ابن جریج از عبید اللہ بن عمر از نافع از ابن عمرؓ) فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مہاجرین اولین[1] کے لیے بیت المال میں سے (فی کس) چار چار ہزار چار قسطوں میں مقرر کئے تھے لیکن عبد اللہ بن عمرؓ کے لیے ساڑھے تین ہزار (چار اقساط میں) مقرر کئے ان سے دریافت کیا گیا آپ نے عبد اللہ ابن عمر کا وظیفہ کیوں کم کیا وہ بھی تو مہاجرین میں سے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا عبد اللہ کی ہجرت اس کے ماں باپ کے ساتھ ہوئی تھی وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتے جس نے خود اپنی ذات سے ہجرت کی ہو یعنی تنہا ہجرت کی ہو[2]۔

۳۶۲۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(از محمد بن کثیر از سفیان از اعمش از ابو وائل) حضرت خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔

۳۶۲۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ

(از مسدد از یحییٰ از اعمش از شقیق از سلمہ) حضرت خبابؓ کہتے ہیں ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی خالص اللہ کے لیے اور ہمارا ثواب اللہ کے ذمے ہے (وہ اپنے فضل وکرم سے عطا کریں گے) ہم میں سے کچھ لوگ انتقال کر گئے انہوں نے (دنیا میں) اپنا ثواب کچھ حاصل نہیں کیا (یعنی مال غنیمت وغیرہ) انہی حضرات میں حضرت مصعب بن عمیرؓ تھے جو جنگ احد میں شہید ہوئے ان کے کفن کے لیے ایک کمبل کے سوا ہمیں اور کچھ نہیں ملا جب ہم اس کمبل سے اس کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے (اتنا تنگ تھا) اور

---

[1] مہاجرین اولین وہ صحابہ جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یا جو جنگ بدر میں شریک تھے ۱۲ منہ [2] اللہ اکبر حضرت عمر کا انصاف ایک روایت میں یوں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زیدؓ کے لیے چار ہزار مقرر کیے تو صحابہ نے پوچھا بھلا خیر آپ نے عبد اللہ کو مہاجرین اولین سے کم رکھا پر اسامہ سے کیوں کم رکھا اسامہ تو عبد اللہ سے بڑھ کر کسی جنگ میں حاضر نہیں ہوئے حضرت عمر نے کہا ہاں یہ صحیح ہے مگر اسامہ بن زید کے باپ کو آنحضرت عبد اللہ کے باپ سے زیادہ چاہتے ہیں آخر آنحضرتؐ کی محبت کو میری محبت پر کچھ ترجیح ہونا چاہیئے ۱۲ منہ۔

خَرَجَتْ رِجْلَاهُ فَإِذَا أَعْطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

جب پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کا سر کمبل سے چھپا دیا جائے اور پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دی جائے (خباب رضا) کہتے ہیں بعض حضرات ہم میں ایسے ہیں جن کا میوہ خوب پک گیا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں [1]

۳۶۲۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلَامُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ وَجِهَادُنَا مَعَهُ وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبِي لَا وَاللَّهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ

(از یحییٰ بن بشر از روح از عوف از معاویہ بن قرہ) ابو بردہ بن ابی موسیٰ اشعری کہتے ہیں مجھ سے عبداللہ بن عمر رض نے کہا کیا آپ جانتے ہیں میرے والد (عمر رض) نے آپ کے والد (ابوموسیٰ) سے کیا کہا تھا، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں انہوں نے کہا میرے والد نے آپ کے والد سے یہ کہا تھا اے ابوموسیٰ! کیا آپ اس بات سے خوش ہوں گے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نیک اعمال کئے جیسے اسلام ہجرت جہاد اور دوسرے اعمال ان کا ثواب تو ہمیں مل جائے اور آپ کے بعد جو اعمال ہم نے کئے (اگرچہ وہ بھی نیک ہیں) مگر ان کے عوض ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں [2]۔ تو آپ کے والد ابوموسیٰ نے یہ جواب دیا نہیں [3] بخدا ہم نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاد کئے نماز پڑھی روزے رکھے بہت سے نیک کام کئے ہمارے ہاتھ پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے ہیں تو یہ امید ہے کہ اللہ اس کا اجر بھی ہمیں دیں گے اس وقت میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا (آپ یہی سمجھیں) میں تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے اسی پر راضی ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کئے ان کا ثواب تو ہمیں ضرور ملے اور آپ کے بعد جو نیک اعمال ہم نے کئے ہیں ان سے ہم برابر سرابر چھوٹ جائیں۔ ابو بردہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عمر رض

---

[1] ان کو ہجرت کا ثمرہ دنیا میں بھی ملا ۱۲ منہ [2] نہ ان کا ثواب ملے نہ ان کی وجہ سے عذاب ہو یہ حضرت عمر کی بے انتہا خدا ترسی اور احتیاط تھی ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو اعمال خیر ہم نے کئے ہیں ان پر ہم کو بھروسہ نہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہوئے یا نہیں ہماری نیت ان میں خالص تھی یا نہیں تو ہم اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو اعمال ہم نے کئے ہیں ان کا ثواب ہم کو مل جائے نجات کے لیے وہی اعمال کافی ہیں اور آپ کے بعد کا جو عمل ہے ان میں ہم کو کوئی مواخذہ نہ ہو ثواب نہ سہی یہ بھی غنیمت ہے کہ عذاب نہ ہو ۱۲ منہ [3] ہم اس پر راضی نہیں ہیں ۱۲ منہ۔

إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ أَبِي۔

سے کہا خدا کی قسم آپ کے والد میرے والد سے کہیں بہتر تھے ؎۱

۳۶۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رض إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ قَالَ وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ وَقَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلٰى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهِ فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ

(از محمد بن صباح (بذات خود یا بذریعہ دیگر) از اسماعیل از عاصم) ابو عثمان کہتے ہیں میں نے خود سنا جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کوئی یہ لفظ کہتا کیا آپ نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تھی؟ تو وہ ناراض ہو جاتے ؎۲ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا (واقعہ یہ ہے) میں اور میرے والد حضرت عمر دونوں آنحضرتؐ کے پاس آئے ؎۳ ہم نے دیکھا آپ آرام فرما رہے ہیں ہم واپس ہو گئے (تھوڑی دیر کے بعد) والد نے مجھے پھر بھیجا دیکھو آنحضرتؐ بیدار ہوئے ہیں؟ میں گیا تو آپؐ جاگ چکے تھے میں آپؐ کے پاس گیا اور آپؐ سے بیعت کر لی پھر والد کو خبر دی کہ آپ بیدار ہو چکے میں تو میرے والد اور میں دوڑتے ہوئے چلے۔ والد صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور آپؐ سے بیعت کی۔ میں نے بھی (دوبارہ) آپؐ سے بیعت کر لی۔

۳۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ قَالَ ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِّنْ عَازِبٍ رَحْلًا فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ قَالَ فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا

(از احمد بن عثمان از شریح بن مسلم از ابراہیم بن یوسف از والد خود از ابو اسحاق) حضرت براءؓ سے مروی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کے والد عازبؓ سے ایک پالان خریدا۔ میں وہ پالان اٹھا کر صدیق اکبر کے ساتھ چلا والد صاحب نے ان سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا ہماری تلاش ہو رہی تھی ہم رات کو (غار سے باہر) نکلے اور رات پھر دوسرے دن بھی تیز چلتے رہے ؎۵ جب ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا تو ایک ٹیلہ دکھائی دیا اس کی آڑ میں

؎۱ کیونکہ خوف کا مقام رجا کے مقام سے اعلیٰ ہے مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر اس باب میں بھی ابو موسیٰ سے افضل تھے ورنہ حضرت عمر کی فضیلت مطلقہ ابو موسیٰ پر تو بالاتفاق مسلم ہے حافظ نے کہا کبھی مفضول کو بھی ایک خاص مقدمہ میں فاضل پر افضلیت ہوتی ہے اور اس سے افضلیت مطلقہ لازم نہیں آتی اور حضرت عمر کا یہ فرمانا کسر نفس اور تواضع اور خوف الٰہی سے تھا ورنہ انکا ایک ایک عمل اور ایک ایک عدل اور انصاف ہمارے تمام عمر کے نیک اعمال سے کہیں زیادہ ہے حقیقت تو یہ ہے اگر کوئی منصف آدمی گو وہ کسی مذہب کا ہو حضرت عمر کی سوانحعمری پر نظر ڈالے تو اس کو بلاشبہ یہ معلوم ہو جائے گا کہ مادر گیتی نے ایسا فرزند بہت ہی کم جنا ہے اور مسلمانوں میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آج تک کوئی ایسا مدبر منتظم عادل حق پرست خدا ترس رعیت پرور حاکم پیدا ہی نہیں ہوا معلوم نہیں رافضیوں کی عقل کہاں تشریف لے گئی ہے کہ وہ ایسے جوہر نفیس کو جس کی ذات سے اسلام اور مسلمانوں کا شرف ہی ملعون کرتے خدا سمجھے اس کا خمیازہ مرتے ہی ان کو معلوم ہو جائے گا ۱۲ منہ ؎۲ کیونکہ والد پر ان کی فضیلت نکلتی ۱۲ منہ ؎۳ حدیبیہ میں جہاں بیعۃ الرضوان ہوئی ۱۲ منہ ؎۴ گویا عبداللہ بن عمر نے لوگوں کو اس غلط گوئی کا سبب بیان کر دیا کہ اصل حقیقت یہ تھی اس پر بعضوں نے یہ سمجھا کہ میں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی یہ بالکل غلط ہے ۱۲ منہ ؎۵ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث فاحتثنا ہو جیسے اکثر نسخوں میں بعضوں میں فاحیینا ہے یعنی رات بھر دن بھر جاگتے رہے۔

لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ ثُمَّ
رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ
ظِلٍّ قَالَ فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا
حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ
يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَسَأَلْتُهُ
لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ أَنَا لِفُلَانٍ فَقُلْتُ
لَهُ هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ
لَهُ هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ
غَنَمِهِ فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ قَالَ فَحَلَبَ
كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا
خِرْقَةٌ قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ ثُمَّ
أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي
أَثَرِنَا قَالَ الْبَرَاءُ فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى
أَهْلِهِ فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى
فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ كَيْفَ أَنْتِ يَا
بُنَيَّةُ۔

کچھ سایہ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہاں ایک کھال
بچھادی جو میرے پاس تھی آپؐ نے اس پر آرام فرمایا میں چاروں طرف سے
اس کی مٹی جھاڑنے لگا اتنے میں ایک چرواہا دکھائی دیا جو کچھ بکریاں لیے
چلا آرہا تھا وہ بھی اس ٹیلے کے سائے میں آرام کرنے کے لیے آرہا تھا
جیسے ہم سایہ کی غرض سے ٹھیرے تھے میں نے اس سے پوچھا تو کس کا
غلام ہے؟ اس نے بتایا فلاں صاحب کا۔ میں نے دریافت کیا بکریوں
میں کچھ دودھ بھی ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے پوچھا تو دودھ سکتا
ہے؟ اس نے کہا ہاں! میں نے کہا اچھا ذرا تھن جھاڑ لے (مٹی نہ رہے)
اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا۔ میرے ساتھ پانی کی ایک چھاگل تھی اس
پر کپڑے کا ایک ٹکڑا باندھا ہوا تھا جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ وسلم کے
لیے تیار کیا تھا اس میں سے (ٹھنڈا) پانی میں نے اس دودھ پر اتنا ڈالا
کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہوگیا پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا
(آپؐ جاگ چکے تھے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پیجیے آپؐ نے اتنا پیا
کہ میں خوش ہوگیا پھر ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور قریش کی طرف سے
تلاش کرنے والے لوگ ہمارے پیچھے لگے ہوئے تھے براءؓ کہتے ہیں
میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے گھر گیا وہاں معلوم ہوا کہ
ام المومنین حضرت عائشہؓ کو بخار ہے میں نے دیکھا ان کے والد (صدیق اکبرؓ)
نے ان کا ماتھا چوما اور پوچھا بیٹی اب کیسی طبیعت ہے؟ ۱؎

۳۶۲۹ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ
ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ

(از سلیمان بن عبدالرحمن از محمد بن حمیر از ابراہیم بن ابی عبلہ از
عقبہ بن وساج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم حضرت انس رضی اللہ
عنہ کہتے ہیں آنحضرتؐ (مدینے میں) تشریف لائے اور آپ کے صحابہ کرامؓ میں

۱؎ اس وقت تک شاید حجاب کا حکم نہ اترا ہوگا اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کا شفقت کی راہ سے بوسہ لے سکتا ہے ۱۲ منہ۔

أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَقَالَ دُحَيْمٌ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا۔

حضرت صدیق اکبر رضؓ کے سوا کسی کے بال سفید نہ تھے (سب جوان تھے) صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان پر مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا[1]

دُحیم بحوالہ ولید از اوزاعی از ابو عبید از عقبہ بن وساج از انس رضؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو سب سے عمر رسیدہ حضرت صدیق اکبر رضؓ تھے انہوں نے مہندی اور خضاب (وسمہ) ایسا لگایا تھا کہ بال سیاہی مائل سُرخ معلوم ہوتے تھے۔

۳۶۴۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا هٰذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هٰذِهِ الْقَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ ؎

وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ
وَمَاذَا بِالْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ
مِنَ الْقَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الْكِرَامِ
تُحَيِّي بِالسَّلَامَةِ أُمُّ بَكْرٍ
وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلَامِ
يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا
وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ

(از اصبغ از ابن وہب از یونس از ابن شہاب از عروہ بن زبیر) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ صدیق اکبر رضؓ نے کلب قبیلے کی ایک عورت سے نکاح کیا جسے اُم بکر کہتے تھے جب ابو بکر رضؓ (مدینے کی طرف) ہجرت کی تو اسے طلاق دے دی پھر اس کے چچا زاد بھائی نے ان سے نکاح کر لیا۔ یہ قصیدہ جو کفار قریش کا مرثیہ ہے اسی شاعر کی تصنیف ہے (اس کا نام شداد بن اسود تھا)

ترجمہ۔ بدر کے گڑھے میں اونٹ کے کوہان کے عُمدہ پیالے پڑے ہوئے ہیں۔ بدر کے گڑھے میں شرابی ہیں[2] وہاں گانا بجا سننے والے ہیں۔ اُم بکر مجھے[3] سلامتی کی دعا دیتی ہے حالانکہ میری قوم کی تباہی کے بعد اب میری سلامتی کہاں ہے؟
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی زندگی ہے۔ کہیں الو بن کر آدمی کے[4] قالب میں زندگی آسکتی ہے۔

---

[1] حدیث میں کتم کا لفظ ہے کتم میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا وسمہ کو کہتے ہیں بعضوں نے کہا دوآس کی طرح ایک پتہ ہوتا ہے اس کا درخت سخت پتھروں میں اُگتا ہے اس کی شاخیں باریک تاگوں کی طرح لٹکی رہتی ہیں ۱۲ منہ [2] یعنی بڑے بڑے امیر عزت دار لوگ جو رات دن شراب خواری اور ناچ رنگ گانے بجانے والیوں کی صحبت میں رہا کرتے تھے ۱۲ منہ [3] ام بکر وہی اس کی جورو جو پہلے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی [4] جاہلیت میں عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کھوپری میں سے روح نکل کر الّو کے قالب میں جسم لیا کرتی ہے اور راتوں کو آواز دیتی پھرتی ہے مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کا کہنا معاذ اللہ غلط ہے حشر نشر حساب کتاب پھر جینا کچھ نہیں ہے اُلّو بن کر پھر آدمی کے قالب میں کیونکر آسکتی ہیں ۱۲ منہ

۳۶۴۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا قَالَ اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ اثْنَانِ اللهُ ثَالِثُهُمَا۔

(از موسیٰ بن اسماعیل از ہمام از ثابت از انس رض) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (غار ثور میں) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی نظر نیچی کی تو ہمیں دیکھ لے گا آپ نے فرمایا ابوبکر رض! خاموش ہم ایسے دو آدمی ہیں کہ جن کے ساتھ تیسرا اللہ ہے [1]

۳۶۴۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

(از علی بن عبداللہ از ولید بن مسلم از اوزاعی) دوسری سند (از محمد بن یوسف از اوزاعی از زہری از عطاء بن یزید لیثی) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے ہجرت کا حال دریافت کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا افسوس! تیرے لیے ہجرت بہت مشکل کام ہے (تجھ سے ممکن نہیں) کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں موجود ہیں! آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں ادا کرتا ہوں فرمایا ان کا دودھ بھی صدقے (خیرات) میں دیتا ہے عرض کیا جی ہاں! فرمایا جب وہ پانی پینے کو لائے جاتے ہیں اس وقت ان کا دودھ غربا میں تقسیم کرتا ہے؟ عرض کیا جی ہاں! آپ نے فرمایا بس سمندر پار رہ کر بھی نیک کام کئے جا تیرے ثواب میں کمی نہ آئے گی [2]

باب ۲۱۶۱ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مدینے میں تشریف آوری [3]

۳۶۴۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحٰقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ رض قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَبِلَالٌ رض

(از ابوالولید از شعبہ از ابو اسحاق) حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مدینے میں سب سے پہلے (مہاجر) جو آئے وہ مصعب بن عمیر تھے اور عمرو بن ام مکتوم پھر عمار بن یاسر اور بلال رضی اللہ عنہم آئے۔

---

[1] جب اللہ کسی کے ساتھ ہو پھر اس کو کیا غم ہے ساری دنیا اس کا کچھ نہیں بگاڑ نہیں سکتی ۱۲ منہ [2] اس کا مطلب یہ تھا کہ مدینہ میں ہجرت کرے ۱۲ منہ [3] پھر کیا پرواہ ہے ۱۲ منہ [4] یہ حدیث اوپر کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [5] آنحضرت پیر کے دن غرہ ربیع الاول یا آٹھویں ربیع الاول کو مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ کرام اکثر آپ سے پہلے مدینہ میں آ گئے تھے ۱۲ منہ۔

۳۶۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ فَقَدِمَ بِلَالٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقُلْنَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ۔

(از محمد بن بشار از غندر از شعبہ از ابی اسحاق) حضرت براء بن عازب رضؓ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ہمارے پاس (مدینے میں) مصعب بن عمیر تشریف لائے، بعد ازاں عمرو بن ام مکتوم تشریف لائے یہ دونوں حضرات لوگوں کو قرآن پڑھایا کرتے تھے. پھر بلال، سعد بن ابی وقاص اور عمار بن یاسر تشریف لائے بعدۂ فاروق اعظم بیس صحابہ کرام کو ساتھ لے کر آئے پھر آنحضرتؐ (حضرت صدیق اکبر اور عامر بن فہیرہ کو ساتھ لے کر) تشریف لائے میں نے اہل مدینہ کو آنحضرتؐ کی تشریف آوری سے جتنا خوش و خرم دیکھا کسی اور بات سے خوش ہوتے نہ دیکھا باندیاں تک یہ کہنے لگیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے[1] براء کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مدینے میں تشریف نہ لائے تھے کہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور مفصل کی کئی سورتیں پڑھ چکا تھا۔

۳۶۴۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ قَالَتْ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا فَقُلْتُ يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ وَيَا بِلَالُ كَيْفَ تَجِدُكَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ ؎

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

(از عبداللہ بن یوسف از مالک از ہشام بن عروہ از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں جب آنحضرتؐ مدینے میں تشریف لائے تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور بلال رضؓ کو (تبدیلی آب و ہوا سے) بخار آگیا۔ میں دونوں حضرات کے پاس گئی حضرت ابوبکر رضؓ سے کہا اباجان! اب کیسی طبیعت ہے؟ بلالؓ سے پوچھا کیسی طبیعت ہے؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں جب ابوبکر رضؓ کو بخار آتا تو یہ اشعار پڑھا کرتے۔

ترجمہ۔ انسان صبح کو بخیریت بیدا ہوتا ہے لیکن موت اس
کے جوتی کے تسمے سے بھی نزدیک ہوتی ہے[2]

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اتر جاتا تو

[1] حاکم کی روایت میں انس سے یوں ہے جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو بنی نجار کی لڑکیاں دف بجاتی گاتی نکلیں وہ کہہ رہی تھیں نحن جوار من بنی نجار یا حبذا محمد من جار دوسری روایت میں یوں ہے کہ انصار کی لڑکیاں گاتی بجاتی آپ کی تشریف آوری کی خوشی میں نکلیں۔ وہ یوں کہہ رہی تھیں طلع البدر علینا من ثنیات الوداع۔ وجب الشکر علینا الخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعلموا ان اللہ یحبکن یعنی تم یہ جان لو کہ اللہ تم سے محبت کرتا ہے اس حدیث سے بھی ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو گانا بلا مزامیر درست جانتے ہیں اور اس میں اختلاف ہے جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

[2] یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی صبح کو اپنے گھر میں اچھا بھلا ہوتا ہے لوگ اس کو یوں دعا دیتے ہیں صبحکم اللہ بالخیر اور شام کو وہ مر جاتا ہے ۱۲ منہ۔

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيْرَتَهُ وَيَقُوْلُ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِيْ هَلْ أَبِيْتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِيْ إِذْخِرٌ وَّجَلِيْلُ
وَّهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَّهَلْ يَبْدُوَنْ لِيْ شَامَةٌ وَّطَفِيْلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ۔

۳۶۴۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ وَقَالَ بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَدِيِّ ابْنِ خِيَارٍ أَخْبَرَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمٰنَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَاٰمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ تَابَعَهُ

روتے ہوئے بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے۔

ترجمہ کاش ایک رات مزید میں مکے میں رہتا اور میرے اردگرد جلیل اور اذخر گھاس کی دو قسمیں (لہلہاتی ہوتیں کاش پھر مجنہ کا پانی پیوں! کاش پھر شامہ اور طفیل دیکھوں

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے ان دونوں حضرات کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اللہ ہمیں مدینے کی ایسی محبت عطا کرے جیسے مکے کی محبت ہے یا اس سے بھی زیادہ نیز مدینے کی آب و ہوا صحت بخش کرے اس کے صاع اور مد (معاش و تجارت) میں برکت دے اور یہاں کا بخار جحفہ میں منتقل کر دے [1]

(از عبداللہ بن محمد از ہشام از معمر از زہری از عروہ) عبید اللہ بن عدی کہتے ہیں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا

دوسری سند (از بشر بن شعیب از شعیب از زہری از عروہ بن زبیر) عبید اللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں میں حضرت عثمانؓ کے پاس گیا انہوں نے کلمہ شہادت پڑھا پھر فرمانے لگے اما بعد اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا اور میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اللہ تعا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو دین لائے اسے سچا جانا پھر میں نے دو ہجرتیں کیں (حبشے اور مدینے کی طرف) نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد بنا آپ سے بیعت کی۔ بخدا میں نے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی نہ آپ کو دھوکہ دیا۔

شعیب کے ساتھ اس حدیث کو اسحاق بن یحییٰ کلبی نے

---

[1] جحفہ اب مصر والوں کا میقات ہے اس وقت یہودی لوگ وہاں رہا کرتے تھے قسطلانی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافروں کے لیے ہلاکت اور تباہی اور قحط اور بیماری کی بددعا کرنا درست ہے اور اس حدیث میں آپ کا یہ معجزہ ہے اب تک جو کوئی جحفہ کا پانی پیے اس کو بخار آتا ہے یہ حدیث اوپر کتاب الحج فضائل مدینہ میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ [2] اس کو امام احمد نے اپنی مسند میں وصل کیا ۱۲ منہ [3] ان کے اخیافی بھائی ولید بن عقبہ بن ابی معیط کی شکایت کرنے کو یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

إِسْحٰقَ الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ۔

۳۶۴۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ إِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ قَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ۔

۳۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى حِينَ اقْتَرَعَتِ الْأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى الْمُهَاجِرِينَ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهُ قَالَتْ قُلْتُ لَا أَدْرِي

بھی زہری سے ایسا ہی روایت کیا [1]

(از یحییٰ بن سلیمان از ابن وہب از مالک) دوسری سند از عبداللہ ابن وہب از یونس بن زید از ابن شہاب از عبیداللہ بن عبداللہ) حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنے گھر والوں میں واپس آئے اس وقت عبدالرحمٰن منیٰ میں اترے ہوئے تھے جب فاروق اعظم رضؓ نے (اپنی خلافت میں) آخری حج کیا ہے ان کی (عبدالرحمٰنؓ کی) مجھ سے ملاقات ہوگئی تو کہنے لگے میں نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیرالمومنین حج کے موسم میں تو ہر قسم کے لوگ (بے وقوف بھی) جمع ہو جاتے ہیں اور شور وغل بہت ہوتا ہے۔ مناسب سمجھتا ہوں آپ مدینے پہنچنے تک توقف فرمائیں وہ دارالہجرۃ اور دارالسنہ ہے وہاں آپ کی ایسے حضرات سے ملاقات ہوگی جو فقیہ و شریف ہیں امیرالمومنین نے فرمایا اچھا میں مدینہ میں پہلی مرتبہ (خطبہ کیلئے) ضرور کھڑا ہوں گا (لوگوں کو خوب نصیحت کرونگا)

(از موسیٰ بن اسماعیل از ابراہیم بن سعد از ابن شہاب از خارجہ بن زید بن ثابت) انصار کی ایک عورت ام العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون جو مہاجرین میں سے تھے) ان کے حصے میں آئے یہ اس وقت کا ذکر ہے جب انصار نے مہاجرین کو اپنے گھروں میں رہائش دینے کیلئے قرعہ اندازی کی تھی۔ الغرض حضرت عثمان بن مظعون رضؓ ہمارے ہی مکان میں بیمار ہوئے میں ان کے انتقال تک ان کی خدمت کرتی رہی جب ان کا انتقال ہوگیا اور ہم انہیں کفن دے چکے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میری زبان سے بے ساختہ یہ لفظ نکلا۔ ابو السائب [2] تجھ پر اللہ کی رحمت ہو میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ نے تجھے عزت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی؟ میں نے عرض کیا مجھے کیا معلوم یا رسول اللہ

[1] اسحاق کی روایت کو ابوبکر بن شاذان نے وصل کیا ۱۲ امنہ [2] یہ عثمان بن مظعون کی کنیت تھی ۱۲ امنہ

بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَنْ قَالَ اَمَّا ھُوَ فَقَدْ جَاۗءَہٗ وَاللّٰہِ الْیَقِیْنُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْلَہُ الْخَیْرَ وَمَآ اَدْرِیْ وَاللّٰہِ وَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا یُفْعَلُ بِیْ قَالَتْ فَوَاللّٰہِ لَآ اُزَکِّیْ اَحَدًا بَعْدَہٗ قَالَتْ فَاَحْزَنَنِیْ ذٰلِکَ فَنِمْتُ فَاُرِیْتُ لِعُثْمٰنَ بْنِ مَظْعُوْنٍ عَیْنًا تَجْرِیْ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ ذٰلِکَ عَمَلُہٗ۔

میرے ماں باپ قربان! مگر اگر اسے عزت نہیں ملے گی تو پھر اللہ کسے عزت دے گا آپؐ نے فرمایا عثمان کو تو موت آچکی بخدا مجھے یہ امید تو ضرور ہے کہ اس کے لیے خیر اور بھلائی ہو گی لیکن (یقیناً کچھ نہیں کہہ سکتا) میں اللہ کا پیغمبر ہوں اور بخدا میں بھی یہ نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہو گا۔[1] ام علاءؓ کہتی ہیں بخدا میں حضرت عثمانؓ کے بعد کسی کو اچھا نہیں کہہ سکتی[2] ام علاء کہتی ہیں کہ عثمان رضؓ کے متعلق جو آنحضرتؐ نے فرمایا اس سے میں مغموم ہوئی اور سوگئی میں نے دیکھا کہ حضرت عثمان رضؓ کے پاس پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا ہے۔ میں آنحضرتؐ کے پاس آئی آپؐ سے یہ خواب بیان کیا آپؐ نے فرمایا چشمہ سے مراد اس کے نیک اعمال ہیں[3]

۳۶۴۹۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رضؓ قَالَتْ کَانَ یَوْمُ بُعَاثَ یَوْمًا قَدَّمَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُھُمْ وَقُتِلَتْ سَرَاتُھُمْ فِیْ دُخُوْلِھِمْ فِی الْاِسْلَامِ

(از عبید اللہ بن سعید از ابو اسامہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یوم بعاث کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے اپنے رسولؐ کے لیے فائدے کا دن مقرر فرما دیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تو انصار کا یہ حال کہ ان کی جماعت میں پھوٹ پڑی ہوئی تھی ان کے سردار قتل ہو چکے تھے اس میں اللہ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے کہ انصار اسلام قبول کر لیں[4]۔

۳۶۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رضؓ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْھَا وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَھَا یَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰی وَعِنْدَھَا

(از محمد بن مثنیٰ از غندر از شعبہ از ہشام از والدش) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میرے پاس عید الفطر یا عید قربان کے دن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس پہلے ہی تشریف رکھتے تھے میرے پاس دو لڑکیاں جنگ بعاث کے فخریہ گیت گا رہی[5]

---

[1] ایک روایت میں یوں ہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ عثمان کا حال کیا ہونا ہے اس روایت پر تو کوئی اشکال نہیں لیکن محفوظ یہی روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میرا کیا حال ہونا ہے جیسے قرآن شریف میں ہے مایفعل بی ولا بکم کہتے ہیں یہ آیت اور یہ حدیث اس زمانہ کی ہے جب تک یہ آیت نہیں اتری تھی لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اور آپ کو قطعاً یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ سب اگلے پچھلے لوگوں سے افضل ہیں میں کہتا ہوں یہ توجیہ عمدہ نہیں اصل یہ ہے کہ حق تعالیٰ کی بارگاہ عجب مستغنی بارگاہ ہے آدمی کیسے ہی درجہ پر پہنچ جائے مگر اس کے استغنا اور کبریائی سے بے ڈر نہیں ہو سکتا اور شہنشاہ ہے وہ جو چاہے کر ڈالے رتی برابر اس کو کسی کا اندیشہ نہیں حضرت شیخ شرف الدین یحیٰی بخاری اپنے مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو نیک بندوں کو دم بھر میں دوزخی بنا دے اور سارے بدکار اور کفار کو بہشت میں لے جائے کوئی دم نہیں مار سکتا سبحان اللہ الغنی المغنی ۱۲ منہ [2] یعنی خدا کے پاس اس کے اچھے ہونے کی گواہی نہیں دے سکتے ۱۲ منہ [3] جو آخرت میں چشمہ کی صورت میں ظاہر ہوا دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک عمل خوبصورت آدمی کی شکل میں اور برا عمل بدصورت قبیح شکل میں مرنے کے بعد ظاہر ہو گا آخرت کے امور کا انکشاف بغیر مرے نہیں ہو سکتا جتنا اللہ اور اس کے رسول نے بتلایا ہے اس پر ایمان لانا چاہیے باقی ان کی اصلی حقیقت آخرت ہی میں منکشف ہو گی ۱۲ منہ [4] کیونکہ غریب غریب لوگ رہ گئے تھے سردار اور امیر مارے جا چکے تھے اگر یہ سب زندہ ہوتے تو شاید غرور کی وجہ سے مسلمان نہ ہوتے اور دوسرے کو بھی مسلمان ہونے سے روکتے ۱۲ منہ [5] یعنی جو اشعار فخریہ ہر ایک فریق نے اس جنگ کے وقت پڑھے تھے ۱۲ منہ

فِيهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ قَالَ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً قَالَ قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسجد کے لیے پتھر ڈھو رہے تھے اور رجزیہ شعر پڑھتے جاتے اصحابہ کرام یہ شعر پڑھ رہے تھے سو ترجمہ۔

فائدہ اور عیش تو آخرت ہی کا حقیقی ہے اے اللہ انصار اور مہاجرین کو فتح و مدد دے۔

بَابٌ ۲۱۶۲ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ۔

باب مہاجر مکہ کے لیے حج یا عمرہ کر کے مکے میں ٹھہرنا کیسا ہے؟

۳۶۵۲۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

(از ابراہیم بن حمزہ از حاتم از عبدالرحمن بن حمید زہری) حضرت عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے سائب بن اخت نمر سے دریافت کیا تم نے مہاجر مکہ کو دوبارہ مکے میں ٹھہرنے کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا میں نے علاء بن حضرمی (صحابی) سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر کو مناسے واپس ہونے کے بعد (حج ختم ہونے کے بعد) تین دن تک (مکے میں) قیام کرنا درست ہے [1]

بَابٌ ۲۱۶۳ التَّارِيخُ

باب تاریخ کا آغاز [2]

۳۶۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ

(از عبداللہ بن مسلمہ از عبدالعزیز از والد خود) سہل بن سعد کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تاریخ کا آغاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] بعضوں نے کہا یہ حکم فتح مکہ سے پہلے تھا بعد فتح کے پھر مہاجر وہاں رہ سکتا ہے ۱۲ منہ [2] ابن جوزی نے کہا جب دنیا میں آبادی زیادہ ہوگئی تو حضرت آدمؑ کے وقت سے تاریخ کا شمار ہونے لگا اب آدمؑ سے لے کر طوفان نوحؑ تک تاریخ ہے اور طوفان سے حضرت ابراہیمؑ کے آگ میں ڈالے جانے تک دوسری اور اس وقت سے حضرت یوسفؑ تک تیسری وہاں سے حضرت موسیٰ کے مصر سے روانہ ہونے تک چوتھی وہاں سے حضرت داؤدؑ تک پانچویں وہاں سے حضرت سلیمانؑ تک چھٹی وہاں سے حضرت عیسیٰؑ تک ساتویں ہے اور مسلمانوں کی تاریخ آنحضرتؐ کی ہجرت سے شروع ہوئی گو ہجرت ربیع الاول میں ہوئی تھی مگر سال کا آغاز محرم سے رکھا یہودی بیت المقدس کی ویرانی سے اور نصاریٰ حضرت مسیحؑ کے اٹھ جانے سے تاریخ کا حساب کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

تُغَنِّيَانِ تُغْنِيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مِّزْمَارُ الشَّيْطَانِ مَرَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ

تھیں جو انصار نے اس جنگ میں کہے تھے (یہ لڑکیاں دف بھی بجا رہی تھیں) دوبار تعجب سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ شیطانی گانا بجانا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ابوبکر رضہ سے کہا انہیں کچھ نہ کہیں (گانے بجانے دیں) ہر قوم کا ایک خوشی کا دن ہوتا ہے۔ یہ دن ہماری عید کا (خوشی کا) ہے [1]

۳۶۵۱- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ يَزِيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ نَزَلَ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُّقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَبُوْبَكْرٍ رِّدْفُهٗ وَمَلَاُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهٗ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلٰوةُ وَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ اَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ حَائِطَكُمْ هٰذَا قَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهٗ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ قَالَ فَكَانَ فِيْهِ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ كَانَتْ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَتْ

(از مسدد از عبدالوارث) دوسری سند (از اسحاق بن منصور از عبدالصمد از والدش از ابوالتیاح یزید بن حمید الضبعی) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مکے سے) مدینے تشریف لائے تو مدینے کی اونچی سمت (قبا) میں اترے یہاں ایک محلہ بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں چودہ راتیں رہے پھر آپ نے بنی نجار کے لوگوں کو طلب فرمایا وہ تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (اس وقت بھی وہ منظر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دیکھ رہا ہوں کہ وہ اونٹنی پر سوار ہیں، ابوبکر رضہ آپ کے پیچھے سوار ہیں، بنی نجار چاروں طرف پیدل گھیرا ڈالے (حفاظت کر رہے) ہیں الغرض آپ اسی طرح روانہ ہوئے اور جاتے جاتے ابوایوب انصاری رضہ کے احاطے میں [2] اتر پڑے۔ آپ کا اصول یہ تھا جہاں نماز کا وقت آجاتا وہیں پڑھ [3] لیتے حتی کہ بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ بھی۔ بعد ازاں تعمیر مسجد کا حکم دیا اور بنی نجار کو طلب فرمایا اور کہا بنی نجار! اس باغ کو میرے ہاتھ فروخت کر دو، وہ کہنے لگے نہیں بخدا ہم اس کی قیمت خدا ہی سے لیں گے انس رضہ کہتے اس باغ میں یہ چیزیں تھیں قبور مشرکین، ویرانہ اور کھجور کے چند درخت۔ آپ نے قبور مشرکین مسمار کرادیں، ویرانہ ہموار کرادیا درخت کٹوا دئے انس رضہ کہتے ہیں درختوں کی لکڑی مسجد میں قبلے کی طرف برابر برابر لگا دیا اور دروانے میں پتھر [4] رکھ دئے۔

[1] اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے اس میں ہجرت کا ذکر نہیں ہے مگر شاید امام بخاری نے اس کو اگلی حدیث کی مناسبت سے ذکر کیا جس میں بعاث کا ذکر ہے ۱۲ منہ [2] وہاں اونٹنی جاکر بیٹھ گئی ۱۲ منہ [3] چونکہ اس وقت کوئی مسجد نہ بنی تھی ۱۲ منہ [4] لکڑی کے چوکھٹ کے بدل ۱۲ منہ

سَعْدٍ قَالَ مَا عَدُّوا مِنْ مَّبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ وَّفَاتِهٖ مَا عَدُّوا اِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِيْنَةَ۔

(ن) نبوت سے نہیں کیا نہ آپؐ کے وفات سے بلکہ مدینے میں تشریف لانے (یعنی ہجرت) سے کیا۔[۱]

۳۶۵۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ اَرْبَعًا وَّتُرِكَتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ عَلَى الْاُوْلٰى تَابَعَهٗ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ۔

(از مسدد از یزید بن زریع از معمر از زہری از عروہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (مکے میں) ہر نماز کی دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں پھر آپؐ نے مدینے کی طرف ہجرت کی تو ظہر و عصر و عشا میں (چار چار رکعتیں) فرض ہوئیں اور سفر میں حسب سابق (ان تین نمازوں میں دو رکعتیں) رہیں۔ یزید بن زریع کے ساتھ اس حدیث کو عبدالرزاق نے بھی معمر سے روایت کیا۔[۲]

بَاب ۲۱۶۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهٖ لِمَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی یا اللہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہجرت قائم رکھ آنحضرتؐ کا ان مہاجرین کے لیے جو مکے میں وفات پا گئے افسوس کرنا۔

۳۶۵۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَّرَضٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَلَغَ بِيْ مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرٰى وَاَنَا ذُوْ مَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قَالَ فَاَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ الثُّلُثُ يَا سَعْدُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ وَلَسْتَ بِنَافِقٍ

(از یحییٰ بن قزعہ از ابراہیم از زہری از عامر بن سعد بن مالکؓ) حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں جو ۱۰ھ ہجری میں ہوا) میں (مکے میں) ایسا بیمار ہوا کہ قریب المرگ ہو گیا آنحضرتؐ میری عیادت کے لیے تشریف لائے) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیماری آپ دیکھ رہے ہیں کس حد تک پہنچ چکی ہے[۳] میں مالدار ہوں لیکن ایک بیٹی کے سوا[۴] میرا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں دو تہائی مال خیرات کر جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو آدھا مال صدقہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں پھر فرمایا اے سعد! تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے تہائی بہت ہے تو اگر اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو اس سے یہ کہیں بہتر ہے کہ تو انہیں مفلس چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ احمد بن یونس[۶] نے ابراہیم بن سعد سے یہ روایت کی کہ تو اپنی ورثت کو بھسوڑ جائے[۷] اور (اے سعد) تو جو کچھ اللہ کی رضا کے لیے خرچ

---

[۱] کیونکہ اس میں اختلاف تھا ۱۲ منہ [۲] کیس لیے کہ وہ رنج وہ تھی ۱۲ منہ [۳] س وقت سے اسلام کی ترقی شروع ہوئی ۱۲ منہ [۴] اب زندگی کی توقع نہیں ۱۲ منہ [۵] جس کا نام عائشہ تھا ۱۲ منہ [۶] جو امام بخاری کے شیخ ہیں ۱۲ منہ [۷] اسکو امام بخاری نے خود حجۃ الوداع میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ [۸] اس کو اسماعیل نے وصل کیا ۱۲ منہ

نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أَجَرَكَ اللّٰهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ الَّتِي تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَّرِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَّيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَمُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ۔

کرے گا تجھے اس پر ثواب ملے گا حتی کہ اس لقمے پر جو تو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے ہیں نے عرض کیا میں اپنے ساتھیوں (دوسرے مہاجرین) کے پیچھے مکے میں رہ جاؤں گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تو پیچھے نہیں رہے گا اور تو جو بھی نیک کام اللہ کی رضا کے لیے کرے گا اس سے تیرا درجہ زیادہ اور بلند ہوگا۔ شاید تو ابھی بہت عرصے تک زندہ رہے تیرے ذریعے بہت قومیں (مسلم) فائدہ حاصل کریں گی اور بہت قومیں (کافر) نقصان اٹھائیں گی ؎

اے اللہ میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کی ہجرت پوری کر دے اور انہیں الٹے پاؤں واپس نہ کر۔ البتہ (افسوس) سعد بن خولہ بے چارہ نقصان میں پڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کا افسوس کرتے تھے کیونکہ وہ (ہجرت کے بعد) پھر مکے ہی میں آکر انتقال کر گیا تھا۔

احمد بن یونس از موسیٰ بن اسماعیل نے اسی حدیث کو ابراہیم بن سعد سے روایت کیا۔ اس میں بجائے ذریت کے ورثہ کا لفظ ہے یعنی تو اپنے وارثوں کو چھوڑ جائے۔ الحدیث۔

باب ۲۱۶۵ كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ۔

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام میں کس طرح بھائی چارہ قائم کیا؟

عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جب ہم مدینے میں آئے سعد بن انصاری کا بھائی بنا دیا۔

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابو درداء رضی اللہ عنہ کو بھائی بھائی بنا دیا ؎

۱؎ اس روایت کو خود امام بخاری نے حجۃ الوداع میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۲؎ اگر نیت خدا کا حکم بجا لانے کی ہو ۱۲ منہ ۳؎ یعنی اس بیماری سے مر جاؤں گا ۱۲ منہ ۴؎ بلکہ اللہ تجھ کو تندرست کر دیگا ایسا ہی ہوا سعد اس بیماری سے ٹھیک ہو گئے اور مدت تک جیئے ان کے بہت سے لڑکے ہوئے بعضے نسخوں میں انک ان کا تخلف ہے ان صورتوں میں ترجمہ یوں ہوگا سعد نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں یعنی دوسرے مہاجرین کے بعد تک دنیا میں زندہ رہوں گا آپ نے فرمایا اگر تو زندہ رہے ور تو نے کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کیا اخیر تک ۱۲ منہ ۵؎ یہ آپ کی پیشین گوئی سچی نکلی سعد ان کے بعد چالیس پر کئی سال تک زندہ رہے انہوں نے عراق کا ملک فتح کیا بہت سے کافروں کو قتل اور قید کیا اور بہت لوگ ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ۱۲ منہ ۶؎ قسطلانی نے کہا یہ عبارت مرفوع نہیں ہے مدرج ہے زہری کا کلام ہے ابو داؤد طیالسی کی روایت میں اس کی صراحت ہے ۱۲ منہ ۷؎ احمد کی روایت کو امام بخاری نے حجۃ الوداع میں اور موسیٰ کی روایت کو دعوات میں وصل کیا ہے ۱۲ منہ ۸؎ اس کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں وصل کیا ۱۲ منہ ۹؎ ان کی ہجرت باطل نہ کر یا اسلام پر قائم رکھ ۱۲ منہ

سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ۔

۳۶۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ فَاٰخَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ فَعَرَضَ عَلَیْہِ اَنْ یُّنَاصِفَہٗ اَھْلَہٗ وَمَالَہٗ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ دُلَّنِیْ عَلَی السُّوْقِ فَرَبِحَ شَیْئًا مِّنْ اَقِطٍ وَّسَمْنٍ فَرَاٰہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَیَّامٍ وَّعَلَیْہِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَھْیَمْ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَۃً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا سُقْتَ فِیْھَا فَقَالَ وَزْنَ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از حمید) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضؓ (مدینے میں) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا (سعدؓ بہت مالدار تھے) انہوں نے عبد الرحمٰن سے کہا میں بیویوں اور مال کا آدھا حصہ آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ عبد الرحمٰن نے کہا اللہ آپ کے اہل و مال میں برکت دے۔ مجھے بازار کا راستہ بتا دیجئے! انہوں نے بتا دیا عبد الرحمٰن (وہاں) گئے (خرید و فروخت کر کے) کچھ کھویا اور کچھ گھی نفع میں کما لائے۔ کچھ عرصے کے بعد آنحضرتؐ نے عبد الرحمٰنؓ کو دیکھا کہ زرد رنگ کا ان پر نشان تھا۔ آنحضرتؐ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپؐ نے فرمایا مہر کیا دیا؟ انہوں نے عرض کیا گٹھلی برابر سونا۔ آپؐ نے فرمایا ولیمہ بھی کر دو، خواہ ایک بکری کا ہی گوشت کیوں نہ ہو[1]

باب ۲۱۶۶

۳۶۵۷۔ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ سَلَامٍ بَلَغَہٗ مَقْدَمُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ فَاَتَاہُ یَسْاَلُہٗ عَنْ اَشْیَاءَ فَقَالَ اِنِّیْ سَائِلُکَ عَنْ ثَلٰثٍ لَّا یَعْلَمُھُنَّ اِلَّا نَبِیٌّ مَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامٍ یَّاْکُلُہٗ اَھْلُ الْجَنَّۃِ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ یَنْزِعُ اِلٰی اَبِیْہِ اَوْ اِلٰی اُمِّہٖ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا قَالَ ابْنُ سَلَامٍ ذَاکَ

باب

(از حامد بن عمر از بشر بن مفضل از حمید) حضرت انس رضؓ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے میں تشریف آوری کی اطلاع ملی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے چند سوالات کرنا چاہتے تھے انہوں نے عرض کیا میں آپؐ سے ایسی تین باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں جنہیں سوائے پیغمبر کے اور کوئی نہیں جانتا۔ پہلا سوال یہ ہے کہ قیامت کی پہلی نشانی کیا ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ بہشتی لوگ بہشت میں جا کر سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے؟ تیسرا سوال یہ کہ کیا سبب ہے

[1] کہتے ہیں یہ بھائی بھائی بنانا دو بار ہوا تھا ایک بار مکہ میں مہاجرین میں۔ ابوبکر رضؓ و عمر رضؓ کو اور حمزہ زید بن حارثہ کو اور عثمانؓ عبد الرحمٰن بن عوف کو اور زبیر ابن مسعود کو اور عبیدہ بلال کو اور مصعب بن عمیر سعد بن ابی وقاص کو اور ابو عبیدہ بن ابی حذیفہ کو اور سعید بن زید طلحہ کو آپ نے بھائی بھائی بنا دیا تھا حضرت علی رضؓ شکایت کرتے آئے تو آپؐ نے ان کو اپنا بھائی بنایا دوسری بار مدینہ میں ہوا مہاجرین اور انصار میں ۱۲ منہ

عَدُوُّ الْيَهُوْدِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِّنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوْتِ وَاَمَّا الْوَلَدُ فَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْاَلْهُمْ عَنِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَاَفْضَلُنَا وَابْنُ اَفْضَلِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَاَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا مِثْلَ ذٰلِكَ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَتَنَقَّصُوْهُ قَالَ هٰذَا كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

بچہ کبھی باپ کے مشابہ ہوتا ہے کبھی ماں کے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی یہ باتیں مجھے بتادی ہیں عبداللہ بن سلام نے کہا یہ (جبرائیلؑ) فرشتوں میں سے یہودیوں کا دشمن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے مغرب کی طرف لے جائے گی [1]

(۲) بہشتیوں کی پہلی غذا مچھلی کے کلیجے کا زائد ٹکڑا ہوگا (جو نہایت مفید اور زود ہضم ہوتا ہے) (۳) بچے کے متعلق یہ حقیقت ہے کہ اگر مرد کا پانی (منی) عورت کی منی پر غالب آجائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضؓ نے یہ تینوں جوابات سن کر کہا اشہدان لا الٰہ الا اللہ وانک رسول اللہ (مسلمان ہوگیا) عبداللہ بن سلام نے دوبارہ عرض کیا یہودی قوم بہت جھوٹی اور بہتان لگانے والی ہے آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیے پیشتر اس کے میرے مسلمان ہونے کا انہیں علم ہو۔ چنانچہ آنحضرتؐ کے پاس جب یہودی آئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے عرض کیا وہ ہم میں بہترین شخصیت ہیں اور بہترین شخصیت کے فرزند ہیں اور افضل ابن افضل ہیں آپؐ نے فرمایا یہ بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہوجائے تو کیا تم بھی مسلمان ہوجاؤ گے؟ انہوں نے جواب دیا خدا کی پناہ وہ اسلام نہیں لائیں گے۔ آپؐ نے دوبارہ وہی سوال کیا یہودیوں نے دوبارہ وہی جواب دیا حضرت عبداللہ بن سلام جو پوشیدہ بیٹھے تھے سامنے آگئے اور کہنے لگے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ الخ یہودی یہ سن کر کہنے لگے عبداللہ بن سلام رضؓ تو ہم میں بدترین اور بدترین کا بیٹا ہے خوب توہین کی۔

عبداللہ بن سلام رضؓ نے عرض کیا مجھے ان لوگوں سے یہی اندیشہ تھا [2]

---

[1] اکثر علماء نے تو اسے ظاہری آگ پر محمول کیا ہے یعنی یہ قدرت الٰہی قیامت کے قریب زمین سے ایک آگ نمودار ہوگی لوگ اس سے بھاگ کر مغرب کی طرف جائیں گے وہ آگ بھی ان کے پیچھے روانہ ہوگی جب تھک کر لوگ بیٹھ جائیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی ہمارا بھی یہی قول ہے لیکن اگر غور کرو تو آگ سے ریل گاڑی مراد ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے مشرق سے مغرب تک ریل جو جائے گی یعنی ایشیا سے یورپ تک ریل چلے گی مشرق اقصیٰ چین ہے اور مغرب اقصیٰ یورپ حال ہی میں چین تک ریل متصل ہو گئی ہے بعضوں نے کہا آگ سے کفر اور نیچریت کی آگ مراد ہے یعنی بے دینی اور نیچریت مشرق والوں میں ایسے پھیلے گی کہ ان لوگوں کو مغرب کی طرف یعنی اہل یورپ کے خیالات کیطرف مائل کر دے گی واللہ اعلم [2] کہ یہودی جب میرے اسلام کا حال سنیں گے تو پہلے ہی سے برا کہیں گے اب تو آپ نے سن لیا ان کی بے ایمانی معلوم ہو گئی پہلے تو تعریف کی جب اپنے مطلب کے خلاف ہوا تو لگے برائی کرنے بے ایمانوں کا یہی شیوہ ہے جو شخص ان کے مشرب کے خلاف ہو وہ کتنا ہی عالم فاضل صاحب ہنر اچھا شخص ہو لیکن اس کی برائی کرتے ہیں خاص کر حیدرآباد میں تو یہ بات بہت ہی ہے کہ اگر کوئی عالم فاضل شخص ان بے ایمانوں کا ایک مسئلہ میں بھی خلاف کرے تو بس اس کے سارے فضائل اور کمالات کو ایک طرف ڈال کر اس کے دشمن بن جاتے ہیں جو ادبار اور تنزل کی نشانی ہے ۱۲ منہ۔

۳۶۵۸ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنِ مُطْعِمٍ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ أَيَصْلُحُ هٰذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ وَقَالَ نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ -

(از علی بن عبد اللہ از سفیان از عمرو) ابو المنہال عبد الرحمٰن بن مطعم کہتے ہیں میرے ایک ساجھی نے چند درہم (روپیوں یا اشرفیوں کے عوض) ادھار[1] بیچے میں نے کہا سبحان اللہ کیا یہ بات جائز ہے؟ وہ بولا سبحان اللہ میں نے تو سر بازار یہ معاملہ کیا اور کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا[2] عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آخر کار میں نے یہ مسئلہ براء بن عازبؓ سے پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب (مدینے میں) تشریف لائے تو ہم یہ بیع کیا کرتے تھے آپؐ نے فرمایا اس بیع میں جو نقد ہو وہ تو درست ہے اور جس میں (کسی طرف بھی) ادھار ہو وہ جائز نہیں۔ براء بن عازب رضؓ نے مزید کہا تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملو ان سے یہ مسئلہ پوچھو وہ ہم لوگوں میں بڑے تاجر تھے میں نے ان سے پوچھا انہوں نے بھی اسی طرح مسئلہ بتایا (جیسے براءؓ نے کہا تھا)

سفیان نے ایک بار اس حدیث میں یہ الفاظ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے اور ہم موسم یا حج کے وعدے پر ادھار بیع کیا کرتے تھے[3]

بَابُ ۲۱۶۷ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ -

هَادُوا صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ هُدْنَا تُبْنَا هَائِدٌ تَائِبٌ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مدینے میں تشریف لائے تو یہودی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے

(قرآن میں) ہادوا سے مراد یہودی ہوئے۔

ہُدنا کا معنی ہم نے توبہ کی اسی سے ہائد یعنی توبہ کرنے والے۔

۳۶۵۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

(از مسلم بن ابراہیم از قرہ از محمد) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دس یہودی

[1] جو جائز نہیں ہے چونکہ بیع دراہم میں تقابض اسی مجلس میں ضرور ہے جیسے کتاب البیوع میں گزر چکا ہے ۱۲ منہ [2] اگر درست نہ ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے ۱۲ منہ [3] راوی کو شک ہے موسم کا لفظ کہا یا حج کا باب کی مطابقت اس سے نکالی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے ۱۲ منہ۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اٰمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لَاٰمَنَ بِي الْيَهُوْدُ

بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔[1]

۳۶۷۰۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغُدَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَاِذَا اُنَاسٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ يُعَظِّمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ وَيَصُوْمُوْنَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِصَوْمِهِ فَاَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

(از احمد از محمد بن عبید اللہ غدانی از حماد بن اسامہ از ابو عمیس از قیس بن مسلم از طارق بن شہاب) حضرت ابو موسیٰ رضؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں تشریف لائے آپؐ کو معلوم ہوا کہ یہودی عاشورے کو بڑا دن سمجھتے ہیں اور اس دن روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہمیں (یہود سے) بہ زیادہ حق ہے کہ اس دن روزہ رکھا کریں چنانچہ آپؐ نے لوگوں کو اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۶۷۱۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ عَاشُوْرَاءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ اَظْفَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ وَنَحْنُ نَصُوْمُهُ تَعْظِيْمًا لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِصَوْمِهِ۔

(از زیاد بن ایوب از ہشیم از ابو بشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے تو آپؐ نے یہودیوں کو عاشورے کا روزہ رکھتے دیکھا آپؐ نے ان سے دریافت فرمایا تو وہ کہنے لگے یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسے علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا۔ ہم تعظیماً اس دن روزہ رکھتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہمیں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام سے تعلق ہے چنانچہ آپؐ نے آئندہ اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔[2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ میرے مدینہ میں آنے سے پہلے یا مدینہ میں آنے کے بعد اگر دس یہودی بھی مسلمان ہو جاتے تو دوسرے تمام یہودی بھی ان کے دیکھا دیکھی مسلمان ہو جاتے ہوا یہ کہ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو عبداللہ بن سلام ہی مسلمان ہوئے باقی دوسرے سردار یہود کے جیسے ابو یاسر اور حیی بن اخطب اور کعب بن اشرف اور رافع بن ابی الحقیق بنی نضیر میں سے اور عبداللہ بن حنیف اور فنحاص اور رفاعہ بن قینقاع میں سے اور زبیر اور کعب اور شمویل بنی قریظہ میں سے یہ سب مخالف رہے۔ کہتے ہیں ابو یاسر آپؐ کے پاس آیا اور اپنی قوم کے پاس جا کر ان کو سمجھایا یہ سچے پیغمبر وہی پیغمبر ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے تم ان کا کہنا مان لو لیکن اس کے بھائی نے مخالفت کی، اور قوم کے لوگوں نے بھی بھائی کی مخالفت کی وجہ سے ابو یاسر کا کہنا نہ سنا اور میمون بن یامون ان یہودیوں میں سے مسلمان ہو گیا اس کا بھی حال عبداللہ بن سلام کا سا گذرا پہلے تو یہودیوں نے بڑی تعریف کی جب معلوم ہو گیا کہ مسلمان ہوا تو اس کی برائی کرنے لگے ۱۲ منہ [2] بعضوں نے اس سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی مگر یہ استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ عاشورے کا روزہ بہ حکم نبوی قرار پایا نہ صرف اس وجہ سے کہ اس دن بنی اسرائیل کو نجات ملی تھی یا یہ دن کوئی بڑا دن تھا ۱۲ منہ

۳۶۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهٗ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ رُءُوْسَهُمْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ۔

(از عبدان از عبداللہ بن مبارک از یونس از زہری از عبیداللہ بن عتبہ) حضرت عبداللہ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے نصاریٰ کی طرح پیشانی پر) بال لٹکاتے تھے، مشرک مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب پیشانی پر لٹکاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا حکم وحی (بہ نسبت مشرکوں کے) اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بالوں میں مانگ نکالنے لگے۔ ؎

۳۶۶۳ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ هُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوْهُ اَجْزَاءً فَاٰمَنُوْا بِبَعْضِهٖ وَكَفَرُوْا بِبَعْضِهٖ۔

(از زیاد بن ایوب از ہشیم از ابو بشر از سعید بن جبیر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ اہل کتاب ہی ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب (قرآن) کو ٹکڑے ٹکڑے اور جزو جزو کر دیا ؎ کہ اس کی بعض باتوں پر ایمان لاتے ہیں ؎ اور بعض باتوں کا انکار کرتے ہیں ؎۔

بَابُ ۲۱۶۸ اِسْلَامِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

باب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا مشرف بہ اسلام ہونا ؎

۳۶۶۴ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ اَبِيْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ

(از حسن بن عمر بن شقیق از معتمر از والدش) دوسری سند (از ابو عثمان) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے تھے

۱؎ یعنی جب مدینہ میں شروع میں تشریف لائے تھے اسی سے باب کی مناسبت نکلتی ہے ۱۲ منہ ۲؎ شاید آپ کو اس کا حکم آگیا ہوگا پیشانی پر بال لٹکانا آپ نے چھوڑ دیا۔ اب یہ سارا طریق رہ گیا ہے مسلمانوں کو اپنے پیغمبر کی سنت پر چلنا چاہیے نہ نصاریٰ کے طریق پر ۱۲ منہ ۳؎ جس کا بیان سورہ حجر میں ہے الذین جعلوا القرآن عضین ۱۲ منہ ۴؎ جیسے حضرت موسیٰ پر ۱۲ منہ ۵؎ جیسے حضرت محمدؐ کی نبوت کا۔ اس حدیث کی مناسبت باب سے مشکل ہے۔ عینی نے کہا اگلی حدیث میں اہل کتاب کا ذکر ہے اس مناسبت سے ابن عباس کا یہاں بیان کیا گیا ہے ۱۲ منہ ۶؎ پہلے یہ مجوسی تھے دین حق کیلئے اپنے باپ کے پاس سے بھاگے اور پادریوں کی صحبت میں رہا کئے اخیر جس پادری کی صحبت میں رہے اس نے ان کو پیغمبر آخر الزماں کی بشارت دی ان کی نشانیاں بتلائیں وہ عرب کے ملک کو چلے رستے میں چند عربوں نے ان سے دغا کی اور غلام بنا کر ان کو بیچ ڈالا یکتے یکتے بنی قریظہ کے ایک یہودی نے ان کو خرید ا وہ مدینہ لایا جب آنحضرت مدینہ تشریف لائے تو وہ سب نشانیاں دیکھ کر مسلمان ہو گئے آپ نے سلمان سے فرمایا تم اپنے لیے مکاتب کر لو ان کے صاحب نے کہا تین سو درخت کھجور کے لگاؤ اور چالیس اوقیے سونا دو آنحضرتؐ نے سب درخت اپنے دست مبارک سے لگا دیئے اور مسلمانوں سے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کرو انہوں نے مدد کی سلمان نے سارا بدل کتابت ادا کر دیا کہتے ہیں ان کی عمر دو سو پچاس برس کی ہوئی اور بعضوں نے کہا تین سو پچاس برس کی انہوں نے حضرت عیسیٰ کے وصی کو پایا تھا مدینہ میں ۳۶ھ ہجری میں مرے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ اَنَّهٗ تَدَاوَلَهٗ بِضْعَةَ عَشَرَ مِنْ رَّبٍّ اِلٰى رَبٍّ

کہ دس سے زیادہ لوگوں نے یکے بعد دیگرے مجھے خریدا اور بیچا۔

۳۶۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْبِيكَنْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ يَقُوْلُ اَنَا مِنْ رَّامَ هُرْمُزَ۔

(از محمد بن یوسف از سفیان از عوف از ابوعثمان) حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے میرا وطن رام ہرمز ہے[1]

۳۶۶۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمٰنَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيْسٰى وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ سِتُّمِائَةِ سَنَةٍ۔

(از حسن بن مدرک از یحییٰ بن حماد از ابوعوانہ از عاصم احول از ابوعثمان) حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسے علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان زمانہ فترت (جس میں کوئی پیغمبر نہیں آیا) چھ سو برس کا ہے[2]

تَمَّ الْجُزْءُ الْخَامِسُ عَشَرَ

وَيَتْلُوْهُ

الْجُزْءُ السَّادِسُ عَشَرَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ

[1] جو اہل شہر تھا ایران میں ان کے باپ کنبی (دہقان) تھے ۱۲ منہ [2] حافظ نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس مدت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسیٰ ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو جیسے نصاریٰ، یوحنا، پولوس پطرس وغیرہم کو بھی پیغمبر کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس مدت میں حنظلہ بن صفوان اصحاب الرس کی طرف بھیجے گئے تھے۔ اور خالد بن سنان عبسی بھی ان کے بیٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا اس کا باپ نبی تھا اس کو طبرانی نے نکالا مگر صحیح حدیث اس کے خلاف ہے کہ میں عیسٰے سے سب لوگوں سے زیادہ لگاؤ رکھتا ہوں میرے ان کے بیچ میں کوئی پیغمبر نہیں گذرا احتمال ہے کہ مراد ایسا پیغمبر ہو یعنی صاحب شریعت اور کتاب واللہ اعلم ۱۲ منہ

ضروری فائدہ

از مولانا عبد الرزاق مترجم صحیح بخاری شریف

موجودہ ترجمہ میں سلسلہ راویان کو حرف اَز کے ساتھ بیان کیا گیا ہے
یہ اَز اُس اصطلاحی عَنْ کا ترجمہ نہیں جو سلسلہ روایت میں مشہور
ہے بلکہ یہ روایت کے تمام طریقوں کا ایک عام اظہار ہے چاہے وہ
حَدَّثَنَا ہو یا اَخْبَرَنَا یا عَنْ فُلَانٍ، جس طرح سَمِعْنَا مِنْ
فُلَانٍ یا بعض جگہ اِس طرح کے دوسرے الفاظ کے ساتھ مِنْ
استعمال ہوتا ہے ان سب کا ترجمہ ہم نے اختصار کی غرض سے فارسی کے اَز
کے ساتھ کیا ہے۔

مثلاً حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ اَخْبَرَنَا
مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي
طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ
(الحدیث)

اس میں حَدَّثَنَا۔ اَخْبَرَنَا اور عَنْ تینوں الفاظ جمع ہو گئے ہیں
انہیں کو مشترک طریقہ سے بیان کرنے کیلئے اَز سے زیادہ مختصر لفظ ہمیں نہیں ملا

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

دیوان المتنبی

لابی الطیب احمد حُسین الجعفی الکندی

حاشیہ

حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اُردو بازار۔ لاہور

عین الہدایہ سوئم

اردو شرح ہدایہ

از

مولانا سید امیر علیؒ (مرحوم)
مترجم فتاویٰ عالمگیری

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ ۔ اردو بازار ۔ لاہور